بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

منہاج المسلمین

مرتبہ

مسعود احمد

بی، ایس سی۔

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جملہ حقوق طبع بحق جماعت المسلمین رجسٹرڈ

(رجسٹریشن نمبر ۳۶۶/۱۹۸۵ پرانا نمبر ۲۱۶۳/۶۶-۹۵)

محفوظ ہیں۔

شائع کنندہ

جماعت المسلمین (رجسٹرڈ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مقدّمہ

اسلام ایک کامل دین اور مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو مقررہ اصول کا پابند، مہذّب و متمدّن، متین اور باوقار بناتا ہے۔ اس ضابطے کو ہم منہاج المسلمین کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔

منہاج المسلمین میں ہم نے کسی ضعیف حدیث سے استدلال نہیں کیا۔ تمام احادیث جن سے استدلال کیا گیا ہے صحیح ہیں یا حسن ہیں۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں دیکھیں کہ کسی ضعیف حدیث سے استدلال کیا گیا ہے تو اس کی نشاندہی فرمائیں۔ اسی طرح اگر قارئین کرام یہ دیکھیں کہ کسی صحیح یا حسن حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اصلاح کر دی جائے۔ فقط

ادارہ نشر و اشاعت

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

بیماری اور اس کے متعلقات

علاج اور اس کے متعلقات

موت اور اس کے متعلقات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایمان اور اسکے متعلقات

توحید

"توحید" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، اس کی صفات اور اس کے حقوق میں یکتا مانا جائے، نہ اس کی ذات میں کسی کو شریک کیا جائے نہ اس کی صفات میں کسی کو شریک کیا جائے اور نہ اس کے حقوق میں کسی کو شریک کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے، یکتا ہے، اکیلا ہے اور نرالا ہے۔

توحید تمام اعمالِ صالحہ کی اصل ہے، اگر توحید نہیں تو تمام اعمال صالحہ بیکار ہیں۔ توحید نہیں تو ایمان نہیں، توحید اور شرک ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ توحید کے بغیر نجات نہیں اور شرک کی موجودگی میں نجات ناممکن ہے۔ شرک کسی حالت میں معاف نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدِ افۡتَرٰۤی اِثۡمًا عَظِیۡمًا ○ (النساء - ۴۸)

بے شک اللہ شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ جس گناہ کو جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

ایمان لانے کے بعد جو شخص شرک کرے گا تو اس کا ایمان اُسے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔ ایمان وہی مفید ہو گا جس کے ساتھ شرک کی آمیزش نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ لَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الۡاَمۡنُ وَ ہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ ○ (الانعام - ۸۲)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہ کیا تو ایسے ہی لوگوں کے لئے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یاب ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق (آیت بالا میں) ظلم سے مُراد شرک ہے۔
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ بعض لوگ ایمان لانے کے بعد بھی شرک کرتے ہیں اور اپنے ایمان

کے دعوے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○ (یوسف - ۱۰۶)

بہت سے لوگ ایمان لانے کے باوجود بھی مشرک ہوتے ہیں۔

توحید کا معاملہ بہت نازک ہے۔ اس کی نزاکت سے عام طور پر لوگ واقف نہیں ہوتے لہذا غیر شعوری طور پر شرک کر بیٹھتے ہیں اور اپنے ایمان کو خراب کر لیتے ہیں۔ شرک عام طور پر عقیدت میں غلو کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ سے محبت اور ان کی فضیلت کا اعتراف بے شک بہت ضروری ہے لیکن اس کے تقاضے یہ نہیں ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور حقوق میں شریک بنایا جائے۔ لوگ اس کو محبت سمجھتے ہیں لیکن یہ محبت نہیں، بلکہ اپنے لئے عداوت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اولیاء اللہ کا تو اس سے کچھ نہیں بگڑتا، وہ تو اپنے بلند مراتب پر فائز ہیں، البتہ محبت میں غلو کرنے والوں کی آخرت خراب ہو جاتی ہے، توحید میں خلل آجاتا ہے، سارے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔ اولیاء اللہ سے محبت اللہ تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے لہذا جس ہستی کی وجہ سے محبت کی جاتی ہے اس کی جلالتِ شان، اس کی یکتائی اور اس کے حدود و فرامین کی پابندی کا لحاظ کرتے ہوئے ہی محبت کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ محبت تو اللہ تعالیٰ کے لئے کریں، لیکن اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مطلوب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے حدود مقرر کر دیئے ہیں لہذا ان مقررہ حدود کا احترام ہی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا دھوکہ ہے۔ اس سے بچنا بڑا ضروری ہے۔

اب ہم توحید کے تقاضے اور شرک کی تمام قسمیں جن میں اکثر لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں بیان کرتے ہیں۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ ان کو غور سے پڑھے اور شرک کی تمام اقسام سے بچنے کا اہتمام کرے بلکہ ان کے قریب بھی نہ جائے۔

شرک فی الذات

اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے بالکل یکتا ہے۔ اس کی نہ کوئی اولاد ہے، نہ بیوی، نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (قل ھو اللہ احد۔ ۳ و ۴)

اللہ تعالیٰ نہ کسی کا باپ ہے، نہ بیٹا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ (النحل - ۵۷)

یہ لوگ اللہ کی بیٹیاں تجویز کرتے ہیں حالانکہ اللہ اس چیز سے بالکل پاک ہے۔

وَاَنَّهٗ تَعٰالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۝ (الجن - ۳)

بے شک ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے۔ اس کی نہ بیوی ہے نہ اولاد۔

اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک بنانا شرکِ جلی یعنی کھلا شرک ہے۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ بہت سی قوموں نے اس شرک کا بھی ارتکاب کیا۔ اوتار اور حلول کے عقیدے بھی شرک فی الذات ہی کی قسمیں ہیں۔ اوتار ہو یا وہ شخص جس میں اللہ تعالیٰ کے حلول کا دعویٰ کیا جا رہا ہو بہرحال دونوں کسی کے بیٹے تھے اور بیٹا ہونا اللہ تعالیٰ کی بلند و بالا شان کے قطعاً خلاف ہے۔ لہٰذا اوتار اور حلول (یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی کے جسم میں اُتر آنے کا عقیدہ رکھنا) کھلا شرک ہے، یہ عقیدہ قطعاً غیر اسلامی اور توحید کے سراسر منافی ہے۔

شرک فی الصّفات

اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں بھی یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک فی الصّفات کہلاتا ہے۔ صفات کی مختلف قسمیں ہیں۔ ان صفات کو ہم تفصیل کے ساتھ ذیل میں بیان کر رہے ہیں۔

ہر قسم کی تعریف اور عزّت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الفاتحہ ۱)

ہر قسم کی تعریف اللہ، رب العالمین کے لئے ہے۔

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا (فاطر - ۱۰)

عزّت تو سب اللہ کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ خالق ہے، باقی سب مخلوق۔ اللہ تعالیٰ باقی ہے، دوسرے سب فانی۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے، باقی سب مجبور۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، دوسرے سب ضرورت مند۔ غرض یہ کہ بے شمار ایسی خوبیاں ہیں جو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی میں نہیں پائی جاتیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں اور ہر قسم کی عزّت کا مستحق ہے۔

تمام قوّتوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (البقرۃ - ۱۶۵)

بے شک اللہ ہی تمام قوّتوں کا مالک ہے۔

متشابہ آیتوں کا مطلب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا۔ (آل عمران ـ ۷)

متشابہ آیتوں کا مطلب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور جو لوگ علم میں رسوخ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔

قرآن مجید کی آیات دو قسموں پر مشتمل ہیں۔ (۱) محکم اور (۲) متشابہ۔ محکم وہ آیتیں ہیں جن کا تعلق احکام سے ہے، وہ سمجھ میں آسکتی ہیں۔ متشابہ وہ آیتیں ہیں جنکا تعلق احکام سے نہیں ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تشبیہ دے کر ہمیں سمجھایا ہے لیکن ان کی حقیقت نہیں بتائی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ہاتھ، آنکھیں وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کا نزول، عرش پر متمکن ہونا وغیرہ۔ یا مثلاً حروف مقطعات جیسے الٓمٓ حٰمٓ وغیرہ۔ ان تمام چیزوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کسی دوسرے کو نہیں۔ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حقیقت کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں۔

فضل و انعام سے نوازنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (آل عمران ـ ۷۳)

بیشک فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے۔

موت و زیست صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ۔ (آل عمران ـ ۱۴۵)

کسی شخص کو اختیار نہیں کہ وہ بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مر جائے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ (قٓ ـ ۴۳)

ہم ہی زندہ کرتے ہیں، ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے

مِن شَیۡءٍ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ۝
(الروم - ۴۰)

شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ اللہ پاک اور بلند و بالا ہے اس شرک سے جو یہ کر رہے ہیں۔

کائنات کے تمام امور صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ اور اختیار میں ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الۡاَمۡرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ ۔ (آل عمران - ۱۵۴)

بیشک تمام امور اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

بھلائی یا برائی پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنۡ تُصِبۡهُمۡ حَسَنَةٌ یَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَیِّئَةٌ یَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِکَ قُلۡ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ
(النسآء - ۷۸)

اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کی طرف سے ہے (اے رسول) کہہ دیجیئے کہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

توفیق اور قوت دینا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ (الکھف - ۳۹)

بغیر اللہ کی توفیق کے کسی میں کوئی طاقت نہیں (کہ کچھ کر سکے)۔

اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو ذرا سا بھی اختیار نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنۡ یَّمۡلِکُ مِنَ اللّٰهِ شَیۡـًٔا ۔
(المائدہ - ۱۷)

کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں ذرا سا بھی اختیار رکھتا ہو۔

عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ (النمل - ۶۵)

(اے رسول) کہہ دیجیئے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی ایسا نہیں جو غیب جانتا ہو سوائے اللہ تعالیٰ کے بلکہ انہیں تو یہ بھی علم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائینگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ (الانعام - ۵۰)

(اے رسول) کہہ دیجیئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ (المآئدۃ - ۱۰۹)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا تمہیں کیا جواب ملا تھا (یعنی کس حد تک تمہاری اطاعت کی گئی تھی) رسول کہیں گے ہمیں کچھ نہیں معلوم، بے شک غیب کی باتوں کا جاننے والا تو صرف تو ہی ہے۔

مشکل کشا، مصیبت اور تکلیف دور کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○ (الانعام - ۶۴)

(اے رسول) کہہ دیجیئے کہ اللہ ہی بحر و بر کی تاریکیوں سے نجات دیتا ہے بلکہ ہر تکلیف سے وہی نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ۔ (یونس - ۱۰۷)

اگر اللہ تمہیں کسی تکلیف میں مبتلا کردے تو اس تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ کے۔

أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (النمل - ۶۲)

کون ہے جو پریشان حال کی فریاد رسی کرے جب وہ اس کو پکارے اور مصیبت کو دور کرے اور کون ہے جو تم کو زمین میں خلیفہ بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے مگر تم نصیحت کم ہی حاصل کرتے ہو۔

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ کسی کو مشکل کشا سمجھنا اس کو اللہ کے ساتھ دوسرا الٰہ سمجھنا ہے حالانکہ الٰہ کوئی نہیں سوائے اللہ کے لہٰذا مشکل کشا کوئی نہیں سوائے اللہ کے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (الانعام - ۱۷)

(اے رسول) اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ کے اور اگر وہ آپ کو بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بھلائی پہنچانے کے لئے "عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" ہر چیز پر قادر ہونا ضروری ہے اور ایسا کوئی نہیں سوائے اللہ کے لہٰذا صرف اللہ ہی بھلائی پہنچا سکتا ہے۔

نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ۔ (یونس - ۴۹)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اپنے نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (الجن - ۲۱)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ۔ (یونس - ۱۰۶)

اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارو جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکے اور نہ نقصان۔

رازق، سماعت و بصارت کا مالک، کائنات کا چلانے والا صرف اللہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ٥

(یونس - ۳۱)

(اے رسول) ان سے پوچھئے، کون آسمان اور زمین سے تم کو رزق دیتا ہے؟ کون سماعت وبصارت کا مالک ہے اور کون مُردے سے زندہ کو نکالتا ہے؟ اور کون زندہ سے مُردے کو نکالتا ہے؟ اور کون اُمورِ کائنات کی تدبیر کرتا ہے؟ لوگ کہیں گے کہ یہ سب کام تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ (اے رسول) تم ان سے پوچھئے کہ پھر تم (اللہ تعالیٰ) سے ڈرتے کیوں نہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مثالوں سے پاک اور منزّہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ (النحل - ۷۴)

اللہ تعالیٰ کے بارے میں مثالیں نہ بیان کیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی قسم کی مثال بیان کرنا منع ہے اس لئے کہ ہمیں نہیں معلوم کون سی مثال اللہ تعالیٰ کی بلند و بالا شان کے مناسب ہے اور کون سی نامناسب، اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ "جس طرح بادشاہ تک پہنچنے کے لئے متعدد لوگوں کے وسیلے کی ضرورت ہوتی ہے، براہِ راست پہنچنا مشکل ہوتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ تک بھی براہ راست نہیں پہنچ سکتے۔ اس کے لئے بزرگوں کے وسیلے کی ضرورت ہے۔"

صرف اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا بادشاہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ (الاسراء - ۱۱۱)

اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

کوئی شخص اللہ اور اسکے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا (طٰہٰ - ۱۱۰)

انسان اپنے علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ (البقرہ - ۲۵۵)

انسان اللہ کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور علم لامحدود ہیں۔ لامحدود شئی کو محدود عقل، محدود علم اور محدود قدرت رکھنے والے کیا سمجھ سکتے ہیں۔

ہر چیز پر صرف اللہ کی حکومت ہے، اللہ کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝

(مؤمنون - ۸۸، ۸۹)

(اے رسول) اِن سے پوچھیئے، بتاؤ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اور وہ پناہ دے سکتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ۔ یہ لوگ جواب دیں گے ایسی بادشاہت تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے تو پھر اِن سے پوچھیے کہ تم کیوں مسحور (دیوانے) بن جاتے ہو۔ (کہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے لگتے ہو)

اللہ تعالیٰ اکیلا مختارِ کُل ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

(القصص - ۶۸)

تمہارا رب پیدا کر سکتا ہے جو چاہے اور پسند و اختیار فرماتا ہے (جسے چاہے)، ان کو تو کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو یہ کر رہے ہیں پاک اور بلند ہے۔

دن اور رات میں تبدیلی صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝

(اے رسول) ان سے پوچھیے اگر اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے تم پر رات مسلط کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون الٰہ ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (القصص ۷۱ - ۷۲)

کیا تم سنتے نہیں؟ (اور اے رسول ان سے) پوچھیے اگر اللہ قیامت تک کے لئے تم پر دن مسلط کر دے تو اللہ کے علاوہ کون (مشکل کشا) ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے جس میں تم آرام کر سکو، کیا تم دیکھتے نہیں (کہ اللہ کے علاوہ کسی میں یہ قوت نہیں کہ یہ کام کر سکے اور جو شخص یہ کام نہیں کر سکتا وہ کیا مشکل کشائی کر سکتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو بقا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (القصص - ۸۸)

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کے چہرہ کے، حکم اسی کا چلتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ (الرحمٰن ۲۶ - ۲۷)

ہر ہستی جو زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے۔ صرف تمہارے رب کا ذو الجلال والاکرام چہرہ باقی رہنے والا ہے۔

شفاعت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۝ (الزمر - ۴۴)

(اے رسول) کہہ دیجیئے کہ شفاعت تو سب اللہ کے اختیار میں ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ (البقرہ) وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (سبا - ۲۳)

کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر اللہ سے سفارش کر سکے۔ اللہ کے ہاں شفاعت نفع نہیں دے گی مگر اس کے لئے جس کے لئے اللہ اجازت دے۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ شفاعت کوئی نہیں کر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت نہ دے اور جس کی شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا وہ وہی شخص ہوگا جس کو بخشنے کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہو۔

اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○ (سبا۔۲۲)

(اے رسول) کہہ دیجیئے کہ جن کو تم اللہ کے علاوہ مشکل کشا سمجھتے ہو، انہیں بلاؤ (تا کہ وہ تمہاری مشکل کو حل کریں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ) وہ آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں اور نہ آسمانوں اور زمین میں ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

قبر والوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں سُنا سکتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ○ (فاطر۔۲۲)

بے شک اللہ جس کو چاہے سنا سکتا ہے لیکن (اے رسول) آپ قبر والوں کو نہیں سنا سکتے۔

جب ہم اہلِ قبور کو سُنا ہی نہیں سکتے تو ان سے دعا کی درخواست کرنا نادانی ہے اور اگر کوئی ان ہی سے مُراد مانگے تو یہ کھلا شِرک ہے۔ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ وہ جو چاہے اہلِ قبور کو سُنا سکتا ہے تو یہ عقیدہ اس آیت کی رُو سے کفر ہے۔

حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○ (مؤمن۔۲۰)

بے شک اللہ ہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (حدید۔۴)

اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے ہر جگہ ہونا اس کی ایک صفت ہے جس کی کیفیت کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

معجزہ دکھانا صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ (مؤمن ـ ۷۸)

کسی رسول کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کوئی معجزہ دکھا سکے مگر یہ کہ جب اللہ کا حکم ہو۔

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ (انعام ـ ۱۰۹)

کہہ دیجئے کہ معجزات تو سب اللہ کے پاس ہیں۔

بیٹا یا بیٹی دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ (الشوریٰ ـ ۴۹)

آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لئے ہے وہ جو چاہے پیدا کر سکتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بے مثل ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (الشوریٰ)

اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں۔

مندرجہ ذیل پانچ چیزوں کا علم کسی کو نہیں سوائے اللہ جل شانہ کے

① قیامت کب واقع ہوگی۔

② کل کیا ہوگا۔

③ موت کی جگہ یعنی موت کہاں واقع ہوگی؟

④ بارش کب ہوگی۔

⑤ رحم مادر میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا

(قیامت کا علم اُن) پانچ چیزوں میں سے ہے جنکو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے سورۂ لقمان کی آخری آیت تلاوت فرمائی (جسکا ترجمہ یہ ہے) (۱) قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے (۲) وہی پانی برساتا ہے۔

تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ٥
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۳) وہی جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے (۴) کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرنے والا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔ بے شک اللہ علیم و خبیر ہے (وہ سب کچھ جانتا ہے)۔

مندرجہ بالا پانچ باتوں میں سے دو باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق لوگ اکثر پیشین گوئی کرتے رہتے ہیں یعنی (۱) بارش کب ہونے والی ہے (۲) ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

ان کی یہ پیشین گوئی علم کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ وہ مخصوص حالات، مخصوص اوقات، مخصوص قرائن، اور علامات، مخصوص حساب و کتاب اور مخصوص سائنسی آلات کے ذریعہ اندازہ لگاتے ہیں جو کبھی صحیح نکلتا ہے اور کبھی غلط۔ اگر مندرجہ بالا کیفیات و ذرائع نہ ہوں تو انہیں خود بخود کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ علم ہونا اور چیز ہے اور ذرائع واسباب سے مخصوص حالات میں کچھ اندازہ لگالینا اور چیز ہے۔ علم اور اندازے میں جو فرق ہے وہ صاف ظاہر ہے۔

تمام کام صرف اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (الدھر ۳۰)
تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر وہ ہی جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

یعنی کسی کے چاہنے یا ارادہ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَعَلْتَنِيْ مَعَ اللّٰهِ عِدْلًا بَلْ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ (ابن ماجۃ والبیہقی عن ابن عباس وسندہٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱ صـ۳۱ وحسنہ الالبانی، الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاول جزء ۲ صـ۵۵ وفی الباب عن قتیلۃ عند النسائی و سندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ صـ۱۸۹ والاحادیث الصحیحۃ للالبانی المجلد الاول جزء ۲ صـ۵۵)

ایک شخص نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں (وہی ہوتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہو۔ بس (وہی ہوتا ہے) جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (الکہف ۲۳، ۲۴)

(اے رسول) کسی کام کے متعلق یہ ہرگز نہ کہیئے کہ میں یہ کام کل کرنے والا ہوں (بلکہ ساتھ میں یہ کہیئے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔

یعنی کسی شخص کے ارادہ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے لہذا اپنے ارادہ کے اظہار کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ کہنا چاہیئے۔

زمانہ کا تغیر و تبدل صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَنَا الدَّهْرُ بِيَدِی اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ (صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

زمانہ میں ہوں، رات اور دن میرے ہاتھ میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ (آلِ عمران۔ ۱۴۰)

اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں۔

شہنشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَخْنَعُ الْاَسْمَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الآداب)

اللہ کے نزدیک مغضوب ترین نام کا وہ شخص ہے جو اپنے کو شہنشاہ کہے یا کہلوائے۔

حقیقی عزت اور کبریائی صرف اللہ کے لئے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجاثیہ۔ ۳۷)

آسمانوں اور زمین میں اللہ کے لئے بڑائی ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْعِزُّ اِزَارُہٗ وَالْکِبْرِیَآءُ رِدَآءُہٗ فَمَنْ یُّنَازِعُنِیْ عَذَّبْتُہٗ۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الکبر)

عزت، اللہ کا ازار ہے اور کبریائی اس کی چادر ہے۔ (اللہ فرماتا ہے) جو شخص (ان دونوں چیزوں کے معاملہ میں) مجھ سے جھگڑے گا میں اسکو عذاب میں مبتلا کروں گا۔

برائی اللہ کی طرف سے آتی ہے، بدشگونی کوئی چیز نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ (رواہ احمد عن عبداللہ وصححہ الترمذی والعراقی والذہبی۔ فتح ربانی مع بلوغ امانی جزء ۱۷ صہ ۱۹۸)

بدشگونی لینا شرک ہے۔

مَنْ رَدَّتْہُ الطِّیَرَۃُ مِنْ حَاجَتِہٖ فَقَدْ اَشْرَکَ (احمد عن ابن عمروؓ۔ سندہ حسن۔ بلوغ ۱۷/۱۹۸)

جس شخص کو بدشگونی (کسی) کام سے روک دے تو وہ شخص شرک کا مرتکب ہو گیا۔

حکومت دینا اور چھیننا، عزت اور ذلت دینا اور تمام بھلائیاں صرف اللہ کے قبضہ میں ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo (آل عمران۔ ۲۶)

(اے رسول) کہیئے کہ اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہے بادشاہت دے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے، تو جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ حکومت دینے یا چھیننے، عزت یا ذلت دینے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ یہ کام کسی اور کے دربار میں نہیں ہوتا، بھلائی صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور کیوں کہ وہی ہر چیز پر قادر ہے لہٰذا وہی بھلائی پہنچا سکتا ہے، کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہ بھلائی ہے اور نہ وہ قادر ہیں کہ جو چاہیں کر گزریں۔

فیصلہ کرنا (یعنی حکم صادر فرمانا) صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ۚ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

(المؤمن ۔ ۲۰)

اللہ سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے یعنی حکم صادر فرماتا ہے اور جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کرسکتے (یعنی وہ کوئی حکم صادر نہیں کرسکتے) بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ کائنات میں صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام چلتے ہیں، کسی دوسرے کے احکام نہیں چلتے۔

ہادی یعنی ہدایت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۔

(الزمر ۳۶۔۳۷)

جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جس کو اللہ ہدایت دے، اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (القصص ۵۶)

(اے رسول) بیشک آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت یاب ہیں۔

انبیاء علیہم السلام بھی ہادی ہوتے ہیں لیکن صرف ان معنوں میں کہ وہ ہدایت کا راستہ بتاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت لوگوں تک پہنچاتے ہیں لیکن دل میں ایمان پیدا کرکے ہدایت کے راستہ پر لے آنا اور اس پر چلا کر منزلِ مقصود تک پہنچانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

صرف اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الْحَىُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔

(المؤمن ۶۵)

اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں (اور جو اِلٰہ نہیں وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا)

کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (الشوریٰ ۔ ۹)

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (الشوریٰ ۔ ۳۱)

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں حالانکہ کارساز تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے علاوہ نہ کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ کوئی تمہارا مددگار ہے۔

زمین و آسمان کو تھامنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

(الفاطر ۔ ۴۱)

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں وہ (اپنی جگہ سے) ٹل نہ جائیں۔ اگر وہ (اپنی جگہ سے) ٹل جائیں تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جو ان کو تھام سکے، بے شک اللہ بردبار اور بخشنے والا ہے۔

پرندوں کو فضائے آسمانی میں تھامنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (النحل ۔ ۷۹)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ پرندے فضائے آسمانی میں اُڑتے رہتے ہیں۔ انہیں کوئی تھامنے والا نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

شِرک فی الحقوق

بعض اُمور ایسے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ ایسے اُمور کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے ان اُمور میں کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک فی الحقوق کہلاتا ہے۔

اطاعت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا۔ (الحج۔۳۴) تمہارا اِلٰہ صرف ایک ہے لہٰذا بس اسی کی اطاعت کیا کرو۔

آیتِ بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ کسی دوسرے کی اطاعت کرنا اس کو اِلٰہ بنانا ہے۔

مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ (الفاتحہ۔۴) (بندوں کو چاہیئے کہ اس طرح کہا کریں، اے اللہ ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (شوریٰ) اللہ کے علاوہ نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ مدد سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں مانگنی چاہیئے۔ صرف اللہ تعالےٰ مستعان ہے اس کے علاوہ کوئی مستعان نہیں۔

ہدایت صرف وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى (البقرہ۔۱۲۰) کہہ دیجیئے بیشک اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی درحقیقت ہدایت ہے۔

آیتِ بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ لوگوں کی رائے، قیاس و اجتہاد ہدایت نہیں ہو سکتے، ہدایت صرف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہدایت کے علاوہ کسی دوسری چیز کی پیروی نہ کی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (الاعراف ۳)

جو ہدایت تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے بس اسی کی پیروی کرو، اور اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو (لیکن) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو.

آیت بالا کا خلاصہ یہ ہوا کہ سوائے قرآن وحدیث کے جو منزل من اللہ ہیں، کسی اور چیز کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ کسی کی رائے کی اور نہ کسی کے فتوے کی۔

دین کے معاملہ میں صرف اللہ کی بات مانی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَھُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (النسآء ۱۴۶)

جن لوگوں نے توبہ کی، (اپنی) اصلاح کرلی، اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیا تو ایسے ہی لوگ مومنین کے ساتھ ہوں گے۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر ۳)

خبردار، اللہ کا (دین تو) دینِ خالص ہے۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے دین میں کسی دوسرے کی رائے کی آمیزش نہ کی جائے، اُسے بالکل خالص رکھا جائے۔

اللہ کے دین کے علاوہ کسی دوسرے دستور، آئین و قوانین کی پیروی نہ کی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ (آل عمران ۸۳)

کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کے متلاشی ہیں۔

وَمَنْ يَّبْتَـغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَھُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (آل عمران ۸۵)

جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہو تو وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا

دین میں کمی بیشی کا اختیار صرف اللہ کو ہے، دین سازی یا شریعت سازی صرف اللہ کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ (الشوریٰ۔۱۳) اللہ نے تمہارے لئے دینی شریعت بنائی ہے۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ شریعت ساز یا دین ساز اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ۔ (الشوریٰ۔۲۱) کیا انہوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے ان کے لئے دینی شریعت بنائی ہے (یعنی جو شریعت سازی کرتے رہتے ہیں) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اِس کی اجازت نہیں دی۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ شریعت سازی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اگر کوئی اور شریعت سازی کرے تو وہ شرک کا مرتکب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (الحجرات۔۱) اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے نہ بتائی ہو اسے اختراع کر کے دین میں شامل کرنا اللہ اور رسول سے آگے بڑھنا ہے۔ کسی نئی بات کو اچھا سمجھ کر دین میں شامل کر لینا یعنی اس کے کرنے کو ثواب سمجھنا دین میں اضافہ ہے اور اسی کو بدعت کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔ (المآئدۃ۔۳) آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر۔۳) خبردار، اللہ کا (دین تو) دین خالص ہے۔

جو دین خالص بھی ہو اور کامل بھی، اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اضافہ کو جائز سمجھنا

اس بات کا متقاضی ہے کہ دین ناقص ہے اور یہ عقیدہ آیتِ بالا کی رو سے کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نعمت پوری کر دی لہٰذا اب کسی نیک کام کا اضافہ کرنا اس آیت کی تردید کرنا ہے اور یہ بھی کفر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ
(صحیح بخاری کتاب الصلح و صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ)

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں تھی تو اس کی وہ بات رد کر دی جائیگی

دین میں جو چیز نکالی جاتی ہے وہ اچھی سمجھ کر ہی نکالی جاتی ہے لہٰذا اچھی بات نکالنا ہی درحقیقت دین میں اضافہ کرنا ہے یعنی بدعت حسنہ ہی درحقیقت بدعت ہے۔ رہی بری بات، تو وہ ہر حال میں بری ہے خواہ نئی ہو یا پرانی۔ بری بات کے لئے نئی یا پرانی کی صفت لغو ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرَ الْهُدٰی هُدٰی مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ)

بے شک بہترین بات اللہ کی بات ہے اور بہترین طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے اور بدترین کام نئے کام ہیں اور ہر بدعت یعنی ہر نیا کام گمراہی ہے۔

حدیثِ بالا سے ثابت ہوا کہ نئے کام بدترین کام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (رواہ ابو داؤد فی کتاب السنۃ وروی الترمذی نحوہٗ فی کتاب العلم وصححہ)

نئے کاموں سے بچو کیوں کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ

مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ نے کسی امت میں مبعوث فرمایا تو اس کی امت میں اس کے حواری اور اصحاب ایسے ہوتے تھے کہ اس کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اس کے احکام پر چلتے تھے پھر بعد میں ایسے ناخلف لوگ پیدا ہو جاتے تھے جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے اور جو کام کرتے تھے ان کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس ایسے لوگوں سے جو شخص ہاتھ سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے، جو شخص

مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ۔
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون النھی عن المنکر من الایمان)

زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو شخص دل سے جہاد کرے (یعنی دل میں برا سمجھے) وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد تورائی کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہتا۔

خط کشیدہ عبارت سے ظاہر ہوا کہ وہ لوگ ایسے کام کرتے تھے جن کے کرنے کا ان کے نبی نے حکم نہیں دیا تھا اور نہ جن کا شریعت الٰہیہ میں کوئی وجود تھا یعنی ان کا عمل بدعات پر تھا سنت پر نہیں تھا۔ حدیث بالا سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص بدعتی ہو اس سے جہاد کرنا ضروری ہے۔ حدیث بالا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص بدعت کو دل میں برا نہیں سمجھتا اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہتا یعنی وہ بے ایمان ہو جاتا ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ جو شخص بدعت کرتا ہے اور اسے اچھا سمجھتا ہے اس کی بے ایمانی اور بھی زیادہ شدید ہوگی۔ توحید کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ جلّ جلالہٗ کے دین میں اللہ جل جلالہٗ ہی کی بات کو تسلیم کرے، دوسرے کی بات ہرگز نہ مانے۔

تمام اعمالِ صالحہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے لئے کئے جائیں

لوگوں کو دکھانے کے لئے نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ (البقرہ۔۱۳۹)

(اے ایمان والو کہہ دو کہ) ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم (تمام اعمال) خالص اللہ کے لئے کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْیَسِیْرُ مِنَ الرِّیَآءِ شِرْکٌ (حاکم ۱/۴ وسندہ صحیح)

تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔

سب سے زیادہ محبت کا حقدار صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ

بعض لوگ اللہ کے علاوہ دوسروں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں (یعنی) ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ (البقرۃ ۱۶۵)

محبت اللہ سے کی جاتی ہے لیکن جو مومن ہیں وہ سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے کرتے ہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیئے۔ دوسروں سے اللہ تعالیٰ کے برابر محبت کرنا شرک فی المحبت ہے۔ دوسروں سے محبت اللہ تعالیٰ کے لئے کی جائے گی۔ ان سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہوگا۔ یہ محبت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکم کی تعمیل میں کی جائے گی۔

صرف اللہ تعالیٰ ہی رب ہے، مستقل اطاعت کسی کی نہیں سوائے اللہ کے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ (آل عمران ۶۴)

(اے رسول) کہہ دیجیئے" اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہم اور تم دونوں تسلیم کرتے ہیں، وہ یہ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں، نہ اس کے ساتھ کسی قسم کا ذرا سا بھی شرک کریں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب بنائیں"۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (التوبۃ۔ ۳۱)

یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور اپنے پیروں اور درویشوں کو اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ صرف ایک الٰہ کی عبادت کریں، اس کے علاوہ دوسرا کوئی الٰہ نہیں، اللہ پاک ہے اُن کے اس شرک سے جو وہ کر رہے ہیں۔

پہلی آیت سے ثابت ہوا کہ یہود و نصاریٰ اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ رب کسی کو نہیں بنانا چاہیئے دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ وہ اس عقیدہ کے باوجود عملاً علماء اور مشائخ کو رب مانتے تھے یعنی ان کی عبادت کرتے تھے حالانکہ انہیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔ ان کا یہ فعل شرک تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا کہ اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

مذکورہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ کسی دوسرے شخص کی اطاعت اس طرح کرنا کہ جو کچھ وہ کہے بے چون و چرا تسلیم کرلے، حلال و حرام کا فیصلہ اس کی رائے اور فتویٰ سے کرے تو یہ اس شخص کی عبادت ہے۔

نوٹ :۔ دوسرے کی بات کو بغیر دلیل تسلیم کرنے اور بے چون وچرا اس کی پیروی کرنے کو تقلید شخصی یا محض تقلید کہتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ تقلید شخصی شرک ہے۔

حلال وحرام کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ۔ (مائدہ ۔ ۸۷)

پاکیزہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کردی ہیں انہیں حرام نہ کرو۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ (النحل ۔ ۱۱۶)

اپنی زبانوں سے یوں ہی نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، اس طرح تو یہ تمہارا اللہ جل شانہٗ پر بہتان ہوگا۔

آیاتِ بالا سے ثابت ہوا کہ حلال وحرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اگر کوئی شخص اپنی رائے سے فتویٰ دے کہ فلاں چیز حلال ہے اور فلاں چیز حرام ہے تو اس کے معنی عام لوگ یہی سمجھیں گے کہ وہ چیز اللہ کے نزدیک حلال یا حرام ہے حالانکہ اللہ نے اس چیز کو حلال یا حرام نہیں کیا۔ ایسی صورت میں حلت یا حرمت کا جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر بہتان ہوگا۔

حقیقی اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، دوسرے کی اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کے حکم یا اجازت سے ہو سکتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ (یوسف ۔ ۴۰)

کسی کا حکم (واجب التعمیل) نہیں سوائے اللہ کے اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اس کی عبادت کی جائے۔

وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (الکھف ۲۶)

اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء ۔ ۶۴)

کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

آیاتِ بالا سے ثابت ہوا کہ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے جب تک وہ اجازت یا حکم نہ دے اس وقت تک انسان اپنی طرف سے کسی کی اطاعت کو واجب نہیں کرسکتے حتیٰ کہ رسول کی اطاعت بھی

اللہ کے حکم سے کی جاتی ہے۔ انسانوں نے خود رسول کی اطاعت کو اپنے اوپر واجب نہیں کیا اور نہ کر سکتے ہیں۔ اسی اصول پر کسی شخص کو امام بنا کر اسکی اطاعت و اجتہاد کو اپنے اوپر واجب قرار دے لینا شرک ہے۔ حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ حکم صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کا حکم ماننا شرک ہے۔

نوٹ:۔ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے لہٰذا شرک نہیں، معروف کاموں میں امیر، والدین وغیرہ کی اطاعت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے لہٰذا یہ بھی شرک نہیں۔ کیوں کہ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ (صحیح بخاری کتاب الاحکام)	اطاعت صرف معروف کاموں میں جائز ہے۔
اِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔ (صحیح بخاری کتاب الاحکام)	جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سننا چاہیئے اور نہ اطاعت کرنی چاہیئے۔
لَا طَاعَةَ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰہِ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)	اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کی جائے۔

مندرجہ بالا احکام کی رو سے، گناہ کے کاموں میں خلیفہ، امیر، استاد، والدین، شوہر، بزرگ وغیرہ میں سے کسی کی بھی اطاعت جائز نہیں بلکہ ایسی حالت میں ان کی نافرمانی کرنا فرض ہے۔ مثلاً فرض چھوڑنا یا سنت ترک کرنا گناہ ہے۔ اگر خلیفہ، امیر، والدین، شوہر وغیرہ فرض یا سنت چھوڑنے کا حکم دیں تو ان کا حکم نہ مانا جائے۔ اسی طرح اگر یہ لوگ کسی برائی کا حکم دیں تو بھی ان کا حکم نہ مانے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں سب کی اطاعت حرام ہے بلکہ ایسی صورت میں ان لوگوں کی اطاعت کو فرض یا جائز قرار دینے والا کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت لامحدود اور غیر مشروط ہے، دوسروں کی اطاعت محدود اور مشروط ہے۔

نذر و نیاز کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ۔ (البقرۃ-۱۷۳)	بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار کو، خون کو، خنزیر کے گوشت کو اور غیر اللہ کی نذر نیاز کو حرام کر دیا ہے۔

صلوٰۃ، قربانی، زندگی اور موت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

(الانعام ۱۶۲-۱۶۳)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ بے شک میری صلوٰۃ، میری قربانی، میری زندگی، اور میری موت اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا مسلم ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی)

اللہ نے لعنت کی اس شخص پر جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے ذبح کرے۔

پکار کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ

(الاعراف، ۲۹)

دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے مانتے ہوئے (صرف) اُسی کو پکارو۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ

(یونس - ۱۰۶)

اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارنا کہ جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکے اور نہ تمہیں نقصان پہنچا سکے۔

لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَہُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ وَمَا ھُوَ بِبَالِغِہٖ وَمَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝

(الرّعد-۱۴)

اللہ ہی کا پکارنا حق ہے اور جن کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کا کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے، حالانکہ پانی کبھی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ کافروں کی پکار بیکار ہے جس طرح ہاتھ پھیلانے والے کی طرف پانی نہیں پہنچ سکتا اِسی طرح سے وہ تمام ہستیاں جنکو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارا جا رہا ہے پکارنے والے کی مدد کو نہیں پہنچ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کو پکارنا سود مند ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو پکارنا بے کار ہے، مزید برآں شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ

(سبا-۲۲)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ جن کو تم اللہ کے علاوہ فریاد رس سمجھتے ہو ان کو پکارو، وہ آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں اور نہ ان میں ان کی شرکت ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ فریاد رسی کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ فریاد صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ

(الفاطر۱۴)

اگر تم ان کو پکارو تو یہ تمہاری پکار کو سن نہیں سکتے اور اگر سن بھی لیں تو جواب نہیں دے سکتے یعنی تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

(الاحقاف-۵)

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے، بلکہ یہ لوگ (جن کو اللہ کے علاوہ پکارا جاتے) ان پکارنے والوں کی پکار سے غافل ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکار کو کوئی نہیں سنتا۔ انہیں خبر ہی نہیں ہوتی کہ انہیں کوئی پکار رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ

(فاطر-۴۰)

(اے رسول ان سے) کہیئے " جن شریکوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو، بتاؤ انہوں نے زمین کی کون سی چیز پیدا کی یا (یہ بتاؤ کہ) آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کوئی شرکت ہے؟ "

اس آیت سے معلوم ہوا کہ پکار کا وہی مستحق ہے جس نے کچھ پیدا کیا ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نے کچھ پیدا نہیں کیا لہذا ان کو مدد کے لئے پکارنا قطعاً ناجائز بلکہ شرک ہے

بندوں کے حقیقی خوف کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ (النحل - ۵۱)

بے شک الٰہ صرف ایک ہے (اور وہ میں ہوں) لہٰذا صرف مجھ سے ڈرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ڈرنا حقیقت میں اسی سے چاہیئے جو الٰہ ہو اور کیوں کہ اِلٰہ صرف اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا صرف اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرنا چاہیئے۔

تمام لوگ صرف اللہ اکیلے کے فقیر و محتاج ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ (فاطر ۱۵)

اے لوگو! تم سب اللہ کے فقیر و محتاج ہو اور اللہ ہی غنی اور تعریف والا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کا فقیر بننا یا کہنا شرک ہے۔

عبادت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ (الذاریات - ۵۶)

میں نے جنّ و انس کو (کسی اور مقصد کے لئے) پیدا نہیں کیا سوائے اِسکے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں لہٰذا سب کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے بندو! اس طرح کہا کرو):۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ (الفاتحہ - ۴)

ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ (البقرہ - ۲۱)

اے لوگو، اپنے رب کی عبادت کرو، جس نے تم کو پیدا کیا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عبادت کا مستحق صرف وہ ہے جو خالق ہو، جو خالق نہیں وہ عبادت کا مستحق بھی نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
(بنی اسرائیل ۔ ۲۳)

تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ عبادت کسی کی نہ کرو سوائے اس کے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ
(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور ہم عبادت نہیں کرتے مگر اُس کی۔

عبادت کا مفہوم بڑا وسیع ہے، عبادت درحقیقت اطاعتِ الٰہی کا نام ہے۔ اطاعت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ عبادت میں پکارنا بھی شامل ہے، مدد مانگنا بھی شامل ہے، نذر و نیاز بھی شامل ہے، نماز اور قربانی بھی شامل ہے۔ نماز کے تمام ارکان عبادت ہیں۔ ان میں سے کوئی رکن بھی اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں۔

بے حس اور باادب کھڑا ہونا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی، صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ سلام کے بعد آپ نے فرمایا:

اِنْ كِدْتُّمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا۔
(صحیح مسلم باب ائتمام الماموم بالامام)

اس وقت تم ایسا فعل کرنے لگے تھے جو اہلِ فارس اور اہلِ روم کرتے ہیں وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے (تعظیماً) کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں، تم ایسا نہ کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ (البقرہ ۔ ۲۳۸)

اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُسْكُنُوْا فِى الصَّلٰوةِ (صحیح مسلم)

نماز میں ساکن رہو۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (رواہ الترمذی فی ابواب الاستیذان و حسنہ ورواہ ابو داؤد فی کتاب الادب وسکت عنہ المنذری و روی احمد نحوہ، بلوغ الامانی جزء ۷، صفحہ ۲۵۳، صححہ الالبانی۔ الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاول جزء ۴)

جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے مثل تصویر کے (باادب) کھڑے رہیں اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں :۔

لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ كَرَاهِيَتَهٗ لِذٰلِكَ (رواہ الترمذی فی کتاب الاستیذان والآداب وصحح ھو والالبانی.
الاحادیث الصحیحہ المجلد الاول جزء ۴ ص۸۶)

صحابہ کرام کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تھا لیکن اس کے باوجود جب وہ آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے، اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔

الغرض کسی کے لئے تعظیماً کھڑا نہ ہو اور نہ کھڑا رہے البتہ ملاقات اور استقبال کے لئے کھڑا ہونا سنت ہے اس کا شمار قیامِ تعظیمی میں نہیں ہوتا۔

رکوع صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ (الحج ـ ۷۷)

اے ایمان والو! رکوع کرو، سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رکوع کرنا (یعنی جھکنا) افعالِ عبادت میں سے ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے جھکنا نہیں چاہیئے۔

سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

(حٰم السجدۃ ۳۷)

نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ کرو بلکہ سجدہ اللہ (تعالیٰ) کو کرو، جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہو (تو تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے)۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سجدہ اس ذات کے لئے مخصوص ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے اور یہ کہ سجدہ اس ہستی کے لئے مخصوص ہے جو خالق ہے۔ جو خالق نہیں اُس کو سجدہ کرنا حرام ہے بلکہ شرک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَصْلُحُ لِبَشَرٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ

(رواہ احمد عن معاذ بن جبل، قال المنذری اسنادہٗ جید ورواتہ ثقات مشہورون، بلوغ الامانی جزء ۱۶ صفحہ ۲۲۷)

کسی آدمی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی دوسرے آدمی کو سجدہ کرے۔

نوٹ: قرآن مجید سے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ تعظیمی کرنے کا ثبوت ملتا ہے لیکن مندرجہ بالا دلائل کی رُو سے سجدۂ تعظیمی کی اجازت اب منسوخ ہو چکی ہے۔

سفر زیارت صرف تین مخصوص مساجد کیلئے جائز ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

سفر نہ کیا جائے مگر تین مساجد کی زیارت کے لئے، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مقام کی زیارت کے لئے سفر کرنا حرام ہے۔

حج کے تمام ارکان صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ (آل عمران ۹۷)

لوگوں پر اللہ کے لئے کعبہ کا حج لازمی ہے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرہ ۔ ۱۹۶)

حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر یا خانقاہ، یا آستانہ پر اس طرح حاضری دینا جس طرح حج اور عمرہ میں دی جاتی ہے شرک ہے۔ اللہ کے گھر پر حاضری اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ، وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ

لوگوں کو چاہیئے کہ اس قدیم گھر کا طواف کریں۔ یہ (اللہ کا حکم ہے) اور جو شخص ان چیزوں کا جس کو اللہ تعالیٰ نے ادب کی چیزیں بنایا ہے ادب کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک اس کے حق میں

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ○ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○

(الحج ۲۹ تا ۳۲)

بہتر ہے اور (اے لوگو!) تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جن کی حرمت کا حکم پہلے دیا جا چکا ہے۔ بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹ بولنے سے بھی بچو، صرف ایک اللہ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور دراز جگہ اڑا کر پھینک دے۔ یہ (اللہ کا حکم ہے) اور جو شخص ان چیزوں کا ادب کرے جو اللہ سے منسوب ہیں تو یہ دلوں کا تقوٰی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے شعائر کے مخصوص آداب ہیں جو شخص ان مخصوص آداب کو غیر اللہ کے آستانوں کے لئے بجا لاتا ہے وہ گویا شرک کا مرتکب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قدیم گھر کا طواف، اس کی دیواروں سے چمٹنا، اس کے ایک پتھر کو بوسہ دینا اور ایک پتھر کو ہاتھ لگانا، اس گھر کے پہاڑوں کے درمیان سعی، اس گھر کے قرب و جوار کی وادیوں اور میدانوں میں قیام، قربانی اور رمی (کنکریاں پھینکنا) یہ سب اللہ تعالیٰ کی عبادت ہیں، کسی دوسرے کے آستانہ پر اس قسم کے امور انجام دینا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(المائدۃ)

اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، آستانے اور پاسے ناپاک شیطانی کام ہیں، ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر اللہ کے آستانوں کی ایسی تعظیم و توقیر کرنا جو اللہ تعالیٰ کے شعائر کے لئے مخصوص ہے شیطانی کام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا (صحیح بخاری باب الصلوٰۃ فی البیعۃ وصحیح مسلم کتاب المساجد)

اِنِّیْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ (صحیح مسلم)

"اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنالیا" (گویا) آپ اس کام سے ڈرا رہے تھے جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا، پھر آپ نے فرمایا "میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی :-

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا (مسند احمد عن ابی ہریرہؓ وسندہٗ جید، فتح ربانی جزء ۸ صفحہ ۱۵۳ وسندہٗ صحیح تحذیر الساجد للالبانی صفحہ ۲۵)

اے اللہ! میری قبر کو بُت نہ بنانا۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قبروں کو مسجد نہ بنائے، وہاں نماز نہ ادا کرے، قبروں کی پرستش نہ کرے۔ قبروں کی پرستش بالکل ایسی ہی ہے جیسی بُت پرستی۔

نماز صرف مسجدِ حرام کی طرف منہ کرکے ادا کی جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرہ ۱۴۴)

(نماز میں) اپنا مُنہ مسجدِ حرام کی طرف کرلو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ (صحیح مسلم کتاب الجنائز)

قبروں کی طرف منہ کرکے نماز نہ پڑھو۔

کسی کی قبر پر عید کی طرح اجتماع نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَيْثُ كُنْتُمْ (رواہ ابوداؤد وصححہ العلامۃ الساعاتی۔ بلوغ الامانی جزء ۳ صفحہ ۲۱)

وَقَالَ السَّاعَاتِیْ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَوَاهِدُ صادقہ من اوجہ مختلفۃ منھا عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہٖ (علیؓ)

میری قبر کو عید نہ بنانا البتہ مجھ پر دُرود بھیجتے رہنا، تمہارا دُرود مجھے پہنچ جائے گا خواہ تم کہیں بھی ہو۔

رواہ ابو یعلی وغیرہ وقد روی نحوہٗ
سعید بن منصور عن الحسن بن
الحسن بن علی بلوغ الامانی جزء ۱۲
ص ۳۹ ورواہ الحافظ الضیاء المقدسی
عن الحسن بن علی وسندہٗ جید وصحح
النووی حدیث ابی داؤد وحسنہ
ابن تیمیۃ ۔ مرعاۃ شرح مشکوٰۃ
جلد ۲ ص۵۱۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عُرس وغیرہ کی رسمیں جائز نہیں۔

کسی شخص کا انسانوں کیلئے امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ، قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِيْنَ ۝ (البقرہ ۱۲۴)

اے ابراہیمؑ! میں تم کو لوگوں کے لئے امام بنا رہا ہوں۔ ابراہیمؑ نے عرض کیا "اور میری اولاد میں سے بھی" اللہ تعالیٰ نے فرمایا (بناؤں گا لیکن) میرا یہ عہد گناہ گاروں کے لئے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ۔ (الانبیاء ۷۳)

اور ان (نبیوں) کو ہم نے امام بنایا تھا، وہ ہمارے حکم سے (لوگوں) کو ہدایت کا (راستہ) بتاتے تھے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ امام اللہ جل جلالہٗ بناتا ہے۔ لوگوں کا خود کسی کو منتخب کرکے امام بنا لینا اور بس اسی کی راتے اور فتوی پر چلتے رہنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے۔ ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امام صرف نبی بنائے جاتے ہیں اور وہ گناہ گار نہیں ہوتے بلکہ معصوم ہوتے ہیں جو نبی نہیں ہیں وہ امام بھی نہیں۔

نوٹ:۔ یہاں امام سے مُراد مسجد کا امام، پیشرو یا حکمران نہیں بلکہ امام سے مُراد وہ امام ہے جو واجبُ الاتباع ہو جس کی اطاعت لازم ہو، جس کا قول اور فعل شریعت ہو۔

ربّ اور مولیٰ صرف اللہ تعالیٰ کو کہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ

(صحیح بخاری)

تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا (یعنی آقا کیلئے رب کا لفظ استعمال نہ کرے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

(صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

اور نہ غلام اپنے آقا کو میرا مولیٰ کہے اس لئے کہ بے شک تم سب کا مولیٰ اللہ عزوجل ہے۔

ان احادیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ کسی کو رب نہ کہے، نہ مولا کہے اور نہ مولانا کہے۔

انسان جنّ وغیرہ سب اللہ کے بندے ہیں، آپس میں کوئی کسی کا بندہ نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ○ وَلَا يَأْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ (آل عمران ۷۹، ۸۰)

کسی آدمی کو یہ زیبا نہیں کہ جب اللہ اُسے کتاب، حکم اور نبوّت عطا فرمائے، تو وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے علاوہ میرے بھی بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو یہی کہے گا کہ محض اللہ والے بن جاؤ اس لئے کہ تم خود بھی تو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو (لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے خلاف کوئی بات کیسے کہہ سکتا ہے) اور نہ اس کو یہ زیبا ہے کہ تم کو حکم دے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو، کیا وہ تم کو مسلم بن جانے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کو اپنا بندہ بنانا یا کسی فرشتہ یا نبی کو اپنا رب بنانا کفر ہے۔ عبدیت کی نسبت واضافت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ اَمَتِيْ
(صحیح بخاری کتاب العتق وفضلہ)

تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے میرا عبد (میرا بندہ) میری امۃ (میری بندی)

قسم صرف اللہ تعالیٰ کی کھانی چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اِنَّهٗ مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ (رواہ احمد عن عمر وروی نحوہٗ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وصححہ الحاکم والذہبی، بلوغ $\frac{14}{164 - 166}$)

جس شخص نے اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔

نماز کو ترک نہ کرے، ترک نماز شرک اور کفر کی ایک قسم ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

بے شک آدمی اور شرک وکفر کے درمیان ترکِ نماز کا فرق ہے۔

فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (احمد، ترمذی، نسائی، صححہ النسائی والترمذی والعراقی، مرعاۃ المفاتیح جلد اول ص ۲۷۹)

لہٰذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

غیر اللہ کے آستانوں پر جہاں ان کی پوجا کی جاتی ہو یا پہلے کبھی کی جاتی رہی ہو یا ان مقامات پر جہاں کفار کی عید ہوتی ہو یا پہلے کبھی ہوتی رہی ہو کسی قسم کی قربانی نہ کرے

اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ اَكَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوْا لَا قَالَ

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا میں نے نذر مانی ہے کہ بُوانہ کے مقام پر ایک اونٹ قربان کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہاں ایام جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی

اَوْفِ بِنَذْرِكَ
(رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح نیل الاوطار جزء ۸ صـ۲۰۳)

جاتی تھی" لوگوں نے کہا "نہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہاں کفار کی عیدوں میں سے کوئی عید منائی جاتی تھی؟ لوگوں نے کہا: "نہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی نذر پوری کرو۔"

تمیمے، گنڈے نہ باندھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ (رواہ احمد عن عقبہ بن عامرؓ ورجالہ ثقات بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ۱۸۸ وسندہٗ صحیح ۔ الاحادیث الصحیحہ المجلد الاوّل حدیث ۴۹۲)

جس نے تمیمہ (منکا، دانہ، پتھر کا نگ وغیرہ) لٹکایا اس نے شرک کیا۔

مستقبل کا حال نہ معلوم کرے، فال نہ نکالے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
اِنَّ الْعِيَافَةَ وَالطَّرْقَ وَالطِّيَرَةَ مِنَ الْجِبْتِ (رواہ احمد عن قبیصہ وسندہٗ جید، ہدایۃ المستفید ترجمہ فتح المجید، جلد ۲ صـ۹۰۳)

فال دیکھنے کے لئے پرندوں کو اُڑانا، زمین پر خط کھینچنا اور بدشگونی لینا یہ سب بُت پرستی یعنی شرک کی قسمیں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔
مَنْ اَتٰى كَاهِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح ۔ ہدایۃ المستفید جلد ۲ صـ۹۲۴)

جو کسی کاہن یا نجومی کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسالت

تمام اختلافات میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فیصلہ آخری سند ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (النسآء ۶۵)

(اے رسول) آپ کے رب کی قسم، لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے تمام اختلافات میں آپ کو حکم نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کریں اس سے دل میں کسی قسم کی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ اسکو برضا و رغبت تسلیم کریں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمین کو اپنے تمام اختلافات کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سے کرنا چاہیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا فیصلہ معلوم ہونے کے بعد اس کو برضا و رغبت قبول کرنا چاہیئے جو ایسا نہ کرے وہ مؤمن نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ (النسآء ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ من جانب اللہ ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۔ (النسآء ۱۰۵)

(اے رسول) ہم نے آپ پر سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھائے اس کے مطابق آپ لوگوں میں فیصلہ کر دیا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف چلنا عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝

(النسآء ۱۱۵)

جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کے خلاف چلے اور مؤمنین کے راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ کی پیروی کرے تو اُسے ہم اُدھر ہی جانے دیں گے جدھر وہ جارہا ہے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی چھوڑ کر کافروں کے طور طریقے اور رسم و رواج کی پیروی کرنے والا دوزخ میں جائے گا۔

اتباعِ رسول ہی سے ولایت ملتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(آل عمران۔۔ ۳۱)

(اے رسول) کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، پھر اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اللہ غفور رّحیم ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بغیر سنّت کی اتباع کے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں بن سکتا۔

حصولِ رحمت کا ذریعہ صرف اتباعِ رسول ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ

(الاعراف ۱۵۶)

میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے۔ اس رحمت کو میں ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو تقویٰ شعار ہوں گے، زکوٰۃ دیں گے اور ہماری آیتوں پر ایمان لائیں گے یعنی وہ لوگ جو اس رسول نبی اُمّی کی پیروی کریں گے۔

حصولِ ہدایت کا ذریعہ اطاعتِ رسول اور اتباعِ رسول ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا (النور-۵۴)

اگر تم رسول کی اطاعت کروگے تو ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ٥ (الاعراف ۱۵۸)

رسول کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

شریعت الٰہیہ کی تشریح وتوضیح صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥ (النحل-۴۴)

(اے رسول) ہم نے آپ پر شریعت نازل کی تاکہ آپ اس چیز کی جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے تشریح کردیں اور شاید وہ بھی غور کریں (کہ اس سے بہتر اور شریعت کون سی ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح وتوضیح منجانب اللہ ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ٥ (القیامۃ)

پھر اس کی تشریح اور توضیح بھی ہمارے ذمہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کی مخالفت موجب عذاب ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ (النور- ۶۳)

ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو رسول کے امر (یعنی حکم اور کام) کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں وہ کسی فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں یا دردناک عذاب میں نہ گرفتار ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان شاعری سے بلند وبالا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ (یٰس ۶۹)

ہم نے رسول کو شعر و شاعری نہیں سکھائی اور نہ وہ ان کے شایانِ شان ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دینی بات منجانب اللہ ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ (النجم ۳، ۴)

رسول اپنی خواہشِ نفس سے کچھ نہیں کہتا اس کی جو بات ہوتی ہے وحی ہوتی ہے (جو اس کی طرف) بھیجی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر اور نواہی پر عمل ضروری ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ (الحشر۔ ۷)

جو کچھ رسول تمہیں دے اُسے لے لو اور جس چیز سے روکے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی لازم ہے

ترکِ سنت گناہ اور موجب لعنت ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ○

(الاحزاب ۲۱)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے، اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایسا شخص جو فکرِ آخرت میں مبتلا ہو اور قیامت کے دن بخشش کا متمنی ہو، اس کے لئے سنت کی پیروی لازم ہے اگر کوئی شخص سنت کی پیروی تو نہیں کرتا لیکن اُسے فکرِ آخرت کا دعویٰ ہو، اور بخشش کی اُمید رکھتا ہو تو اس کا یہ دعویٰ جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں ان کے لئے بھی ضروری کہ سنت کے مطابق ہی اَوراد و وظائف پڑھیں، بلکہ ہر کام سنت کے مطابق کریں۔ مسنون اَوراد و وظائف کو چھوڑ کر دوسرے اَوراد و وظائف میں مشغول رہنا فکرِ آخرت کی نفی کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ۔۔۔۔ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ (رواہ البیھقی فی المدخل و رواہ رزین و ابن حبان والحاکم عن عائشۃ قال الحاکم ھو صحیح الاسناد ولا اعرف لہ علۃ ووافقہ الذھبی وقال الھیثمی رجالہ ثقات وقد صححہ ابن حبان مرعاۃ شرح مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر جلد اوّل صہ ۱۱۸)

چھ آدمی ایسے ہیں کہ جن پر میں نے لعنت کی ہے اور اللہ نے بھی لعنت کی ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے (وہ چھ آدمی یہ ہیں) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔۔۔۔۔ اور میری سنت کو ترک کرنے والا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سنت چھوڑنے والا ملعون ہے اور ملعون جب ہی ہو سکتا ہے کہ جب سنت کا چھوڑنا گناہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام لوگوں سے زیادہ ہونی چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام ملحوظ رکھنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (الحجرات ـ ۲)

اے ایمان والو! نبی کی آواز سے اپنی آواز کو بلند نہ کرو اور نبی سے اس طرح زور سے نہ بولو جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے بولتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سنتے ہی فوراً تعمیل کرنی چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ (الانفال ـ ۲۰)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس حال میں کہ تم سن رہے ہو اس سے روگردانی نہ کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ضروریاتِ دین اور خیر و شر کی تمام باتیں اُمت کو بتا دیں اور اس معاملے میں کسی قسم کا بخل نہیں کیا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (المائدہ ـ ۶۷)

اے رسول! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے، اُسے پہنچا دیجیئے اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ نے اللہ کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ (التکویر ـ ۲۴)

اور رسول غیب کی باتیں بتلانے میں بخل نہیں کرتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّدُلَّ اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ وَیُنْذِرَھُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بالوفاء ببیعۃ الخلیفۃ الاول)

مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گذرا مگر یہ کہ اس پر فرض تھا کہ وہ اپنی اُمت کو ہر بھلائی کی بات بتائے جو وہ ان کے لئے جانتا تھا اور ہر بُرائی سے انہیں ڈرا دے جو ان کے لئے اس کے علم میں تھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اچھی باتیں اپنی امت کو بتا دیں اور کوئی اچھی بات نہیں چھوڑی جس کو بعد میں شاملِ دین کرنے کی ضرورت پیش آئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدعتِ حسنہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے تمام انسانوں کے رسول ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (سبا ۔ ۲۸)

(اے رسول) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۝ (الفرقان ۔ ۱)

بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ بندہ تمام اقوام عالم کے لئے نذیر ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ (الاحزاب ۔ ۴۰)

محمد تمہارے (بالغ) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ (صحیح مسلم کتاب المساجد)

میرے ذریعے تمام نبی ختم کر دیئے گئے۔

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (رواہ الترمذی عن ثوبانؓ فی ابواب الفتن وصححہ)

میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں (بنے گا)۔

اَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

میں (قصر نبوت کی) آخری اینٹ ہوں یعنی میں نبوت کا ختم کرنے والا ہوں۔

جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَآءَ (صحیح مسلم)

میں آیا، تمام انبیاء ختم کردیئے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت یا نبوت کسی کو نہیں ملے گی، دونوں منقطع ہوگئیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا نُبُوَّۃَ بَعْدِیْ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ)

میرے بعد کوئی نبوت نہیں (یعنی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنے گا)۔

لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قِیْلَ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔ (صحیح بخاری کتاب التعبیر)

نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے مبشرات کے، پوچھا گیا مبشرات کیا ہے۔ فرمایا نیک خواب۔

اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ (رواہ الترمذی فی ابواب الرؤیا وصححہ)

رسالت اور نبوت (دونوں) منقطع ہوگئیں لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول بنے گا اور نہ نبی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک آئے تو صلوٰۃ وسلام بھیجے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب۔ ۵۶)

اے ایمان والو! رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلوٰۃ وسلام بھیجا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات والنسائی وصححہ الحاکم والذہبی والترمذی، بلوغ الامانی جزء ۱۴ صفحہ ۳۰۷)

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

تحلیل و تحریم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (الاعراف ۱۵۷)

رسول ان کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ کے حکم سے کی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (النساء ۶۴)

کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اتنا غلو نہ کرے کہ شرک تک نوبت پہنچ جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم)

میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرنا، جس طرح نصاریٰ نے ابنِ مریم کی تعریف میں حد سے تجاوز کیا، میں تو بس اُس کا بندہ ہوں لہٰذا اس طرح کہا کرو "اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول"

ہر مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ (رواہ الترمذی وصححہ وصححہ الالبانی۔ الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاول جزء ا صفحہ ۱۱۴ و رویٰ احمد نحوہ من طریق اخریٰ وسندہ صحیح، الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاول جزء اول صفحہ ۱۱۶)

اگر کوئی قوم مجلس میں بیٹھے اور اس میں نہ اللہ کا ذکر کرے اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجے تو وہ مجلس اُن پر وبال ہوگی اگر اللہ چاہے گا انہیں عذاب دے گا اور اگر چاہے گا معاف کر دے گا۔

انبیاء علیہم السّلام

تمام انبیاء کرام پر بلا تفریق ایمان لائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
(البقرہ ۱۳۶)

(اے ایمان والو! اس طرح کہو کہ) ہم ان انبیاء میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے (سب پر ایمان لاتے ہیں)۔

ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت نہ دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ وَاِنَّ یونس لمن المرسلین)

اللہ کے نبیوں میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

تمام انبیاء پر صلوٰۃ و سلام بھیجے خصوصاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

صَلُّوْا عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ (شعب الایمان للبیہقی) صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّيْنَ اِذَا ذَكَرْتُمُوْنِيْ فَاِنَّهُمْ بُعِثُوْا كَمَا بُعِثْتُ (ابن عساکر عن وائل سندہ حسن، صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۲/۷۰۵ ۲۰۶)

انبیاء پر اور رسولوں پر صلوٰۃ بھیجو، کیوں کہ ان کو اللہ ہی نے بھیجا تھا جس طرح مجھ کو بھیجا۔ جب میرا ذکر کرو تو نبیوں پر بھی صلوٰۃ بھیجا کرو کیوں کہ جس طرح میں بھیجا گیا ہوں وہ بھی میری طرح بھیجے گئے ہیں۔

صحابۂ کرامؓ

کسی صحابیؓ کے متعلق کوئی بُرا لفظ زبان سے نہ نکالے

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) — میرے صحابہ کو برا نہ کہو۔

صحابہؓ کے متعلق عقیدہ رکھے کہ وہ رضاءِ الٰہی کے طالب رہتے تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا (الفتح ۲۹) — صحابہ اللہ کے فضل اور اسکی رضا کے طالب رہتے ہیں۔

یہ عقیدہ رکھے کہ صحابہؓ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑے رحیم تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (الفتح ۲۹) — صحابہ کرام آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑے مہربان ہیں۔

صحابۂ کرامؓ کے متعلق عقیدہ رکھے کہ وہ تقوٰی شعار تھے

وہ تقوٰی کے سب سے زیادہ اہل اور سب سے زیادہ حقدار تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا (الفتح۔ ۲۶) — اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرامؓ کو تقوٰی کی بات پر قائم کر رکھا ہے اور وہ اسکے سب سے زیادہ مستحق اور سب سے زیادہ اہل ہیں۔

صحابۂ کرامؓ کی عزت کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَكْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ (نسائی و احمد و الحاکم وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء۳ صفحہ ۱۶۱۵) — میرے صحابہؓ کی عزت کیا کرو کیونکہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں۔

اَولیاء اللہ

یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے ولی، مؤمن اور متقی ہوتے ہیں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

(یونس۔ ۶۲، ۶۳)

خبردار! اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم یعنی جو لوگ ایمان لائے اور متقی رہے۔

اللہ کے ولی سے بغض و عداوت نہ رکھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ

(صحیح بخاری کتاب الرّقاق باب التّواضع)

جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے تو میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے۔

شہداء

شہداء کو مُردہ نہ کہے بلکہ اُن کے متعلّق یہ گُمان بھی نہ کرے کہ وہ مُردہ ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ

(البقرہ)

جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہو جائیں انہیں مُردہ نہ کہو۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا

(آلِ عمران)

جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ سمجھو۔

شہداء کی زندگی کے متعلق یہ یقین رکھے کہ جو زندگی انہیں ملی ہے، اُسے انسان سمجھ نہیں سکتا، وہ اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں نہ کہ ہمارے پاس، انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرہ۔۱۵۴) شہداء زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (آلِ عمران۔ ۱۶۹) شہداء اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جارہا ہے۔

ایمان اور اسلام

اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کی تمام باتوں پر بغیر دیکھے ایمان لائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرہ۔ ۳) جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں (وہ ہدایت پر ہیں)

صرف قرآن اور حدیث پر عمل کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ

(رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ۵۶۶)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان کی موجودگی میں تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

سب سے زیادہ محبّت اللہ تعالیٰ سے کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں۔

(البقرۃ۔۱۶۵)

انسانوں میں سب سے زیادہ محبّت رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرے

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان و صحیح مسلم کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کے والد۔ اس کے لڑکے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان انہ لایدخل الجنۃ الا المؤمنون)

تم جنّت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان لا نہیں سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔

اپنے مسلم بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

(صحیح بخاری کتاب الایمان و صحیح مسلم کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ

اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرامؓ نے پوچھا! اے اللہ کے رسول، کون؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ

(صحیح بخاری کتاب الادب)

وہ شخص جس کی برائیوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

اپنے تمام اختلافات کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات وہدایات کے مطابق کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (النساء ۵۹)

اگر کسی معاملہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اُسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔ اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اپنے اختلافات کا فیصلہ اللہ اور رسول (یعنی قرآن اور حدیث) سے نہیں کراتا بلکہ فیصلہ کے لئے کسی اور طرف رجوع کرتا ہے اس کا نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور نہ آخرت پر، مثلاً اگر کوئی شخص قرآن وحدیث کی بجائے علماء کے فتووں یا فرقہ وارانہ فقہوں کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کا ایمان صحیح نہیں۔

اللہ کے قانون سے بہتر کسی قانون کو نہ سمجھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ

(المائدہ۔۵۰)

ایمان والوں کے لئے اللہ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر سُن کر دِل میں خوف پیدا کرے، جب آیاتِ الٰہی سنائی جائیں تو ایمان اور جذبۂ تعمیل کو بڑھائے اور اللہ پر پورا بھروسہ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ○

(الانفال ـ ۲)

مؤمن تو وہ لوگ ہیں کہ جب اُن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دِل دہل جائیں اور اس کی آیات سنائی جائیں تو اُن کا ایمان زیادہ ہو جائے اور وہ اپنے رب پر توکّل کرتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ○

(یوسف ـ ۸۷)

اللہ (جل جلالہٗ) کی رحمت سے کوئی نا اُمّید نہیں ہوتا سوائے کافروں کے۔

جب اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے احکام کی طرف بلایا جائے تو فوراً سر تسلیم خم کر دے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(النور ـ ۵۱)

مؤمنین کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ وہ ان میں فیصلہ کر دے تو ان کا قول بس یہ ہونا چاہیئے کہ ہم نے سُن لیا اور اطاعت کی، ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے دشمنوں سے دوستی نہ رکھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا

تمہیں ایسی کوئی قوم نہیں ملے گی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو پھر وہ ایسے لوگوں سے دوستی رکھے

اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ (المجادلۃ۔۲۲)

جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں، خواہ وہ ان کے باپ بیٹے بھائی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں (اللہ نے) ایمان کو ثبت کردیا ہے۔

لوگوں کی جان ومال کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائے

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَآئِھِمْ وَ اَمْوَالِھِمْ (رواہ النسائی فی کتاب الایمان ورواہ الترمذی فی ابواب الایمان عن ابی ھریرۃ وصححہ ۲/۲۳۲)

مؤمن وہ ہے جس سے لوگوں کے خون اور اموال محفوظ رہیں۔

اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے رسول، اللہ تعالیٰ کی کتاب، امیر اور تمام مسلمین کی خیرخواہی کرے

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قَالُوْا لِمَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ وَلِكِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ۔ (صحیح مسلم)

دین خیرخواہی (کا نام ہے)۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول کس کی خیرخواہی؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی۔ اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمین کے امراء کی اور عام مسلمین کی۔

مسلم پر نہ خود ظلم کرے اور نہ دوسرے کو اس پر ظلم کرنے دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ (صحیح بخاری کتاب المظالم وصحیح مسلم)

مُسلم، مُسلم کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے اور نہ (ظلم کرنے کے لئے) کسی دوسرے کے حوالے کرے۔

مومن کی تکلیف دور کرے، اس کی پردہ پوشی کرے، اسکے لئے آسانی کرے، اسکی مدد کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَۃً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْیَا

جس نے کسی مؤمن سے دنیا کی تکالیف میں سے

نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اٰخِيْهِ

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

کسی ایک تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف اس سے دُور فرما دے گا، جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دُنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کر دے گا، جس نے کسی مسلم کی پردہ پوشی کی (یعنی اس کے عیب یا گناہ کو چھپایا) تو اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔

اپنے مسلم بھائی کی مدد کرے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ظالم کو ظلم سے باز رکھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ؟ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ

(صحیح بخاری کتاب الاکراہ وروی مسلم نحوہ)

اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے پوچھا اے اللہ کے رسول میں اس کی مدد کروں جب وہ مظلوم ہو (یہ بات تو سمجھ میں آ گئی لیکن) یہ بتائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کیسے کروں؟۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو ظلم سے باز رکھو، یہی اس کی مدد ہے۔

ہر جگہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اگر بُرائی ہو جائے تو اسکے بعد بھلائی کرے، لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح، بلوغ الامانی جلد ۱۹ ص۸۷ ورواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک ۱/۵۴)

اللہ سے ڈرو جہاں کہیں بھی تم ہو، بُرائی کے بعد بھلائی کرو یہ بھلائی اُس بُرائی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔

لایعنی باتوں سے پرہیز کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ (رواہ الترمذی وابن ماجہ، بلوغ ۸۸/۱ وسندہ صحیح، التعلیقات ۱۳۶۱/۳)

کسی آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو ترک کردے

اپنے مؤمن بھائی کی اسکی غیر موجودگی میں آبروریزی نہ ہونے دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّرُدَّ عَنْہُ نَارَ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رواہ احمد والترمذی وسندہ حسن، بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۶۹)

جس شخص نے اپنے مؤمن بھائی کی اس کی غیر موجودگی میں آبروریزی نہ ہونے دی، اللہ تعالی پر حق ہے کہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ کو اس سے پھیر دے۔

اگر کسی مسلم پر ظلم کیا ہو یا اسکی آبروریزی کی ہو تو اس سے معافی مانگ لے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ

(صحیح بخاری کتاب المظالم)

جس شخص نے اپنے بھائی پر اسکی آبرو کے سلسلہ میں یا کسی اور بات میں ظلم کیا ہو اُسے چاہیئے کہ آج معاف کرالے قبل اسکے کہ (وہ دن آئے جس دن) نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم۔

مؤمن پر ہتھیار نہ اٹھائے نہ ہتھیار سے مؤمن کی طرف اشارہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا (صحیح بخاری)

لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْہِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِہٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ

(صحیح بخاری کتاب الفتن)

جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ اُسے نہیں معلوم شاید شیطان ہتھیار کو اس کے ہاتھ سے چھڑا دے اور وہ اس سبب سے دوزخ کے گڑھے میں جا پڑے۔

آپس میں ایک دوسرے کو ننگی تلوار نہ دے بلکہ میان میں رکھ کر دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا سَلَّ أَحَدُكُمْ سَيْفًا وَأَرَادَ أَنْ يُنَاوِلَهُ أَخَاهُ فَيُغْمِدُهُ ثُمَّ يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ (احمد عن ابی بکرہ وسندہٗ جید۔ فتح الباری جزء ۱۶ ص۳۲)

جب تم میں سے کوئی تلوار کھینچے پھر اس کو کسی اپنے بھائی کو دینے کا ارادہ کرے تو اسے میان میں رکھے پھر اسے دے۔

نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَعَاطَى السَّيْفَ مَسْلُولًا (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح، فتح الباری جزء ۱۶ ص۳۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں ایک دوسرے کو ننگی تلوار دینے سے منع فرمایا۔

کسی مسلم کو دھوکہ نہ دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

کسی مسلم سے ناراض ہو کر تین رات سے زیادہ ملاقات ترک نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ (صحیح مسلم)

کسی مسلم کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑ دے۔

بدگمانی نہ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

(الحجرات ۔ ۱۲)

اے ایمان والو! بہت گمان سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

عیب جوئی نہ کرے، دوسروں کے راز معلوم کرنے کی کوشش نہ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات۔ ۱۲) عیب جوئی نہ کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا (صحیح مسلم) ایک دوسرے کے راز نہ معلوم کرو اور نہ عیب تلاش کرو۔

دُنیا کی دَوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے، حسد نہ کرے، بغض نہ رکھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا۔ (صحیح مسلم کتاب البر و دی البخاری الا ولا تنافسوا) دُنیا کی دَوڑ میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش نہ کرو، نہ آپس میں حسد کرو اور نہ بُغض رکھو۔

کسی مسلم کی تحقیر نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَ لَا يَحْقِرُهٗ (صحیح مسلم) مُسلم، مسلم کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ اُسے چھوڑ دے اور نہ اس کی تحقیر کرے۔

اگر بھلائی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے، بُرائی پہنچے تو اپنے نفس کو ملامت کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ (صحیح مسلم کتاب البر) جس کو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی حمد کرے اور جس کو بھلائی کے علاوہ کچھ اور پہنچے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔

مسلم کو برا بھلا نہ کہے، نہ مسلم سے لڑے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهُ كُفْرٌ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مسلم کو برا بھلا کہنا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

برا بھلا کہنے میں ابتداء نہ کرے اگر دوسرا ابتدا کرے تو زیادتی نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ (صحیح مسلم کتاب البر)

برا بھلا کہنے والوں نے جو کچھ کہا اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہوگا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (الحجرات۔١٢)

آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

مسلم بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے، اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ)

یہ بھی نیکی ہے کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔

مومن بھائی کے لئے اپنے بازو بچھا دے، یعنی مومن سے خاطر وتواضع سے پیش آئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ (الحجر ٨٨)

مومنین کے لئے اپنے بازو کو جھکا دو۔

مؤمن کو چاہیئے کہ سب سے محبت کرے اور سب کا محبوب بن جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمُؤْمِنُ مُؤْلِفٌ وَلَاخَيْرَ فِيْمَن لَّا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ

(رواہ احمد عن ابی ھریرۃؓ وسندہ صحیح، بلوغ الامانی جزء ۱ ص۱۱ وسلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاول جزء ۵ ص۱۶۷)

مؤمن محبت کرتا ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ خود محبت کرے اور نہ اس سے محبت کی جائے۔

ایک مؤمن کو دوسرے مؤمن کے ساتھ لطف و کرم سے پیش آنا چاہیئے اور اس کی تکلیف سے بے چین ہو جانا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى

(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس والبہائم وصحیح مسلم کتاب البر باب تراحم المؤمنین الا ان مسلما روی مثل المؤمنین بدل ترى المؤمنين)

تم دیکھو گے کہ مؤمنین آپس میں رحم و کرم، محبت و شفقت کے معاملہ میں ایسے ہیں جیسے ایک جسم کہ اگر جسم کے کسی عضو کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو باقی تمام اعضاء بے خوابی اور بخار کے ساتھ ایک دوسرے کو شرکتِ الم کے لئے پکارتے ہیں۔

ایک مؤمن کو دوسرے مؤمن کی تقویت کا باعث ہونا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

(صحیح بخاری کتاب المظالم وکتاب الادب باب تعاون المؤمنین بعضہم بعضا ورواہ مسلم الا التشبیک فی کتاب البر فی باب تراحم المؤمنین)

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے ایسا ہے جیسے عمارت کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط بناتا ہے پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (اس طرح کرکے آپ نے انگلیوں کی مجموعی قوت کی طرف اشارہ فرمایا)

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کو اپنا بھائی سمجھے، اگر دو مؤمن بھائیوں میں جھگڑا ہو جائے تو سب کو مل کر ان دونوں میں صلح کرا دینی چاہیئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (الحجرات، ۱۰)

بے شک مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مؤمن کو ایک آدمی سے دو مرتبہ دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

(صحیح بخاری کتاب الادب باب لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین وصحیح مسلم کتاب الزھد باب فی احادیث متفرقۃ)

مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں کاٹا جاتا۔

مؤمن کو چاہیئے کہ نیک بات کہے ورنہ خاموش رہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف)

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ نیک بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

مؤمن کو اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف، صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار)

جو شخص اللہ (تعالیٰ) اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔

مؤمن کو شر اور مکر سے پاک ہونا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ غِرٌّ کَرِیْمٌ (رواہ الحاکم وسندہ جید، بلوغ جزء ۱ صفحہ ۱۰۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مؤمن شر اور مکر سے پاک با عزت ہوتا ہے۔

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا دوست ہے، ان کو آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (التوبہ ـ ۷۱)

مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں (وہ آپس میں ایک دوسرے کو) اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔

کسی مسلم کو خوفزدہ نہ کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا (رواہ ابوداؤد وسکت عنہ المنذری وسندہ لا باس بہ۔ نیل الاوطار جزء ۵ صفحہ ۲۶۸)

کسی مسلم کے لئے یہ حلال نہیں کہ کسی مسلم کو ڈرائے۔

کسی مسلم کا مال نہ سنجیدگی سے لے اور نہ مذاق سے لے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَاْخُذَنَّ اَحَدُکُمْ مَتَاعَ اَخِیْہِ جَادًّا وَّلَا لَاعِبًا

(رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وحسنہ الترمذی)

تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا مال نہ سنجیدگی سے لے اور نہ مذاق میں لے۔

اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں پر، یوم آخرت پر اور تقدیر کی بھلائی اور برائی پر ایمان لائیے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

(ایمان یہ ہے) کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر ایمان لاؤ اور تقدیر کی بھلائی اور برائی پر ایمان لاؤ۔

جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کر دیں تو مومن کو کوئی اختیار نہیں رہتا کہ وہ جو چاہے کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

(الاحزاب ـ ۳۶)

مومن مرد اور مومن عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کر دیں تو ان کو اپنے اس کام میں پھر کسی قسم کا اختیار باقی رہ جائے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح طور پر گمراہ ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نماز اور اُس کے متعلقات

فلسفۂ نماز

صلوٰۃ، اسلام کا ایک ایسا فریضہ ہے جس کی ادائیگی سفر و حضر، صحت و بیماری، امن و جنگ کسی بھی حالت میں معاف نہیں۔

ایمان لانے کے بعد اولیں اہمیت اسی رکن کی ہے اور آخرت میں بھی سب سے اول اسی کی پرسش ہوگی۔ جس وقت سے صلوٰۃ فرض ہوتی ہے اس وقت سے لے کر تا حیات اس کی ادائیگی سے مفر نہیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے چند کلمات زبان سے ادا کرتے ہی صلوٰۃ کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ یہی سب سے پہلا حکم ہے جس کی اطاعت کرنی ہوتی ہے، اگر کسی نے اس پہلے ہی حکم سے انکار کر دیا تو گویا وہ ایمان لایا ہی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَ بَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃِ (صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۶۹)

بے شک (مؤمن) آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان ترکِ صلوٰۃ (ہی کا فرق) ہے۔

معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کوئی ایسی چیز ہے جس کے ترک سے آدمی کا شمار اُسی گروہ کے ساتھ ہوتا ہے، جس گروہ میں وہ اسلام لانے سے قبل تھا یعنی اس کا ایمان لانا بے معنیٰ ہو جاتا ہے۔

جب اُس نے اپنے آقا کے پہلے ہی حکم کی اطاعت سے رُوگردانی کی تو پھر اس نے اپنے آقا کو آقا تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ اُس نے اپنے نفس اور خواہش کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے درمیان حائل کر کے نفس کی اطاعت کی گویا وہ نفس کا بندہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ نہیں رہا اور یہی وجہ ہے کہ ترکِ صلوٰۃ کو شرک کہا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق ترکِ صلوٰۃ سے کفر و شرک لازم آتا ہے۔ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یقیناً صلوٰۃ میں کوئی ایسا راز مضمر ہے، اس کا کوئی

ایسا فلسفہ ہے، اس میں کوئی ایسی قوت ہے اور یہ کوئی ایسا تربیتی نظام ہے جو دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ کوئی دُنیا میں صحیح معنی میں امن و سکون سے زندگی بسر کرسکتا ہے نہ آخرت میں جنت کا مستحق ہوسکتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اسلام اور صلوٰۃ لازم و ملزوم ہیں اور مسلم کی اوّلین پہچان یہی ہے کہ وہ صلوٰۃ کا پابند ہو۔

ایمان اور عملِ صالح ہی آخرت میں ذریعۂ نجات ہوں گے۔ صلوٰۃ بذاتِ خود ایمان بھی ہے اور عملِ صالح بھی، اگر صلوٰۃ کو اُمّ الصالحات کہا جائے تو بہت مناسب ہوگا کیوں کہ سب سے پہلا عملِ صالح یہی ہے اور زندگی بھر یہ عملِ صالح جاری رہتا ہے۔ اصلاحِ فرد و معاشرہ کے لئے اس سے بہتر کم خرچ بلکہ بلا خرچ کوئی تعلیمی و تربیتی نظام نہیں ہے اگر ہم صلوٰۃ کا مقام اس کی اہمیت و افادیت کو سمجھ لیں تو ہماری پوری زندگی اور زندگی کا ہر شعبہ سنور جائے، پھر ہم زندگی اس طرح گذاریں جس طرح گذارنے کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (سورۂ عنکبوت ۴۵)	یقیناً صلوٰۃ فحش اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کا مقصد بندہ کو ایسی تربیت دینا ہے کہ اس سے بے ادبی، بدتہذیبی، بدہیئتی، بداخلاقی سب دور ہو جائیں، تمام بُرائیاں دُور ہو جائیں اور وہ با ادب، با اخلاق، شائستہ و مہذب بن جائے، اس کے نفس اور اس کی ذات میں نکھار آجائے۔ صلوٰۃ کا منکرات سے روکنے کا فلسفہ بھی بڑا ہی عجیب ہے۔ دنیا میں بے شمار منکرات ہیں، ہر ایک کو نہ کرنے کی تعلیم و تربیت دینا کسی کے بس کی بات نہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کے نظامِ تربیت میں ایسا فلسفہ رکھا ہے کہ بندہ خود بخود منکرات سے بچتا چلا جاتا ہے۔ صلوٰۃ میں تمام جائز کام ناجائز ہو جاتے ہیں۔ ذہن و خیال کی آزادی ختم ہو جاتی ہے۔ نگاہ بے بس ہو جاتی ہے، زبان کسی سے کلام نہیں کرسکتی۔ ہاتھ پیر صلوٰۃ کی حرکات کے علاوہ کوئی حرکت نہیں کرسکتے، کھانا پینا سب بند ہو جاتا ہے۔ غرض کہ دن میں کئی مرتبہ جائز کاموں کے ترک و پرہیز کی تربیت دی جاتی ہے، اس کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جب انسان کے اعضاء اس کا ذہن و فکر جائز کاموں کے ترک کی تربیت پا جاتے ہیں تو ذہن و شعور میں ایک ایسی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کے لئے منکرات سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔ مزید برآں صلوٰۃ میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اس سے مصلّی کو بہت سے منکرات کا علم ہو جاتا ہے اور اس طرح منکرات کی بار بار یاد دہانی اور ارتکاب پر ترہیب منکرات سے بچنے کا سبب بن جاتی ہے۔

صلوٰۃ صرف آخرت میں ہی نجات کا ذریعہ نہیں بلکہ دنیوی زندگی کو صحیح طور پر گذارنے کے لئے بھی اشد ضروری ہے۔ یہ صحیح آدابِ معاشرت، انفرادی اور اجتماعی تعلقات اور فرائض و حقوق کی تعلیم و تربیت دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کا شعور ہر وقت تازہ اور زندہ رکھتی ہے۔ یہ انفرادی کردار کو سدھارنے اور سنوارنے کا اہم ذریعہ ہے۔ افراد کو صلاح و فلاح کی طرف رغبت کرنے کی تربیت دیتی ہے۔ جس وقت مؤذن کے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہنے کی آواز کانوں میں آتی ہے تو مسجد کی طرف رغبت و شوق سے قدم اٹھتے ہیں اور یہ اس بات کی دعوت و تربیت ہے کہ جب کبھی بھی صلاح و فلاح کے لئے بُلایا جائے تو سب کام چھوڑ کر جمع ہو جایا کرو۔ صلوٰۃ کے لئے طہارت، مسواک، اور وضو جسمانی طور پر پاک صاف رہنے کا ذریعہ ہیں۔ پاکی و صفائی صحت و تندرستی کے لئے لازمی ہے۔ اس طرح صلوٰۃ صحت و تندرستی کی ضامن ہے۔ صلوٰۃ باجماعت ادا کرنے کی تعلیم و تربیت ہماری اجتماعی زندگی کی اساس ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ محلہ کے افراد جمع ہوتے ہیں۔ جمع ہونے والے ایک ہی نظریہ کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کا اللہ ایک، رسول ایک، کتاب ایک، قبلہ ایک، پھر سب کا مقصد بھی ایک۔ یہ وحدتِ تصور، وحدتِ شعوری کی دعوت و تربیت دیتی ہے۔ بلا تفریق چھوٹے بڑے، امیر و غریب، سرمایہ دار و مزدور، حاکم و محکوم ایک ہی صف میں کندھے سے کندھا، قدم سے قدم ملائے کھڑے ہوتے ہیں، جس طرح سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو۔ نہ یہاں کسی کی جگہ محفوظ ہوتی ہے نہ مخصوص، اور نہ کسی کو اس کی جگہ سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ نہ حاکم محکوم کے ساتھ کھڑا ہونے میں عار محسوس کرتا ہے۔ محمود و ایاز ایک ہی صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہر شخص کا غرور و تکبر دن میں پانچ مرتبہ پامال ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ ہمارا اتفاق، اتحاد، اور ایک دوسرے سے قریب ہونا ہمیں اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ ہم سب ایک برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بھائی اور رفیق ہیں، ہمارے اغراض و مقاصد، ہمارے فوائد و نقصانات سب مشترک ہیں۔ غور کیجئے کہ اگر ان احساسات کے ساتھ ہم محلہ کے افراد صلوٰۃ ادا کریں تو ہماری زندگی، ہمارے شب و روز کیسے خوشگوار ہوں گے، پھر ہمیں احساس ہوگا کہ یہ نظامِ صلوٰۃ ہماری زندگی کے لئے کتنا ضروری ہے۔

کوئی معاشرہ اس وقت تک فلاح نہیں پا سکتا جب تک افراد میں سمع و طاعت کا جذبہ نہ ہو۔ صلوٰۃ باجماعت سمع و طاعت کی تربیت دیتی ہے۔ اطاعت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اپنے امام، اپنے قائد، اپنے سے بڑے کی عزت و احترام کا درس دیتی ہے۔ امام کی غلطی پر اس کو برملا ٹوکا نہیں جاتا، یہ بڑوں اور بزرگوں کے ساتھ بے ادبی و گستاخی ہے۔ امام کے احترام کا

تقاضا ہے کہ بڑے حسن وخوبی کے ساتھ اس کی غلطی کی نشاندہی کی جائے۔ اگر قرآت میں غلطی ہوئی ہو تو صحیح آیت پڑھ دی جائے۔ کوئی اور غلطی ہو جائے تو صرف سبحان اللہ کہہ کر اشارہ کیا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کی غلطیوں سے پاک ہے، انسان سے غلطی ہو سکتی ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ اپنے رہنما، اپنے قائد، اپنے بزرگوں کی اصلاح کے لئے کتنے اچھے، خوبصورت اور باادب طریقہ کی تعلیم وتربیت دی گئی۔ اگر امام اپنی غلطی کو سمجھ کر تصحیح نہیں کرتا تو اجازت نہیں ہے کہ جماعت سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ صلوٰۃ ختم ہونے کے بعد شریعت، کے طریقہ کے مطابق غلطی کی تلافی کر دی جاتی ہے۔ اس طرح نظامِ صلوٰۃِ باجماعت میں فساد برپا ہونے نہیں دیا جاتا۔ ہماری معاشرتی زندگی میں یہ تربیت اصولی اختلاف اور غلطیوں سے پیدا ہونے والے تنازعات اور فسادات کا سدِ باب کرتی ہے۔

غرض کہ صلوٰۃ ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سدھارتی اور سنوارتی ہے۔ انفرادی، اجتماعی اور تربیتی ادارہ کا کام انجام دیتی ہے۔ بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ عملی مساوات کا درس دیتی ہے۔ محبت، ہمدردی، یکجہتی، تعاون، ایثار، فرض شناسی جیسی صفات پیدا کرتی ہے۔ آرام طلبی سے بچاتی ہے۔ ضبطِ نفس کی مشق کراتی ہے۔ مستعدی اور باقاعدگی پیدا کرتی ہے۔ سمع وطاعت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ انفرادی واجتماعی فرائض کی تعلیم اور ان کی بجا آوری کی تربیت دیتی ہے۔ غرض یہ کہ مصلی کا ذہن وفکر، اس کا نفس، سب کے سب ایسے نظم وضبط کے ساتھ تربیت پا جاتے ہیں کہ پھر وہ اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت وبندگی میں صرف کرتا ہے، اگر خطائیں اور لغزشیں ہوتی ہیں تو کیوں کہ یہ نظامِ تربیت زندگی بھر جاری رہتا ہے لہذا اصلاح ہوتی رہتی ہے اور معاشرہ میں بگاڑ مستقل طور پر وجود میں نہیں رہتا۔

متذکرہ بالا تفصیل سے اس بات کا علم ہو گیا ہو گا کہ صلوٰۃ آخرت کی نجات کے علاوہ دنیوی زندگی کے لئے کس قدر ضروری ہے لیکن یہ تمام فوائد یعنی دنیا کی بھلائیاں اور آخرت میں کامرانیاں اسی وقت نصیب ہو سکتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کے تعلیم کردہ طریقہ پر صلوٰۃ ادا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ صلوٰۃ اس طرح پڑھو جس طرح تم لوگ مجھے پڑھتے دیکھتے ہو، مگر اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اہتمام وتاکید کے باوجود بھی صلوٰۃ کے طریقے میں فرق پیدا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد مدت دراز تک صلوٰۃ اسی طریقہ پر پڑھی جاتی رہی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو تعلیم دی تھی۔ عورتیں اور مرد ایک ہی طریقہ سے صلوٰۃ پڑھتے تھے لیکن بعد میں صرف عورتوں اور مردوں کی صلوٰۃ کے طریقے میں ہی فرق پیدا نہیں ہوا بلکہ

مُردوں مُریدوں کی صلوٰۃ کا طریقہ بھی مختلف ہوگیا، ہر فرقے نے اپنے مقررہ طریقے پر صلوٰۃ پڑھنی شروع کردی حالانکہ صلوٰۃ صرف مسنون طریقہ پر ہی ادا کرنی چاہیئے تھی۔

سوال یہ ہے کہ صلوٰۃ کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ اس کے جواب کے لئے کتاب ہذا پیشِ خدمت ہے۔ عنوان صلوٰۃ کے شروع میں آدابُ الصلوٰۃ کے عنوان کے تحت ان تمام کوتاہیوں اور ناروا باتوں کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے جو ہم لوگوں سے عموماً صلوٰۃ میں غیر شعوری طور پر سرزد ہوتی ہیں اور صلوٰۃ کے حسن اور خوبصورتی کو ضائع کر دیتی ہیں۔ نہ حضورِ قلب پیدا ہوتا ہے نہ خشوع وخضوع، اور ساتھ ہی دیکھنے والوں کو ان حرکات کے باعث نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم معمولی توجّہ سے کام لیں تو ہماری صلوٰۃ بڑی خوبصورت اور حسین بن سکتی ہے۔

عنوان صلوٰۃ کے شروع میں صلوٰۃ کی اہمیت کو بھی شامل کردیا گیا ہے۔ قارئین سے اُمید ہے کہ اس عنوان سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

صلوٰۃ کی اہمیّت

دن اور رات میں کُل پانچ صلاتیں فرض ہیں اور ہر صلوٰۃ اپنے اپنے وقت پر فرض ہے۔

ارشادِ باری ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ○ (نساء ۔ ۱۰۳)

بے شک مؤمنین پر صلوٰۃ کا اوقاتِ مقرّرہ پر ادا کرنا فرض ہے۔

آیتِ بالا سے معلوم ہوا کہ ہر صلوٰۃ کو اس کے وقت پر پڑھنا لازمی ہے، البتہ مسافر کے لئے یہ رعایت ہے کہ اگر وہ چاہے تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو کسی ایک صلوٰۃ کے وقت جمع کر کے پڑھ سکتا ہے لیکن مقیم کے لئے یہ جائز نہیں۔ بعض لوگ مقیم کے لئے بھی ظہر کی صلوٰۃ عصر کے وقت یا عصر کی صلوٰۃ ظہر کے وقت، مغرب کی صلوٰۃ عشاء کے وقت یا عشاء کی صلواۃ مغرب کے وقت ملا کر پڑھنا جائز سمجھتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ مقیم کے لئے ملا کر پڑھنے کی صرف ایک صورت ہے وہ یہ کہ ظہر کی صلوٰۃ کو آخری وقت اور عصر کی صلوٰۃ کو اوّل وقت ادا کیا جائے۔ اسی طرح مغرب کو آخری وقت اور عشاء کو اوّل وقت ادا کیا جائے لیکن دونوں صلاتیں اپنے اپنے وقت پر پڑھی جائیں، ایک صلوٰۃ دوسری صلوٰۃ کے وقت میں ادا نہ کی جائے۔ اگر مقیم کے لئے بھی ایک صلوٰۃ کا دوسری صلوٰۃ کے وقت میں پڑھنا جائز مان لیا جائے تو پھر پانچ وقت کی صلاتیں کس پر فرض ہوں گی، پھر تو عملاً صرف تین وقت کی صلاتیں رہ جائیں گی اور یہ قطعاً غلط ہے۔ مزید برآں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا پانچ اوقات کا تعین اور یہ فرمانا کہ "ظہر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک عصر کا وقت نہ آئے،، (صحیح مسلم) بے معنی ہو جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذالک

علاوہ عشاء کے تمام صلاتوں کا اوّل وقت پڑھنا بہتر ہے۔

ترکِ صلوٰۃ کفر اور شرک ہے

تمام اعمالِ صالحہ میں صلوٰۃ کی سب سے زیادہ اہمیّت ہے۔ صلوٰۃ ایمان و کفر میں حدِّ فاصل

ہے۔ جو شخص صلوٰۃ پڑھتا ہے وہ مومن ہے، جو نہیں پڑھتا وہ کفر کی حدود میں داخل ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان ترکِ صلوٰۃ (کا فرق) ہے۔

یعنی جو شخص صلوٰۃ ترک کرتا ہے وہ کفر و شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (ترمذی کتاب الایمان، صححہ الترمذی والنسائی والعراقی)

ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان صلوٰۃ کا فرق ہے لہٰذا جس شخص نے صلوٰۃ چھوڑ دی اس نے یقیناً کفر کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ (رواہ ابن ماجۃ عن انس۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صفحہ ۹۵)

بندے اور شرک کے درمیان صرف ترکِ نماز کا فرق ہے لہٰذا جب اس نے نماز کو چھوڑ دیا تو شرک کیا۔

تارکُ الصّلوٰۃ سے جہاد فرض ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ (توبہ۔ ۵)

اگر کافر (کفر سے) توبہ کرلیں، صلوٰۃ پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو پھر ان کا راستہ چھوڑ دو۔

فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ (توبہ۔ ۱۱)

اگر کافر توبہ کرلیں، صلوٰۃ پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ دینی بھائی بننے کے لئے صلوٰۃ کی ادائیگی شرط ہے۔ جو صلوٰۃ نہیں پڑھتا وہ دینی بھائی نہیں یعنی غیر مسلم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ
(صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان)

کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، اور یہ کہ محمدؐ، اللہ کے رسول ہیں اور صلوٰۃ قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے خون اور اپنے مال کو مجھ سے بچا لیا مگر ہاں اسلام کا حق اُن سے لیا جائے گا اور ان کا حساب اللہ (عزّ و جلّ) کے ذمّہ ہوگا۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث سے ثابت ہوا کہ جب تک کوئی شخص صلوٰۃ نہیں پڑھتا یا زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی حیثیت وہی ہوگی جو ایک غیر مسلم کی ہوتی ہے۔ اس سے آسی طرح جہاد کیا جائے گا جس طرح غیر مسلم سے کیا جاتا ہے۔

صلوٰۃ قتل سے بچاتی ہے

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا۔ ایک (منافق) شخص نے اس تقسیم پر اعتراض کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے عرض کیا " اے اللہ کے رسول، میں اسے قتل نہ کر دوں؟ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي (صحیح بخاری کتاب المغازی باب بعث علیؓ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ذکر الخوارج)

نہیں، شاید وہ صلوٰۃ پڑھتا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم اُن پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں صحابہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ایسی حالت میں ہم انہیں تلوار سے نہ ہٹا دیں. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! نہیں، جب تک وہ تمہارے درمیان صلوٰۃ کو قائم

رکھیں، نہیں جب تک وہ تمہارے درمیان صلوٰۃ کو قائم رکھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّہٗ یُسْتَعْمَلُ عَلَیْکُمْ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ فَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

تم پر بعض ایسے امیر مقرر کئے جائیں گے جن کی بعض باتوں کو تم اچھا سمجھو گے اور بعض باتوں کو برا سمجھو گے تو جس شخص نے ان کی (بری) باتوں سے کراہت کی وہ بری ہو گیا اور جس شخص نے انکار کیا وہ سلامت رہا، لیکن جو شخص ان سے راضی ہو گیا اور ان کی پیروی کی (وہ ہلاک ہو گیا)۔ صحابہؓ نے پوچھا ”کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں“، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نہیں، جب تک وہ صلوٰۃ پڑھتے رہیں۔“

حضرت عبادہؓ فرماتے ہیں:۔

دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَاہُ فَکَانَ فِیْمَا اَخَذَ عَلَیْنَا اَنْ بَایَعَنَا عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِیْ مَنْشَطِنَا وَمَکْرَھِنَا وَعُسْرِنَا وَیُسْرِنَا وَاَثَرَۃً عَلَیْنَا وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَکُمْ مِنَ اللّٰہِ فِیْہِ بُرْھَانٌ

(صحیح بخاری کتاب الفتن و صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا، ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر جن باتوں کی آپ نے ہم سے بیعت لی اُن میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ ہم سُنیں اور اطاعت کریں خوشی میں بھی اور ناخوشی میں بھی، تنگی میں بھی اور آسانی میں بھی اور اس حالت میں بھی کہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور بیعت میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ اُمراء سے امارت کے معاملہ میں جھگڑا نہ کریں پھر آپؐ نے فرمایا سوائے اس صورت کے کہ تم اُن کو ایسا کفر صریح کرتے دیکھو جسکو کفر قرار دینے کے لئے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی دلیل ہو۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ امیر سے صرف اس وقت جنگ کی جا سکتی ہے جب وہ کفر صریح کا مرتکب ہو۔ دوسری احادیث جو اوپر نقل کی گئیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر سے اس وقت جنگ کی جائے جب وہ صلوٰۃ چھوڑ دے، گویا ترکِ صلوٰۃ بھی کفر ہے۔

صلوٰۃ کی محافظت کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ (بقرہ ۲۳۸) "صلاتوں کی محافظت کرو"

"حَافِظُوْا"، کا تعلق باب مُفاعلہ سے ہے۔ اس باب میں مستقل طور پر اور اکثر یکے بعد دیگرے کام کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے لہذا "حَافِظُوْا"، کا مطلب یہ ہوا کہ تمام صلاتوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرو۔ اگر بجائے "حَافِظُوْا"، کے "اِحْفَظُوْا"، ہوتا تو یہ معنی نہیں نکلتے۔ اسی باب میں مندرجہ ذیل آیتیں بھی نازل ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (مؤمنون ۹ تا ۱۱)

وہ مؤمن فلاح پائیں گے جو اپنی صلاتوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ (معارج ۳۴ و ۳۵)

(مصلّی تو در حقیقت وہ ہیں) جو اپنی نمازوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرتے ہیں، ایسے ہی لوگ جنّت میں عزت سے رہیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ نُوْرٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا نَجَاةٌ وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ (مسند احمد عن عبداللہ بن عمروؓ رجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی ۲/۲۲۳ وسندہ صحیح)

جس شخص نے صلاتوں کی مستقل اور مسلسل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کی، اس کے لئے قیامت کے دن نور و برہان اور نجات ہوگی اور جس نے صلاتوں کی مستقل اور مسلسل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت نہ کی تو اسکے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات۔ وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث سے ثابت ہوا کہ صلاتوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرنا فرض ہے اور دخولِ جنت کے لئے شرط ہے۔

گنڈے دار نمازی

مندرجہ بالا آیات و حدیث جن میں صلاتوں کی حفاظت کا حکم باب "مُفاعلہ" میں دیا گیا ہے اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کبھی صلوٰۃ پڑھنا اور کبھی چھوڑ دینا نجات کے لئے کافی نہیں۔ مندرجہ ذیل آیات میں بھی اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ (معارج)

بے شک انسان بڑا بے صبرا پیدا کیا گیا ہے جب اُسے کوئی بُرائی پہنچتی ہے تو واویلا کرتا ہے اور جب کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ہاتھ روک لیتا ہے، البتہ (ان فطری برائیوں سے) وہ نمازی مستثنیٰ ہیں جو اپنی صلوٰۃ پر مداومت کرتے ہیں یعنی ہمیشہ پڑھتے ہیں۔

صلاتوں کو ضائع کرنے والوں کا انجام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝

(مریم، ۵۹۔۶۰)

ان (نیک) لوگوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا اور (اپنی) خواہشات کی پیروی کرنے لگے، ایسے لوگ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے، مگر جن لوگوں نے توبہ کی، ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔

آیتِ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ترکِ صلوٰۃ اور اتباعِ شہوات کفر ہے ورنہ یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ "مگر جو لوگ ایمان لائے"

بعض نمازی دوزخ میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

ایسے مصلیوں کے لئے دوزخ ہے جو اپنی صلاتوں سے

سَاھُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ (ماعون ۴ تا ۷)

غافل رہتے ہیں، جو ریا کاری کرتے ہیں اور جو برتنے کی چیز عاریتاً دینے سے انکار کردیتے ہیں۔

آیاتِ بالا کا تقاضا یہ ہے کہ نمازیوں کو ارکانِ صلوٰۃ کی صحیح ادائیگی اور اوقاتِ صلوٰۃ سے غافل نہیں رہنا چاہیئے، خلوص کے ساتھ صلوٰۃ پڑھنی چاہیئے اور اگر اُن سے کوئی چیز عاریتاً مانگی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ کسی برتنے کی چیز کو عاریتاً دینے سے انکار کرنا بداخلاقی ہے۔ مصلی کو بداخلاق نہیں ہونا چاہیئے۔

صلوٰۃ برائیوں سے بچاتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (عنکبوت ۴۵)

بے شک صلوٰۃ بے حیائی اور برائی سے بچاتی ہے۔

اگر کسی مصلی کی برائیاں باوجود صلوٰۃ پڑھنے کے کم نہیں ہورہی ہیں تو اُسے سمجھنا چاہیئے کہ صلوٰۃ میں ضرور کوئی ایسی خامی ہے جس کی وجہ سے صلوٰۃ کے صحیح نتائج برآمد نہیں ہورہے ہیں، اس کو اپنی صلوٰۃ کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

صلوٰۃ اور اوصافِ حمیدہ

مصلی میں اوصافِ حمیدہ پیدا ہونا بہت ضروری ہیں۔ ان میں سے اہم اوصافِ حمیدہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود فرمادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّھِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّھِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝

(تمام انسانوں میں گھبراہٹ اور بخل ہوتا ہے) سوائے اُن مصلیوں کے جو ہمیشہ پابندی سے صلوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ جن کے مال میں سائل اور محروم کے لئے ایک حصہ مقرر ہوتا ہے، جو روزِ جزا کی تصدیق کرتے ہیں، جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، بے شک اُن کے رب کا عذاب ڈرنے کی ہی چیز ہے اور جو (تمام عورتوں سے) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور اپنی

فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝

(معارج ۲۲ تا ۳۵)

لونڈیوں کے (ان کے پاس جانے میں) ان پر کوئی ملامت نہیں۔ ان کے علاوہ اگر وہ کسی اور (عورت) کے متلاشی ہوں تو پھر وہ حد سے نکل جانے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرتے ہیں، جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں اور جو اپنی صلوٰۃ کی پابندی کے ساتھ حفاظت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جو باغات میں عزت سے رہیں گے۔

اگر مصلّی میں یہ اوصافِ حمیدہ پائے جاتے ہیں تو اُسے اُمید رکھنی چاہیئے کہ اس کی صلوٰۃ قبول ہو رہی ہے اور اگر یہ اوصاف پیدا نہیں ہوئے تو پھر اُسے اپنی صلوٰۃ کا جائزہ لینا چاہیئے۔

صلوٰۃ صبر واستقامت اور ضبطِ نفس کی تربیت دیتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (بقرہ۔۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے مدد طلب کرو۔

مصلّی جب تکبیرِ تحریمہ کہتا ہے تو جب تک وہ سلام نہ پھیرے کوئی کام نہیں کرسکتا، تمام حلال و جائز کام جو وہ صلوٰۃ شروع کرنے سے پہلے کرسکتا تھا صلوٰۃ میں حرام ہو جاتے ہیں۔ نہ وہ کھا سکتا ہے نہ پی سکتا ہے، نہ نظر اٹھا سکتا ہے، گویا وہ صبر اور ضبطِ نفس کی مشق کر رہا ہے۔ اسے تربیت مل رہی ہے کہ جس اللہ کے حکم سے صلوٰۃ کے اندر اس نے تمام حلال چیزوں اور کاموں کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا صلوٰۃ کے بعد وہ اسی اللہ کی اطاعت میں تمام حرام کاموں سے بچے۔

صلوٰۃ کے مزید فوائد

صلوٰۃ ایک ہلکی قسم کی ورزش بھی ہے۔ دن و رات میں پانچ صلاتیں سستی اور کاہلی دور کرنے اور چستی و مستعدی پیدا کرنے کا عجیب و غریب ذریعہ ہیں۔ صلوٰۃ صفائی و پاکیزگی کی بھی تربیت دیتی ہے۔

صلوٰۃ جماعت سے پڑھنا ضروری ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ رِجَالٌ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنْھَا۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا تھا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر صلوٰۃ کا حکم دوں پھر اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی شخص کو صلوٰۃ پڑھانے کا حکم دوں پھر اُن مردوں کی طرف جاؤں جو صلوٰۃ میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو ان کے اوپر جلادوں۔

صلوٰۃ اور نظم وضبط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہٰذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی سر اُٹھاؤ، جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو، جب وہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھو۔

اسی حکم کی تعمیل میں تمام مقتدی امام کی آواز پر نقل وحرکت کرتے ہیں۔ وہ کسی معاملہ میں نہ اس سے پیش قدمی کرتے ہیں نہ اس کی پیروی سے انحراف کرتے ہیں۔ اگر امام غلطی کرتا ہے تو وہ سبحان اللہ کہہ کر اُسے غلطی پر متنبہ کرتے ہیں، براہِ راست اس سے یہ نہیں کہتے کہ تم نے غلطی کی، بلکہ یہ کہہ کر کہ " اللہ ہی غلطیوں سے پاک ہے " اُسے ہوشیار کردیتے ہیں۔ اپنے امام کو بتلانے کا کتنا پیارا انداز ہے۔ اگر امام پھر بھی غلطی سے رجوع نہیں کرتا تو مقتدی اُس کا ساتھ نہیں چھوڑتے بلکہ پورے

نظم وضبط کے ساتھ اس کی آواز پر اپنی نقل وحرکت کو جاری رکھتے ہیں۔ یہی وہ نظم وضبط کی تربیت ہے جو سیاست کے وسیع میدان میں مسلمین کی رہنمائی کرتی ہے۔ وہ اپنے امیر کی اطاعت کرتے ہیں، اُس کے حکم سے سرتابی نہیں کرتے، بڑے خیرخواہانہ انداز میں ادب کے ساتھ اُس کی غلطی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنی غلطی تسلیم نہ کرے پھر بھی معروف کاموں میں اس کی اطاعت سے منہ نہیں موڑتے، اُسے چھوڑ کر انتشار و اختلاف کو ہوا نہیں دیتے۔

صلوٰۃ کا طریقہ فرض ہے

اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ فرض کی تو اس کے ادا کرنے کے طریقہ کو مسلمین کے صوابدید پر نہیں چھوڑا بلکہ اس کے طریقہ کو بھی فرض کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○

(البقرہ ۲۳۹)

جب تم (بحالتِ جنگ دشمن سے) خطرہ محسوس کرو تو صلوٰۃ کو چلتے پھرتے یا سواری پر پڑھ لو، اور جب امن ہو جائے تو صلوٰۃ کو اسی طریقے سے ادا کرو، جس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھائی ہے اور جس طریقے سے تم (پہلے) ناواقف تھے۔

صلوٰۃ کا طریقہ کہاں ملے گا

جس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ فرض کی ہے وہ طریقہ قرآن مجید میں تو نہیں ملتا، ظاہر ہے کہ پھر وہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ملے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ

(صحیح بخاری)

صلوٰۃ اسی طریقہ سے پڑھو جس طریقہ سے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔

مذکورہ بالا آیت وحدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ جس طریقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ ادا کی ہے وہ طریقہ فرض ہے۔ اس طریقہ میں فرض، واجب، سنت اور مستحب کی تقسیم فرضی ہے۔ تمام ایمان والوں کو صرف اسی طریقہ سے صلوٰۃ پڑھنی چاہیئے جس طریقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی طریقوں سے صلوٰۃ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقہ سے صلوٰۃ پڑھی ہے اور وہی طریقہ فرض ہے۔ صحیح احادیث سے اس طریقہ کو تلاش کر کے اس طریقہ کے مطابق صلوٰۃ پڑھنی چاہیئے۔ صلواۃ کے فرقہ وارانہ طریقوں سے کلیتہً اجتناب کرنا چاہیئے۔

صلوٰۃ کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَ الْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

پانچوں نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ، ایک رمضان سے دوسرا رمضان، درمیانی زمانے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ کئے ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

بتاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا یہ (نہانا) اس کے میل میں سے کچھ باقی چھوڑے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، میل میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی مثال پانچوں صلاتوں کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

آدابُ الصّلوٰۃ

بعض لوگ جب صلوٰۃ پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو اس بات کا مطلق خیال نہیں کرتے کہ کس کے سامنے کھڑے ہو رہے ہیں اور اس کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے کس قدر ادب و احترام کی ضرورت ہے۔ بے ادبی و بدتہذیبی کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرتے اور بعض تو ایسے کام کر گذرتے ہیں کہ دیکھنے والے کو کراہت آتی ہے۔ سکون و اطمینان کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ بعض لوگ اگرچہ ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرتے ہیں لیکن سکون اُن کی صلوٰۃ میں بھی ناپید

ہوتا ہے۔ جسم متحرک رہتا ہے، کبھی ایک پیر پر زور دیتے ہیں اور کبھی دوسرے پر، کبھی جھک جھک کر پیروں کو دیکھتے ہیں اور کبھی کپڑوں کو، نظریں اِدھر اُدھر اور اُوپر کو اٹھتی ہیں کبھی مَیل اُتارتے ہیں، اکثر ڈاڑھی سے کھیلتے رہتے ہیں، بغیر کسی خاص ضرورت کے کھجاتے رہتے ہیں۔ جماہی آتی ہے تو نہ اس کو روکتے ہیں نہ منہ پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ رفع یدین کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا مکھی اُڑا رہے ہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہاتھ پھینک رہے ہیں، ہاتھوں میں اُوپر اٹھانے کے بعد سکون پیدا بھی نہیں ہونے پاتا کہ فوراً لاپرواہی سے اُن کو نیچے لے آتے ہیں۔ بعض لوگوں کا رفع یدین رکوع سے اُٹھتے اُٹھتے ہی ختم ہو جاتا ہے جب سیدھے کھڑے ہوتے ہیں تو ہاتھ نیچے جا چکتے ہیں، بعض لوگ انگلیوں کو ذرا سی جنبش دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ رفع یدین ہو گیا۔ جب وضو کر کے آتے ہیں تو آستینیں چڑھی ہوتی ہیں اسی حالت میں صلوٰۃ شروع کر دیتے ہیں پھر یا تو صلوٰۃ میں آستینیں اُتارتے ہیں یا صلوٰۃ کے بعد۔ گویا صلوٰۃ اسی حالت میں پڑھ لیتے ہیں۔ بعض لوگ تو شیروانی اور کوٹ وغیرہ کی آستینیں چڑھا کر وضو کرتے ہیں اور پھر بغیر آستینیں اُتارے صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ خم ٹھونک کر ٹانگیں چیر کر کھڑے ہوتے ہیں۔ بجائے کلائی کے کہنی یا بازو کو پکڑتے ہیں۔ عاجزی و فروتنی مقصود ہوتی ہے۔ بعض لوگ ایسا بھی کرتے ہیں کہ جلدی جلدی وضو کر کے آئے اور آکر رکوع میں مل گئے پھر زمین سے تولیہ اٹھا کر عین رکوع کی حالت میں تولیہ سے منہ پونچھتے ہیں۔ بعض رکوع سے کھڑے ہو کر اپنے سر پہ دونوں ہاتھوں سے رومال وغیرہ باندھتے ہیں، دیکھنے والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ صلوٰۃ پڑھ رہے ہیں۔ پہلے مسواک یا کوئی اور سامان سجدہ کی جگہ پر رکھ دیتے ہیں۔ پھر جب سجدہ کرنے لگتے ہیں تو ایک ہاتھ سے اور بعض اوقات دونوں ہاتھوں سے اس کو اٹھا کر سجدہ کے مقام سے علیحدہ رکھ دیتے ہیں۔ بعض لوگ جب بیٹھتے ہیں تو دونوں ہاتھوں سے قمیص کے دامن کو اپنی گود میں پھیلا لیتے ہیں، اس کی سلوٹیں دور کرتے ہیں، کھڑے ہوتے ہیں تو قمیص کے پیچھے کے دامن کو ٹھیک کرتے ہیں۔ سجدہ میں جانے سے پہلے بار بار سجدہ گاہ کو دونوں ہاتھوں سے صاف کرتے ہیں اور پھر دونوں ہاتھوں کو دیکھتے ہیں کہ کہیں ہاتھوں پر کچھ لگ تو نہیں گیا۔ بعض لوگ بے ضرورت ننگے سر صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ ٹوپی یا صافہ ان کے پاس رکھا ہوتا ہے اُسے نہیں پہنتے حالانکہ ویسے ہر وقت پہنے رہتے ہیں، صلوٰۃ پڑھنے کھڑے ہوئے تو ٹوپی وغیرہ اُتار دی اور جیسے ہی صلوٰۃ پڑھ کر واپس ہوئے تو پہن لی۔ قمیص ہوتے ہوئے صرف بنیان پہن کر عجیب و غریب ہیئتِ مکروہہ کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ لوگوں کے لئے زینت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے زینت کو اُتار پھینکتے ہیں۔ ان تمام مذکورہ بالا باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے لاابالیت اور بے ادبی کا مکمل ترین مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہی لوگ دنیوی حکمرانوں کے سامنے ایسا نہیں کرتے لیکن دربارِ الٰہی میں سب کچھ جائز سمجھتے ہیں۔

غرض یہ کہ ان کی صلوٰۃ ادب واحترام سے معرّیٰ اور بد تہذیبی اور بدہیئتی کا مرقع ہوتی ہے۔
اب ذیل میں وہ دلائل بیان کئے جاتے ہیں جن سے ان اُمور کا ناجائز ہونا ثابت ہو جائے گا اور ہر بات کے لئے آیت وحدیث کے طالب اس سے تسلی پائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ (مؤمنون ۱-۲)

اُن مؤمنین کو فلاح نصیب ہوگی جو اپنی صلوٰۃ خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

۲۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ۝ (بقرہ ۲۳۸)

صلوٰۃ کی حفاظت کرو، خصوصاً بیچ والی صلوٰۃ کی، (صلوٰۃ میں) اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

۳۔ حضرت جبریل علیہ السلام پوچھتے ہیں، احسان کسے کہتے ہیں؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ
(صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عمرؓ)

تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ خیال رکھے کہ اللہ (تعالیٰ) تجھے دیکھ رہا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ میں احسان یعنی حُسن وخوبصورتی ہونی چاہیئے اور جب بندہ یہ خیال کرے گا کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم میں نہیں دیکھ رہا تو اللہ (تعالیٰ) مجھے دیکھ رہا ہے تو کس قدر ہیبت وتعظیم اس کے قلب میں پیدا ہوگی، کس قدر خشوع اور خضوع ہوگا اور کس قدر حرکات وسکنات میں احتیاط ملحوظ رہے گی۔ ان تمام بدتہذیبیوں اور بدعنوانیوں کے خلاف جو اوپر مذکور ہوئیں صرف یہی ایک حدیث کافی ہے۔ صاف ثابت ہو رہا ہے کہ صلوٰۃ حُسن وخوبی کے ساتھ ادا ہونی چاہیئے۔ ذرا ہر شخص اس موقع کا تصوّر کرے کہ وہ حاکم کے سامنے کھڑا ہو، حاکم اُسے دیکھ رہا ہو تو کس قدر سکون وادب سے اُسے کھڑا ہونا پڑے گا۔ بے جا حرکات تو کجا کھجانے تک کی ہمت نہیں ہوگی۔ کیا یہی منشاء اس حدیث کا نہیں ہے؟

۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلٰوةٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے پانچ صلاتیں فرض کی ہیں جس نے ان کے لئے اچھا وضو کیا اور ان کے وقت پر ان کو ادا کیا اور رکوع اور خشوع کو پورا کیا اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے وعدہ ہے کہ اس کو بخش دے گا اور جو ایسا نہیں

لَهٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ (ابوداؤد جزء ا صلا باب فی المحافظۃ علی الصلوٰت وسندہ صحیح مرعاۃ جلد ا صلا ۳۷)

کرے گا اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے کوئی وعدہ نہیں، خواہ بخش دے خواہ عذاب کرے۔

اس حدیث میں بھی خشوع پر زور دیا گیا ہے یعنی پوری دلجمعی، حضورِ قلب، ہیبت و آداب کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

۵۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْنَا اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا نَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعْرًا
(صحیح بخاری جزء ا صہ ۲۰۶ و صحیح مسلم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور (صلوٰۃ میں) نہ کپڑا سمیٹیں اور نہ بال سمیٹیں۔

اس حدیث میں کتنا ادب سکھایا گیا ہے۔ اس حدیث کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بے ضرورت کوئی حرکت نہ کرے، کیوں کہ یہ تعظیم کے منافی ہے۔ آستینیں چڑھا کر صلوٰۃ پڑھنے والے اور پھر صلوٰۃ ہی میں اُن کو اُتارنے والے غور کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالوں کو نہ سمیٹے، بالوں کا جوڑا نہ باندھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا مَثَلُ ھٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَكْتُوْفٌ (صحیح مسلم باب عطاء السجود جلد ا صہ ۲۰۳)

اس طرح صلوٰۃ پڑھنے والا ایسا ہے گویا اُس کی مشکیں بندھی ہوئی ہیں۔

۶۔ جانماز وغیرہ پر نقش و نگار اور تصاویر نہیں ہونی چاہئیں، بلکہ اس قسم کی کوئی چیز بھی نہ ہونی چاہیئے جس سے حضورِ قلب میں فرق آئے۔

صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ ..... كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ یَّفْتِنَنِیْ
(صحیح بخاری جزء ا صلا باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقش و نگار والی چادر میں صلوٰۃ پڑھی۔ آپ نے اس کے نقش و نگار کو دیکھا جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس چادر کو لے جاؤ (اور دوسری لے آؤ) ..... میں صلوٰۃ میں تھا میری نظر اس کے نقوش پر پڑ جاتی تھی، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ مجھے فتنہ میں مبتلا نہ کر دے۔

آپ نے ایک پردہ کے متعلق حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔

اَمِیطِی عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ فِیْ صَلٰوتِیْ
(صحیح بخاری جزء اوّل ص۱۰۵ عن انسؓ)

اس پردہ کو مجھ سے دُور کرو کیوں کہ اس کی تصویریں صلوٰۃ میں میرے سامنے آتی رہیں گی۔

اس حدیث سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر پردہ میں تصویریں ہوں تو کوئی حرج نہیں، نہیں پردہ میں بھی تصویریں نہیں ہونی چاہئیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِّیْ عَلٰی سَهْوَةٍ لِّیْ فِیْهَا تَمَاثِیْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَقَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الَّذِیْنَ یُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ (صحیح بخاری کتاب اللباس جزء ۷، ص۲۱۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے طاق پر ایک پردہ جس میں تصویریں تھیں لٹکا دیا تھا۔ آپ نے اس پردہ کو دیکھا تو اُسے پھاڑ دیا اور فرمایا! قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ (تعالیٰ) کی پیدائش کی نقل کرتے ہیں۔

الغرض مصلّی کے سامنے ایسی کوئی چیز نہ ہونی چاہیئے جو اُسے اپنی طرف مشغول کرلے۔
رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّكُوْنَ فِی الْبَیْتِ شَیْءٌ یَّشْغَلُ الْمُصَلِّیْ (رواہُ احمد بلوغ جزء ۳ ص۶ ورواہ ابو داؤد عن عثمان بن طلحہؓ وسندہ صحیح۔ صلاۃ النبی للناصر الدین الالبانی ص۸)

مسجد میں (قبلہ کی طرف) ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیئے جو مصلّی کو مشغول کرلے۔

۷۔ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰی یَدِهٖ
(ابوداؤد عن ابن عمرؓ جلد اوّل ص۱۴۹ وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد اوّل ص۶۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ میں ہاتھ ٹکا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

کس قدر ادب سکھایا جارہا ہے صلوٰۃ میں ہاتھ ٹِکا کر بھی نہ بیٹھو کہ یہ بھی ادب کے منافی ہے۔

۸۔ ایک شخص نے بحالت صلوٰۃ چھینک کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ (صحیح مسلم)

یہ صلوٰۃ ہے، اس میں لوگوں کی بات چیت کی قسم سے کوئی چیز جائز نہیں۔

اس حدیث سے اور ابوداؤد کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ میں چھینک کر الحمد للہ کہنا تو جائز ہے لیکن اس کا جواب دینا جائز نہیں۔ (ابوداؤد باب فی تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ۔ سندہٗ صحیح جزو اوّل صہ ۱۴۱)۔ دلیل کے لئے صہ ۲۴۰ دیکھئے

صلوٰۃ میں سلام کا جواب زبان سے نہ دے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ "ہم نے کہا اے اللہ کے رسول پہلے آپ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے (اب کیوں نہیں دیتے)"

آپ نے فرمایا:۔

اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

بے شک صلوٰۃ میں (اللہ تعالیٰ کی طرف) شغل ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ صلوٰۃ میں ہاتھ کے اشارہ سے سلام کا جواب دینا مسنون ہے۔ دلیل کے لئے صہ ۲۴۱ دیکھئے

۹۔ جب کھانا حاضر ہو یا پیشاب پاخانہ لگ رہا ہو تو صلوٰۃ نہ پڑھے بلکہ کھانا کھالے، پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو جائے پھر صلوٰۃ پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ (صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقہؓ جلد ا صہ ۲۲۵)

کھانا حاضر ہو تو صلوٰۃ نہیں ہوتی اور پیشاب پاخانہ کو روک کر بھی صلوٰۃ نہیں ہوتی۔

۱۰۔ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً (صحیح بخاری ۱/۸۰، وصحیح مسلم جلد اوّل صہ ۲۲۲ واللفظ لہٗ)

ایک شخص سجدہ کی جگہ مٹی کو برابر کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرنا ضروری ہی ہو تو صرف ایک مرتبہ کر سکتے ہو۔

کس قدر ادب ملحوظ ہے! وہ لوگ جو بار بار کھجاتے ہیں، صلوٰۃ میں منہ پونچھتے ہیں، سر پر رومال باندھتے ہیں یا صلوٰۃ میں آستینیں چڑھاتے ہیں یا ناک میں انگلی ڈالتے ہیں اس حدیث پر غور کریں۔

۱۱۔ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح بخاری جزو ۲ صہ ۸۴ و صحیح مسلم من ابی ہریرۃ رضؓ)

کس قدر آداب شاہانہ ملحوظ ہیں۔ صلوٰۃ میں میل اُتارنے والے یا ڈاڑھی سے کھیلنے والے غور کریں۔

۱۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ

حضرت عائشہ رضؓ نے صلوٰۃ میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان کا بندے کی صلوٰۃ میں سے جھپٹ لینا ہے۔

(صحیح بخاری جزو ۱ صہ ۱۹۱)

صلوٰۃ میں نیچی نظریں رکھنا اور اِدھر اُدھر نہ دیکھنا کس قدر ضروری ہے۔ کس قدر آدابِ شاہی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ مزید سُنیئے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ

لوگوں کا کیا حال ہے کہ صلوٰۃ میں اپنی نگاہیں اوپر اُٹھاتے ہیں پھر اس سلسلہ میں آپ نے سخت تنبیہ کی اور فرمایا لوگ ایسا کرنے سے باز آجائیں ورنہ اُن کی نظریں اُچک لی جائیں گی۔

(صحیح بخاری ۱/۱۹۱)

اُوپر نگاہ اُٹھانے کو کس قدر سختی سے منع کیا گیا ہے۔ غور فرمائیے کہ کس قدر آدابِ ذوالجلال کا پاس ہے کہ نظریں تک اونچی نہیں کر سکتے، کجا بے ضرورت ہاتھوں کی حرکات۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

جب تم میں سے کسی کو صلوٰۃ میں جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد)

کس قدر ادب و تعظیم کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

۱۴۔ ابن شخیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صلوٰۃ پڑھتے دیکھا ہے ایسا معلوم ہوتا تھا

لِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يعنى يَبْكِىْ (رواہ النسائی وروی ابوداؤد نحوہٗ، ورواہ الترمذی و صححہٗ، بلوغ الامانی جزء ۴ صہ ۱۱۱ ورواہ احمد و سندہٗ صحیح۔ التعلیقات جلد اول صہ ۲۱۶)

کہ بہ سبب رونے کے آپ کے سینہ میں سے پتیلی کے جوش مارنے کی آواز کے مانند آواز آرہی تھی۔

کس قدر خشیتِ الٰہی کا مظاہرہ ہے:۔

۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ (ابوداؤد ونسائی عن ابی ذر جلد اول صہ ۱۳۴ ورواہ الترمذی وحسّنہٗ و صححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ علی الترمذی۔ سکت عنہ المنذری۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۱۸)

جب تم میں سے کوئی صلوٰۃ پڑھے تو کنکریوں کو (بحالتِ صلوٰۃ) نہ ہٹائے کیوں کہ اس کے سامنے رحمت متوجہ ہوتی ہے۔

صلوٰۃ میں منہ پوچھنے والے، کسی چیز کو اِدھر سے اُدھر اُٹھا کر رکھنے والے غور کریں۔

۱۶۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِىْ رَمَضَانَ وَلَا فِىْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثَلٰثًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان (رات کو) کبھی گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت پڑھتے کچھ نہ پوچھو کس قدر حسن وخوبی اور درازی کے ساتھ پڑھتے پھر چار رکعت اور پڑھتے کچھ نہ پوچھو کس قدر حسن وخوبی اور درازی کے ساتھ ادا فرماتے ہیں پھر تین رکعت پڑھتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوٰۃ میں درازی کے علاوہ کوئی ایسی چیز بھی تھی جس کو حسن وخوبی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آہ، آج یہی مفقود ہے۔ اتنی بے ادبی اور بدصورتی کے ساتھ صلوٰۃ پڑھی جاتی ہے کہ دیکھنے والے کو نفرت ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ چار اور تین رکعت سے مُراد یہ نہیں کہ وہ ایک سلام سے ہوتی تھیں۔ تفصیل وتر کے عنوان میں دیکھئے۔

۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ

کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں صلوٰۃ نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر اس کا کچھ حصہ نہ ہو۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ہریرہ رضؓ)

کس قدر زینت واحترام کو ملحوظ رکھا گیا ہے، صرف بنیان پہن کر صلوٰۃ پڑھنے والے غور کریں۔

۱۸۔ حضرت سلمہؓ پوچھتے ہیں۔ ” یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں شکاری آدمی ہوں کیا ایک قمیص میں صلوٰۃ پڑھ لوں “، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ (ابوداؤد ونسائی وسندہٗ صحیح۔ ابن خزیمہ جزء اوّل ص۳۸۱)

ہاں پڑھ لو، لیکن اس میں گھنڈی لگا لو۔ اگر گھنڈی نہ ہو تو کانٹا ہی لگا لو۔

گریبان چاک، بے ادبی کے ساتھ صلوٰۃ پڑھنے والے غور کریں۔

۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ازار لٹکائے ہوئے صلوٰۃ پڑھتے دیکھا تو فرمایا جاؤ اور وضو کرو .... پھر فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ذِكْرُهٗ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهٗ

اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کی صلوٰۃ کو قبول نہیں فرماتا۔

(رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرہ کتاب الصلوٰۃ جلد اوّل ص۱۰۰، وکتاب اللباس ج ۲ ص۲۱۰ ورواہ احمد ورجالہٗ رجال الصحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص۵۱۰ وصححہ النووی علی شرط مسلم۔ ریاض الصالحین ص۳۷ واقرہٗ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہٖ علی محلی ابن حزم جزء ۴ ص۷۵)

صلوٰۃ میں شلوار یا پاجامہ لٹکانے والے غور کریں۔ (علاوہ صلوٰۃ کے بھی ٹخنوں سے نیچے پاجامہ رکھنا منع ہے۔ صحیح بخاری)

۲۰۔ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ (رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃؓ ورواہ الحاکم وصححہ علی شرطہما ووافقہ الذہبی، تعلیقات احمد شاکر علی الترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ میں سدل سے منع فرمایا ہے اور منہ ڈھانکنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

سدل کے معنی یہ ہیں کہ کپڑا سر پر یا کندھوں پر ڈال لے اور اس کے دونوں دامن لٹکے رہیں۔ مندرجہ حدیث سے ثابت ہوا کہ صلوٰۃ میں منہ نہیں ڈھانکنا چاہیئے، اس لئے کہ یہ بھی ایک قسم کی بے ادبی ہے۔

صفحات ۹۲، ۹۳ پر جو احادیث بیان کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ میں آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں، آنکھوں کو کھلا رکھے اور ایسی چیز سامنے سے ہٹا دے، جس پر نظر پڑنے اور پھر جم جانیکا اندیشہ ہو۔ اپنے مخاطب کے سامنے آنکھیں بند کرنا بدتہذیبی ہے اور آدابِ شاہی کے قطعاً منافی ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں کھول کر صلوٰۃ ادا کی اور اس سنّت کو قیامت تک کے لئے واجب التعمیل کر دیا۔

۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ (صحیح بخاری جزء اوّل ص۱۰۱)

اگر کپڑا کشادہ ہو تو اس کو پورے جسم پر لپیٹ لو اور اگر تنگ ہو تو تہبند باندھ لو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وسعت کے باوجود صرف تہ بند باندھ کر صلوٰۃ پڑھنا جائز نہیں، اوپر کا بدن بھی ڈھانکنا ضروری ہے۔

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ؎

اذا صلی احدکم فلیلبس ثوبیہ فان اللہ احق من تزین لہ۔ (بیہقی جزء ۲ ص۲۳۶) سندہٗ صحیح (الاحادیث الصحیحہ جزء ۳ ص۳۵۷)

جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے دونوں کپڑے پہن لے اس لئے کہ اللہ سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے۔

إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهٖ (ابوداؤد عن ابن عمر جلد اوّل وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جلد اول ص۲۴)

جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ دونوں کپڑوں کو پہن کر صلوٰۃ پڑھے، ہاں اگر کسی کے پاس دو کپڑے نہ ہوں بلکہ ایک ہی کپڑا ہو تو اس کا تہ بند باندھ لے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ (صحیح بخاری)

عمر بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں اشتمال کئے ہوئے صلوٰۃ پڑھتے دیکھا، آپ نے کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔

؎ مختلف اسناد کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔

امام اخفش رح کہتے ہیں :-

اِنَّ الِاشْتِمَال ھو اَن یلتف الرّجل بردائہٖ او بکسائہٖ من رأسہٖ الٰی قدمہٖ (نیل الاوطار جزء ۲ ص ۶۳)

اشتمال سر سے قدم تک ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔

یعنی ایک کپڑے میں صلوٰۃ پڑھے تو بھی سر ڈھانک لے۔ ننگے سر صلوٰۃ پڑھنے والے کوئی ایسی حدیث پیش نہیں کرسکتے کہ جس میں ٹوپی یا صافہ کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ننگے سر صلوٰۃ پڑھنے کی صراحت ہو اور نہ کوئی ایسی قولی یا تقریری حدیث ہی پیش کرسکتے ہیں۔ کنز العمال کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوپی کا سترہ بنا کر صلوٰۃ پڑھی، اس میں بھی ننگے سر کی صراحت نہیں، ہوسکتا ہے سر پر کوئی اور چیز ہو پھر اس کی سند بھی معلوم نہیں کیسی ہے۔ کنز العمال کا نام لے دینا کافی نہیں۔ اگر یہ بھی فرض کرلیا جائے کہ واقعی آپ ننگے سر تھے، تو اس میں تو سترہ بنانے کا عذر موجود ہے، پھر ننگے سر صلوٰۃ پڑھنے والے بغیر سترہ کے عذر کے کیوں ٹوپی اُتار کر صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ صحابہؓ شدتِ گرمی کی وجہ سے اپنے عماموں پر سجدہ کرتے تھے، اس روایت میں بھی ننگے سر کی صراحت نہیں، ممکن ہے سر پر کوئی اور چیز ہو، ممکن ہے شملہ پر سجدہ کرتے ہوں، جیسا کہ حدیث مذکورہ کی متعدد ضعیف اسناد میں "کور عمامہ" یعنی عمامہ کے پیچ یا کور پر سجدہ کرنے کی صراحت ہے۔ اگر ہم یہ بھی فرض کرلیں کہ وہ ننگے سر ہی صلوٰۃ پڑھتے تھے تو اس کے لئے شدتِ گرمی کا عذر تھا۔ زمین اتنی گرم ہوتی تھی کہ پیشانی ٹکانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا تھا۔ لیکن آجکل مسجدوں کی پختہ چھتوں کے سایہ میں دریوں اور قالینوں پر سجدہ کرنے والے کیا اسی عذر سے ننگے سر صلوٰۃ پڑھتے ہیں؟

تیسری دلیل جو یہ لوگ پیش کرتے ہیں وہ حضرت جابر رضؓ کا اثر ہے کہ انہوں نے ایک کپڑا لپیٹ کر صلوٰۃ ادا کی حالانکہ اُن کے کپڑے تپائی پر رکھے ہوئے تھے۔ اس روایت میں یہ کہاں ہے کہ حضرت جابر نے ننگے سر صلوٰۃ ادا کی تھی؟ اور جب یہ نہیں تو یہ روایت ننگے سر صلوٰۃ ادا کرنے کی دلیل کیسے بن گئی؟ غرض یہ کہ ایسی کوئی حدیث نہیں کہ جس میں ننگے سر صلوٰۃ ادا کرنے کی صراحت ہو اور وہ بھی بغیر عذر کے، یعنی نہ سُترہ کا عذر ہو نہ عسرت کا، نہ شدتِ گرمی کا اور نہ بیماری وغیرہ کا۔ الغرض خوب زینت کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف - ۳۱)

ہر صلوٰۃ کے وقت اپنی زینت کی چیزیں پہن لیا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّزَيَّنَ لَهٗ ۔ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے۔

(سنن بیہقی بطرق متعددۃ ورواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہٗ حسن مرعاۃ المفاتیح جلد اوّل ص۵۰۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ بے شک اللہ خوبصورت ہے، خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

(صحیح مسلم جلد اوّل ص۵۲)

عاجزی اور فروتنی کے خیال سے زینت ترک کرنا یہ بھی خلافِ سنت ہے کیوں کہ اس قسم کی عاجزی صرف نمازِ استسقاء میں مسنون ہے نہ کہ تمام نمازوں میں۔

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "کیا بات ہے کہ میں تم کو اس طرح ہاتھ اُٹھاتے دیکھتا ہوں جس طرح سرکش گھوڑوں کی دُمیں اُٹھتی ہیں"

اُسْكُنُوْا فِى الصَّلٰوةِ (صحیح مسلم جلد۱ ص۱۸۱) صلوٰۃ میں ساکن رہو۔

کیوں کہ پوری صلوٰۃ میں سکون کا حکم ہے لہٰذا ہاتھ اُٹھانا بھی خوبصورتی اور سکون کے ساتھ ہونا چاہیئے نہ کہ بدتہذیبی اور عجلت کے ساتھ گویا کہ مکھی اُڑا رہے ہیں یا ہاتھ پھینک رہے ہیں جیسا کہ آجکل اکثر رفع یدین کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ اگر اس حدیث سے مطلق سکون مراد لیا جائے تو صلوٰۃ صلوٰۃ ہی نہ رہے گی کیوں کہ صلوٰۃ تو چند حرکات وسکنات کا مجموعہ ہے۔ رکوع وسجود وغیرہ سب ہی تو حرکات ہیں، یہ سب ترک کرنے ہوں گے۔ غرض یہ کہ حرکت تو ہو لیکن سکون واطمینان لئے ہوئے۔ ہر حرکت کے بعد سکون ہو اور ہر سکون کے بعد حرکت۔

صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَكَ اَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى كَيْفَ يُصَلِّيْ (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض جلد اوّل ص۱۸۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صلوٰۃ سے فارغ ہو کر فرمایا اے فلاں کیا تم اپنی صلوٰۃ حسن وخوبی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے۔ مصلی جب صلوٰۃ پڑھتا ہے تو وہ اس بات کو کیوں مد نظر نہیں رکھتا کہ وہ کس طرح صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ پڑھنی چاہیئے۔

یہ طریقہ جو کچھ مذکور ہوا ہے اختیار کی حالت کے لئے ہے ورنہ مجبوری میں جس طرح ہوسکے اس طریقۂ مسنونہ سے حتی الامکان مشابہ رکھتے ہوئے صلوٰۃ ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (بقرہ ۔ ۲۸۶) اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُسی قدر جس قدر اُسے طاقت ہو۔

حتیٰ کہ مجبوری میں اگر بچہ کو گود میں لے کر صلوٰۃ پڑھنی پڑے تو یہ بھی جائز ہوگا مگر صلوٰۃ ترک نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نواسی حضرت امامہؓ کو کندھے پر بٹھا کر صلوٰۃ پڑھی ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اور اس طرح اُمّت کی عورتوں کے لئے صلوٰۃ کی وقت پر ادائیگی میں سہولت پیدا کر دی۔ صلوٰۃ میں توجہ اور حضورِ قلب برقرار رکھنے کے لئے سانپ اور بچھو تک کو مارنے کی اجازت دی۔

الفاظ حدیث یہ ہیں :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ (ابو داؤد عن ابی ہریرۃ جلد اوّل ۱۴۰) صلوٰۃ میں دو کالوں کو مار دیا کرو یعنی سانپ اور بچھو کو۔

ورواہ الترمذی وصححہ وو المنذری والحاکم، مرعاۃ جلد ۲ ص ۲

الغرض حضورِ قلب بہت ضروری چیز ہے اور اسی حضورِ قلب کی خاطر بہت سی رعایتیں ہمیں دی گئی ہیں لیکن وقت پر صلوٰۃ پڑھنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے اگر وقت جاتا ہو تو پھر اطمینانِ قلب ہو یا نہ ہو پہلے صلوٰۃ پڑھے۔

اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ صلوٰۃ میں سکون ہو، اطمینان ہو، خشوع و خضوع اور حضورِ قلب ہو۔ حسن و خوبی، ادب و احترام، خشیتِ الٰہی اور آدابِ شاہی کے ساتھ صلوٰۃ ادا کی جائے۔

۲۵۔ ایک شخص نے صلوٰۃ پڑھی، پھر آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا :۔

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ واپس جا کر پھر صلوٰۃ پڑھو، تم نے صلوٰۃ نہیں پڑھی۔

اس نے دوبارہ صلوٰۃ پڑھی، آپ نے پھر وہی فرمایا۔ اس نے تیسری مرتبہ صلوٰۃ پڑھی، آپ نے پھر وہی فرمایا۔ اب اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے سکھا دیجئے، آپ نے فرمایا :۔

اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ جب تم صلوٰۃ کے لئے کھڑے ہو تو پورا وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف منہ کرو پھر اللہ اکبر کہو۔ پھر قرآن میں سے جو آسانی سے پڑھ سکو پڑھو، پھر

الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ	رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان حاصل
رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا	ہو جائے پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے
ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ	سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ
ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ	سجدہ میں اطمینان حاصل ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ
حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ	یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو
حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا (وَفِي رِوَايَةٍ)	یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان حاصل ہو جائے
ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ	پھر اٹھو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر
ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔	اٹھو حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر ساری صلوٰۃ
(صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی هريرة رضی)	میں اسی طرح کرو۔

نوٹ:۔ یہ حدیث بہت طویل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ پڑھنے کے طریقہ کے سلسلہ میں ان باتوں کے علاوہ اور بھی بہت سی باتوں کا حکم دیا تھا لیکن اختصار کے مدنظر اس حدیث کا صرف وہ حصہ بیان کیا گیا ہے جو صحیحین میں مذکور ہے۔

پاکی اور ناپاکی

اگر کسی چیز میں گندگی لگ جائے تو اُسے پانی سے دھو کر پاک کرے، سمندر کے پانی سے بھی دھو کر پاک کیا جا سکتا ہے۔ ۱

جب پانی بہت مقدار میں ہو (مثلاً سمندر، دریا، جھیل، بند وغیرہ) تو وہ گندگی پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ ۲

اگر پانی کم مقدار میں ہو لیکن جاری ہو تو وہ ناپاک نہیں ہو گا۔ اگر رُکا ہوا ہو تو ناپاکی گرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ ۳

بلی کا جھوٹا پانی پاک ہوتا ہے اور اس سے وضو وغیرہ کیا جا سکتا ہے۔ ۴

---

۱ سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا نرکب البحر ونحمل معنا قلیل الماء فان توضأنا بہ عطشنا أفنتوضأ بماء البحر۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماءہٗ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح، نیل الاوطار جزء ۱۔ ص ۱۲۵)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث وفی روایۃ لم ینجس (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح مرعاۃ المفاتیح جلد اوّل، ص ۵۳۷)

نوٹ:۔ قُلّہ پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں، قلتین کے معنی پہاڑ کی دو چوٹیاں۔ اس سے مراد کثیر پانی ہے جس طرح ایک ہاتھی ڈُعب یا دو ہاتھی ڈوب پانی سے کثیر پانی مراد ہوتا ہے۔

۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم او الطوافات (رواہ مالک واحمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح مرعاۃ جلد اوّل، ص ۵۴۶)

اگر کُتا کسی برتن میں پانی پیئے تو پانی کو بہا دے اور اس برتن کو سات مرتبہ پانی سے دھو کر آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھے۔ [1]

اگر مسجد کے کچے صحن میں کوئی پیشاب کر دے تو اس پر ایک ڈول پانی بہا دے [2]

اگر کپڑے پر عورتوں کی اذیت ماہانہ کا خون لگ جائے تو اُسے کُھرچ دے، پھر پانی سے رگڑے، پھر پانی اور بیری سے دھوئے (یعنی بیری کے پتے پانی میں بھگوئے یا جوش دے پھر اس پانی سے دھوئے) [3]

جب ناپاک کپڑے کو دھو کر پاک کیا جائے تو اس کا خشک ہونا ضروری نہیں۔ تر کپڑا پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ [4]

اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو اس حصہ کو جہاں منی لگی ہو دھو ڈالے۔ اگر منی خشک ہو تو اُسے کُھرچ ڈالے۔ [5]

اگر مذی نکلے تو شرمگاہ کو دھوئے۔ اگر بدن پر یا کپڑے پر مذی لگ جائے تو بدن کو دھو ڈالے اور کپڑے پر پانی چھڑک دے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب (صحیح مسلم عن عبداللہ بن مغفل) وفی روایۃ فلیرقہ ثم لیغسلہ سبع مرار (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھریقوا علی بولہ سجلاً من ماء أو ذنوبا من ماء (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصاب ثوب احداکن من الحیضۃ فلتقرصہ ثم لتنضحہ بماء (صحیح بخاری) تحتہ ثم تقرصہ بالماء ثم تنضحہ (صحیح مسلم عن اسماء) واغسلیہ بماء وسدر (رواہ ابوداؤد والنسائی عن ام قیس وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اوّل ص ۳۶)

[4] یخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واثر الغسل فی ثوبہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عائشۃؓ)

[5] قالت عائشۃ کنت اغسلہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ قالت عائشۃ لرجل فلو رأیت شیئاً غسلتہ ولقد رأیتنی وانی لاحکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یابساً بظفری (صحیح مسلم) [6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل ذکرہٗ ویتوضأ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) یکفیک بان تأخذ کفا من ماء فتنضح بہا من ثوبک (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

اگر شیر خوار لڑکا جو کھانا نہ کھاتا ہو کپڑے پر پیشاب کر دے تو کپڑے پر پانی بہا دے۔ [1]

اگر شیر خوار لڑکی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اُسے دھونا چاہیئے۔ [2]

جانور کی کھال کو پکا کر رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ کھال کو پانی اور درخت شلم کے پتوں میں پکایا جائے اور رنگ لیا جائے۔ [3]

درندوں کی کھال استعمال نہ کرے۔ [4]

جُوتی میں اگر نجاست لگ جائے تو اُسے مٹی سے رگڑ کر صاف کرے۔ روندنے سے بھی نجاست زائل ہو جاتی ہے۔ [5]

اگر بارش کے بعد ناپاک راستہ پر سے گذر ہو اور اس کے بعد پاک راستہ آجائے تو وہ راستہ نجاست کو زائل کر دے گا۔ [6]

پیشاب، گوبر، لید وغیرہ ناپاک ہیں۔ [7]

---

[1] عن ام قیس أنها أتت بابن لها صغیر لم یأکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ) وفی روایۃ دعا بماء فصبہ علیہ (صحیح مسلم) [2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل من بول الجاریۃ ویرش من بول الغلام (رواہ ابوداؤد عن ابی السمح وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اول ص ۵۶۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بول المرضع "ینضح بول الغلام ویغسل بول الجاریۃ" (صحیح ابن خزیمۃ عن علی جزو اول ص ۱۴۳ وسندہ صحیح) [3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دبغ الاھاب فقد طھر (صحیح مسلم) مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجال یجرون شاۃ لھم مثل الحمار فقال لو أخذتم اھابھا فقالوا انھا میتۃ فقال یطھرھا الماء والقرظ (رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اول ص ۵۳) [4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود السباع (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی عن اسامۃ بن عمیر وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد اول ص ۱۵۷) [5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وطئی احدکم بنعلہ الاذی فان التراب لہ طھور (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح مرعاۃ جلد اول ص ۵۶۴) [6] قالت امرأۃ ان لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس بعدھا طریق ھی اطیب منھا قالت بلی قال فھذہ بھذہ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اول ص ۵۶۷)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الروثۃ "ھذا رکس" (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر عذاب القبر من البول (رواہ الدارقطنی عن ابی ہریرۃ وقال صحیح وروی الدارقطنی عن ابن عباس وقال لا بأس بہ۔ دارقطنی مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۴۷)

قضائے حاجت اور استنجاء

بیتُ الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی وغیرہ (جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو) اُتار دے[1]
بیتَ الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے "بسم اللہ" کہے۔[2]
پھر یہ دعا پڑھے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ[3]
ترجمہ:۔ اے اللہ! میں جن وانس کے خبیث مردوں اور عورتوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔
قضائے حاجت کے وقت یعنی پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرے نہ پیٹھ[4]
اگر درمیان میں کوئی اوٹ ہو تو مضائقہ نہیں۔[5]
قضائے حاجت کے وقت قدمچوں پر بیٹھے۔[6]

---

[1] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل الخلاء نزع خاتمه (رواه الترمذي وصححه هو والمنذري۔ نيل الاوطار جزء ۱ ص ۶۵ ومرعاة المفاتيح جلد اول ص ۳۱۸)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخلتم الخلاء فقولوا بسم الله أعوذ ...... (رواه العمري وسنده صحيح۔ فتح الباري جزء اول ص۲۵۲)

[3] قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا دخلتم الخلاء فقولوا .... (رواه العمري وسنده صحيح)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يولها ظهره (صحيح بخاری وصحیح مسلم) وفي رواية لغائط اولبول (صحیح مسلم عن سلمانؓ)

[5] عن ابن عمر قال رقيت يوما على بيت حفصة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على حاجته مستقبل الشام مستدبر الكعبة (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن جابر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن نستقبل القبلة ببول فرأيته قبل ان يقبض بعام يستقبلها (رواه ابوداؤد والترمذي وسنده صحيح۔ نيل الاوطار جزء ۱ ص ۷۰) قال ابن عمر انما نهى عن هذا في الفضاء فاذا كان بينك وبين القبلة شيء يسترك فلا بأس (رواه ابوداؤد وسنده حسن۔ نيل جزء ۱ ص ۷۳، وصححه جماعة۔ التعليقات للالباني على المشكوة ص ۱۱۲)

[6] عن ابن عمر... فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على لبنتين (صحيح بخاری كتاب الوضوء باب من تبرز على لبنتين)

اگر جنگل میں قضائے حاجت کے لئے جائے تو دور چلا جائے [1]
کسی چیز کی اوٹ میں بیٹھے (تاکہ لوگوں کی نگاہ نہ پڑے) [2]
ستر اُس وقت تک نہ کھولے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جائے [3]
جب قضائے حاجت سے فارغ ہو تو پانی سے استنجاء کرے [4]
استنجاء بائیں ہاتھ سے کرے، داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے [5]
نہ داہنا ہاتھ شرم گاہ کو لگائے [6]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا ذهب المذهب أبعد (رواه الترمذی والنسائی وابوداؤد وصححه الترمذی)

[2] فلم یر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً یستتر بہ فاذا شجرتان ...... فقال التئما (صحیح مسلم عن جابر فی حدیث الطویل)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجة لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض (رواہ ابوداؤد والبیھقی عن ابن عمر۔ صححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ 1/113)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستنجی بالماء (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن انسؓ)

[5] عن سلمان قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستنجی بالیمین (صحیح مسلم وروی البخاری ومسلم نحوہ عن ابی قتادۃ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

اگر پتھروں سے استنجاء کرے تو طاق عدد پتھر استعمال کرے لیکن تین پتھروں سے کم نہ ہوں [۱]

گوبر یا ہڈی یا کوئلہ سے استنجاء نہ کرے [۲]

پیشاب بیٹھ کر کرے، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے (بشرطیکہ چھینٹوں سے بچ سکے) [۳]

قضائے حاجت کرنے والوں کو آپس میں بات نہیں کرنی چاہیئے [۴]

پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب بھی نہ دے [۵]

راستے میں یا ایسے سایہ دار مقام پر جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں قضائے حاجت نہ کرے [۶]

بل میں پیشاب نہ کرے [۷]

رُکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے [۸]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا استجمر أحدکم فلیستجمر وترًا (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ) لا یستنجی احدکم بدون ثلاثۃ أحجار (صحیح مسلم عن سلمان)

[۲] عن سلمان قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستنجی برجیع أو عظم (صحیح مسلم) قال وفد الجن انہ أمتك ان یستنجوا بعظم أو روثۃ او حممۃ ..... فنہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم عن ذلك (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن ۔ مرعاۃ جلد اول ص ۳۴۹ وصححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی الشکوٰۃ ج۱ ص ۱۲)

[۳] بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسًا (رواہ النسائی عن عبدالرحمٰن بن حسنۃ وسندہ صحیح وروی ابوعوانۃ فی صحیحہ عن عائشۃ الصدیقۃ نحوہ ۔ فتح الباری جزء اول ص ۳۴۱) بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائمًا (صحیح بخاری)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عورتہما یتحدثان فان اللہ یمقت علی ذلك (رواہ احمد وابوداؤد عن ابی سعید وروی نحوہ ابن السکن عن جابر وصححہ ۔ بلوغ الامانی جزء۱ ص ۱۳)

[۵] ان رجلا مر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبول فسلم فلم یرد علیہ (صحیح مسلم عن ابن عمرؓ)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللعانین قالوا وما اللعانان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلہم (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ)

[۷] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الجحر (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح ۔ نیل الاوطار جزء۱ ص ۹۷)

[۸] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد (صحیح مسلم عن جابر)

غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے [1]

پیشاب کی چھینٹوں سے بچے [2]

کسی برتن میں پیشاب کرکے اُسے گھر میں نہ رکھا رہنے دے [3]

استنجاء اور وضو کے برتن علیحدہ علیحدہ ہونے چاہئیں [4]

جب بیت الخلاء سے نکلے تو یہ پڑھے "غُفْرَانَكَ" (اے اللہ میں تیری مغفرت کا طلب گار ہوں) [5]

استنجاء کرنے کے بعد الٹے ہاتھ کو مٹی سے رگڑ کر دھوئے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ (رواہ ابوداؤد و النسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۴۲۵)

[2] مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما یعذبان........ اما احدھما فکان لا یستتر من البول (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقع بول فی طست فی البیت فان الملائکۃ لا تدخل بیتاً فیہ بول منتقع (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہٗ حسن۔ مجمع الزوائد جزء اوّل ص ۲۰۴)

[4] عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا أتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور أو رکوۃ فاستنجی ..... ثم اتیتہ باناء آخر فتوضأ (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری مرعاۃ جلد ۱ ص ۴۲۹ حسنہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ $\frac{1}{116}$)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک (رواہ الترمذی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۴۲۹)

[6] فاستنجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مسح یدہٗ علی الارض (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری مرعاۃ $\frac{1}{429}$ وحسنہ الالبانی۔ تعلیقات $\frac{1}{116}$)

مسواک

بہتر یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت مسواک کرے [۱]

یا ہر وضو کے ساتھ مسواک کرے [۲]

جب سو کر اُٹھے تو وضو سے پہلے مسواک کرے اور منہ کو صاف کرے [۳]

زبان کو بھی مسواک سے صاف کرے [۴]

جب گھر میں داخل ہو تو مسواک کرے [۵]

مسواک کرنے کے بعد مسواک کو دھو کر رکھے [۶]

مسواک کر کے صلوٰۃ پڑھنے کا ثواب بغیر مسواک کئے صلوٰۃ پڑھنے کے ثواب کا ستر گنا ہوتا ہے [۷]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا أن أشق علی امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلوٰۃ۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی هریرۃ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا أن اشق علی امتی لامرتهم بالسواک مع کل وضوء۔ (رواه ابن الجارود وسنادہٗ صحیح۔ المنتقی ص ۳۱)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاه بالسواک (صحیح مسلم عن حذیفۃ وروی نحوہٗ عن ابن عباس وفیہ فتسوک وتوضأ)

[۴] قال ابو موسیٰ دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطرف السواک علی لسانہ (صحیح مسلم)

[۵] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ بدأ بالسواک (صحیح مسلم عن عائشۃ)

[۶] عن عائشۃ قالت فیعطینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک لاغسلہ (رواه ابو داؤد و سکت علیہ المنذری۔ مرعاۃ جلد ا ص ۲۶۲ وسندہٗ حسن کما قال الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۱/۱۲۲)

[۷] تفضل الصلوٰۃ التی یستاک لها علی الصلوٰۃ التی لا یستاک لها سبعین ضعفا (احمد و ابن خزیمۃ عن عائشۃ رضی صححہ الحاکم والذھبی قال المنذری ورواه ابو نعیم عن ابن عباس باسناد صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۲۶۳)

وضوء کا طریقہ

وضو کے پانی کو ڈھانک کر رکھے۔ ١

جب صبح کو سو کر اُٹھے تو ہاتھ کو وضو کے برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھوئے۔ ٢

وضو کرنے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ" کہے۔ ٣

پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک خوب مَل مَل کر دھوئے یہاں تک کہ ہاتھ بالکل صاف ہو جائیں، انگلیوں میں خلال بھی کرے۔ اس طرح ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے ٥

---

١ امرنا بتغطیۃ الوضوء (صحیح ابن خزیمہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ اسنادہ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ جلد ١ ص ٦٧)

٢ اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہٗ فی الاناء حتی یغسلھا ثلاثا (صحیح مسلم

٣ توضأوا بسم اللہ (نسائی و ابن خزیمۃ عن انس رضی اللہ عنہ) اسنادہٗ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزء اول ص ٧٤)

نوٹ۔ پوری بسم اللہ پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

٤ ثم ادخل یمینہ فی الاناء (احمد عن عثمان۔ بلوغ ٢/٦ وسندہٗ صحیح)

٥ فغسل کفیہ ثلاث مرات (صحیح مسلم عن عثمان)

فغسل کفیہ حتی انقاھما (رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ وقال اسنادہٗ حسن صحیح)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلل الاصابع (رواہ الترمذی عن لقیط رضی اللہ عنہ وصححہ، ورواہ ابن خزیمۃ واسناد ابن خزیمۃ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزء اول ص ٧٨)

خلل اصابع یدیک ورجلیک (رواہ احمد والترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وحسنہ الترمذی) وحسنہ البخاری (بلوغ الامانی جزء ٢ ص ٢٥)

پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے۔ کچھ پانی منہ میں لے اور کلّی کردے پھر باقی پانی کو ناک میں مبالغہ کے ساتھ چڑھائے۔ اگر روزہ دار ہو تو پانی چڑھانے میں مبالغہ نہ کرے، پھر اُلٹے ہاتھ سے ناک سِنکے، اگر مسواک نہ کی ہو تو منہ کو انگلیوں سے صاف کرے۔ اس طرح تین دفعہ کرے۔ ہر مرتبہ کچھ پانی سے کلّی کرے اور کچھ پانی ناک میں چڑھائے۔ ۱؎

(نوٹ:۔ کلّی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے علیحدہ چلّو لینا ثابت نہیں)

پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے اور دونوں ہاتھ ملا کر چہرہ دھوئے۔ آنکھوں کے کویوں کو ملے۔ اس طرح تین مرتبہ چہرے کو دھوئے۔ ۲؎

۱؎ مضمض واستنشق من کفۃ واحدۃ فعل ذلک ثلاثًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبداللہ بن زید) فمضمض و استنشق و استنثر ثلاثًا بثلاث غرفات من ماء (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبداللہ بن زید) ثمّ ادخل یمینہ فی الوضوء ثمّ تمضمض واستنشق (صحیح بخاری) فغرف غرفۃ فمضمض واستنشق من ابن عباسؓ (رواہ ابن خزیمۃ) وسندہ حسن (صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل ص۷۷) ثمّ ادخل یدہ الیمنٰی فی الاناء فمضمض واستنشق و نثر بیدہ الیسرٰی فعل ذلک ثلاث مرات (رواہ احمد و روی النسائی و ابو داؤد نحوہ عن علیؓ) اسنادہ جید۔ حسنہ الحافظ (بلوغ الامانی جزء ۲ ص۵) فملأ فمہ فمضمض واستنشق و نثر بیدہ الیسرٰی ثلاث مرات (رواہ ابن خزیمۃ) اسنادہ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل ص۷۶) اذا استنشقت فابلغ الا ان تکون صائمًا (رواہ احمد و روی نحوہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان وابن خزیمۃ) وسندہ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل ص۷۸) فادخل بعض اصابعہ فی فیہ (رواہ احمد عن علیؓ) واسنادہ جید (بلوغ الامانی جزء اوّل ص۱۱) تجزی من السواک الاصبع (رواہ البیہقی ولطرق کثیرۃ) وقال الحافظ لا اری بسندہ باسًا (بلوغ الامانی جزء اوّل ص۲۹۶)

۲؎ ثمّ اخذ غرفۃ من ماء فجعل ھٰکذا اضافھا الٰی یدہ الاخرٰی فغسل بھما وجھہ (صحیح بخاری عن ابن عباسؓ) ثمّ ادخل یدہ فی الاناء فغسل وجھہ (صحیح بخاری عن عبداللہ زیدؓ) کان یمسح الماقین (احمد ابوداؤد) سکت عنہ الحافظ (بلوغ الامانی جزء ۲ ص۲۹) و روی الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن (نیل الاوطار جزء اوّل ص۱۳۱) ثمّ ادخل یدہ الیمنٰی فی الاناء فغسل وجھہ ثلاثًا (احمد) وسندہ حسن (بلوغ الامانی ۲/۸)

پھر کچھ پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ڈالے اور نیچے کی طرف سے ڈاڑھی کا تین مرتبہ خلال کرے [1]

پھر ایک چلّو پانی لے کر سیدھے ہاتھ کو کہنی تک یا اس سے بھی اوپر تک دھوئے، تین مرتبہ اس طرح کرے۔ پھر ایک چلّو پانی لے کر اُلٹے ہاتھ کو کہنی تک یا اس سے بھی اُوپر تک دھوئے۔ تین مرتبہ اس طرح کرے [2]

دونوں ہاتھوں کو خوب مَل مَل کر دھوتے [3]

پھر سیدھے ہاتھ میں ایک چلّو پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو تر کرے، پھر دونوں ہاتھوں سے پُورے سَر کا مسح کرے، دونوں ہاتھوں کو پیشانی پر رکھ کر گُدّی تک لے جائے اور پھر اُسی طرح ہاتھوں کو واپس پیشانی تک لے آئے [4]

---

[1] توضأ وخلل لحيته باصابعه من تحتها (حاکم عن انس رض وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل ص ۱۴۹) ورواہ الحاکم عن عمار رض وصححہ الذہبی (التعلیقات احمد شاکر علی الترمذی) کان یخلل لحیته (رواہ الترمذی عن عثمان رض بسند صحیح) یخلل لحیته ثلاثاً (رواہ الحاکم وابن خزیمۃ) وسندہ حسن (التعلیق المغنی علی الدارقطنی ص ۳۲) خلل لحیته بالماء (احمد عن عائشہ رض، سندہ حسن۔ نیل جزء اوّل ص ۱۳۰)

[2] ثم غسل وجهه ثلاثاً ويديه الى المرفقين (صحیحین عن عثمان رض) غسل يده اليمنى حتى اشرع فى العضد ثم غسل يده اليسرى حتى اشرع فى العضد (صحیح مسلم) ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليمنى ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى (صحیح بخاری)

[3] فتوضأ فجعل يدلك ذراعيه (حاکم، سندہ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل ص ۱۴۴ و ۱۶۱)

[4] ثم مسح رأسه بيديه ... بدأ بمقدم رأسه حتى ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما الى المكان الذى بدأ منه (صحیح بخاری عن عبداللہ بن زید رض) مسح رأسه بماء غير فضل يديه (صحیح مسلم من عبداللہ بن زید رض) ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى ثم مسح برأسه (صحیح بخاری عن ابن عباس رض) ادخل يده اليمنى الاناء ...... ثم مسحها بيده اليسرى ثم مسح رأسه بيديه كلتيهما مرة (رواہ احمد وابن خزیمۃ عن علی رض) وسندہ صحیح (ابن خزیمۃ جزء اوّل ص ۷۶)

پھر انگشت ہائے شہادت اور انگوٹھوں کو پانی سے تر کرے۔ انگشت ہائے شہادت کو کانوں کے سوراخ میں داخل کرے پھر انگشت ہائے شہادت سے کانوں کے اندر مسح کرے اور انگوٹھوں سے کانوں کے باہر مسح کرے ۔[1]

پھر سیدھے ہاتھ سے سیدھے پیر پر پانی ڈالے اور اُلٹے ہاتھ سے اس کو ٹخنوں تک یا اس سے اُوپر تک خوب مَل مَل کر دھوئے، اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیر کی انگلیوں میں خلال کرے۔ اس طرح سیدھے پیر کو تین دفعہ دھوئے، پھر اُلٹے پیر کو بھی اسی طرح تین دفعہ دھوئے ۔[2]

پھر ایک چلّو پانی لے کر رُومالی پر چھڑک لے ۔[3]

---

[1] فاخذ لاذنیه بماء خلاف الماء الذی مسح به الرأس (رواہ الحاکم باسناد صحیح عن عبداللہ بن زیدؓ) ادخل اصبعیه السباحتین فی اذنیه ومسح بابهامیه علی ظاهر اذنیه وبالسباحتین باطن اذنیه (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرؓ وسندہ صحیح ۔ نیل جزء اوّل صـ ۱۵۰) وادخل اصبعیه فی صماخی اذنیه (ابوداؤد عن مقدامؓ اسنادہ حسن ۔ نیل جزء اوّل صـ ۱۴۷) ادخل اصبعیه فیهما (رواہ ابن خزیمة عن ابن عباسؓ) وسندہ حسن (ابن خزیمة جزء اوّل صـ ۷۷) مسح ...... باطنهما بالسباحتین وظاهرهما بابهامیه (رواہ النسائی وصححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ جزء اوّل صـ ۱۳۰)

[2] ثم غسل رجلیه ثلاث مرار الی الکعبین (صحیح بخاری عن عثمانؓ) ثم غسل رجله الیمنیٰ الی الکعبین ثلاث مرات ثم غسل الیسریٰ مثل ذالك (صحیح مسلم عن عثمانؓ) ثم غسل رجله الیمنیٰ حتیٰ اشرع فی الساق ثم غسل رجله الیسریٰ حتیٰ اشرع فی الساق (صحیح مسلم عن ابی هریرۃؓ) ثم ادخل یدہ الیمنیٰ فی الاناء ثم صب علی رجله الیمنیٰ فغسلها ثلاث مرات بیدہ الیسریٰ ثم صب بیدہ الیمنیٰ علی قدمه الیسریٰ فغسلها ثلاث مرات بیدہ الیسریٰ (رواہ احمد وابن خزیمة عن علیؓ) وسندہ صحیح (ابن خزیمة جزء اوّل صـ ۷۶) وغسل رجلیه حتیٰ انقاهما (صحیح مسلم عن عبداللہ بن زیدؓ) خلل اصابع رجلیه بخنصرہ (رواہ البیهقی وابوداؤد عن مستوردؓ وصححہ ابن القطان ۔ نیل جزء اوّل صـ ۱۳۴) خلل اصابع قدمیه ثلاثاً (رواہ الدار قطنی عن عثمانؓ) سکت عنه الشوکانی (نیل جزء اوّل صـ ۱۳۴) وحسنه البخاری (التعلیق المغنی علی الدارقطنی صـ ۳۲)

[3] عن زیدؓ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه (رواہ احمد، بلوغ ۲ سنہ ۴) وسندہ صحیح ۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۷۷)

پھر یہ کلمہ پڑھے، اس کلمہ کے پڑھنے سے اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دے
جاتے ہیں [1]

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ [1]

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی حاکم، معبود، مشکل کشا نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

جو شخص وضوء کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو اس دُعا کو کاغذ پہ لکھ کر سر بمہر کر دیا جاتا ہے۔ اور قیامت سے پہلے اُسے کھولا نہیں جاتا [2]

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے اور (تو) اپنی تعریف کے ساتھ (تمام کمزوریوں سے پاک ہے)، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی الٰہ نہیں سوا تیرے، میں تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔

وضوء کے بعد تولیہ سے مُنہ پوچھ لے [3]

---

[1] من توضأ فقال اشهد...... الخ الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية يدخل من ايها شاء (صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الذکر عقب الوضوء ۱/۱۱۸)

[2] قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من توضأ فقال بعد فراغه من وضوئه سبحانك اللّٰهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك، کتب فی رق، ثم جعل فی طابع فلم یکسر الی یوم القیٰمة (النسائی، حاکم عن ابی سعید وابن السنی عن عائشہؓ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۲/۱۰۶۴)

[3] کانت لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خرقة ینشف بها بعد الوضوء (رواہ الترمذی وصححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاته)

وہ اُمور جن کے وقوع کے بعد دوبارہ وضوء کرنا چاہیئے

۱. پیشاب کرنا۔
۲. پاخانہ کرنا
۳. ریاح خارج ہونا ؎۱
۴. سونا ؎۲ اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ؎۳

؎۱ قال اللہ تبارک وتعالی ذو الجلال والاکرام عزوجل: او جاء احد کم من الغائط (المائدۃ-۶) قال صفوان رضی اللہ تعالی عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلاثۃ ایام ولیالیھن الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول ونوم (رواہ الترمذی وصححہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا (صحیح بخاری باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین جزء اول صد۵)

؎۲ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نام فلیتوضأ (ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ سندہ صحیح التعلیقات جزء اول صد۱۰۳)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلینم حتی یعلم ما یقرأ (صحیح بخاری کتاب الوضوء جزء اول صد۶۴) قال رجل لی حاجۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یناجیہ حتی نام القوم او بعض القوم ثم صلوا (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الدلیل علی نوم الجالس لا ینقض الوضوء جزء اول صد۱۶۱)

۵۔ شرم گاہ کو ہاتھ لگانا۔[1]

۶۔ اُونٹ کا گوشت کھانا[2]

۷۔ مذی کا خارج ہونا۔[3]

۸۔ تہ بند، شلوار یا پاجامہ لٹکانا[4]

وضو کے متفرق مسائل

ایک وضوء سے کئی صلاتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔[5]

اگر ناخن برابر بھی کہیں سے خشک رہ جائے تو دوبارہ وضوء کرے۔[6]

پانی کے استعمال میں فضول خرچی نہ کرے۔[7]

وضوء کے لئے ایک مد یعنی تقریباً ۷۸۰ گرام پانی کافی ہے۔[8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مس فرجہ فلیتوضأ (رواہ الطبرانی عن طلق بن علیؓ. واسنادہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اوّل صد ۱۷۴) وروی نحوہ ابوداؤد والترمذی عن بسرةؓ وصححہ الترمذی وروی الترمذی واحمد عن عبداللہ بن عمرو۔ صححہ البخاری (نیل الاوطار جزء اوّل صد ۱۷۵)

[2] ان رجلاً سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتوضأ من لحوم الابل قال نعم (صحیح مسلم)

[3] قال علیؓ کنت رجلاً مذاءً. . . . فسألہ (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فقال فیہ الوضوء (صحیح بخاری) توضأ واغسل ذکرک (صحیح بخاری کتاب الوضوء باب غسل المذی والوضوء فیہ)

[4] بینما رجل یصلی مسبلاً ازارہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھب فتوضأ (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۲ صد ۲۰۹)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصلوٰت یوم الفتح بوضوء واحد (صحیح مسلم)

[6] ان رجلاً توضأ فترک موضع ظفر علی قدمہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فاحسن وضوءک (صحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون فی ھٰذہ الامۃ قوم یعتدون فی الطھور والدعاء (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صد ۱۳۱)

[8] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم . . . . یتوضأ بالمد (صحیح بخاری)

کوئی مرد کسی عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضوء نہ کرے ۔ ؎۱

اگر صلوٰۃ میں وضوء ٹوٹ جائے تو ناک پر ہاتھ رکھ کر جائے، وضو کرے اور صلوٰۃ دوہرائے ؎۲

اگر کوئی ایسی چیز کھائے یا پئے جس میں چکنائی ہو تو کلی کرے ؎۳

اگر صلوٰۃ میں وہم ہو کہ ریاح آگیا تو صلوٰۃ ادا کرتا رہے جب تک آواز یا بُو نہ آئے ؎۴

ایک شخص دوسرے شخص کو وضوء کرا سکتا ہے ۔ ؎۵

وضوء کرنے کے بعد ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے ؎۶

؎۱ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة (ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل ص۱۴۶)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلوٰۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلوٰۃ (ابوداؤد وسندہ حسن۔ مرعاۃ جزء ۲ ص۲۲) اذا احدث احدکم فی صلوٰتہ فلیاخذ بانفہ ثم لینصرف (ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۲ ص۲۳)

؎۳ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنًا فمضمض وقال انّ لہ دسمًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۴ شکیٰ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل الذی یخیل الیہ انہ یجد الشیٔ فی الصلوٰۃ فقال لا ینفتل او لا ینصرف حتی یسمع صوتًا او یجد ریحًا (صحیح بخاری کتاب الوضوء)

؎۵ ان مغیرۃ جعل یصب الماء علیہ وھو یتوضأ (صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الرجل یوضی صاحبہ جزء اوّل ص۵۶)

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ احدکم للصلوٰۃ فلا یشبک بین اصابعہ (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رض۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص۱۳۹)

غسل کرنے کا طریقہ

جب غسل کرے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئے [1]

پھر بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہوں اور نجاست کو دھوئے [2]

پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر دو تین مرتبہ خوب رگڑے اور پھر اسے دھو ڈالے [3]

پھر اسی طرح وضو کرے جس طرح صلوٰۃ کے لئے وضو کیا جاتا ہے [4]

یعنی تین مرتبہ کلی کرے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے، تین دفعہ چہرہ دھوئے اور تین دفعہ دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے [5]

پھر انگلیاں پانی سے تر کرے اور سر کے بالوں کی جڑوں میں انگلیوں سے خلال کرے یہاں تک کہ سر کی جلد تر ہو جانے کا یقین ہو جائے پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہائے [6]

پھر باقی تمام بدن پر پانی بہائے۔ پہلے سیدھی طرف پھر اُلٹی طرف [7]

پھر غسل کی جگہ سے ہٹ کر دونوں پیر دھوئے [8]

---

[1] فبدأ فغسل کفیہ ثلاثاً (صحیح مسلم عن عائشہؓ)

[2] ثم افرغ علی شمالہ فغسل مذاکیرہ وفی روایۃ غسل فرجہ وما اصابہ من الاذی (صحیح بخاری عن میمونہؓ)

[3] ثم ضرب یدہ بالارض او الحائط مرتین او ثلاثاً وفی روایۃ فضرب بیدہ الارض فمسحہا ثم غسلہا (صحیح بخاری عن میمونہؓ) ثم ضرب بشمالہ الارض فدلکہا دلکاً شدیداً (صحیح مسلم عن میمونہؓ)

[4] ثم مضمض واستنشق وغسل وجہہ وذراعیہ وفی روایۃ توضأ وضوءہ للصلوٰۃ غیر رجلیہ (صحیح بخاری عن میمونہؓ) ثم یتوضأ کما یتوضأ للصلوٰۃ (صحیح بخاری عن عائشہؓ)

[5] ثم یتمضمض ثلاثاً ویستنشق ثلاثاً ویغسل وجہہ ثلاثاً ویدیہ ثلاثاً (رواہ النسائی عن عائشہؓ واسنادہ صحیح۔ فتح الباری جزء اوّل صہ ۳۷۵)

[6] ثم یدخل اصابعہ فی الماء یخلل بہا اصول شعرہ وفی روایۃ حتی اذا ظن انہ قد اروی بشرتہ افاض علیہا الماء ثلاث مرات (صحیح بخاری عن عائشہؓ)

[7] ثم غسل سائر جسدہ (صحیح بخاری عن عائشہؓ) ثم یفیض علی سائر جسدہ (صحیح بخاری عن جابرؓ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ التیمن فی تنعلہ وترجلہ وطہورہ (صحیح بخاری عن عائشۃ الصدیقہؓ)

[8] ثم تحول من مکانہ فغسل قدمیہ۔ (صحیح بخاری عن میمونہؓ)

غسل کن کن حالات میں کرنا چاہیئے

جب مرد و عورت کی شرمگاہیں مِل جائیں تو غسل فرض ہو جاتا ہے ؎۱

احتلام ہو تو بھی غسل فرض ہو جاتا ہے ؎۲

جمعہ کے دن غسل کرنا ضروری ہے ؎۳ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عرفہ کے دن بھی نہانا چاہیئے۔ عـــہ

جو شخص میت کو نہلائے اسے غسل کرنا چاہیئے ؎۴

احرام باندھتے وقت غسل کرنا چاہیئے ؎۵

اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا چاہیئے ؎۶

عورت کو اذیت ماہانہ اور نفاس کے بعد غسل کرنا فرض ہے ؎۷

غسل کے متفرق مسائل

حالتِ جنابت میں رُکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے ؎۸

پانی میں فضول خرچی نہ کرے ؎۹

؎۱ اذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل (صحیح مسلم عن عائشہؓ)

؎۲ قالت... هل على المرأة من غسل اذا هي احتلمت قال نعم اذا رأت الماء (صحیح بخاری)

؎۳ غسل یوم الجمعة واجب على كل محتلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی سعیدؓ) حقٌّ لله على كل مسلم ان يغتسل في كل سبعة ايام يغسل رأسه وجسده (صحیح مسلم وروى البخاري نحوه)

؎۴ من غسل ميتاً فليغتسل (رواه الترمذي عن ابي هريرةؓ، صححه ابن حبان وابن حزم۔ نیل جزء اوّل ص۲۰۷ وصححه الالبانی فی التعلیقات وروى الحاكم نحوه عن عائشة جزء اوّل ص۱۶۳، صححه الحاكم والذهبي)

؎۵ عن ابن عمر من السنة ان يغتسل الرجل اذا اراد ان يحرم (رواه الحاكم وصححه هو والذهبي۔ المستدرك ۱/۴۴۷)

؎۶ عن قيس انه اسلم فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يغتسل (صحیح ابن خزیمة عن قيس و اسناده صحيح۔ صحیح ابن خزیمة جزء اوّل ص۱۲۶)

؎۷ سألت عن غسلها في المحيض فامرها كيف تغتسل (صحیح بخاری)

؎۸ لا يغتسل احدكم في الماء الدائم وهو جنب (صحیح مسلم عن ابي هريرةؓ)

؎۹ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون في هذه الأمة قوم يعتدون في الطهور والدعاء (رواه احمد ابوداؤد وابن ماجه وسنده صحيح۔ التعليقات جزء اوّل ص۱۳۱)

عـــہ سأل رجل علياً عن الغسل قال ..... يوم الجمعة ويوم عرفة ويوم النحر ويوم الفطر (بيهقي۔ سنده صحيح۔ ارواء الغليل ۱/۱۷۷)

غسل کے لئے تقریباً سوا صاع یعنی چار کلو گرام پانی کافی ہے ۱؎

برہنہ ہو کر پانی میں داخل نہ ہو ۲؎

نہاتے وقت پردہ کر لے ۳؎

اسلام قبول کرنے کے بعد پانی اور بیری (کے پتوں) سے نہائے ۴؎

اگر عورت کے بال مضبوطی سے گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھولنے کی ضرورت نہیں ۵؎

کوئی مرد کسی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے اور نہ کوئی عورت کسی مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے ۶؎

مرد اپنی بیوی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے ۷؎

غسل کرنے کے بعد دوبارہ وضوء کرنے کی ضرورت نہیں۔ غسل کا وضوء کافی ہے۔ ۸؎

۱؎ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الیٰ خمسۃ امداد (صحیح بخاری)

۲؎ نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل الماء الا بمئزر (ابن خزیمۃ جزء اوّل ص۱۲۴ و صححہ الحاکم و الذھبی، المستدرک جزء اوّل ص۱۶۲)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل احدکم فلیستتر (رواہ ابوداؤد والنسائی، واحمد وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اوّل ص۱۳۹)

۴؎ عن قیس انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماءٍ وسدر (ابن خزیمۃ واسنادہٗ صحیح۔ ابن خزیمۃ جزء اوّل ص۱۲۶)

۵؎ قالت ام سلمۃ انی امرأۃ اشد ضفر رأسی فانقضہ لغسل الجنابۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا (صحیح مسلم)

۶؎ نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل او یغتسل الرجل بفضل المرأۃ (ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل ص۱۴۷)

۷؎ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بفضل میمونۃ رضہ (صحیح مسلم جزء اوّل ص۱۴۵)

۸؎ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل (رواہ الترمذی وصححہ فی بعض النسخ)

اذیتِ ماہانہ کے غسل میں جب عورت شرمگاہ کو دھوئے تو اُسے چاہیئے کہ شرمگاہ کو پانی اور بیری کے پتوں سے خوب دھوئے لہ

اذیتِ ماہانہ کے غسل کے بعد عورت کو چاہیئے کہ جس جس مقام پر خون لگا تھا اس مقام پر تین مرتبہ خوشبو کا پھویا لگائے لہ

اگر کسی عورت کو استحاضہ کی بیماری ہے تو اذیت ماہانہ کے مقررہ دن گزرنے کے بعد غسل کرے اور صلوٰۃ شروع کردے لہ

اگر مستحاضہ عورت میں قوت ہو تو ظہر میں تاخیر کرے، عصر میں جلدی کرے اور غسل کرکے دونوں کو جمع کرکے پڑھے۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر کرے، عشاء میں جلدی کرے اور غسل کرکے دونوں صلاتوں کو جمع کرے اور فجر کی صلوٰۃ کے لئے غسل کرے لہ

اگر دن و رات میں تین دفعہ غسل کرنے کی طاقت نہ ہو تو ہر صلوٰۃ کے لئے نیا وضو کرے لہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تأخذ احداکن ماءھا وسدرتھا فتطھر فتحسن الطھور (صحیح مسلم جزو اوّل صـ ۱۴۷)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذی فرصۃ ممسکۃ وتوضئ ثلاثا وفی روایۃ تتبعی بھا اثر الدم (صحیح بخاری عن عائشۃ الصدیقۃ رضی)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی وفی روایۃ فصلی (صحیح مسلم)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب تجلس ایام اقرائھا ثم تغتسل وتوخر الظھر وتعجل العصر وتغتسل وتصلی وتوخر المغرب وتعجل العشآء وتغتسل وتصلیھما جمیعا وتغتسل للفجر۔

(رواہ النسائی فی سننہ فی کتاب الطھارۃ وفی باب جمع المستحاضۃ بین الصلاتین جزو اوّل صـ ۴۲ ورواتہ ثقات اثبات وسندہ صحیح) وقال لحمنۃ ان قویت علی ان توخری الظھر وتعجلی العصر فتغتسلین ثم تصلین الظھر والعصر جمیعا ثم توخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلاتین فافعلی (رواہ ابوداؤد ورواہ احمد والترمذی وصححاہ۔ نیل جزو اوّل صـ ۲۲۳)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اغتسلی ثم توضئ لکل صلوٰۃ وصلی (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزو اوّل صـ ۱۷۶)

حالتِ جنابت میں اگر کسی سے فوری ملاقات کرنی ہو اور نہانے میں دیر لگتی ہو تو وضوء کر کے ملاقات کرے [۱]

نوٹ :۔ نہاتے وقت کلمۂ شہادت پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں

تیمم کرنے کا طریقہ

جب تیمم کرے تو دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ پاک مٹی پر مارے، پھر دونوں ہاتھوں پر پھونک مارے [۲]

پھر دونوں ہاتھوں پر پہنچوں تک مسح کرے۔ الٹے ہاتھ سے سیدھے ہاتھ کی پشت پر مسح کرے اور سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ کی پشت پر مسح کرے، پھر دونوں ہاتھوں سے چہرہ پر مسح کرے [۳]

---

[۱] ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ارسل الیٰ رجل من الانصار فجاء ورأسہ یقطر فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعلنا اعجلناك فقال نعم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اعجلت او قحطت فعلیك الوضوء (صحیح بخاری کتاب الوضوء جزء اوّل صہ ۵۶)

[۲] فضرب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بکفیہ الارض ونفخ فیہما (صحیح بخاری عن عمارؓ) ضرب بیدیہ الارض ضربۃ واحدۃ (صحیح مسلم عن عمارؓ) قال اللّٰہ تبارك وتعالیٰ: فتیمموا صعیدًا طیبًا (المائدۃ۔ ۶)

[۳] ثم مسح بہما، ظہر کفہ بشمالہ او ظہر شمالہ بکفہ ثم مسح بہما وجہہ وفی روایۃ مسح بہما وجہہ وکفیہ (صحیح بخاری عن عمارؓ) ثم ضرب بشمالہ علیٰ یمینہ ویمینہ علیٰ شمالہ علی الکفین ثم مسح وجہہ (رواہ ابوداؤد عن عمارؓ۔ سکت عنہ الحافظ۔ فتح الباری جزء اوّل صہ ۳۷۴) ثم تمسح بیمینك علیٰ شمالك وشمالك علیٰ یمینك ثم تمسح علیٰ وجہك (رواہ الاسماعیلی وسکت عنہ الحافظ۔ فتح الباری جزء اوّل صہ ۳۷۴)

تیمم کے متفرق مسائل

پانی نہ ہو تو تیمم کر کے صلوٰۃ پڑھنی چاہیئے ۱؎

تیمم صرف وضوء ہی کا قائم مقام نہیں بلکہ غسل کا بھی قائم مقام ہے۔ اگر پانی نہ ہو اور غسل کرنا ضروری ہو تو تیمم کر کے صلوٰۃ ادا کرے ۲؎

اگر غسل کرنا فرض ہو اور بدن پر کسی جگہ زخم ہو تو تیمم کرے، پھر زخم پر پٹی باندھے اور اس پٹی پر مسح کرے اور باقی بدن کو دھوتے ۳؎

۱؎ قال اللہ تعالیٰ وان کنتم مرضیٰ او علی سفر او جآء احد منکم من الغآئط او لمستم النسآء فلم تجدوا مآءً فتیمموا صعیدًا طیبًا (المآئدۃ-۶)

۲؎ قال رجل اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک بالصعید فانہ یکفیک (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عمران رض)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصر او یعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیہ ویغسل سائر جسدہ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ عن جابر وصححہ ابن السکن ولہ طرق. نیل الاوطار جزء اول صہ ۲۲۴)

اگر احتلام ہو جائے اور سخت سردی کی وجہ سے نہانے میں خطرہ ہو تو جڑھے[1] دھوئے پھر (بجائے غسل کے) تیمم کرے، پھر وضو کر کے صلوٰۃ پڑھے یا پڑھائے[2]

بیمار آدمی بھی تیمم کر کے صلوٰۃ ادا کرے[3]

نوٹ :۔ تیمم غسل کے بجائے ہو یا وضوء کے بجائے طریقہ ایک ہی ہے۔

عمامہ اور موزوں پر مسح کرنا

اگر سر پر عمامہ ہو یا کوئی اور کپڑا ہو تو وضو کرتے وقت عمامہ پر یا اس کپڑے پر مسح کر سکتے ہیں۔ سر کھول کر مسح کرنا ضروری نہیں[4]

اگر موزے ایسی حالت میں پہنے کہ پیر پاک ہوں تو وضو کرتے وقت موزوں پر مسح کر سکتا ہے پیر دھونے کی ضرورت نہیں[5]

مسافر تین دن، تین رات اور مقیم ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کر سکتا ہے[6]

جوتیوں اور سوتی جرابوں پر بھی مسح کیا جا سکتا ہے[7]

---

[1] ران کی جڑیں۔

[2] قال عمرو بن العاص احتلمت فی لیلۃ باردۃ.... فاشفقت ان اغتسل فاھلک فتیممت ثم صلیت..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب فاخبرتہ بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول "ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما" فضحک ولم یقل شیئا وفی روایۃ فغسل مغابنہ وتوضا..... ثم صلی (رواہ ابوداؤد ج۱ ص۵۴ واسنادہ قوی فتح الباری ج۱ ص۴۵۴)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وان کنتم مرضیٰ..... فتیمموا صعیداً طیباً (النساء-۴۳)

[4] یمسح علی عمامتہ (صحیح بخاری عن عمرو بن امیہ) مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخفین والخمار (صحیح مسلم عن بلال رضی اللہ عنہ)

[5] انی ادخلتھما طاھرتین فمسح علیھما (صحیح بخاری عن مغیرۃ رضی اللہ عنہ)

[6] جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ ایام ولیالیھن للمسافر ویوما ولیلۃ للمقیم (صحیح مسلم عن علی رضی اللہ عنہ)

[7] توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ المسح علی الجوربین۔ مؤلفہ محمد جمال الدین ص۲۰ و ص۴۲) توضأ ومسح علی نعلیہ (رواہ ابوداؤد واحمد وصححہ الالبانی فی تعلیقات علی "المسح علی الجوربین" وفی روایۃ عن ابن عمر نعلاہ فی رجلیہ ویمسح علیھما (مسند البزار۔ سندہ صحیح۔ المسح علی الجوربین ص۴۳)

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ

سیدھے ہاتھ کو سیدھے پیر کے موزے پر اور اُلٹے ہاتھ کو اُلٹے پیر کے موزے پر رکھ کر دونوں موزوں کے اوپر کی طرف ایک مرتبہ مسح کرے ۱

اوقاتُ الصّلوٰات

۱۔ **فجر کا وقت:** ______ صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور سُورج کے طلوع ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے ۲

۲۔ **ظہر کا وقت:** ______ زوالِ آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک عصر کا وقت نہ آجائے یعنی ظہر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کسی انسان کا سایہ اُس کے قد کے برابر نہ ہو جائے۔ سایہ کی پیمائش کرتے وقت وہ سایہ نکال دیا جائے جو زوال کے وقت ہوتا ہے ۳ ع

۱ وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنیٰ علی خفہ الایمن ویدہ الیسریٰ علی خفہ الایسر ثم مسح اعلاھما مسحۃ واحدۃ (بیہقی جزء اوّل ص۲۹۲ وسندہٗ حسن)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت صلوٰۃ الصبح من طلوع الفجر ما لم تطلع الشمس (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمروؓ)

ع صبح سے دوپہر تک سایہ بڑھتا رہتا ہے۔ ٹھیک دوپہر کے وقت سایہ بڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد سایہ پھر بڑھنے لگتا ہے۔ یہی زوال کا وقت ہوتا ہے۔ اسی وقت سے نمازِ ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الظھر ما لم یحضر العصر (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الظھر اذا زالت الشمس وکان ظل الرجل کطولہ (صحیح مسلم) صلی الظھر حین زالت الشمس وکان الفیٔ قدر الشراک ثم صلی العصر حین کان الفیٔ قدر الشراک وظل الرجل (رواہ النسائی عن جابرؓ وسندہٗ حسن)

جب سخت گرمی ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرکے یعنی گرمی کی شدت کم ہونے پر صلوٰۃ ظہر ادا کرے[1]

۳ - عصر کا وقت ——————— ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے یعنی جب کسی انسان کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے[2] (سایہ کی پیمائش کرتے وقت سایہ میں سے سایۂ اصل نکال دیا جائے)[3]

۴ - مغرب کا وقت: ——————— مغرب کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے[4] اور شفق غائب ہونے تک باقی رہتا ہے۔[5]

۵ - عشاء کا وقت: ——————— شفق غائب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے[6] اور آدھی رات تک باقی رہتا ہے۔[7]

[1] اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ و ابن عمرؓ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الظہر ما لم یحضر العصر و وقت العصر ما لم تصفر الشمس (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمروؓ)

[3] صلی العصر حین کان الفیٔ قدر الشراک وظل الرجل (نسائی ۱/۲۔ سندہ حسن)

[4] اقام المغرب حین غابت الشمس (صحیح مسلم عن بریدۃؓ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت صلوٰۃ المغرب ما لم یغب الشفق (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمروؓ)

[6] اقام العشاء حین غاب الشفق (صحیح مسلم عن بریدہؓ)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت العشاء الی نصف اللیل (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمروؓ)

متفرق مسائل

امام اگر دیر کر کے صلوٰۃ پڑھائے تو اصلی وقت پر تنہا صلوٰۃ پڑھ لے، پھر اگر اسے جماعت مل جائے تو جماعت کے ساتھ بھی پڑھ لے، یہ نہ کہے کہ میں نے پڑھ لی ہے لہٰذا میں نہیں پڑھتا۔ یہ صلوٰۃ اس کے لئے نفل ہو جائے گی ؎۱

اگر صلوٰۃ الفجر کی ایک رکعت طلوعِ آفتاب سے پہلے مل جائے تو وہ صلوٰۃ پوری کرے، اسی طرح اگر صلوٰۃ العصر کی ایک رکعت غروبِ آفتاب سے پہلے مل جانے تو وہ صلوٰۃ پوری کرے۔ ان صورتوں میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے یہ صلاتیں اپنے وقت پر پالیں۔ ؎۲

یہ رعایت اس شخص کے لئے نہیں جو قصداً تاخیر کرے، بلکہ قصداً تاخیر کرنے والے کی صلوٰۃ تو منافق کی صلوٰۃ سمجھی جائے گی ؎۳

؎۱ صل الصلوٰۃ لوقتھا فان ادرکتھا معھم فصل فانھا لک نافلۃ (صحیح مسلم عن ابی ذرؓ) وفی روایۃ ولا تقل انی قد صلیت فلا اصلی (صحیح مسلم عن ابی ذرؓ)

؎۲ من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃؓ) وفی روایۃ للبخاری "فلیتم صلوٰتہ"

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک صلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتیٰ اذا کانت بین قرنی الشیطان قام (صحیح مسلم عن انسؓ)

جو شخص بھول جائے یا صلوٰۃ کے وقت سو تا رہ جائے تو یاد آتے ہی یا جاگتے ہی فوراً صلوٰۃ ادا کرے [1]
اگر کئی صلوٰتیں فوت ہو جائیں تو انہیں ترتیب سے ادا کرے [2]
اگر فجر کی صلوٰۃ قضا ہو جائے تو اس کو اس وقت ادا نہ کرے جب وقت سورج طلوع ہو رہا ہو بلکہ سورج کے بلند، صاف اور چمکدار ہونے کے بعد ادا کرے۔ سفر میں جس جگہ پر صلوٰۃ قضا ہوئی ہو اس جگہ اس صلوٰۃ کو ادا نہ کرے اس لئے کہ اس جگہ شیطان آگیا تھا بلکہ دوسری جگہ ادا کرے۔ اگر عصر کی صلوٰۃ قضا ہو جائے تو اسے اس وقت ادا نہ کرے جس وقت سورج غروب ہو رہا ہو بلکہ جب سورج پوری طرح غروب ہو جائے اس وقت ادا کرے [3]
سوئے ہوئے آدمی کو نماز کے لئے الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہہ کر جگا دے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد احدکم عن الصلوٰۃ او غفل عنہا فلیصل اذا ذکرھا (صحیح مسلم عن انس رض) وفی روایۃ للبخاری من نسی صلوٰۃ فلیصل اذا ذکرھا لا کفارۃ لھا الا ذالک

[2] فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلی بعدھا المغرب (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن جابر رض)

[3] عرسنا مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نستیقظ حتی طلعت الشمس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیاخذ کل رجل برأس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان وفی روایۃ فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل وفی روایۃ حتی اذا ابیضت الشمس نزل فصلی بنا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ جزء اول ص ۲۴۷ و ص ۲۷۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی ترتفع واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی تغیب (صحیح بخاری کتاب المواقیت باب الصلوٰۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ۱/۱۵۲)

[4] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یوقظ الناس الصلوٰۃ الصلوٰۃ وکان اذا خرج یوقظ الناس للصلوٰۃ (احمد، ابوداؤد، نسائی۔ سندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۶۲)

بچّوں کو صلوٰۃ کا حکم کب دیا جائے

بچّوں کی عمر جب سات سال کی ہو جائے تو اُنہیں صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دے اور جب دس سال کی عمر ہو جائے تو انہیں صلوٰۃ ترک کرنے پر مارے اور صلوٰۃ پڑھوائے ؎۱

اذان اور اقامت

مؤذن کو چاہیئے کہ کسی بلند مقام پر چڑھ کر اذان دے ؎۲

جب مؤذن اذان دے تو اپنی انگلیاں کانوں کے اندر کرلے ؎۳

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت داہنے اور بائیں منہ موڑے ؎۴

جب مؤذن اذان دے تو سننے والے کو چاہیئے کہ وہی لفظ دوہرائے جو مؤذن کہہ رہا ہے ؎۵

جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو سننے والا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ پڑھے ؎۶

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمروؓ۔ سندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صفحہ ۱)

؎۲ عن امرأۃ قالت کان بلال یجلس علی بیتی وھو اعلی بیت فی المدینۃ فاذا رأی الفجر تمطأ ثم اذن (ابو داؤد جزء اول صفحہ ۸۴، سندہ حسن۔ فتح جزء اول صفحہ ۲۴۳) کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنان ..... ینزل ھذا ویرقی ھذا (صحیح مسلم کتاب الصوم)

؎۳ عن ابی جحیفۃ قال رأیت بلالاً یؤذن ...... واصبعاہ فی اذنیہ (رواہ الترمذی وصححہ)

؎۴ عن ابی جحیفۃ قال اذن بلال فجعلت اتتبع فاہ ھھنا ھھنا یقول یمینا وشمالاً حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح (صحیح مسلم باب سترۃ المصلّی)

؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول (صحیح مسلم)

؎۶ قال (المؤذن) حی علی الصلوٰۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحول ..... (صحیح مسلم)

اذان اور اقامت متصل نہیں ہونی چاہیئے بلکہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہیئے کہ وضو کرنے والا اپنی حاجت سے اور کھانا کھانے والا کھانے سے بآسانی فارغ ہو جائے اور کم از کم ۲ دو رکعتیں پڑھی جاسکیں۔ ؎۱

اذان کی آواز سن کر یہ کلمات پڑھے :۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

(ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں (گواہی دیتا ہوں کہ) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے سے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں۔

ان کلمات کے پڑھنے والے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ؎۲

جب اذان ختم ہو جائے تو درود شریف پڑھے ؎۳

پھر یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ

(ترجمہ) اے اللہ! اے اِس اذانِ کامل اور صلوٰۃِ قائمہ کے رب، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود پر جس کا تُو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے مبعوث فرما۔

جو شخص یہ دعا پڑھے اسکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حلال ہو جاتی ہے ؎۴

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوٰۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعل بین اذانك واقامتك نفسا حتی یقضی المتوضئ حاجتہ فی مھل ولیفرغ الآکل من طعامہ فی مھل (رواہ عبداللہ بن احمد فی المسند عن ابی و ابوالشیخ فی "الاذان" عن سلمان و عن ابی ھریرۃ۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص۹۳) ؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشھد ..... غفرلہ ذنبہ (صحیح مسلم) ؎۳ ثم صلوا علی (صحیح مسلم) ؎۴ ثم سلوا اللہ لی وسیلۃ.. فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب ..... حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ (صحیح بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ)

مؤذن کو اذان دینے کی کوئی اُجرت نہ دے، نہ مؤذن کو اجرت لینی چاہیئے [1]

مؤذن ہی اقامت کہے [2]

مؤذن ایسے آدمی کو مقرر کیا جائے جس کی آواز بلند ہو [3]

نوٹ:۔ اقامت کا جواب دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ نہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کا جواب اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا صحیح حدیث سے ثابت ہے (سند میں ایک راوی مجہول ہے) [4]

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ کہنا بالکل بے ثبوت ہے [5]

صلوٰۃ کے لئے پہاڑوں اور جنگلوں میں بھی اذان دے [6]

---

[1] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واتخذ مؤذنا لا یأخذ علی اذانہ اجرًا (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی عن عثمان بن ابی العاص رضی وصححہ الذہبی۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۴۴۰)

[2] امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعبد اللّٰہ بن زید رض قم مع بلال رض فالق علیہ ما رأیت فانہ اندی صوتًا منک (رواہ احمد وابوداؤد وصححہ ابن خزیمۃ۔ نیل الاوطار جزء ۲ صہ ۳۱ وصححہ الترمذی)

[4] مرعاۃ المفاتیح جلد اوّل صہ ۴۴۰

[5] مرعاۃ المفاتیح جلد اوّل صہ ۴۳۳

[6] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعجب ربک من راعی غنم فی رأس شظیۃ للجبل یؤذن بالصلوٰۃ ویصلی (ابوداؤد والنسائی۔ اسنادہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۱۰)

سفر میں بھی اذان اور اقامت کہی جائے ؎۱

اگر صلوٰۃ کا وقت نکل جائے تو جب ادا کرے اذان بھی کہے اور اقامت بھی کہے ؎۲

اذان اور اقامت کے درمیان دعاء قبول ہوتی ہے ؎۳

مغرب کی اذان کے وقت یہ دعاء بھی پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ ؎۴

(ترجمہ) اے اللہ یہ تیری رات کی آمد، تیرے دن کی واپسی اور تیرے مؤذنوں کے اذان دینے کا وقت ہے میری مغفرت فرما۔

اگر غلطی سے وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دیدے تو اس طرح اعلان کرے اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ، اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (خبردار ہو جاؤ بندے سے غفلت ہو گئی، خبردار ہو جاؤ بندے سے غفلت ہو گئی) ؎۵

؎۱ اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما (صحیح بخاری)

؎۲ فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال یا بلال ؓ..... قم فاذن (صحیح بخاری) اذن بلال ؓ (صحیح مسلم) امر بلالاً فاقام الصلوٰۃ (صحیح مسلم)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاقامۃ والاذان (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی. وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جلد اول صہ ۲۱۲)

؎۴ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللھم........ الخ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد اول صہ ۴۴۹ وصححہ الحاکم والذھبی)

؎۵ ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجع فینادی الا ان العبد نام الا ان العبد نام (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ فی الاذان قبل دخول الوقت۔ سندہٗ صحیح)

صبح صادق سے پہلے بھی ایک اذان دی جائے تو اچھا ہے تاکہ سونے والا متنبہ ہو جائے اور تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے (یعنی صلوٰۃ الفجر کی طرف آجائے، تہجد ختم کر دے) [۱]

اقامت ہونے کے بعد پھر اس فرض کے سوا کوئی اور صلوٰۃ نہ پڑھے [۲]

جب دو صلاتیں اکٹھی ہو جائیں تو اذان ایک مرتبہ دی جائے لیکن اقامت ہر صلوٰۃ کے لئے علیحدہ کہی جائے [۳]

اذان کے کلمات یہ ہیں:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن بلیل لیرجع قائمکم ولینبہ نائمکم (صحیح بخاری عن ابن مسعودؓ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃؓ)

[۳] صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلاتین بعرفۃ باذان واحد واقامتین (صحیح مسلم عن جابرؓ)

اقامت کے الفاظ یہ ہیں :۔

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ
اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ
قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ، قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ
لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ [1]

اقامت کے بعد اگر امام کسی سے بات کرنے میں کچھ دیر کے لئے مصروف ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔[2]

---

[1] رواہ احمد وابو داؤد وسندہٗ صحیح (نیل الاوطار جلد ۲ صـ۳۱)
امر بلال ان یشفع الاذان و یوتر الاقامۃ الا الاقامۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن انسؓ)

[2] اقیمت الصلوٰۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یناجی رجلا فی جانب المسجد فما قام الی الصلوٰۃ حتی نام القوم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الامام تعرض لہ الحاجۃ بعد الاقامۃ جزء اوّل صـ۱۶۵)

اذان کے دوسرے مسنون کلمات

بلند آواز سے یہ کلمات کہے :۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر آہستہ آواز سے کہے :۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پھر بلند آواز سے کہے :۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

اس اذان کے ساتھ اقامت کے کلمات یہ ہیں :۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ[1]

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ یہ بھی کہے :۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ[2]

اگر سخت سردی یا بارش ہو (خصوصًا سفر میں) تو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے بعد کہے :۔

وَمَنْ قَعَدَ فَلَا حَرَجَ یعنی جو گھر میں رہے (مسجد میں نہ آئے) تو کوئی حرج نہیں[3]

یا

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے بجائے یہ کہے :۔ اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ یعنی صلوٰۃ (اپنی) منزلوں میں ادا کرلی جائے۔

یا

یہ کہے صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ یعنی اپنے گھروں میں صلوٰۃ ادا کرو[4]

---

[1] رواہ الترمذی وصححہ [2] قال اذا کنت فی اذان الصبح فقلت حی علی الفلاح فقل الصلوٰۃ خیر من النوم (رواہ ابوداؤد والنسائی وصححہ ابن خزیمۃ۔ نیل جزء ۲ صـ ۳۲) [3] عن نعیم قال اذن مؤذن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم للصبح فی لیلۃ باردۃ فتمنیت لوقال : ومن قعد فلا حرج فلما قال الصلوٰۃ خیر من النوم قالہا (مصنف عبدالرزاق، سندہٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۲ صـ ۲۳۹) [4] خطبنا ابن عباس فی یوم رزغ فلما بلغ المؤذن حی علی الصلوٰۃ فامرہ ان ینادی : الصلوٰۃ فی الرحال ...... قال فعل ھذا من ھو خیر منی (صحیح بخاری) وفی روایۃ فلا تقل حیّ علی الصلوٰۃ قل صلّوا فی بیوتکم (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ)

یا

اذان کے بعد یہ جملہ کہے :-

اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ یعنی خبردار (اپنی) منزلوں میں صلوٰۃ ادا کرلو [1]

جب اذان کہے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ملا کر کہے۔ علیحدہ علیحدہ نہ کہے۔ پھر دوسری مرتبہ بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ملا کر کہے۔ اسی طرح آخر میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے پہلے بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ملا کر پڑھے۔ [2]

صف بندی

صفوں کو برابر رکھے [3] اور سیدھا رکھے، تمام لوگ اس طرح مل کر کھڑے ہوں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوتی ہے [4]

ہر شخص اپنے برابر والے کے کندھے سے اپنا کندھا اور اس کے قدم سے اپنا قدم چمٹا لے [5]

اور ٹخنہ سے ٹخنہ ملالے [6]

کندھے اور گردنیں آگے پیچھے نہ ہوں بلکہ ایک دوسرے کی سیدھ میں ہوں [7]

سینے بھی آگے پیچھے نہ ہوں [8]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر مؤذنا یؤذن ثم یقول علیٰ اثرہٖ "الاصلوا فی الرحال" فی اللیلۃ الباردۃ او المطیرۃ فی السفر (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر، اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر (صحیح مسلم جزء اول ص۱۶۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوّوا صفوفکم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا صفوفکم وتراصوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال انسؓ کان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ (صحیح بخاری)

[6] قال نعمان لقد رأیت الرجل منا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکعبہ بکعبہ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح، صححہ ابن خزیمۃ، فتح الباری جزء ۲ ص۳۵۲)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاذوا بین المناکب (رواہ ابوداؤد وصححہ الحاکم وابن خزیمۃ۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۹۲) وحاذوا بالاعناق (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۸۹)

[8] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقام حتی کاد یکبر فرای رجلا بادیا صدرہٗ من الصف فقال عباد اللہ لتسون صفوفکم أو لیخالفن اللہ بین وجوھکم (صحیح مسلم)

ہر صف کو پورا کرے۔ کوئی صف ادھوری نہ ہو، اگر کمی ہو تو صرف آخری صف میں [1]
صفیں ایک دوسرے کے قریب ہوں [2]
جب اقامت ہو جائے تو صف میں شامل ہونے کے لئے بھاگے نہیں بلکہ وقار کے ساتھ چلتا ہوا جائے۔ [3]
دو ستونوں کے درمیان صف نہ بنائے [4]
مرد صف کے پیچھے اکیلا نہ کھڑا ہو [5] عورت اکیلی کھڑی ہو سکتی ہے [6]
اگر مرد غلطی سے صف کے پیچھے اکیلا صلوٰۃ پڑھے تو صلوٰۃ دہرائے [7]
اگر اتفاق سے امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ آجائے تو صلوٰۃ ہو جائے گی [8]
دو آدمی ہوں تو مقتدی امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو، تین آدمی ہوں تو امام آگے کھڑا ہو اور مقتدی پیچھے [9]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتموا الصفوف (صحیح مسلم عن انس) اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر (رواہ ابوداؤد والنسائی وسکت عنہ المنذری. مرعاۃ جلد ۳ ص ۹۰ ۔ وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{1}{342}$)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رصوا صفوفکم وقاربوا بینھا (رواہ ابوداؤد وابن خزیمۃ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۸۹)

[3] اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون واتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ وفی روایۃ البخاری والوقار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] عن انس کنا ننھی عن الصلوٰۃ بین السواری (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذہبی۔ المستدرک جزء اوّل ص ۲۱۸) وفی روایۃ کنا نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذہبی جزء اوّل ص ۲۱۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لرجل فرد خلف الصف (رواہ احمد وابن ماجۃ۔ صححہ البوصیری۔ بلوغ جزء ۵ ص ۳۲۸)

[6] عن انس قال اقامنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یمینہ واقام المرأۃ خلفنا (صحیح مسلم)

[7] رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ ان یعید الصلوٰۃ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی۔ حسنہ الترمذی وصححہا احمد وابن خزیمۃ وغیرھما مرعاۃ $\frac{3}{94}$)

[8] صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرتہ والناس یأتمون بہ من وراء الحجرۃ (رواہ ابوداؤد عن عائشۃ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ $\frac{3}{103}$)

[9] عن جابر قال اقامنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یمینہ ثم جاء جبار فقام عن یسارہ فاخذ بیدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ (صحیح مسلم باب حدیث جابر الطویل) عن ابن عباس قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... فجرنی فجعلنی حذاءہ (رواہ احمد۔ بلوغ $\frac{5}{291}$ وسکت علیہ الحافظ۔ فتح $\frac{1}{179}$ وسندہ صحیح)

اگر امام کے علاوہ ایک مرد ہو اور ایک عورت تو مرد امام کی داہنی طرف کھڑا ہو اور عورت پیچھے کھڑی ہو۔ [1]
امام اس وقت تک صلوٰۃ شروع نہ کرے جب تک تمام صفیں سیدھی نہ ہو جائیں [2]
صف کو ملائے، توڑے نہیں [3]
جہاں تک ہوسکے پہلی صف میں کھڑا ہونے کی کوشش کرے کیونکہ پہلی صف میں کھڑا ہونے کی بڑی فضیلت ہے [4]
اگر دو آدمیوں کی جماعت میں تیسرا آدمی شامل ہو جائے تو امام کو چاہیئے کہ دونوں مقتدیوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر ان کو پیچھے کر دے [5]
بالغ اور دانشمند لوگ آگے کھڑے ہوں، پھر اسی طرح حسبِ مراتب کھڑے ہوتے چلے جائیں [6]
عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے بنائی جائیں [7] مردوں کے پیچھے لڑکوں کی اور لڑکوں کے پیچھے عورتوں کی صفیں بنائی جائیں [ع]
پہلے اقامت کہی جائے پھر جب امام آتا دکھائی دے تو کھڑے ہو کر صفیں بنائی جائیں۔ امام کے مصلّٰی پر پہنچنے سے پہلے سب لوگوں کو صفیں بنا لینی چاہئیں [8]
صفیں سیدھی کرنے کی ہدایت کرتے وقت امام لکڑی ہاتھ میں رکھے [9]

ف ۱ عن انس قال اقامنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یمینہ واقام المرأۃ خلفنا (صحیح مسلم)

ف ۲ إذا استوینا کبر (ابوداؤد عن النعمان۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۳۴۲)

ف ۳ من وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ (ابوداود۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۳۴۴)

ف ۴ لو یعلمون ما فی الصف الاوّل لاستھموا (صحیح بخاری ۱/۸۴)

ف ۵ قال جابر اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار فقام عن یسارہ فاخذ بیدینا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ (صحیح مسلم باب حدیث جابر الطویل)

ف ۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلنی منکم أولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثلثاً (صحیح مسلم)

ف ۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا آخرھا وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا (صحیح مسلم) وعن انس قال صلیت أنا ویتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وام سلیم خلفنا (صحیح مسلم)

ف ۸ ان الصّلوٰۃ کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فیأخذ الناس مصافھم قبل ان یأخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامہ (صحیح مسلم) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا أقیمت فلا تقوموا حتی ترونی قد خرجت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ف ۹ اخذہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیمینہ ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفکم (صحیح ابن حبان جزء ۴ ص ۳۰۔ سندہ صحیح)

ع فصف الرجال ثم صف الولدان خلف الرجال ثم صف النساء خلف الولدان (مسند احمد جزء ۵ ص ۳۱۲ و ص ۳۴۴۔ سندہ صحیح)

صفیں سیدھا کرنے والوں کے ہاتھوں میں اپنے آپ کو نرم کر دے [۱]
امام کو چاہیئے کہ خود بھی صفوں کو سیدھا کرے اور مبالغہ کے ساتھ کرے [۲]
امام صفوں میں پھرے اور مقتدیوں کے کندھوں اور سینے پر ہاتھ رکھے اور ان سے کہے سیدھے ہو جاؤ، آگے پیچھے نہ ہو [۳]

مسجد

جب مسجد میں داخل ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے پھر یہ دعاء پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ :۔ اے اللہ، میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے [۴]

مسجد میں داخل ہونے کی دوسری دعاء :۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

ترجمہ :۔ میں شیطان مردود سے اللہ عظمت والے کی پناہ طلب کرتا ہوں اور اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینوا بایدی اخوانکم (رواہ ابوداؤد وصححہ الحاکم وابن خزیمۃ۔ مرعاۃ جلد ۲ ص۹۳ وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۳۴۴)

[۲] کان یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح (صحیح مسلم)

[۳] کان یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا ولا تختلفوا (صحیح مسلم) یتخلل الصفوف من ناحیۃ الی ناحیۃ یمسح صدورنا (رواہ النسائی وسندہ صحیح)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک (صحیح مسلم) اذا دخل احدکم المسجد کلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک (مسند ابی عوانہ ۱/۴۱۴۔ سندہٗ صحیح) (ابوداؤد عن ابی حمید۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۱۵۰)۔

نوٹ:۔ جو شخص اس دعا کو پڑھ لے تو شیطان کہتا ہے آج باقی تمام دن کے لئے یہ مجھ سے محفوظ ہوگیا۔ [1]

مسجد میں داخل ہو تو پہلے سیدھا پیر اندر رکھے، مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پیر باہر نکالے [2]

جب مسجد سے باہر نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ [عہ]

ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے مردود شیطان سے محفوظ رکھ۔

یا مسجد سے نکلتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ دعاء پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل طلب کرتا ہوں۔ [3]

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔ اگر بھول جائے تو یاد آتے ہی کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھے۔ [4]

اگر جمعہ کے دن کوئی شخص ایسی حالت میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو بھی دو رکعت ضرور پڑھے لیکن ہلکی پڑھے [5]

مسجد میں گم شدہ جانور تلاش نہ کرے، اگر کوئی شخص تلاش کرے تو اس کو مخاطب کر کے یہ کہے:

لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اسے تیری طرف نہ لوٹائے۔ [6]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل المسجد اعوذ باللہ .... الخ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۳۴)

[2] قال انس من السنۃ اذا دخلت المسجد ان تبدأ برجلک الیمنی واذا خرجت ان تبدأ برجلک الیسری (رواہ الحاکم وصححہ ووافقہ الذہبی۔ المستدرک ۱/۲۱۸) [عہ] قال اذا دخل احدکم المسجد فلیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیقل اللّٰھم اجرنی ...... (المستدرک ۱/۲۰۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج (احدکم) فلیقل اللّٰھم انّی اسئلک من فضلک (صحیح مسلم) واذا خرج فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیقل اللّٰھم انّی اسئلک ..... مسند ابی عوانۃ جزء اوّل صہ ۴۱۴ وسندہ صحیح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قعد سلیک قبل ان یصلی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارکعت رکعتین فقال لا قال قم فارکعھما (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیک (صحیح مسلم)

بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہ آئے۔ [۱]

مسجد میں تھوکے نہیں، اگر کچے فرش پر اتفاق سے تھوک دے تو اُسے مٹی میں دبا دے [۲]

اگر مسجد کی دیوار پر تھوک نظر آئے تو اُسے کھُرچ ڈالے اور اس کی جگہ خوشبو لگا دے [۳]

اپنے محلہ اور شہر میں مسجد بنائے۔ اس کو پاک و صاف رکھے اور اس میں خوشبو کا اہتمام کرے [۴]

مسجد بہت سادہ ہو [۵]

مسجد میں مشاعرہ منعقد نہ کرے، نہ خرید و فروخت کرے [۶]

اگر کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھے تو یہ کہے:-

لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ [۷]

بحالت صلوٰۃ نہ سامنے تھوکے اور نہ دائیں طرف بلکہ بائیں طرف تھوکے بشرطیکہ بائیں طرف کوئی نہ ہو یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے اور اُسے مٹی میں دبا دے [۸] ورنہ کپڑے میں تھوکے اور اُسے مسل دے [۹] پیچھے اگر کوئی نہ ہو تو پیچھے تھوک سکتا ہے [۱۰]

(دما یفعلون بنخعف (احمد، سندہ صحیح - بلوغ ۲/۱۰۵)

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای نخامۃ فی جدار المسجد فتناول حصاۃ فحکہا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببنیان المسجد فی الدور وأمر بہا ان تنظف وتطیب (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ ۲/۷۹ والتعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۲۲۲) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنا ان نصنعها فی دیارنا ونصلح صنعتہا وتطہرھا (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ نیل الاوطار جزء ۲ ص ۱۲۸)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما أمرت بتشیید المساجد (رواہ ابوداؤد وابن حبان وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۲ ص ۱۲۵)

[۶] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والاشتراء فیہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ ابن خزیمۃ۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۱۷۸)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک (رواہ الترمذی وصححہ الحاکم۔ مرعاۃ ۲/۱۷۹، سندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۲۲۸) [۸] اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یبصق امامہ .... ولا عن یمینہ .... ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فیدفنہا وفی روایۃ تحت قدمہ الیسری (صحیح بخاری و صحیح مسلم) [۹] ثم اخذ طرف ردائہ فبصق فیہ ردّ بعضہ علی بعض فقال او یفعل ھکذا (صحیح بخاری) [۱۰] وابصق خلفک او تلقاء شمالک ان کان فارغًا (ابن خزیمۃ ۲/۴۴، سندہ صحیح)

مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے [1]

بحالت جنابت کوئی مرد یا عورت مسجد میں داخل نہ ہو جب تک نہا نہ لے اور نہ کوئی عورت اذیتِ ماہانہ کی حالت میں مسجد میں داخل ہو جب تک نہا نہ لے [2]

اذان ہونے کے بعد بغیر نماز ادا کئے مسجد سے باہر نہ جائے [3]

مسجد میں اپنے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ کرے [4]

اگر مسجد میں کسی کو اونگھ آئے تو اُسے چاہیئے کہ جگہ بدل دے [5]

مسجد میں نہ قصاص لے اور نہ حد قائم کرے [6]

جب وضو کرکے مسجد کے لئے روانہ ہو تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے۔ [7]

مسجد کو راستہ نہ بنائے [8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم فی المسجد فلا یشبکن (رواہ احمد بسند حسن عن غلام ابی سعید وبسند جید عن کعب بن عجرہ۔ بلوغ الامانی جزء ۳ ص ۵۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا احل المسجد لحائض ولا جنب (رواہ ابوداؤد صححہ ابن خزیمۃ۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۵۱۹) عن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد فقلت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک (صحیح مسلم)

[3] رای ابوہریرۃ رجلا یجتاز المسجد خارجا بعد الاذان فقال اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۳/۴۳ ومرعاۃ ۳/۸۰)

[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوطن الرجل المکان فی المسجد (رواہ ابوداؤد والنسائی۔ سکت عنہ المنذری۔ مرعاۃ ۲/۴۶۲۔ سندہٗ حسن۔ التعلیقات ۱/۲۸۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذٰلک الی غیرہ (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۲۰۱)

[6] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یستقاد بالمسجد وان تنشد الاشعار وان تقام فیہ الحدود (احمد ۳/۴۳۴، ابوداؤد، سندہ حسن۔ ارواء الغلیل للالبانی ۷/۳۶۱ ولہ شواھد)

[7] اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءہٗ ثم خرج عامدًا الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی الصلوٰۃ (احمد وابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ صححہ الحاکم ۱/۲۰۶)

[8] لا تتخذوا المساجد طرقًا الا لذکر او صلاۃ (طبرانی کبیر ۳/۱۹۴/۲۔ سندہ حسن۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد ۳ ص ۳)

متفرق مسائل

حمام میں اور ایسی جگہ جہاں قبریں ہوں صلوٰۃ نہ پڑھے [1]

نہ قبر کی طرف منہ کرکے صلوٰۃ پڑھے [2]

نجاست اور جانوروں کو ذبح کرنے کے مقامات، راستوں اور اونٹوں کے باڑوں میں اور کعبہ کی چھت پر صلوٰۃ نہ پڑھے [3]

فرض کے علاوہ دوسری صلوٰتوں کا ثواب بہ نسبت مسجد کے گھر میں زیادہ ملتا ہے لہٰذا سنت و نوافل گھر میں پڑھنے کی کوشش کرے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۴۸۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلوا الی القبور (صحیح مسلم عن ابی مرثدؓ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع مواطن لا تجوز فیھا الصلوٰۃ ..... الخ (رواہ ابن ماجۃ عن عمرؓ وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۴۸۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ المرء فی بیتہٖ افضل من صلاتہٖ فی مسجدی ھٰذا الا المکتوبۃ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل)

امامت

امام مقتدیوں کے مقابلے میں بلند مقام پر کھڑا نہ ہو[1]

امام اس کو بنایا جائے جو سب سے زیادہ کتاب اللہ کا قاری ہو۔ اگر اس معاملے میں سب برابر ہوں تو اُسے امام بنایا جائے جو سنت کا سب سے زیادہ عالم ہو۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو اس کو امام بنایا جائے جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو اُسے امام بنایا جائے جو عمر میں سب سے بڑا ہو[2]

کسی دوسرے کی حکومت کی جگہ یا کسی دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت کے کوئی شخص امامت نہ کرے[3]

اگر جماعت کے لوگ کسی شخص کی امامت کو پسند نہ کریں تو وہ شخص امامت نہ کرے[4]

امام کو چاہیے کہ نماز کو طول نہ دے بلکہ تخفیف کرے اور سب سے زیادہ کمزور شخص کا لحاظ کرے[5]

جب کسی قوم سے ملنے جائے تو ان کو نماز نہ پڑھائے۔ انہی میں سے کوئی آدمی نماز پڑھائے[6]

---

[1] ان حذیفۃ ام الناس بالمدائن صلی وکان فاخذ ابو مسعود ..... فقال الم تعلم انھم کانوا ینھون عن ذلک (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۹۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ہجرۃ فان کانوا فی الہجرۃ سواء فاقدمھم سنًا (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤمن الرجل فی اھلہ ولا فی سلطانہ ..... الا باذنہ (صحیح مسلم باب من احق بالامامۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترتفع صلاتھم فوق رؤسھم شبرًا رجل ام قوما وھم لہ کارھون (رواہ ابن ماجۃ عن ابن عباس وسندہٗ صحیح۔ ابن ماجۃ جلد اوّل ص ۳۰۸)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم للناس فلیخفف (صحیح بخاری و صحیح مسلم) واقتد باضعفھم (رواہ احمد والاربعۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۳ ص ۲۷)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زار احدکم قوما فلا یصل بھم ولیصل بھم رجل منھم (مسند احمد۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۱۹۲)

اگر کوئی عورت جماعت میں شامل ہو اور اس کے بچے کے رونے کی آواز آئے تو نماز میں تخفیف کردے اور قرأت مختصر کردے [۱]

اقامت کے بعد امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کی طرف منہ کر کے صفوں کو سیدھا کرنے کی ہدایت کرے [۲]

امام کو صفوں میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا کر لوگوں کے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ رکھ کر خود صفوں کو ٹھیک کرنا چاہیئے [۳]

اگر امام کی آواز سب کو سنائی نہ دے تو کوئی دوسرا آدمی بلند آواز سے اللہ اکبر کہے [۴]

جو شخص نماز میں قبلہ کی طرف تھوکے اسے امام نہ بنائے [۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاقوم فی الصلوٰۃ ارید ان اطول فیھا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوٰتی کراھیۃ ان اشق علی امہ (صحیح بخاری عن ابی قتادۃ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمع بکاء الصبی مع امہ وھو فی الصلوٰۃ فیقرأ بالسورۃ الخفیفۃ (صحیح مسلم)

[۲] عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجھہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا (صحیح بخاری باب اقبال الامام علی الناس)

[۳] عن ابی مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا (صحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصفوف من ناحیۃ الی ناحیۃ یمسح مناکبنا وصدورنا (رواہ ابوداؤد والنسائی واللفظ للنسائی وسندہ صحیح)

[۴] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس وابوبکر یسمعھم التکبیر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۵] ان رجلا امر قوما فبصق فی القبلۃ ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی لکم (ابوداؤد، سکت عنہ المنذری مرعاۃ ۲/۱۹۳ وروی الطبرانی نحوہ عن ابن عمر وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی ۱/۲۳۲)

اگر کتاب اللہ کا سب سے بڑا قاری کوئی نابالغ لڑکا ہو تو امام اُسے ہی بنایا جائے [1]

اگر کتاب اللہ کا سب سے بڑا قاری غلام ہو تو اُسے امام بنایا جائے [2]

جو شخص صلوٰۃِ فرض پڑھ چکا ہو وہ دوسرے لوگوں کو فرض صلوٰۃ پڑھا سکتا ہے۔ امام کی یہ صلوٰۃ نفل ہوگی [3]

نابینا شخص کو امام بنایا جا سکتا ہے [4]

اگر کسی مجبوری کی وجہ سے امام بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھیں [5]

کوئی شخص لوگوں کی امامت نہ کرے سوائے اس صورت کے کہ وہ اجازت دیں [6]

---

[1] عن عمرو بن سلمة رضی اللہ عنه قال لم یکن احد اکثر قرآنا منی ... فقدمونی بین ایدیهم وانا ابن ست او سبع سنین (صحیح بخاری)

[2] لما قدم المهاجرون الاولون المدینة کان یؤمهم سالم غلام ابی حذیفة وکان اکثرهم قرآنا (صحیح بخاری عن ابن عمرؓ)

[3] کان معاذؓ یصلی مع النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم یاتی قومه فیصلی بهم (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن جابرؓ) فیصلی بهم وهی له نافلة (مصنف عبد الرزاق وسنده صحیح مرعاة جلد ۲ ص ۱۳۶)

[4] استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابن ام مکتوم یؤم الناس وهو اعمٰی (رواه ابوداؤد عن انسؓ وسنده صحیح۔ التعلیقات جزء اول ص ۳۵۰ وروی نحوه ابویعلی عن عائشةؓ ورجاله رجال الصحیح۔ مرعاة جلد ۲ ص ۱۰۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی جالسا فصلوا جلوسا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] لا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یؤم قوما الا باذنهم (صحیح ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ایصلی الرجل وهو حاقن ۱/۲۰)

امام فرض صلوٰۃ کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف منہ کرکے اتنے عرصہ بیٹھے جتنے عرصہ میں:-

" اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ "

پڑھا جا سکے [۱]

پھر اسے چاہیئے کہ مقتدیوں کی طرف منہ کرکے اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو [۲]

منہ خواہ سیدھی طرف موڑ کر بیٹھے یا الٹی طرف موڑ کر بیٹھے [۳]

لیکن زیادہ تر سیدھی طرف موڑ کر بیٹھے [۴]

اگر امام بیٹھ کر صلوٰۃ پڑھائے اور اپنے داہنی طرف کسی کو نائب بنا کر کھڑا کرے تو پھر مقتدی کھڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھ سکتے ہیں [۵]

اگر امام کھڑے ہو کر صلوٰۃ نہ پڑھا سکے تو وہ کسی دوسرے کو امام بنا کر خود اس کے پیچھے بیٹھ کر صلوٰۃ ادا کر سکتا ہے [۶]

امام کو چاہیئے کہ دعاء صرف اپنی ذات خاص کے لئے نہ کرے بلکہ دعا میں سب کو شریک کرے [۷]

---

[۱] كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سلم لم يقعد الا مقدار ما يقول اللهم انت السلام و منك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام (صحیح مسلم ۔ کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ جزء اول صہ ۲۱۸)

[۲] عن البراء كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم احببنا ان نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه (صحیح مسلم جزء اول صہ ۲۴۶)

[۳] رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن يمينه (صحیح مسلم عن انسؓ) رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن شماله (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن مسعودؓ)

[۴] عن البراء كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم احببنا ان نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه (صحیح مسلم جزء اول صہ ۲۴۶)

[۵] فاجلساه الى جنب ابي بكر فجعل ابو بكر يصلي وهو يأتم بصلاة النبي صلى الله عليه وسلم والناس بصلاة ابي بكر والنبي صلى الله عليه وسلم قاعد (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب انما جعل الامام لیؤتم بہ جزء اول صہ ۱۷۶)

[۶] عن عائشة الصديقة صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف ابي بكر في مرضه التي مات فيه قاعدا رواه الترمذي وصححه في كتاب الصلوٰۃ باب ما جاء اذا صلى الامام قاعدا فصلوا قعودا جزء اول صہ ۱۱ وروى الترمذي نحوه عن انس وصححه جزء اول صہ ۱۱ [۷] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يختص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم (ابوداؤد کتاب الطہارت ۔ سندہ حسن)

لباس

عورت بغیر دوپٹہ کے صلوٰۃ نہ پڑھے [1]

اور نہ ایسی حالت میں صلوٰۃ ادا کرے کہ اس کے قدموں کی پشت کھلی ہوئی ہو [2]

کندھوں پر اس طرح کپڑا نہ ڈالے کہ دونوں طرف لٹکتا رہے نہ کپڑے وغیرہ سے منہ کو ڈھانپے [3]

جوتے پہن کر صلوٰۃ پڑھی جاسکتی ہے [4]

اگر جوتے پہن کر صلوٰۃ ادا نہ کرے تو انہیں اُتار کر بائیں طرف رکھ لے، اگر بائیں طرف کوئی آدمی ہو تو دونوں پیروں کے درمیان رکھے [5]

مرد ہو یا عورت صلوٰۃ پڑھتے وقت کامل زینت دینے والا لباس پہنے [6]

اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی چادر ہو تو وہ اس کو اس طرح اوڑھے کہ کندھے ڈھک جائیں [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقبل صلوٰۃ حائض الا بخمار (رواہ الترمذی وحسنہ وصححہ الحاکم مرعاۃ جزء ۲ صہ ۲۱)

[2] اذا کان الدرع سابغاً یغطی ظہور قدمیھا (رواہ ابوداؤد عن ام سلمۃ رضؓ، صححہ الحاکم وقواہ الشوکانی۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۱ وصححہ الذہبی۔ المستدرک جزء اول صہ ۲۵۰)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السدل فی الصلوٰۃ وان یغطی الرجل فاہ (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن۔ التعلیقات جزء اول صہ ۲۳۸ وصححہ الحاکم والذھبی۔ التعلیقات لاحمد شاکر علی الترمذی)

[4] عن ابی سلمۃ قال سألت انساً اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لایکون علی یسارہ احد ولیضعھما بین رجلیہ (ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء اول صہ ۵۰۵) وفی روایۃ اولیصل فیھما (ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اول صہ ۲۳۹)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف - ۳۱)

[7] لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیٔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضؓ واللفظ لمسلم

جس لباس کو پہن کر صحبت کی ہو اس کو پہن کر صلوٰۃ پڑھی جا سکتی ہے [1]
اگر جماع کرتے وقت کپڑے میں نجاست لگ جائے تو اُسے دھو ڈالے [2]

تعداد رکعات

فجر[3] :- ۲ سُنّت ۲ فرض

ظہر[4] :- ۴ یا ۲ سُنت ۴ فرض ۲ سُنّت ۲ مستحب

عصر[5] :- ۲ یا ۴ مستحب ۴ فرض

[1] عن معاویۃ رضی اللہ عنہ انہ سأل ام حبیبۃؓ هل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی یجامعها فیہ فقالت نعم اذا لم یر فیہ اذًی (رواہ ابوداؤد ورجالہ ثقات ۔نیل جزء ۲ ص ۱۰۰ وسندہ صحیح)
[2] کنت اغسل الجنابۃ من ثوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری جزء اوّل ص ۶۷)
[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر صلی رکعتین (صحیح مسلم عن عائشۃ) قال ابن عمرؓ حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... رکعتین قبل الغداۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل الظهر اربعًا ..... یصلی رکعتین (بعد الظهر) [صحیح مسلم عن عائشۃ بعد]
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظهر واربع بعدها حرم اللہ علی النار (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ الترمذی) قال ابن عمرؓ حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظهر ورکعتین بعد الظهر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرءً صلی قبل العصر اربعًا (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی ۔حسنہ الترمذی وصححہ ابن خزیمۃ وابن حبان مرعاۃ جلد ۲ ص ۱۵۰) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر رکعتین (ابوداؤد وسندہ حسن ۔التعلیقات جزء اوّل ص ۳۶۸)

مغربؔ :۔ ۲ مستحب ۳ فرض ۲ سنت

عشاءؔ :۔ ۴ فرض ۲ سنت ۲ مستحب

جمعہؔ :۔ ۲ فرض ۴ سنت

عیدؔ :۔ ۲ فرض

تہجد یا قیام رمضان یا وترؔ :۔ ۱۲ یا ۱۰ یا اس سے کم (جفت تعداد میں) مستحب ۱ سنت یعنی وتر

نوٹ : مستحب سے مراد وہ نوافل ہیں جنکا ذکر احادیث میں ملتا ہے اور جنکی عام نوافل سے زیادہ فضیلت ہے

ؔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس المغرب . ثم یدخل فیصلی رکعتین (صحیح مسلم عن عائشہؓ) کنا نصلی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد غروب الشمس قبل صلوٰۃ المغرب (صحیح مسلم عن انسؓ) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلاۃ ..... لمن شاء (صحیح بخاری عن عبداللہ بن مغفل) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا قبل صلوٰۃ المغرب، قال فی الثالثۃ لمن شاء (صحیح بخاری عن عبداللہ المزنی) وزاد ابوداؤد "رکعتین"، وسندہٗ صحیح فتح الباری جزء ۳ صہ ۳۰۲)

ؔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس العشاء ..... فیصلی رکعتین (صحیح مسلم عن عائشہ) فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم جاء الی منزلہ فصلی اربع رکعات (صحیح بخاری عن ابن عباسؓ)

ؔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعا (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃؓ)

ؔ عن عمرؓ قال صلوٰۃ السفر رکعتان وصلوٰۃ الاضحٰی رکعتان وصلوٰۃ الفطر رکعتان وصلوٰۃ الجمعۃ رکعتان تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد والنسائی ۔ رجالہ ثقات وقد روی من طریق اخری باسانید رجالہا ثقات ۔ نیل ۳/۲۰۷ وروی ابن خزیمۃ وسندہ صحیح ۔ ابن خزیمۃ ۲/۳۴۰ ورواہ البیہقی بسند صحیح عن عمرؓ موقوفا ۔ بلوغ جزء ۶ صہ ۱۰۷)

ؔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنٰی مثنٰی فاذا اردت ان تنصرف فارکع رکعۃ توتر لک ما صلیت (صحیح بخاری باب ماجاء فی الوتر)

متفرق مسائل

دو صلوٰتوں (یعنی فرض اور سُنّت وغیرہ) کے درمیان فصل کرے۔ سلام پھیرتے ہی فوراً دوبارہ نیت نہ باندھے جب تک بات نہ کرے یا اس جگہ سے ہٹ نہ جائے [1]

صبح کی سنتیں پڑھ کر تھوڑی دیر سیدھی کروٹ لیٹ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیٹنے کا حکم دیا ہے [2]

عصر کی ۴ رکعتیں جو فرض سے پہلے پڑھی جائیں ان میں دو، دو رکعت پر سلام پھیرنا چاہیئے [3]

دن اور رات کے تمام نوافل اور سنتوں میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا چاہیئے [4]

نوافل بیٹھ کر پڑھے جا سکتے ہیں لیکن ثواب آدھا ملے گا۔ اگر لیٹ کر پڑھے گا تو بیٹھ کر پڑھنے والے کے ثواب کا نصف ثواب ملے گا [5]

صبح صادق ہونے کے بعد دو رکعت سنت (اور دو رکعت فرض) کے علاوہ صلوٰۃ نہ پڑھے [6]

---

[1] امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا نوصل صلوٰۃ حتی نتکلم او نخرج (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ عن معاویہؓ)

[2] اذا صلی رکعتی الفجر یضطجع علی شقۃ الایمن (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عائشہؓ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم رکعتی الفجر فلیضطجع علی یمینہ (رواہ ابوداؤد و الترمذی و سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صلا۱)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینھن بالتسلیم (رواہ الترمذی و النسائی وحسنہ الترمذی و الالبانی۔ التعلیقات جلد اول ص۳۶۸)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل والنھار مثنیٰ مثنیٰ (رواہ ابوداؤد عن ابن عمرؓ و صححہ البخاری۔ نیل جزء ۳ ص۶۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی قاعداً فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائماً فلہ نصف اجر القاعد (صحیح بخاری باب صلوٰۃ القاعد)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر فلا صلوٰۃ الا رکعتی الفجر (طبرانی اوسط عن ابی ہریرۃؓ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص۱۷۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلوا بعد الفجر الا سجدتین (ابوداؤد۔ ابن ماجۃ عن ابن عمرؓ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ ص۹۴۵)

مکہ معظمہ میں جمعہ کی نماز کے بعد آگے بڑھ کر ۲ رکعت پڑھے پھر آگے بڑھ کر ۴ رکعت پڑھے لہ

جب صبح کی صلوٰۃ کے لئے مسجد روانہ ہو تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا ۔

(ترجمہ)

اے اللہ میرے دل کو نور سے معمور کر دے، میری زبان میں نور کر دے، میری آنکھ میں نور کر دے، میرے کان میں نور کر دے، میرے پٹھے میں نور کر دے، میرے گوشت میں نور کر دے۔ میرے خون میں نور کر دے، میرے بالوں میں نور کر دے، میری جلد میں نور کر دے، میرے داہنی طرف نور کر دے، میرے بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے، میرے نفس میں نور کر دے، میرے لئے نور کو بڑا کر دے، اے اللہ! مجھے نور عطا فرما لہ

لہ كان ابن عمرؓ اذا صلى الجمعة بمكة تقدم فصلى ركعتين ثم يتقدم فيصلى اربعًا .... قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله (رواه ابوداؤد وسنده صحيح. التعليقات جزء اول صـ ۲۷۲)

لہ خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الصلوٰة وهو يقول اللّٰهم اجعل فى قلبى نورا (صحيح مسلم عن ابن عباسؓ)

جمعہ کے فرضوں سے پہلے مستحب رکعات کی تعداد مقرر نہیں [1]

مسنون قرأت

فجر
فرض صلوٰۃ میں

سورۂ قٓ [2] اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ [3] سورۂ مؤمنون [4]
سورۂ حجرات تا سورۂ بروج [5] دونوں رکعتوں میں سے ہر رکعت میں سورۂ زلزال [6]
سورۂ طور [7] سورۂ واقعہ [8] سورۂ یٰسٓ [9] سورۂ صٓفّٰت [10]

فجر کی صلوٰۃ میں ۶۰ تا ۱۰۰ آیات تلاوت کی جائیں [11]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل ..... فصلّٰی ما قدر لہ ..... (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضؓ)

[2] صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رضؓ

[3] صحیح مسلم عن عمرو بن حریث

[4] صحیح مسلم عن عبد اللہ بن السائب رضؓ

[5] رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ وسندہٗ صحیح ۔مرعاۃ جلد اوّل ص۶۱۹

[6] رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح (التعلیقات جزء اوّل ص۲۷۳)

[7] صحیح بخاری عن ام سلمۃ باب طواف النساء وباب من صلّی رکعتی الطواف خارجًا من المسجد

[8] ابن خزیمۃ جلد اوّل ص۲۶۵ وسندہٗ صحیح

[9] رواہ احمد وسندہٗ صحیح ۔صلاۃ النبی للالبانی ص۱۰۸ وبلوغ جلد ۲ ص۲۳۱

[10] رواہ ابو یعلیٰ والمقدسی فی المختارۃ ۔صلاۃ النبی للالبانی ص۱۰۸

[11] کان النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم یصلّی الصّبح ..... ویقرأ فیہما ما بین الستین الی المائۃ (صحیح بخاری کتاب المواقیت)

جمعہ کے دن فرض صلوٰۃ میں | الٓمّٓ تَنْزِيْل پہلی رکعت میں اور ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ دوسری رکعت میں [1]

سفر میں فرض صلوٰۃ میں | سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ [2]

سُنّتوں میں | قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [3]

یا

پہلی رکعت میں یہ آیت پڑھے:۔

قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَاۤ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۳۶)

اور دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھے:۔

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (اٰل عمران - ۵۲) [4]

---

[1] صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

[2] رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اول صہ ۲۶۸

[3] صحیح مسلم

[4] صحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ

ظہر
فرض صلوٰۃ میں

وَاللَّيْل [1] ، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى [2] ، بُرُوْج وطَارِق [3]
شَمْس و اِنْشِقَاق وغَاشِيَة [4]
پہلی دو رکعتوں میں تقریباً تیس تیس آیتیں اور آخری دو میں تقریباً پندرہ پندرہ [5]

عصر
فرض صلوٰۃ میں

سورۃ بُرُوْج وطَارِق [6] ، ولَيْل و شَمْس [7]
پہلی دو رکعتوں میں تقریباً پندرہ پندرہ آیتیں اور آخری دو میں ان کا نصف [8]

مغرب
فرض صلوٰۃ میں

سورۃ طور [9] والمرسلات [10] واعراف (دو رکعتوں میں متفرق مقامات سے) [11]
پہلی دو رکعتوں میں سورۃ لَمْ يَكُنْ سے آخر قرآن مجید تک کی سورتیں [12]
سورۃ محمد [13] و سورۃ والتِّين [14]

---

[1] صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃؓ
[2] صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃؓ
[3] رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ الترمذی
[4] ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح (ابن خزیمۃ جلد اوّل ص ۲۵۷)
[5] صحیح مسلم عن ابی سعیدؓ
[6] رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ الترمذی
[7] ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح (ابن خزیمۃ جلد اوّل ص ۲۵۷)
[8] صحیح مسلم عن ابی سعیدؓ
[9] صحیح مسلم عن جبیر بن مطعمؓ
[10] صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ام الفضلؓ
[11] رواہ النسائی عن عائشہؓ وسندہٗ صحیح (التعلیقات جزء اوّل ص ۲۶۸)
[12] رواہ النسائی عن ابی ہریرۃؓ وسندہٗ صحیح (مرعاۃ جلد اول ص ۶۱۹)
[13] الطبرانی والمقدسی ۔ سندہٗ صحیح (صلوٰۃ النبیؐ للالبانی ص ۱۱۴)
[14] احمد والطیالسی ۔ سندہٗ صحیح (صلوٰۃ النبیؐ ص ۱۱۴)

عشاء
فرض صلوٰۃ میں

سورۃ وَالشَّمْس ، سورۃ وَالضُّحٰی ، سورۃ وَالَّیْل ، سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی [1]
پہلی دو رکعتوں میں سورۃ بُرُوج سے سورۃ لَم یکن تک کی سورتیں [2]
سورۃ اقرأ [3] سورۃ والتین [4] سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ [5]

جمعہ
فرض صلوٰۃ میں

سورۃ جمعۃ اور سورۃ منافقون [6] یا سورۃ جمعۃ اور هَلْ اَتٰکَ یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ [7]

عید

سورۃ قٓ ، وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور سورۃ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ [8]

یا

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ [9]

---

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن جابرؓ
[2] رواہ النسائی عن ابی ہریرۃؓ وسندہٗ صحیح (مرعاۃ جلد اوّل ص ۶۱۹)
[3] صحیح مسلم عن جابرؓ [4] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن البراء
[5] صحیح بخاری عن ابی ہریرۃؓ [6] صحیح مسلم عن ابی ہریرۃؓ
[7] صحیح مسلم عن النعمان بن بشیرؓ [8] صحیح مسلم کتاب العیدین
[9] صحیح مسلم کتاب الجمعۃ عن النعمان بن بشیرؓ

متفرق مسائل

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مقابلہ میں بلند آواز سے قرأت نہ کرے [۱]

اگر قرآن مجید یاد نہ ہوسکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے۔ [۲]

جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھے تو پڑھنے والا جواب میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے [۳]

اگر امام قرأت میں غلطی کرے تو مقتدی بتادے [۴]

نوٹ :- قرأت کے باقی مسائل "قیام" کے عنوان کے تحت ص۱۷۰ تا ص۱۷۲ پر بیان کئے گئے ہیں۔

---

[۱] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یجھر بعضکم علی بعض بالقرآن (رواہ مالک واحمد عن البیاضی و سندہٗ صحیح ورواہ النسائی عن ابی سعید وسندہٗ صحیح. مرعاۃ جلد اوّل ص۶۲۳)

[۲] فان کان معک قرآن فاقرأ والا فاحمد اللّٰہ وکبرہٗ وھللہٗ ثم ارکع (رواہ الترمذی فی حدیث المسیٔ صلاتہ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل ص۲۵۳)

[۳] کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل ص۶۲۷)

[۴] صلی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقرأ فیھا فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی ...... ما منعک (رواہ ابوداؤد بسند صحیح۔ صلاۃ النبی للالبانی ص۱۳۱)

وہ اوقات جن میں صلوٰۃ پڑھنا منع ہے

① طلوعِ آفتاب کے وقت [1]

② غروب آفتاب کے وقت [2]

③ نصف النہار کے وقت [3]

④ صلوٰۃِ فجر کے بعد جب تک سورج بلند اور سفید نہ ہو جائے [4]

⑤ صلوٰۃِ عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے [5]

⑥ صبح صادق ہونے کے بعد (فرض کے علاوہ) کوئی نماز نہ پڑھے سوائے دو رکعت سنت کے۔ [6]

---

[1] و [2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمرؓ)

[3] وحین یقوم قائم الظھیرۃ (صحیح مسلم عن عقبہ بن عامرؓ)

[4] و [5] لا صلوٰۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلوٰۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس (صحیح بخاری) و فی روایۃ لا صلوٰۃ بعد صلوٰۃ العصر حتی تغرب الشمس ولا صلوٰۃ بعد صلوٰۃ الفجر حتی تطلع الشمس (صحیح مسلم) فلما ارتفعت الشمس وابیاضت قام فصلی (صحیح بخاری باب الاذان بعد ذھاب الوقت)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر فلا صلوٰۃ الا رکعتی الفجر (طبرانی اوسط سند صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص۱۸۲)

متفرق مسائل

صبح کی سُنتیں اگر جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے رہ جائیں تو وہ فرض کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہیں[1] بشرطیکہ طلوعِ آفتاب شروع نہ ہوا ہو اگر طلوع شروع ہو گیا ہو تو سورج کے بلند اور سفید ہو جانے کے بعد پڑھے[2]

اگر صلوٰۃ فجر کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے اور صلوٰۃ عصر کی ایک رکعت غروب آفتاب سے پہلے مل جائے تو ان صلوٰتوں کو پورا کر لے[3]

نوٹ :۔ طلوع آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت صلوٰۃ اس لئے منع ہے کہ ان اوقات میں کفّار سورج کو سجدہ کرتے ہیں[4]

اور نصف النہار کے وقت اس لئے منع ہے کہ اس وقت جہنم کو دہکایا جاتا ہے[5]

---

[1] رأى النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلوٰۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الصبح رکعتین فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھما فصلیتھما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ ابن خزیمۃ عن قیس وسندہ صحیح. مرعاۃ جلد ۲ صہ ۵۷)

[2] من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس (رواہ الترمذی وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۳ صہ ۲۱)
لاصلوٰۃ بعد الصبح حتّٰی ترتفع الشمس (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ....
(صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضہ) وفی روایۃٍ للبخاری فلیتم صلوٰتہ

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذٍ یسجد لھا الکفار (صحیح مسلم عن عمرو بن عبسۃ رضہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ تسجر جھنم (صحیح مسلم عن عمرو بن عبسۃ رضہ)

جماعت

مردوں کو جماعت سے صلوٰۃ ادا کرنا بہت ضروری ہے [1]

تین آدمی جہاں کہیں بھی ہوں انہیں جماعت سے صلوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے [2]

بلکہ دو کو بھی جماعت سے صلوٰۃ ادا کرنا چاہیئے [3]

اگر اذان کی آواز آتی ہو تو نابینا کو بھی جماعت سے صلوٰۃ پڑھنے کیلئے آنا ضروری ہے [4]

عورتوں پر جماعت سے صلوٰۃ پڑھنا ضروری نہیں لیکن اگر وہ رات کو مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو انہیں روکا نہ جائے [5]

البتہ ان کے گھر ان کے لئے مسجد سے بہتر ہیں (یعنی گھر میں صلوٰۃ پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے) [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد هممت ان امر بحطب .... ثم اخالف الی رجال (وفی روایۃ لمسلم لا یشهدون الصلوٰۃ) فاحرق علیهم بیوتهم (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ رض وروی مسلم نحوہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیهم الصلوٰۃ الا استحوذ علیهم الشیطٰن (رواہ ابوداؤد عن ابی الدرداء وسندہ صحیح ۔ نیل الاوطار جزء ۲ صہ ۲۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذنا واقیما ثم لیؤمکما اکبرکما (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لرجل اعمٰی) هل تسمع النداء بالصلوٰۃ قال نعم قال فاجب (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استأذنکم نساءکم باللیل الی المسجد فأذنوا لهن (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عمر رض)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیوتهن خیر لهن (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح ۔ التعلیقات جزء اول صہ ۲۳۴)

عورت کے لئے گھر میں بھی زیادہ سے زیادہ پوشیدہ جگہ میں صلوٰۃ پڑھنا بہتر ہے [۱]

اگر عورت مسجد آئے تو خوشبو لگا کر ہرگز نہ آئے [۲]

اگر کوئی شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو مسجد سے بغیر صلوٰۃ پڑھے نہ جائے [۳]

اگر مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ جماعت ہو چکی ہو تو دوسری جماعت کرلے [۴]

اگر قیام گاہ پر صلوٰۃ پڑھ چکا ہو پھر مسجد جائے، وہاں جماعت ہو رہی ہو تو جماعت میں شامل ہو جائے علیحدہ نہ بیٹھے [۵]

جماعت میں جتنے زیادہ آدمی ہوں گے اتنا ہی ثواب بھی بڑھتا چلا جائے گا [۶]

جماعت میں شامل ہونے کے لئے بھاگے نہیں بلکہ وقار سے چلتا ہوا آئے [۷]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰتك فی بیتك خیر لك من صلاتك فی حجرتك وصلوٰتك فی حجرتك خیر لك من صلوٰتك فی دارك وصلوٰتك فی دارك خیر لك من صلوٰتك فی مسجد قومك (احمد عن ام حمید وسندہٗ حسن ۔ مرعاۃ جزء ۲ صہ ۴، وروی نحوہٗ الحاکم عن ام سلمۃ وسندہٗ صحیح جلد اوّل صہ ۲۰۹ و روی نحوہٗ ابوداؤد عن ابن مسعودؓ وسندہٗ صحیح ۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شھدت احداکن المسجد فلا تمس طیبًا (صحیح مسلم)

[۳] امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰۃ فلا یخرج احدکم حتی یُصلی (رواہ احمد عن ابی ھریرہ وسندہ صحیح ۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۸) خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ فقال ابوھریرۃ اما ھٰذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم)

[۴] جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہٗ فقام رجل فصلی معہٗ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ الترمذی والمنذری وصححہ الحاکم والذھبی ۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۱۳۲)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معھم (رواہ ابو داؤد عن یزید وسندہٗ صحیح ۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۱۳۷)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الرجل مع الرجل ازکیٰ من صلاتہٖ وحدہٗ وصلاتہٗ مع الرجلین ازکیٰ ... (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وصححہ ابن السکن والعقیلی وابن المدینی ۔ نیل جزء ۳ صہ ۱۱۳)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون واتوھا تمشون وعلیکم الوقار والسکینۃ (صحیح بخاری)

جب اقامت ہو جائے تو نفل اور سنت نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو کر اس نماز کو ادا کرے جس کی اقامت ہوئی ہو۔[1]

جو شخص اذان کی آواز سنے اور پھر بھی بغیر کسی عذر کے جماعت سے صلوٰۃ نہ پڑھے تو اس کی صلوٰۃ نہ ہوگی[2]

اگر کوئی شخص صلوٰۃ شروع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہو تو جس رکن میں امام ہو وہ بھی اسی رکن میں اس کے ساتھ شامل ہو جائے[3]

جو رکعت یا رکعات رہ جائیں انہیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرے[4]

صرف عورتیں بھی اگر چاہیں تو جماعت کر سکتی ہیں۔ کسی بوڑھے مرد سے اذان دلوائیں، جو عورت امام بنے وہ صف کے بیچ میں کھڑی ہو۔ آگے نہ کھڑی ہو[5]

" اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ جماعت ہو چکی ہو تو اس کو جماعت کا ثواب ملے گا۔[6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ (صحیح مسلم جزء اول ص ۲۸۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع النداء فلم یجبہ فلا صلوٰۃ لہٗ الا من عذر (رواہ الدارقطنی و ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح، مرعاۃ جلد ۲ ص ۱۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل اعمیٰ ھل تسمع النداء بالصلوٰۃ فقال نعم قال فاجب (صحیح مسلم)

[3] قال معاذ لا اراہ علی حال الا کنت علیھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان معاذ قد سنّ لکم سنۃ کذلک فافعلوا (ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اول ص ۳۵۹) عن المغیرۃ قال تخلفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... وعبدالرحمٰن یصلی بھم فصلی مع الناس الرکعۃ الاخیرۃ فلما سلم عبدالرحمٰن قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتم صلاتہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام (رواہ الترمذی عن علیؓ وسندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص ۱۱۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا (صحیح بخاری)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورھا (ای ام ورقہ) فی بیتھا وجعل لھا مؤذنا یؤذن لھا وامرھا ان تؤم اھل دارھا قال عبدالرحمٰن انا رأیت مؤذنھا شیخا کبیرا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیق المغنی شرح دارقطنی ص ۱۵۵) وعن ریطۃ قالت امتنا عائشۃ فقامت بینھن فی الصلوٰۃ المکتوبۃ رواہ الدارقطنی وعبدالرزاق وسندہٗ صحیح۔ التعلیق المغنی ص ۱۵۵)

[6] من ...... راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ جل وعز مثل اجر من صلاھا وحضرھا (ابوداؤد باب فی من خرج یرید الصلوٰۃ فسبق بھا۔ سندہ صحیح۔ صحیح ابی داؤد ۱/۱۱۲)

سُترہ

سُترہ اس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی اپنے سامنے رکھ لیتا ہے تاکہ گذرنے والے سے اوٹ ہو جائے۔
سُترہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہیئے ۱؎ (یعنی تقریباً ایک فٹ یا ۳۰ سینٹی میٹر اونچا)
نمازی کے سامنے سے نہ گذرے اور نہ نمازی اور سُترہ کے درمیان سے گذرے ۲؎ و ۳؎
اگر کوئی شخص نمازی اور سُترہ کے درمیان سے گذرے تو نمازی کو چاہیئے کہ اُسے روکے، اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے ۳؎

سُترہ کو اپنے قریب رکھے ۴؎
سُترہ کے لئے نیزہ یا برچھی بھی گاڑی جا سکتی ہے ۵؎
جانور کو بھی سُترہ بنایا جا سکتا ہے ۶؎
سُترہ کے لئے تیر بھی گاڑا جا سکتا ہے ۷؎
اگر سامنے رکھنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو ایک خط ہی کھینچ لے ۸؎
امام کا سُترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے ۹؎
مصلی کے سامنے اگر کوئی لیٹا ہو تو کوئی حرج نہیں ۱۰؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل (صحیح مسلم)
۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیء ..... فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ (صحیح بخاری عن ابی سعید)
۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی سترۃ فلیدن منھا (رواہ ابوداؤد عن سھل وسندہ صحیح۔ التعلیقات جلد اول صہ ۲۴۳)
۵؎ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی العنزۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
۶؎ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض راحلتہ فیصلی الیھا (صحیح بخاری عن ابن عمرؓ)
۷؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیستتر لصلاتہ ولو بسھم (رواہ احمد عن سبرۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۳ صہ ۱۲۵)
۸؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم یکن معہ عصا فلیخط خطا (رواہ احمد وابوداؤد عن ابی ھریرۃ وسندہ حسن۔ نیل الاوطار جزء ۳ صہ ۴ وصححہ احمد وابن المدینی بلوغ جزء ۳ صہ ۱۲۸)
۹؎ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی العنزۃ بالناس ... الناس والدواب یمرون بین یدی العنزۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی جحیفۃ)
۱۰؎ عن عائشۃ انا معترضۃ بینہ وبین القبلۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

آداب نماز ایک نظر میں

جب نماز ادا کرے تو زینت بخش لباس پہن لے [1]

لباس کامل ہو، سر ڈھکا ہوا ہو [2]

نماز میں کسی قسم کی حرکت نہ کرے، سکون کے ساتھ تمام ارکان ادا کرے [3]

نماز میں ادب سے کھڑا ہو [4]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد (الاعراف - ۳۱) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ احق ان یتزین لہ (رواہ الطبرانی فی الکبیر و سندہ حسن - مجمع الزوائد جزء ۲ ص ۵۱) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جمیل یحب الجمال (صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر)

[2] عن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامۃ سوداء (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع علیہ ثیابہ ثم خرج الی الصلوٰۃ (صحیح مسلم باب نسخ الوضوء مما مست النار) مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بناصیتہ وعلی العمامۃ . . . . . (صحیح مسلم باب المسح علی الناصیہ والعمامۃ) وعن وائل قال . . . . . . وعلی الناس (ای اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ثیاب فیھا برانس (رواہ احمد - بلوغ الامانی جزء ۳ ص ۱۴۸ وسندہٗ صحیح)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکنوا فی الصلوٰۃ (صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ "وقوموا للہ قانتین" (البقرہ - ۲۳۸)

خضوع وخشوع ، عاجزی وانکساری کے ساتھ نماز ادا کرے [1]

نگاہ نیچی رکھے [2]

اِدھر اُدھر التفات نہ کرے [3]

نماز میں سلام کا جواب نہ دے ، البتہ ہاتھ کے اشارہ سے جواب دے [4]

نماز میں اتنا خشوع وخضوع ، ادب اور حضور قلب ہو گویا نمازی اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو سکے تو کم از کم اتنا خیال رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے [5]

نماز میں کوئی ایسا کام نہ کرے جو نماز کے منافی ہو [6]

بال نہ سمیٹے یعنی جُوڑا نہ باندھے اور کپڑے نہ سمیٹے [7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ قد افلح المؤمنون ۞ الذین ھم فی صلاتھم خاشعون (المؤمنون ۔ ۱ ، ۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھن عن ذلک اولتختطفن ابصارھم (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلاۃ العبد (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال ابن مسعود سلمت علیہ فلم یرد وقال (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان فی الصلوٰۃ شغلا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وعن ابن عمرؓ قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین کانوا یسلمون علیہ وھو فی الصلوٰۃ قال کان یشیر بیدہ (رواہ الترمذی وصححہ ۱/۱۱۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الاحسان) ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد ان کنت فاعلا فواحدۃ (صحیح بخاری باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ وصحیح مسلم باب کراھۃ مسح الحصی)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم لا اکف شعرًا ولا ثوبًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

نماز میں کپڑا اس طرح نہ اوڑھے کہ دونوں طرف کندھوں پر سے لٹکا رہے۔ منہ نہ ڈھانکے [1]
ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ نہ لٹکائے [2]
نماز بحالت اطمینان ادا کرے۔ کھانا حاضر ہو تو پہلے کھانا کھائے۔ بول و براز کی حاجت ہو تو پہلے اس حاجت سے فارغ ہو [3]
تمام ارکانِ نماز اطمینان سے ادا کرے، جلد بازی نہ کرے [4]
غرض یہ کہ نماز بہت ہی خوبصورتی سے ادا کرے [5]

[1] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السدل في الصلوٰة وأن يغطي الرجل فاه (رواه ابوداؤد والحاكم وصححه والذهبي۔ المستدرک جزء اوّل ص ۲۵۳)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جل ذكره لا يقبل صلوٰة رجل مسبل ازاره (رواه ابوداؤد وسنده صحيح مرعاة شرح مشكوٰة جلد دوم ص ۲۰۹)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوٰة بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الاخبثان (صحيح مسلم باب كراهة الصلوٰة بحضرة الطعام)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمسيء الصلوٰة ۔۔۔۔ حتى تطمئن راكعا ۔۔۔۔ حتى تطمئن ساجدا ۔۔۔ حتى تطمئن جالسا الخ (صحيح بخاری و صحيح مسلم)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تحسن صلاتك (صحيح مسلم باب الامر بتحسين الصلوٰة)

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا بہت اچھا کام ہے ١؎
مقیم کو چاہیئے کہ نماز ہر حال میں اپنے وقت پر ادا کرے ٢؎
مسافر "ظہر اور عصر" کو اور "مغرب اور عشاء" کو جمع کرکے پڑھ سکتا ہے ٣؎
پانی ملنے یا بیماری سے اچھا ہونے کا انتظار نہ کرے بلکہ وقت پر تیمم کرکے نماز ادا کرے ٤؎
اگر نماز کا وقت سوتے میں یا بھول میں نکل جائے تو یاد آتے ہی فوراً نماز ادا کرے ٥؎
نمازی کے سامنے ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیئے جو اُسے اپنی طرف مشغول کرے ٦؎
نمازی کے لباس میں یا اس کی جائے نماز میں ایسے نقش و نگار نہیں ہونے چاہئیں جو اس کو اپنی طرف متوجہ کریں ٧؎

١؎ عن عبد اللہ بن عمرو قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب فرجع من رجع وعقب من عقب فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسرعا قد حفزہ النفس وقد حسر عن رکبتیہ فقال ابشروا ھذا ربکم قد فتح بابا من ابواب السماء یباھی بکم الملئکۃ یقول انظروا الی عبادی قد قضوا فریضۃ وھم ینتظرون اخری (رواہ ابن ماجۃ فی باب لزوم الجماعۃ وسندہ صحیح۔ ابن ماجۃ جلد اول ص ۳۶)

٢؎ قال اللہ تعالیٰ "ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا" (النساء۔ ۱۰۳)

٣؎ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عجل علیہ السفر یؤخر الظھر الی اول وقت العصر فیجمع بینھما ویؤخر المغرب حتی یجمع بینھا وبین العشاء حین یغیب الشفق (صحیح مسلم) ولہ شواھد بغیر شرط العجلۃ

٤؎ قال اللہ تعالیٰ وان کنتم مرضیٰ ۔۔۔۔ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (النساء۔ ۴۳، المائدہ ۶)

٥؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوٰۃ او نام عنھا فکفارتھا ان یصلیھا اذا ذکرھا (صحیح مسلم باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ وروی البخاری نحوہ)

٦؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ امیطی عنا قرامک ھذا فانہ لا تزال تصاویرہ تعرض فی صلوٰتی (صحیح بخاری باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویر)

٧؎ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی خمیصۃ لھا اعلام ۔۔۔۔ فلما انصرف قال اذھبوا بخمیصتی ھذہ ... فانھا الھتنی انفا عن صلاتی (صحیح بخاری باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام)

صلوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

پہلی رکعت

قیام

جب صلوٰۃ ادا کرنے کھڑا ہو تو اپنی زینت کی چیزیں پہن لے یعنی اچھا صاف ستھرا کامل لباس پہن لے[1]

پھر قبلہ کی طرف منہ کرے[2]

سیدھا باادب کھڑا ہو جائے[3]

نہ آگے کی طرف جھکے نہ پیچھے کی طرف بلکہ حالتِ اعتدال میں رہے[4]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عند كل مسجد (الاعراف ۳۱) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلّٰی احدکم فلیلبس ثوبیہ فان اللہ عزوجل احق ان یزین لہ (رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن. مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ جلد اوّل ص ۵۰۶)

[2] فولوا وجوهكم شطرہٗ (البقرۃ ۱۴۴)

[3] قال اللہ تعالیٰ: قُومُوا للہ قانتین (البقرۃ ۲۳۸)

[4] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الصلوٰۃ اعتدل قائمًا (ابن ماجۃ عن ابی حمید) رجالہ ثقات (تقریب) وسندہ صحیح. حتی یقر کل عظم منہ فی موضعہ معتدلاً (ابوداؤد عن ابی حمید رجالہ ثقات (تقریب) و سندہ صحیح)

دونوں قدموں کو سیدھا اور برابر رکھے [1]

اگر فرض صلوٰۃ ہو تو اقامت کہے [2]

پھر سر جھکا لے [3] اور نگاہیں نیچی کر لے [4]

پھر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ ہاتھ کندھوں کے سامنے یا کانوں کے اوپر کے حصہ کے مقابل آجائیں۔ [5]

اگر چادر وغیرہ اوڑھے ہوئے ہو تو ہاتھوں کو چادر وغیرہ سے باہر نکال کر اٹھائے [عہ]

انگلیوں کو کھول دے، موڑے نہیں [6]

انگلیوں کو نہ بالکل ملائے اور نہ ان میں تفریق کرے [7]

پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے [8]

---

[1] صف القدمین ...... من السنۃ (رواہ ابوداؤد عن ابن الزبیرؓ وسندہ حسن)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقم ثم کبر (ابوداؤد عن رفاعۃ رض) رجالہٗ ثقات (تقریب) ورواہ الترمذی وحسنہ وصححہ الذھبی (تعلیقات احمد شاکر علی الترمذی وصححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ جزء اوّل صـ ۲۵۳)

[3] اذا نزلت: اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ فطأطأ رأسہ (رواہ الحاکم وصححہ علی شرط الشیخین جلد ۲ صـ ۳۹۳ نیل الاوطار جزء ۲ صـ ۱۵۹)

[4] لینتھین عن ذالك او لتخطفن ابصارھم (صحیح بخاری)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر رفع یدیہ حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ (صحیح مسلم عن مالک) کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عمرؓ)

[عہ] رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ کبر وصف ھمام حیال اُذنیہ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسریٰ فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعھما (صحیح مسلم باب وضع الیمنی علی الیسری ۱/۱۷۱)

[6] اذا کبر للصلوٰۃ نشر اصابعہٗ (رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رض) وصححہ احمد محمد شاکر وقال تابع یحیی بن یمان شبابۃ وشبابۃ ثقۃ (تعلیقات احمد محمد شاکر علی الترمذی)

[7] لم یفرج بین اصابعہٗ ولم یضمھا (صحیح ابن خزیمۃ عن ابی ھریرۃ رض) وسندہٗ صحیح (صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل صـ ۲۳۳، ۲۳۴)

[8] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی صلوٰۃ یکبر (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ)

پھر سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کو اس طرح پکڑے کہ سیدھے ہاتھ کا کچھ حصّہ اُلٹے ہاتھ کی پُشتِ کف پر ہو، کچھ پہنچے پر ہو اور کچھ کلائی پر یعنی سیدھے ہاتھ کو اُلٹی ذراع پر رکھ لے ۱؎

اس طرح کرنے کے بعد ہاتھوں کو سینہ پر رکھ لے ۲؎

پھر یہ پڑھے :-

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ۳؎

(ترجمہ)

اے اللہ! تو پاک ہے اور تو اپنی حمد کے ساتھ (تمام کمزوریوں سے منزّہ ہے) تیرا نام بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے۔ تیرے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں۔ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، اللہ کے علاوہ

۱؎ اَخَذَ شِمَالَہٗ بِيَمِيْنِہٖ (ابوداؤد عن وائل وسندہٗ صحیح) وفی روایۃٍ وضع یدہ الیمنیٰ علی ظہر کفہ الیسریٰ و الرسغ والساعد (رواہ ابوداؤد واحمد عن وائل وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۴۹) ...... وصححہ ابن خزیمۃ (تیسیل القاری شرح صحیح بخاری جلد ۳ صہ ۸۳۸) کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنیٰ علی ذراعہ الیسریٰ فی الصلوٰۃ (صحیح بخاری عن سہلؓ)

۲؎ یضع یدہٗ علی صدرہٖ (رواہ احمد عن ھلب وسندہٗ حسن وصححہ ابن عبدالبر (تعلیقات احمد محمد شاکر علی الترمذی باب ماجاء فی الانصراف وحسنہ الالبانی۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۵۲)

۳؎ ثم یکبر اللہ عزوجل ویحمدہٗ ثم یقرأ وفی روایۃ ثم یکبر ویحمد اللہ عزوجل ویثنی علیہ (ابوداؤد عن رفاعۃ وسندہٗ صحیح) وفی روایۃ "ویمجدہٗ" (نسائی وسندہ صحیح) اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانك اللّٰھم ... ونفثہ (ابوداؤد عن ابی سعید وصححہ الالبانی۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۵۸) و صححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ علی الترمذی۔

اس حدیث میں رات کا ذکر اس لئے ہے کہ وہ رات کو قریب کھڑے ہو گئے ہوں گے۔ دن کو قریب کھڑا ہونا مشکل تھا۔ رات اور دن نمازوں میں کوئی فرق نہیں۔ مزید برآں تعوذ مرفوعاً صحیح سند سے صرف اسی حدیث میں ہے۔

کوئی الٰہ نہیں، اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے بزرگی والا، اللہ سب سے بڑا ہے بزرگی والا، اللہ سب سے بڑا ہے بزرگی والا۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو سننے والا جاننے والا ہے شیطان مردود سے، اس کے خبط سے، اس کے تکبر سے، اس کی شعروشاعری سے۔

پھر خفیہ آواز سے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھے [1]

پھر سورۂ فاتحہ پڑھے۔ جہری رکعتوں میں جہر سے اور سِرّی رکعتوں میں خفیہ آواز سے یعنی صبح کے فرض کی دونوں رکعتوں اور مغرب اور عشاء کے فرض کی پہلی دو رکعتوں میں جہر سے قرأت کرے۔ ان رکعات کے علاوہ فرض صلوات کی تمام رکعتوں میں خفیہ آواز سے قرأت کرے [2]

سنتوں اور نوافل میں خواہ بلند آواز سے قرأت کرے خواہ خفیہ آواز سے [3]

سورۂ فاتحہ کے بعد جہری رکعتوں میں جہر سے اور سِرّی رکعتوں میں خفیہ آواز سے آمین کہے۔ [4]

---

[1] قال انس رضي الله عنه صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان فلم اسمع احداً منهم يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم (صحيح مسلم)

[2] (صحيح بخاري وصحيح مسلم عن ابي هريرة وغيره)

[3] عن عبد الله قال سألت عائشة كيف كان قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كل ذلك قد كان يفعل ربما استر بالقراءة وربما جهر (رواه الترمذي وصححه وفي الباب احاديث كثيرة)

[4] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قرأ ولا الضالين قال آمين ورفع بها صوته (ابوداؤد عن وائل) صححه الدارقطني والحافظ العسقلاني (بلوغ الاماني جزء ۳ صد ۲۰۵) والالباني (التعليقات جزء اول صہ ۳۴۶)

پھر کوئی دوسری سورت پڑھے ، جہری رکعتوں میں جہر سے اور سری رکعتوں میں خفیہ آواز سے لہ
اگر دوسری سورت کو ابتداء سے پڑھے تو اس سے پہلے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
خفیہ آواز سے پڑھے ؎۲
فجر اور ظہر کی پہلی رکعت میں قرأت کو طول دے ؎۳
دوسری رکعت میں نسبتاً قرأت کم کرے ؎۳
فجر میں نسبتاً قرأت زیادہ کرے ؎۴
ہر صلوٰۃ میں پہلی دو رکعتوں میں آخری دو رکعتوں کے مقابلہ میں زیادہ قرأت کرے ؎۵
قرأت میں ہر حرف واضح ہو ؎۶
قرأت کھینچ کھینچ کر کرے ؎۷

لہ صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اقرأ ماتم القرآن ثم اقرأ بما شئت (رواہ احمد عن رفاعۃ۔ بلوغ جزء ۳ صہ ۱۵۶ وروی نحوہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اول صہ ۲۵۳)
؎۲ قال انس رضی اللہ عنہ صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فکانوا یستفتحون بالحمد للہ رب العالمین لا یذکرون بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فی اول قراءۃ ولا فی اٰخرھا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت علی اٰنفاً سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا اعطینٰک الکوثر ○ فصل لربک وانحر ○ انا شانئک ھو الابتر (صحیح مسلم)
؎۳ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطول الرکعۃ الاولیٰ من الظھر ویقصر الثانیۃ وکذلک فی الصبح (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی قتادۃ واللفظ لمسلم)
؎۴ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظھر واللیل اذا یغشٰی وفی العصر نحو ذلک وفی الصبح اطول من ذلک (صحیح بخاری عن جابر بن سمرۃ)
؎۵ قال سعد رضی اللہ عنہ اما انا فامد فی الاولیین واحذف فی الاخریین ولا اٰلو ما اقتدیت بہ من صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ)
؎۶ قراءۃ مفسرۃ حرفاً حرفاً (رواہ الترمذی فی ابواب فضائل قرآن عن ام سلمۃ وصححہ)
؎۷ سئل انس رضی اللہ عنہ کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مداً (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن)

قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھے۔ گھاس نہ کاٹے، ہر آیت پر وقف کرے [۱]
قرأت خوش الحانی سے کرے [۲]
قرأت کے بعد دونوں ہاتھ اسی طرح اُٹھائے جس طرح ابتداء میں اُٹھائے تھے [۳]

رکوع

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع کرے [۴]
اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھے [۵]
انگلیوں کو کشادہ کرے [۶] اور ان کو پنڈلیوں پر رکھے [۷]

۱؎ قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ "ورتل القرآن ترتیلاً" (سورۃ المزمل) کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقطع قراءتہ آیۃ آیۃ (رواہ احمد عن ام سلمۃؓ وروی الدارقطنی وقال اسنادہ صحیح ورواتہ ثقات (دارقطنی صہ ۱۱۸) و روی نحوہ الترمذی فی ابواب القراءات وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۴ صہ ۲۷۲
۲؎ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن (صحیح بخاری کتاب التوحید) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم (رواہ احمد وابوداؤد والدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۲۷۴)
۳؎ اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ وقبل ان یرکع (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عمرؓ واللفظ لمسلم)
۴؎ ثم یکبر حین یرکع (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃؓ)
۵؎ ویضع راحتیہ علی رکبتیہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہ صحیح)
۶؎ فرج اصابعہ (صحیح ابن خزیمۃ عن وائل جزء اوّل صہ ۳۰۱ وسندہ صحیح) فصلت اصابعہ علی ساقیہ وفی روایۃ فرج بین اصابعہ (احمد عن ابی مسعودؓ۔ رجالہ ثقات۔ بلوغ جزء ۳ صہ ۱۴۹ وسندہ صحیح)
۷؎ فصلت اصابعہ علی ساقیہ (احمد عن ابی مسعودؓ۔ وسندہ صحیح)

پھر گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے [1]

دونوں ہاتھوں کو کمان کے چلّے کی طرح تان لے [2]

کہنیوں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھے [2]

سر کو نہ جھکائے بلکہ پیٹھ کے برابر رکھے۔ رکوع میں اطمینان سے ٹھہر جائے یہاں تک کہ (کمر وغیرہ) حالتِ اعتدال میں آجائے [2]

پیٹھ کو بالکل سیدھا اور تنا ہوا رکھے [3]

پیٹھ کو اتنا ہموار کرلے کہ اگر پیٹھ پر پانی ڈالا جائے تو بہے نہیں [4]

پھر رکوع میں کافی دیر تک سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (پاک ہے میرا رب عظمت والا) پڑھتا رہے [5]

---

[1] وضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما (رواه ابوداؤد عن ابی حمیدؓ وسندہٗ صحیح) امكن يديه من ركبتيه (صحیح بخاری عن ابی حمیدؓ) امرنا ان نضرب بالاكف على الركب (صحیح مسلم جزو اوّل صہ ۲۱۷)

[2] وتر يديه فتجافى عن جنبيه ثم يعتدل فلا ينصب رأسه ولا يقنع (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك (صحیح مسلم عن عائشہؓ) ثم اركع حتى تطمئن راكعًا (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃ رضؓ)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وامدد ظهرك (رواہ احمد وابوداؤد عن رفاعۃ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزو اوّل صہ ۲۵۲)

[4] عن ابی برزۃ رضؓ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع لو صب على ظهره ماء لاستقر (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ وسندہ حسن۔ بلوغ جزء ۳ صہ ۲۵۸)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما الركوع فعظموا فيه الرب عز وجل (صحیح مسلم باب النھی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع جزو اوّل صہ ۱۹۹) ثم ركع فجعل يقول سبحان ربي العظيم (صحیح مسلم باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل جزو اوّل صہ ۳۱۲) اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) كان ركوعه وسجوده وبين السجدتين واذا رفع راسه من الركوع قريبًا من السواء (صحیح بخاری)

قومہ

پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (جو اللہ کی تعریف کرتا ہے اللہ اس کی سن لیتا ہے) کہتا ہوا سر اٹھائے [1]

پھر سیدھا کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ ریڑھ کی ہر ہڈی حالتِ اعتدال میں اپنی جگہ پر آجائے [2]

سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد یہ ثناء پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ

(اے اللہ! ہمارے رب! تُو ہی ہر قسم کی تعریف کا مستحق ہے)

یا

رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ پڑھے [3]

---

[1] ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃ رض)

[2] اذا رفع رأسہ استوای حتی یعود کل فقار مکانہ (صحیح بخاری عن ابی حمید رض) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارفع حتی تعتدل قائما (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃ رض) وفی روایۃ حتی تطمئن (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۲۲۳)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال اللھم ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃ باب ما یقول الامام ومن خلفہ اذا رفع رأسہ من الرکوع) وفی روایۃ ثم یقول ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃ رض)

اور دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھائے جس طرح صلوٰۃ کے شروع میں اٹھائے تھے۔ کمر کو نہ آگے جھکائے نہ پیچھے جھکائے بلکہ حالتِ اعتدال میں رکھے [۱]

قومہ میں کافی دیر اطمینان سے کھڑا رہے [۲]

اور یہ ثناء پڑھے :۔

مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ [عہ] وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ [۳]

(ترجمہ)

(یہ تعریف تیرے لئے ہے) آسمانوں اور زمین کو بھر کر اور اس کے بعد اس چیز کو بھر کر جس کو تو بھرنا چاہے۔ اے ثناء و بزرگی والے جو کچھ اس بندے نے کہا تو ہی اس کا حقدار ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جو تو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگ شخص کی بڑائی اور بزرگی اس کو تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

کچھ دیر ہاتھ اٹھائے رکھنے کے بعد ہاتھوں کو چھوڑ دے اور لٹکنے دے پھر کچھ دیر تک اس حالت میں کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر گری ہوئی ہو کھڑا رہے [۴]

---

[۱] ثم یرفع رأسه فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه معتدلا (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہ صحیح) اذا رفع رأسه من الرکوع رفع یدیه (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن مالک بن حویرث) فقال سمع اللہ لمن حمدہ اللّٰھم ربنا لک الحمد ورفع یدیه (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہ صحیح)

[۲] اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوھم (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن انس رض)

[۳] صحیح مسلم باب ما یقول اذا رفع رأسه من الرکوع عن ابی سعید رض

[عہ] فی نسخۃ لمسلم مِلْءَ الْاَرْضِ

[۴] اذا رفع رأسه من الرکوع رفع یدیه ثم یمکث قائما حتی یقع کل عظم فی موضعه ثم یهبط ساجدا ویکبر (مصنف ابن ابی شیبۃ عن ابی حمید جزء اوّل ص ۲۳۵ وسندہ صحیح)

سجدہ

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ کے لئے جھکے [۱]

سجدہ میں پیشانی و ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر کے پنجے زمین پر ٹکائے [۲]

ہتھیلیاں اور انگلیاں نہ سمیٹے بلکہ ان کو پھیلا دے، انگلیوں کو ملالے، کمر کو بلند رکھے [۳]

انگلیاں قبلہ رُخ رکھے [۴]

سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے [۵]

دونوں کہنیوں کو بلند رکھے [۶]

بغلوں کو کھلا رکھے [۷]

ہاتھوں، کلائیوں اور بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھے کہ بکری کا بچہ ان کے نیچے سے نکل سکے [۸]

---

۱ ثم یکبر حین یھوی (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃ)

۲ امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ واشار بیدہٖ علی انفہٖ والیدین والرکبتین واطراف القدمین (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ) فامکن انفہ وجبھتہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمیدؓ وسندہٗ صحیح) لاصلوٰۃ لمن لا یمس انفہ الارض ما یمس الجبین (بیہقی جلد ۲ صہ ۱۰۴. دارقطنی جلد اول صہ ۱۳۲ طبرانی کبیر و طبرانی اوسط عن ابن عباسؓ. رجالہ موثقون وصححہ الحاکم۔ المستدرک جلد اول صہ ۲۷۰)

۳ فسجد فانتصب علی کفیہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) بسط کفیہ ورفع عجیزتہ (رواہ احمد عن البراءؓ بلوغ جزء ۳ صہ ۲۸ وسندہٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۳ صہ ۲۸) اذا سجد ضم اصابعہ (رواہ ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح۔ صلاۃ النبیؐ صہ ۱۴۵)

۴ استقبل بکفیہ واصابعہ القبلۃ (رواہ البیہقی وسندہ صحیح۔ صلاۃ النبیؐ صہ ۱۲۳)

۵ سجد بین کفیہ (صحیح مسلم عن وائل)

۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضع کفیک وارفع مرفقیک (صحیح مسلم عن البراء)

۷ فرج بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبداللہ بن مالکؓ)

۸ لو شاءت بھمۃ ان تمر بین یدیہ (وفی روایۃ ابی داؤد تحت یدیہ) لمرت (صحیح مسلم عن میمونۃؓ وسند ابی داؤد صحیح۔ التعلیقات جزء اول صہ ۲۸)

پیٹھ کو بالکل سیدھا رکھے یعنی پیٹھ میں بالکل خم نہ ہو[۱]

پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھے اور رانوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھے[۲]

بازوؤں کو پیٹ اور پہلوؤں سے علیحدہ رکھے[۳]

قدموں کو کھڑا رکھے[۴]

ایڑیوں کو ملالے[۵]

پیر کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رو کرلے[۶]

اطمینان سے سجدہ کرے[۷]

پھر کئی مرتبہ یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

ترجمہ :۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! تو پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ (بے عیب) ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے[۸]

۱؎ لاتجزئ صلوٰۃ الرجل حتی یقیم ظہرہٗ فی الرکوع والسجود (رواہ ابوداؤد عن ابی مسعودؓ واسنادہ صحیح نیل الاوطار جلد ۲ صہ ۲۱۲)

۲؎ فرج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علی شئ من فخذیہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہ حسن)

۳؎ ولا قابضہما (صحیح بخاری عن ابی حمیدؓ) فنحّی عضدیہ عن بطنہ (احمد عن ابی حمید وفی روایۃ الترمذی نحّی یدیہ عن جنبیہ۔ (صححہ الترمذی) ۴؎ وہما منصوبتان (صحیح مسلم عن عائشہؓ) امر بوضع الیدین ونصب القدمین سندہٗ صحیح۔ الحاکم جزء اول صہ ۲۷۱) ۵؎ فوجدتہ ساجدًا راصًا عقبیہ (صحیح ابن خزیمۃ جزء اول صہ ۳۲۸ وبیہقی جلد ۲ صہ ۱۱۶۔ اسنادہٗ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ ۱/۳۲۸) ۶؎ واستقبل باطراف اصابع رجلیہ القبلۃ (صحیح بخاری عن ابی حمیدؓ) ۷؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ رضؓ) ۸؎ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہٖ وسجودہٖ سبحانک ۔۔۔۔ الخ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما السجود فاجتہدوا فی الدعاء (صحیح مسلم باب النہی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع جزء اول صہ ۱۹۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون العبد من ربہ وہو ساجد فاکثروا الدعاء (صحیح مسلم باب ما یقول فی الرکوع) ثم یسجد ویقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوہم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رکوعہ وسجودہٗ وبین السجدتین واذا رفع رأسہ من الرکوع قریبًا من السواء (صحیح بخاری)

جلسہ

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اپنا سر اُٹھائے لہ
پھر اُلٹے پیر کو بچھا کر اس پر سیدھا بیٹھ جائے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے۔
سیدھے ہاتھ کو سیدھے گھٹنے پر رکھے اور اُلٹے ہاتھ کو اُلٹے گھٹنے پر رکھے ٢ه
ہاتھ کا کچھ حصہ ران پر بھی ہو ٣ه
اُلٹے ہاتھ کو اُلٹے گھٹنے پر پھیلا کر اُسے پکڑ لے ٤ه
سیدھے پیر کو کھڑا کرے ٥ه
اور اسکی پُشت کو قبلہ کی طرف کرے ٦ه
سیدھے پیر کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رُو کرے ٧ه
سیدھے ہاتھ کی کہنی کو ہموار رکھے ٨ه
سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر اس طرح رکھے کہ انگوٹھا انگشت شہادت کی جڑ کے قریب ہو اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بن جائے، انگشتِ شہادت کو بلند کرکے (توحید کا) اشارہ

لہ ثم یکبر حین یرفع رأسہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

٢ه یثنی رجلہ الیسرٰی ویقعد علیھا وفی روایۃ حتی رجع کل عظم فی موضعہ وفی روایۃ اقبل بصدر الیمنٰی علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنٰی علی رکبتہ الیمنٰی وکفہ الیسرٰی علی رکبتہ الیسرٰی (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح)

٣ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یکفی احدکم ان یضع یدہٗ علی فخذہٖ (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رض)
وضع کفہ الیمنٰی علی فخذہ الیمنٰی ووضع کفہ الیسرٰی علی فخذہ الیسرٰی (صحیح مسلم عن ابن عمر رض)

٤ه وضع .... یدہ الیسرٰی علی رکبتہ باسطا علیھا (صحیح مسلم عن ابن عمر رض) یلقم کفہ الیسرٰی رکبتہ (صحیح مسلم عن ابن الزبیر رض)

٥ه کان یفرش رجلہ الیسرٰی وینصب رجلہ الیمنٰی (صحیح مسلم عن عائشۃ رض، وفی روایۃ نصب قدمہ الاخرٰی (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) ٦ه اقبل بصدر الیمنٰی علی قبلتہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید رض وسندہٗ صحیح)

٧ه من سنۃ الصلوٰۃ ان تنصب القدم الیمنٰی واستقبالہ باصابعھا القبلۃ والجلوس علی الیسرٰی (رواہ النسائی عن ابن عمر رض وسندہٗ صحیح یصلاۃ النبی للالبانی ص۱۶۱)

٨ه وحد مرفقہ الیمنٰی علی فخذہ الیمنٰی (ابوداؤد سندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۲۸۷/۱)

کرے، بیچ کی انگلی، چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی موڑ لے لہ

انگشتِ شہادت میں خفیف سا خم دے لہ

اس کا رُخ قبلہ کی طرف رکھے لہ

دُعا کے وقت اسے ہلاتا رہے لہ کبھی انگلی کو ساکن بھی کر دے لہ

اپنی نظر انگشتِ شہادت سے آگے نہ لے جائے لہ

اس جلسہ میں اطمینان سے بیٹھے لہ

اور کافی دیر تک بیٹھا رہے لہ

رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ میں ٹھہرنے کا وقت تقریباً برابر ہو لہ

لہ عقد ثلاثة وخمسين واشار بالسبابة وفی رواية قبض اصابعه كلها (صحیح مسلم عن ابن عمرؓ) وضع الابهام علی الوسطیٰ وقبض سائر اصابعه ثم سجد (رواه احمد عن وائلؓ جلد ۴ ص ۳۱۷) وسندهٗ جیّد (بلوغ الامانی جزء ۳ ص ۱۴۹) وروی نحوهٗ ابوداؤد۔ وضع ابهامهٗ علیٰ اصبعه الوسطیٰ (صحیح مسلم عن ابن الزبیرؓ)

لہ قد احناها شیئاً (رواه النسائی عن نمیرؓ ورجالهٗ ثقات) ورواه احمد نحوهٗ وسندهٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۴ ص ۳۳

لہ اشار باصبعه التی تلی الابهام الی القبلة (رواه ابن خزیمة عن ابن عمرؓ وسندهٗ صحیح۔ ابن خزیمة جزء اول ۳۵۵)

لہ یحرکها یدعوا بها (رواه احمد والنسائی عن وائل وسندهٗ جید۔ بلوغ جزء ۳ ص ۱۴۸) وسندهٗ صحیح (صحیح ابن خزیمہ جزء اول ص ۳۵۴)

لہ یشیر باصبعه اذا دعا ولا یحرکها ولا یجاوز بصره اشارته (رواه ابوداؤد عن ابن الزبیرؓ وسندهٗ صحیح۔ مرعاة جلد دوم ص ۴۸۰)

لہ قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ثم ارفع حتی تطمئن جالساً (صحیح بخاری عن ابی هريرةؓ)

لہ یقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوهم (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن انسؓ)

لہ كان ركوع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وسجودهٗ وبین السجدتین واذا رفع رأسه من الركوع ...... قریباً من السواء (صحیح بخاری عن البراءؓ)

اس جلسہ میں یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ
وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ [1]

(ترجمہ)

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میری (حالت کی) اصلاح فرما، مجھے عافیت دے۔ مجھے ہدایت پر چلا، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے بلندی عطا فرما۔

دوسرا سجدہ

پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے [2]

جلسۂ استراحت

دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سر اٹھاتے [3]
اور اسی طرح اطمینان سے سیدھا بیٹھ جائے جس طرح پہلے سجدہ کے بعد بیٹھا تھا یہاں تک کہ ہر ہڈی حالت اعتدال میں اپنی جگہ پر آجائے [4]

---

[1] رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ بھذہ الالفاظ منقصۃ وزیادۃ (تعلیقات احمد محمد شاکر علی الترمذی) رجالہ ثقات (شرح ابن ماجۃ للسندی۔ ابن ماجۃ جلد اول صہ۲۹۰) صححہ الحاکم والذھبی۔ (المستدرک جزء اول صہ۲۶۲-۲۷۱)

[2] ثم یکبر حین یسجد (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

[3] ثم یکبر حین یرفع رأسہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا (صحیح بخاری کتاب الاستئذان عن ابی ھریرۃ رض) اذا کان فی وتر من صلاتہ لم ینھض حتی یستوی قاعدا (صحیح بخاری عن مالک) ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید رض وفی روایۃ الترمذی ثم نھض وسندہ صحیح)

دوسری رکعت

پھر دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائے [1]

پھر گھٹنے اٹھانے سے پہلے ہاتھوں کو زمین سے اٹھالے [2]

اور سیدھا کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرے [3]

البتہ اس رکعت میں کھڑے ہوتے ہی سورۂ فاتحہ شروع کر دے [4]

قعدۂ اولیٰ

جب دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کر چکے تو اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح جلسہ میں بیٹھا تھا [5]
سیدھا بیٹھ جانے کے بعد انگشتِ شہادت سے اسی طرح اشارہ کرے، جس طرح جلسہ میں کیا تھا اور اس کو دعا کے وقت حرکت دیتا رہے [6]

لیکن مسلسل حرکت نہ دے۔ نگاہ انگشتِ شہادت سے آگے نہ لے جائے [7]

---

[1] اعتمد علی الارض ثم قام (صحیح بخاری عن مالک بن حویرثؓ)

[2] اذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ (رواہ ابوداؤد والنسائی عن وائل (صححہ الحاکم والذھبی جزء اول صہ ۲۲۶) وابن حبان (الحواشی الجدیدہ علی النسائی)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارفع حتی تستوی قائماً ثم افعل ذٰلک فی صلوٰتک کلھا (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور عن ابی ھریرۃ) ثم یصنع فی الاخریٰ مثل ذٰلک (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہ صحیح)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نھض من (وفی روایۃ ابی عوانۃ "فی") الرکعۃ الثانیۃ استفتح القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین ولم یسکت (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃؓ)

[5] اذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجلہ الیسریٰ ونصب الیمنیٰ (صحیح بخاری عن ابی حمیدؓ)

[6] اذا قعد فی التشھد ... اشار بالسبابۃ وفی روایۃ اذا جلس ..... رفع اصبعہ الیمنیٰ التی تلی الابھام فدعا بھا (صحیح مسلم عن ابن عمرؓ) یحرکھا یدعو بھا (رواہ النسائی عن وائل۔ وسندہ جید۔ بلوغ جلد ۳ صہ ۱۴۸ اسنادہ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ جلد اول صہ ۳۵۴)

[7] یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکھا ولا یجاوز بصرہ اشارتہ (ابوداؤد عن ابن الزبیرؓ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اول صہ ۶۶۹)

اس قعدہ میں خفی آواز سے تشہد (یعنی التحیات) پڑھے [1]

تشہد کے الفاظ یہ ہیں:۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ [2]

(ترجمہ)

تمام عبادتیں، صلوٰتیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو۔ آپ پر اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ سلام ہم پر بھی ہو اور اللہ کے تمام صالح بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی حاکم اور معبود نہیں سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

اگر دوسری رکعت پر سلام پھیرنا ہو تو ابتداء ہی سے بائیں کولہے پر بیٹھے [3] اور تشہد کے بعد درود و دعا پڑھ کر سلام پھیر دے (اس کا مفصل بیان قعدۂ اخیرہ کے عنوان کے تحت آگے آرہا ہے)

---

[1] من السنۃ ان یخفی التشہد (رواہ ابوداؤد عن ابن مسعودؓ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اول ص۶۷۳) کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول فی کل رکعتین التحیۃ (صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃؓ) وفی جامع الاصول ؎ البوالجوزاء لو یسمع من عائشۃ ؎ (مرعاۃ جلد اوّل ص۵۲۶)

[2] صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عبداللّٰہ بن مسعودؓ

[3] اذا جلس فی الرکعۃ الآخرۃ قدم رجلہ الیسرٰی .... وقعد علی مقعدتہ (صحیح بخاری عن ابی حمیدؓ) قعد متورکا علی شقہ الایسر (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح)

اگر دوسری رکعت پر سلام پھیرنا نہ ہو تو تشہد کے بعد اسی طریقہ سے کھڑا ہو جائے جس طریقہ سے کہ پہلی رکعت کے بعد کھڑا ہوا تھا۔ ؎۱

تیسری رکعت

اللہ اکبر کہتا ہوا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے ؎۲
سیدھا کھڑا ہونے کے بعد دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھائے جس طرح شروع صلوٰۃ میں اٹھائے تھے ؎۳
پھر تیسری رکعت بھی اسی طریقہ سے پڑھے جس طریقے سے دوسری رکعت پڑھی تھی ؎۴
اس رکعت میں قرأت آہستہ کرے۔ سورۂ فاتحہ بھی پڑھے اور دوسری سورت بھی ؎۴
جب تیسری رکعت کے دونوں سجدے کر چکے تو اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح پہلی رکعت میں بیٹھا تھا۔ سیدھا بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے ؎۵

؎۱ ان کان فی وسط الصلوٰۃ نهض حین یفرغ من تشهده (رواه احمد عن ابن مسعود و رجاله موثقون۔ بلوغ ج۳ وسندہٗ صحیح)

؎۲ ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی الاثنتین (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی هریرة)

؎۳ اذا قام من الرکعتین کبر و رفع یدیه حتی یحاذی منکبیه کما کبر عند افتتاح الصلوٰۃ (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) اذا قام من الرکعتین رفع یدیه (صحیح بخاری عن ابن عمرؓ) وفی الباب عن علی عند ابی داؤد۔ صححه احمد والترمذی)

؎۴ ثم یصنع ذلك فی کل بقیة صلوٰته (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) اقرأ بام القرآن وبما شاء الله ان تقراء (رواه ابوداؤد عن رفاعة وروی احمد نحوه۔ بلوغ الامانی جزء ۳ ص ۱۵۶) وسندہٗ صحیح۔ وفی روایة ابی داؤد "وصف الصلوٰۃ هکذا اربع رکعات" (وسندہٗ صحیح) حزرنا قیامه فی الرکعتین الاولیین من الظهر قدر ثلاثین آیة وحزرنا قیامه فی الاخریین قدر النصف من ذلك (صحیح مسلم عن ابی سعید)

؎۵ اذا کان فی وتر من صلوٰته لم ینهض حتی یستوی قاعداً (صحیح بخاری عن مالك بن حویرث)

اگر تیسری رکعت پر سلام پھیرنا ہو تو بائیں کولہے پر بیٹھے، اُلٹا پاؤں بچھا کر اس پر نہ بیٹھے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے [1]

چوتھی رکعت

اگر چار رکعت کی صلوٰۃ ہو تو تیسری رکعت کے دونوں سجدے کرنے کے بعد اُلٹے پیر پر اطمینان سے بیٹھ جائے پھر اسی طریقے سے کھڑا ہو جائے جس طریقہ سے پہلی رکعت کے بعد کھڑا ہوا تھا پھر اس رکعت کو اسی طریقے سے پڑھے جس طریقے سے تیسری رکعت پڑھی تھی [2]

قعدۂ اخیرہ

جب چوتھی رکعت کے دونوں سجدے کر چکے تو بطور تورک کے سیدھا بیٹھ جائے یعنی بایاں کولہا زمین پر ٹکائے، اُلٹے پیر کو باہر نکال کر دونوں پیروں کو ایک طرف کر لے، سیدھے پیر کو کھڑا رکھے (اگر پہلی، دوسری یا تیسری رکعت میں سلام پھیرنا ہو تو بیٹھنے کی کیفیت یہی ہوگی) [3]

---

[1] اذا جلس فی الرکعۃ الاخرۃ قدم رجلہ الیسری ونصب الاخری وقعد علی مقعدتہ (صحیح بخاری عن ابی حمیدؓ) قعد متورکا علی شقہ الایسر (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح)

[2] ثم یصنع ذالک فی کل بقیۃ صلوٰتہ (رواہ ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) حزرنا قیامہ فی الاخریین قدر النصف من ذالک (صحیح مسلم عن ابی سعیدؓ) وصف الصلوٰۃ ھٰکذا اربع رکعات (رواہ ابوداؤد عن رفاعۃ وسندہٗ صحیح)

[3] اذا کانت السجدۃ التی فیھا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر (ابوداؤد عن ابی حمید وسندہٗ صحیح) اذا جلس فی الرکعۃ الاخرۃ قدم رجلہ الیسری ونصب الاخری وقعد علی مقعدتہ (صحیح بخاری عن ابی حمیدؓ)

ہاتھوں کی، انگلیوں کی اور نگاہ کی کیفیت وہی رہے گی جو جلسہ کے عنوان کے تحت بیان کی جا چکی ہے۔ انگشتِ شہادت سے اشارہ اور حرکت کی کیفیت بھی وہی ہوگی جو قعدۂ اولیٰ کے عنوان کے تحت بیان کی جا چکی ہے [۱]

پھر التحیات پڑھے [۲] (التحیات کے الفاظ پہلے گذر چکے ہیں)

پھر یہ پڑھے [۳]

أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ترجمہ)

سب سے بہتر کلام، اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہتر طریقہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

پھر یہ دُرود شریف پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

---

[۱] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی التشھد .... عقد ثلاثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ (صحیح مسلم) اذا جلس فی الصلوٰۃ وضع کفہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنیٰ وقبض اصابعہ کلھا واشار باصبعہ التی تلی الابھام (صحیح مسلم عن ابن عمرؓ) ولا یجاوز بصرہ اشارتہ (ابوداؤد عن ابن الزبیرؓ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۲ صہ ۴۸۰)

[۲] وکان یقول فی کل رکعتین التحیۃ (صحیح مسلم عن عائشہؓ۔ وفی جامع الاصول ابوالجوزاء سمع من عائشۃ۔ مرعاۃ جلد اول صہ ۵۲۶)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ بعد التشھد احسن الکلام .... علیہ وسلم (نسائی عن جابرؓ وسندہ صحیح۔ ورجالہ ثقات مرعاۃ جلد اول صہ ۱۴۲)

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [1]

(ترجمہ)

اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیمؑ پر نازل فرمائی تھی۔ بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر نازل فرمائی تھی، بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب "قول اللہ تعالیٰ، واتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً" عن کعب بن عجرۃ وعن ابی مسعودؓ اقبل رجل فقال یا رسول اللہ ۔۔۔۔ کیف نصلی علیك اذا نحن صلینا فی صلاتنا فصمت ثم قال تولوا اللّٰھم صل ۔۔۔۔۔ الخ رواہ ابن خزیمۃ واسنادہ حسن۔ صححہ الحاکم (ابن خزیمۃ جزء اول ص۳۵۱)

پھر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ [۱]

(ترجمہ)

اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، دوزخ کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجّال کے فتنہ کے شر سے۔

اس دعاء کے بعد اپنے لئے جو دعا چاہے مانگے [۲]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشہد احدکم فلیستعذ باللہ من اربع یقول اللّٰھم ...... الخ (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض) وفی روایۃ اذا فرغ احدکم من التشہد الآخر فلیتعوذ باللہ من اربع (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشھد الآخر فلیتعوذ من اربع (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جز ۴ صـ ۴۹)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشہد احدکم فلیتعوذ باللہ من اربع .... ثم یدعو لنفسہ بما بدا لہ (رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ رض) رجالہ ثقات (التقریب) وصححہ النووی (بلوغ جز ۴ صـ ۴۹)

پھر سیدھی طرف منہ کرے، حتیٰ کہ پیچھے والوں کو دایاں رُخسار نظر آنے لگے پھر اپنے پاس والے کی طرف متوجہ ہو کر کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پھر اسی طرح بائیں طرف مُنہ کر کے کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

دونوں طرف صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ بھی کہہ سکتا ہے۔[1]

سلام کو زیادہ نہ کھینچے بلکہ مختصر کرے[2]

---

[1] کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یریٰ بیاض خدہ الایمن وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یریٰ بیاض خدہ الایسر (رواہ النسائی وابوداؤد والترمذی عن ابن مسعودؓ وصححہ الترمذی) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃؓ) وعن وائل قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وعن شمالہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ (رواہ ابوداؤد وصححہ الحافظ نیل الاوطار جزء ۲ صـ ۲۵۲)

[2] حذف السلام سنۃ (رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃؓ وصححہ الترمذی وصححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ علی الترمذی)

صلوٰۃِ فرض کے بعد پڑھنے کی دُعائیں

صلوٰۃِ فرض کے بعد بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے [1]

سلام پھیرتے ہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے [2]

پھر تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے [3]

پھر یہ ثنائیں پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ [4]

(ترجمہ)

اے اللہ! تو سلام ہے۔ سلامتی تیری ہی طرف سے ہے۔ اے جلال و عزت والے تو بابرکت ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا

---

[1] رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ عن ابن عباس رض)

[2] کنت اعرف انقضاء الصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ عن ابن عباس رض)

[3] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ عن ثوبان رض

[4] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ عن عائشۃ رض

مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ؁۱

(ترجمہ)

اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگ شخص کی بزرگی اُس کو تیرے ہاں فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ؁۲

(ترجمہ)

اللہ اکیلے کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے۔ ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہ کسی میں نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔ کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے۔ ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے اُس کے۔ نعمت اُسی کی ہے فضل اُسی کا ہے اور اچھی تعریف اسی کے لئے ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، ہم خالص اسی کا دین ماننے والے ہیں خواہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔

؁۱ صحیح بخاری و صحیح مسلم عن مغیرۃ رضؓ

؁۲ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ عن ابن الزبیرؓ

اگر چاہے تو مندرجہ ذیل اذکار کا بھی ورد کرے۔

۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ[۱]

یا

۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ[۲]

یا یہ پڑھے

۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر ایک مرتبہ یہ پڑھے :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[۳]

(ترجمہ)

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جو شخص اس آخری ورد کو پڑھے تو اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

---

[۱] صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ہریرہؓ
[۲] صحیح مسلم عن کعبؓ
[۳] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ عن ابی ہریرہؓ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ
الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ[1]

(ترجمہ) اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں بُخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں نکمی عمر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور دُنیا کے فتنہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ[2] اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ[3] اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ[4]

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ[5]

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو (دوبارہ) زندہ کرے گا۔

تسبیح وتہلیل وغیرہ کا شمار سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے ذریعے کرے[6]

نوٹ:۔ فرض نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کا اجتماعی طور پر دُعا کرنا بدعت ہے۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الدعوات وکتاب الجہاد

[2] عن عقبۃ بن عامر قال امرنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر کل صلوٰۃ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسکت عنہ المنذری۔ مرعاۃ جزء اوّل صد ۲۳۷) وصححہ الحاکم والذہبی (المستدرک جزء اوّل صد ۲۵۳)

[3] رواہ النسائی فی الکبریٰ عن ابی امامۃ وصححہ ابن حبان والمنذری (مرعاۃ جلد اوّل صد ۲۷۰)

[4] رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ وسندہ جید (مرعاۃ جلد اوّل صد ۲۸۷)

[5] صحیح مسلم عن البراءؓ باب استحباب یمین الامام جلد اوّل صد ۲۸۶

[6] عن بسیرۃ قال لھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واعقدن بالانامل فانھن مسئولات مستنطقات (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد) وصححہ السیوطی (نیل الاوطار جزء ۲ صد ۲۶۶) وعن ابن عمروؓ قال رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیمینہ (رواہ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التسبیح جزء اوّل صد ۲۱۷) وسندہٗ صحیح (التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اوّل صد ۱۱۳)

امام اور مقتدی کی صلوٰۃ میں فرق

امام اور مقتدی کی صلوٰۃ میں معمولی سا فرق ہے جو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

مقتدی کسی بھی رکن کو امام سے پہلے ادا نہ کرے[1]

بلکہ ہر کام کو امام کے بعد کرے لیکن اتنا بعد میں بھی نہ کرے کہ امام اور مقتدی کے افعال میں اختلاف پیدا ہو جائے۔ جب امام اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو مقتدی بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے جب وہ رکوع کرے تو مقتدی بھی رکوع کرے پھر اسی طرح تمام ارکان کو ادا کرے[2]

امام کے افعال سے کامل مطابقت رکھے حتیٰ کہ اگر امام کھڑا ہو کر صلوٰۃ ادا کرے تو مقتدی بھی کھڑے ہو کر صلوٰۃ ادا کرے اور اگر امام بیٹھ کر صلوٰۃ ادا کرے تو مقتدی بھی بیٹھ کر صلوٰۃ ادا کرے خواہ مقتدی کو بیٹھ کر صلوٰۃ ادا کرنے کا عذر ہو یا نہ ہو۔[3]

جب امام رکوع میں پہنچ جائے تو مقتدی رکوع کرے[4]

---

[1] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تبادروا الامام (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض باب النھی عن مبادرۃ الامام بالتکبیر وغیرہ)

[2] انما الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا (صحیح مسلم باب ائتمام المأموم بالامام عن ابی ھریرۃ رض)

[3] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن انس رض)

[4] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا کبر ورکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم و یرفع قبلکم فتلک بتلک (صحیح مسلم باب التشھد فی الصلوٰۃ عن ابی موسیٰ رض)

اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت مقتدی اس وقت جھکے جب امام سجدہ میں پہنچ جائے۔ ؂۱

جب امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہہ کر آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے، مقتدی امام سے پہلے آمین نہ کہے ؂۲

مقتدی بھی بلند آواز سے آمین کہے ؂۳

مقتدی قرأت بلند آواز سے نہ کرے ؂۴

جب امام بلند آواز سے قرأت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھے، خاموشی سے سنتا رہے ؂۵

؂۱ عن البراء رض قال لم یحن احد منا ظہرہ حتی یقع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدًا (صحیح بخاری باب متی یسجد من خلف الامام) وفی روایۃ حتی یضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبھتہ علی الارض (صحیح مسلم باب متابعۃ الامام)

؂۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام "غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین"، فقولوا آمین (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ رض باب جہر المأموم بالتامین وصحیح مسلم باب التسمیع) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امن الامام فأمنوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

؂۳ عن عطاء قال ادرکت مائتین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا المسجد اذا قال الامام ولا الضآلین سمعت لھم رجۃ بآمین (رواہ البیہقی یسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۲ صہ ۲۱۱) عن نعیم قال صلیت وراء ابی ہریرۃ رض .... فقال آمین فقال الناس آمین (رواہ النسائی جزء اول صہ ۱۰۵ وسندہ صحیح۔ نیل ۲/۱۶۹)

؂۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکم قرأ خلفی .... قد علمت ان بعضکم خالجنیھا (صحیح مسلم باب نہی المأموم عن جہرہ بالقراءۃ)

؂۵ قال اللہ تعالیٰ: واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا قرأ فانصتوا (صحیح مسلم باب التشہد فی الصلوٰۃ عن ابی موسیٰ رض)

امام کو چاہیئے کہ ۲ دو سکتے کرے۔ ایک تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا قرأت ختم کرنے کے بعد، رکوع سے پہلے ۔ ؎۱

مقتدی ہر حالت میں سورۂ فاتحہ پڑھے لیکن جس رکعت میں امام بلند آواز سے قرأت کرے، اس میں مقتدی سورۂ فاتحہ امام کے سکتات میں پڑھے۔ ایسی حالت میں مقتدی کوئی دوسری سورت بالکل نہ پڑھے، البتہ جس رکعت میں امام بلند آواز سے قرأت نہ کرے اس میں مقتدی سورۂ فاتحہ کے علاوہ اگر کوئی دوسری سورت پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے ؎۲

جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو مقتدی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے ؎۳ یا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے ؎۴

لیکن امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے ساتھ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ بھی کہے اور جہر سے کہے ؎۵

؎۱ کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یسکت سکتتین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کلھا (رواہ ابو داؤد والترمذی وصححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ علی الترمذی)

؎۲ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتقرؤا بشیء من القرآن اذا جھرت الا بأم القرآن فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بھا (رواہ ابوداؤد والدارقطنی وقال الدارقطنی رجالہ کلھم ثقات وحسنہ الدارقطنی جزواول ص۱۲۱) یقرءون خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا انصت فاذا قرأ لم یقرءوا واذا انصت قرءوا (رواہ البیھقی فی کتاب القراءۃ ص۶۹ وصححہ فی ص۵۵) ان السلف (ای اصحاب الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کان اذا ام احدھم الناس کبر ثم انصت حتی یظن ان من خلفہ قد قرأ فاتحۃ الکتاب جزء القراءۃ للامام البخاری ص۶۲ رواتہ ثقات وسندہ حسن)

؎۳ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قال الامام سمع اللّٰہ لمن حمدہ فقولوا اللّٰھم ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری باب فضل اللھم ربنا ولک الحمد عن ابی ھریرۃ رض)

؎۴ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللّٰہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری عن انس رضی اللّٰہ عنہ باب انما جعل الامام لیؤتم بہ وصحیح مسلم عن انس رض باب ائتمام المأموم بالامام)

؎۵ اذا قال سمع اللّٰہ لمن حمدہ قال اللّٰھم ربنا ولک الحمد (صحیح بخاری باب ما یقول الامام ومن خلفہ اذا رفع رأسہ من الرکوع عن ابی ھریرۃ رض)

نوٹ:۔ مقتدی کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ نہیں کہنا چاہیئے۔ جو حدیث مقتدی کو سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے سلسلہ میں پیش کی جاتی ہے وہ بقول امام دارقطنی محفوظ نہیں۔ حافظ ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں: "لم یصح فی ذٰلک شیء" اس سلسلہ میں کچھ بھی صحیح نہیں۔
(فتح الباری جزء ۲ ص۴۲۵ و ص۴۲۶)

بعد میں آنے والے کو امام کے ساتھ اسی حالت میں شامل ہو جانا چاہیئے جس حالت میں امام ہو۔ جو رکعت رہ جائے اُسے امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر لے۔

لہ ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی الرکعتین (خلف عبد الرحمٰن) فلما سلم عبد الرحمٰن قام یتم صلوٰتہ (صحیح مسلم باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام (رواہ الترمذی عن علیؓ وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص۱۱۰)

مرد اور عورت کی صلوٰۃ میں فرق

مرد اور عورت کی صلوٰۃ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ [1]

حضرت مالک بن حویرث رضؓ اور ان کی قوم کے لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جانے لگے تو آپ نے اُن سے فرمایا تھا:۔

"واپس جاؤ اور اپنے اہل وعیال میں قیام کرو اور اُن کو تعلیم دو [2]
اور انہیں حکم دو کہ وہ اس اس طریقہ سے فلاں فلاں وقت صلوٰۃ ادا کریں [3]
اور صلوٰۃ اسی طریقہ سے پڑھنا جس طریقہ سے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے" [4]

اس موقع پر آپ نے ان لوگوں کو عورتوں کی صلوٰۃ کا کوئی علیحدہ طریقہ تعلیم نہیں کیا، اگر کیا ہوتا تو مالک بن حویرثؓ ضرور اس کی بھی تبلیغ کرتے جس طرح وہ اور باتوں کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔

---

[1] عورتوں کے سجدہ کے بارے میں مراسیل ابی داؤد میں ایک روایت ہے وہ مرسل ہونے کی وجہ سے ناقابل حجت ہے۔ عورتوں کے سینہ تک ہاتھ اٹھانے کے سلسلہ میں طبرانی میں جو روایت حضرت وائلؓ سے مروی ہے، اس میں ایک راویہ مجہولہ ہے۔

[2] اقیموا فیھم وعلموھم (صحیح بخاری باب الاذان للمسافرین)

[3] صلوا صلوٰۃ کذا فی حین کذا، صلوا صلوٰۃ کذا فی حین کذا (صحیح بخاری)

[4] صلوا کما رأیتمونی اُصلی (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاذان للمسافرین)

صلوٰۃ میں بھول واقع ہونا

جب صلوٰۃ میں کسی قسم کی بھول ہو جائے تو سلام کے بعد دو سجدے کرے ؎۱

اگر رکعات کی تعداد میں بھول ہو جائے تو شک کو چھوڑ دے اور یقین پر اعتماد کرے مثلاً تین اور چار میں شک ہو تو چوتھی کو شمار نہ کرے، اس لئے کہ وہ مشکوک ہے۔ تین پر یقین ہے لہٰذا ایک رکعت اور پڑھے۔ پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے (اس صورت میں سجدوں سے پہلے سلام نہ پھیرے) ؎۲

جب سہو کے سجدے کرے تو اللہ اکبر کہے اور اپنے سجدوں کے مثل یا اُن سے بھی زیادہ طویل سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے اور اللہ اکبر کہے پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلے سجدہ کے مثل سجدہ کرے، پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اُٹھائے ؎۳

سہو کے سجدے سلام کے بعد کرے یا سلام سے پہلے، ہر حال میں ان سجدوں کے بعد سلام پھیرے ؎۴

؎۱ اذا نسی احدکم فلیسجد سجدتین (صحیح مسلم باب السہو فی الصلوٰۃ عن ابن مسعودؓ) لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم (رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ عن ثوبانؓ، بسندہٖ صحیح (بلوغ الامانی جزء۴ ص۱۵۶) ثم یسلم ثم یسجد سجدتین (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالیٰ: "واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی"، عن ابن مسعودؓ)

؎۲ فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم (صحیح مسلم عن ابی سعیدؓ)

؎۳ ثم سلم ثم کبر فسجد مثل سجودہٖ او اطول ثم رفع رأسہٗ فکبر ثم وضع رأسہ فکبر فسجد مثل سجودہٖ او اطول ثم رفع رأسہ وکبر (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی ھریرۃؓ)

؎۴ ثم سلم ثم سجد سجدتی السہو ثم سلم (صحیح مسلم عن عمرانؓ) کبر قبل التسلیم فسجد سجدتین وھو جالس (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبداللہ بن بحینۃؓ)

اگر قعدہ اولیٰ بھول جائے اور سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر نہ بیٹھے بلکہ کھڑا رہے پھر آخر میں سہو کے سجدے کرے [1]

اگر امام بھولے تو اس کو یاد دلانے کے لئے مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں [2]

اگر امام قرأت میں بھلا دیا جائے تو مقتدی اُسے یاد دلائے [3]

نوٹ:۔ سجدۂ سہو سے پہلے صرف ایک سلام پھیرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

اگر بھول سے کوئی رکعت رہ جائے اور امام سلام پھیرنے کے بعد مسجد سے نکل جائے تو اسے چاہیئے کہ واپس مسجد میں آئے اور دوبارہ اقامت کہلوا کر بھولی ہوئی رکعت ادا کرے [4]

ہر قسم کی زیادتی اور کمی کے لئے جو بھول سے واقع ہو، سہو کے دو سجدے کرنا کافی ہے [5]

---

[1] قام مغیرة رض ولم یجلس نسبح من خلفه فاشار الیهم ان قوموا بنا ..... قال هکذا صنع بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم (رواه ابوداؤد والترمذی وصححه الترمذی۔ نیل الاوطار جزء ۳ ص ۱۰۱)

[2] من نابه شئ فی صلوته فلیسبح فانما التصفیق للنساء (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن سهل بن سعد رض)

[3] صلّی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة فقرأ فیها فلبس علیه فلما انصرف قال لابی ...... مامنعك (رواه ابوداؤد جزء اوّل ص ۱۳۸ وسنده صحیح۔ صلاة النبی للالبانی ص ۱۳۱) وزاد ابن حبان مدّان تفتحها علیّ" ورجاله ثقات (نیل ۳/۲۴۲) وفی الباب عن مسور (جزء القراءة للبخاری ص ۴۷) وسنده حسن وعن انس رض کنا نفتح علی الائمة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وسنده صحیح۔ المستدرک جزء اوّل ص ۲۷۶)

[4] ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلّی یومًا فسلم وقد بقیت من الصلوٰة رکعة فادرکه رجل فقال نسیت من الصلوٰة رکعة فدخل المسجد وامر بلالًا فاقام الصلوٰة فصلی للناس رکعة (رواه النسائی فی کتاب الاذان جزء اوّل ص ۷۰ ورواه الحاکم وسنده صحیح۔ المستدرك جزء اوّل ص ۳۲۳)

[5] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سجدتا السهو فی الصلوٰة تجزئان من کل زیادة ونقصان (رواه ابویعلی والبیهقی عن عائشة رض۔ سنده حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص ۶۷۸)

صلوٰۃ الجمعہ

صلوٰۃ الجمعہ ہر مسلم پر جماعت کے ساتھ فرض ہے، سوائے غلام؛ عورت، بچے اور مریض کے[1] جمعہ کی صلوٰۃ کے لئے بہتر ہے کہ بہت سویرے پیدل چلتا ہوا مسجد آجائے اور امام کے قریب جگہ حاصل کرے[2]

جب امام منبر پر بیٹھ جائے اور اذان دی جائے تو پھر کسی کاروبار میں مشغول نہ ہو بلکہ فوراً مسجد کی طرف روانہ ہو جائے[3]

جمعہ کے دن ضرور نہائے، مسواک کرے اور اگر میسّر ہو تو خوشبو بھی لگائے، سر کو اچھی طرح دھوئے۔[4]

سر میں تیل ڈالے[5]

بہترین لباس پہنے[6]

اور اچھی طرح وضوء کرکے مسجد کو روانہ ہو[7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد او مملوک او امرأۃ او صبی او مریض (رواہ الحاکم عن ابی موسیٰ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۲۸۹ ورواہ ابوداؤد عن طارق رض)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ۔۔۔۔ بکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام ۔۔۔۔۔ (رواہ ابوداؤد وغیرہ عن اوس رض وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۹۷) ادنوا من الامام (حاکم جزء اوّل صہ ۲۸۹ وسندہ صحیح)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع (سورۃ الجمعۃ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد (صحیح بخاری عن ابی سعید رض) من غسل واغتسل ۔۔۔۔۔ اجر قیام سنۃ وصیامہا (احمد، سندہ حسن۔ بلوغ $\frac{6}{52}$)

[5] ویدھن من دھنہ (صحیح بخاری عن سلمان)

[6] ولبس من احسن ثیابہ (رواہ ابوداؤد واحمد عن ابی ھریرۃ رض وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۹۷)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ ۔۔۔۔۔۔ (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رض)

مسجد پہنچ کر لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے نہ بڑھے ۱؎

نہ دو آدمیوں کے درمیان تفریق کرے ۲؎ (یعنی نہ گردنیں پھلانگے اور نہ دو آدمیوں کے درمیان گھس کر کھڑا ہو)

مسجد پہنچ کر (دو رکعت تحیۃ المسجد کے علاوہ) جتنے نفل چاہے پڑھے ۳؎

تحیۃ المسجد پڑھنی ضروری ہے، اس کو کسی حال میں نہ چھوڑے، اگر خطبہ شروع ہو گیا ہو تب بھی تحیۃ المسجد پڑھ کر بیٹھے لیکن ہلکی پڑھے ۴؎

پھر جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش ہو کر توجہ کے ساتھ خطبہ سنے ۵؎

دورانِ خطبہ کسی سے بات نہ کرے بلکہ کسی بات کرنے والے سے یہ بھی نہ کہے کہ "چپ رہو" ۶؎

بات کرنے والے کا جمعہ ضائع ہو جاتا ہے ۷؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "... فلم یتخط اعناق الناس۔" (رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رض وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد۲ صہ ۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للذی تخطی یوم الجمعۃ: "اجلس فقد اذیت و انیت" (رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن بسر و ابن ماجۃ عن جابر۔ سندھا صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۹۴)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "فلا یفرق بین اثنین"، (صحیح بخاری عن سلمان رض)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ثم یصلی ما کتب لہ" (صحیح بخاری عن سلمان رض) فصلی ما قدر لہ (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما (صحیح مسلم عن جابر رض و روی البخاری نحوہ باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی)

۵؎ ثم ینصت اذا تکلم الامام (صحیح بخاری عن سلمان رض) فاستمع وانصت (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

۶؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۷؎ قال رجل لابی بن کعب متی انزلت ھذہ ..... فاشار الیہ ان اسکت فلما انصرفوا قال ابی لیس لک من صلاتک الیوم ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق ابی (رواہ احمد و ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۶ صہ ۱۰۰)

کنکری وغیرہ کو ہاتھ نہ لگائے [1]

نہ کسی کام میں مشغول ہو [2]

جب امام منبر پہ آکر بیٹھ جائے تو مؤذن مسجد کے دروازے پر امام کے سامنے کھڑے ہو کر اذان دے [3]

نوٹ: اس اذان سے پہلے کوئی اور اذان مسنون نہیں ہے۔

امام منبر کی تیسری سیڑھی پر بیٹھے [ع]

امام کو چاہیئے کہ کھڑے ہو کر دو خطبے دے۔ ان خطبوں میں قرآن مجید کی تلاوت کرے اور لوگوں کو نصیحت کرے۔ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ جائے [4]

خطبے مختصر دے لیکن تفریط سے بچتے ہوئے [5]

ہر خطبہ کی ابتداء حمد و ثناء سے کرے [6]

خطبہ میں آواز کو بلند کرے [7]

ہر جمعہ کو خطبہ میں سورۂ قٓ تلاوت کرے [8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "من مس الحصی فقد لغا" (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یلغ (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی عن اوس رض وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد۲ ص۲۹۸)

[3] کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر (صحیح بخاری) وفی روایۃ کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب المسجد (ابوداؤد وسندہ حسن)

[ع] فصنع لہ منبرًا لہ درجتان ویقعد علی الثالثۃ (دارمی باب ما اکرم اللہ بحنین المنبر ۱/۱۹ سندہ صحیح)

[4] کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رض)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقصروا الخطبۃ (صحیح مسلم عن عمار رض) کانت خطبتہ قصدًا (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رض)

[6] کان یخطب الناس یحمد اللہ ویثنی علیہ (صحیح مسلم)

[7] وعلا صوتہ (صحیح مسلم عن جابر رض)

[8] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأھا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب الناس (صحیح مسلم عن ام ہشام

خطبہ میں دونوں ہاتھ نہ ہلائے، صرف انگشتِ شہادت سے اشارہ کرے [1]

خطبہ کے وقت ہاتھ میں عصا یا کمان لے لے [2]

امام کے ممبر سے اُترتے ہی اقامت کہی جائے [3]

پھر امام کو چاہیئے کہ زوال ہوتے ہی دو رکعت صلوٰۃ پڑھائے، صلوٰۃ کو طول دے لیکن افراط سے بچتے ہوئے [4]

جمعہ کی صلوٰۃ میں مندرجہ ذیل سورتیں پڑھی جائیں:

جمعہ اور منافقون [5]

یا

اعلیٰ اور غاشیہ [6]

یا

جمعہ اور غاشیہ [6]

صلوٰۃ الجمعۃ کے بعد چار رکعت دو سلام سے پڑھے [7]

---

[1] مایزید علی ان یقول بیدہٖ ھٰکذا واشار باصبعہ المسبحۃ (صحیح مسلم عن عمارہؓ)

[2] فقام متوکئًا علی عصا أو قوس فحمد اللہ واثنیٰ علیہ (رواہ ابوداؤد عن الحکم بن حزن وسندہٗ حسن مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۴۳)

[3] کان بلالؓ...... یقیمہا اذا نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد والنسائی وسکت علیہ الحافظ. فتح الباری جزء ۳ ص ۴۴ وسندہٗ حسن)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیلوا الصلوٰۃ (صحیح مسلم عن عمارہؓ) کانت صلوٰتہ قصدًا (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ حین تمیل الشمس (صحیح بخاری عن انسؓ) وعن عمر قال.... صلوٰۃ الجمعۃ رکعتان...... تمام من غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد والنسائی ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل جزء ۳ ص ۱۷۴ ورواہ ابن خزیمۃ مرفوعًا بسند صحیح $\frac{2}{34}$)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہما (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضؓ)

[6] کان یقرأ سورۃ الجمعۃ وھل اتٰک حدیث الغاشیۃ (صحیح مسلم عن النعمان) کان یقرأ بسبح اسم و ھل اتٰک (صحیح مسلم)

[7] صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ (ابوداؤد، سندہٗ صحیح) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعًا (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضؓ) اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعًا (صحیح مسلم)

متفرق مسائل

اگر جمعہ کے دن (مسجد میں) اُونگھ آئے تو جگہ بدل دے [1]

بہتر ہے کہ جن کپڑوں میں روزانہ کام کاج کرتا ہے ان کے علاوہ دو کپڑے جمعہ کیلئے علیحدہ رکھے [2]

شب جمعہ کو نماز کیلئے اور یومِ جُمعہ کو روزے کیلئے خاص نہ کرے [3]

صلوٰۃ الخوف

صلوٰۃ الخوف کی ایک رکعت فرض ہے [4]

صلوٰۃ الخوف کی دُو رکعت بھی پڑھی جاسکتی ہیں [5]

صلوٰۃ الخوف سے پہلے اذان دی جائے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول من مجلسہ ذٰلک (رواہ احمد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل صہ ۴۳۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علیٰ احدکم ان وجدان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مہنتہ (رواہ ابوداؤد عن یوسف بن عبداللہ بن سلام رض وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۲۹۹) وروی نحوہٗ ابن عبدالبر فی التمہید عن عائشۃ رض وسندہٗ صحیح (مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۹۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تخصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم (صحیح مسلم کتاب الصوم)

[4] فرض اللہ الصلوٰۃ علیٰ لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم .... فی الخوف رکعۃ (صحیح مسلم عن ابن عباس رض)

[5] (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عبداللہ بن عمر رض وغیرہ)

[6] فنودی بالصلوٰۃ (صحیح مسلم عن جابر رض)

صلوٰۃ الخوف پڑھنے کی مختلف صورتیں ہیں۔

پہلی صورت

اسلامی فوج کے دو حصے کر دیئے جائیں۔ ایک حصہ امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلہ پر رہے۔ امام اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکعت پڑھائے۔ دوسری رکعت کی ابتداء میں یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور وہ لوگ جو اب تک دشمن کے مقابلہ میں صف آرا تھے امام کے پیچھے آ کر کھڑے ہو جائیں۔ اب امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے پھر ہر ایک مجاہد ایک رکعت اور تنہا ادا کر لے [1]

دوسری صورت

اسلامی فوج کے دو حصے کر دئے جائیں۔ ایک حصہ امام کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرنے کھڑا ہو جائے اور دوسرا حصہ دشمن کا مقابلہ کرتا رہے۔ امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھا کر کھڑا رہے، مقتدی ایک رکعت علیحدہ علیحدہ پڑھ لیں پھر دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں۔ اب وہ لوگ جو دشمن کے مقابلہ میں تھے امام کے پیچھے آ کر کھڑے ہو جائیں۔ امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھا کر بیٹھ جائے اور یہ لوگ ایک رکعت علیحدہ علیحدہ پڑھ لیں پھر امام ان کے ساتھ سلام پھیرے [2]

---

[1] قامت طائفۃ معہ واقبلت طائفۃ علی العدو و رکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمن معہ وسجد سجدتین ثم انصرفوا مکان الطائفۃ التی لم تصل فجاؤا فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھم رکعۃ وسجد سجدتین ثم سلم، فقام کل واحد منھم فرکع لنفسہ رکعۃ وسجد سجدتین (صحیح بخاری عن ابن عمرؓ)

[2] ان طائفۃ صفت معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسھم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلی بھم الرکعۃ التی بقیت من صلاتہ ثم ثبت جالسا واتموا لانفسھم ثم سلم بھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن صالح بن خوات عمن صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

تیسری صورت

اسلامی فوج کے دو حصے کئے جائیں۔ ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے۔ دوسرے حصے کو امام دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور وہ لوگ جو دشمن کے مقابلہ میں تھے آجائیں۔ اب امام اُن کو بھی دو رکعت پڑھائے اور سلام پھیر دے، اس صورت میں امام کی چار رکعت ہوں گی اور باقی سب کی دو دو ۔ [1]

مغرب کی صلوٰۃ اسی صورت سے پڑھی جائے۔ امام کی چھ رکعتیں ہوں گی اور باقی سب کی تین تین [2]

چوتھی صورت

دشمن قبلہ کی طرف ہو تو پوری اسلامی فوج دو صفوں میں کھڑی ہو جائے، امام قیام کرے، سب قیام کریں، امام رکوع کرے، سب رکوع کریں۔ امام سر اُٹھائے، سب سر اُٹھائیں پھر امام سجدہ کرے اور اس کے ساتھ صرف اگلی صف سجدہ کرے، پچھلی صف دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہے پھر جب پہلی صف کھڑی ہو جائے تو دوسری صف سجدہ کرے۔ دونوں سجدوں کے بعد پچھلی صف آگے آجائے اور اگلی صف پیچھے چلی جائے، پھر پہلی رکعت کی طرح پہلے اگلی صف سجدہ کرے پھر جب یہ لوگ کھڑے ہو جائیں تو پچھلی صف سجدہ میں چلی جائے پھر جب یہ لوگ سجدہ کرلیں تو سب بیٹھ جائیں اور امام کے ساتھ سب سلام پھیریں [3]

---

[1] فصلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطائفۃ رکعتین ثم تأخر وا وصلّی بالطائفۃ الاخریٰ رکعتین، فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات، وللقوم رکعتان ..... (صحیح مسلم عن جابرؓ) فصلّی بطائفۃ رکعتین ثم سلّم ثم جاءت طائفۃ اُخریٰ فصلی بھم رکعتین ثم سلّم (رواہ البغوی فی شرح السنۃ عن جابرؓ وروی احمد نحوہ۔ بلوغ ۲ ؍ ۴۲ وسندہ صحیح) وروی احمد وابوداؤد والنسائی عن ابی بکرۃ نحوہ بسند لاباس بہ (بلوغ الامانی جزء ۲۰ صـ ۲۰)

[2] صلی بالقوم فی الخوف صلوٰۃ المغرب ثلاث رکعات ثم انصرف وجاء الاخرون فصلی بھم ثلاث رکعات (رواہ الدارقطنی والحاکم عن ابی بکرۃ وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین واقرہ الذہبی۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۳۲۶ والمستدرک جزء اوّل صـ ۳۳۲)

[3] صلّی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... فصففنا خلفہ صفین والعدو بیننا وبین القبلۃ فکبّر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکبرنا جمیعًا ثم رکع ورکعنا جمیعًا ثم رفع رأسہ ورفعنا جمیعًا ثم انحدر بالسجود والصف الذی یلیہ وقام الصف المؤخر ..... فلما قضی السجود وقام الصف الذی یلیہ انحدر الصف المؤخر بالسجود ثم قاموا ثم تقدم الصف المؤخر وتاخر المقدم ..... ثم سلّم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسلمنا جمیعًا وفی روایۃ فلما سجد الصف الثانی ثم جلسوا جمیعًا (صحیح مسلم عن جابرؓ)

پانچویں صورت

اسلامی فوج کے دو حصے کئے جائیں، ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور ایک حصہ کو امام ایک رکعت پڑھائے۔ یہ حصہ ایک رکعت پڑھنے کے بعد دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے اور دوسرا آ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے، اس صورت میں امام کی دو رکعتیں ہوں گی اور مقتدیوں کی ایک ایک رکعت [1]

چھٹی صورت

اسلامی فوج کی دو جماعتیں کر دی جائیں، ایک جماعت امام کے پیچھے قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو جائے دوسری جماعت قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے دشمن کے مقابل کھڑی رہے۔ امام تکبیر کہے۔ دونوں جماعتیں تکبیر کہیں، پھر امام رکوع کرے اور سجدے کرے تو قریب والی جماعت رکوع کرے اور سجدے کرے۔ دوسری جماعت بدستور دشمن کے مقابل کھڑی رہے پھر جب امام کھڑا ہو جائے تو یہ جماعت بھی کھڑی ہو جائے اور اب یہ دشمن کے مقابل کھڑی ہو جائے اور وہ جماعت جو دشمن کے مقابل تھی اُن کے مقام پر آ جائے۔ امام کھڑا رہے اور یہ جماعت رکوع اور سجدے کر کے کھڑی ہو جائے پھر امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے۔ امام رکوع اور سجدے کرے تو یہ بھی رکوع اور سجدے کریں اور وہ لوگ جو دشمن کے مقابل کھڑے ہیں بدستور کھڑے رہیں پھر امام اور قریب والی جماعت سجدے کر کے بیٹھ جائے اور وہ لوگ جو دشمن کے مقابل تھے اگلی جماعت کے پیچھے آ کر رکوع اور سجدے کریں اور بیٹھ جائیں پھر امام سلام پھیرے اور دونوں جماعتیں سلام پھیریں [2]

---

[1] صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس خلفہ صفین صفا خلفہ وصفا موازی العدو فصلی بالذین خلفہ رکعۃ ثم انصرف ھٰؤلاءِ وجاء اُولٰئکَ فصلی بھم رکعۃ ولم یقضوا رکعۃ (رواہ النسائی عن ابن عباسؓ ورجالہ ثقات وصححہ ابن حبان وغیرہ۔ نیل جزء ۳ صہ ۲۷۳) وصححہ الحاکم والذھبی (المستدرک ۱/۳۳۵) وقال حذیفۃؓ فصلّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھٰؤلاءِ رکعۃ وبھٰؤلاءِ رکعۃ ولم یقضوا (رواہ ابوداؤد والنسائی ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل جزء ۳ صہ ۲۷۳) وصححہ الحاکم والذھبی (المستدرک جزء اوّل صہ ۳۳۵) وروی النسائی والترمذی نحوہ عن ابی ھریرۃؓ وصححہ الترمذی (بلوغ جزء ۲ صہ ۱۴۱) [2] قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوٰۃ العصر وقامت معہ طائفۃ وطائفۃ اُخریٰ مقابلۃ العدو، ظھورھم الی القبلۃ ثم رکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . . . رکعۃ معہ الطائفۃ التی تلیہ ثم سجد وسجدت . . . . فقام وقامت . . . . فذھبوا الی العدو . . . . واقبلت الطائفۃ التی کانت مقابلۃ العدو فرکعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کما ھو ثم قاموا فرکع . . . (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ساتویں صورت

اسلامی فوج کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک جماعت امام کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرنے کھڑی ہو جائے اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل کھڑی رہے۔ امام پہلی جماعت کے ساتھ قیام کرے، رکوع کرے اور ایک سجدہ کرے پھر امام بیٹھ جائے اور مقتدی بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کریں پھر یہ لوگ کھڑے ہو کر پیچھے ہٹ جائیں اور دوسری جماعت آ کر امام کے پیچھے صف بنا لے پھر یہ لوگ قیام اور رکوع تنہا کریں پھر امام اپنا دوسرا سجدہ ان لوگوں کے ساتھ کرے پھر امام کھڑا ہو جائے اور یہ لوگ اپنا دوسرا سجدہ کریں پھر دونوں جماعتیں امام کے پیچھے صف بنا کر کھڑی ہو جائیں پھر امام جلدی جلدی اس رکعت کو ان سب کے ساتھ ادا کرے اور سلام سب کے ساتھ پھیرے [1]

آٹھویں صورت

جب جماعت کرنا ناممکن ہو جائے تو سواری پر یا پیدل چلتے پھرتے، بھاگتے دوڑتے انفرادی طور پر سر کے اشارے سے صلوٰۃ ادا کرے [2]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ... و رکعوا معہ و سجد وا معہ ثم اقبلت الطائفۃ التی کانت تقابل العدو فرکعوا و سجدوا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد و من تبعہ .... فسلم و سلموا جمیعاً (رواہ احمد و ابوداؤد و النسائی و سندہ صحیح بلوغ جزء ۲، صـ۲۴)

[1] فقدع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس صدعین ... ثم مکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالساً و سجدوا لانفسھم السجدۃ الثانیۃ .... فاقبلت الطائفۃ الاخری ..... ثم سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السجدۃ الثانیۃ فسجدوا معہ ثم قام .... وسجدوا لانفسھم السجدۃ الثانیۃ ثم قامت الطائفتان جمیعاً .... سریعاً جداً (رواہ احمد و ابوداؤد عن عائشۃ و سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۲، صـ۲۶)

[2] قال اللہ تبارک و تعالیٰ: فان خفتم فرجالاً او رکباناً (البقرہ: ۲۳۹) وقد صلی عبداللہ بن انیس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یمشی و یصلی یومی ایماء (رواہ احمد و ابوداؤد و سندہ حسن۔ نیل جزء ۳ صـ۲۷) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھو التکبیر والاشارۃ بالرأس (بیہقی و سندہ صحیح صلاۃ النبی لناصر الدین الالبانی صـ۶۴)

صلوٰۃ الخوف کے متفرق مسائل

پہلی جماعت جو امام کے ساتھ صلوٰۃ ادا کرے وہ اپنے ہتھیار پہنے رہے جب دوسری جماعت امام کے پیچھے صلوٰۃ ادا کرے تو وہ بھی اپنا دفاعی سامان اور ہتھیار پہنے رہے [1]

بارش اور بیماری کے عذر سے ہتھیار اُتارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن دفاعی سامان پھر بھی پہنے رہنا چاہیئے [2]

جب صلوٰۃ ختم ہو جائے تو بھی کھڑے، بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یعنی کسی وقت اللہ تعالیٰ کو نہ بھولے [3]

سجدۂ شکر

جب کوئی خوشی کی خبر سُنے تو سجدۂ شکر ادا کرے [4]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوٰۃ فلتقم طآئفۃ منھم معک ولیأخذوا اسلحتھم فاذا سجدوا فلیکونوا من ورآئکم ولتأت طآئفۃ اُخرٰی لم یصلوا فلیصلوا معک ولیأخذوا حذرھم واسلحتھم (نسآء - ۱۰۲)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضیٰ ان تضعوا اسلحتکم وخذوا حذرکم (نسآء - ۱۰۲)

[3] قال اللہ عزوجل: فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبکم (نسآء - ۱۰۳)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہٗ امر سرور او بشر بہٖ خرّ ساجداً شاکراً للہ تعالیٰ (رواہ ابو داؤد وسندہٗ حسن - التعلیقات جزء اول صـ ۲۷۲)

صلوٰۃ العیدین

عید کے دن نہائے اور اچھا لباس پہنے [1]

عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے قبل چند طاق کھجوریں کھائے [2]

اور اگر صدقۂ فطر ابھی تک ادا نہ کیا ہو تو عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دے [3]

صدقۂ فطر مسلمین میں سے بچے، بڑے، مرد، عورت، آزاد، غلام ہر ایک کی طرف سے ایک صاع طعام ادا کرے [4] صاع حجم کا ایک پیمانہ ہے جس میں تقریباً ۲½ کلوگرام گیہوں آتے ہیں۔

نوٹ:۔ طعام سے مراد وہ چیز یا غلہ ہے جو عام طور پر کھانے میں استعمال ہوتا ہو۔

عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ جانے سے قبل کچھ نہ کھائے [5]

صلوٰۃ العید کھلے میدان میں ادا کرنی چاہیئے [6]

---

[1] وجد عمر رضی حلة من استبرق تباع فی السوق فقال یا رسول اللہ ابتع ھذہٖ فتجمل بھا للعید وللوفد فقال ھذہٖ لباس من لا خلاق له (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عمر رضی) سأل رجل علیا عن الغسل قال ..... یوم الجمعة ویوم عرفة ویوم النحر ویوم الفطر (بیھقی۔ سندہٗ صحیح۔ ارواء الغلیل ۱/۱۷۶)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یأکل تمرات (صحیح بخاری عن انس رضی) ویاکلھن وترًا (رواہ احمد عن انس رضی۔ سکت علیہ الحافظ فی فتح الباری وسندہٗ حسن)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکاة الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رضی)

[4] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاة الفطر صاعًا من تمر اوصاعًا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عمر رضی) عن ابی سعید رضی کنا نخرج فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعًا من طعام (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أدوا صاعا من طعام فی الفطر (رواہ ابو نعیم فی الحلیة والبیھقی فی سننہ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص ۱۰۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن البراء رضی) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ..... لا یطعم یوم الاضحیٰ حتی یصلی (رواہ الترمذی واحمد وصححہ ابن القطان وابن حبان والذھبی۔ مرعاة جلد ۲ ص ۳۳۸، المستدرک ۱/۲۹۴ وبلوغ ۲/۱۲۹ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۱/۴۵۲)

[6] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحیٰ الی المصلی (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی سعید رضی)

صلوٰۃ العید میں عورتوں کو بھی شریک ہونا ضروری ہے اگر بعض عورتیں اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے صلوٰۃ نہ پڑھ سکیں تو علیحدہ بیٹھ جائیں اور لوگوں کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتی رہیں، ان کی دعاؤں کے ساتھ دعائیں مانگتی رہیں اور عید کے دن کی خیر و برکت اور طہارت (و پاکیزگی) کی اُمّید وار رہیں۔ اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تب بھی عیدگاہ ضرور جائے البتہ کسی ساتھ والی عورت کو چاہیئے کہ اپنی چادر میں اُسے بھی چھپالے [۱]

عورتیں زیور پہن کر عیدگاہ جا سکتی ہیں [۲]

عید کی صلوٰۃ دو رکعت فرض ہے [۳]

صلوٰۃ عید کا وقت تقریباً وہی ہے جو صلوٰۃ الضحےٰ (یعنی اشراق) کا ہے [۴]

جب عیدگاہ کے لئے روانہ ہو تو راستہ میں بلند آواز سے تکبیر پڑھتا رہے [۵]

---

[۱] عن اُمّ عطیہ قالت امرنا نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلّم ان نخرج الحیض یوم العیدین و ذوات الخدور یشہدن جماعۃ المسلمین و دعوتھم و تعتزل الحیض عن مصلاھنّ قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدانا لیس لہا جلباب قال لتلبسہا صاحبتہا من جلبابہا (صحیح بخاری کتاب العیدین) وفی روایۃ یشہدن الخیر (صحیح بخاری) وفی روایۃ حتی نخرج البکر من خدرھا (صحیح بخاری)

[۲] امرھن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم) بالصدقۃ قال ابن عباسؓ فرأیتھنّ یھوین الی اذانھن و حلوقھنّ یدفعن الی بلال (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم (بقرہ-۱۸۵) فصل لربّک وانحر (کوثر-۲) صلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یوم الفطر رکعتین (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عباسؓ) امرھم ..... ان یغدوا الی مصلاھم (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۳۴۶) عن عمرؓ قال صلوٰۃ الاضحیٰ رکعتان وصلوٰۃ الفطر رکعتان ..... تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلّم (رواہ احمد والنسائی ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل جزء ۳ صہ ۲۷۰ و رواہ ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح۔ ابن خزیمۃ ۱۴۲۵/۲ و رواہ البیھقی بسند صحیح عن عمر موقوفاً۔ بلوغ جزء ۶ صہ ۱۰۷)

[۴] عن عبداللہ بن بسرؓ انّہ خرج مع النّاس یوم عید فانکر ابطاء الامام وقال انا کنّا قد فرغنا ساعتنا ھٰذہٖ و ذٰلک حین التسبیح (رواہ ابوداؤد و رجالہٗ ثقات۔ نیل جزء ۳ صہ ۳۴۸ وسندہٗ صحیح)

[۵] انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کان یخرج فی العیدین ..... رافعاً صوتہٗ بالتھلیل والتکبیر (رواہ البیھقی وقواہ الالبانی۔ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر ۱۷۱) کان ابن عمرؓ یکبر ..... (رواہ البیھقی وصححہ۔ نیل جزء ۳ صہ ۲۴۵)

نوٹ:- تکبیر کے الفاظ صہ ۲۱۸ کے حاشیہ پر دیکھیں۔

نہ عید کی صلوٰۃ سے پہلے کوئی صلوٰۃ ہے اور نہ عید کی صلوٰۃ کے بعد کوئی صلوٰۃ ہے [۱]

صلوٰۃِ عید سے پہلے نہ اذان دی جائے نہ اقامت [۲]

عید کی صلوٰۃ کو طول دے لیکن افراط سے بچتے ہوئے [۳]

عید کی صلوٰۃ میں بارہ تکبیریں زائد کہی جائیں۔ پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد مسلسل سات تکبیریں کہی جائیں۔ دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں [۴]

ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں [۵]

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ "ق" پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں سورۂ قمر [۶]

یا

پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں سورۂ "غاشیہ" [۷]

اگر عید جمعہ کے روز ہو تو دونوں صلاتوں میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ پڑھے [۸]

صلوٰۃ العید کے بعد امام خطبہ دے [۹]

---

[۱] لم یصل قبلھما ولا بعدھما (صحیح بخاری و صحیح مسلم من ابن عباسؓ)

[۲] صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین ..... بغیر اذان ولا اقامۃ (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رضؓ) لم یذکر اذانا ولا اقامۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیلوا الصلوٰۃ (صحیح مسلم عن عمارؓ) کانت صلوٰتہ قصدًا (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رضؓ)

[۴] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی العید سبع فی الاولیٰ وخمس فی الآخرۃ والقراءۃ بعدھما کلتیھما (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو رضؓ وقال البخاری سندہٗ صحیح وصححہ احمد وعلی وقال العراقی اسنادہٗ صالح مرعاۃ جلد ۲ صد ۳۳۹) وفی الباب عن عائشہ رضؓ عند احمد و ابی داؤد عن عبدالرحمٰن بن عوف عند البزار و عن ابی ھریرۃؓ عند احمد)

[۵] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... یرفعھما فی کل تکبیرۃ قبل الرکوع (ابوداؤد والدارقطنی عن ابن عمر رضؓ وسندہ صحیح)

[۶] صحیح مسلم عن ابی واقد [۷] صحیح مسلم کتاب الجمعۃ عن النعمان بن بشیر رضؓ [۸] صحیح مسلم کتاب الجمعۃ

[۹] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر رضؓ وعمر رضؓ یصلون قبل الخطبۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رضؓ) فصلّٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم خطب (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ) قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر فصلّٰی فبدأ بالصلوٰۃ ثم خطب فلما فرغ نزل (صحیح بخاری عن جابر رضؓ)

خطبہ مختصر دے لیکن تفریط سے بچتے ہوئے [1]

لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھے رہیں، امام انہیں نصیحت کرے، حکم دے اور جو باتیں اہم ہوں وہ بتلائے مثلاً جہاد وغیرہ کی تیاری کا حکم دے [2]

اگر عورتوں نے خطبہ نہیں سُنا ہو تو ان کے قریب جا کر انہیں بھی وعظ و نصیحت کرے [3]

مرد اَب بھی بیٹھے رہیں، کھڑے نہ ہوں [4]

خطبہ کے وقت امام کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ میں عصا یا کمان لے لے [5]

خطبہ سواری پر دے یا زمین پر کھڑے ہو کر [6]

خطبہ کی ابتداء حمد و ثناء اور تشہد سے کرے [7]

خطبہ میں قرآنِ مجید کی کوئی سورت تلاوت کرے [8]

---

[1] اقصروا الخطبۃ (صحیح مسلم عن عمارؓ) کانت خطبتہ قصدًا (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃؓ)

[2] والناس علیٰ صفوفہم فیعظہم ویوصیہم ویامرہم وان کان یرید ان یقطع بعثا تطعہ اویأمر بشیء امر بہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی سعیدؓ)

[3] ثم اتی النساء فوعظہن (صحیح بخاری و صحیح مسلم) فرأی انہ لم یسمع النساء (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ و صحیح مسلم کتاب العیدین)

[4] قال ابن عباسؓ کانی انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین یجلس الرجال بیدہٖ ثم اقبل یشقہم حتی جاء النساء (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ لمسلم)

[5] اعطی قوسًا او عصا فاتکأ علیہ فحمد اللہ و اثنی علیہ (رواہ احمد۔ بلوغ جز نمبر ۵۳ اسنادہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۳۴۲)

[6] یخطب علی راحلتہ (مصنف عبدالرزاق ۲۸۷/۳ وسندہٗ صحیح) ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس (صحیح بخاری کتاب العیدین) فینصرف الی الناس قائمًا فی مصلاہ (صحیح ابن حبان۔ سکت عنہ الحافظ فتح الباری ۱۰۱/۳)

[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس ویثنی علیہ بما ھو اھلہ (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوم الفطر ویوم الاضحیٰ یخطب ...... یتشہد (مصنف عبدالرزاق ۲۸۷/۳ وسندہٗ صحیح)

[8] یتشہد ثم یقرأ بسورۃ من القرآن (مصنف عبدالرزاق ۲۸۷/۳ وسندہٗ صحیح)

خطبہ میں دعا کرے [۱]
صلوٰۃ کے وقت امام کے سامنے بطور سترہ برچھی یا نیزہ گاڑ دیا جائے [۲]
جب عید گاہ سے واپس ہو تو راستہ بدل دے، دوسرے راستہ سے گھر آئے [۳]
نوٹ:۔ عیدگاہ سے واپسی پر تکبیر پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں۔
عید الاضحٰے کے دن عیدگاہ سے واپس آنے کے بعد قربانی کرے [۴]
اگر صلوٰۃ العید سے پہلے قربانی کرلی تو صلوٰۃ العید کے بعد دوسری قربانی کرے [۵]
قربانی تین دن ہوسکتی ہے، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ذوالحجہ [۶]
عید الفطر اور عید الاضحٰے کے دن ہرگز روزہ نہ رکھے [۷]
اگر رؤیت ہلال کی خبر اتنی دیر میں پہنچے کہ عید کی صلوٰۃ کا وقت نکل جائے تو دوسرے دن صلوٰۃ ادا کرے لیکن روزہ فوراً افطار کردے [۸]
عید کے ایام میں بچیاں دف بجا کر اچھے اشعار گاسکتی ہیں [۹]

---

[۱] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوم الفطر و یوم الاضحٰی یخطب علی راحلتہ بعد الصلوٰۃ قال یتشہد ثم یقرأ بسورۃ من القرآن یدعوا بدعوات (مصنف عبدالرزاق جزء ۳ صہ ۲۸۷ وسندہ صحیح)
[۲] والعنزۃ بین یدیہ ..... فیصلی الیہا وفی روایۃ ترکز الحربۃ (صحیح بخاری)
[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق (صحیح بخاری)
[۴] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوٰۃ فلیذبح مکانہا اخری (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[۶] قال اللہ تعالیٰ: ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام (الحج: ۲۸)
بعض صحابہؓ مثلاً ابن عمرؓ (مؤطا) عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، ابوہریرۃؓ و انسؓ (محلّی) نے کہا ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ذوالحجہ (مرعاۃ جزء ۲ صہ ۳۶۴) [۷] نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر (صحیح بخاری و صحیح مسلم) [۸] ان رکبا جاءوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدون انہم رأوا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا واذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاھم (ابوداؤد و نسائی، سندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اول صہ ۲۵۵) [۹] عن عائشۃؓ جاریتان تدففان و تغنیان فانتھرھما ابوبکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھما (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ دعھما یا ابابکر فانہا ایام عید (صحیح بخاری)

عید کے دن جنگی کھیلوں کا مظاہرہ کرے خصوصاً عید الفطر پر ۱؎

عید کے دن جب کسی سے ملاقات ہو تو یہ کہے: تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْكَ ۲؎

اگر جمعہ کے دن عید ہو تو جمعہ کی صلوٰۃ ضروری نہیں ۳؎

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی صلوٰۃ کبھی مسجد میں نہیں پڑھی، بارش کی وجہ سے صلوٰۃ العید مسجد میں پڑھنے کی حدیث منکر ہے، اس کا ایک راوی مجہول ہے ۴؎

عید کا خطبہ سن کر گھر جائے ۵؎

بغیر خطبہ سنے گھر واپس جانے کی اجازت جس حدیث میں ہے وہ ضعیف ہے ۶؎

ذوالحجہ کی پہلی تاریخ سے ۱۳ تاریخ تک تکبیر، تہلیل و تحمید کثرت سے کرے ۷؎

نوٹ:۔ زکوٰۃ الفطر کے مسائل ص ۲۶۲ پر اور قربانی کے مسائل ص ۵۱۵ پر ملاحظہ کریں۔

عید کو خیر و برکت اور مغفرت کا دن سمجھے اور عید گاہ جا کر ہی اس کی خیر و برکت اور مغفرت کا امیدوار رہے ۸؎

عید اس دن منائے جس دن مسلمین عید منائیں ۹؎

۱؎ ھم (الحبشۃ) یلعبون فی المسجد فزجرھم عمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقلس لہ یوم الفطر (احمد وابن ماجۃ بسندہ صحیح۔ بلوغ ۶/۱۶۵)

۲؎ کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقوا یوم العید یقول بعضھم لبعض تقبل اللہ منا ومنك۔ (قال الحافظ رویناہ فی المحاملیات باسناد حسن فتح جزء ۲ ص ۹۸)

۳؎ صلی العید ثم رخص فی الجمعۃ (ابوداؤد جزء اول ص ۱۶۰، صححہ ابن المدینی والحاکم والذھبی۔ نیل جزء ۲ ص ۲۳۹)

۴؎ مرعاۃ جزء ۲ ص ۳۴۵

۵؎ والناس علی صفوفھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) یجلس الرجال بیدہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۶؎ مرعاۃ جزء ۲ ص ۳۴۹

۷؎ اکثروا فیھن من التھلیل والتکبیر والتحمید (احمد وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۶ ص ۱۶۸) ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ (صحیح مسلم) بعض صحابیوں سے تکبیر کے یہ الفاظ ثابت ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد (ابن ابی شیبہ)

۸؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیشھدن الخیر وفی روایۃ یرجون برکۃ ذلك الیوم وطھرتہ (صحیح بخاری)

۹؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس والاضحی یوم یضحی الناس (رواہ الترمذی وصحح

سجدۂ تلاوت

جب سجدہ کی آیت پڑھے تو سجدہ کرے اور سجدہ میں تین دفعہ یہ دُعا پڑھے :۔

سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۝

(ترجمہ)

میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس ہستی نے اپنی قدرت اور قوت سے چہرہ کو بنایا، اس کے کان بنائے اور اس کی آنکھیں بنائیں۔ بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے [۱]

تہجّد، قیام اللّیل، قیام رمضان اور وتر

جب تہجد کے لئے اُٹھے تو بیٹھنے کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے سورۂ آل عمران کی آخری گیارہ آیات پڑھے [۲]

قیامِ رمضان یا تہجد کی عموماً گیارہ رکعت پڑھے [۳] کبھی تیرہ رکعت بھی پڑھ سکتا ہے [۴] اور اگر چاہے تو کبھی گیارہ سے بھی کم پڑھ سکتا ہے [۵]

---

[۱] کان یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجھی ..... (حاکم، سند صحیح، جزء اول صـ ۲۲۰ داخرجہ ابن السکن وصححہ وقال فی آخرہ ثلاثاً مرعاۃ جزء ۲ صـ ۵۰)

[۲] قعد فنظر الی السماء فقرأ ان فی خلق السمٰوٰت ..... (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ)

[۳] ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہٖ علیٰ احدیٰ عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عائشہ رضؓ)

[۴] فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر (صحیح مسلم عن زید بن خالد رضؓ) فتمامت صلوٰتہ ثلاث عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابن عباس رضؓ)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذا اردت ان تنصرف فارکع رکعۃ (صحیح بخاری عن ابن عمر رضؓ)

حتیٰ کہ اگر ایک رکعت پڑھنا چاہے تو ایک ہی رکعت پڑھ لے [1]

قیامِ رمضان جماعت سے پڑھا جا سکتا ہے [2]

جب تہجد یا قیام رمضان شروع کرے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھے [3]

پھر دو طویل رکعتیں پڑھے، پھر ان دو سے ہلکی دو طویل رکعتیں پڑھے پھر ان سے ہلکی دو طویل رکعتیں پڑھے، اسی طرح ہر دو رکعت اپنے ماقبل دو رکعت سے ہلکی ہوں، پھر وتر پڑھے [4]

جب تہجد کی نماز کیلئے کھڑا ہو تو شروع نماز میں یہ دُعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ لَکَ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَآؤُکَ حَقٌّ وَّقَوْلُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ:۔ اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تُو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے۔ آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت تیرے لئے ہے تیرے ہی لئے حمد ہے تُو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تیرے ہی لئے حمد ہے۔ تو حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے۔ تجھ سے ملاقات حق ہے (یعنی تجھ سے ملاقات ہو کر رہے گی) تیری بات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، سب نبی حق ہیں، محمد حق ہیں، قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا، تجھ پر ایمان لایا،

---

[1] عن عائشۃ رضؓ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ..... اذا اراد ان یوتر ایقظنی فاوترت (صحیح بخاری)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد..... فصلی فیہا لیالی حتی اجتمع علیہ ناس (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلیفتتح الصلوٰۃ برکعتین خفیفتین (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضؓ)

[4] فصلی رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما..... ثم اوتر (صحیح مسلم عن زید بن خالدؓ)

تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا، تیرے ساتھ ہو کر یا تیری توفیق سے لڑا اور تجھ سے فیصلہ چاہا۔ (اے اللہ) میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی سب سے پہلے ہے تو ہی سب کے آخر ہے، تو میرا الٰہ ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں [1]

یا یہ دعا پڑھیں:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا [2]

یا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ۔ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ [3]

ترجمہ:۔ اے اللہ، جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ حق کی جن باتوں میں اختلاف کیا گیا ہے اس میں اپنی مہربانی سے مجھے ہدایت عطا فرما۔ بے شک تو جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرماتا ہے

یا نماز کا افتتاح اس دعا سے کرے

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ

---

[1] كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يتهجد قال اللهم... (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ للبخاری الا" انت الحی" فانها فی مسلم فقط)

[2] اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحانك اللهم..... (رواه ابوداؤد عن ابی سعیدؓ بسند صحیح۔ التعلیقات ۲۵۸/۱)

[3] (صحیح مسلم)

كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ[1]

ترجمہ:۔ میں نے یکسوئی کے ساتھ اپنے چہرہ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں مسلمین میں سے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے کوئی الٰہ نہیں سوا تیرے۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں نے اپنے گناہ کا اعتراف کیا، لہٰذا میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دے، بیشک تیرے سوا معاف کرنے والا کوئی نہیں۔ مجھے بہترین اخلاق کی ہدایت دے، بہترین اخلاق کی طرف کوئی ہدایت نہیں دے سکتا سوا تیرے۔ بداخلاقی کو مجھ سے دور کر دے۔ تیرے علاوہ مجھ سے بداخلاقی کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔ میں حاضر ہوں میں سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں، بُرائی کو تیری طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ توفیق تیری طرف سے ہے اور میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تُو بابرکت ہے، بلند و بالا ہے۔ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔

رکوع میں یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ[2]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام قبول کیا۔ تیرے لئے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے سب جھک گئے ہیں۔

یا رکوع میں یہ دُعاء بار بار پڑھے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (ترجمہ) پاک ہے میرا رب عظمت والا[3]

جب رکوع سے سر اُٹھائے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ[4]

ترجمہ:۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے لئے ہے، آسمانوں کو بھر کر، زمین کو بھر کر، آسمان اور زمین کے درمیانی خلاء کو بھر کر اور اس کے بعد جس چیز کو تو بھرنا چاہے اس کو بھر کر۔

---

[1] (صحیح مسلم)

[2] (صحیح مسلم)

[3] ثم رکع فجعل یقول سبحان ربی العظیم (صحیح مسلم عن حذیفۃ ۲۶۴/۱)

[4] واذا رفع قال اللھم ربنا الخ (صحیح مسلم)

سجدے میں یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ [1]

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تجھ کو سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا، تیرے لئے اسلام قبول کیا، میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو بنایا، اس کی تصویر کھینچی، اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائیں۔ بابرکت ہے اللہ، بہترین بنانے والا۔

یا سجدہ میں یہ دعا بار بار پڑھے :۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

ترجمہ:۔ پاک ہے میرا رب بلند و بالا [2]

التحیات اور سلام کے درمیان یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ [3]

ترجمہ:۔ اے اللہ میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کر دے اور جو زیادتیاں میں نے کی ہیں (انہیں بھی معاف کر دے) اور ان (گناہوں) کو (بھی معاف کر دے) جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے آخر ہے۔ تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں۔

تہجد اس وقت تک پڑھے جب تک نشاط باقی رہے، جب اونگھ آئے اور نشاط باقی نہ رہے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند کا غلبہ ختم ہو جائے [4]

تہجد میں اگر سورۂ قل ھو اللہ احد کو بار بار پڑھتا رہے تو کوئی حرج نہیں۔ [5]

قیام اللیل میں اگر کچھ کسی سورت میں سے اور کچھ کسی سورت میں سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں [6]

---

[1] (صحیح مسلم) [2] ثم سجد فقال سبحان ربی الاعلیٰ فکان سجودہ قریباً من قیامہ (صحیح مسلم ۱/۲۱۲) [3] (صحیح مسلم) [4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احدکم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلیرقد حتیٰ یذھب عنہ النوم (صحیح بخاری و صحیح مسلم) [5] سمع رجلا یقرء قل ھو اللہ احد یرددھا ..... انھا لتعدل ثلث القرآن (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل قل ھو اللہ احد ۶/۲۲۳)۔ [6] قد سمعتک یا بلال وانت تقرء من ھذہٖ السورۃ ومن ھذہ السورۃ ...... کلھم قد اصاب (ابوداؤد ابواب قیام اللیل باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلوٰۃ اللیل۔ سندہ حسن)

قرأت نہ بہت بلند آواز سے کرے اور نہ بالکل خفیہ آواز سے، اگر کچھ آیتیں کسی سورت کی اور کچھ کسی اور سورت کی پڑھے تو بھی جائز ہے ؎۱

ہر دو رکعت پر سلام پھیرتا رہے اور آخر میں ایک وتر پڑھے ؎۲

رات کی صلوٰۃ میں وتر بالکل آخر میں ہونا چاہیئے، وتر کے بعد کوئی صلوٰۃ نہیں پڑھنی چاہیئے ؎۳

تہجد کا سب سے بہتر وقت یہ ہے کہ آدھی رات تک سوئے، پھر اُٹھ کر تہائی رات قیام کرے پھر رات کا چھٹا حصّہ سو جائے ؎۴ اگر رات کو کچھ دیر صلوٰۃ پڑھے پھر سو جائے، پھر اُٹھے، صلوٰۃ پڑھے اور سو جائے، پھر اُٹھے اور صلوٰۃ پڑھے تو یہ بھی جائز ہے ؎۵

تہجد اگر شروع رات میں یا رات کے نصف میں پڑھ لے تو بھی جائز ہے ؎۶ جس کو آخر رات میں نہ اٹھنے کا اندیشہ ہو وہ اوّل وقت یعنی عشاء کے بعد ہی وتر پڑھ لے ورنہ آخر رات میں پڑھے ؎۷

تہجد کی نماز میں جب تسبیح کی آیت پڑھے تو تسبیح پڑھے (یعنی سبحان اللہ کہے)، جب سوال کی آیت پڑھے تو (رحمت کا) سوال کرے اور جب پناہ مانگنے (یعنی عذاب) کی آیت پڑھے تو (اللہ کی) پناہ طلب کرے ؎۸

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتك شیئًا وقال لعمر اخفض من صوتك شیئًا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اوّل ص۲۷۸) قال لبلال قد سمعتك یا بلال وانت تقرأ من ھذہ السورۃ ومن ھذہ السورۃ ... کلٌّ مّرقد اصاب (رواہ ابوداؤد جزء اوّل ص۱۹۵ وسندہ صحیح)

؎۲ یسلّم بین کل رکعتین ویوتر بواحدۃ (صحیح مسلم عن عائشۃؓ)

؎۳ اجعلوا اٰخر صلوٰتکم باللّیل وترًا (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد .... کان ینام نصف اللّیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عبداللہ بن عمروؓ)

؎۵ فصلی رکعتین .... فنام .... ثم فعل ذٰلك ثلاث مرّات (صحیح مسلم عن ابن عباسؓ)

؎۶ من کل اللّیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اول اللیل واوسطہ واٰخرہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن عائشۃ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلّی ما بین ان یفرغ من صلوٰۃ العشآء الی الفجر احدٰی عشرۃ رکعۃ (صحیح مسلم عن عائشۃؓ)

؎۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من اٰخر اللّیل فلیوتر اوّلہ ومن طمع ان یقوم اٰخرہٗ فلیوتر اٰخر اللّیل (صحیح مسلم عن جابرؓ)

؎۸ اذا مر بآیۃ فیھا تسبیح سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوّذ تعوّذ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل)

اگر تہجد یا تہجد کی کچھ رکعتیں نیند کی وجہ سے فوت ہو جائیں تو فجر اور ظہر کے ما بین پورا کرلے [1]

وتر کا وقت صلوٰۃ العشاء کے بعد سے طلوعِ صبح صادق تک رہتا ہے [2]

عشاء کے بعد بھی وتر ایک رکعت پڑھا جا سکتا ہے [3]

وتر کی آخری رکعت میں یہ دُعاء پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ مَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ [4]

ترجمہ :- اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تُو نے ہدایت دی، مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تُو نے عافیت دی، مجھ کو دوست بنا ان لوگوں میں جن کو تُو نے دوست بنایا، جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت عطاء فرما اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جو تو نے مقدر کر دیا ہے اس لئے کہ تو حکم کرتا ہے،

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقرأہ فیما بین صلوٰۃ الفجر وصلوٰۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل (صحیح مسلم عن عمرؓ)

[2] من کل اللیل قد اوتر من اول اللیل .... فانتھی وترہ الی السحر (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عائشۃؓ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زادکم صلوٰۃ وھی الوتر فصلوھا بین صلوٰۃ العشاء الی صلوٰۃ الفجر (رواہ احمد عن ابی بصرۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۴ صـ ۲۸) اوتروا قبل ان تصبحوا (صحیح مسلم)

[3] کان ابو موسیٰ بین مکۃ والمدینۃ فصلی العشاء رکعتین ثم قام فصلی رکعۃ اوتر بھا .... ثم قال ما الوت .... ان اوتر بما اوتر بہ رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم (رواہ النسائی وسندہ صحیح صلوٰۃ النبی للالبانی صـ ۱۲۳)

[4] رواہ الترمذی والبوداؤد عن حسن رضؓ وسندہ صحیح (مرعاۃ جلد ۲ صـ ۲۱۳) واللفظ لابی داؤد)

تجھ پر کوئی حکم نہیں چلا سکتا، جس کو تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا، اے ہمارے رب تو بابرکت ہے بلند و بالا ہے۔

مذکورہ بالا دُعاء خواہ رکوع سے پہلے پڑھے [1] خواہ رکوع کے بعد [2] اس دعاء کے بجائے وہ دعاء بھی پڑھی جا سکتی ہے جو صفحہ ۹۷ پر دی ہوئی ہے۔

وتر کا سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ یہ ثناء پڑھے :- سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔

تمام کمزوریوں اور عیبوں سے منزّہ ہے وہ بادشاہ جو پاکیزگیوں والا ہے۔

اور تیسری مرتبہ آواز کو بلند کرے اور کھینچے [3]

اگر وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر کا وقت سونے میں نکل جائے تو جب یاد آئے (یا جب جاگے) پڑھ لے [4]

تین رکعت وتر ایک سلام سے نہ پڑھے [5]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر فیقنت قبل الرکوع (رواہ ابن ماجۃ واحمد وسندہ صحیح۔ صلاۃ النبی للالبانی صد ۱۹۵۔ مرعاۃ جلد ۲ صد ۲۱۳) ولہ شواھد کثیرۃ منھا ان ابن مسعودؓ واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع (رواہ ابن ابی شیبۃ عن علقمۃ وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد ۲ صد ۲۱۴)

[2] عن الحسن قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وتری اذا رفعت راسی ولم یبق الا السجود (رواہ الحاکم وصححہ احمد محمد شاکر۔ مرعاۃ جلد ۲ صد ۲۱۳)

[3] قال عند فراغہ سبحان الملک القدوس ثلاث مرات یطیل فی آخرھن (رواہ النسائی عن ابی ابن کعبؓ و سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صد ۲۱۴) کان یقول اذا سلم سبحٰن الملک القدوس ثلٰثاً ویرفع صوتہ بالثالثۃ (رواہ النسائی عن عبدالرحمٰن بن ابزی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صد ۲۱۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح احدکم ولم یوتر فلیوتر (رواہ الحاکم وصححہ۔ نیل جزء ۳ صد ۴۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح فیوتر (رواہ احمد عن عائشۃ رضؓ وسندہ حسن۔ نیل جزء ۳ صد ۴۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ او نسیہ فلیصل اذا ذکرہ (رواہ ابوداؤد عن ابی سعیدؓ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صد ۲۱۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا توتروا بثلاث اوتروا بخمس او بسبع ولا تشبھوا بصلاۃ المغرب (رواہ الدارقطنی وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۳ صد ۳۱)

اگر تین رکعت وتر پڑھنے ہوں تو اس طرح پڑھے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے پھر ایک رکعت وتر پڑھے [1]

ان دو رکعتوں میں جو وتر سے پہلے پڑھے، سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور سورۃ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کی تلاوت کرے اور وتر میں سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے یعنی تینوں سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھے یا وتر میں سورۃ نساء کی سو آیتیں تلاوت کرے [2]

یا وتر میں صرف سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے [3]

اگر وتر جماعت سے پڑھا جائے تو امام دعائے قنوت کے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ [4]

امام جب دعائیہ الفاظ پڑھے تو مقتدی آمین کہیں [5]

---

[1] عَنْ ابن عمرؓ انه كان يفصل بين شفعه ووتره بتسليمة واخبر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يفعله (رواه الطحاوى وسنده قوى. نيل الاوطار جزء ۳ صہ ۲۹) وفى رواية البخارى ان ابن عمرؓ كان يسلم بين ركعتين والركعة فى الوتر۔ نوٹ:۔ ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھنا ابن مسعودؓ سے ثابت ہے۔ انه كان يقرأ فى آخر ركعة من الوتر قل هو الله احد ثم يرفع يديه فيقنت قبل الركعة۔ جزء رفع اليدين صہ ۳۱ سنده صحيح)

[2] كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرأ فى الركعتين اللتين يوتر بعدهما بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكفرون ويقرأ فى الوتر بقل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس (رواه الحاكم وسنده صحيح۔ المستدرك جزء اوّل صہ ۳۰۵۔ التعليقات جزء اوّل صہ ۳۹) صلى ابوموسى الاشعرى باصحابه۔۔ ...۔ فصلى العشآء ركعتين ثم قام فقرأ مائة آية من سورة النسآء فى ركعة۔۔۔۔ فقال ما الوت ...۔ ان اصنع مثل ما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم (رواه احمد والنسائى وسنده جيد۔ بلوغ جزء ۲ صہ ۲۳) وسنده صحيح (صلاة النبى للعلامه محمد ناصر الدين الالبانى صہ ۱۲۳) [3] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث ركعات كان يقرأ ...... فى ثالثة بقل هو الله احد (رواه النسائى عن ابىّ ابن كعبؓ وسنده صحيح۔ مرعاة جزء ۲ صہ ۲۱۱) [4] عن الحسنؓ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعوا بهذا الدعاء (ابن حبان۔ سنده صحيح۔ ابن حبان ۲/۴۳۰) [5] كان ابى يقوم للناس على عهد عمر فى رمضان ..... قام للناس معاذ القارئ ..... فيقولون آمين (عبدالرزاق ۴/۲۵۹ - سنده صحيح) يؤمن من خلفه (ابوداؤد سنده صحيح۔ ابن خزيمة ۱/۳۱۳) ولا يختص نفسه بدعوة دونهم (ابوداؤد كتاب الطهارة۔ سنده حسن)۔

پانچ رکعت، سات رکعت اور نو رکعت وتر پڑھنے کا طریقہ

جب پانچ رکعت وتر پڑھے تو (التحیات کے لئے) کسی رکعت میں نہ بیٹھے سوائے پانچویں رکعت کے ۱؎

جب سات رکعت وتر پڑھے تو چھٹی پر بیٹھے، پھر ساتویں رکعت پر بیٹھے ۲؎

جب نو رکعت وتر پڑھے تو آٹھویں رکعت پر بیٹھے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، اس کی حمد کرے، اس سے دعا مانگے پھر کھڑا ہو جائے اور نویں رکعت پڑھے۔ نویں رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے، اللہ کا ذکر کرے، اس کی حمد کرے، اس سے دعا مانگے، پھر سلام پھیرے ۳؎

بہتر یہ ہے کہ وتر ایک رکعت ہی پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم بھی دیا ہے اور آپ کا فعل بھی عموماً یہی تھا ۴؎

۱؎ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر..... بخمس لا یجلس فی شیء الا فی آخرھا (صحیح مسلم باب صلاۃ اللیل)

۲؎ اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع رکعات لا یقعد الا فی السادسۃ ثم ینھض ولا یسلم فیصلی السابعۃ ثم یسلم تسلیمۃ (نسائی کیف الوتر بسبع۔ رجالہ ثقات وسندہ صحیح)

۳؎ (کان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تسع رکعات لا یجلس فیھا الا فی الثامنۃ فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعو ثم ینھض ولا یسلم ثم یقوم فیصلی التاسعۃ ثم یقعد فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم یسلم تسلیما (صحیح مسلم باب جامع صلوٰۃ اللیل)

۴؎ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا اردت ان تنصرف فارکع رکعۃ توتر لک ما صلیت (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الوتر جزء ۲ ص ۳۰) عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی..... احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدۃ وفی روایۃ کانت صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل عشر رکعات ویوتر بسجدۃ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات فی اللیل جزء اوّل ص ۲۹۶ و ص ۲۹۷)

گرہن کی نماز

جب سورج گرہن یا چاند گرہن ہو تو ایک منادی کے ذریعے اس طرح اعلان کرایا جائے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (ترجمہ) :۔ نماز جمع کرنے والی ہے [۱]

گرہن کا علم ہوتے ہی خوف و گھبراہٹ محسوس کرے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، دعا کرے، استغفار کرے تکبیریں پڑھے، صدقہ دے اور نماز پڑھتا رہے۔ سورج گرہن ہو تو غلام آزاد کرے [۲]

نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ گرہن جاتا رہے [۳]

گرہن کی نماز دو رکعتیں پڑھے [۴]

لیکن بہت طویل رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں دو رکوع کرے۔ پہلے رکوع کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ کہہ کر پھر قرأت شروع کر دے۔ قرأت طویل ہو لیکن پہلے رکوع کے بعد جو قرأت کرے وہ رکوع سے قبل کی قرأت سے کم ہو، اس قرأت کے بعد دوسرا رکوع کرے۔ دونوں رکوع طویل ہوں لیکن دوسرا رکوع پہلے رکوع سے کم طویل ہو پھر کھڑا ہو جائے، پھر طویل سجدے کرے، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح طویل قرأت کرے لیکن پہلی رکعت کی قرأت سے کم، پھر رکوع کرے لیکن پہلی رکعت کے رکوع سے کم۔ پھر قرأت کرے لیکن پہلے رکوع سے قبل کی قرأت سے کم پھر رکوع کرے لیکن پہلے رکوع کے مقابلہ میں کم

---

[۱] لما الشمس کسفت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نودی ان الصلوٰۃ جامعۃ (صحیح بخاری وروٰی مسلم نحوہٗ) فبعث منادیًا الصلاۃ جامعۃ (صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتموھا فقوموا فصلوا (صحیح بخاری) فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) فافزعوا إلی الصلوٰۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ان اللہ تعالیٰ یخوف بھما عبادہٗ (صحیح بخاری عن ابی بکرۃ) فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ (صحیح بخاری) امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس (صحیح بخاری)

[۳] صلوا حتی ینجلی (صحیح بخاری وروٰی مسلم نحوہٗ)

[۴] انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین (صحیح بخاری عن ابی بکرۃ رضؓ)

طویل ہو پھر کھڑا ہو جائے۔ پھر طویل سجدے کرے لیکن پہلی رکعت کے سجدوں سے کم۔ پھر سلام پھیرے [1]
ہر دو رکعت میں جہر سے قرأت کرے [2]

نماز کے بعد امام خطبہ دے [3] اگر دو رکعت پڑھنے کے بعد بھی گرہن باقی رہے تو پھر دو دو رکعت نماز پڑھنا ہے یہاں تک کہ گرہن جاتا رہے [4]

ہر رکعت میں تین تین یا چار چار رکوع بھی کئے جا سکتے ہیں [5]

بارش طلب کرنے کی نماز

جب بارش کے لئے دعا کرنی ہو تو عید گاہ میں منبر رکھوائے پھر گھر سے اس وقت روانہ ہو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے [6]

جب عید گاہ روانہ ہو تو کسی قسم کی زینت نہ کرے۔ تواضع، عاجزی، انکساری، زاری اور تضرع کرتا ہوا آہستہ آہستہ چل کر عید گاہ پہنچے [7]

---

[1] جهر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الخسوف بقرآءته فاذا فرغ من قرآءته کبر فرکع واذا رفع من الرکعة قال سمع اللہ لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم یعاود القراءة (صحیح بخاری) فاطال القرآءة ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع رأسه فاطال القرآءة وهی دون قرآءته الاولی ثم رکع فاطال الرکوع دون رکوعه الاول (صحیح بخاری) فسجد سجودًا طویلا ثم قام فقام قیاما طویلا وهو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وهو دون الرکوع الاول ثم سجد وهو دون السجود الاول ثم انصرف (صحیح بخاری) ثم سلم (صحیح بخاری)

[2] جهر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الخسوف (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فحمد اللہ واثنیٰ علیه (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] فجعل یصلی رکعتین ویسأل عنها حتی انجلت الشمس (ابوداؤد عن النعمان۔ سنده صحیح مرعاۃ جلد ۲ ص ۳۸۷)

[5] فصلی بالناس ست رکعات وفی روایة ثمان رکعات فی اربع سجدات (صحیح مسلم)

[6] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنبر فوضع له فی المصلی...... فخرج حین بدا حاجب الشمس (رواہ ابوداؤد وسنده صحیح، مرعاۃ جلد ۲ ص ۳۹۹)

[7] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء متبذلاً متواضعاً متخشعاً متضرعاً مترسلاً (رواہ احمد وروی ابوداؤد والنسائی والترمذی ولم یذکروا متخشعا مترسلاً سنده صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۳۹۶ بلوغ جزء ۶ ص ۲۳۵)

امام کو چاہیئے کہ عیدگاہ پہنچ کر منبر پر بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہے، اللہ کی حمد بیان کرے اور اس طرح لوگوں سے خطاب کرے "و تم نے اپنے شہروں میں قحط اور بارش میں دیر ہونے کی شکایت کی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس سے مانگو اور تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا" پھر یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى خَيْرٍ۔

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رحمٰن اور رحیم ہے جو روزِ جزا کا مالک ہے۔ نہیں کوئی معبود و حاکم و حاجت روا سوائے اللہ کے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ، تو اللہ ہے، نہیں کوئی معبود و حاکم سوائے تیرے، تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور جو بارش تو ہمارے لئے نازل فرمائے اسے ہمارے لئے قوت اور بھلائی تک پہنچنے کا سبب بنا دے [1]

پھر کھڑا ہو جائے، اپنے ہاتھوں کو چہرہ تک اس طرح اٹھائے کہ بغلیں ظاہر ہو جائیں۔ دونوں ہاتھوں کی پُشت کو آسمان کی طرف کرلے اور دعا کرے پھر امام کو چاہیئے کہ لوگوں کی طرف پیٹھ کرے، قبلہ کی طرف منہ کرے پھر امام اور تمام لوگ چادر کو اُلٹ لیں اس طرح کہ سیدھا سرا الٹے کندھے پر اور الٹا سرا سیدھے کندھے پر اور اندر کا حصہ باہر آجائے [2]

---

[1] فقعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فکبر وحمد اللہ ثم قال ..... الخ (رواہ ابوداؤد وابن حبان و اللفظ لابن حبان۔ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۳۹۹)

[2] ثم رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فلم یترك الرفع حتی بدا بیاض ابطیہ ثم حول الی الناس ظہرہٗ وقلب رداءہٗ وھو رافع یدیہ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۲ صـ ۳۹۹) وعن عمیرؓ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم ..... قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجھہ (رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہٗ و سندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۳۹۶) اشار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بظھر کفیہ الی السماء (صحیح مسلم) واستقبل القبلۃ یدعوا اللہ ثم حول رداءہٗ (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ للبخاری) وحول رداءہٗ فقلبہ ظھر البطن وحول الناس معہ (رواہ احمد بن حنبل فی مسندہٖ وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزو ۲ صـ ۱۵۲) فقلبھا علیھا الایمن علی الایسر والایسر علی الایمن (رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہٗ وسندہٗ جید بلوغ الامانی جزو ۶ صـ ۲۴۵) فقام فدعا اللہ قائما ثم توجہ قبل القبلۃ وحول رداءہٗ (صحیح بخاری عن عبداللہ بن زید)

پھر بڑی دیر تک عاجزی اور اللہ کی بڑائی کے ساتھ دعا کرتا رہے [۱]

پھر امام لوگوں کی طرف منہ کرے اور منبر پر سے اتر کر عید کی طرح دو رکعت نماز پڑھائے اور ان میں جہر سے قرأت کرے [۲]

اس نماز کے لئے نہ اذان دی جائے نہ اقامت کہی جائے۔ نماز کے بعد امام خطبہ دے [۳]

دعا کے مسنون الفاظ یہ ہیں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَھَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ

ترجمہ:۔ اے اللہ، اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو پانی پلا، اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنی مردہ زمین کو زندہ کر دے [۴]

(۲) اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم پر ایسی بارش برسا جو ہماری فریاد رسی کا سبب ہو جس کا انجام اچھا ہو، جس سے ارزانی ہو جائے، جو نفع پہنچانے والی ہو، نقصان پہنچانے والی نہ ہو، جلدی آنے والی ہو، دیر میں آنے والی نہ ہو [۵]

---

[۱] لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء والتضرع والتکبیر وصلی رکعتین (رواہ الترمذی وابوداؤد وصححہ الترمذی وغیرہ۔ تعلیق احمد محمد شاکر

[۲] ثم اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس ونزل فصلی رکعتین (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۳۹۹) ثم صلی رکعتین جھر فیھما بالقرآءۃ (صحیح بخاری) صلی رکعتین کما کان یصلی فی العید (رواہ الترمذی وروی احمد والنسائی نحوہ وصحہ الترمذی وابوعوانۃ وابن حبان۔ تعلیق احمد محمد شاکر)

[۳] عن ابی ھریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بلا اذان واقامۃ ثم خطبنا (رواہ احمد ورواتہ ثقات۔ بلوغ جزء ۶ ص ۲۲۳ وسندہ صحیح)

[۴] اذا استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اسق........ (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۶ ص ۲۴۸)

[۵] عن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواکی فقال اللھم اسقنا...... الخ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۳۹۷)

اگر کوئی شخص پانی کی دعا کے لئے ایسے وقت کہے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو امام کو چاہیئے کہ اسی حالت میں دونوں ہاتھ اٹھا کر تین دفعہ اس طرح دعا کرے

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا

ترجمہ:۔ (اے اللہ، ہمیں پانی پلا)

اگر کسی اور وقت کہا جائے تو امام منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اس طرح دعا کرے

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا طَبَقًا مَّرِیْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَیْرَ رَائِثٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم پر ایسی بارش برسا جو ہماری فریاد رسی کا سبب ہو، جس کا انجام اچھا ہو، جس کا فیض عام ہو، جس سے ارزانی ہو جائے۔ جو کثیر ہو، جلد آنے والی ہو، دیر میں آنے والی نہ ہو [1]

صلوٰۃ الضحٰے

ضحٰے کے معنیٰ ہیں ارتفاع النہار، یعنی دن چڑھے [2] اس کو اشراق بھی کہتے ہیں۔

سورج کے بلند اور صاف وچمکدار ہونے کے بعد جو صلوٰۃ پڑھی جاتی ہے اُسے صلوٰۃ الضحٰے کہتے ہیں اس کا افضل وقت وہ ہے جس وقت دھوپ کی تیزی سے اونٹوں کے بچے گرم ہو جائیں [3]

صلوٰۃ الضحٰی کی دو رکعتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں [4]

چار بھی اور آٹھ بھی [5]

---

[1] ان رجلا دخل یوم الجمعۃ...... ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب.... فقال یارسول اللہ ..... ادع اللہ یغیثنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فقال۔ اللھم اسقنا اللھم اسقنا اللھم اسقنا (صحیح بخاری) جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد جئتك من عند قوم ما یتزود لھم راع ولا یخطر لھم فحل، فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فحمد اللہ ثم قال اللھم اسقنا.... الخ (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح ابنِ ماجۃ ۱/۲۸۵) [2] قاموس (مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۳۹) [3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الاوابین حین ترمض الفصال (صحیح مسلم عن زید بن ارقم رضؓ) [4] عن ابی ذر رضؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح علیٰ کل سلامی من احدکم صدقۃ..... ویجزیٔ من ذلك رکعتان یرکعھما من الضحیٰ (صحیح مسلم) [5] عن معاذۃ رضؓ سألت عائشۃ رضؓ کم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوٰۃ الضحی قالت اربع رکعات ویزید ما شاء اللہ (صحیح مسلم) صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی رکعات ..... وذلك ضحٰے (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن اُمّ ہانی رضؓ)

ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا چاہیئے [1]

صلوٰۃ الضحٰے مستحب ہے [2]

جب تک سورج بلند نہ ہو جائے صلوٰۃ الضحٰے نہیں پڑھنی چاہیئے [3]

صلوٰۃ الوضوء

صلوٰۃ الوضوء کو عام طور پر تحیۃ الوضوء کہتے ہیں۔ صلوٰۃ الوضوء وہ صلوٰۃ ہے جو ہر وضوء کے بعد وضوء کرتے ہی پڑھی جائے [4]

اس صلوٰۃ کی دو رکعتیں مستحب ہیں [5]

صلوٰۃ الاستخارہ

استخارہ کے معنی ہیں " (اللہ تعالیٰ سے) خیر طلب کرنا " یعنی جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعاء کرنا کہ " اے اللہ! اگر یہ کام میرے لئے اچھا ہے تو اس میں مجھے خیر و برکت عطا فرما اور اگر میرے لئے برا ہے تو اس کے شر سے مجھے بچا کر وہ کام کرا دے جس میں خیر و برکت ہو۔"

جب استخارہ کرنا ہو تو دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ (رواہ ابوداؤد جزء اول صہ ۱۹۰ ومحمد البخاری نیل جزء ۳ صہ ۶۷)

[2] عن مورق قال قلت لابن عمرؓ تصلی الضحٰے قال لا . . . . قلت فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا اخالہ (صحیح بخاری)

[3] عن سعید انا اُصَلِّی صلوٰۃ الضحیٰ حین طلعت الشمس فعاب ابو بشیرؓ علیٰ ذٰلک ونہانی ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا حتی ترتفع الشمس (رواہ احمد وسندہٗ جید بلوغ جزء ۵ صہ ۲۷)

[4] قال بلالؓ (فی حضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) انی لم اتطہر طہورًا فی ساعۃ من لیل ولا نہار الا صلیت بذٰلک الطہور ما کتب لی ان اصلی (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

[5] قال بلالؓ ما اصابنی حدث قط الا توضأت عندہ ورأیت ان للہ علی رکعتین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہما (ای بما سمع خشخشۃ بلال امامہ فی الجنۃ) (رواہ الترمذی عن بریدۃؓ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۵۰)۔

اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضلِ عظیم سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تُو قدرت رکھتا ہے، میں قدرت نہیں رکھتا۔ تُو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تُو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے میرے لئے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے، پھر جہاں کہیں سے بھی ہو میرے لئے خیر کو مقدر فرما دے پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔

نوٹ:۔ کہا جاتا ہے کہ خواب میں اس کام کی اچھائی یا بُرائی معلوم ہو جائے گی یہ بات حدیث سے ثابت نہیں۔

صَلٰوةُ التَّوبہ

جب کوئی گناہ ہو جائے تو پاک ہو کر دو رکعت پڑھے پھر اللہ سے مغفرت مانگے [2]

---

[1] صحیح بخاری عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہٗ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی بکر رض وسندہٗ صحیح وفی روایۃ ابی داؤد وابن ماجۃ یصلی رکعتین۔ مرقاۃ جزء ۲ صہ ۲۴۹ وسندہٗ صحیح)

صلوٰۃ الہمّ والغمّ

جب کسی کام کا فکر ہو یا غم ہو تو صلوٰۃ پڑھے [1]

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۱۵ بار پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور رکوع میں ۱۰ بار ان کلمات کو پڑھے پھر رکوع سے اُٹھ کر ۱۰ مرتبہ پڑھے پھر پہلے سجدہ میں ۱۰ مرتبہ پڑھے پھر بیٹھ جائے اور دس مرتبہ ان کلمات کو پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں ۱۰ مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ جائے اور ۱۰ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے۔

اس صلوٰۃ کو پڑھنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں [2]

صلوٰۃ المسافر

سفر میں چار رکعت فرض کے بجائے دو۲ رکعت پڑھے [3]

لیکن مغرب کی صلوٰۃ تین ہی رکعت پڑھی جائے [4]

---

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا حزبہ أمر صلّی (رواہ ابوداؤد، احمد عن حذیفۃ رض وسندہٗ صحیح أو حسن۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۵۰)

[2] رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ عن ابن عباس رض وکذلک روی ابوداؤد عن الانصاری وعن عبداللہ بن عمرو رض وسندھا حسن وفی الباب عن فضل بن عباس رض وعباس رض وعبداللہ بن عمر رض وعلی ابن ابی طالب وجعفر وعبداللہ بن جعفر وابی رافع وامّ سلمۃ رض (مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۵۲-۲۵۳)

[3] عن انس رض قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] صحیح مسلم باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ، قال عبداللہ بن عمر رض رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر یؤخر المغرب فیصلیھا ثلاثا (صحیح بخاری باب تصلی المغرب ثلاثا فی السفر)

سفر میں وِتر اور صبح کی دَو سنتوں کا پڑھنا بہتر ہے۔ دوسری سنتوں کو بھی اگر چاہے تو پڑھ لے [۱]

سفر میں اگر کہیں مقیم ہو جائے تو بھی چار رکعت فرض کے بجائے دَو رکعت ہی پڑھے [۲]

سفر میں چار رکعت کے بجائے دَو رکعت ہی فرض ہیں [۳]

چار رکعت نہ پڑھے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں کبھی ۴ رکعت نہیں پڑھیں [۴]

سفر میں "ظہر اور عصر" اور "مغرب اور عشاء" کو ملا کر پڑھ سکتے ہیں [۵]

سفر میں اگر کہیں مقیم ہو جائے تب بھی ان صلاتوں کو جمع کیا جا سکتا ہے [۶]

ظہر اور عصر کو جمع کرنا ہو تو ظہر کے وقت ظہر اور عصر دونوں ملا کر پڑھ لی جائیں

یا عصر کے وقت ظہر اور عصر ملا کر پڑھ لی جائیں۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کو جمع کیا جا سکتا ہے [۵]

نوٹ:۔ اگر پہلی صلوٰۃ کے وقت دوسری صلوٰۃ کو جمع کیا جائے تو اُسے جمع تقدیم کہتے ہیں اور اگر دوسری صلوٰۃ کے وقت پہلی کو جمع کیا جائے تو اُسے جمع تاخیر کہتے ہیں۔

---

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر علی راحلتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رض) صلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلّی الغداۃ (صحیح مسلم عن ابی قتادۃ رض) قال البراء رض سافرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیتہ ترک رکعتین قبل الظہر (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وحسنہ البخاری۔ مرعاۃ جلد ۲ صد ۲۷۳) لم ار اہ یسبح فی السفر (صحیح بخاری عن ابنِ عمر رض)

[۲] اقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ عشر یقصر ..... (صحیح بخاری عن ابنِ عباس رض)

[۳] عن عائشۃ قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین ثم ..... ففرضت اربعا وترک صلوٰۃ السفر علی الفریضۃ الاولیٰ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزید فی السفر علی رکعتین (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمر رض)

[۵] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین صلوٰۃ الظہر والعصر اذا کان علی ظہر سیر ویجمع بین المغرب والعشاء (صحیح بخاری عن ابن عباس رض)

[۶] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من قبۃ) بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضأ فصلّی الظہر رکعتین والعصر رکعتین (صحیح مسلم باب سترۃ المصلی عن ابی جحیفۃ رض وروی البخاری نحوہ فی ابواب السترۃ)

[۷] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فاذا زاغت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر وان ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی ینزل للعصر وفی المغرب مثل ذالک (رواہ ابوداؤد والترمذی عن معاذ رض وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۲۶۷)

جب سفر کی مسافت تین (عربی) میل (یعنی نو ہزار گز) ہو تو قصر کرنا چاہیئے [1]

نوٹ:۔ نو ہزار گز۔ پانچ (پاکستانی) میل یا آٹھ کلو میٹر سے کچھ زائد ہوتے ہیں۔

فرض کے علاوہ تمام صلاتیں سواری پر پڑھی جا سکتی ہیں۔ ان صلاتوں میں رکوع و سجود کیلئے سر سے اشارہ کرے [2]

رکوع کے مقابلہ میں سجدہ کے لئے سر کو زیادہ جھکائے [3]

جب سواری پر صلوٰۃ شروع کرے تو تکبیرِ تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرلے۔ اس کے بعد پھر کسی طرف بھی منہ ہو صلوٰۃ پڑھتا رہے [4]

اگر ڈوبنے کا ڈر نہ ہو تو کشتی میں کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھے [5]

نوٹ:۔ مسافر کے لئے قرآن وحدیث میں ایسی کوئی مدت مقرر نہیں کہ اس مدت سے زیادہ کہیں ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو قصر نہ کرے۔

صلوٰۃ السفر

جب سفر سے واپس آئے تو گھر جانے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت صلوٰۃ ادا کرے [6]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاث امیال او ثلاثۃ فراسخ صلی رکعتین (صحیح مسلم عن انسؓ)
قال ابن عمر تقصر الصلوٰۃ فی مسیرۃ ثلاثۃ امیال (ابن ابی شیبہ۔ سندہٗ صحیح۔ ارواء الغلیل للالبانی جزء ۳ ص۱۸)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث توجھت بہ یومی ایماء صلوٰۃ اللیل الا الفرائض ویوتر علی راحلتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابنِ عمرؓ۔ وفی روایۃ البخاری یومی برأسہ)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجعل السجود اخفض من الرکوع (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ الترمذی۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۶۹)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر وارادان یتطوع استقبل القبلۃ بناقتہ فکبر ثم صلی حیث وجہہ رکابہ (رواہ ابوداؤد عن انسؓ وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۶۹) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث توجھت بہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابن عمرؓ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل قائما الا ان تخاف الغرق (حاکم۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ ص ۲۰۵)

[6] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہارا فی الضحیٰ فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن کعبؓ)

صلوٰۃ المریض

مریض اگر کھڑے ہو کر صلوٰۃ نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے، اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو کروٹ پر لیٹ کر صلوٰۃ ادا کرے [1]

رکوع و سجود اشارہ سے کرے۔ سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ جھکے، کوئی اونچی چیز رکھ کر اس پر سجدہ نہ کرے [2]

اگر بڑھاپے کی وجہ سے کسی ستون وغیرہ کا سہارا لے لے تو کوئی حرج نہیں [3]

نوٹ:۔ اِستحاضہ کی بیماری میں صلوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ صد ۸۰۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

نمازِ جنازہ

جب نمازِ جنازہ ادا کرے تو خالص طور پر میت کے لئے دعا کرے [4]

قبروں کے درمیان نمازِ جنازہ ادا نہ کرے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب (صحیح بخاری والنسائی عن عمران رض)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فراٰہ یصلی علی وسادۃ فاخذھا فرمی بھا واخذ عودا لیصلی علیہ فاخذہ فرمی بہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم صل علی الارض ان استطعت والا فاوم ایماء واجعل سجودک اخفض من رکوعک (رواہ البزار والبیہقی فی المعرفۃ عن جابر رض وسندہ قوی نیل جزء ۳ صہ ۱۶۸) وروی الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر وسندہ صحیح (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد اول جزء ۴ صہ ۳۲)

[3] ولما اسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکبر اتخذ عمودا فی مصلاہ یعتمد علیہ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح صلاۃ النبی لناصر الدین الالبانی صہ ۶۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء (رواہ ابوداؤد وابن حبان وصححہ، بلوغ جزء ۲ ص ۸۷ وفیہ محمد بن اسحاق وقد صرح التحدیث فی روایۃ ابن حبان فثبت الحدیث۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{1}{527}$)

[5] نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی علی الجنائز بین القبور (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۳۔ صہ ۳۶)

طلوعِ آفتاب، زوال آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت نمازِ جنازہ ادا نہ کرے[1]

نوٹ:۔ نمازِ جنازہ کا طریقہ صفحہ ۸۲۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

صلوٰۃ میں کون کون سے کام کئے جا سکتے ہیں

اگر صلوٰۃ میں بے ہوش ہونے کا خطرہ ہو تو بحالتِ صلوٰۃ سر پر پانی ڈالا جا سکتا ہے[2]۔

اگر صلوٰۃ میں چھینک آئے تو چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے یا مندرجہ ذیل دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ:۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے (ایسی) تعریف جو بہت زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، اس میں (ایسی) برکت دی گئی ہو اور اس پر (ایسی) برکت نازل کی گئی ہو جو ہمارا رب پسند کرے اور جس سے وہ راضی ہو[3]

---

[1] عن عقبۃ قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیھن او ان نقبر فیھن موتانا: حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب (صحیح مسلم)

[2] قالت اسماء فقمت حتی تجلانی الغشی وجعلت اصب فوق رأسی ماء فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمد اللہ واثنی علیہ (صحیح بخاری کتاب الوضوء باب من لم یتوضأ الا من الغشی المثقل جزء اول صفحہ ۵۲)

[3] عن معاویۃ بن الحکم قال بینما انا قائم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ اذا عطس رجل فحمد اللہ فقلت یرحمک اللہ رافعا بھا صوتی فرمانی الناس بابصارھم حتی احتملنی ذلک فقلت ما لکم تنظرون الی .... قال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) من المتکلم ......
(رواہ ابوداؤد باب فی تشمیت العاطس جزء اول صفحہ ۱۴۱ وسندہ صحیح) عن رفاعۃ .... فعطست فقلت الحمد للہ حمدا کثیرا .... الخ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرھا بضعۃ وثلثون ملکا ایھم یصعد بھا (رواہ النسائی جزء اول صفحہ ۱۰۸ وابوداؤد فی باب ما یستفتح بہ الصلوٰۃ من الدعاء جزء اول صفحہ ۱۱۹ وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اول صفحہ ۳۱۴)

اگر شیطان صلوٰۃ میں وسوسہ ڈالے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور تین دفعہ بائیں طرف تھتکارے [1]

اگر کوئی شخص سلام کرے تو ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دے [2]

سجدہ کے مقام کی مٹی کو صرف ایک مرتبہ برابر کیا جاسکتا ہے [3]

ضرورتاً بچے کو کندھے پر بٹھا کر صلوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔ رکوع میں جاتے وقت اسے اتار دے، جب سجدہ سے کھڑا ہو تو پھر بٹھالے [4]

صلوٰۃ میں اگر بغیر قصد کے کسی بات کا خیال آجائے تو کوئی حرج نہیں [5]

اگر اگلی صف میں کھڑا ہونا ہو تو صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھے (صفوں کے درمیان سے نہ گذرے) [6]

---

[1] ان عثمان بن ابی العاص اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراءتی یلبسھا علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل عن یسارک ثلاثا قال ففعلت ذلک فاذھبہ اللہ عنی (صحیح مسلم کتاب السلام باب التعوذ من شیطان الوسوسۃ فی الصلوٰۃ جزء ۲ صـ ۲۸۰)

[2] عن ابن عمرؓ قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین یسلمون علیہ وھو فی الصلاۃ قال کان یشیر بیدہٖ (رواہ الترمذی وصححہ)

[3] عن معیقیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد قال ان کنت فاعلاً فواحدۃ (صحیح بخاری جزء ۲ صـ ۸۰ و صحیح مسلم جزء اول صـ ۲۲۲)

[4] عن ابی قتادۃؓ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس وامامۃ بنت ابی العاص علی عاتقہ فاذا رکع وضعھا واذا رفع من السجود اعادھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت وانا فی الصلوٰۃ تبرا عندنا فکرھت ان یمسی او یبیت عندنا فامرت بقسمتہ (صحیح بخاری باب یفکر الرجل الشیء فی الصلاۃ جزء ۲ صـ ۸۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اذن بالصلاۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا سکت المؤذن اقبل فاذا ثوب ادبر فاذا سکت اقبل فلا یزال بالمرء یقول لہ اذکر مالم یکن یذکر حتی لا یدری کم صلی (صحیح بخاری باب یفکر الرجل الشیء فی الصلوٰۃ جزء ۲ صـ ۸۴)

[6] یشقھا شقاً حتی قام فی الصف (صحیح بخاری باب رفع الایدی فی الصلوٰۃ $\frac{۲}{۸۳}$)

تخرق الصفوف حتی قام عند الصف المقدم (صحیح مسلم باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم ۱/۱۸۱)

صلوٰۃ میں کسی شخص کو ایسے کام کے لئے جس کا تعلق صلوٰۃ سے ہو متنبہ کرنے کے لئے مرد سُبْحَانَ اللہِ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں اور جس کو متنبہ کیا جارہا ہو اُسے چاہیئے کہ متوجہ ہوجائے لہ

جماہی آئے تو اُسے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر نہ رُکے تو مُنہ پر ہاتھ رکھ لے ٢ه

بحالت صلوٰۃ سانپ اور بچھو کو ماردے ٣ه

نفل صلوٰۃ میں آگے بڑھ کر کسی آنے والے کے لئے دروازہ کھولا جاسکتا ہے۔ دروازہ کھول کر پھر واپس اپنی جگہ پر آجائے ٤ه

صلوٰۃ میں ایسے کام کیلئے جس کا تعلق صلوٰۃ سے ہو، ہاتھ سے اشارہ کرسکتا ہے، آگے پیچھے ہوسکتا ہے اور ادائے شکر کے لئے دونوں ہاتھ اُٹھا سکتا ہے ٥ه

اگر مصلّی سے کوئی آدمی سوال کرے تو مصلّی ہاتھ کے اشارہ سے اس کو ہدایت دے سکتا ہے کہ وہ صلوٰۃ کے خاتمہ ہونے تک انتظار کرے ٦ه

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالکم حین نابکم فی الصلوٰۃ اخذتم فی التصفیق انما التصفیق للنساء من نابہ شیء فی صلاتہ فلیقل سبحان اللہ فانہ لا یسمعہ احد حین یقول سبحان اللہ الا التفت (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاشارۃ فی الصلوٰۃ جزء ۲ صہ۸۹ و صحیح مسلم)

٢ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع وفی روایۃ فلیمسک بیدہٖ علی فیہ فان الشیطان یدخل (صحیح مسلم کتاب الزھد باب تشمیت العاطس جزء ۲ صہ ۵۹)

٣ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب (رواہ الترمذی وصححہ)

٤ه قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا جئت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُصلی فی البیت (وفی روایۃ النسائی یصلی تطوعًا) والباب علیہ مغلقًا (وفی روایۃ ابی داؤد فاستفتحت) فمشی حتی فتح لی ثم رجع الی مکانہ ووصفت الباب فی القبلۃ (رواہ الترمذی فی کتاب الصلوٰۃ ما یجوز من المشی والعمل فی صلوٰۃ التطوع جزء اوّل صہ ۱۸۸ واخرجہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح التعلیقات جزء اوّل صہ ۳۱۷)

٥ه فلما اکثروا التصفت (ابوبکر رضی اللہ عنہ) فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصف فاشار الیہ مکانک فرفع ابوبکر رضی اللہ عنہ یدیہ فحمد اللہ ثم رجع القھقری وراءہ وتقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلّی (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ما یجوز من التسبیح جزء ۲ صہ ۷۹) ٦ه قالت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ارسلت الیہ الجاریۃ فقلت قومی بجنبہ قولی لہ تقول لک ام سلمۃ یارسول اللہ سمعتک تنھی عن ھاتین واراک تصلیھما فان اشار بیدہٖ فاستاخری عنہ ففعلت الجاریۃ فاشار بیدہٖ فاستاخرت عنہ (صحیح بخاری باب اذا کلم وھو یصلی فاشار بیدہٖ جزء ۲ صہ ۸۸)

صلوٰۃ میں اگر تھوک یا بلغم آجائے تو بائیں پیر کے نیچے تھوک سکتا ہے پھر اسے اپنی بائیں جوتی سے رگڑ سکتا ہے یا اُسے کپڑے میں لے کر رگڑ سکتا ہے ؎۱

نوٹ:۔ مسجد میں اگر تھوکے تو اُسے زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ (آداب المساجد ملاحظہ فرمائیں)

امام صلوٰۃ میں مقتدی کا سر پکڑ کر اُسے اپنے پیچھے سے بائیں طرف سے دائیں طرف کر سکتا ہے ؎۲

اگر دو مقتدی ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف آ کر کھڑے ہو جائیں تو امام ان کے ہاتھ پکڑ کر انہیں پیچھے کر سکتا ہے ؎۳

گرمی کی شدت کی وجہ سے اگر زمین پر سر ٹکانا ممکن نہ ہو تو سجدہ کے مقام پر اپنا کپڑا بچھا سکتا ہے ؎۴

اگر بیوی سامنے لیٹی ہوئی ہو اور سجدہ کرنے کی جگہ نہ ہو تو سجدہ کرتے وقت بیوی (کی ٹانگ) کو دبا سکتا ہے تاکہ وہ ٹانگیں سکیڑ لے ؎۵

؎۱ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اذا کان فی الصلوٰۃ فانہ یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن شمالہ تحت قدمہ الیسریٰ (صحیح بخاری باب ما یجوز من البصاق جزء ۲ صہ ۸۲ وصحیح مسلم باب النھی عن البصاق فی المسجد جزء اول صہ ۲۲۳) وفی روایۃ ثم اخذ طرف ردائہ فبزق فیہ ورد بعضہ علی بعضٍ قال اولیفعل ھٰکذا (صحیح بخاری ابواب المساجد باب اذا بدرہ البزاق فلیاخذ بطرف ثوبہ جزء اول صہ ۱۱۳ وروی مسلم نحوہٗ) فتنخع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم فدلکہا بنعلہ الیسریٰ (صحیح مسلم باب النھی عن البصاق فی المسجد جزء اول صہ ۲۲۴)

؎۲ عن ابن عباس رضؓ قال صلّیت مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم ذات لیلۃ فقمت عن یسارہٖ فاخذ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم برأسی من ورائہٖ فجعلنی عن یمینہ (صحیح بخاری اذا قام الرجل عن یسار الامام جزء اول صہ ۱۸۵)

؎۳ عن جابر رضؓ قال اقامنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم عن یمینہ ثم جاء جبار فقام عن یسارہٖ فاخذ بیدینا فدفعنا حتی اقامنا خلفہٗ (صحیح مسلم کتاب الزھد باب حدیث جابر الطویل جزء ۲ صہ ۶۰۰)

؎۴ عن انس رضؓ کنا نصلّی مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم فی شدّۃ الحرّ فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجہہٗ من الارض بسط ثوبہ فسجد علیہ (صحیح بخاری باب بسط الثوب فی الصلوٰۃ للسجود جزء ۲ صہ ۸۱)

؎۵ عن عائشۃ قالت کنت امدّ رجلی فی قبلۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم وھو یصلی فاذا سجد غمزنی فرفعتھا (صحیح بخاری باب ما یجوز من العمل فی الصلوٰۃ جزء ۲ صہ ۸۱)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

زکوٰۃ اور اس کے متعلّقات

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک کرنے کے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں اس مال کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے محض اس کو خوش کرنے کے لئے ہر سال یا ہر فصل پر ایک خاص شرح سے بیت المال میں جمع کیا جائے۔ اس مال کو زکوٰۃ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا دینا مال کو پاک و طیب بنا دیتا ہے۔

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر کثرت کے ساتھ نماز کے ساتھ آتا ہے۔ اگر کافر ایمان کا دعویٰ کریں اور نماز پڑھنے لگیں تب بھی ان سے جنگ بند نہیں ہوگی جب تک وہ زکوٰۃ ادا نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ ۵)	پھر جب (امن یا صلح کی مدت گزر جائے اور) حرمت والے مہینے بھی گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، ان کو گرفتار کرو، ان کا محاصرہ کرو اور ہر گھات کے مقام پر ان کی گھات میں بیٹھے رہو، ہاں اگر وہ (کفر سے) توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو (یعنی جنگ بند کردو) بے شک اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہی کوئی شخص اسلامی معاشرہ میں دوسرے مؤمنین کے ساتھ اسلامی رشتۂ اخوت میں منسلک ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ دینی بھائی کی حیثیت حاصل نہیں کرسکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا یَرۡقُبُوۡنَ فِیۡ مُؤۡمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّۃً ؕ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُعۡتَدُوۡنَ ۝ فَاِنۡ تَابُوۡا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخۡوَانُکُمۡ فِی الدِّیۡنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۝

(التوبۃ ۱۰، ۱۱)

(یہ مشرکین) مؤمن (کے معاملہ) میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد و پیمان کا اور یہی وہ لوگ ہیں جو (عدل و انصاف کی تمام حدوں سے) تجاوز کر جاتے ہیں۔ لیکن (اے ایمان والو) اگر یہ لوگ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو پھر یہ تمہارے دینی بھائی ہیں (پھر ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو) سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنے احکامات کو علیحدہ علیحدہ بیان کر رہے ہیں (تاکہ ان کے سمجھنے میں کسی قسم کی الجھن نہ ہو)

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کا ایمان لانا اور نماز پڑھنا اس کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کافی نہیں اور نہ اسے دینی بھائی سمجھا جائے گا۔

ایمان کا تعلق عقیدہ سے ہے، نماز کا تعلق جسم سے ہے اور زکوٰۃ کا تعلق مال سے ہے، زکوٰۃ اسلام کے سیاسی و معاشی نظام کی بنیاد ہے۔ زکوٰۃ ہی سے جنگ کیلئے ساز و سامان فراہم کیا جاتا ہے اور زکوٰۃ ہی سے مسلمین کے معاشی نظام کو مستحکم کیا جاتا ہے گویا زکوٰۃ اسلامی حکومت کی بقاء کی ضامن اور اسلامی اخوت اور ہمدردی کا عملی مظاہرہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط

زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے دو شرائط ہیں:۔

پہلی شرط | زکوٰۃ ادا کرنے والے کا صاحب نصاب ہونا [1]

دوسری شرط | اگر مال ہو تو جمع شدہ مال پر پورا سال گزرنا [1]
اگر زمین کی پیداوار ہو تو فصل کا تیار ہونا اور کاٹا جانا [2]

نصاب کی تعریف

نصاب سے مُراد مال یا پیداوار کی وہ کم سے کم مقدار ہے کہ جب تک مال یا پیداوار اس مقدار میں نہ ہو زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ اگر مال یا پیداوار نصاب سے کم ہو تو اس مال یا پیداوار پر زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ اگر مال یا پیداوار نصاب کے برابر یا نصاب سے زیادہ ہو تو پورے مال یا پوری پیداوار پر زکوٰۃ لی جائے گی [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت لک مائتا درھم وحال علیھا الحول ففیھا خمسۃ دراھم ولیس علیک شئ یعنی فی الذھب حتی یکون لک عشرون دینارًا وحال علیھا الحول ففیھا نصف دینار (رواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ من علیؓ جزاول صـ ۲۲۸ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء۴ صـ ۱۱۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء۲ صـ ۲۴۳ او صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اول صـ ۳۱۹) [2] قال اللہ تعالیٰ: وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ (الانعام ۱۴۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالتمر عند صرام النخل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل جزء۲ صـ ۱۵۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درھما درھم ولیس فی تسعین ومائۃ شئ فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم (رواہ ابوداؤد من علیؓ فی کتاب الزکوٰۃ جزاول صـ ۲۲۵ وسندہٗ صحیح نیل الاوطار جزء۴ صـ ۱۱۸) وفی روایۃ لیس فی مادون مائتین زکوٰۃ (نسائی، کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء اول صـ ۲۶۶ وسندہٗ صحیح۔ نیل جزء۴ صـ ۱۱۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیھا صدقۃ الا ان یشاء ربھا وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیھا شئ الا ان یشاء ربھا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء۲ صـ ۱۴۶)

مختلف اشیاء کا نصاب

اونٹوں کا نصاب اونٹوں کا نصاب پانچ اُونٹ ہے [1]

گایوں کا نصاب گایوں کا نصاب تیس گائیں ہے [2]

بکریوں کا نصاب بکریوں کا نصاب چالیس بکریاں ہیں [3]

چاندی کا نصاب چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ چاندی ہے۔ (یعنی تقریباً ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام چاندی) [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی ما دون خمس ذود صدقۃ من الابل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صـ ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صـ ۳۹۰)

[2] عن معاذ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن وامرہٗ ان یأخذ من البقر من کل ثلاثین بقرۃ تبیعًا (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صـ ۳۹۸۔ نیل الاوطار جزء ۴ صـ ۱۱۳ وروی نحوہٗ الترمذی و حسنہ۔ جامع ترمذی جزء اوّل صـ ۱۹۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صـ ۱۴۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فیما دون خمس اُواق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صـ ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صـ ۳۹۰)

سونے کا نصاب سونے کا نصاب بیس (۲۰) دینار (یعنی تقریباً ۷ تولہ یا ۸۱ گرام سونا) ہے۔[1]

نقد روپیہ کا نصاب نقد روپیہ کا نصاب دو سو درہم (یعنی تقریباً ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام چاندی) ہے۔[2]

نوٹ:۔ کاغذ کے نوٹ بینک کے وعدہ اور حکومت کی ضمانت کی بنیاد پر نقد روپیہ کے قائم مقام ہوتے ہیں اور نقد روپیہ ہی سمجھے جاتے ہیں لہٰذا ان کی بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

زمین کی پیداوار کا نصاب زرعی پیداوار کا نصاب پانچ وسق ہے (یعنی تقریباً ۳۰ من یا ۱۱۱۹ کلوگرام) ہے۔[3]

کھجور وغیرہ کا نصاب کھجور کا نصاب پانچ وسق ہے۔ (یعنی تقریباً تیس من یا ۱۱۱۹ کلوگرام) ہے۔[4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت لک مائتا درھم وحال علیھا الحول ففیھا خمسۃ دراھم ولیس علیک شیٔ یعنی فی الذھب حتی یکون لک عشرون دینارا (رواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ عن علیؓ و سندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۱۱۸)

[2] عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم (رواہ ابو داؤد فی باب زکوٰۃ السائمۃ جزء اوّل صہ ۲۲۸ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۱۱۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صہ ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صہ ۳۹۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی مادون خمسۃ اوسق من التمر صدقۃ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صہ ۳۹۱)

زکوٰۃ کی شرح

اُونٹوں کی زکوٰۃ کی شرح

اُونٹوں کی تعداد			شرح زکوٰۃ
۱	تا	۴	کوئی زکوٰۃ نہیں [۱]
۵	تا	۹	ایک بکری [۲]
۱۰	تا	۱۴	۲ بکریاں [۳]
۱۵	تا	۱۹	۳ بکریاں [۴]
۲۰	تا	۲۴	۴ بکریاں [۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ ذود صدقۃ من الابل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الورق جزء ۲ صد ۱۴۳ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ جزء اوّل صد ۳۱۹) وفی روایۃ ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیہا صدقۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صد ۱۴۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت خمسًا من الابل ففیہا شاۃ (صحیح بخاری باب کتاب الزکوٰۃ جزء ۲ صد ۱۴۶)

[۳] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فما دونہا من الغنم من کل خمس شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صد ۱۴۶)

[۴] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فما دونہا من الغنم من کل خمس شاۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صد ۱۴۶)

[۵] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اربع وعشرین من الابل فما دونہا من الغنم من کل خمس شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صد ۱۴۶)

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۲۵ تا ۳۵	ایک یک سالہ اونٹنی اگر یک سالہ اونٹنی نہ ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا دو سالہ اونٹنی لے لے اور زکوٰۃ دینے والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ یا اگر یک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ لے لے، پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ اُسے کچھ دے اور نہ اس سے مزید کچھ لے[1]
۳۶ تا ۴۵	ایک، دو سالہ اونٹنی اگر دو سالہ اونٹنی نہ ہو تو اس سے تین سالہ اونٹنی لے لی جائے لیکن زکوٰۃ وصول کرنے والا اُسے ۲۰ درہم یا دو بکریاں واپس کرے۔ یا یک سالہ اونٹنی لے لی جائے لیکن زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ وصول کرنے

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بلغت خمسًا وّعشرین الی خمس وثلاثین ففیہا بنت مخاض انثیٰ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صہ ۱۴۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہٗ وعندہٗ بنت لبون فانہا تقبل منہ ولیعطیہ المصدق عشرین درہمًا او شاتین فان لم یکن عندہٗ بنت مخاض علیٰ وجہہا وعندہٗ ابن لبون فانہ یقبل منہ ولیس معہٗ شیء (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب العرض فی الزکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۴۴)

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
	والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں اور دے [1]
۴۶ تا ۶۰	ایک سہ سالہ اونٹنی جو جفتی کے قابل ہو گئی ہو [2]
	اگر سہ سالہ اونٹنی نہ ہو تو اس کے بدلہ میں ۴ سالہ اونٹنی لے لی جائے اور صدقہ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کو ۲۰ درہم یا دو بکریاں دے۔ اگر سہ سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو دو سالہ اونٹنی لے لی جائے اور زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ وصول کرنے والے کو دو بکریاں یا ۲۰ درہم اور دے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت ستا وثلاثین الی خمس واربعین ففیہا بنت لبون انثی (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جز۲ ص۱۴۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقتہ بنت لبون وعندہ حقۃ فانہا تقبل منہ الحقۃ ویعطیہ المصدق عشرین درہما او شاتین ومن بلغت صدقتہ بنت لبون ولیست عندہ وعندہ بنت مخاض فانہا تقبل منہ بنت مخاض ویعطی معہا عشرین درہما او شاتین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من بلغت عندہ صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہ جز۲ ص۱۴۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیہا حقۃ طروقۃ الجمل (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جز۲ ص۱۴۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الحقۃ وعندہ الجذعۃ فانہا تقبل منہ الجذعۃ ویعطیہ المصدق عشرین درہما او شاتین ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الا بنت لبون فانہا تقبل منہ بنت لبون ویعطی شاتین او عشرین درہما (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من بلغت عندہ صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہ جز۲ ص۱۴۵)

شرح زکوٰۃ	اونٹوں کی تعداد
ایک چار سالہ اونٹنی [1]	۶۱ تا ۷۵
اگر چار سالہ اونٹنی نہ ہو تو زکوٰۃ دینے والا ایک سہ سالہ اونٹنی دے اور اس کے ساتھ اگر دو بکریاں میسّر ہوں تو دو بکریاں مزید دے یا ۲۰ درہم دے [2]	
۲ دو سالہ اونٹنیاں [3]	۷۶ تا ۹۰
۲ سہ سالہ اونٹنیاں جو جفتی کے قابل ہو گئی ہوں [4]	۹۱ تا ۱۲۰
ہر ۴۰ پر ایک دو سالہ اونٹنی اور ہر ۵۰ پر ایک سہ سالہ اونٹنی [5]	۱۲۰ سے زائد

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیہا جذعۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صہ ۱۴۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بلغت عندہٗ من الابل صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہٗ جذعۃ وعندہٗ حقۃ فانہا تقبل منہ الحقۃ ویجعل معہا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھمًا (صحیح بخاری باب من بلغت عندہٗ صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہٗ جزء ۲ صہ ۱۴۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت یعنی ستًّا وسبعین الی تسعین ففیہا بنتا لبون (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صہ ۱۴۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغت احدٰی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیہا حقتان طروقتا الجمل (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صہ ۱۴۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صہ ۱۴۶)

گایوں کی زکوٰۃ کی شرح

گایوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۳۰ سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [1]
۳۰ اور ۳۰ سے زائد	ہر ۳۰ پر ایک سالہ بچھڑا اور ہر ۴۰ پر ایک گائے جس کے دو دانت نکل آئے ہوں [1]

بکریوں کی زکوٰۃ کی شرح

بکریوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۴۰ سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [2]
۴۰ تا ۱۲۰	ایک بکری [3]
۱۲۱ تا ۲۰۰	دو بکریاں [3]
۲۰۱ تا ۳۰۰	تین بکریاں [3]
۳۰۰ تا زائد	ہر سو پر ایک بکری [3]

---

[1] عن معاذ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعثہٗ الی الیمن وامرہٗ ان یاخذ من البقر من کل ثلاثین بقرۃ تبیعًا ومن کل اربعین بقرۃ مسنۃ (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک ۱/۳۹۸ ونیل ۴/۱۱۳)

[2] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

[3] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وفی صدقۃ الغنم فی سائمتہا اذا کانت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ الی مائتین شاتان فاذا زادت علی مائتین الی ثلاثمائۃ ففیہا ثلاث فاذا زادت علی ثلاث مائۃ ففی کل مائۃ شاۃ (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

چاندی کی زکوٰۃ کی شرح

شرح زکوٰۃ	چاندی کی مقدار
کوئی زکوٰۃ نہیں [1]	نصاب (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) سے کم
۱/۴۰ (یعنی چاندی کی کُل مقدار کا چالیسواں حصہ) [2]	نصاب (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) کے برابر نصاب (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) سے زائد

نقد روپیہ کی زکوٰۃ کی شرح

شرح زکوٰۃ	نقد روپیہ کی مالیت
کوئی زکوٰۃ نہیں [3]	۵ اوقیہ (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت سے کم
۱/۴۰ (یعنی کُل تعداد کا چالیسواں حصہ) [4]	۵ اوقیہ (یعنی ۵۲½ تولہ یا ۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر یا زائد

---

[1] فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شیء (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرقۃ ربع العشر (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶)

[3] عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی تسعین ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراھم (ابوداؤد باب زکوٰۃ السائمۃ ۱/۲۲۸ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار ۴/۱۱۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرقۃ ربع العشر (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ ص ۱۴۶) عن علیؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہا توا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درھما درھم (رواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء اوّل ص ۲۲۸ وسندہٗ صحیح نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۱۷)

سونے کی زکوٰۃ کی شرح

سونے کی مقدار	شرح زکوٰۃ
۲۰ دینار (یعنی ساڑھے سات تولہ یا ۸۱ گرام) سونے سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [1]
۲۰ دینار (یعنی ساڑھے سات تولہ یا ۸۱ گرام) سونے کے برابر یا زائد	۱/۴۰ (یعنی کل مقدار کا چالیسواں حصہ) [2]

زمین کی پیداوار (یعنی غلّہ، کھجور وغیرہ) کی زکوٰۃ کی شرح

پیداوار کی مقدار	شرح زکوٰۃ
۵ وسق (یعنی ۳۰ من یا ۱۱۹۰ کلوگرام) سے کم	کوئی زکوٰۃ نہیں [3]

---

[1] عن علیؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علیك شیئ یعنی فی الذھب حتی یکون لك عشرون دینارًا (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء اول صہ ۲۲۹ وسندہ صحیح نیل جزء ۴ صہ ۱۱۸)

[2] عن علیؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کانت لك عشرون دینارًا وحال علیها الحول ففیها نصف دینار فما زاد فبحساب ذالك (رواہ ابوداؤد باب فی زکوٰۃ السائمۃ جزء اول صہ ۲۲۸ وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۱۱۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب ما اُدّی زکوٰتہ فلیس بکنز عن ابی سعیدؓ جزء ۲ صہ ۱۳۳)

پیداوار کی مقدار	شرح زکوٰۃ
۵ وسق (یعنی ۳۰ من یا ۱۱۹۰ کلوگرام) کے برابر یا اس سے زیادہ:	
(۱) خودرَو پیداوار	۱/۱۰ (یعنی کُل پیداوار کا دسواں حصّہ) [1]
(۲) اس زمین کی پیداوار جو بارش یا چشمے یا نہر سے سیراب کی گئی ہو۔	۱/۱۰ (یعنی کُل پیداوار کا دسواں حصّہ) [1]
(۳) اس زمین کی پیداوار جو کنویں سے چرس وغیرہ کے ذریعے سیراب کی گئی ہو۔	۱/۲۰ (یعنی کُل پیداوار کا بیسواں حصّہ) [1]

دفینہ کی زکوٰۃ کی شرح

دفینہ کی کُل مقدار یا تعداد کا ۱/۵ (یعنی پانچواں حصّہ) [2]

زکوٰۃ کِس کو دی جائے

زکوٰۃ امیر کو دی جائے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سقت السمآء والعیون او کان عثریًا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب العشر فیما یسقی من مآء السماء جزء ۲ صفحہ ۱۵۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سقت الانہار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ما فیہ العشر او نصف العشر جزء اوّل صفحہ ۳۹۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرکاز الخمس (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فی الرکاز الخمس جزء ۲ صفحہ ۱۶۰)

[3] قال اللہ تعالیٰ: خُذ من اموالھم صدقۃ (التوبہ۔۱۰۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لمعاذ) تؤخذ منھم (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ جزء ۲ صفحہ ۱۴۷)

زکوٰۃ کے مصارف

امیر کا فرض ہے کہ وہ زکوٰۃ کے مال کو مندرجہ ذیل مدوں میں صرف کرے۔

۱۔ فقراء کی امداد

۲۔ مساکین کی امداد

۳۔ زکوٰۃ کے وصول کرنے والوں کی تنخواہیں

۴۔ نومسلموں کی تالیفِ قلوب

۵۔ قرضداروں کے قرضہ کی ادائیگی

۶۔ غلاموں کو آزاد کرانا

۷۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں

۸۔ مسافروں کی امداد [1]

متفرق مسائل

زکوٰۃ پیشگی بھی دی جاسکتی ہے [2]

امیر زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کرسکتا ہے [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: انما الصدقات للفقرآء والمساکین والعٰملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغٰرمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم ○ (التوبہ۔ ۶۰)
مساجد ومدارس میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

[2] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن ولید وعباس بن عبدالمطلب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس ابن عبدالمطلب فعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھی علیہ صدقۃ ومثلھا معھا وفی روایۃ لمسلم فھی علیّ ومثلھا معھا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ: وفی الرقاب جزء ۲ ص ۱۵۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب تقدیم الزکوٰۃ ومنعھا جزء اول ص ۳۹۱) ان العباس سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک (ابوداود۔ سندہ حسن۔ صحیح ابی داؤد ۳۰۵/۱)

[3] قال اللہ تعالیٰ: انما الصدقٰت للفقرآء والمساکین والعاملین علیھا (التوبہ۔ ۶۰)

زکوٰۃ دے کر (امیر یا مصدِق) پر احسان نہ رکھے [۱]

زکوٰۃ میں اپنی پسندیدہ چیز دے۔ ناکارہ اور ناپاک چیز نہ دے [۲]

زکوٰۃ میں بوڑھا جانور یا عیب دار جانور یا سانڈ نہ دے سوائے اس صورت کے کہ عامل اُسے قبول کرے [۳]

جب امیر کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو زکوٰۃ دینے والا اُسے راضی کر کے رخصت کرے خواہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ظلم ہی کیوں نہ کرے [۴]

نوٹ:- ظلم کی شکایت امیر سے کی جا سکتی ہے۔

زکوٰۃ وصول کرنے والا چھانٹ چھانٹ کر بہترین مال نہ لے [۵]

زکوٰۃ وصول کرنے والا مویشی کو اپنے مستقر پر نہ منگوائے اور نہ زکوٰۃ دینے والا مویشی کو دُور لے جائے بلکہ زکوٰۃ مالکوں کے مکانوں پر لی جائے [۶]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: لا تبطلوا صدقٰتکم بالمن والاذی (البقرہ-۲۶۴)

[۲] قال اللہ تعالیٰ: لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران-۹۲) انفقوا من طیبٰت ما کسبتم (البقرہ-۲۶۷) ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون (البقرۃ-۲۶۷)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج فی الصدقۃ ھرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الا ما شاء المصدق (صحیح بخاری باب لا توخذ فی الصدقۃ ھرمۃ جزء ۲ ص ۱۴۷)

[۴] جاء ناس من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسًا من المصدقین یاتوننا فیظلموننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضوا مصدقیکم (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ارضاء السعاۃ جزء اوّل ص ۳۴۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض (صحیح مسلم باب ارضا الساعی ما لم یطلب حرامًا جزء اوّل ص ۳۲۵)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوق کرائم اموال الناس (صحیح بخاری جزء ۲ ص ۱۴۷ باب لا توخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقتھم الا فی دورھم (رواہ احمد ورواہ ابوداؤد فی کتاب الزکوٰۃ باب این تصدق الاموال جزء اوّل ص ۲۳۲ والترمذی (عون المعبود) وفیہ محمد بن اسحٰق وقد صرح التحدیث فی روایۃ احمد وسکت علیہ المنذری والحافظ وفی الباب عن عمران عند احمد والترمذی۔ مرعاۃ المفاتیح جلد ۴ ص ۲۱)

متفرق مال یا مویشی کو اکٹھا نہ کیا جائے اور مجتمع مال کو متفرق نہ کیا جائے [1]

جب زکوٰۃ وصول کرنے والا غلہ وغیرہ کا تخمینہ کرے تو تخمینہ کی مقدار میں سے اس مقدار کا تہائی یا چوتھائی چھوڑ کر باقی مال پر زکوٰۃ لے [2]

زکوٰۃ وصول کرنے والا زیادہ مال وصول نہ کرے [3]

اونٹنی، گائے وغیرہ کو جب پانی پلانے لے جائے تو پانی پلانے کی جگہ پر دودھ دوہ کر مستحقین کو پلائے [4]

مادہ کو گیابھن کرنے کے لئے اگر کوئی شخص نر کو عاریۃً طلب کرے تو نر اُسے دے دے، مویشی کا ڈول عاریۃً دوسرے کو دے، مادہ کو عاریۃً دودھ پینے کے لئے کسی مستحق کو دے اور سواری کے جانور کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں عاریۃً سواری کے لئے دے۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو قیامت کے روز بڑا سخت عذاب ہوگا [5]

آلِ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زکوٰۃ نہ دی جائے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ (صحیح بخاری باب لایجمع بین متفرق جزء ۲ صـ۱۴۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع (رواہ احمد والترمذی والبوداؤد والنسائی وصححہ ابن حبان۔ بلوغ جزء ۹ صـ۱۴ وصححہ الحاکم والذھبی۔ المستدرک جزء اول صـ۴۰۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعھا (رواہ البوداؤد والترمذی وحسنہ الالبانی۔ التعلیقات جزء اول صـ۵۶۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن حقھا حلبھا یوم وردھا (صحیح مسلم باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء اول صـ۳۱۹) ومن حقھا ان تحلب علی الماء (صحیح بخاری باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء ۲ صـ۱۳۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا غنم لا یؤدی حقھا الا اقعد لھا یوم القیٰمۃ بقاع قرقر تطؤہ ...... قلنا وما حقھا قال اطراق فحل واعارۃ دلوھا ومنیحتھا وحلبھا علی الماء وحمل علیھا فی سبیل اللہ (صحیح مسلم باب اثم مانع الزکوٰۃ جزء اول صـ۳۹۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن اما علمت ان آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لا یأکلون الصدقۃ (صحیح بخاری باب اخذ صدقۃ لتمر عند صرام النخل جزء ۲ صـ۱۵۶)

آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عامل نہ بنایا جائے یعنی زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کر کے انہیں مالِ زکوٰۃ میں سے اجرت نہ دی جائے ۱؎

آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مندرجہ ذیل لوگ مراد ہیں :۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات ۲؎

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ۳؎

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کی اولاد ۴؎

اس سامان کی بھی زکوٰۃ ادا کرے جو فروخت کرنے کے لئے مہیا یا تیار کیا گیا ہو ۵؎

۱؎ قال عبد المطّلب و الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئنا لتؤمرنا علی بعض هٰذه الصّدقات فنؤدی الیک کما یؤدی النّاس و نصیب کما یصیبون قال...... ان الصدقة لا تنبغی لاٰل محمد (صحیح مسلم باب ترک استعمال اٰل النبی علی الصّدقة جزء اوّل صد ۴۳۳)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصبح لاٰل محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) الا صاع ولا امسٰی وانهم لتسعة ابیات (صحیح بخاری کتاب البیوع باب الرهن فی الحضر جزء ۳ صد ۱۸۶)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن اما علمت ان اٰل محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) لا یاکلون الصّدقة (صحیح بخاری باب اخذ صدقة التمر عند صرام النخل جزء ۲ صد ۱۵۶)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد المطّلب والفضل بن عباس...... انّ الصّدقة لا تنبغی لاٰل محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) (صحیح مسلم کتاب الزکوٰة باب ترک استعمال اٰل النبی علی الصدقة جزء اوّل صد ۴۳۳)

۵؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ : خذ من اموالهم صدقة (التوبہ - ۱۰۳) عن سمرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقة من الّذی نعد للبیع (ابوداؤد کتاب الزکوٰة باب العروض اذا کانت للتجارة جزء اوّل صد ۲۲۵ سکت علیہ المنذری وحسنه ابن عبد البر۔ عون المعبود شرح ابی داؤد)

زیور کی زکوٰۃ بھی ادا کرے اگرچہ وہ پہنا جاتا ہو۔ ؎۱

زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ دینے والے کے لئے اس طرح دعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰٓی اٰلِ فُلَانٍ اے اللہ آل فلاں پر رحمت بھیج (فلاں کی جگہ دینے والے کا نام لے) ؎۲

مال یا مویشی نصاب سے کم ہو تب بھی اگر کوئی شخص چاہے تو زکوٰۃ وصول کرنے والے کو صدقہ دے سکتا ہے ؎۳

غلام اور گھوڑے پر کوئی زکوٰۃ نہیں ؎۴

سبزیوں اور ترکاریوں پر زکوٰۃ نہیں ؎۵

؎۱ قال اللہ تعالیٰ: خذ من اموالھم صدقۃ (التوبہ۔۱۰۳) قالت عائشۃ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأی فی یدی فتخات من ورق فقال ما ھٰذا یا عائشۃ رض فقلت صنعتھن اتزین لک یا رسول اللہ قال أتؤدین زکاتھن قلت لا او ما شاء اللہ، قال ھو حسبک من النار (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ما ھو وزکوٰۃ الحلی جزء ۱ صہ ۲۲۵ وسندہٗ صحیح۔ عون المعبود) عن ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحًا من ذھب فقلت یا رسول اللہ أکنز ھو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوتہٗ فزکی فلیس بکنز (ابوداؤد باب الکنز ما ھو جزء اول صہ ۲۲۵ جیدہ العراقی (عون المعبود) وصححہ الحاکم (بلوغ ۹/۲۲) ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا ابنۃ لھا وفی ید ابنتھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال أتعطین زکوٰۃ ھٰذا قالت لا، قال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامۃ سوارین من نار (ابوداؤد باب الکنز ما ھو جزء اول صہ ۲۲۵ صححہ ابن القطان وقال المنذری لا مقال فیہ (عون المعبود) سندہٗ جید۔ بلوغ ۹/۲۱، وفی الباب عن اسماء بنت یزید عند احمد وسندہٗ حسن۔ بلوغ ۹/۲۱}

؎۲ اذا اتاہ رجل بصدقتہٖ قال اللھم ..... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن لم یکن معہٗ الا اربع من الابل فلیس فیھا صدقۃ الا ان یشاء ربھا ..... فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیھا شیء الا ان یشاء ربھا (صحیح بخاری باب زکوٰۃ الغنم جزء ۲ صہ ۱۴۶)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہٖ ولا فی فرسہٖ (صحیح بخاری باب لیس علی المسلم فی عبدہٖ صدقۃ جزء ۲ صہ ۱۴۹ وصحیح مسلم باب لا زکوٰۃ علی المسلم فی عبدہ جزء ۱ صہ ۳۱۹)

؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی الخضراوات زکوٰۃ (دارقطنی عن انس رض وعن طلحۃ رض۔ ترمذی وابن ماجۃ عن معاذ۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۹۵۳)

فقیر اور مسکین کی تعریف

فقیر وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روک لئے جائیں اور کسبِ معاش نہ کر سکیں اور کسی سے چمٹ کر سوال بھی نہ کریں ۔[۱]

مسکین وہ نہیں جو در بدر مانگتا پھرے بلکہ مسکین وہ ہے جس کو غنیٰ حاصل نہ ہو کہ اُسے مزید روپیہ سے لاپرواہ کر دے (یعنی جس کی آمدنی ضرورت سے کم ہو) نہ لوگ اس کی حالت سے واقف ہوں اور نہ وہ خود کسی سے چمٹ کر سوال کرے ۔[۲]

زکوٰۃ الفطر (فطرہ)

۱۔ زکوٰۃ الفطر سے مراد طعام کی وہ مقدار ہے جو

(۱) رمضان کے صیام کو لغو اور بے حیائی کی باتوں سے پاک کرنے اور

(۲) عید الفطر کے دن مساکین کے کھانے کے لئے رمضان کے اختتام پر دی جائے ۔[۳]

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربًا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیمٰھم لا یسئلون الناس الحافًا (البقرۃ - ۲۷۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین الذی تردہ الأکلۃ والاکلتان ولکن المسکین الذی لیس لہ غنی ویستحی اولا یسئل الناس الحافًا (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالیٰ : لا یسئلون الناس الحافا جزء ۲ صہ ۱۵۲) وفی روایۃ لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسأل الناس (صحیح بخاری باب قول اللہ تعالیٰ ، لا یسئلون الناس الحافا جزء ۲ صہ ۱۵۲ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب المسکین الذی لا یجد غنی جزء اول صہ ۳۳۱ واللفظ للبخاری)

[۳] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طھرۃ للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر جزء اول صہ ۲۲۳ بسند صحیح ۔ نیل جزء ۴ صہ ۱۵۷)

۲۔ زکوٰۃ الفطر ہر صاحب خانہ پر اپنے گھر کے ہر مسلم فرد کی طرف سے ادا کرنا فرض ہے خواہ وہ فرد غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا [1]

۳۔ زکوٰۃ الفطر کے سلسلے میں ہر فرد کی طرف سے ایک صاع طعام ادا کرے [2]

نوٹ: ایک صاع گیہوں = ۲½ کلوگرام گیہوں۔ دوسری چیزوں کا وزن مختلف ہوگا لہٰذا صاع سے ماپ کر دی جائیں

طعام سے مُراد وہ چیز ہے جو کسی گھر میں عموماً کھائی جاتی ہے مثلاً گیہوں، جَو، جوار، چاول وغیرہ [3]

۴۔ زکوٰۃ الفطر امیر کے حوالے کرے [4]

۵۔ زکوٰۃ الفطر عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ادا کی جائے [5]

۶۔ زکوٰۃ الفطر عید الفطر سے دو تین دن پہلے بھی ادا کی جا سکتی ہے [6]

---

[1] فرض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثٰی والصغیر والکبیر من المسلمین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ صہ ۱۶۱ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر علی المسلمین جزء اوّل صہ ۳۹۲ و اللفظ للبخاری)

[2] فرض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ صہ ۱۶۱ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر جزء اوّل صہ ۳۹۲)

[3] عن ابی سعید قال کنا نخرج فی عہد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعاً من طعام و قال ابو سعید وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ قبل العید جزء ۲ صہ ۱۶۲) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اُدّوا صاعاً من طعام یعنی فی الفطر (رواہ البیہقی فی کتاب الزکوٰۃ ۴/۱۷۲ وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۱۰۷)

[4] عن ابی ھریرۃؓ وکلنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان (رواہ البخاری تعلیقاً فی کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلاً فترک الوکیل شیئاً جزء ۳ صہ ۱۳۲ ووصلہ النسائی والاسماعیلی وابن خزیمۃ۔ فتح الباری جزء ۵ صہ ۳۹۲ سندہ صحیح)

[5] امر بہا ان تؤدّی قبل خروج النّاس الی الصّلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ صہ ۱۶۱ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الامر باخراج زکوٰۃ الفطر قبل الصّلوٰۃ جزء اوّل صہ ۳۹۳ واللفظ للبخاری)

[6] کانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک جزء ۲ صہ ۱۶۲) عن ابی ھریرۃ وکلنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان . . . فصدقتہ الثالثۃ (صحیح بخاری کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلاً فترک الوکیل شیئاً جزء ۳ صہ ۱۳۲۔ رواہ البخاری تعلیقاً ورواہ النسائی والاسمٰعیلی موصولاً۔ فتح الباری جزء ۵ صہ ۳۹۲ وسندہ صحیح)

اسلام کا معاشی نظام

زکوٰۃ اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی پتھر ہے لیکن اسلامی حکومت کے لئے ذریعہ آمدنی صرف زکوٰۃ ہی نہیں بلکہ دوسرے ذرائع آمدنی بھی ہیں مثلاً خراج، جزیہ، خمس، فے، صدقات۔

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صدقات وصول کرتے تھے[۱] تاہم صدقات ایک ایسا ذریعۂ آمدنی ہے جس کے لئے عموماً نہ کوئی وقت مقرر ہے اور نہ کوئی شرح مقرر ہے۔ اسلامی حکومت کو جب ضرورت ہو وہ عوام کو صدقات کے لئے ترغیب دے سکتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر صدقات کے لئے ترغیب دی تو حضرت ابوبکرؓ نے گھر کا تمام اثاثہ لاکر پیش کردیا اور حضرت عمرؓ نے گھر کا نصف اثاثہ لاکر پیش کردیا[۲]

اسلامی معاشی نظام کی بنیاد دراصل اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پر ہے اور جو نظام اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پر قائم ہو، اس میں کسی قسم کی خرابی کا آنا تقریباً ناممکن ہے۔ ایک مالدار آدمی اگر کسی غریب کو کھلاتا پلاتا ہے تو اس کے کھلانے پلانے میں اس کی نیت دُنیا طلبی نہیں ہوتی بلکہ خالقِ کائنات کو خوش کرنا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○
(ھَلْ اَتٰی - ۹)

(مالدار آدمی مساکین، یتامیٰ وغیرہ کو خطاب کرکے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا جوئی کے لئے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ (اس کا) صلہ لینا چاہتے ہیں اور نہ (تم سے) شکرگزاری کے طلب گار ہیں۔

جب دینے والوں میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو پھر اس معاشی نظام کو اسلامی معاشی نظام کہا جاسکتا ہے۔ اگر یہ جذبہ پیدا نہ ہو تو پھر ایسے معاشی نظام کو اسلامی معاشی نظام کہنا اسلام کا مذاق اڑانا اور اس کو بدنام کرنا ہے۔

---

[۱] صحیح بخاری و صحیح مسلم

[۲] مرواہ ابوداؤد کتاب الجہاد جلد اوّل صہ ۲۴۳ وسندہٗ حسن۔

جذبہ رضا جوئی کے نتائج

جب کسی فرد میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اس میں مندرجہ ذیل خصائلِ حسنہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۱) مال کی محبت جاتی رہتی ہے، حرص اور لالچ ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (التغابن - ۱۶)

اور جو شخص اپنے نفس کی لالچ سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۲) حلال کمائی کا جذبہ صادق پیدا ہوتا ہے۔ حرام کمائی سے بچنے کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ حلال و حرام میں تمیز کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء کا طالب یہ نہیں چاہتا کہ کمائی کے لئے حرام طریقہ اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے، اس طرح حق تلفی، جھوٹ، فریب، چور بازاری، رشوت ستانی جیسے تمام جرائم کا لعدم ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا خصائل کے نتیجے میں لوٹ کھسوٹ اور تکاثر کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ بخل جاتا رہتا ہے، نفس غنی ہو جاتا ہے اور ہر فرد اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ہر وقت اپنے مال کو خرچ کرنے کا منتظر رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الغنیٰ غنی النفس $\frac{8}{118}$ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب لیس الغنیٰ عن کثرۃ العرض $\frac{1}{218}$)

غنیٰ اسباب کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ غنیٰ تو (دراصل) نفس کے غنی ہونے کا نام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فی الکفاف والقناعۃ $\frac{1}{220}$)

اس شخص نے فلاح پائی جو اسلام لایا، جسے کفایت کرنے والا رزق دیا گیا اور جسے اللہ نے اُس مال پر جو اُسے اللہ نے دیا ہے قناعت کی توفیق عطا فرمائی۔

اسلامی معاشرہ میں مالدار یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے مال میں غریب کا بھی حق ہے۔ وہ اپنے مال کو غریب کا حق سمجھ کر خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ (الذاریات ۱۹)

مُتقین یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے مالوں میں سائل اور محتاج کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ (المعارج - ۲۴ و ۲۵)

اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور ناداروں کا مقررہ حصہ ہوتا ہے (وہ بے صبرے نہیں ہوتے)۔

مزید برآں اسلامی معاشرہ میں ہر مسلم اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی اسے دیا جا رہا ہے وہ غریبوں کی وجہ سے دیا جا رہا ہے لہٰذا وہ خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتا، بلکہ فیاضی کے ساتھ اپنے مال کو اُن لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہے جن لوگوں کے لئے اُسے دیا گیا ہے۔

حضرت مصعب بن سعدؓ کہتے ہیں :۔

رَاٰی سَعْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب جزء ۴ صفحہ ۴۲)

سعدؓ نے دیکھا کہ ان کو دوسروں کے مقابلہ میں خوشحالی اور فارغ البالی عطا ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم کو تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے اور رزق عطاء کیا جاتا ہے"

الغرض اسلامی معاشرہ معاشی مسائل سے دوچار نہیں ہوتا۔ اگر مالدار کو رزق ملتا ہے تو غریب بھی محروم نہیں رہتا۔ اسی طرح اسلامی حکومت بھی روپیہ کی کمی سے پریشان نہیں ہوتی اس لئے کہ اگر زکوٰۃ خراج وغیرہ کی آمدنی ناکافی ہو تو صدقات اس کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کافی ہو جاتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صوم اور اس کے متعلقات

صوم کے معنی "رک جانے" کے ہیں۔ اصطلاحِ شرع میں اس کے معنی کھانے، پینے اور جماع سے رک جانے کے ہیں۔[۱] نوٹ:۔ صوم کی جمع صیام ہے۔

فرض صیام (یعنی وہ صیام جو ضروری ہیں)

رمضان کے مہینہ کے صیام فرض ہیں جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اُسے چاہیئے کہ اس مہینہ میں صیام رکھے۔[۲]

رمضان کے فضائل

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے، رحمت کے اور آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔[۳]

۱؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فالئن باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل (البقرۃ-۱۸۷)

۲؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن ھدی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (البقرہ-۱۸۵)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان جزء ۳ صد ۳۲ وصحیح مسلم کتاب الصوم باب فضل شھر رمضان جزء اوّل صد ۴۳۶) وفی روایۃ فتحت ابواب السماء (صحیح بخاری باب ھل یقال رمضان جزء ۳ صد ۳۳) وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ (صحیح مسلم جزء اوّل صد ۴۳۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شھر رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین (صحیح بخاری باب ھل یقال رمضان جزء ۳ صد ۳۳ وصحیح مسلم باب فضل شھر رمضان جزء اوّل صد ۴۳۶) الا ان مسلما روی ابواب الرحمۃ بدل ابواب السماء وفی روایۃ تغل مردۃ الشیاطین (نسائی کتاب الصیام باب فضل شھر رمضان جزء اوّل صد ۲۳۰ واسنادہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صد ۲۰۰)

رمضان کا مہینہ بابرکت مہینہ ہے اسی مہینہ میں قرآنِ مجید نازل ہوا اس مہینہ میں ایک رات ہے جو بڑی قدر و منزلت والی بہت بابرکت اور امن و سلامتی والی ہے۔ یہ رات ہزار مہینے سے افضل ہے[۱]

اس مہینہ میں ہر رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ اور اے بُرائی کے متلاشی باز آجا۔ اس مہینہ میں ہر رات کو اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے[۲]

صوم کے فضائل

صَوم ڈھال ہے۔ صائم کے مُنہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ صَوم خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا اجر دے گا[۳]

جنّت میں ایک دروازہ ہے جسے رَیان کہتے ہیں اس میں سے صرف صائم داخل ہوں گے دوسرا کوئی داخل نہیں ہو گا[۴]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن (البقرۃ ۱۸۵) قال اللہ تعالیٰ: انا انزلنٰه فی لیلة مبارکة (الدخان ۔۳) قال اللہ تعالیٰ: انا انزلنٰه فی لیلة القدر ○ وما ادرٰك ما لیلة القدر ○ لیلة القدر خیرٌ من الف شهر ○ تنزّل الملٰئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر ○ سلٰمٌ هی حتّٰی مطلع الفجر ○ (انا انزلنٰه فی لیلة القدر) قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلّم اتاکم رمضان شهر مبارك (النسائی کتاب الصیام باب فضل شهر رمضان جزء اوّل صد۲۳۰ واسنادہٗ صحیح مرعاۃ جزء ۴ صد۲۰۰)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلّم وینادی منادٍ یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللّٰہ عتقاء من النار وذلك کل لیلة (ترمذی کتاب الصوم باب ماجآء فی فضل شهر رمضان جزء اوّل صد۲۱۲ والحاکم ۱/۴۲۱ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۴ صد۱۹۹)

[۳] ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلّم قال الصیام جُنّة ...... والذی نفسی بیدہٖ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ تعالیٰ من ریح المسك (قال اللہ تعالیٰ) یترك طعامه وشرابه وشهوته من اجلی۔ الصیام لی وانا اجزی به والحسنة بعشر امثالها (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم جزء ۳ صد۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزء اوّل صد۴۶۵)

[۴] قال النبی صلی اللہ علیه وسلّم انّ فی الجنّة بابًا یقال له الرّیان یدخل منه الصائمون یوم القیٰمة لا یدخل منه احد غیرهم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الرّیان للصائمین جزء ۳ صد۳۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزء اوّل صد۴۶۶)

ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے سوائے صوم کے۔ صوم کے ثواب کا تو بس اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے کہ کتنا دیا جائے گا[1]

صائم کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک تو اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا[2]

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن صوم رکھا اللہ تعالیٰ اس صوم کی بدولت اس کے چہرے کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دے گا[3]

رمضان کی ابتداء و انتہاء اور رؤیت ہلال

ہر مہینہ کی طرح رمضان کا مہینہ بھی کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا[4]

رمضان کے مہینہ کی ابتداء چاند دیکھ کر کرے اور اس کا اختتام بھی چاند دیکھ کر کرے یعنی چاند دیکھ کر صیام رکھنے شروع کرے اور چاند دیکھ کر ہی صیام رکھنے بند کر دے[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ عشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ عزوجل الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی (صحیح مسلم کتاب الصوم باب فضل الصیام جزء اول صہ۴۶۵ و ۴۶۶ وفی روایۃ والحسنۃ لعشر امثالہا۔ صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم جزء۳ صہ۳۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصائم فرحتان یفرحہما: اذا افطر فرح واذا لقی ربہ فرح بصومہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم جزء۳ صہ۳۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزء اول صہ۴۶۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوماً فی سبیل اللہ بعد (وفی مسلم باعد) اللہ وجہہ (وفی روایۃ لمسلم بذلک الیوم) عن النار سبعین خریفاً (صحیح بخاری کتاب الجہاد ۳۲/۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام فی سبیل اللہ جزء اول صہ۴۶۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ھکذا و ھکذا یعنی مرۃ تسعۃ وعشرین ومرۃ ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء۳ صہ۳۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ھکذا و ھکذا و ھکذا وعقد الابہام فی الثالثۃ والشہر ھکذا و ھکذا و ھکذا یعنی تمام ثلاثین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اول صہ۴۳۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء۳ صہ۳۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اول صہ۴۳۶ واللفظ للبخاری)

شعبان کی تاریخوں کی نگرانی کرے تاکہ رمضان کی ابتداء معلوم کرنے میں غلطی نہ ہو [1]

اگر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو چاند نظر آجائے تو اگلے دن سے صیام رکھنا شروع کردے اور اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن روزہ نہ رکھے بلکہ شعبان کے ۳۰ دن پورے کرے پھر اگلے دن سے صیام رکھنے شروع کرے [2]

اگر ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن افطار نہ کرے بلکہ رمضان شریف کے ۳۰ دن پورے کرے پھر افطار کرے [3]

چاند دیکھ کر صیام شروع کرنے اور چاند دیکھ کر افطار کرنے کی شرط ۲۹ تاریخ کو ہے، ۳۰ تاریخ کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ ۳۰ تاریخ کو اگر چاند دکھائی نہ دے تب بھی اگلے دن سے صیام رکھے یا افطار کرے [4]

اگر ۲۹ تاریخ کو ابر ہونے کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو اس مہینہ کے ۳۰ دن پورے کرے پھر اگلے دن سے دوسرا مہینہ شمار کرے [5]

نوٹ:۔ مزید مسائل کے لئے صد ۲۸۵ ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان (ابوداؤد کتاب الصوم باب اذا اغمی الشہر جلد اوّل صد ۳۲۵ وسندہٗ صحیح۔ نیل جزء ۴ صد ۱۶۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غبی علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ صد ۳۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب الصیام لرؤیۃ الھلال جزء اوّل صد ۴۳۸)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ صد ۳۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ھکذا وھکذا وھکذا (ثم عقد ابھامہ فی الثالثۃ) فصوموا لرؤیتہ و افطروا لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاقدروا لہ ثلاثین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اوّل صد ۴۳۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ صد ۳۴)

رمضان کی پیشوائی کے صیام

رمضان شریف شروع ہونے کے ایک دو دن پہلے پیشوائی کے صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص صَوم رکھ سکتا ہے جو اِن دنوں میں ہمیشہ صَوم رکھتا ہو مثلاً اگر کوئی شخص پیر اور جمعرات کو ہمیشہ صوم رکھتا ہو تو اگر ۲۹ یا ۳۰ شعبان کو پیر یا جمعرات کا دن آجائے تو وہ شخص اس دن صوم رکھ سکتا ہے ۱؎

صَوم کی نیّت اور صَوم کی ابتداء

صَوم کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے لہٰذا صَوم کی نیت صبح صادق سے پہلے کرے اور صبح صادق ہوتے ہی کھانا، پینا اور جماع کرنا بند کر دے ۲؎

نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ ہر عمل میں نیّت کا بڑا دخل ہے اگر نیّت اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی ہے تو وہ عمل قبول ہو گا ورنہ قبول نہیں ہو گا الغرض صوم کے لئے بھی دل میں ارادہ کرے کہ میں یہ صَوم خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے رکھ رہا ہوں ۳؎

نوٹ :۔ زبان سے نیّت نہ کرے۔ زبان سے نیّت کرنا بدعت ہے

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صومہ فلیصم ذٰلک الیوم (صحیح بخاری کتاب الصیام باب لا یتقدمن رمضان بصوم یوم جزء ۳ صہ ۳۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب لا تقدموا رمضان بصوم یوم جزء اوّل صہ ۳۴۸ واللفظ للبخاری)

۲؎ قال اللہ تعالیٰ : فَالْئٰنَ باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر (البقرۃ - ۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لّم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ (ابو داؤد کتاب الصوم باب فی النیۃ فی الصوم جزء اوّل صہ ۳۴۰ قال محمد ناصر الدین الالبانی اسنادہٗ صحیح ولا یعلہ وقف من اوقف۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اوّل صہ ۶۲۰)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنّیات وانما لکل امرئٍ مّا نوٰی (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی جزء اوّل صہ ۲)

اِنتباہ

فرض صوم کے متعلق بغیر عذر شرعی کسی کو اختیار نہیں کہ صوم رکھے یا نہیں رکھے۔ اس لئے دن کے کسی حصہ میں بھی اگر کسی شخص نے اپنا اختیار استعمال کیا اور صوم رکھنے کی نیت نہیں کی تو دن کے اس حصہ کا صوم بے نیت رہا حالانکہ نیت بڑی ضروری چیز ہے اور نیت ہی پر تمام اعمال کا دارومدار ہے۔

مزید برآں دن کے اس حصہ میں جس حصہ میں اس شخص نے نیت نہیں کی تو گویا دن کے اس حصہ میں اس نے اپنے آپ کو مختار سمجھا حالانکہ دن کے اس حصہ میں بھی اُسے صوم رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار نہیں تھا، اُسے چاہیئے تھا کہ دن کے اس حصہ میں بھی صوم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو مجبور سمجھتا اور صبح صادق سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا اور صوم رکھنے کی نیت کر لیتا۔

صبح صادق

صبح صادق سے مُراد دن کی روشنی ہے [1]

صبح صادق سے مُراد روشنی کی مستطیل یا لمبی دھاری نہیں ہے بلکہ صبح صادق سے مُراد وہ روشنی ہے جو پوری فضاء میں پھیل جائے [2]

---

[1] فانزل اللہ بعدہٗ "من الفجر"، فعلموا انما یعنی اللیل والنھار (صحیح بخاری کتاب التفسیر جزء ۶ صہ ۱۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول صہ ۳۴۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو سواد اللیل وبیاض النھار (صحیح بخاری کتاب التفسیر جزء ۶ صہ ۱۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول صہ ۳۴۹ واللفظ للبخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفجر لیس الذی یقول ھکذا (وجمع اصابعہ ثم نکسھا الی الارض) ولکن الذی یقول ھکذا (ووضع المسبحۃ علی المسبحۃ ومد یدیہ وفی روایۃ ولا ھٰذا البیاض حتی یستطیر وفی روایۃ ھو المعترض ولیس بالمستطیل) (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول صہ ۳۴۹ و صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاذان قبل الفجر جزء اول صہ ۸۷ واللفظ لمسلم)

سحری

صبح صادق سے کچھ دیر پہلے کچھ کھانا پینا چاہیئے۔ اس کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں۔ سحری سے اہلِ اسلام اور اہلِ کتاب کے صیام میں فرق کرنا بھی مقصود ہے اور سحری برکت کی بھی چیز ہے ؎۱

سحری رات کے بالکل آخری حصہ میں کرے ؎۲

سحری ضرور کرے خواہ پانی ہی سے کرے ؎۳

سحری اور صلوٰۃِ فجر میں بس اتنا وقفہ ہو کہ اس وقفہ میں پچاس آیتوں کی تلاوت کی جا سکے ؎۴

اگر صبح صادق سے پہلے نمازِ فجر کی تیاری کے لئے بطورِ تنبیہ اذان دی جائے تو اس اذان کو سن کر کھانا پینا بند نہ کرے۔ یہ اذان تو اس لئے دی جاتی ہے کہ سونے والا جاگ جائے اور صلوٰۃ پڑھنے والا لوٹ آئے۔ (یعنی تہجد ختم کردے) اس اذان کا نہ رمضان سے کوئی تعلق ہے اور نہ سحری سے۔ یہ تو بارہ مہینے دی جا سکتی ہے تاکہ سونے والا اٹھ جائے اور تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے اور دونوں صلوٰۃِ فجر کی تیاری کریں۔ یہ اذان رات کو ہوتی ہے اور رات کو صوم نہیں ہوتا۔ صبح صادق ہوتے ہی جو اذان دی جائے اس کو سن کر کھانا پینا بند کر دیا

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ (صحیح بخاری کتاب الصیام باب برکۃ السحور جزء ۳ صـ۳۴ ـ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول صـ۳۵۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول صـ۳۵۰)

؎۲ قال سھل رضی اللہ عنہ کنت اتسحر فی اھلی ثم تکون سرعتی ان ادرک السجود مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب الصیام باب تاخیر السحر جزء ۳ صـ۳۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخروا السحور (رواہ ابن عدی فی الکامل وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۵۴۶)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا ولو بالماء (رواہ ابن عساکر سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صـ۵۴۷)

؎۴ عن زید قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوٰۃ قال انس قلت کم کان قدر ما بینھما قال خمسین آیۃ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول صـ۳۵۰)

چاہیئے لے

اگر صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی آذان ہو جائے اور پیالہ ہاتھ میں ہو تو پیالے کے اندر جو کچھ ہے اس سے اپنی ضرورت پوری کرے (یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آسانی ہے) ٢ے

صَوم کی انتہا اور افطار

صَوم شروع کرنے کے بعد پھر رات تک یعنی سورج کے غروب ہونے تک نہ کچھ کھائے نہ پیئے اور نہ جماع کرے۔ سورج کے غروب ہوتے ہی صَوم کھول لے یعنی جب مشرق کی طرف سے رات (کی تاریکی) آجائے اور مغرب کی طرف دن (کا اُجالا) چلا جائے تو افطار کرلے ٣ے

سورج غروب ہونے کے بعد بہت جلدی افطار کرے۔ افطار میں تاخیر نہ کرے ٤ے

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احد کم او احدًا منکم اذان بلال من سحورہٖ فانہ یؤذن بلیل لیرجع قائمکم ولینبہ نائمکم وفی روایۃ کلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاذان قبل الفجر وباب الاذان بعد الفجر جزء اول صـ۱۶۰، ۱۶۱ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول صـ۳۴۲)

٢ے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احد کم النداء والاناء علی یدہٖ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ (ابوداؤد کتاب الصوم باب الرجل یسمع النداء والاناء علی یدہ جزء اول صـ۳۲۸ سند صحیح۔ مرعاۃ المفاتیح جلد ۲ صـ۲۲۴)

٣ے قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ (البقرۃ-۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ھٰھنا (وفی روایۃ اشار باصبعہ قبل المشرق) وادبر النہار من ھٰھنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یحل فطر الصائم جزء ۳ صـ۴۶ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النہار جزء اول صـ۳۵۱)

٤ے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول صـ۳۵۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکروا بالافطار واخروا السحور (رواہ ابن عدی فی الکامل وسندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صـ۵۴۶)

افطار کرتے وقت یہ دعاء پڑھے:۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ
وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ۔

ترجمہ:۔ پیاس چلی گئی، رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا [۱]

کھجور سے افطار کرے، اگر کھجور نہ ہو تو چھوارے سے افطار کرے۔ اگر چھوارہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ کھجور باعثِ برکت ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے [۲]

افطار مغرب کی صلوٰۃ سے پہلے کرے [۳]

اگر ابر میں غلطی سے غروب آفتاب سے پہلے افطار کرے تو کوئی حرج نہیں [۴]

اگر صوم کی حالت میں بھولے سے کھالے یا پی لے تو کوئی حرج نہیں، پھر مغرب تک اس صوم کو پورا کرے [۵]

---

[۱] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ (ابو داؤد کتاب الصوم باب القول عند الافطار جزء اول صد ۳۲۸ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۴ صد ۲۲۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد تمراً فالماء فانہ طهور (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ما جاء فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ جلد اول صد ۲۰۴ و ابوداؤد کتاب الصوم باب ما یفطر علیہ جزء اول صد ۳۲۸۔ سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صد ۲۲۵ والتعلیقات جزء اول صد ۶۲۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات حسا حسوات من ماء (ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء ما یستحب علیہ الافطار جلد اول صد ۲۱۷ حسنہ الترمذی وجیدہ الالبانی۔ التعلیقات جزء اول صد ۶۲۱)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی (ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء ما یستحب علیہ الافطار جلد اول صد ۲۱۷ حسنہ الترمذی وجیدہ الالبانی۔ التعلیقات جزء اول صد ۶۲۱)

[۴] قالت اسماءؓ افطرنا علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم غیم ثم طلعت الشمس (صحیح بخاری کتاب الصوم باب اذا افطر فی رمضان ثم طلعت الشمس جزء ۳ صد ۳۷)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نسی فاکل وشرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ (صحیح بخاری کتاب الصیام باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا جزء ۳ صد ۴۰ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب اکل الناسی وشربہ وجماعہ لا یفطر جزء اول صد ۳۶۷)

صوم توڑنے کا کفارہ

اگر قصداً صوم کو توڑ دے تو کفارہ ادا کرے۔ کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد نہ کر سکے تو دو مہینے کے متواتر صیام رکھے۔ اگر دو مہینے کے متواتر صیام نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے[1]

ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسکین کو نصف صاع طعام دے۔ طعام سے مراد وہ کھانا ہے جو عام طور پر کسی کے گھر میں کھایا جاتا ہے مثلاً گیہوں، چاول، کھجور وغیرہ۔ اگر کسی کے ہاں عام طور پر چاول کھائے جاتے ہیں تو وہ چاول دے۔ اور اسی قسم کے چاول دے جو اس کے ہاں کھائے جاتے ہیں۔ اگر کسی کے ہاں عام طور پر کھجور کھائی جائے تو وہ کھجور دے[2]

نوٹ:۔ نصف صاع تقریباً سوا کلوگرام کے برابر ہوتا ہے۔

---

[1] جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الاخر وقع علی امرأته فی رمضان فقال أتجد ما تحرر رقبة قال لا قال فتستطیع ان تصوم شهرین متتابعین قال لا قال أفتجد ما تطعم به ستین مسکینا قال لا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیه تمر قال اطعم هذا عنك قال علی احوج منا ما بین لابتیها اهل بیت احوج منا (وفی روایه فضحك النبی صلی اللہ علیہ وسلم) قال فاطعمه اهلك (صحیح بخاری کتاب الصوم باب المجامع فی رمضان ..... جزء ۳ صہ ۲۱۴ وصحیح مسلم کتاب الصوم باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان جزء اوّل صہ ۳۵۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفدیة الحلق قبل الذبح فی الحج صم ثلاثة ایام او اطعم ستة مساکین لکل مسکین نصف صاع من طعام (صحیح بخاری کتاب التفسیر ابواب تفسیر سورة البقرہ جزء ۶ صہ ۳۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الحلق الرأس للمحرم اذا کان به اذی جزء اوّل صہ ۴۹۵) قال ابو سعید رض کنا نخرج فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعا من طعام وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰة باب الصدقة قبل العید جزء ۲ صہ ۱۶۲)

کن لوگوں کو رمضان میں صیام نہ رکھنے اور بعد میں قضا کرنیکی اجازت ہے

عورت اذیت ماہانہ یا نفاس میں

عورت جب اذیت ماہانہ میں ہو تو صوم نہ رکھے، بعد میں گنتی پوری کرے لہ

جو صیام اذیت ماہانہ کی وجہ سے رہ جائیں انہیں شعبان تک یعنی دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے پورا کرے لہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الحائض تترک الصوم جزء ۲ صہ ۴۵) قالت عائشۃ الصدیقۃ کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰۃ (صحیح مسلم کتاب الحیض باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض جزء اول صہ ۱۵۰)

لہ قالت عائشۃ الصدیقۃ الطاھرۃ المطھرۃ کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متٰی یقضی قضاء رمضان جزء ۲ صہ ۴۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صہ ۳۶۳) وفی روایۃ ان کانت احدانا لتفطر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علی ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یاتی شعبان (صحیح مسلم باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صہ ۳۶۳)

حاملہ عورت

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت صوم چھوڑ سکتی ہے بعد میں چھوڑے ہوئے صیام کے برابر صیام رکھ کر گنتی پوری کر لے[1]

جو صیام حمل یا رضاعت کی وجہ سے رہ جائیں انہیں شعبان تک یعنی دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے پورا کر لے[2]

بیمار

جو شخص رمضان کے مہینہ میں بیمار ہو وہ صیام چھوڑ سکتا ہے۔ چھوڑے ہوئے صیام کی تعداد کے برابر روزے بعد میں رکھ لے[3]

جو صیام رہ جائیں انہیں تندرست ہوجانے کے بعد شعبان تک یعنی دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے رکھ لے[4]

اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ رکھے اور دوران روزہ اس کی حالت خراب ہو جائے تو افطار کرے اور دو روزے قضاء کرے[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم۔ (رواہ النسائی فی کتاب الصیام باب وضع الصیام عن الحبلی والمرضع جزء اول صہ ۲۴۸۔ حسنہ الترمذی۔ نیل جزء ۴ صہ ۱۹۶)

[2] قالت عائشۃ الصدیقۃ الطاہرۃ المطہرۃ کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان جزء ۳ صہ ۴۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صہ ۳۶۳) وفی روایۃ ان کانت احدانا لتفطر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علی ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یاتی شعبان (صحیح مسلم جزء اول صہ ۳۶۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر (البقرۃ۔ ۱۸۴)

[4] قالت عائشۃ الصدیقۃ کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (وفی روایۃ مسلم ان کانت احدانا لتفطر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علی ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یاتی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان جزء ۳ صہ ۴۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صہ ۳۶۳)

[5] عن عائشۃ انہا صامت فی رمضان فاجتہدت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تفطر وفی روایۃ امرہا ان تقضی مکانہ یومین (نسائی کبریٰ باب فی الصائم یجہد ۲/۲۴۲۔ سندھا صحیح)

مسافر

جو شخص رمضان میں سفر میں ہو یا رمضان میں سفر کرے تو وہ رمضان میں صیام چھوڑ سکتا ہے بعد میں چھوڑے ہوئے صیام کی گنتی کے برابر صیام رکھ لے [1]

سفر میں اگر کوئی شخص صیام رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے [2]

اگر کوئی شخص سفر میں صوم رکھ لے تو وہ دن کے کسی وقت بھی کھا پی کر صوم کو توڑ سکتا ہے [3]

سفر میں تکلیف برداشت کر کے صوم نہ رکھے، یہ نیکی نہیں ہے [4]

سفر میں جو صیام رہ جائیں انہیں شعبان تک مؤخر کردے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگلے رمضان سے پہلے رکھ لے [5]

---

[1] قال اللہ تبارک تعالیٰ: فمن کان منکم مریضًا او علیٰ سفرٍ فعدۃ من ایامٍ اخر (البقرۃ-۱۸۴)

[2] عن انس رض کنا نسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب لم یعب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعضھم بعضًا فی الصوم والافطار جزء ۳ صد ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصیام والفطر فی رمضان للمسافر جزء اوّل صد ۴۵۳) قال ابن عباس قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شآء افطر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من افطر فی السفر لیراہ الناس جزء ۳ صد ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی رمضان للمسافر جزء اوّل صد ۴۵۲)

[3] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الیٰ مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء (وفی روایۃ مسلم بعد العصر) فرفعہ الی یدیہ لیریہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من افطر فی السفر لیراہ الناس جزء ۳ صد ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر للمسافر جزء اوّل صد ۴۵۲)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحامًا ورجلاً قد ظلل علیہ فقال ما ھذا فقالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیہ جزء ۳ صد ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شھر رمضان للمسافر جزء اوّل صد ۴۵۲)

[5] قالت عائشۃ رض کان یکون علی الصیام من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متیٰ یقضی قضاء رمضان جزء ۳ صد ۴۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اوّل صد ۴۶۳)

صوم میں کون کون سے کام جائز ہیں

اگر اپنی خواہشات پر قابو رکھ سکتا ہو تو بحالت صوم اپنی بیوی کو پیار کر لینے یا اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں [۱]

اگر صائم گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی ڈالے تو کوئی حرج نہیں [۲]

صائم پر سایہ کرنا جائز ہے [۳]

صائم گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنے سر پر ہاتھ رکھ سکتا ہے [۴]

صائم نہا سکتا ہے [۵]

صائم پچھنے لگوا سکتا ہے [۶]

---

[۱] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر وھو صائم، وکان املککم لاربہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب المباشرۃ للصائم جزء ۳ ص ۳۹ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان القبلۃ فی الصوم لیست محرمۃ جزء اول ص ۳۴۶)

[۲] قال صحابی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی رأسہ الماء وھو صائم من العطش اومن الحر (ابوداؤد کتاب الصوم باب الصائم یصب علیہ الماء من العطش جزء اول ص ۳۲۹۔ سندہ صحیح مرعاۃ جلد ۳ ص ۲۴۷)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاماً ورجلاً قد ظلل علیہ فقال ما ھذا فقالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیہ جزء ۳ ص ۴۳ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر جزء اول ص ۳۵۴)

[۴] قال ابوالدرداء لقد رأیتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم شدید الحر حتی ان الرجل لیضع یدہ علی رأسہ من شدۃ الحر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر ۱/۳۵۵)

[۵] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر وھو جنب من اھلہ ثم یغتسل ویصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنباً جزء ۳ ص ۳۸) [۶] ان جعفر بن ابی طالب احتجم وھو صائم فمر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افطر ھذان ثم رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فی الحجامۃ للصائم (رواہ الدارقطنی عن انس فی کتاب الصیام باب القبلۃ للصائم۔ وقال الدارقطنی کلھم ثقات لا اعلم لہ علۃ سنن دارقطنی جلد اول ص ۲۳۹) وقال الحافظ فی الفتح رواتہ کلھم من رجال البخاری نیل جزء ۴ ص ۲۰۷ وسندہ صحیح عن ابی سعید قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامۃ للصائم (رواہ الدارقطنی فی کتاب الصیام باب القبلۃ للصائم وقال کلھم ثقات جلد اول ص ۲۳۹۔ وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۴ ص ۲۰۷)

صوم میں کن باتوں سے بچنا ضروری ہے

یہ تو پہلے لکھا جا چکا ہے کہ صوم میں تین چیزوں سے بچنا ضروری ہے ۱۔ کھانا ۲۔ پینا اور ۳۔ جماع۔

صوم در حقیقت ان تین چیزوں سے بچنے ہی کا نام ہے۔ مزید چیزیں جن سے صوم میں بچا جائے درج ذیل ہیں:۔

وضوء کرتے وقت ناک میں پانی مبالغہ کے ساتھ نہ چڑھائے۔[۱]

صوم میں نہ کوئی بُری بات کہے اور نہ کوئی بات کرے۔ صوم میں بُری بات کہنے یا کرنے سے صوم بے کار ہو جاتا ہے۔[۲]

صوم میں نہ بے حیائی کی بات کرے، نہ جہالت کی بات کرے، نہ چیخے چلائے، نہ لڑے جھگڑے اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑے جھگڑے تو اُسے چاہیئے کہ یہ کہے:۔ میں روزہ دار ہوں۔ میں روزہ دار ہوں[۳]

قصداً قے نہ کرے۔ اگر قصداً قے کرے تو روزہ قضا کرے[۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغ الوضوء وخلل الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائماً (رواہ ابن خزیمۃ فی ابواب الوضوء فی باب الامر بالمبالغۃ فی الاستنشاق۔ سندہٗ صحیح۔ جلد اوّل صہ ۷۸)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور جزء ۲ صہ ۳۳)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب (وفی روایۃ ولا یجھل) فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرء صائم (وفی روایۃ فلیقل انی صائم، انی صائم) (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم جزء ۲ صہ ۳۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب حفظ اللسان للصائم جزء اوّل صہ ۳۶۵ وصحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم جزء ۲ صہ ۳۱)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیٔ وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء فلیقض (ابوداؤد، ترمذی، الحاکم۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۱۰۷۲)

متفرق مسائل

مجنون اور نابالغ پر صیامِ رمضان فرض نہیں [۱]

صائم کے پاس بیٹھ کر کھانا جائز ہے جب تک صائم کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے صائم کے لئے رحمت کی دُعا کرتے رہتے ہیں [۲]

اگر صوم کی حالت میں قے ہو جائے یا احتلام ہو جائے تو صوم پورا کرے [۳]

اگر بحالت جنابت (ناپاکی) صبح صادق ہو جائے تو کوئی حرج نہیں. نہا کر صَوم رکھ لے [۴]

صیام میں وصال نہ کرے یعنی بغیر افطار کئے صیام نہ رکھے اور اگر وصال کرے تو حد سے حد صبح تک یعنی سحری کے وقت ضرور افطار کرے [۵]

صَوم کھلوانا بہت اچھا کام ہے. صَوم کھلوانے والے کو صوم رکھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور صَوم رکھنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں آتی [۶]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القلم قد رفع عن ثلاثۃ: عن المجنون حتی یبرء وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل وفی روایۃ حتی یحتلم وفی روایۃ حتی یبلغ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح ورواہ البخاری فی صحیحہ موقوفًا تعلیقًا وروی ابوداؤد والحاکم نحوہ عن عائشۃ الصدیقۃ الطاھرۃ المطھرۃ وروی الترمذی نحوہٗ وھو حدیث صحیح. التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{2}{980}$ وصححہ الحاکم والذھبی. المستدرک $\frac{2}{59}$)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم تصلی علیہ الملئکۃ اذا اکل عندہٗ حتی یفرغوا وربما قال حتی یشبعوا (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل الصائم اذا اکل عندہٗ جزء اوّل ص۲۴۴)

[۳] عن ابی سعید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یفطرن الصائم القیئ والحجامۃ والاحتلام (رواہ الترمذی فی کتاب الصیام جزء اوّل ص۲۳۹ وانظر عون المعبود $\frac{2}{282}$، سندہٗ صحیح)

[۴] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر وھو جنب من اھلہ ثم یغتسل ویصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنبا $\frac{3}{28}$ وصحیح مسلم باب صحۃ صوم من طلع علیہ الفجر وھو جنب $\frac{1}{448}$) [۵] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الوصال جزء ۳ ص۴۸ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن الوصال فی الصوم جزء اوّل ص۴۴۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تواصلوا فایکم اذا اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الوصال جزء ۳ ص۴۸) [۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائمًا کان لہٗ مثل اجرہٖ غیر انہ لا ینقص من اجر الصائم شیئًا (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم فی باب ماجاء فی فضل من فطر صائمًا وصححہٗ. جزء اوّل ص۲۵۱)

متعلقات رمضان

قیام رمضان

رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام اللّیل کرنا بہت بڑی نیکی ہے اس کی برکت سے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں [1]

قیام رمضان لازمی نہیں ہے [2]

قیام رمضان میں عموماً گیارہ رکعت پڑھنا چاہیئے [3]

قیام رمضان دراصل قیامُ اللّیل یا تہجد ہی ہے لہٰذا قیامُ اللّیل کی طرح قیام رمضان کی رکعات بھی ۱ تا ۱۳ ہو سکتی ہیں [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ صہ ۵۸ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء ۱ صہ ۲۰۵)

[2] فلما کانت اللیلۃ الرابعۃ عجز المسجد عن اھلہ حتی خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلاۃ الصبح فلما قضی الفجر اقبل علی الناس فتشھد ثم قال اما بعد فانہ لم یخف علی مکانکم ولکنی خشیت ان تفترض علیکم فتعجزوا عنھا فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذالک (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ صہ ۵۹ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء اول صہ ۳۰۵)

[3] قالت عائشۃ الصدیقۃ رض ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرھا علی احدٰی عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ صہ ۵۹ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل جزء اول صہ ۲۹۶)

[4] عن ابی ذر رض قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی بقی سبع من الشھر فقام بنا حتی ذھب ثلث اللیل . . . . وصلی بنا فی الثالثۃ ودعا اھلہ ونساءہ فقام بنا حتی تخوفنا الفلاح (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم باب ما جآء فی قیام شھر رمضان جزء اول صہ ۲۵۰ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۱ صہ ۴۰۶) عن عائشۃ الصدیقۃ رض ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرھا علی احدٰی عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ صہ ۵۹ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل جزء اول صہ ۲۹۶)

قیام رمضان کو قیام اللیل ہی کی طرح عشاء اور فجر کے مابین کسی وقت بھی ادا کرے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھے [۱]

نوٹ: تفصیل کے لئے تہجد کا عنوان ملاحظہ فرمائیں

قیام رمضان کو گھر میں پڑھنا افضل ہے [۲]

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر میں قیام کرنے کا بہت ثواب ہے۔ لیلۃ القدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کرنے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [۳]

لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرے یعنی رمضان کی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات کو قیام کرے [۴]

لیلۃ القدر میں مندرجہ ذیل دعاء مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ [۵]

ترجمہ:۔ اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے لہذا مجھے معاف فرما دے۔

---

[۱] عن عائشۃ الصدیقۃ رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلاۃ العشاء... الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدۃ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل جزء اول صہ ۲۹۶)

[۲] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ.... فی رمضان فصلی فیھا لیالی فصلی بصلاتہ ناس من اصحابہ ..... قال فصلوا ایھا الناس فی بیوتکم فان افضل الصلوۃ صلوۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل جزء اول صہ ۱۸۶)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل لیلۃ القدر جزء ۲ صہ ۵۱ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء اول صہ ۲۰۵)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر جزء ۲ صہ ۶۰ وروی مسلم نحوہ فی صحیحہ فی کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر جزء اول صہ ۳۷۵، ۳۷۶)

[۵] عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ أرأیت إن علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیھا قال قولی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (رواہ الترمذی وسندہ صحیح التعلیقات جزء اول صہ ۶۴۶)

رمضان کا آخری عشرہ

بہتر ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں مستعدی سے عبادت کرے، راتوں کو جاگے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگائے [1]

اعتکاف

اصطلاحِ شرع میں اعتکاف کے معنی ہیں "عبادت کی نیت سے مسجد میں رہنا اور وقت مقررہ تک اس میں سے نہ نکلنا"

اعتکاف مسجد میں کرے [2]

عورتیں بھی اعتکاف مسجد میں کریں [3]

اعتکاف رمضان کے آخری عشرہ میں کرے (یعنی ۲۰ رمضان کی مغرب مسجد میں ہونی چاہیئے) [4]

---

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان جزء ۳ ص ۶۱ و صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر من شہر رمضان جزء اول ص ۴۸۰)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وَاَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ (البقرۃ ۔ ۱۸۷)

[3] عن عائشۃ الصدیقۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف ..... فکنت اضرب لہ خباءً فیصلی الصبح ثم یدخلہ فاستأذنت حفصۃ عائشۃ ان تضرب خباءً فاذنت لہا فضربت خباء (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء جزء ۳ ص ۶۳) اعتکفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف المستحاضۃ جزء ۳ ص ۶۴) عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فاستاذنتہ عائشۃ فاذن لہا وسالت حفصۃ عائشۃ ان تستأذن لہا ففعلت (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من اراد ان یعتکف ثم بدا لہ ان یخرج جزء ۳ ص ۶۷)

[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر ۳/۶۲ و صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان جزء اول ص ۴۷۹)

ہر مرد اور ہر عورت کے لئے مسجد میں علیحدہ علیحدہ خیمے لگائے جائیں ؎۱
ایک دوسرے پر فخر کرنے یا عزت کی نیت سے اعتکاف نہ کرے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی و رضا کی خاطر اعتکاف کرے ؎۲
خیمہ میں ۲۱ ر رمضان کو صبح کی صلوٰۃ کے بعد داخل ہو ؎۳ (یعنی اکیسویں شب خیمہ کے باہر ہی گذارے)
اعتکاف کی حالت میں بیوی کے پاس نہ آئے جائے ؎۴
اعتکاف کی حالت میں صرف تضائے حاجت کے لئے گھر جا سکتا ہے ؎۵
حالتِ اعتکاف میں اگر مرد مسجد کے اندر رہتے ہوئے سر کو اپنے گھر کے اندر کر دے تو اسکی بیوی اس کا سر دھو سکتی ہے اور اس کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے اگرچہ وہ اذیت ماہانہ میں ہو ؎۶

؎۱ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یعتکف ..... اذا اخبیۃ خباء عائشۃ وخباء حفصۃ وخباء زینب (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاخبیۃ فی المسجد جزء ۳ صد ۶۳ وروی مسلم فی صحیحہ نحوہٗ فی کتاب الاعتکاف باب متی یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفہ جزء اول صد ۴۸)
؎۲ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلّی انصرف الی بنائہ فبصر بالابنیۃ فقال ما ھٰذا قالوا بناء عائشۃ وحفصۃ وزینبؓ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلبر اردن بھٰذا ما انا بمعتکف (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب من اراد ان یعتکف ثم بدالہ ان یخرج جزء ۳ صد ۶۴ وروی مسلم نحوہٗ فی صحیحہ کتاب الاعتکاف باب متٰی یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفہ جزء اول صد ۴۸)
؎۳ عن عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف ..... فکنتُ اَضرب لہ خباء فیصلّی الصّبح ثمّ یدخلہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء جزء ۳ صد ۶۳) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلّی الفجر ثمّ دخل مُعتکفہٗ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب متٰی یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفہ جزء اول صد ۴۸)
؎۴ قال اللہ عزّ وجلّ: ولا تباشروھنّ وانتم عاکفون فی المساجد (البقرۃ - ۱۸۷)
؎۵ کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لا یدخل البیت الا لحاجۃ اذا کان معتکفاً (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب لا یدخل البیت الا لحاجۃ جزء ۳ صد ۶۳)
؎۶ عن عائشۃ الصّدیقۃ الطاھرۃ المطھرۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصغی الیّ رأسہ وھو مجاور فی المسجد فارجلہ وانا حائض وفی روایۃ فاغسلہ وانا حائض (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الحائض ترجل المعتکف وباب غسل المعتکف جزء اول صد ۶۲ و ۶۳)

اعتکاف کرنے والے سے اس کی بیوی مسجد میں آکر مل سکتی ہے۔ جب وہ واپس جائے تو اعتکاف کرنے والا اُسے چھوڑنے جا سکتا ہے [۱]

اگر رمضان المبارک کے آخری دو عشروں میں اعتکاف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے [۲]

اگر کوئی عورت مرضِ استحاضہ میں مبتلا ہو تو وہ اعتکاف کر سکتی ہے اگر ضرورت ہو تو اسکے نیچے طشت وغیرہ رکھ دینا چاہیئے (تاکہ خون نہ بہے) [۳]

اگر کسی وجہ سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کو پورا نہ کر سکے تو شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے [۴]

صدقۂ فطر

صدقۃ الفطر رمضان کے صیام کو نقصان سے پاک کرنے کیلئے دیا جاتا ہے اسکے متعلق مسائل صفحہ ۲۶۲ پر دیکھیں۔

صدقۂ فطر، عید الفطر کے چند دن پہلے بھی ادا کیا جا سکتا ہے [۵]

---

[۱] عن علی بن الحسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انہا جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہا یقلبہا وفی روایۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعجلی حتی انصرف معک وکان بیتہا فی دار اسامۃ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب ھل یخرج المعتکف لحوائجہ فی المسجد وباب زیارۃ المرأۃ زوجہا فی اعتکافہ جزء ۳ صہ ۶۴ و ۶۵)

[۲] فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان جزء ۳ صہ ۶۷)

[۳] عن عائشۃ الصدیقۃ رض قالت اعتکف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ مستحاضۃ فکانت تری الحمرۃ والصفرۃ فربما وضعنا الطست تحتہا وھی تصلی (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف المستحاضۃ جزء ۳ صہ ۶۴)

[۴] ابصر (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اربع قباب فقال ما ھذا فاخبر خبرھن فقال ما حملھن علی ھذا البر انزعوھا فلا اراھا فنزعت فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی آخر العشر من شوال (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی شوال جزء ۳ صہ ۶۶)

[۵] وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم اویومین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک جزء ۲ صہ ۱۶۳) عن ابی ھریرۃ رض قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان ...... وھذا آخر ثلاث مرات انک تزعم لا تعود ثم تعود (رواہ البخاری تعلیقا فی کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا جزء ۳ صہ ۱۳۲ ووصلہ النسائی والاسماعیلی وابن خزیمۃ ایضا وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۵ صہ ۲۹۱ وسندہ صحیح)

عید الفطر

جب رمضان کے ۳۰ دن پورے ہو جائیں یا رمضان کی ۲۹ تاریخ کو شوال کا چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید منائے اور صوم نہ رکھے [1]

عید الفطر کے جملہ مسائل صہ ۲۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

نفلی صیام

نفلی صیام اپنی مرضی سے جب چاہے رکھ سکتا ہے [2]

نفلی صوم کی نیت دن کے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے اور نفلی صوم دن کے کسی وقت بھی کھولا جا سکتا ہے [3]

مہمان کی خاطر یا مہمان کے کہنے سے نفلی صوم کو کھولا جا سکتا ہے [4]

فرض روزہ یا فرض روزے کی قضاء کا روزہ کسی وقت بھی نہیں توڑا جا سکتا۔ [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ صہ ۳۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اوّل صہ ۳۴۸)

[2] عن عائشۃ الصدیقۃ الطاھرۃ المطھرۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان جزء ۳ صہ ۵۰ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان جزء اوّل صہ ۳۶۸)

[3] عن عائشۃ الصدیقۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی اذن صائم ثم اتانا یوما آخر فقلنا یا رسول اللہ اُھدی لنا حیس فقال ارینیہ فلقد اصبحت صائما فاکل (صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم النافلۃ بنیۃ من النھار قبل الزوال جزء اوّل صہ ۳۶۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لزورک علیک حقا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الضیف فی الصوم جزء ۳ صہ ۵۱ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر جزء اوّل صہ ۳۶۹) زار سلمان ابا الدرداء ..... فصنع لہ طعاما فقال کل قال فانی صائم قال ما انا باکل حتی تاکل قال فاکل ..... فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق سلمان (صحیح بخاری کتاب الصیام باب من اقسم علی اخیہ لیفطر جزء ۳ صہ ۴۹)

[5] انما مثل الصوم المتطوع ..... ان شاء امضاھا وان شاء حبسھا وفی روایۃ غیر رمضان او غیر قضاء رمضان (نسائی۔ سندہ حسن)۔

کثرت سے نفل روزے نہ رکھے اس لئے کہ نفس کا بھی حق ہے، بیوی کا بھی حق ہے، شوہر کا بھی حق ہے، مہمان کا بھی حق ہے، آنکھوں کا بھی حق ہے اور جسم کا بھی حق ہے [۱]

مہینے میں تین دن کے صیام پر کفایت کرے۔ اگر زیادہ رکھنے کی خواہش اور طاقت ہو تو ایک دن صَوم رکھے اور دو دن نہ رکھے اگر اس سے بھی زیادہ خواہش ہو تو ایک دن صوم رکھے اور ایک دن صوم نہ رکھے یعنی ایک دن بیچ صوم رکھے، اس سے بہتر صیام نہیں ہیں۔ اگر اس سے زیادہ کی خواہش اور طاقت ہو تب بھی زیادہ ہرگز نہ رکھے۔ جس نے ہمیشہ روزے رکھا اس نے ایک بھی نہیں رکھا۔ اس کے صیام بے کار ہو گئے [۲]

اگر صَوم کی حالت میں کسی کے ہاں ملنے جائے اور صاحب خانہ کھانا وغیرہ پیش کرے تو اس بات کے کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ میں صائم ہوں اور اگر نہ کھائے تو کوئی حرج نہیں [۳]

اگر کسی صائم کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ "میں صائم ہوں" [۴]

---

[۱] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان لزورک علیک حقا وان لزوجک علیک حقاً (وفی روایۃ فان بجسدک علیک حقاً وان لعینک علیک حقاً) وفی روایۃ وان لنفسک واھلک علیک حقاً (صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الضیف وباب حق الجسم وباب حق الاھل فی الصوم جزء ۳ صہ ۵۱، ۵۲ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر جزء اوّل صہ ۴۶۹ تا ۴۷۱)

[۲] عن عبد اللّٰہ بن عمرو رض قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان بحسبک ان تصوم کل شھر ثلاثۃ ایام فان لک بکل حسنۃ عشر امثالھا فان ذٰلک صیام الدھر (وفی روایۃ صم من الشھر ثلاثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالھا و ذٰلک مثل صیام الدھر قلت انی اطیق افضل من ذٰلک قال فصم یوما وافطر یومین قلت انی اطیق افضل من ذٰلک قال فصم یوما وافطر یوما فذٰلک صیام داؤد علیہ السلام لا افضل من ذٰلک) وفی روایۃ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا صام من صام الابد مرتین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم وباب صوم الدھر وباب حق الاھل فی الصوم جزء ۳ صہ ۵۱، ۵۲ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر جزء اوّل صہ ۴۶۹)

[۳] دخل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ بتمر وسمن قال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من زار قوما فلم یفطر عندھم جزء ۳ صہ ۵۳)

[۴] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب الصائم یدعی لطعام جزء اوّل صہ ۴۶۵)

مستحب صیام

نوٹ :۔ مستحب صیام سے مُراد وہ صیام ہیں جنکا ثواب عام نفلی صیام سے زیادہ ہے۔ یہ وہ صیام ہیں جن کی فضیلت میں احادیث وارد ہیں :۔

محرم کے مہینہ میں صیام رکھنا بہت اچھا ہے اس لئے کہ رمضان کے صیام کے بعد اس مہینہ کے صیام سب سے بہتر ہیں [1]

محرم کے مہینہ کی دس تاریخ کے صَوم کا بہت ثواب ہے۔ اس صَوم کی برکت سے گذشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (نوٹ) محرم کی دس تاریخ کو یوم عاشورہ کہتے ہیں [2]

۱۰ محرم کا صوم یہودی اور عیسائی بھی رکھتے ہیں لہٰذا اُن کی مخالفت کرنے کے لئے ۹ محرم کا صوم بھی رکھے [3]

شعبان کے مہینہ میں کثرت سے صیام رکھنا اچھا ہے [4]

(نوٹ :۔ نصف شعبان کے بعد صیام نہ رکھے۔ اسکا ذکر ممنوعہ صیام کے عنوان کے تحت آگے آرہا ہے)

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل صوم المحرم جزء اوّل صہ ۴۷۴)

[2] سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عاشوراء فقال یکفر السنۃ الماضیۃ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اوّل صہ ۴۷۳) عاشوراء یوم العاشر (دارقطنی عن ابی ھریرۃ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۷۳۵)

[3] حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیھود و النصاری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام المقبل انشاء اللہ صمنا یوم التاسع فلم یأت العام المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب ای یوم یصام فی عاشوراء جزء اوّل صہ ۴۷۶)

[4] قالت عائشۃ الصدیقۃ ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شھر الا رمضان وما رأیتہ اکثر صیاما منہ فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان جزء ۳ صہ ۵۰ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان جزء اوّل صہ ۴۶۸)

۱۵ شعبان کا صوم رکھنا اچھا ہے۔ اگر یہ صوم رہ جائے تو رمضان کے بعد اس کے بدلہ میں دو صیام رکھے[1]

جو شخص رمضان کے صیام رکھ کر پھر شوال میں چھ صیام رکھے تو بہت اچھا ہے جو شخص رمضان کے بعد چھ صیام رکھے اس نے گویا سال بھر کے صیام رکھے[2]

۹ ذوالحجہ کے صوم کی بہت فضیلت ہے اس صوم کی برکت سے سالِ گذشتہ اور سال آئندہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں[3]

(نوٹ:۔ ۹ ذی الحجہ کو یوم عرفہ کہتے ہیں)

عشرہ ذی الحجہ میں ہر نیک عمل بہت افضل ہے لہٰذا ایک تا ۹ ذوالحجہ کو صیام رکھنا بہت اچھا ہے[4]

ہر مہینہ میں تین صیام اور رمضان کے صیام پورے سال کے صیام کے مثل ہیں[5]

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھذا الشھر شیئًا (وفی روایۃ أصمت من سرر شعبان) قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان نصم یومین مکانہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب صوم سرر شعبان جزء اوّل صہ ۳۷۴) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصمت من سرۃ ھٰذا الشھر قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اوّل صہ ۳۷۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہٗ ستًا من شوال کان کصیام الدھر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعًا لرمضان جزء اوّل صہ ۳۷۵)

[3] سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ فقال یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ (وفی روایۃٍ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہٗ) (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اوّل صہ ۳۷۴)

[4] عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما العمل فی ایام افضل منھا فی ھذہ الشھر قالوا ولا الجھاد قال ولا الجھاد الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع لبشیء (صحیح بخاری کتاب العیدین باب فضل العمل فی ایام التشریق جزء ۲ صہ ۴۲ و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کل شھر ورمضان الی رمضان فھذا صیام الدھر کلہٗ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اوّل صہ ۳۷۴)

ہر مہینہ میں تین صیام رکھ لینا اچھا ہے لیکن اگر تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھے تو بہتر ہے [1]

پیر کے دن صوم رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ یہ ایک مبارک دن ہے۔ اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور اسی دن آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا [2]

پیر اور جمعرات کے دنوں میں صوم رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور اس لئے بھی کہ پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مومن کو بخش دیتا ہے سوائے ان دو آدمیوں کے جو ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں [3]

ماہ رمضان، ماہ شعبان اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن صوم رکھنا ہمیشہ صوم رکھنے کے مثل ہے [4]

ہفتہ اور اتوار کو صوم رکھنا بھی بہت اچھا ہے۔ یہ دونوں دن مشرکین (یہود و نصاریٰ) کی عید کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں صوم رکھ کر ان کی مخالفت کرنا پسندیدہ ہے [5]

---

[1] عن معاذة انها سألت عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شھر ثلاثة ایام قالت نعم فقلت لھا من ای ایام الشھر کان یصوم قالت لم یکن یبالی من ای ایام الشھر یصوم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شھر جزء اول ص ۳۶۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذرؓ اذا صمت من الشھر ثلاثة ایام فصم ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة (ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم ثلاثة من کل شھر جزء اول ص ۲۳۷ وسندہ صحیح۔ مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۸۸)

[2] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنین قال ذاك یوم ولدت فیه ویوم بعثت او انزل علی فیه (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شھر جزء اول ص ۳۶۷)

[3] تعرض اعمال الناس فی کل جمعة مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبداً بینه وبین اخیه شحناء فیقال اترکوا او ارکوا ھذین حتی یفیئا (صحیح مسلم کتاب البر باب النھی عن الشحناء والتھاجر ۲/۳۱۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم (رواہ الترمذی وحسنہ فی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس ۲/۲۳۲)

[4] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدھر فقال ان لاھلك علیك حقاً صم رمضان والذی یلیه وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدھر (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم شعبان جزء اول ص ۳۳۷ وسندہ صحیح۔ مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۸۹)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر مما یصوم من الایام ویقول انھما عیدا المشرکین (ای الیھود والنصاریٰ) فانا احب ان اخالفھم (مسند احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ ص ۲۲۵)

پاکدامنی کے لئے صیام

جس شخص کو نکاح کی استطاعت نہ ہو تو اُسے چاہیئے کہ پاکدامن رہنے کے لئے صیام رکھے [۱]

کون کون سے صیام منع ہیں

عید الفطر اور عید الاضحٰے کے دن صوم نہ رکھے [۲]

ایامِ تشریق میں یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کو صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص جو حج تمتع کر رہا ہو اور اُسے قربانی کا جانور نہ ملے تو وہ حج کے زمانہ میں یہ تین صیام رکھے اور سات صیام گھر پہنچ کر رکھے [۳]

اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن محض اس خیال سے کہ شاید اس دن رمضان کی پہلی تاریخ ہو ہرگز صوم نہ رکھے [۴]

رمضان شروع ہونے کے ایک دو دن پہلے سے پیشوائی کے صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص رکھ سکتا ہے جو کسی اور وجہ سے ان ایام میں ہمیشہ صیام رکھتا ہو مثلاً پیر یا جمعرات کا دن ان تاریخوں میں واقع ہو جائے اور وہ ہمیشہ پیر اور جمعرات کے صیام رکھتا ہو تو وہ پیر یا جمعرات کی وجہ سے ان تاریخوں میں صوم رکھے [۵]

---

[۱] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من استطاع الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصوم لمن خاف علی نفسہ العزوبۃ جزء ۳ صـ ۳۴ و صحیح مسلم کتاب النکاح جزء اوّل صـ ۵۸۳) [۲] نھی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الفطر جزء ۳ صـ ۵۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الفطر جزء اوّل صـ ۴۶۱ واللفظ للبخاری) [۳] قال اللّٰہ عزوجل: فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام فی الحج (البقرۃ-۱۹۶) عن عائشۃ الصدیقۃ وعن ابن عمرؓ قالا لم یرخص فی ایام التشریق ان یصمن الا لمن لم یجد الھدی (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق جزء ۳ صـ ۵۶) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر اللّٰہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب تحریم صوم ایام التشریق ۱/۴۶۱)

[۴] قال عمارؓ من صام الیوم الذی شک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللّٰہ علیہ وسلم (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصیام باب ماجاء فی کراھیۃ صوم یوم الشک جزء اوّل صـ ۲۱۳)

[۵] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صومہ فلیصم ذالک الیوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب لا یتقدمن رمضان بصوم یوم جزء ۳ صـ ۳۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب لا تقدموا رمضان بصوم یوم جزء اوّل صـ ۳۴۸ واللفظ للبخاری)

جب شعبان کا مہینہ نصف ہو جائے تو پھر رمضان تک صیام نہ رکھے ۱؎

صرف جمعہ کا صوم نہ رکھے سوائے اس صورت کے کہ جمعہ کسی ایسے دن واقع ہو جائے جس دن کوئی شخص معمول کے مطابق صوم رکھتا ہو ۲؎

اگر جمعہ کے دن صوم رکھنے کا ارادہ ہو تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی صوم رکھے ۳؎

اگر جمعہ کا صوم رکھ لیا ہو اور جمعرات کا صوم نہ رکھا ہو اور نہ ہفتہ کے صوم کا ارادہ ہو تو جمعہ کا صوم توڑ دے ۴؎

صرف ہفتہ کا نفلی صوم نہ رکھے۔ اگر ہفتہ کا صوم رکھنے کا ارادہ کرے تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی صوم رکھے ۵؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان فلا تصوموا (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصوم باب ماجاء فی کراھیۃ الصوم فی نصف الباقی من شعبان لحال رمضان جزء اول صہ ۲۳۰)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تخصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھۃ صیام یوم الجمعۃ منفردًا جزء اول صہ ۳۶۲)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصومن احدکم یوم الجمعۃ الا یومًا قبلہ او بعدہٗ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ جزء ۳ صہ ۵۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھۃ صیام یوم الجمعۃ منفردًا ۱/۳۶۲)

۴؎ عن جویریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا یوم الجمعۃ وھی صائمۃ فقال اصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومی غدًا قالت لا قال فافطری (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ جزء ۳ صہ ۵۴)

۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم باب ما جاء فی یوم السبت وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۹۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہٗ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھۃ صیام الجمعۃ منفردًا وصحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ جزء ۳ صہ ۵۴ واللفظ لمسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر مما یصوم من الایام ویقول انھما عیدا المشرکین (ای الیھود والنصاریٰ) فانا احب ان اخالفھم (مسند احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۰ صہ ۲۲۵)

حاجی کو عرفہ یعنی ۹ ذی الحجۃ کا صوم نہیں رکھنا چاہیئے [1]

عورت اور نفلی صیام

اگر شوہر موجود ہو تو بیوی کو اس کی اجازت کے بغیر نفلی صوم نہیں رکھنا چاہیئے [2]

نذر کے صیام

نذر کے صیام وہ ہیں جو کسی شخص نے اپنے اُوپر کسی وجہ سے واجب کر لئے ہوں۔ ان صیام کا رکھنا ضروری ہے [3]

اگر کسی کے ذمہ نذر کے صیام ہوں اور وہ ان کو رکھنے سے پہلے مر جائے تو وُرثاء کو چاہیئے کہ اس کی طرف سے وہ صیام رکھیں [4]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیٰ عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ جزء اوّل صہ ۳۳۸ وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۵/۱۴۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ (صحیح بخاری کتاب النکاح باب صوم المرأۃ باذن زوجھا جزء ۲ صہ ۳۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وزوجھا شاھد یومًا من غیر شھر رمضان الا باذنہ (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصوم باب ما جاء فی کراھیۃ صوم المرأۃ الا باذن زوجھا جزء اوّل صہ ۲۴۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: عینا یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا ○ یوفون بالنذر ویخافون یومًا کان شرہ مستطیرا ○ (ھل اتیٰ علی الانسان ۶-۷)

[4] جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان امی ماتت وعلیھا صوم نذر فاصوم عنھا قال ارأیت لو کان علیٰ امک دین فقضیتیہ اکان یؤدی ذالک عنھا قالت نعم قال فصومی عن امک (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت جزء اوّل صہ ۳۶۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت جزء اوّل صہ ۳۶۴)

حج اور اس کے متعلقات

حج اور عمرہ کے فضائل

جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے حج کرے اور اس میں نہ کوئی بے حیائی کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو وہ اس حالت میں لوٹتا ہے کہ جس حالت میں وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اُسے جنا تھا (یعنی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے) [1]

عورتوں کے لئے بہترین جہاد حجِ مبرور ہے [2]

(نوٹ :۔ حجِ مبرور اس حج کو کہتے ہیں جو نیکیوں سے بھرپور ہو)

ایمان اور جہاد کے بعد حج مبرور کا بڑا درجہ ہے [3]

حج مبرور کا کوئی صلہ نہیں سوائے جنت کے [4]

عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن اللہ تعالیٰ بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ قریب ہو جاتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اُن پر فخر کرتا ہے پھر فرماتا ہے: ان لوگوں کا کیا مقصد ہے؟ [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جلد ۲ صہ ۱۶۴ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول صہ ۵۶۶ واللفظ للبخاری)

[2] عن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاہد قال لکن افضل الجہاد حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جلد ۲ صہ ۱۶۴)

[3] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال جہاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جلد ۲ صہ ۱۶۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب وجوب العمرۃ وفضلہا جلد ۳ صہ ۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جزء اول صہ ۵۶۶)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبداً من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباہی بہم الملائکۃ فیقول ما اراد ھؤلاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ جلد اول صہ ۵۶۶)

پے درپے حج اور عمرہ کرنا فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کردیتی ہے [1] (یعنی حج کے ساتھ عمرہ بھی کرنا چاہیئے)

حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والے یا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں [2]

دو عمروں کی درمیانی مدت کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں [3]

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے [4]

حج تمتع

نوٹ: حج تمتع حج کی تین قسموں میں سے ایک قسم ہے، جس میں عمرہ کے بعد احرام اتار دیا جاتا ہے۔ یہ حج کی بہترین قسم ہے۔

عمرہ

جب حج کے لئے روانہ ہو تو زادِ راہ ساتھ لے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانھما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذھب والفضۃ (رواہ الترمذی وحمد فی کتاب الحج باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ جلد اول صد ۲۵۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ ثلاثۃ الغازی والحاج والمعتمر (رواہ ابن خزیمۃ۔ وسندہ صحیح۔ ابن خزیمۃ جلد ۴ صد ۱۳۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب وجوب العمرۃ جلد ۳ صد ۲۔ صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرۃ جلد اول صد ۵۶۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان حجۃ او نحوا مما قال (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب عمرۃ فی رمضان ۳؎۔ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل العمرۃ فی رمضان جلد اول صد ۵۲۸)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (البقرۃ۔ ۱۹۷)

جب حج تمتع کی نیت سے روانہ ہو تو قربانی کا جانور ساتھ نہ لے [1]

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے بے خوشبو کا تیل لگائے [2]

پھر سواری پر بیٹھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے:۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ○ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔

(ترجمہ) پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! تو سفر میں (ہمارا) ساتھی ہے اور ہمارے اہل وعیال میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیف سے، بُرے منظر سے اور مال و اہل میں بُرے وقت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو استقبلت من امری ما استدبرت ما أهديت (صحیح بخاری کتاب المناسك باب تقضی الحائض المناسك كلها الا الطواف جزء ۲ صـ ۱۹۶ و صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ ۵۱ و اللفظ للبخاری)

[2] کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما اذا اراد الخروج الی مكة ادهن بدهن ليس له رائحة طيبة..... ...... ثم قال هكذا رأيت النبی صلی اللہ علیہ وسلم يفعل (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الاهلال مستقبل القبلة جزء ۲ صـ ۱۷۱)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوى على بعيره خارجا الى سفر كبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ..... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما يقول اذا ركب الى سفر جزء اول صـ ۵۶۴)

احرام

اِحرام اس لباس کو کہتے ہیں جو عمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ جو شخص اِحرام پہن لیتا ہے اُسے مُحرِم کہتے ہیں۔ اِحرام مقررہ مقامات پر پہنا جاتا ہے۔ ان مقامات میں سے ہر مقام کو میقات کہتے ہیں۔ اہلِ مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ، اہلِ نجد کا قرن المنازل، اہلِ شام کا جحفہ اور اہلِ یمن کا میقات یلملم ہے[۱]

اہلِ عراق کا میقات ذاتِ عرق[۲]

اور اہلِ مصر کا میقات جُحفہ ہے[۳]

جو لوگ اِن میقاتوں اور مکہ معظمہ کے درمیان رہتے ہوں وہ اپنی ہی بستی سے احرام پہن لیں، مکہ معظمہ کے رہنے والے مکہ معظمہ ہی سے اِحرام باندھیں اور جو لوگ مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ کسی اور مقام کے رہنے والے ہوں وہ اُس میقات سے احرام باندھیں جو ان کے راستہ میں آئے[۴]

---

[۱] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاھل الشام الجحفۃ ولاھل نجد قرن المنازل ولاھل الیمن یلملم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مھل اھل مکۃ للحج والعمرۃ جزء ۲ صہ ۱۶۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اوّل صہ ۳۸۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھل اھل العراق من ذات عرق (صحیح مسلم عن جابرؓ کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اوّل صہ ۳۸۵) وقد ثبت الجزم برفع الحدیث فی روایۃ البیہقی ۵/۲۷ وسندہ صحیح۔ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی صہ ۴۷ ورویٰ الطحاوی (جزء ۱ صہ ۳۶۰) بسند صحیح عن ابن عمرؓ (حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی صہ ۴۷) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل العراق ذات عرق (ابوداؤد عن عائشۃؓ جزء اوّل صہ ۲۵۰ سکت عنہ ابوداؤد والمنذری ورواتہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۲۵۲)

[۳] عن عائشۃ الصدیقۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لاھل الشام ومصر الجحفۃ (سنن نسائی کتاب الحج باب میقات اھل مصر ۲/۵۳ سندہٗ صحیح الحواشی الجدیدۃ ترجمہ افلح بن حمید حاشیۃ ۲/۷)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھن لھن ولمن اتی علیھن من غیر اھلھن ممن کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونھن فمن اھلہٖ حتی ان اھل مکۃ یھلون فیھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مھل من کان دون المواقیت جزء ۲ صہ ۱۶۶ و صحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرۃ جزء اوّل صہ ۳۸۳)

میقات پر پہنچنے کے بعد سر کو خطمی، اشنان وغیرہ سے دھوئے اور سر میں کچھ تیل ڈالے لے پھر نہائے ٢ے

اگر بدن پر ایسی خوشبو لگی ہوئی ہو جس میں زعفران شامل ہو تو اُسے تین مرتبہ دھو ڈالے ٣ے پھر بہترین خوشبو جو میسر ہو سر اور ڈاڑھی میں لگائے ٤ے

پھر مرد کو چاہیئے کہ ایسی دو چادریں لے جن میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی نہ ہو۔ پھر وہ ان دو چادروں کا احرام باندھ لے یعنی ایک چادر اوڑھ لے اور ایک چادر کا تہ بند باندھ لے ٥ے

ھ خطمی ایک قسم کا گلابی پھولوں والا پودا ہے جو دلدل والے مقامات پر اُگتا ہے۔

لے عن عائشة الصدیقةؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم غسل رأسه بخطمی واشنان ودھنه بشیء من زیت غیر کثیر (رواہ البزار وسندہ حسن. مجمع الزوائد جزء ۳ صہ ۲۱۷)

٢ے عن ابن عمرؓ قال من السنة ان یغتسل الرجل اذا اراد ان یحرم (رواہ الحاکم وصححه ووافقه الذھبی. المستدرک جزء اوّل صہ ۴۴۷) ٣ے ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانة وعلیه جبة وعلیها اثر الخلوق او قال صفرة...... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلع عنك الجبة واغسل اثر الخلوق عنك (وفی روایة لمسلم فاغسله ثلاث مرات) (صحیح بخاری کتاب المناسك باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثیاب جزء ۲ صہ ۱۶۷ وباب یفعل فی العمرة ما یفعل فی الحج جزء ۳ صہ ۷، وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة جزء اوّل صہ ۴۸۲ و ۴۸۳)

٤ے عن عائشة الصدیقةؓ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامه حین یحرم (وفی روایة لمسلم کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطیب ما اقدر علیه قبل ان یحرم ثم یحرم) وفی روایة کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الطیب عند الاحرام جزء ۲ صہ ۱۶۸ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اوّل صہ ۴۸۷ و ۴۸۸ واللفظ للبخاری) عن عائشةؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب باطیب ما یجد ثم اراہ وبیص الدھن فی رأسه ولحیته بعد ذلك (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم ۴۸۹/۱)

٥ے انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینة بعد ما ترجل وادھن ولبس ازارہ وردائه (صحیح بخاری کتاب المناسك باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صہ ۱۶۹) ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانة وعلیه جبة وعلیها اثر الخلوق او قال صفرة (وفی روایة لمسلم علیه جبة صوف متضمخ بطیب وفی روایة لمسلم علیه جبة وعلیها خلوق او قال اثر صفرة.. فقال اخلع عنك الجبة (صحیح بخاری کتاب المناسك باب یفعل فی العمرة ما یفعل فی الحج جزء ۳ صہ ۶ و ۷، وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اوّل صہ ۴۸۲ و صہ ۴۸۳)

جوتیاں پہن لے لیکن دو چادروں کے علاوہ کوئی کپڑا نہ پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ ٹوپی اوڑھے، نہ موزے پہنے[1]

عورت، زیور اور ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے[2]

لیکن چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے[3]

مرد اور عورت دونوں میں سے کوئی بھی زعفران اور ورس[للعه] میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے[4]

حالتِ احرام میں اگر سر اور ڈاڑھی میں خوشبو کی چمک یا رنگ دکھائی دے یا سر اور ڈاڑھی سے خوشبو کی مہک آتی رہے تو کوئی حرج نہیں[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم جزء ۲ صـ۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اوّل صـ۳۷۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا او خفا (ابوداؤد کتاب الحج باب ما یلبس المحرم ۱/۲۶۱ وسندہ صحیح۔ المستدرک ۱/۴۸۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ماینھی من الطیب للمحرم ۳/۱۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا شیئا مسه الزعفران ولا الورس (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ماینھی من الطیب للمحرم جزء ۳ صـ۱۹ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة جزء اوّل صـ۳۷۸)

[للعه] ورس زرد رنگ کی ایک گھاس ہے۔

[5] قالت عائشةؓ کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب عند الاحرام ۲/۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اوّل صـ۳۸۷)

قالت عائشةؓ ثم اری وبیص الدھن فی رأسه ولحیته بعد ذلک (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اوّل صـ۳۸۹) عن عائشة قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یطوف علی نسائه ثم یصبح محرما ینضخ طیبا (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اوّل صـ۳۸۹)

احرام باندھتے ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ پھر کئی مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھے [1]

پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے لَبَّیْکَ کہے [2]

یعنی یہ الفاظ کہے : لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ [3]

(ترجمہ) میں حاضر ہوں اے اللہ : میں عمرہ کے لئے حاضر ہوں۔

یا

دو بار یہ الفاظ کہے :-

لَبَّیْکَ عُمْرَۃً [4]

---

[1] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوت بہ علی البیداء حمد اللہ وسبح وکبر ثم اھل بحج و عمرۃ وفی روایۃ فجعل یھلل ویسبح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التحمید ...... قبل الاھلال جزء ۲ ص۱۷۱ و باب نحر البدن قائمۃ جزء ۲ ص۲۱۰)

[2] ان ابن عمرؓ کان اذا اتی ذا الحلیفۃ امر براحلتہ فرحلت ثم صلی الغداۃ ثم رکب حتی اذا استوت بہ استقبل القبلۃ فاھل قال ثم یلبی فزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک۔ (سنن بیہقی کتاب الحج باب استقبال القبلۃ عند الاھلال جزء ۵ ص۳۹ وسندہٗ صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی ص۱۴)

[3] قال جابر نحن نقول لبیک اللھم لبیک بالحج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلناھا عمرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبی بالحج وسماہ جزء ۲ ص۱۷۶)

[4] عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعا لبیک عمرۃ وحجا، لبیک عمرۃ وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھدیہ جزء اول ص۵۲۶)

تلبیہ

پھر بلند آواز سے مسلسل تلبیہ پڑھتا رہے:۔ لہ

لَبَّیْکَ ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ
لَکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ
لَکَ وَالْمُلْکَ ، لَاشَرِیْکَ لَکَ ۔

ترجمہ:۔ میں حاضر ہوں ، اے اللہ ! میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں ، بے شک ہر قسم کی حمد اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے ، تیرا کوئی شریک نہیں۔

کبھی کبھی یہ لبیک بھی کہے ٢ہ

لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ

ترجمہ:۔ میں حاضر ہوں ، اے الٰہِ برحق میں حاضر ہوں ۔

لبیک پڑھنا ادنی الحرم تک یعنی حرم کے قریب پہنچنے تک جاری رہے ، حرم کے قریب پہنچ کر لبیک پڑھنا بند کر دے ٣ہ

لہ قال ابن عمران تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک .... الخ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ جزء ۲ صہ ۱۰، او صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ جزء اول صہ ۳۸۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فامرنی ان آمر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال (ابوداؤد باب کیف التلبیۃ وصححہ الترمذی ۱۱/۲۵۹ والالبانی۔ مناسک الحج للالبانی صہ ۱۵)

٢ہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیتہ لبیک الٰہ الحق لبیک (ابن ماجۃ کتاب الحج باب التلبیۃ جزء ۲ صہ ۲۱۶ وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۳/۱۵۴ وبلوغ ۱۱/۱۴۰)

٣ہ کان ابن عمرؓ اذا دخل ادنی الحرم امسک عن التلبیۃ..... ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذٰلک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ صہ ۱۷۰)

جب ”ذی طوٰی“ مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کرے اور ایک رات وہاں گذارے، پھر صبح کو نماز فجر کے بعد غسل کرے [1]

پھر اسی دن [2]

بوقت صبح [3]

بلندی کی طرف سے یعنی بطحاء میں داخل ہو کر ثنیۃ العلیا اور کداء سے ہوتا ہوا مکہ معظمہ میں داخل ہو [4]

طواف کعبہ

مکہ معظمہ پہنچ کر وضو کرے [5]

پھر حجرِ اسود کے پاس آئے [6] اور

---

[1] کان ابن عمرؓ اذا دخل ادنی الحرم امسک عن التلبیۃ ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی بہ الصبح ویغتسل ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء۲ صفحہ۱۷۷ وصحیح مسلم باب استحباب المبیت بذی طوی جزء اول صہ ۵۲۹)

[2] ان ابن عمرؓ کان لایقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ثم یدخل مکۃ نہاراً ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوی جزء اول صہ ۵۲۹)

[3] بات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی طوی حتی اصبح ثم دخل مکۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب دخول مکۃ نہاراً اولیلاً جزء۲ صہ ۱۷۷) [4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الی مکۃ دخل من اعلاھا (صحیح کتاب المناسک باب من این یخرج جزء۲ صہ۱۷۷ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا جزء اول صہ ۵۲۹) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ من کداء من الثنیۃ العلیا بالبطحاء (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یخرج من مکۃ جزء۲ صہ ۱۷۸)

[5] ان اول شیء بدأ بہ حین قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ توضأ ثم طاف (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ وصحیح مسلم کتاب الحج باب مایلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اول صہ ۵۲۲)

[6] قال جابرؓ حتی اذا اتینا البیت معہ استلم الرکن (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صہ ۵۱۰) عن ابی ھریرۃ قال فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ فاقبل الحجر فاستلمہ (ابوداؤد کتاب الحج باب فی رفع الیدا ذا رای البیت جزء اول صہ ۲۶۵ وسندہٗ صحیح)

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہے [۱]

پھر حجرِ اَسود کو بوسہ دے، اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو حجرِ اَسود کو ہاتھ لگائے، پھر ہاتھ کو بوسہ دے [۲]

اگر ہاتھ لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چھڑی سے حجرِ اَسود کو چھوئے [۳]

اور چھڑی کا بوسہ لے [۴]

اگر حجرِ اَسود کو چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چیز سے حجرِ اَسود کی طرف اشارہ کرے [۵]

پھر چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دے (اسے اضطباع کہتے ہیں) اور بایاں کندھا ڈھکا رکھے [۶]

---

[۱] قال ابن عمر رض ثم یدخل مکۃ ضحیً فیاتی البیت فیستلم الحجر ویقول باسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر (مسند امام احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ صا۱۰ و ۶۷)

[۲] عن ابن عمر رض رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یستلمہ ویقبلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقبیل الحجر جزء ۲ صہ۱۸۶) قال نافع رأیت ابن عمر رض یستلم الحجر بیدہٖ ثم قبل یدہٗ وقال ماترکتہ منذ رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین جزء اوّل صہ۵۳۲)

[۳] عن ابن عباس رض طاف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن (صحیح بخاری کتاب المناسک باب استلام الرکن بالمحجن جزء ۲ صہ۱۸۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اوّل صہ۵۳۳)

[۴] عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اوّل صہ۵۳۳)

[۵] طاف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ بشیءٍ کان عندہٗ وکبّر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ صہ۱۸۶)

[۶] عن یعلٰی ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعًا وعلیہ برد (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم طاف مضطبعًا۔ سندہٗ صحیح۔ جزء اوّل صہ۲۶۷)

پھر کعبہ کا طواف کرے۔ طواف داہنی طرف سے شروع کرے، طواف کے وقت کعبہ بائیں طرف ہو۔ حجرِ اسود سے رکن یمانی تک دوڑ کر اور اکڑ کر چلے (اسے رَمَل کہتے ہیں) رکن یمانی پر پہنچ کر اُسے ہاتھ لگائے ؎۱

پھر معمولی چال سے حجرِ اسود کی طرف روانہ ہو ؎۲

رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعاء پڑھے ؎۳

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ؕ

ترجمہ اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پھر حجرِ اسود پر پہنچ کر اللہ اکبر کہے اور اس کا بوسہ لے ؎۴ یا

؎۱ عن جابرؓ لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکة دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضی علی یمینه (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء کیف الطواف وسندهٗ صحیح جزء اول ص۲۶۶) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول یخب ثلاثة اطواف ویمشی اربعة (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من طاف بالبیت اذا قدم مکة جزء ۲ ص ۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص۔ ۵۲۰) قال ابن عمرؓ ما ترکت استلام هذین الرکنین فی شدة ولا رخاء منذ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستلمهما (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الرمل فی الحج والعمرة جزء ۲ ص ۱۸۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب استلام الرکنین جزء اول ص ۵۳۲)

؎۲ امرهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثة اشواط ویمشوا ما بین الرکنین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب عمرة القضاء جزء ۵ ص ۱۸۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص ۵۳۱ واللفظ لمسلم)

؎۳ عن عبد اللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بین الرکن الیمانی والحجر ربنا اٰتنا فی الدنیا ..... الخ (رواہ احمد وسندهٗ صحیح بلوغ جزء ۲ ص ۶۷)

؎۴ کلما اتی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) الی الرکن اشار الیه بشیء کان عنده وکبر (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ ص ۱۸۶) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر الاسود فی کل طوفة (ابوداؤد کتاب الحج باب استلام الارکان جزء اول ص ۲۶۵ وسندهٗ حسن وروی نحوهٗ ابن خزیمة وسندهٗ حسن ۴/۲۱۶)

ہاتھ لگاکر ہاتھ کا بوسہ لے یا چھڑی لگاکر چھڑی کا بوسہ لے ۱؎ یا کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرے ۲؎

پھر دو چکر اور اسی طرح لگائے یعنی پہلے تین چکروں میں رَمَل کرے، پھر چار چکر معمولی چال سے لگائے ۳؎

باقی تمام افعال ہر چکر میں اسی طرح کرے جس طرح پہلے چکر میں کئے تھے، البتہ آخری چار چکروں میں سیدھا کندھا بھی ڈھانک لے، سیدھا کندھا کھولنا صرف رَمَل کے ساتھ مخصوص ہے ۴؎

جب سات چکر پورے ہوجائیں تو مقامِ ابراہیمؑ پر آئے اور یہ پڑھے۔

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

(اور مقامِ ابراہیمؑ کو مُصلّٰے بناؤ) ۵؎

۱؎ قال نافع رأیت ابن عمرؓ یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استلام الرکنین الیمانیین جزء اول صہ ۵۳۲) عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن ویقبل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول صہ ۵۳۳)

۲؎ عن ابن عباسؓ طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت علی بعیر کلما اتی الرکن اشار الیہ بشیءٍ کان عندہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزء ۲ صہ ۱۸۶)

۳؎ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول یخب ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعۃ (صحیح بخاری باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ صہ ۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول صہ ۵۳۰) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول مایقدم سعی ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ صہ ۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول صہ ۵۳۰ واللفظ للبخاری)

۴؎ انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت وجعلوا اردیتھم تحت آباطھم قد قذفوھا علی عواتقھم الیسریٰ (ابوداؤد کتاب الحج باب الاضطباع فی الطواف جزء اول صہ ۲۶۶ رجالہ رجال الصحیح۔ نیل ۵/۴۳۔ سندہٗ صحیح)

۵؎ ثم نفذ الیٰ مقام ابراھیم علیہ السلام فقرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صہ ۵۱۰)

پھر مقامِ ابراہیمؑ کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کر لے [۱]

پھر دو رکعت نماز پڑھے [۲]

ان رکعتوں میں سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجرِ اسود کا بوسہ لے (یا ہاتھ یا چھڑی اس کو لگا کر ہاتھ یا چھڑی کا بوسہ لے یا کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرے) [۳]

پھر چاہِ زمزم پر جائے، زمزم کا پانی پیئے اور کچھ پانی اپنے سر پر ڈال لے [۴]

صفا اور مروہ کی سعی

پھر بابِ صفا سے نکل کر کوہِ صفا کی طرف جائے [۵]

جب کوہِ صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھے:۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ

(بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں)

پھر یہ کہے:۔

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ

ترجمہ:۔ میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا ہے۔

---

[۱] فجعل المقام بينه وبين البيت (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزءِ اوّل صہ ۵۱۰)

[۲] عن ابن عمرؓ قال ثم سجد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سجدتين (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزء ۲ صہ ۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اوّل صہ ۵۳۰)

[۳] كان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) يقرأ في الركعتين قل هو الله احد وقل يا ايها الكافرون ثم رجع الى الركن فاستلمه (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۰) ثم صلى ركعتين قرأ فيهما قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد (سنن بیہقی کتاب الحج باب رکعتی الطواف جزء ۵ صہ ۹۱ و سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۲ صہ ۲)

[۴] ثم ذهب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) الى زمزم فشرب منها وصب على راسه (مسند احمد۔ سندہ جید بلوغ جزء ۱۲ صہ ۲۳)

[۵] خرج من الباب الى الصفا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۰)

پھر صفا پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ نظر آنے لگے، پھر کعبہ کی طرف منہ کرے [1]
اور دونوں ہاتھ اُٹھائے [2]

پھر اللہ کی توحید بیان کرے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وغیرہ پڑھے پھر اللہ اکبر کہے، پھر یہ پڑھے:۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ
وَعْدَہٗ وَنَصَرَعَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَہٗ

(نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ تعالیٰ اکیلے کے، اسکا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اُسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود و مشکل کشا سوائے اللہ اکیلے کے اس نے اپنا وعدہ پورا کردیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اُس نے اکیلے ہی شکست دی)

پھر دعا کرے۔ دُعاء کے بعد پھر ان ہی کلمات کو پڑھ کر دعا کرے۔ تیسری مرتبہ پھر ان کلماتِ حمد و توحید کو پڑھے اور دُعا کرے [3]

پھر صفا سے اُترے اور مروہ کی طرف چلے۔ جب وادی کے بطن میں پہنچے تو دوڑے [4]

---

[1] فلما دنا من الصفا قرأ: "ان الصفا والمروة من شعائر الله" ابدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا فرقی علیه حتی رأی البیت فاستقبل القبلة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۱)

[2] ثم اتی الصفا فعلاه حیث ینظر الی البیت فرفع یدیه فجعل یذکر الله عزوجل ما شاء الله ان یذکرہ ویدعوہ (ابوداؤد کتاب الحج باب رفع الیدین اذا رأی البیت جزء اوّل صہ ۲۶۵ وسندہٗ صحیح)

[3] فوحد الله وکبرہ وقال لا اله الا الله وحدہٗ .... الخ ثم دعا بین ذلك قال مثل هذا ثلاث مرات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۱)

[4] ثم نزل الی المروة حتی اذا انصبت قدماه فی بطن الوادی سعی (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۱) عن ابن عمرؓ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسعی بطن المسیل اذا طاف بین الصفا والمروة (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من طاف بالبیت اذا قدم مكة جزء ۲ صہ ۱۸۷)

جب بطنِ وادی گذر جائے تو دوڑنا بند کر دے۔ بطنِ وادی کے علاوہ باقی راستہ میں کبھی آہستہ آہستہ چلے اور کبھی تیزی سے چلے ؎۱، ص۵

جب مروہ پر چڑھے تو آہستہ آہستہ چڑھے۔ جب مروہ کی چوٹی پر پہنچ جائے تو بالکل اسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا۔ یہ ایک چکر ہوا۔ اس کے بعد اسی طریقہ سے مروہ سے صفا چلے۔ یہ دوسرا چکر ہوا۔ پھر اسی طرح صفا سے مروہ، پھر مروہ سے صفا، پھر صفا سے مروہ پھر مروہ سے صفا، پھر صفا سے مروہ جائے۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہو ؎۲

ہر مرتبہ صفا اور مروہ پر چڑھ کر اسی طرح حمد و توحید بیان کرے اور دعا کرے جس طرح ابتداء میں صفا پر کی تھی ؎۳

؎۱ قال ابن عمر لئن سعیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعیٰ ولئن مشیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء بین الصفا والمروۃ۔ صحیح الترمذی جزء اول ص۲۶۸)

ص۵ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت کسی دعا کا پڑھنا مرفوعاً ثابت نہیں، البتہ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ پڑھنا مروی ہے (رواھما ابن ابی شیبۃ باسنادین صحیحین ورویٰ الطبرانی مرفوعاً بسند ضعیف۔ مناسک الحج للالبانی ص۲۶)

؎۲ حتی اذا صعدتا (قدماہ) مشی حتی اتی المروۃ ففعل علی المروۃ کما فعل علی الصفا حتی اذا کان اٰخر طوافہ علی المروۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص۵۱۱) فطاف بین الصفا والمروۃ سبعًا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ماجاء فی السعی بین الصفا والمروۃ جزء ۲ ص۱۹۵)

؎۳ فیکبر سبع مرار ثلاثًا یکبر ثم یقول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ....

(مسند امام احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص۵ وسندہٗ صحیح)

بال مُنڈوانا یا کتروانا

پھر سَر کے بال مُنڈوا دے یا کتروا دے، پھر احرام اُتار دے [1]
عورتیں بال نہ منڈوائیں بلکہ تھوڑے سے بال کتروا دیں [2]
اِحرام اُتارنے کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں [3]

حج

۷۔ ذوالحجہ کو امیر خُطبہ دے اور مناسکِ حج کی تعلیم دے [4]

میقات

حج تمتع کرنے والوں کیلئے مکہ معظمہ ہی میقات ہے۔ یہ لوگ مکہ معظمہ ہی میں حج کا احرام باندھیں [5]

---

[1] عن جابرؓ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ ان یجعلوہ عمرۃ ویطوفوا ثم یقصروا ویحلوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲ صہ ۱۹۶) عن ابن عباس رضہ لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ امر اصحابہ ان یطوفوا بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم یحلوا ویحلقوا او یقصروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء ۲ صہ ۲۱۴) عن ابنِ عمرؓ قال فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من لم یکن منکم اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل (صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب الدم علی المتمتع جزء اول صہ ۵۱۸) [2] عن ابن عباس رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النسآء الحلق انما علی النسآءِ التقصیر (ابوداؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اول صہ ۲۷۹۔ سندہٗ حسن۔ نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۶۰) [3] قالوا یا رسول اللہ ای الحل قال حل کلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ صہ ۱۷۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلوا من احرامکم بطواف البیت وبین الصفا والمروۃ وقصروا ثم اقیموا حلالاً (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ صہ ۱۷۶)

[4] اذا کان قبل الترویۃ بیوم خطب الناس فاخبرھم بمناسک (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح جزء اول صہ ۴۶۱)

[5] عن جابرؓ امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما احللنا ان نحرم اذا توجھنا الی منیٰ قال فاھللنا من الابطح (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول صہ ۵۰۸)

اِحرام

حج کے لئے احرام کے تمام مسائل وہی ہیں جو عمرہ کے عنوان کے تحت بیان کر دیئے گئے ہیں۔

۸ ذی الحجہ (یوم ترویہ)

۸ ذوالحجہ کو[1] زوال کے بعد، حج کا احرام باندھے[2] پھر اس طرح کہے:-

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ[3]

(میں حاضر ہوں۔ اے اللہ میں حج کے لئے حاضر ہوں)

یا دو مرتبہ یہ کہے:- لَبَّيْكَ حَجًّا[4]

پھر یہ کہے:-

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةَ[5]

(اے اللہ! یہ حج ہے جس میں نہ ریاکاری ہے اور نہ نام ونمود)

---

[1] عن جابر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان یوم الترویۃ فاھلوا بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص ۲۲۴) و (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۰۹) فلما کان یوم الترویۃ ورحنا الی منی اھللنا بالحج (صحیح مسلم عن ابی سعیدؓ کتاب الحج باب التقصیر فی العمرۃ جزء اول ص ۵۲۶)

[2] امرنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عشیۃ الترویۃ ان نھل بالحج (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب قول اللہ تعالیٰ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام جزء ۲ ص ۱۷۶ ورودی الاسمٰعیلی موصولاً۔ فتح الباری سندہ صحیح / ثم اھللنا من العشی بالحج (صحیح مسلم باب مایلزم من طاف بالبیت وسعی جزء اول ص ۵۲۳)

[3] عن جابرؓ قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقول لبیک اللھم لبیک بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبی بالحج وسماہ جزء ۲ ص ۱۷۶)

[4] عن انس رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل بھما جمیعاً لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھدیہ جزء اول ص ۵۳۶)

[5] رواہ الضیاء بسند صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی ص ۵

پھر تلبیہ کہتا ہوا منیٰ کو روانہ ہو جائے [1] تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ ، لَا شَرِيْكَ
لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ،
لَا شَرِيْكَ لَكَ [2]

(ترجمہ)

(میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں۔ بے شک ہر قسم کی خوبی اور تعریف تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

کبھی کبھی یہ لبیک بھی پڑھے :-

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ [3]

(میں حاضر ہوں ، اے اِلٰہ برحق میں حاضر ہوں)

دورانِ حج لبیک کے ساتھ کبھی کبھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتا رہے [4]
تلبیہ (یعنی لبیک) بلند آواز سے پڑھتا ہوا جائے [5]

---

[1] عن ابی سعید فلما کان یوم الترویۃ ورحنا الی منیٰ اھللنا بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب التقصیر فی العمرۃ جزء اوّل صـ ۵۲۶) عن عائشۃ ثم اھلوا حین راحوا (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صـ ۵۰۳)۔

[2] قال ابن عمرؓ ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللّٰھم لبیک . . . . (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ جزء ۲ صـ ۱۷۰ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ جزء اوّل صـ ۳۸۵)

[3] أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیتہ لبیک الٰہ الحق لبیک (ابن ماجۃ کتاب الحج باب التلبیۃ جزء ۲ صـ ۲۱۶ سندہٗ صحیح ۔ فتح الباری جزء ۴ صـ ۱۵۳ و بلوغ جزء ۱۱ صـ ۱۷۷)

[4] عن ابن مسعودؓ قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتیٰ رمیٰ جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد سندہٗ صحیح ۔ بلوغ جزء ۱۱ صـ ۱۸۲)

[5] انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ السلام فامرنی ان اٰمر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال (رواہ الترمذی جزء اوّل صـ ۲۵۹ و صححہ ھو والالبانی ۔ مناسک الحج للالبانی صـ ۱۵)

منیٰ پہنچ کر ظہر کی نماز پڑھے۔ پھر عصر کی نماز بھی وہیں ادا کرے [1]

ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت ادا کی جائے [2]

جب تک منیٰ میں رہے لبیک پڑھتا رہے اور لبیک کے ساتھ اللہ اکبر یا لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ بھی پڑھتا رہے [3]

۹؍ذوالحجہ (عرفہ)

شب عرفہ مغرب اور عشاء کی نمازیں منیٰ ہی میں ادا کی جائیں [4]
عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی جائے [5]

یوم عرفہ ۹؍ذوالحجہ کو فجر کی نماز بھی منیٰ میں ادا کرے، پھر طلوع آفتاب کے بعد وہاں سے عرفات کی طرف روانہ ہو جائے [6]

---

[1] عن عبد العزیز سألت أنس رض قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظہر و العصر یوم الترویۃ قال بمنیٰ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب این یصلی الظہر یوم الترویۃ جزء ۲ صہ ۱۹۷)

[2] عن ابن عمر رض صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنیٰ جزء ۲ صہ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنیٰ جزء اول صہ ۲۸۰)

[3] عن ابن مسعود رض قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطہا بتکبیر او تہلیل (مسند احمد۔ سندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ صہ ۱۸۲)

[4] فلما کان یوم الترویۃ توجہوا الی منی فاہلوا بالحج ورکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بہا الظہر و العصر والمغرب والعشاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صہ ۵۱۱)

[5] عن ابن عمر رض صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنیٰ جزء ۲ صہ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنیٰ جزء اول صہ ۲۸۰)

[6] فصلی بہا الظہر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مکث قلیلاً حتی طلعت الشمس..... فسار (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صہ ۵۱۱)

راستہ میں بلند آواز سے لبیک یا اللہ اکبر کہتا ہے [1] یا
لبیک کے ساتھ اللہ اکبر یا لآ الہ الا اللہ کہتا ہے [2]

(۱) عرفات پہنچ کر وہاں کسی بھی مقام پر قیام کرے [3]
اس قیام کے دوران "لبیک" یا "اللہ اکبر" پڑھتا ہے [4]
یا لبیک کے ساتھ "اللہ اکبر" یا "لآ الہ الا اللہ" پڑھتا ہے [5]

(۲) پھر زوال کے بعد اپنی قیام گاہ سے روانہ ہو اور امیر حج کا خطبہ سنے [6]

---

[1] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انسا وھما غادیان الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ وفی روایۃ لمسلم عن ابن عمرؓ قال غدونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفات جزء ۲ صہ ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منی الی عرفات جزء اوّل صہ ۵۲۷)

[2] عن ابن مسعودؓ قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد سندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ صہ ۱۸۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھٰھُنا وعرفۃ کلھا موقف (صحیح مسلم باب ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اوّل صہ ۵۱۳)

[4] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس بن مالک ۔ ۔ ۔ ۔ کیف کنتم تصنعون فی ھٰذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ۲ صہ ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منی الی عرفات جزء اوّل صہ ۱۹۸)

[5] عن ابن مسعودؓ قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد سندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ صہ ۱۸۲)

[6] عن سالم قال جاء ابن عمرؓ وانا معہ یوم عرفۃ حین زالت الشمس فصاح عند سرادق الحجاج فخرج وعلیہ ملحفۃ معصفرۃ فقال مالک یا ابا عبد الرحمٰن فقال الرواح ان کنت ترید السنۃ قال ھٰذہ الساعۃ قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التھجیر بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ صہ ۱۹۸) حتی اذا زالت الشمس امر بالقصواء فرحلت لہ (صحیح مسلم عن جابرؓ کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۱)

امیر کو چاہیئے کہ بطنِ وادی میں خطبہ دے [۱]

خطبہ مختصر دے اور وقوفِ عرفات میں جلدی کرے (یعنی وقوف کیلئے جلد فارغ ہو جائے) [۲]

خطبہ کے بعد عرفات ہی میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا کرے۔ یہ نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کی جائیں اور درمیان میں کوئی نماز نہ پڑھی جائے [۳]

(۳) پھر عرفات ہی میں کسی بھی جگہ قبلہ رو ہو کر وقوف کرے۔ یہ وقوف غروب آفتاب تک جاری رہے [۴]

اس وقوف میں لبیک یا اللہ اکبر کہتا رہے [۵]

یا لبیک کے ساتھ اللہ اکبر یا لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہے [۶]

اس وقوف میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگے [۷]

---

[۱] فاتی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بطن الوادی فخطب الناس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۱)

[۲] قال للحجاج ان کنت ترید السنۃ فاقصر الخطبۃ وعجل الوقوف.... قال ابن عمرؓ صدق (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التھجیر بالرواح یوم عرفۃ جزء ۲ صہ ۱۹۸)

[۳] ثم اذن ثم اقام فصلی الظھر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینھما شیئاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۲)

[۴] ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی أتی الموقف.... واستقبل القبلۃ فلم یزل واقفاً حتی غربت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھٰھنا وعرفۃ کلھا موقف (صحیح مسلم کتاب الحج باب ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اوّل صہ ۵۱۳)

[۵] عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انسا..... کیف کنتم تصنعون فی ھٰذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یھل منا المھل فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسك باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منیٰ الی عرفۃ جزء ۲ صہ ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منیٰ الی عرفات جزء اوّل صہ ۵۳۷)

[۶] عن ابن مسعودؓ قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترك التلبیۃ حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد سندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۱ صہ ۱۸۲)

[۷] عن اُسامۃ کنت ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فرفع یدیہ یدعو (نسائی کتاب مناسك الحج باب رفع الیدین فی الدعاء بعرفۃ۔ سندہٗ صحیح۔ نیل جزء ۵ صہ ۵۲)

۱۰ ذوالحجہ (یوم النحر)

شب یوم النحر جب شفق کی زردی کچھ کم ہو جائے تو استغفر اللہ پڑھتا ہوا عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے [۱]

راستہ میں لبیک پڑھتا رہے [۲]

مزدلفہ پہنچ کر اذان دی جائے، پھر اقامت کہی جائے اور مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی جائے [۳]

پھر کچھ وقفہ کے بعد اقامت کہی جائے [۴]

اور عشاء کی نماز دو رکعت ادا کی جائے [۵]

مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھے [۶]

---

[۱] فلم یزل واقفاً حتی غربت الشمس وذھبت الصفرۃ قلیلاً حتی غاب القرص وارحف اُسامۃ خلفہ ودفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... حتی اتی المزدلفۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صہ ۵۱۲) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ (البقرۃ۔ ۱۹۹)

[۲] عن ابن عباس رضہ ان اسامۃ کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ الی المزدلفۃ ثم اردف الفضل من المزدلفۃ الی منی قال فکلاھما قالا لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ غداۃ النحر جزء ۲ صہ ۲۰۴)

[۳] حتی اتی المزدلفۃ فصلی بھا المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صہ ۵۱۲) عن ابن عمر رضہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع لیس بینھما سجدۃ وصلی المغرب ثلاث رکعات (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول صہ ۵۳۹)

[۴] عن اسامۃ فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت الصلوٰۃ فصلی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الجمع بین الصلاتین بالمزدلفۃ جزء ۲ صہ ۲۰۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول صہ ۵۳۸)

[۵] عن ابن عمر رضہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع ...... صلی العشاء رکعتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ جزء اول صہ ۵۳۹)

[۶] قال جابر رضہ ولم یسبح بینھما شیئاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صہ ۵۱۲)

نہ عشاء کے بعد کوئی نماز پڑھے [1]
پھر طلوعِ فجر تک لیٹا رہے [2]

یومُ النّحر

① جب صبح (صادق) ظاہر ہو جائے تو کافی اندھیرے میں اذان اور اقامت کے بعد نمازِ فجر پڑھے [3]
② نمازِ فجر کے بعد مشعرِ حرام جائے اور وہاں وقوف کرے [4] یا
مزدلفہ میں کہیں بھی وقوف کرے [5]

اس وقوف میں قبلہ رو ہو کر دعاء، تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے) تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کوئی حاکم و معبود اور مشکل کشا نہیں سوائے اللہ کے) توحید (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، کوئی معبود، حاکم اور مشکل کشا نہیں سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں) اور تحمید (یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف) میں مصروف رہے [6] امام کو چاہیئے کہ قزح نامی پہاڑ کے قریب وقوف کرے [7]

---

[1] عن ابن عمرؓ قال ولم یسبح بینهما ولا علیٰ اثر کل واحدة منهما (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من جمع بینهما ولم یتطوع جزء ۲ صـ ۲۰۱)

[2] ولم یسبح بینهما شیئا ثم اضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی طلع الفجر (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ ۵۱۲)

[3] وصلی الفجر حین تبین له الصبح باذان واقامة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ ۵۱۲)
وصلی الفجر یومئذٍ قبل وقتها بغلس (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب زیادة التغلیس بصلاة الصبح یوم النحر جزء اول صـ ۵۴۰)

[4] حتی اتی المشعر الحرام (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ ۵۱۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھٰھنا وجمع کلها موقف (صحیح مسلم کتاب الحج باب ماجاء ان عرفة کلها موقف جزء اول صـ ۵۱۳)

[6] قال اللہ تبارك وتعالیٰ: فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام واذکروه کما ھداکم (البقرة ۱۹۸)
فاستقبل القبلة ودعاه وکبره وھلله ووحده (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ ۵۱۲)
فاستقبل القبلة فحمد اللہ وکبره وھلله ووحده (ابوداؤد کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول صـ ۲۷۱ وسندہ صحیح)

[7] عن علی قال فلما اصبح اتی قزح ووقف علیه وقال ھذا قزح وھو الموقف وجمع کلها موقف (ترمذی کتاب الحج باب ماجاء ان عرفة کلها موقف۔ صحیح الترمذی جزء اول صـ ۲۷۴، وصـ ۲۷۵)

پھر خوب روشنی ہوجانے کے بعد، طلوعِ آفتاب سے پہلے جمرۂ عقبہ روانہ ہوجائے [۱]

۳ یوم النحر کا تیسرا کام جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنا ہے [۲]

جمرۂ عقبہ کو جاتے وقت راستہ میں مسلسل لبیک کہتا رہے [۲]

کبھی کبھی اللہ اکبر یا لا الٰہ الا اللہ بھی کہے [۳]

راستہ میں جب وادی مُحَسِّر سے گذرے تو وہاں سے کنکریاں چُن لے [۴]

اگر ۱۳ ذی الحجہ کو بھی منیٰ میں ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد ستر ہوگی اور اگر ۱۳ ذی الحجہ کو منیٰ میں نہ ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد اُنچاس ہوگی [۵]

کنکریاں اتنی بڑی ہوں کہ چٹکی سے ماری جائیں [۶]

---

[۱] فلم یزل واقفًا حتی اسفر جدًا فدفع قبل ان تطلع الشمس ..... حتی أتی الجمرة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۲)

[۲] اخبر الفضل انه لم یزل یلبی حتی رمی الجمرة (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیة والتکبیر غداة النحر جزء ۲ صہ ۲۰۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اردف الفضل من جمع ..... قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یلبی حتی رمی جمرة العقبة (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب ادامة الحاج التلبیة جزء اوّل صہ ۵۳۶)

[۳] فما ترك التلبیة حتی رمی الجمرة الا ان یخلطها بتکبیر او تهلیل (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۴۶۲ و رواہ احمد۔ بلوغ جزء ۱۱ صہ ۱۸۲)

[۴] حتی دخل محسرًا قال علیکم بحصی الخذف (صحیح مسلم عن فضل بن عباس رض کتاب الحج باب استحباب ادامة الحاج التلبیة جزء اوّل صہ ۵۳۶) وفی روایة اذا دخل منی فهبط حین هبط محسرًا قال علیکم بحصی الخذف (نسائی کتاب مناسك الحج باب من این یلقط الحصی جزء ۲ صہ ۴۰ وسندہٗ صحیح)

[۵] حتی اتی الجمرة التی عند الشجرة فرماها بسبع حصیات (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۲) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رمی الجمرة التی تلی مسجد منیٰ یرمیها بسبع حصیات ...... ثم یأتی الجمرة الثانیه فیرمیها بسبع حصیات ...... ثم یاتی الجمرة التی عند العقبة فیرمیها بسبع حصیات (رواہ البخاری تعلیقًا کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین جزء ۲ صہ ۲۱۹ و رواہ الاسماعیلی موصولًا وسکت علیه الحافظ۔ فتح الباری جزء ۴ صہ ۳۳۳)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بحصی الخذف الذی یرمی به الجمرة (صحیح مسلم عن فضل بن عباس کتاب الحج باب استحباب ادامة الحاج التلبیة جزء اوّل صہ ۵۳۶)

کنکریاں پھینکنے کے بعد بطنِ مُحَسِّر سے تیزی سے گذر جائے [۱]

پھر بیچ کے راستہ سے ہوتا ہوا جمرۂ عقبہ پہنچ جائے [۲]

جمرۂ عقبہ پہنچ کر بطن وادی میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ منیٰ داہنی جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب۔ اسی حالت میں چاشت کے وقت جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے [۳]

آخری کنکری مارنے کے بعد لبیک کہنا بند کر دے [۴]

④ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد یوم النحر کا چوتھا کام خطبہ ہے۔ جمرات کے درمیان امام خطبہ دے اور باقی لوگ خطبہ سنیں [۵]

---

[۱] حتی اتی بطن محسر فحرك قليلاً (صحيح مسلم كتاب الحج باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم جزء اوّل صـ ۵۱۲) ان النبي صلى الله عليه وسلم اوضع في وادي محسر (رواه النسائي عن جابر رضـ كتاب مناسك الحج باب الايضاع في وادي محسر جزء ۲ صـ ۳۹ وسنده صحيح)

[۲] ثم سلك الطريق الوسطى التي تخرج على الجمرة الكبرى (صحيح مسلم كتاب الحج باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم جزء اوّل صـ ۵۱۲)

[۳] رمى عبد الله من بطن الوادي ...... فقال والذي لا اله غيره هذا مقام الذي انزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم وفي رواية جعل البيت عن يساره ومنىٰ عن يمينه ورمى بسبع وفي رواية فرمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة (صحيح بخاري كتاب المناسك باب رمي الجمار من بطن الوادي جزء ۲ صـ ۲۱۷ وباب رمي الجمار بسبع حصيات وباب يكبر مع كل حصاة جزء ۲ صـ ۲۱۸ وصحيح مسلم كتاب الحج باب رمي الجمرة العقبة من بطن الوادي جزء اوّل صـ ۵۴۲) رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمرة يوم النحر ضحىً (صحيح مسلم كتاب الحج باب وقت استحباب الرمي جزء اوّل صـ ۵۴۴)

[۴] عن الفضل لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى الجمرة العقبة (صحيح بخاري كتاب المناسك باب التلبية والتكبير غداة النحر جزء ۲ صـ ۲۰۴ وصحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب ادامة الحاج التلبية جزء اوّل صـ ۵۳۶) وفي رواية قطع التلبية مع آخر حصاة (صحيح ابن خزيمة كتاب الحج باب قطع التلبية اذا رمى الحاج جمرة العقبة۔ سنده صحيح جزء ۴ صـ ۲۸۲)

[۵] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس يوم النحر (صحيح بخاري كتاب المناسك باب الخطبة ايام منى جزء ۲ صـ ۲۱۵) عن ام الحصين قالت رأيته حين رمى الجمرة العقبة وانصرف ...... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولاً كثيراً (صحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب رمي الجمرة العقبة يوم النحر راكباً جزء اوّل صـ ۵۴۳) ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف يوم النحر بين الجمرات (ابوداؤد كتاب الحج باب يوم الحج الاكبر جزء اوّل صـ ۲۷۵ وسنده صحيح۔ مناسك الحج والعمرة للالباني صـ ۳۲)

⑤ خطبہ کے بعد اس دن کا پانچواں کام قربانی کرنا ہے۔ لہٰذا خطبہ ختم ہونے کے بعد منیٰ جائے اور قربانی کرے [1]

قربانی کے جانور کی کھال، جھول وغیرہ سب خیرات کر دے [2]

اگر قربانی کا جانور میسّر نہ ہو تو قربانی کے بدلہ دس روزے رکھے۔ تین روزے وہیں ایامِ حج میں رکھے اور سات روزے گھر پہنچ کر رکھے [3]

⑥ یوم النحر کا چھٹا کام بال منڈوانا یا کتروانا ہے، قربانی کے بعد سَر کے بال منڈوا دے یا کتروا دے۔ منڈوانا افضل ہے، پہلے سیدھی طرف کے بال منڈوائے یا کتروائے پھر الٹی طرف کے [4]

عورتیں بال کترِوائیں، منڈوائیں نہیں [5]

ناخن بھی کترے [6]

---

[1] ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنیً ونحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان السنۃ یوم النحر ان یرمی ثم ینحر جزء اوّل صہ ۵۴۵) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نحرت ھٰھنا ومنی کلھا منحر فانحروا فی رحالکم (صحیح مسلم کتاب الحج باب ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف جزء اوّل صہ ۵۱۳)

[2] عن علی رضؓ قال ان النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم امرہٗ ان یقوم علیٰ بدنہٖ وان یقسم بدنہ کلّھا لحومھا وجلودھا وجلالھا (صحیح بخاری کتاب المناسك باب یتصدق بجلود الھدی جزء ۲ صہ ۲۱۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی جزء اوّل صہ: ۵۵)

[3] قال اللّٰہ تبارك وتعالیٰ، فمن لّم یجد فصیام ثلٰثۃ ایامٍ فی الحج وسبعۃٍ اذا رجعتم تلك عشرۃ کاملۃ (البقرۃ - ۱۹۶)

[4] ثمّ اتی منزلہ بمنیً ونحر ثمّ قال للحلاق خذوا شار الی جانبہ الایمن ثمّ الایسر (صحیح مسلم کتاب الحج باب ان السنۃ یوم النحر ان یرمی ثم ینحر ثم یحلق جزء اوّل صہ ۵۴۵) حلق النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وطائفۃ من اصحابہٖ وقصّر بعضھم (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ صہ ۲۱۳) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اللّٰھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصّرین قال اللّٰھم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قالھا ثلاثًا قال وللمقصرین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الحلق والتقصیر عند الاحلال جزء ۲ صہ ۲۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب تفضیل الحلق علی التقصیر جزء اوّل صہ ۵۴۵)

[5] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم لیس علی النسآء الحلق انما علی النسآء التقصیر (ابوداؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اوّل صہ ۲۷۹ - سندہٗ حسن - نیل جزء ۵ صہ: ۶۰)

[6] وقلّم اظفارہ (رواہ الحاکم فی کتاب الحج باب خطبۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم - سندہٗ صحیح - المستدرك جزء اوّل صہ ۴۷۵)

پھر احرام اُتار دے، جسم سے میل کچیل دور کرے، نہائے اور حسبِ معمول کپڑے پہن لے لہ

پھر قربانی کا گوشت پکائے۔ اگر کئی قربانیاں ہوں تو ہر ایک میں سے کچھ گوشت لے کر اکٹھا پکائے پھر اس میں سے کچھ کھائے اور شوربہ پیئے ٢ہ

قربانی کا گوشت خود بھی کھائے، مساکین کو بھی کھلائے اور اگر چاہے تو ذخیرہ بھی کرے ٣ہ

⑦ یومُ النحر کا ساتواں کام طواف افاضہ ہے۔ احرام اُتارنے کے بعد خوشبو لگائے اور مکّہ معظّمہ جا کر کعبہ کا طواف کرے ٤ہ

طواف اُسی طریقہ سے کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کیا تھا۔ البتہ اس طواف میں رمل نہ کرے یعنی اکڑ کر نہ چلے اور نہ سیدھا کندھا کھولے ٥ہ

لہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ، ثم لیقضوا تفثھم (الحج-۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اُحل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبد رأسہ عند الاحرام وحلق جزء۲ صہ ۲۱۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب ان القارن لا یتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اوّل صہ ۵۱۹)

٢ہ فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا وستین بیدہ ثم اعطی علیا فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اوّل صہ ۵۱۳)

٣ہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر (الحج-۲۸) قال اللہ تعالیٰ: فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر (الحج-۳۶) عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ...... ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا وفی روایۃ لمسلم فی المساکین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الھدی جزء۲ صہ ۲۱۱ وصحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقۃ بلحوم الھدی جزء اوّل صہ ۵۰۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا وتزودوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یاکل من البدن جزء اوّل صہ ۲۱۱)

٤ہ قال اللہ تعالیٰ، ولیطوفوا بالبیت العتیق (الحج-۲۹) قالت عائشۃ رض طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ھاتین حین احرم ولحلہ حین احل قبل ان یطوف (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب بعد رمی الجمار جزء۲ صہ ۲۳۰ وصحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم جزء اوّل صہ ۴۷۸) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اوّل صہ ۵۴۷) ٥ہ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل من السبع الذی افاض فیہ (ابوداؤد کتاب الحج باب الافاضۃ فی الحج جزء اوّل صہ ۲۸۱ وسندہ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ جزء۴ صہ ۳۰۵ والمستدرک جزء اوّل صہ ۴۷۵) اذا طاف فی الحج والعمرۃ اوّل ما یقدم سعی ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت جزء۱ صہ ۲۱۸)

طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے لہ

⑧ یومُ النحر کا آٹھواں کام صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے. طوافِ کعبہ کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان اُسی طریقے سے سعی کرے جس طریقے سے عمرہ میں کی تھی ٹہ

⑨ یومُ النحر کا نواں کام: پھر امام کو چاہیئے کہ ظہر کی نماز پڑھائے. نماز کے بعد ہر شخص کو چاہیئے کہ چاہِ زمزم پر جائے اور آبِ زمزم پیئے سٹہ

اور خوب سیر ہو کر پیئے ٹہ

پھر کچھ دیر قیلولہ کرے شہ

⑩ یومُ النحر کا دسواں کام: پھر منیٰ واپس چلا جائے۔ امام کو چاہیئے کہ منیٰ پہنچ کر پھر نمازِ ظہر پڑھائے۔ (جن

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ رضؓ اذا اقیمت صلاۃ الصبح فطوفی علی بعیرك والناس یصلون ففعلت ذالك فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من صلی رکعتی الطواف خارجا من المسجد جزو۲ صد ۱۸۹)

قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعًا وصلی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسك باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزو۲ صد ۱۹۰)

ٹہ عن عائشۃ قالت فطاف الذین کانوا اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافًا واحدًا بعد ان رجعوا من منی (صحیح بخاری کتاب المناسك باب کیف تہل الحائض جزو۲ صد ۱۷۲) عن ابن عباس رضؓ فاذا فرغنا من المناسك جئنا فطفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ (رواہ البخاری تعلیقًا فی باب قول اللہ تعالیٰ: ذالك لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام جزو۲ صد ۱۷۲ و وصلہ الاسماعیلی (فتح الباری)

سٹہ ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکۃ الظھر فاتی بنی عبد المطلب یسقون علی زمزم ..... فشرب منہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزو اوّل صد ۵۱۳)

ٹہ عن ابن عباس رضؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان آیۃ ما بیننا وبین المنافقین انھم لا یتضلعون من زمزم (ابن ماجۃ ابواب المناسك باب الشرب من زمزم وسندہٗ صحیح۔ ابن ماجۃ مع شرح للسندی جزو۲ صد ۲۵۰)

شہ عن ابن عمرؓ انہ طاف طوافا واحدًا ثم یقیل ثم یأتی منی یعنی یوم النحر ورفعہ عبد الرزاق (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الزیارۃ یوم النحر جزو۲ صد ۲۱۴ ووصل الحدیث المرفوع عن عبد الرزاق ابن خزیمۃ والاسماعیلی فتح الباری جزو ۴ صد ۳۱۶۔ سندہٗ صحیح)

عہ قیلولہ کے معنی دوپہر کو سونا۔

لوگوں نے مکہ معظمہ میں ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو وہ منیٰ میں نمازِ ظہر ادا کرلیں) لے

اب منیٰ میں قیام کرے اور اس قیام کے دوران کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے لے

۱۱ر ذوالحجہ

۱۱ر ذوالحجہ کی رات اور دن منیٰ میں گذارے سے

اور چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرتا رہے سے

اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے ھے

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جا سکتی ہے لے

۱۱ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمروں پر کنکریاں مارے ہے

پہلے جمرۂ دُنیا پر جائے اور اس پر سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے، پھر آگے

لے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظہر بمنی (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول صہ ۴۲۷)

لے قال اللہ تعالیٰ: فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرًا (البقرۃ ـ ۲۰۰)

لے ان العباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اہل السقایۃ او غیرھم بمکۃ لیالی منیٰ جزء ۲ صہ ۲۱۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اول صہ ۴۲۹)

سے عن ابن عمرؓ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ صہ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول صہ ۲۸۰)

ھے قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واذکروا اللہ فی ایام معدودات (البقرۃ ـ ۲۰۳)

لے قال اللہ تعالیٰ: ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام (الحج ـ ۲۸)

ہے رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول صہ ۴۲۰)

بڑھے اور ہموار زمین پر قبلہ کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑا رہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگے [1]

پھر جمرۂ وسطیٰ پر جائے اور اس پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے، پھر بائیں طرف ہموار زمین پر جو وادی کے قریب ہے جائے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے طویل قیام کرے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے اور طویل قیام کرے [2]

پھر بطن وادی میں جا کر جمرۃ العقبٰی کے پاس اس طرح کھڑا ہو کہ کعبہ بائیں جانب ہو اور منیٰ داہنی جانب پھر اس جمرہ پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے [3]

اس جمرہ پر وقوف نہ کرے بلکہ فوراً واپس چلا آئے [4]

---

[1] عن ابن عمرؓ انہ کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع حصیات، یکبر علی کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسھل فیقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلاً ویدعوا ویرفع یدیہ .... فیقول ھٰکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمی الجمرتین یقوم جزء ۲ صہ ۲۱۸)

[2] عن ابن عمرؓ ..... ثم یرمی الوسطیٰ (وفی روایۃ فیرمیھا بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ) ثم یأخذ ذات الشمال فیستھل ویقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلاً ویدعوا ویرفع یدیہ ویقوم طویلاً ..... فیقول ھٰکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمی الجمرتین یقوم وباب الدعاء عند الجمرتین جزء ۲ صہ ۲۱۹)

[3] عن عبد الرحمٰن انہ حج مع ابن مسعودؓ فرآہ یرمی الجمرۃ الکبریٰ بسبع حصیات فجعل البیت عن یسارہ ومنیٰ عن یمینہ (وفی روایۃ فاستبطن الوادی ...... فرمی (جمرۃ) بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال من ھٰھنا والذی لا الٰہ غیرہ قام الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ صلی اللہ علیہ وسلم) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من رمی الجمرۃ العقبہ فجعل البیت عن یسارہ وباب یکبر مع کل حصاۃ جزء ۲ صہ ۲۱۸)

[4] عن ابن عمرؓ یأتی الجمرۃ التی عند العقبۃ فیرمیھا بسبع حصیات، یکبر عند کل حصاۃ ثم ینصرف ولا یقف عندھا (وفی روایۃ ثم یرمی الجمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی ولا یقف عندھا) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الدعاء عند الجمرتین وباب اذا رمی الجمرتین جزء ۲ صہ ۲۱۹)

۱۲؍ذوالحجہ

۱۲؍تاریخ کی رات منیٰ میں گذارے، پھر دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے [1]

اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے [2]

اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جا سکتی ہے [3]

۱۲؍تاریخ کو بھی چار رکعت کے بجائے ۲ دو رکعت پڑھتا رہے [4]

۱۲؍تاریخ کو بھی زوال کے بعد اسی طرح تینوں جمروں پر کنکریاں مارے جس طرح ۱۱؍تاریخ کو ماری تھیں [5]

کنکریاں مارنے کے بعد اگر چاہے تو مکہ معظمہ واپس چلا جائے [6]

---

[1] ان العباس رضؓ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اھل السقایۃ او غیرھم بمکۃ لیالی منی جزء ۲ صـ ۲۱۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنیٰ لیالی التشریق جزء اوّل صـ ۵۴۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: واذکروا اللہ فی ایام معدودات (البقرۃ۔ ۲۰۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام (الحج۔ ۲۸)

[4] عن ابن عمر رضؓ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ صـ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اوّل صـ ۲۸۰)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاۃ ان یرموا یومًا ویدعوا یومًا (صحیح ابن خزیمۃ کتاب الحج باب الرخصۃ للرعاۃ ان یرموا یومًا سندہٗ صحیح۔ ابن خزیمۃ جزء ۴ صـ ۳۱۹) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی و اما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اوّل صـ ۴۲۵)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ (البقرۃ۔ ۲۰۳)

۱۳ ذوالحجہ

اگر ۱۲ تاریخ کو مکہ معظمہ نہ جائے تو ۱۳ ذوالحجہ کی رات منیٰ میں گذارے اور دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے۔ زوال کے بعد تینوں جمروں پر حسبِ سابق کنکریاں مارے ؎۱

اس قیام کے دوران بھی چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرے ؎۲

اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے ؎۳

کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ سے واپس مکہ معظمہ چلا جائے ؎۴

پھر ابطح کے مقام پر یا اپنی منزل میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے ؎۵

؎۱ قال اللہ تعالیٰ، ومن تاخر فلا اثم علیہ (البقرۃ-۲۰۳) عن جابر رض رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول صہ ۴۲۰) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاۃ ان یرموا یوما ویدعوا یوما (صحیح ابن خزیمہ کتاب الحج باب الرخصۃ للرعاۃ سندہٗ صحیح جزء ۴ صہ ۳۱۹)

؎۲ عن ابن عمر رض صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ بمنی جزء ۲ صہ ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قصر الصلوٰۃ بمنی جزء اول صہ ۲۸۰)

؎۳ قال اللہ تعالیٰ: واذکروا اللہ فی ایام معدودات (البقرۃ-۲۰۳)

؎۴ قال اللہ تعالیٰ: فمن تاخر فلا اثم علیہ (البقرۃ-۲۰۳)

؎۵ قال عبد العزیز سألت انس بن مالک .... فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ صہ ۲۲۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر جزء اول صہ ۵۴۸) قال انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء ورقد رقدۃ بالمحصب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ صہ ۲۲۱) قال ابن عباس رض لیس التحصیب بشیء وانما ھو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المحصب جزء ۲ صہ ۲۲۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب النزول بالمحصب جزء اول صہ ۵۴۸)

واپسی

جب اپنے گھر کو روانہ ہو تو کعبہ جاکر طوافِ وداع کرے لیکن اس طواف میں رمل نہ کرے[1]
طواف کے بعد حسبِ معمول مقامِ ابراہیم پر دو رکعت پڑھے[2]
جب سفر شروع کرے اور سواری پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور وہی دعا پڑھے جو گھر سے روانگی کے وقت پڑھی تھی (یہ دعا عمرہ کے بیان میں گذر چکی ہے) اس دعا کے بعد یہ کلمات پڑھے ۔

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ[3]

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔
مکہ معظمہ سے جب نکلے تو ثنیۃ السفلےٰ سے نکلے[4]

---

[1] قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدۃ بالمحصب ثم رکب الی البیت فطاف بہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲ ص ۲۲۱) عن ابن عباس رض امر الناس ان یکون اخر عھدھم بالبیت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب طواف الوداع جزء ۲ ص ۲۲۰ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اول ص ۵۵۵) اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول مایقدم سعی ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت جزء ۲ ص ۱۸۷)

[2] قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعًا وصلّی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزء ۲ ص ۱۹۰)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی بعیرہ خارجًا الی سفر کبر ثلاثًا ثم قال سبحٰن الذی سخر لنا...... الخ واذا رجع قالھن وزاد فیھن ائبون تائبون...... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب جزء اول ص ۵۶۴)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل مکۃ من الثنیۃ العلیا ویخرج من الثنیۃ السفلٰی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یدخل مکۃ جزء ۲ ص ۱۷۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا والخروج منہا من الثنیۃ السفلی جزء اول ص ۵۲۸)

واپسی میں ذی طویٰ میں ایک رات گزارے [1]

راستہ میں جب کوئی ٹیلا وغیرہ آئے تو اس کی بلندی پر پہنچ کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ کلمات پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ [2]

(ترجمہ)

(نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ اکیلے کے وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے۔ ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے ہی لشکروں کو شکست دی)

جب اپنے شہر میں پہنچے تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرے [3]

---

[1] عن ابن عمر رضی اللہ عنہ .... اذا نفر مر بذی طوی وبات بها حتی یصبح وکان یذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک (رواہ البخاری تعلیقاً فی کتاب المناسک باب من نزل بذی طوی اذا رجع من مکۃ جزء ۲ صـ ۱۴۴)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول لا الٰہ الا اللہ .... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا اراد سفرا او رجع جزء ۸ صـ ۱۰۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا قفل من سفر الحج وغیرہ جزء اول صـ ۵۶۴)

[3] عن کعب بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فیرکع فیہ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک جزء ۶ صـ ۵ و صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب حدیث توبۃ کعب بن مالک جزء ۲ صـ ۵۰۲)

متفرق مسائل

احرام

① مرد، اگر جوتی نہ ملے تو موزے پہن سکتا ہے بشرطیکہ وہ اُن کو اتنا کاٹ دے کہ ٹخنے کھل جائیں [1]

② عورت ہر حالت میں موزے پہن سکتی ہے، کاٹنے کی ضرورت نہیں [2]

③ مرد اگر تہ بند نہ ملے تو پاجامہ پہن سکتا ہے [3]

④ حالتِ احرام میں نہانا اور سر دھونا جائز ہے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص...... ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صہ ۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ وما لا یباح جزء اول صہ ۳۷۱ واللفظ للبخاری)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرخص للنساء فی الخفین (مسند احمد وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۱ صہ ۱۹۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد الازار فلیلبس السراویل (صحیح بخاری کتاب الحج باب اذا لم یجد الازار فلیلبس السراویل جزء ۳ صہ ۲۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول صہ ۳۷۱ واللفظ للبخاری)

[4] کان ابن عمر رض اذا دخل ادنی الحرم...... ولیغتسل ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزء ۲ صہ ۱۷۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبیت بذی طوی عند ارادۃ دخول مکۃ جزء اول صہ ۵۲۹ واللفظ للبخاری) سئل ابو ایوب کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہ وھو محرم...... فصب علی رأسہ...... وقال ھکذا رأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال للمحرم جزء ۳ صہ ۲۰)

⑤ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں

① بَرّی یعنی خشکی کا شکار کرنا[1]
② یا شکار کرانا یا شکار میں کسی قسم کا تعاون کرنا[2]
③ زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا[3]
④ جماع اور جماع کے متعلقات۔ گناہ کے کام اور جنگ و جدال[4]
⑤ مرد کو دو چادروں کے علاوہ کوئی اور کپڑا پہننا[5]
⑥ نکاح کرنا یا نکاح کرانا یا نکاح کا پیغام بھیجنا[6]
⑦ بال کتروانا یا منڈوانا[7]

---

[1] قال اللّٰہ تعالی: وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرمًا (المائدۃ۔۹۶)

[2] قلنا أنا کل لحم صید ونحن محرمون...... قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم منکم احد امرہٗ ان یحمل علیھا او اشار الیھا قالوا لا۔ قال فکلوا (وفی روایۃ لمسلم أشرتم او اعنتم او اصدتم) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب لا یشیر المحرم الی الصید جزء ۳ صد ۱۶ و صحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم الصید للمحرم جزء اول صد ۴۹۲)

[3] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا تلبسوا من الثیاب شیئًا مسّہ زعفران او ورس (صحیح بخاری کتاب المناسک باب مالا یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صد ۱۶۹ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول صد ۳۷۸)

[4] قال اللّٰہ تبارک وتعالی: الحج أشھر معلومات فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج (البقرۃ۔۱۹۷) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ثم یحلوا...... ومن کانت معہٗ امرأتہ فھی لہ حلال (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صد ۱۷۰)

[5] لبس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ازارہٗ ورداءہٗ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صد ۱۶۹) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم یحلوا...... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال وطیب والثیاب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صد ۱۷۰)

[6] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا یُنکح ولا یخطب (صحیح مسلم کتاب النکاح باب تحریم نکاح المحرم جزء اول صد ۴۵۹۰)

[7] قال اللّٰہ تبارک وتعالی: ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ (البقرۃ۔۱۹۶) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ثم یحلوا و یحلقوا او یقصروا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزء ۲ صد ۲۱۴)

⑧ سُرمہ لگانا [1]

⑨ خوشبو لگانا [2]

⑩ عورت کو نقاب ڈالنا اور دستانے پہننا [3]

⑪ ایسا کپڑا پہننا جس میں زعفران سے مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی ہو۔ [4]

⑥ حالتِ احرام میں دھوپ سے بچنے کیلئے سایہ کرنے کی اجازت ہے [5]

---

[1] ان عمر بن عبید اللہ رمدت عینہ فاراد ان یکحلھا فنھاہ ابان ابن عثمان وامرہ ان یضمدھا بالصبر وحدث عن عثمان بن عفان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعل ذالک (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز مداواۃ المحرم عینہ جزء اول صہ ۳۹۱)

[2] قال جابر قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن معہ ھدی فلیحلل قال قلنا ای الحل قال الحل کلہ قال فاتینا النساء ولبسنا الثیاب ومسسنا الطیب (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول صہ ۵۰۸) قال ثم یحلوا .... ومن کانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال والطیب (صحیح بخاری باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ صہ ۱۷۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما ینھی من الطیب للمحرم والمحرمۃ جزء ۳ صہ ۱۹۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات، واما الجبۃ (وفی روایۃ لمسلم وعلیہا خلوق) فانزعھا (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ جزء اول صہ ۴۸۲ و ۴۸۳) و صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلوق ثلاث مرات جزء ۲ صہ ۱۶۷ واللفظ لمسلم)

[5] قالت ام الحصین رأیت اسامۃ وبلالا واحدھما اخذ بخطام ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر رافع ثوبہ یسترہ من الحر حتی رمی جمرۃ العقبۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الجمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبا جزء اول صہ ۴۱۹)

⑦ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل جانوروں کو مار سکتا ہے

① کوّا، جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ۔
② چیل [1]
③ چوہا [1]
④ بچھو [1]
⑤ کٹ کھنا کتا [1]
⑥ سانپ [2]
⑦ حملہ کرنے والے درندے [3]

---

⑧ حج اِفراد کرنے والے اگر میقات پر احرام باندھ کر کسی مجبوری سے سیدھے منیٰ یا عرفات پہنچ جائیں تو کوئی حرج نہیں، اگر کسی مجبوری سے دیر ہو جائے تو اگر یوم عرفہ یا شب یوم النحر کو عرفات میں قیام کرے اور مزدلفہ میں امام کے ساتھ نمازِ فجر میں شریک ہو جائے تو اسکا حج ہو جائے گا [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلھن فی الحرم: الغراب (وفی روایۃ لمسلم الغراب الابقع) والحدأۃ والعقرب والفأرۃ والکلب العقور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یقتل المحرم من الدواب جزء ۳ ص ۱۷، وصحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جزء اوّل ص ۳۸۹)

[2] سأل رجل ابن عمر رض ما یقتل الرجل من الدواب وھو محرم قال حدثتنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یأمر بقتل الکلب العقور ..... والحیۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم جزء اوّل ص ۳۸۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل المحرم السبع العادی ..... (رواہ الترمذی عن ابی سعید وحسنہ جزء اوّل ص ۱۷۳)

[4] عن عروۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المزدلفۃ حین خرج الی الصلوٰۃ فقلت یا رسول اللہ انی جئت من جبل طی اکللت راحلتی واتعبت نفسی واللہ ما ترکت من جبل الا وقفت علیہ فھل لی من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد صلوٰتنا ھٰذہ ووقف معنا حتی یدفع وقد وقف بعرفۃ قبل ذالک لیلا او نھارا فقد تم حجہ وقضیٰ تفثہ (رواہ الترمذی وصححہ کتاب الحج باب ما جاء من ادرک الامام بجمع فقد ادرک الحج جزء اوّل ص ۱۷۷)

⑨ حالتِ احرام میں اگر عورتوں کے سامنے مردِ آجائیں تو عورتیں اپنے چہروں پر چادر لٹکالیں [1]

⑩ احرام کی تمام پابندیوں سے قربانی کے بعد آزادی مل جاتی ہے [2]

⑪ حج اِفراد اور حج قِران کا احرام مقررہ مہینے یعنی یکم شوال سے ۱۰ ذی الحجّہ کی درمیانی مدت ہی میں باندھا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ نہیں [3]

⑫ مندرجہ بالا مدت میں ۱۰ ذوالحجّہ کی رات شامل ہے دن شامل نہیں [4]

⑬ اگر یوم النحر کی شام ہوجائے اور طوافِ افاضہ کے لئے نہ جاسکے تو پھر اسی طرح محرم ہوجائے گا جس طرح رمی سے پہلے تھا، احرام بھی پہننا ہوگا۔ احرام کی پابندیاں طواف افاضہ تک باقی رہیں گی [5]

⑭ اگر حالتِ احرام میں قصداً شکار کرے تو کفارے میں اُسی جیسا ایک جانور جس کا فیصلہ دو عادل آدمی کریں کعبہ کو قربانی کے لئے روانہ کرے یا اس کی قیمت میں مساکین کو کھانا کھلائے یا ان کی گنتی کے برابر روزے رکھے [6]

---

[1] عن اسماء بنت ابی بکرؓ قالت کنا نغطّی وجوھنا من الرجال وکنا نمتشط قبل ذٰلک فی الاحرام (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک کتاب المناسک باب تغطیۃ الوجہ للمحرمۃ جزء اوّل صہ ۴۵۴ و رواہ ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح۔ ۴/۲۰۳)

[2] ان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لم یحل حتی بلغ الھدی محلّہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الذبح قبل الحلق جزء ۲ صہ ۲۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی نسخ التحلّل من الاحرام جزء اوّل صہ ۵۱۵) قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فلا احلّ حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبّد رأسہ عند الاحرام جزء ۲ صہ ۲۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان القارن لایتحلل الافی وقت تحلل الحاج المفرد جزء اوّل صہ ۵۱۹)

[3] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ: الحجّ اشھرٌ معلومات (البقرۃ۔ ۱۹۷) عن ابن عمر الحجّ اشھر معلومٰت قال شوال وذوالقعدۃ وعشر من ذی الحجّۃ (دار قطنی جزء ۲ صہ ۲۵۸۔ سندہٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۴ صہ ۱۶)

[4] قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من ادرک عرفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج (ترمذی تفسیر سورۃ البقرۃ۔ سندہٗ صحیح۔ جزء اوّل صہ ۳۳)

[5] قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فاذا انتم امسیتم قبل ان تطوفوا بھذا البیت عدتم حرمًا کھیئتکم قبل ان ترموا الجمرۃ حتی ان تطوفوا بہٖ (مسند احمد عن ام سلمۃ رضہ۔ سندہٗ صحیح۔ مناسک الحج والعمرۃ للالبانی صہ ۳۳)

[6] قال اللّٰہ تعالیٰ ومن قتلہ منکم متعمدًا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم بہ ذوا عدل منکم ھدیًا بالغ الکعبۃ او کفارۃ طعام مساکین او عدل ذٰلک صیامًا (المائدۃ۔ ۹۵)

طوافِ کعبہ

① اگر عورت اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے طواف افاضہ نہ کر سکے تو جب غسل کر کے پاک ہو جائے اس وقت طواف کرے۔ [1]

② اگر عورت اذیت ماہانہ کی وجہ سے طواف وداع نہ کر سکے تو وہ بغیر طواف وداع کئے اپنے گھر جا سکتی ہے۔ [2]

③ عمرہ کے طواف کے علاوہ دوسرے طوافوں میں عورتوں کو نقاب ڈالنی چاہیئے۔ [3]

④ طوافِ کعبہ نماز کی مثل ہے۔ البتہ اس میں بولنا جائز ہے لیکن صرف نیک بات کہے۔ [4]

⑤ دورانِ طواف پانی پینا جائز ہے۔ [5]

⑥ بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے طواف سواری پر کیا جا سکتا ہے۔ [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لعائشۃ رض) افعلی کما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطہری (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلہا الا الطواف جزء۲ صہ ۱۹۵)

[2] عن عائشۃ رض ان صفیۃ بنت حیی زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضت فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احابستنا ھی قالوا انہا قد افاضت قال فلا اذا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا حاضت المرأۃ بعدما افاضت جزء۲ صہ ۲۲۰ وصحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اوّل صہ ۵۵ واللفظ للبخاری)

[3] عن عائشۃ رض انہا کانت تطوف بالبیت وھی منتقبۃ (مصنف عبدالرزاق جزء ۵ صہ ۲۵۔ رجالہ ثقات و سندہٗ صحیح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الطواف بالبیت مثل الصلوٰۃ الا انکم تتکلمون فمن تکلم فلا یتکلم الا بخیر (صحیح ابن خزیمۃ۔ کتاب مناسک الحج باب الرخصۃ فی التکلم بالخیر فی الطواف جزء۴ صہ ۲۲۲ وسندہٗ صحیح۔ مناسک الحج للالبانی صہ ۲۲ وابن خزیمۃ ۴/۲۲۲ والمستدرک ۱/۴۵۹)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب ماء فی الطواف (رواہ الحاکم کتاب الحج باب الحجر من البیت سندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۴۶۰)

[6] عن ام سلمۃ رض قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المریض یطوف راکبا جزء۲ صہ ۱۹۰)

⑦ اگر عورتیں کعبہ کے اندر جائیں تو مردوں کو باہر کر دیا جائے ؎

⑧ عورتیں کعبہ کا نفلی طواف رات کے وقت کریں۔ عورتوں کو مردوں کے ساتھ خلط ملط ہو کر طواف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اُن کے اور مردوں کے درمیان کوئی پردہ وغیرہ ہونا چاہیئے ؎

⑨ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو طواف کرائے تو اُس کو اپنے جسم سے رسّی وغیرہ سے نہ باندھے بلکہ ہاتھ پکڑ کر طواف کرائے ؎

⑩ بیمار عورت طوافِ وداع کے بعد کی دو رکعتیں مسجدِ حرام کے باہر جا کر پڑھ سکتی ہے ؎

؎ کانت عائشۃ رض تطوف حجرۃ من الرجال لا تخالطھم ۔۔۔ یخرجن متنکرات باللیل فیطفن مع الرجال ۔۔۔۔ ولکنھن کنّ اذا دخلن البیت قمن حتی یدخلن واخرج الرجال (رواہ البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب طواف النساء مع الرجال جزء ۲ ص ۱۸۷ ورواہ عبدالرزاق موصولاً فی کتاب الحج جزء ۵ ص ۶۷ و سندہٗ صحیح)

؎ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر وھو یطوف بالکعبۃ بانسان ربط یدہٗ الیٰ انسان بسیر او بخیط او بشیٔ غیر ذالک فقطعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثم قال قدہٗ بیدہٖ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الکلام فی الطواف جزء ۲ ص ۱۸۸)

؎ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اراد الخروج ولم تکن ام سلمۃ رض طافت بالبیت وارادت الخروج فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت صلوٰۃ الصبح فطوفی علی بعیرک والناس یصلون ففعلت ذالک فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتین الطواف خارجاً من المسجد جزء ۲ ص ۱۸۹)

نوٹ:۔ طواف میں اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے کی حدیث غیر محفوظ ہے (حواشی علامہ سندی علی ابن ماجۃ جلد ۲ ص ۲۲۵) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے (بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص ۶۹) ربنا اتنا ۔۔۔۔ کے علاوہ طواف کی تمام دعائیں سنداً ضعیف ہیں (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۴۰) بعض کتابوں میں ہر چکر کی علیحدہ علیحدہ دعائیں لکھی ہوئی ہیں یہ تمام دعائیں گھڑی ہوئی ہیں۔ ان کا پڑھنا بدعت ہے۔ کعبہ کو دیکھ کر "اللّٰھم زد ھٰذا البیت تشریفا ۔۔۔" پڑھنا ثابت نہیں، سند ضعیف ہے۔ (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۳۱)

حج اور عمرہ کے علاوہ کعبہ کے متعلق دوسرے مسائل

کعبہ کے اندر جائے تو بیٹھ کر حمد و ثناء کرے، اللہ اکبر کہے، لا الہ الا اللہ پڑھے۔ پھر کھڑے ہو کر اس کے کونوں پر سینہ، رخسار اور ہاتھ رکھے۔ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے اور دعاء مانگے ۱؎

ملتزم (یعنی بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حصہ) سے رخسار، پیشانی، ہاتھ اور سینہ چمٹائے ۲؎

حجرِ اسود پر سجدہ کرے ۳؎

کعبہ کے اندر نماز پڑھے ۴؎

اگر کعبہ کے اندر نماز نہ پڑھ سکے تو حطیم میں نماز پڑھے کیوں کہ حطیم کعبہ ہی کا جزء ہے ۵؎

۱؎ عن اسامۃ رضؓ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فجلس وحمد اللہ واثنی علیہ وکبر وھلل ثم مال الی ما بین یدیہ من البیت نوضع صدرہ علیہ وخدہ ویدیہ ثم کبر وھلل ودعا فعل ذالک بالارکان کلھا (نسائی کتاب الحج باب وضع الصدر علی ما استقبل من دبر الکعبہ جزء ۲ ص ۲۸۔ رجالہ رجال الصحیح۔ نیل جزء ۵ ص ۳۔ سندہٗ صحیح)

۲؎ قام عبد اللہ بن عمرو رضؓ بین الحجر والباب والصق صدرہٗ ویدیہ وخدہٗ الیہ ثم قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع (مصنف عبد الرزاق کتاب الحج جزء ۵ ص ۷۵۔ حسنہ الالبانی۔ مناسک الحج للالبانی ص ۲۱)

۳؎ قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحجر وسجد علیہ (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جزء اول ص ۴۵۵)

۴؎ عن بلال رضؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوٰۃ فی الکعبہ جزء ۲ ص ۱۸۴)

۵؎ عن عائشۃ رضؓ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما ھو قطعۃ من البیت (جامع ترمذی کتاب الحج باب ما جاء فی الصلوٰۃ فی الحجر جزء اول ص ۲۷۱ صحیح الترمذی)

عورت اور سفر

عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے ؎۱
اور حج بھی نہ کرے ؎۲

سعی

حج قران کرنے والا، صفا و مروہ کی سعی دوبارہ نہ کرے (عمرہ کی سعی حج کے لئے کافی ہے) ؎۳

تلبیہ (یعنی لبیک کہنا)

اگر راستہ میں کسی خطرہ یا بیماری کی وجہ سے رک جانے اور مکہ معظمہ تک نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تلبیہ کی ابتداء ان الفاظ سے کرے:-

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّيْ
مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ ؎۴

(ترجمہ)

(میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میرے احرام اتارنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے)

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النساء جلد ۳ صہ ۲۴)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحجن امرأۃ الا ومعها ذو محرم (دارقطنی کتاب الحج جلد ۲ صہ ۲۵۷۔ صححہ ابو عوانہ۔ نیل الاوطار جلد ۴ صہ ۲۲۷)

؎۳ قالت عائشۃ رض واما الذین جمعوا بین الحج والعمرۃ طافوا طوافا واحدا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب طواف القارن جلد ۲ صہ ۱۹۲) قرن الحج والعمرۃ فطاف بهما طوافا واحدا (رواہ الترمذی وحسنہ باب ماجاء ان القارن یطوف طوافا واحدا جزء اول صہ ۲۹۱) فلما کان یوم النحر قدموا فطافوا بالبیت ولم یطوفوا بین الصفا والمروۃ (ابوداؤد۔ سندہ صحیح) ؎۴ ان ضباعۃ بنت الزبیر أتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج افاشترط قال نعم قالت کیف اقول قال قولی لبیک ...... الخ (رواہ الترمذی وصححہ۔ کتاب الحج باب ماجاء فی الاشتراط فی الحج جزء اول صہ ۲۸۹)

کعبہ تک نہ پہنچ سکنا

اگر کسی وجہ سے راستہ میں کسی مقام پر رکنا پڑے اور کعبہ تک پہنچنے کا امکان باقی نہ رہے تو اسی مقام پر قربانی کرکے سر منڈوا دے یا بال کتروا دے اور احرام اتار دے [1]

آبِ زمزم

آبِ زمزم کو گھر لے جا سکتا ہے [2]

آبِ زمزم کو جس مقصد کیلئے چاہے پیئے [3]

آبِ زمزم سر پر بھی ڈالے [4]

قیامِ منیٰ اور رمی یعنی کنکریاں مارنا

(۱) ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گذارنا ضروری ہے، البتہ جو شخص بارہ تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد چلا جائے اسے تیرہویں تاریخ کی رات منیٰ میں گذارنا ضروری نہیں [5]

(۲) آبِ زمزم پلانے والے ان راتوں میں مکہ معظمہ میں رہ سکتے ہیں [5]

---

[1] عن عبداللہ بن عمرؓ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتمرین فحال کفار قریش دون البیت فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنہ وحلق رأسہ وعن المسورؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر قبل ان یحلق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب النحر قبل الحلق فی الحصر جزء ۳ ص ۱۱-۱۲)

[2] عن عائشۃ رض انہا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ (رواہ الترمذی وحسنہ کتاب الحج باب (خال) جزء اول ص ۲۹۵ - صححہ الحاکم۔ نیل جزء ۵ ص ۷۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماء زمزم لما شرب لہ (رواہ الدارقطنی عن ابن عباسؓ فی کتاب الحج جزء ۲ ص ۲۸۴ سندہ صحیح۔ مناسک الحج للالبانی ص ۲۳)

[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل .... وصلی رکعتین ثم عاد الی الحجر ثم ذھب الی زمزم فشرب منہا وصب علی رأسہ (مسند احمد عن جابرؓ۔ سندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۲ ص ۷۴)

[5] ان العباسؓ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت مکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ھل یبیت اھل السقایۃ او غیرھم بمکۃ لیالی منی جزء ۲ ص ۲۱۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیت بمنی لیالی التشریق جزء اول ص ۴۲۹) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ (البقرۃ۔ ۲۰۳)

③ اونٹوں کے چرواہوں کو اجازت ہے کہ وہ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں نہ گذاریں [۱]

④ اونٹوں کے چرواہے اگر منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں نہ گذاریں تو انہیں اجازت ہے کہ وہ دس ذی الحجہ کو کنکریاں ماریں، پھر ۱۱ یا ۱۲ ذوالحجہ کو دو دن کی کنکریاں اکٹھی ماریں [۲]

⑤ ۱۰ ذی الحجہ کے ارکان حج میں سے اگر نادانستہ کوئی عمل آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں [۳]

⑥ عورتیں اور بچے رات ہی کو مزدلفہ کا وقوف کر کے رات ہی کو جمرۂ عقبہ جا سکتے ہیں۔ عورتیں رات ہی کو کنکریاں مار سکتی ہیں۔ لڑکے سورج نکلنے کے بعد کنکریاں ماریں [۴]

قربانی

① جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے وہ میقات، پر اس کی گردن میں اون کا پٹہ ڈال دے۔ پھر اس

---

[۱] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتۃ (رواہ الترمذی وصححہ کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاۃ ان یرموا یوما ویدعوا یوما جزء اول صد ۲۹۳)

[۲] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتۃ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرمونہ فی احدھما (رواہ الترمذی وصححہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصۃ للرعاء ان یرموا یوما جزء اول صد ۲۹۳)

[۳] قال رجل لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولاحرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولاحرج فما سئل یومئذ عن شیء قدم ولا اخر الا قال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) افعل ولاحرج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الفتیا علی الدابۃ عند الجمرۃ جزء ۲ صد ۲۱۵ وصحیح مسلم کتاب الحج باب من حلق قبل النحر جزء اول صد ۵۴۶)

[۴] کان ابن عمر یقدم ضعفۃ اھلہ ..... وکان ابن عمر یقول ارخص فی اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل جزء ۲ صد ۲۰۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اول صد ۵۴۲) رمت الجمرۃ ثم رجعت فصلت الصبح فی منزلھا ...... قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن للظعن (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفۃ اھلہ بلیل ۲/۲۰۲ وصحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ جزء اول صد ۵۴۰) أبینی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس [illegible] کتاب المناسک باب من تقدم من جمع الی منی لرمی الجمار ورواہ النسائی نحوہ — سندہ صحیح

کی گردن میں دو جوتیاں لٹکا دے (تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ قربانی کا جانور ہے) اور اشعار کرے لہ
یعنی کوہان والے جانور کے کوہان کی داہنی جانب سے کچھ خون نکال دے ۲ہ

(۲) پھر خون پونچھ ڈالے ۳ہ

(۳) ضرورتاً قربانی کے جانور پر سوار ہونا جائز ہے ۴ہ

(۴) قربانی کا جانور اگر راستہ میں رک جائے اور چل نہ سکے تو اس کو راستہ ہی میں ذبح کر دے، پھر اُس کی جوتی کے تلے کو خون سے تر کر کے اُس کے جسم پر لگا دے (تاکہ گذرنے والے اُسے قربانی سمجھ کر کھا لیں) البتہ قربانی کرنے والا اور اس کے ساتھ والے اس جانور کا گوشت نہ کھائیں ۵ہ

نوٹ:۔ جانور کی جوتی سے مراد وہ جوتی ہے جو اس کے گلے میں لٹکی ہوئی ہو۔

لہ ثم اذا کان بذی الحلیفة قلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الهدی واشعر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر وقلد بذی الحلیفة جزء ۲ صہ ۲۰۷) عن ام المؤمنین قالت فتلت قلائدھا من عھن کان عندی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب القلائد من العھن جزء ۲ صہ ۲۰۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الهدی الی الحرم جزء اول صہ ۵۵۱) وقلدھا نعلین (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الهدی واشعارہ جزء اول صہ ۵۲۵)
نوٹ:۔ جانور کی گردن میں جوتیاں لٹکانا اس بات کی علامت ہے کہ وہ قربانی کا جانور ہے اس طرح وہ جانور لوٹ مار سے بچ جاتا ہے۔

۲ہ فاشعرها فی صفحة سنامها الایمن وسلت الدم (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الهدی واشعارہ جزء اول صہ ۵۲۵)

۳ہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الهدی فی الشق الایمن بذی الحلیفة واماط عنه الدم (رواہ الترمذی وصححه، کتاب الحج باب ما جاء فی اشعار البدن جزء اول صہ ۲۸۰)

۴ہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلاً یسوق بدنة قال ارکبها قال انها بدنة قال ارکبها (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقلید النعل جزء ۲ صہ ۲۰۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز رکوب البدنة المهداة جزء اول صہ ۵۵۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارکبها بالمعروف اذا الجئت الیها حتی تجد ظهرًا (صحیح مسلم کتاب الحج باب رکوب البدنة المهداة جزء اول صہ ۵۵۴)

۵ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عطب منها شیء فخشیت علیه موتاً فانحرها ثم اغمس نعلها فی دمها ثم اضرب به صفحتها ولا تطعمها انت ولا احد من اهل رفقتك (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یفعل بالهدی اذا عطب جزء اول صہ ۵۵۴)

⑤ حج تمتع کرنے والے کو اگر جانور میسر نہ ہو تو دس روزے رکھے، تین روزے ایام حج میں یعنی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو، باقی سات روزے گھر پہنچ کر رکھے۔[1]

نوٹ:۔ ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو روزے رکھنا صرف اسی صورت میں جائز ہے۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو ان تاریخوں کے روزے رکھنا حرام ہے۔[2]

⑥ قربانی کے لئے جانور مکہ معظمہ بھیج سکتے ہیں، ایسے جانور کے گلے میں گھر پر پٹہ ڈال دے اور کوہان میں اشعار کرے، جانور بھیجنے والے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی۔[3]

⑦ اگر حج یا عمرہ کرنے والا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوانے پر مجبور ہو جائے گا تو سر منڈوا کر کفارہ ادا کرے، یعنی تین روزے رکھے یا تین صاع غلہ چھ مساکین میں برابر برابر تقسیم کرے یا ایک بکرے کی قربانی کرے۔[4]

حج بدل وغیرہ

① جو شخص خود حج کرنے کے قابل نہ ہو وہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے۔[5]

② عمرہ بھی کرا سکتا ہے۔[6]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام فی الحج و سبعۃ اذا رجعتم (البقرہ۔ ۱۹۶)

[2] لم یرخص فی ایام التشریق ان یصمن الا لمن لم یجد الھدی (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق جزء ۲ ص ۵۶)

[3] عن عائشۃ رض قالت: فتلت قلائد بدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدھا و اشعرھا و اھداھا فما حرم علیہ شیء کان احل لہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر و قلد بذی الحلیفۃ جزء ۲ ص ۲۰۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الھدی الی الحرم جزء اول ص ۵۵۲) [4] عن کعب امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطعم فرقا بین ستۃ (وفی روایۃ لکل مسکین نصف صاع) او یھدی شاۃ او یصوم ثلاثۃ ایام (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاطعام فی الفدیۃ نصف صاع و باب النسک شاۃ جزء ۳ ص ۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز حلق الرأس للمحرم جزء اول ص ۳۸۶ واللفظ للبخاری)

[5] قالت: امرأۃ یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یستوی علی الراحلۃ فھل یقضی عنہ ان احج عنہ قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحج عمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلۃ جزء ۳ ص ۲۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الحج عن العاجز جزء اول ص ۵۰۱)

[6] عن ابی رزین انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الحج باب ما جاء فی الحج عن الشیخ الکبیر جزء اول ص ۲۸۶)

③ اگر کسی نے حج کرنے کی نذر مانی ہو اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مر جائے تو اس کی اولاد کو وہ نذر پوری کرنی چاہیئے [1]

④ میت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے [2]

⑤ حج بدل صرف وہی کر سکتا ہے جو اپنا حج پہلے کر چکا ہو [3]

⑥ بچہ کو بھی حج کرا سکتے ہیں، ثواب حج کرانے والے کو ملے گا [4]

⑦ عاقل بالغ ہونے کے بعد اُسے پھر حج کرنا ہو گا [5]

⑧ اگر کسی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہ کر سکے تو حج کے بعد کرے [6]

⑨ اس عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھے [7]

⑩ غلام نے اگر بحالت غلامی حج کر لیا ہے تو آزاد ہونے کے بعد اُسے پھر حج کرنا ہو گا، اسی طرح دیہاتی کو ہجرت کے بعد دوبارہ حج کرنا ہو گا [8]

---

[1] ان امرأة جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فلم تحج حتی ماتت أفأحج عنھا قال نعم حجی عنھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحج والنذور جزء ۳ صہ ۲۳)

[2] قالت (امرأة) انی تصدقت علی أمی بجاریة وانھا ماتت ..... قالت انھا لم تحج قط أفأحج عنھا قال حجی عنھا (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت جزء اوّل صہ ۳۶۴)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلاً یقول لبیک عن شبرمة قال من شبرمة قال أخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمة (ابوداؤد کتاب الحج باب الرجل یحج عن غیرہ جزء اوّل صہ ۲۵۹ وسندہ صحیح۔ نیل ۴/۲۲۸)

[4] عن ابن عباس رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرفعت الیہ امرأة صبیاً فقالت ألھذا حج قال نعم ولک اجر (صحیح مسلم کتاب الحج باب صحة حج الصبی جزء اوّل صہ ۴۳۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا عقل فعلیہ حجة اخری (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء اوّل صہ ۴۸۱) ایما صبی حج ثم بلغ الحنث فعلیہ ان یحج حجة أخری (رواہ الخطیب البغدادی والضیاء وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۵۲۹)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرة (رواہ الترمذی وغیرہ فی کتاب الحج باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة جزء اوّل صہ ۲۵۲)

[7] عن عبد الرحمٰن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشة ویعمرھا من التنعیم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب عمرة التنعیم جزء ۳ صہ ۳)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اعرابی حج ثم ھاجر فعلیہ ان یحج حجة اخری وایما عبد حج ثم أعتق فعلیہ ان یحج حجة أخری (رواہ الخطیب والضیاء وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۵۲۹)

اذیّت ماہانہ اور نفاس

① جو عورت اذیتِ ماہانہ میں ہو وہ عمرہ نہ کرے، اُسے چاہیئے کہ سر کھول دے، کنگھی کرے، پھر نہائے اور حج کا احرام باندھ لے، مناسکِ حج میں سے سوائے طواف کے تمام مناسک ادا کرے جب اذیتِ ماہانہ سے پاک ہو جائے اور غسل کرے تو طواف کرے۔[1]

② اگر کسی عورت نے اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے عمرہ نہ کیا ہو تو حج کے بعد تنعیم جائے، وہاں احرام باندھے اور پھر عمرہ کرے۔[2]

③ اگر عورت حالتِ نفاس میں ہو تو نہائے، اور لنگوٹ باندھ کر حج کا احرام باندھے۔[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقضی رأسك وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ ففعلت (صحیح بخاری کتاب المناسك باب کیف تھل الحائض والنفساء جزء ۲ صہ ۱۷۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صہ ۵۰۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اھلی بالحج (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صہ ۵۰۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعلی کما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطھری (وفی روایۃ لمسلم حتی تغتسلی) (صحیح بخاری کتاب المناسك باب تقضی الحائض مناسك کلھا الا الطواف جزء ۲ صہ ۱۹۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صہ ۵۰۳)

[2] عن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی العمرۃ ففعلت، فلما قضینا الحج ارسلنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع عبد الرحمٰن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت (صحیح بخاری کتاب المناسك، باب کیف تھل الحائض جزء ۲ صہ ۱۷۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اوّل صہ ۵۰۱)

[3] نفست اسماء بنت عمیس بمحمد بن ابی بکر بالشجرۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر یامرھا ان تغتسل وتھل (صحیح مسلم کتاب الحج باب احرام النفساء جزء اوّل صہ ۵۰۱)

قیام عرفات

عرفہ کے دن بالوں کا پراگندہ اور غبار آلود ہونا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے [۱]

حاجی کو عرفات میں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے [۲]

نوٹ :۔ عرفہ کے دن لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ.......... پڑھنے کے متعلق جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے [۳]

حج اور تجارت

حج کے ایام میں تجارت کی جا سکتی ہے [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل لیباھی الملائکۃ باھل عرفات یقول : انظروا الی عبادی شعثاً غبراً (رواہ احمد وسندہٗ صحیح ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۱ صہ ۸)

[۲] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ جزء اول صہ ۳۳۸ ۔ سندہٗ صحیح ۔ فتح الباری جزء ۵ صہ ۱۴۲)

[۳] (نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۵۲)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم (البقرۃ ۔ ۱۹۸)

قرآن مجید اور اسکے متعلقات

قرآنِ مجید اور اس کی تلاوت

بہتر یہ ہے کہ باوضو تلاوت کرے، ناپاکی کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے [۱]

نہ قرآنِ مجید کو ہاتھ لگائے [۲]

قرآنِ مجید کی عزت و تکریم کرے، کسی قسم کی بے ادبی نہ کرے [۳]

قرآنِ مجید کو کسی بلند چیز پر رکھ کر تلاوت کرے [۴]

قرآنِ مجید کی تعلیم اس طرح حاصل کرے کہ پہلے دس آیات کا سبق لے، جب ان آیات کا علم حاصل ہو جائے اور ان پر عمل کرنا سیکھ جائے تو پھر دوسری دس آیات کا سبق لے [۵]

---

[۱] توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرأ شیئاً من القرآن ثم قال ھکذا لمن لیس بجنب فاما الجنب فلا ولا آیة" (رواہ احمد وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد اول ص ۵۱۷) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن علی کل حال مالم یکن جنباً (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اول ص ۵۱۰)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس القرآن الا طاھر (رواہ النسائی والدارقطنی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اول ص ۵۲۲)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: انہٗ لقرآن کریم (الواقعۃ۔۷۷) قال اللہ تعالیٰ بل ھو قرآن مجید (البروج) وانہ لکتاب عزیز (حٰم السجدۃ) وقال تعالیٰ لا تحلوا شعآئر اللہ (المآئدۃ۔۲) ومن یعظم شعآئر اللہ فانھا من تقوی القلوب (الحج۔۳۲) ومن یعظم حرمٰت اللہ فھو خیر لہ عند ربہ (الحج۔۳۰)

[۴] وقال اللہ عزوجل مرفوعۃ مطھرۃ (عبس ۱۴)

[۵] عن ابن مسعودؓ انھم قالوا یقترئون من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر آیات فلا یأخذون فی العشر الاخریٰ حتی یعلموا ما فی ھذہٖ من العلم والعمل قالوا فعلمنا العلم والعمل (رواہ احمد والحاکم و سندہٗ صحیح۔ بلوغ جلد ۱۸ ص ۹)

جب قرأت شروع کرے تو أَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ پڑھے ؎۱

قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، ہر آیت پر رکے، ہر حرف واضح طور پر ادا ہو ؎۲

قرأت کھینچ کھینچ کر کرے اور اچھی آواز سے کرے ؎۳

آواز کو حلق میں پھرائے ؎۴

تدبر اور غور وفکر کے ساتھ تلاوت کرے ؎۵

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھے اور تین دن سے کم میں ہرگز ختم نہ کرے ؎۶

جو سمجھ میں آئے اس پر عمل کرے جو سمجھ میں نہ آئے اس کو اس کے عالم کی طرف لوٹائے (یعنی کسی عالم سے پوچھ لے) ؎۷

؎۱ قال اللہ عزوجل فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم (النحل۔۹۸) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ قال سبحانک اللھم ..... اعوذ باللہ ..... الخ (رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابی سعید صححہ الحاکم۔ نیل الاوطار جزء۲۔ ص ۱۹۴۔ وصححہ احمد محمد شاکر فی تعلیقاتہ علی الترمذی)

؎۲ قال اللہ تعالیٰ ورتل القرآن ترتیلاً (المزمل) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع قراءتہ یقول الحمد للہ رب العالمین ثم یقف ثم یقول الرحمٰن الرحیم ثم یقف (رواہ الترمذی فی ابواب القراءۃ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء۲ صـ۲۷۳) قراءۃ مفسرۃ حرفاً حرفاً (رواہ الترمذی فی ابواب فضائل القرآن وصححہ)

؎۳ کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مداً (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن (صحیح بخاری کتاب التوحید) وقال زینوا القرآن باصواتکم (رواہ ابوداؤد فی کتاب الصلوٰۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ) وقال حسنوا القرآن باصواتکم (رواہ الدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء اول صـ۶۷۶)

؎۴ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ وھو یرجع (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن)

؎۵ وقال تعالیٰ کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا آیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب۔ (صٓ۔ ۲۹)

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد۴ ص ۳۶۹)

؎۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما عرفتم منہ فاعملوا بہ وما جھلتم منہ فردوہ الی عالمہ (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرؓ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۸ ص ۳۱)

تجویدیوں کی طرح الفاظ کو سیدھا نہ کرے، نہ چہرے کو بگاڑے [1]

قرآنِ مجید کو یاد کرتا رہے، قرآن مجید کے متعلق یہ نہ کہے کہ میں بھول گیا، بلکہ یہ کہے کہ میں بھلا دیا گیا [2]

قرآن مجید پڑھے جب تک اس کے معانی میں اختلاف نہ ہو، جب اختلاف ہو تو اٹھ جائے، بحث مباحثہ نہ کرے [3]

قرآنِ مجید کو دشمن کے ملک میں نہ لے جائے [4]

جب سجدہ کی آیت پڑھے تو اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے۔ سننے والے بھی سجدہ کریں۔ سجدہ میں تین بار یہ دعا پڑھے۔ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ٥

ترجمہ:۔ میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس ہستی نے اپنی قدرت اور قوت سے چہرے کو بنایا، اس کے کان بنائے اور اسکی آنکھیں بنائیں۔ بابرکت ہے اللہ جو بہترین بنانے والا ہے [5]

قرآنِ مجید میں کل پندرہ سجدے ہیں جن میں سے دو سورۂ حج میں ہیں [6]

جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھے [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیجئ اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتاجلونہ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الصلوٰۃ وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ جلد ا جزء ۲ صفحہ ۱۴۰ [2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما لاحدھم ان یقول نسیت آیۃ کیت وکیت بل نسی واستذکروا القرآن (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیہ قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنہ (صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جدال فی القرآن کفر (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۹ ص ۲۷۱) [4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو (صحیح بخاری وصحیح مسلم [5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل اذا سجد.... (رواہ الترمذی فی کتاب الصلوٰۃ وصححہ ورواہ الحاکم والبیہقی وصححہ ابن السکن وقال فی آخرہ ثلاثا۔ مرعاۃ جلد ۲ صفحہ ۵۰۰۔ نوٹ:۔ ترمذی نے صرف قوتہ تک روایت کیا ہے) وکان اذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ (رواہ ابوداؤد وسندہ لین والحاکم الا اکبر وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صفحہ ۴۹)

[6] عن ابن عمرو بن العاص قال اقرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس عشرۃ سجدۃ فی القرآن منھا ثلاث فی المفصل وفی سورۃ الحج سجدتین (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد ۳ صفحہ ۴۷)

[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلیٰ قال سبحان ربی الاعلیٰ (رواہ ابوداؤد وصححہ العزیزی۔ مرعاۃ جلد دوم ص ۴۱۲)

قرآنِ مجید کے ذریعے روزی کمانا بہترین ذریعہ معاش ہے [1]

لیکن قرآنِ مجید پڑھ کر یا سنا کر روزی نہ کمائے [2]

تلاوت قرآن مجید کے وقت سلام نہ کرے [3]

تلاوت قرآنِ مجید کے وقت بات نہ کرے بلکہ خاموش رہے اور توجہ سے سنے [4]

قرآن مجید خود بھی سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے [5]

قرآنِ مجید کی تفسیر

آیاتِ متشابہات کے مطالب کی جستجو نہ کرے [6]

جس چیز کا علم نہ ہو سکے اس کے پیچھے نہ پڑے [7]

تفسیر اپنی رائے سے نہ کرے [8]

تفسیر قرآنِ مجید میں اختلاف اور جھگڑا نہ کرے [9]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجراً کتاب اللہ (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا القرآن ولا تاکلوا بہ (رواہ احمد وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۵ ص ۱۲۵ والاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۳ ص ۱۲۱) سیجیئ قوم یقرءون القرآن یسئلون الناس بہ (رواہ احمد وسندہ حسن۔ بلوغ جزء ۱۵ ص ۱۲۵)

[3] عن ابی سعید قاری یقرأ علینا اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علینا فلما قام سکت القاری فسلم (رواہ ابوداؤد ورجالہ ثقات۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۲۶۷ وسندہ حسن)

[4] قال اللہ عزوجل: واذا قریٔ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون (الاعراف۔ ۲۰۴)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (صحیح بخاری)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ (آل عمران۔ ۷)

[7] قال اللہ تعالیٰ: ولا تقف ما لیس لک بہ علم (بنی اسرآئیل۔ ۳۶)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار (رواہ الترمذی وصححہ)

[9] سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصوات رجلین اختلفا فی آیۃ فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فی وجہہ الغضب فقال انما ھلک من کان قبلکم باختلافھم فی الکتاب (صحیح مسلم) وفی روایۃ عن ابن مسعودؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختلفوا فان من کان قبلکم اختلفوا فھلکوا (صحیح بخاری کتاب کتاب احادیث الانبیاء وکتاب التفسیر وکتاب ما یذکر فی الاشخاص)

حدیث اور اس کے متعلقات

حدیث بیان کرنا

اگر کسی حدیث کا حدیث ہونا یقینی ہو یعنی جب اس کی صحت ثابت ہو جائے تو اسے بیان کرے ورنہ بیان نہ کرے۔ سنی سنائی بات کو یا مشکوک بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ کرے ۱؎

بہت زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے پرہیز کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ غلطی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ بات منسوب ہو جائے ۲؎

تیزی کے ساتھ حدیث بیان نہ کرے بلکہ آہستہ آہستہ بیان کرے ۳؎

حدیث کی اہمیت

حدیث کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منزل من اللہ سمجھے ۴؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال علی فلا یقولن الا حقا او صدقا (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء اول ۹۱)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وکثرۃ الحدیث عنی من قال علی فلا یقولن الا حقا او صدقا (رواہ احمد وسندہ صحیح بلوغ جزء اول ص ۱۷۱)

۳؎ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۴؎ عن المقدام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ .... وان ما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما حرم اللہ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الاطعمۃ وفی کتاب السنۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ فی کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

دُعاء اور اس کے متعلقات

دُعاء کرنا

دُعا کی قبولیت کے لئے ہمیشہ حلال طریقہ سے کمائی ہوئی آمدنی اپنے استعمال میں لائے[1]

اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب سمجھے اور اس سے براہِ راست مانگے[2]

دعاء کرتے وقت یہ یقین رکھے کہ دعا ضرور قبول ہوگی[3]

دُعاء گڑگڑا کر چپکے چپکے کرے[4]

دُعاء میں اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ! اگر تو چاہے تو ایسا کردے" بلکہ یقین اور پختگی کے ساتھ دُعا مانگے[5]

دعاء حضورِ قلب سے کرے۔ اگر حضورِ قلب نہ ہو تو دُعا قبول نہیں ہوگی[6]

---

[1] ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب و مطعمہ حرام و مشربہ حرام و ملبسہ حرام و غذی بالحرام فانی یستجاب لذلک (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

[2] قال اللہ تبارک و تعالیٰ: فانی قریب، اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ (البقرہ-۱۸۶)

[3] قال اللہ تبارک و تعالیٰ: و قال ربکم ادعونی استجب لکم (المؤمن-۶۰)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ (الاعراف:۵۵)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلۃ ولا یقولن اللّٰھم ان شئت فاعطنی فانہ لا مستکرہ لہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) لا یقولن احدکم اللّٰھم اغفرلی ان شئت اللّٰھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ و انتم موقنون بالاجابۃ و اعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہٍ (رواہ الترمذی والحاکم۔ سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جز اول صہ ۱۰۸)

دعاء کی قبولیت کے لئے جلدی نہ کرے، نہ تھک کر دعاء چھوڑ بیٹھے، نہ گناہ کی دعاء کرے [1]

اپنے لئے یا اپنی اولاد کے لئے یا اپنے مال کے لئے بد دعاء نہ کرے [2]

خوشحالی کے زمانے میں کثرت سے دعاء کرے تاکہ مصیبت کے زمانہ میں دعاء جلد قبول ہو [3]

دعاء میں مسجع اور مقفیٰ عبارتیں استعمال نہ کرے [4]

موت کی دعاء نہ کرے [5]

دعاء عبادت ہے لہٰذا دعاء سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہ مانگے [6]

دعاء میں حد سے زیادہ تجاوز نہ کرے [7]

کیسی ہی حقیر چیز کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے [8]

اللہ تعالیٰ سے دعاء ضرور کرتا رہے۔ اگر دعاء نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے [9]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحدکم ما لم یعجل (صحیح بخاری کتاب الدعوات) یستجاب العبد ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال۔ قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذالک ویدع الدعاء (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علیٰ انفسکم ولا تدعوا علیٰ اولادکم ولا تدعوا علیٰ اموالکم (صحیح مسلم فی حدیث جابر الطویل)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد والکرب فلیکثر الدعاء فی الرخاء (رواہ الترمذی و الحاکم وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۰۴)

[4] قال ابن عباس وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ فانی عھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون الا ذالک الاجتناب (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

[5] قال خباب لولا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھانا ان ندعو بالموت لدعوت بہ (صحیح بخاری کتاب الدعوات و صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم (رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی ۲/۶۹۳)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی ھذہ الامۃ قوم یعتدون فی الدعاء والطھور (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۷۶)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسأل احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی یسأل شسع نعلہ اذا انقطع (رواہ الترمذی وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۰۸)

[9] انہ من لم یسأل اللہ تعالیٰ یغضب علیہ (ترمذی۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر)

جب دُعا کرنے کا ارادہ کرے تو وضو کرے، پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے دونوں ہاتھوں کو دراز کرے اوران کو اتنا بلند کرے کہ بغلیں کھل جائیں [1]

دُعا کے وقت ہتھیلیوں کو اوپر کرے [2]

---

[1] دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بماء فتوضأ به ثم رفع یدیه فقال اللّٰھم اغفر لعبید ابی عامر وقال ابوموسیٰ رض رأیت بیاض ابطیه (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الوضوء وکتاب المغازی باب غزوة اوطاس) قال رجل یا رسول اللہ ھلکت الکراع .... فادع اللہ یسقینا فمدیدیه ودعا (صحیح بخاری باب علامات النبوۃ فی الاسلام) فاستقبل نبی اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم مد یدیه فجعل یھتف بربه فما زال یھتف بربه مادا یدیه مستقبل القبلة (صحیح مسلم کتاب الجھاد باب الامداد بالملٰئکة فی غزوۃ بدر) عن اسامة کنت ردیف النبی صلی اللہ علیه و سلم فرفع یدیه یدعو (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جلد ۵ صہ ۵۲ وبلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۲۷۱) قال ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یمد یدیه حتی انی لاری بیاض ابطیه (رواہ احمد ورجاله ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۷۰ وسندہ صحیح) ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیه (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان ربکم حیی کریم یستحی من عبدہ اذا رفع یدیه الیه ان یردھما صفراً (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح مرعاۃ جلد ۳ ص ۳۰۶) استقبل النبی صلی اللہ علیه وسلم وتھیأ ورفع یدیه وقال اللّٰھم اھد دوسًا (جزء رفع الیدین للبخاری وسندہ صحیح) ان الطفیل ذکر قصة الرجل الذی ھاجر معه وفیه فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم اللّٰھم ولیدیه فاغفر ورفع یدیه (الادب المفرد وسندہ صحیح) وعن عائشة رض انھا رأت النبی صلی اللہ علیه وسلم یدعو رافعًا یدیه (الادب المفرد وسندہ صحیح۔ وقال الحافظ والاحادیث فی ذٰلک (ای فی رفع الیدین عند الدعاء) کثیرۃ (فتح الباری کتاب الدعوات باب رفع الایدی فی الدعاء جزء ۱۳ ص ۳۹۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوا بظھورھا (طبرانی کبیر سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صہ ۶۷۹ وروی نحوہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ صحیح ابی داؤد $\frac{1}{278}$) کان اذا دعا جعل باطن کفه الی وجھه (طبرانی عن ابن عباس۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر $\frac{2}{261}$) جعل باطن کفیه الیه (احمد عن السائب۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر $\frac{2}{863}$)

دونوں ہاتھ اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرے، حمد کی ابتداء ان الفاظ سے کرے۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى الْعَلِيِّ الْوَهَّابِ

ترجمہ: پاک ہے میرا رب بلند و بالا اور خوب دینے والا۔[۱]

قبولیت دُعا کے لئے، مندرجہ ذیل الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

(ترجمہ)

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ساتھ اس کے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تُو اللہ ہے نہیں کوئی معبود و حاکم سوا تیرے، تُو اکیلا ہے، بے احتیاج ہے، جس کی نہ کوئی اولاد ہے جو نہ کسی کی اولاد ہے اور نہ جس کا کوئی ہمسر ہے۔[۲]

---

۵ رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فجعل یحمد اللہ ویدعو بما شاء ان یدعو (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب فتح مکۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ھو اھلہ و صل علی ثم ادعہ (رواہ الترمذی فی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسندہ حسن) اذا صلی احدکم فلیبدا بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیدع بعد ماشاء (رواہ الترمذی فی باب جامع الدعوات وصححہ) سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی فمجد اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع تجب وسل تعط (رواہ النسائی فی کتاب الصلوٰۃ باب التمجید والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ ابوداؤد مختصرا وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۰۵) عن سلمۃ رض قال ماسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا الا استفتح بسبحان ربی الاعلی العلی الوھاب (رواہ احمد والحاکم وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۴ ص ۱۲۷)

[۲] سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعوا وھو یقول اللھم .... قال والذی نفسی بیدہ لقد سأل اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی (رواہ الترمذی فی جامع الدعوات وحسنہ وصححہ الحاکم والذھبی۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۴۲۹ والمستدرک ۱/۵۰۴)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ساتھ اس کے کہ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، کوئی معبود و حاجت روا نہیں سوا تیرے۔ تو مہربان ہے احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال اور عزت والے، اے زندہ، اے قائم رکھنے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں [1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

ترجمہ:۔ نہیں کوئی معبود و مشکل کشا سوا تیرے، تو پاک ہے، بیشک میں گنہگاروں میں سے ہوں [2]

حمد کرنے کے بعد درود شریف پڑھے پھر دعا کرے [3]

دعا تین مرتبہ کرے [4]

دعا پانچ مرتبہ بھی کی جاسکتی ہے [5]

---

[1] عن انس دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسجد ورجل قد صلی وهو يدعو وهو يقول فی دعائه اللهم .... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا اللہ باسمه الاعظم الذی اذا دعی به اجاب واذا سئل به اعطی (رواه الترمذی وابوداؤد وسنده صحیح۔ مرعاة جلد۴ ص۲۴۴ والتعليقات للالبانی $\frac{2}{709}$)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوة ذی النون اذ دعا فی بطن الحوت لا اله الا انت.... فانه لم یدع بها رجل مسلم فی شیء الا استجاب اللہ له (رواه الترمذی فی باب جامع الدعوات وسنده صحیح۔ مرعاة جلد۴ ص۲۴۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدكم فليبدأ بتحميد اللہ والثناء عليه ثم ليصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ليدع بعد ما شاء (رواه الترمذی فی باب جامع الدعوات وصححه)

[4] كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم يعجبه ان يدعو ثلاثا (رواه احمد عن ابن مسعودؓ وسنده حسن۔ بلوغ الامانی جزء۱۴ ص۲۳۲) كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا دعا ثلاثا واذا سأل سأل ثلاثا (صحيح مسلم كتاب الجهاد باب مالقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشركين جزء۲ ص۱۰۳)

[5] فبارك فی خيل أحمس ورجالها خمس مرات (صحيح بخاری كتاب المغازی ب ۶)

اگر امام وغیرہ سے دعاء کیلئے کہا جائے تو حاضرین بھی دعاء کے لئے ہاتھ اٹھا سکتے ہیں، اگر دعاء کے لئے ایسے موقع پر کہا جائے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو امام قبلہ کی طرف منہ نہ کرے بلکہ اسی حالت میں ہاتھوں کو دراز کر کے دعاء مانگے [1]

دوسرے سے دعاء کرائی جا سکتی ہے [2]

اپنے عمل صالح کے وسیلہ سے دعا مانگی جا سکتی ہے [3]

جب کسی دوسرے کے لئے دعاء کرے تو پہلے اپنے لئے دعاء کرے [4]

مظلوم کی بددعاء سے بچے [5]

جب کسی بات کی تمنا کرے تو خوب تمنا کرے (اس لئے کہ وہ جس سے تمنا کر رہا ہے اس کے ہاں کس چیز کی کمی ہے) [6] امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کو چھوڑ کر دعاء کو صرف اپنے لئے خاص نہ کرے (دعاء میں سب کو شریک کرے) [7]

---

[1] اتى رجل اعرابي من اهل البدو الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة فقال يا رسول الله هلكت الماشية .... فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه يدعو ورفع الناس ايديهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعون (رواه البخاری تعليقا فی ابواب الاستسقاء باب رفع الناس ايديهم مع الامام فی الاستسقاء ووصلها الاسماعيلی وابونعيم والبيهقی من طريق ابی اسمٰعيل الترمذی عن ايوب وسندهٗ صحيح)

[2] عن انس قالت امی يا رسول الله صلى الله عليه وسلم خادمك انس ادع الله له قال اللهم اكثر ماله .... (صحيح بخاری كتاب دعوات)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما ثلاثة نفر .... فأووا الى غار فانطبق عليهم .... فقال واحد منهم اللهم .... انی فعلت ذالك من خشيتك ففرج عنا فانساحت عنهم الصخرة (صحيح بخاری كتاب بدء الخلق باب حديث الغار)

[4] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذكر احدا فدعا له بدأ بنفسه (رواه الترمذی وصحح. مرعاة جلد ۴ صد ۲۱)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتق دعوة المظلوم فانها ليس بينها وبين الله حجاب (صحيح بخاری كتاب المظالم)

[6] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تمنى احدكم فليكثر فانما يسأل ربه (طبرانی اوسط۔ سنده صحيح۔ صحيح الجامع الصغير للالبانی جزء اول صد ۱۳۸)

[7] ولا يختص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم (ابوداؤد كتاب الطهارة۔ سنده حسن)

کن لوگوں کی دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے

(۱) کسی مسلم بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعاء کرنے والا [۱]

(۲) روزہ دار کی دعاء بوقت افطار [۲]

(۳) عادل حکمران [۲]

(۴) مظلوم [۲]

(۵) والد کی دعاء برائے اولاد [۳]

(۶) مسافر [۳]

(۷) ایک شخص دعاء مانگے اور باقی سب آمین کہیں [ع]

قبولیت دعاء کے اوقات

۱۔ ہر رات کو جب تہائی رات رہ جائے [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ المرء المسلم لاخیہ بظہر الغیب مستجابۃ عند راسہ ملک موکل کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل بہ آمین ولک بمثل (صحیح مسلم کتاب الذکر)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترد دعوتہم: الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم (ترمذی کتاب الدعوات باب احادیث شتی وسندہ حسن، مرعاۃ جلد۴ ص ۲۰۸)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیہن دعوۃ الوالد لولدہ ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ، سندہ حسن، مرعاۃ جلد۴ صہ ۲۰۸)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ إلی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقہا رجل مسلم یسأل اللہ فیہا خیراً ...... الا اعطاہ (صحیح مسلم)

[ع] لا یجتمع ملأ فیدعوا بعضہم ویؤمن سائرہم الا اجابہم اللہ (طبرانی کبیر جزء۴ صہ ۲۲۔ سندہ صحیح لان المقری سمع ابن لہیعۃ قبل احتراق کتبہ)

۲۔ جمعہ کے دن ایک ساعت خفیفہ [۱] یہ ساعت مندرجہ ذیل اوقات میں تلاش کی جائے
امام کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت سے نمازِ جمعہ کے اختتام تک [۲]
عصر کے بعد سے مغرب تک [۳]

۳۔ افطار کے وقت [۴]

۴۔ نماز کے بعد خصوصاً فرض نماز کے بعد [۵]

۵۔ اذان اور اقامت کے درمیان [۶]

۶۔ اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت جب دشمن سے گتھم گتھا ہو جائے [۷]

۷۔ میدان جنگ میں صف میں کھڑا ہونے کے بعد [۸]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یسأل اللہ فیھا خیراً الا اعطاہ ایاہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی ساعۃ خفیفۃ (صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی ما بین ان یجلس الامام الی أن تقضی الصلوٰۃ (صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوھا آخر ساعۃ بعد العصر (رواہ ابوداؤد والنسائی عن جابرؓ وسندہٗ حسن)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی بعد العصر (رواہ احمد عن ابی سعید و ابی ھریرۃ وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۳ صہ ۲۷۹)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترد دعوتھم: الصائم حین یفطر (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۳۰۸)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علی ثم ادعہ (رواہ الترمذی کتاب الدعوات وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۵۱۹) عن ابی امامۃ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوٰۃ المکتوبات (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ ۲/۵۶۵)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی جلد ۲ صہ ۵۳۸ وسندہٗ حسن۔ مرعاۃ جلد اول صہ ۴۴۲ ورواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۱ صہ ۲۱۲)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان أو قلما تردان۔ الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضھم بعضاً (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۲۱۲)

[۸] ساعتان تفتح ابواب السماء وقلما ترد علی داع دعوتہ: لحضور الصلوٰۃ والصف فی سبیل اللہ (طبرانی کبیر۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۶۲۱)

اوقات و ایّام

صبح

صبح کے وقت یہ دُعائیں پڑھے :

۱۔ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرِ مَا فِيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا فِيْهِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ:۔ ہم نے اور پورے ملک نے اللہ تعالیٰ کے لئے صبح کی۔ اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی اور جو کچھ اس دن میں ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں اس دن کے اور جو کچھ اس دن میں ہے اسکے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تھک کر بیٹھ جانے، بڑھاپے، بڑی عمر کی بُرائی، دُنیا کے فتنہ اور عذابِ قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت مندرجہ بالا دُعاء پڑھتے تھے[۱]

۲۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْٓءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ کوئی الٰہ نہیں سوا تیرے۔ تو نے مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر جہاں تک ہوسکتا ہے قائم ہوں۔ جو عمل میں نے کئے ان کی بُرائی سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھے عطا کی ہے اقرار کرتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ تو مجھے معاف فرما کیوں کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرسکتا۔

---

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اصبحنا واصبح الملک للہ ...... الخ (صحیح مسلم کتاب الدعوات باب التعوذ من شر ما عمل)

جو شخص مندرجہ بالا دعا پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت اسے پڑھے اور شام سے پہلے مر جائے وہ جنتی ہو گا۔ اس دعاء کو سید الاستغفار کہتے ہیں [۱]

۳۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (سو مرتبہ)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ (تمام عیبوں سے منزہ ہے)

جو شخص مندرجہ بالا دعاء کو سو مرتبہ پڑھ لے اس کے گناہ دور کر دئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور کوئی شخص قیامت کے دن اس سے بہتر چیز لے کر نہ آئے گا مگر وہ جو سو مرتبہ اسے پڑھے یا سو مرتبہ سے زائد مرتبہ پڑھے [۲]

۴۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (تین مرتبہ)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ (تمام عیوب سے منزہ ہے) اس کے لئے حمد ہے اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر، اس کی مرضی کے مطابق، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

جو شخص تین مرتبہ مندرجہ بالا کلمات کو پڑھ لے آپ صبح کی نماز سے اشراق تک مسلسل ذکر کرنے سے زیادہ وزنی ہوں گے [۳]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان یقول۔ اللّٰھم .... ومن قالھا من النھار موقنا بھا فمات من یومہ قبل أن یمسی فھو من اھل الجنۃ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار) وفی روایۃ النسائی ان قالھا حین یصبح .... سکت علیہ الحافظ (فتح الباری جزء ۱۳ ص ۳۴۵)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یأت احد یوم القیٰمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ ولو کانت مثل زبد البحر (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل التھلیل)

[۳] خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عند جویریۃ بکرۃ حین صلی الصبح وھی فی مسجدھا ثم رجع بعد ان اضحی وھی جالسۃ .... قال لقد قلت بعدک اربع کلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتھن سبحان اللہ ...... (صحیح مسلم کتاب الذکر باب التسبیح اول النھار)

۵۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سو مرتبہ)

ترجمہ:۔ نہیں کوئی الٰہ سوا اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جو شخص دن میں سو مرتبہ مندرجہ بالا دعاء کو پڑھ لے تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سو خطائیں معاف کردی جائیں گی اور یہ کلمات اس دن شام تک اُسے شیطان سے محفوظ رکھیں گے اور کوئی شخص اس سے بہتر چیز لے کر نہیں آئے گا مگر وہ جو سو سے زیادہ اس کو پڑھے [1]

۶۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی ہر چیز کا رب اور بادشاہ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے اکیلے کے سوا کوئی الٰہ نہیں، تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ میں اپنے نفس اور شیطان کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس کے شرک (میں مبتلا کرنے) سے (تیری پناہ طلب کرتا ہوں) اور اس سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنے نفس پر کوئی برائی کروں یا اس کو کسی مسلم کی طرف منسوب کروں [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لآ الٰہ الا اللہ .... مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذالک حتی یمسی ولم یأت احد بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التھلیل و صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل التھلیل)

[2] عن ابی بکرؓ قال یا رسول اللہ علمنی ما اقول اذا اصبحت واذا امسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم فاطر السمٰوٰت والارض .... الخ (رواہ احمد وابوداؤد و النسائی والترمذی والطبرانی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۳)

۷۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا (تین مرتبہ)

ترجمہ:۔ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔

جو شخص صبح وشام تین مرتبہ مندرجہ بالا دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُسے قیامت کے دن راضی کرے[1]

۸۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا

ترجمہ:۔ اے زندہ۔ اے قائم رہنے والے، میں تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں، میرے تمام حالات کی اصلاح فرمادے اور پلک جھپکنے کے برابر وقفہ میں بھی کبھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر[2]

۹۔ أَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰی كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

ترجمہ:۔ ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمۂ توحید پر، ہمارے نبی محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر اور ہمارے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر جو صرف اللہ اکیلے کی طرف رجوع کرنے والے مسلم تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔

اس دعا کا پڑھنا سنت ہے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبدٍ مسلم یقول ثلاث مرات حین یمسی او یصبح "رضیت باللہ ربا.......... الخ الا کان حقا علی اللہ عزوجل ان یرضیہ یوم القیٰمۃ (رواہ احمد والطبرانی وسندہٗ صحیح وروی نحوہٗ ابوداؤد والنسائی والترمذی۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۳۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ رضی اللہ عنہا ما یمنعک ان تسمعی ما اوصیک بہٖ ان تقولی اذا اصبحت واذا امسیت یا حیُّ.......... (رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ والبیہقی والنسائی فی الکبرٰی وسندہٗ صحیح۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۲۲۷)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا اصبح.......... اصبحنا.......... (رواہ احمد والطبرانی وابن السنی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۲۳۸)

۱۰۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (تین مرتبہ)

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

جو شخص صبح کے وقت مندرجہ بالا دُعاء کو تین مرتبہ پڑھ لے تو وہ انشاء اللہ شام تک بلائے ناگہانی سے محفوظ رہے گا[۱]

۱۱۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! تیری مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد سے ہم نے شام کی، تیری توفیق سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی توفیق سے ہم مریں گے اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

مندرجہ بالا دعاء کا پڑھنا سنّت ہے[۲]

۱۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب کو چھپا لے اور میری گھبراہٹوں سے مجھے امن دے۔ اے اللہ! میرے آگے سے، میرے پیچھے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنے نیچے سے دھسا دیا جاؤں۔

اس دعا کا پڑھنا سنّت ہے[۳]۔ کاروبار وغیرہ صبح کے وقت کرے۔ صبح کا وقت برکت کا وقت ہے[۴]۔

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال بسم اللہ ..... ثلاث مرات لم تفجأہ فاجئۃ بلاء حتی اللیل ..... انشاء اللہ (رواہ ابوداؤد واحمد والنسائی والترمذی وغیرہ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۳۹ ومرعاۃ جلد ۵ صـ ۲۱)

[۲] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اصبح اللّٰھم ...... (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وغیرہ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۳۹ ومرعاۃ جلد ۵ ص ۲۹)

[۳] لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الدعوات حین یصبح ..... اللّٰھم انی ...... (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وغیرہ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۴۰) [۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم بارک لامتی فی بکورھا (ترمذی، ابوداؤد۔ سندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۱۴۴)

شام

جب شام ہو تو بچوں کو (گھر کے اندر) روک لے اس لئے کہ اس وقت شیطان نکل پڑتے ہیں۔ پھر جب کچھ رات گذر جائے تو بچوں کو چھوڑ دے [1]

سورج غروب ہوتے ہی مویشیوں کو باندھ دے پھر انہیں نہ چھوڑے جب تک کہ شام کی سیاہی نہ جاتی رہے [2]

شام کے وقت پڑھنے کی دعائیں

۱۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْٓءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد اور وعدہ پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں، جو عمل میں نے کئے ان کی برائی سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں تیری عطا کردہ نعمت کا اقرار کرتا ہوں، میں تیری بارگاہ میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو مجھے معاف فرما کیوں کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

جو شخص مندرجہ بالا دعا پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت اس کو پڑھے اور صبح سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے [3]

۲۔ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنح اللیل او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیاطین حینئذ تنتشر فاذا ذھب ساعۃ من اللیل فخلوھم (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق و صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا مواشیکم و صبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الاستغفار ان یقول اللھم ...... الخ من قالھا من اللیل وھو موقن بھا فمات قبل ان یصبح فھو من اھل الجنۃ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار)

مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ:۔ ہم نے اور پورے ملک نے اللہ کے لئے شام کی۔ اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے۔ کوئی معبود وحاکم نہیں سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی اور جو کچھ اس رات میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور میں اس رات کے اور جو کچھ اس رات میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تھک کر بیٹھ جانے، بڑھاپے، بڑی عمر کی برائی، دنیا کے فتنہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

مندرجہ بالا دعاء کا پڑھنا سنت ہے [۱]

۳۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (سو مرتبہ)

ترجمہ:۔ اللہ پاک ہے اور وہ (اپنی حمد کے ساتھ (تمام عیبوں سے منزہ ہے)

جو شخص اس دُعاء کو سو مرتبہ پڑھ لے اس کے گناہ دور کر دئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور کوئی شخص قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی چیز لے کر نہیں آئے گا مگر وہ جو سو مرتبہ اُسے پڑھے یا سو مرتبہ سے زیادہ پڑھے [۲]

۴۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ! آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی ہر چیز کا رب اور بادشاہ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے اکیلے کے سوا کوئی الٰہ نہیں، تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ میں اپنے نفس اور شیطان کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس کے شرک میں (مبتلا کرنے) سے (تیری پناہ طلب کرتا ہوں) اور اس سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنے

---

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسیٰ قال امسینا ۔ ۔ ۔ الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہٖ مائۃ مرۃ لم یأت احد یوم القیٰمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد ومن قال سبحان اللہ وبحمدہٖ مائۃ مرۃ حطت خطایاہ ولو کانت مثل زبد البحر (صحیح مسلم کتاب الذکر)

نفس پر کوئی برائی کروں یا اس کو کسی مسلم کی طرف منسوب کروں [۱]

۵۔ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا (تین مرتبہ)

ترجمہ: میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمدؐ کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔

جو شخص صبح و شام تین مرتبہ اس دعا کو پڑھ لے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے قیامت کے دن راضی کرے [۲]

۶۔ اَمْسَيْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَ عَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

ترجمہ: ہم نے شام کی فطرت اسلام پر، کلمہ توحید پر، ہمارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر، ہمارے باپ ابراہیم کی ملت پر جو صرف اللہ اکیلے کی طرف رجوع کرنے والے مسلم تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔

مندرجہ بالا دعا کا پڑھنا سنت ہے [۳]

۷۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (تین مرتبہ)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

جو شخص شام کے وقت اس دعا کو تین مرتبہ پڑھ لے تو وہ انشاء اللہ صبح تک بلائے ناگہانی سے محفوظ رہے گا [۴]

---

[۱] عن ابی بکرؓ قال یا رسول اللہ علمنی ما اقول اذا اصبحت و اذا امسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم فاطر...... الخ (رواہ احمد و ابو داؤد و النسائی و الطبرانی و سندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جز ۱۴ صـ ۲۳۲)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول ثلاث مرات حین یمسی او یصبح رضیت باللہ ربا ...... الا کان حقا علی اللہ عزوجل ان یرضیہ یوم القیامۃ (رواہ احمد و الطبرانی و سندہ صحیح و روی نحوہ ابو داؤد و النسائی و الترمذی بلوغ الامانی جز ۱۴ صـ ۲۳۷)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا امسی امسینا ...... (رواہ احمد و الطبرانی و ابن السنی و سندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جز ۱۴ صـ ۲۳۸)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قالھا حین یمسی لم تفجأہ فاجئۃ بلاء حتی یصبح انشاء اللہ (رواہ احمد و ابو داؤد و النسائی و الترمذی و سندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جز ۱۴ صـ ۲۳۹)

۸۔ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ، تیری مدد سے ہم نے شام کی۔ تیری مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی توفیق سے ہم مریں گے اور تیری ہی طرف دوبارہ زندہ ہو کر آنا ہے۔

مندرجہ بالا دعا کا پڑھنا سنت ہے۔[1]

۹۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل و (عیال) اور اپنے مال میں معافی اور عافیت طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب کو چھپا لے اور میری گھبراہٹوں سے مجھے امن دے۔ اے اللہ میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنے نیچے سے دھنسا دیا جاؤں۔

مندرجہ بالا دعا کا پڑھنا سنت ہے۔[2]

۱۰۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ:۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی۔

جو شخص شام کے وقت اسے پڑھ لے تو اسے بچھو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔[3]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا امسیٰ اللھم......... (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۳۹)

[2] لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الدعوات حین یمسی اللھم..... (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۴۰)

[3] قال رجل یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ.... لم تضرك (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فی التعوذ من سوء القضاء)

۱۱۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا

ترجمہ:۔ اے زندہ، اے قائم رہنے والے، میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام حالات کی اصلاح کر دے اور پلک جھپکنے کے برابر وقفہ میں بھی کبھی مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر[1]

دن اور رات

دن کی ابتداء صبح صادق سے شمار کرے اور رات کی ابتداء غروب آفتاب سے شمار کرے[2]

دن میں کسی بھی وقت سو مرتبہ یہ ثناء پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ ترجمہ:۔ پاک ہے اللہ اور وہ اپنی حمد کے ساتھ (پاک ومنزہ ہے)۔

اگر کوئی شخص اس دعاء کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ لے تو اسکی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ رضی اللہ عنہا ما یمنعك ان تسمعی ما اوصیك بہ ان تقولی اذا اصبحت واذا امسیت یا حی...... (رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ والبیہقی والنسائی فی الکبری وسندہ صحیح۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۲۲۷)

[2] لما نزلت حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال عدی رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ انی اجعل تحت وسادتی عقالین عقالاً ابیض وعقالا اسود اعرف اللیل والنہار، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھو سواد اللیل وبیاض النہار، وفی روایۃ عن سھل رضی اللہ عنہ فانزل اللہ بعد ذلك من الفجر فعلموا انما یعنی بذلك اللیل والنہار (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لمسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدا منکم اذان بلال رضی اللہ عنہ من سحورہ فانہ یؤذن بلیل (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم فلما غربت الشمس قال انزل فاجدح لنا...... قال یا رسول اللہ ان علیك نہارا...... قال اذا رأیتم اللیل اقبل من ھھنا فقد افطر الصائم (صحیح مسلم وصحیح بخاری) وقال اذا اقبل اللیل وادبر النہار وغابت الشمس فقد افطر الصائم (صحیح مسلم) وقال اللہ تعالیٰ ثم اتموا الصیام الی اللیل (البقرۃ ۱۸۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ ولو کانت مثل زبد البحر (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح وصحیح مسلم کتاب الدعوات باب فضل التھلیل)

ہر روز ہر انسان پر ۳۶۰ صدقات لازم ہوتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کی صورت یہ ہے کہ:۔

(۱) دو آدمیوں کے درمیان صلح کرائے (۲) کسی شخص کو سواری پر بٹھائے (۳) یا اس کا سامان سواری پر چڑھوائے (۴) اچھی بات کہے (۵) نماز کے لئے جائے تاکہ اس کا ہر قدم صدقہ بن جائے (۶) راستہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دے (۷) اپنے ہاتھ سے محنت کرے۔ اپنے نفس کو فائدہ پہنچائے اور دوسرے کو اللہ نام دے (۸) حاجتمند مغموم کی مدد کرے (۹) نیکی کا حکم دے (۱۰) برائی سے بچے (۱۱) اللہ اکبر کہے (۱۲) الحمد للہ کہے (۱۳) لا الٰہ الا اللہ پڑھے (۱۴) سبحان اللہ پڑھے (۱۵) استغفر اللہ عزّ وجلّ پڑھے (۱۶) برائی سے روکے۔ اس طرح وہ ۳۶۰ نیکیاں کرے تو وہ شام اس حالت میں کرے گا کہ دوزخ سے دور ہو گا اور اگر دو رکعت اشراق کی پڑھ لے تو یہ دو رکعت تمام نیکیوں کے لئے کافی ہو جائیں گی [1]

رات کو سوتے وقت اللہ کا نام لے کر یعنی بسم اللہ کہہ کر دروازوں کو بند کر دے، اللہ کا نام لے کر برتنوں کو ڈھانک دے۔ اگر ڈھانکنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو کوئی لکڑی وغیرہ ہی آڑی رکھ دے، اللہ کا نام لے کر مشکیزوں کا منہ باندھ دے، اللہ کا نام لے کر موم بتی وغیرہ بجھا دے، آگ کو جلتا ہوا نہ چھوڑے [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس قال تعدل بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیہا او ترفع لہ علیہا متاعہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وکل خطوۃ تمشیہا الی الصلوٰۃ صدقۃ وتمیط الاذی عن الطریق صدقۃ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ عن ابی ہریرۃ) علیٰ کل مسلم صدقۃ قیل ارأیت ان لم یجد قال یعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قیل أرأیت ان لم یستطع قال یعین ذا الحاجۃ الملہوف قیل لہ ارأیت ان لم یستطع قال یأمر بالمعروف او الخیر قیل أرأیت ان لم یفعل قال یمسک عن الشر (صحیح مسلم عن ابی موسیٰ) انہ خلق کل انسان من بنی آدم علی ستین وثلاثمائۃ مفصل فمن کبر اللہ...... عدد تلک الستین والثلاث مائۃ السلامی فانہ یمشی یومئذ وقد زحزح عن النار (صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ) یصبح علی سلامی من احدکم صدقۃ ...... ویجزئ من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی (صحیح مسلم عن ابی ذر رض)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون وقال خمروا الآنیۃ واجیفوا الابواب و اطفئوا المصابیح وفی روایۃ اطفئوا المصابیح باللیل اذا رقدتم واغلقوا الابواب واوکوا الاسقیۃ وخمروا الطعام والشراب ولو بعود یعرضہ (صحیح بخاری کتاب الاستئذان) وفی روایۃ واغلق بابک واذکر اسم اللہ واطفئ مصباحک واذکر اسم اللہ واوک سقاءک واذکر اسم اللہ وخمر اناءک واذکر اسم اللہ ولو تعرض علیہ شیئا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ وروی مسلم نحو ہذا فی صحیحہ فی کتاب الاشربۃ)

سال میں ایک رات ایسی آتی ہے کہ اس میں وبا نازل ہوتی ہے۔ وبا میں سے کچھ کھلے ہوئے مشکیزوں یا برتنوں میں داخل ہوجاتا ہے لہٰذا ڈھانکنا بہت ضروری ہے [۱]

رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے تو یہ آیتیں اس کے لئے کافی ہوجائیں گی [۲]

ساری رات نہ جاگے بلکہ رات کے کچھ حصّہ میں سوئے اور آرام کرے، دن کو روزی کمائے [۳] خصوصًا دن کے اوّل حصّہ میں کیوں کہ وہ برکت کا وقت ہے [۴]

دن اور رات کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھے، ان سے نصیحت حاصل کرے، اور شکر ادا کرے [۵]

ساری رات عبادت نہ کرے۔ اگر عبادت کرنی چاہے تو بہتر یہ ہے کہ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد آدھی رات تک سوئے، پھر تہائی رات قیام کرے۔ پھر رات کا چھٹا حصہ سوئے [۶]

دعاء کی قبولیت کے لئے رات کا آخری تہائی حصّہ بہت اچھا ہے، اس وقت دعاء کرنی چاہیئے [۷]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیھا وباء لا یمرّ باناء لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذٰلک الوباء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ بالآیتین من آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ (صحیح بخاری باب فضل سورۃ البقرۃ)

[۳] قال اللہ تعالیٰ وجعلنا اللیل لباسًا وجعلنا النھار معاشًا (النبأ ۔ ۹، ۱۰) جعل لکم اللیل والنھار لتسکنوا فیہ و لتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون (قصص ۔ ۷۳)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بورک لامتی فی بکورھا (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح وقال الحافظ قد اعتنی بعض الحفاظ بجمع طرقہ فبلغ عدد من جاء منہ من الصحابۃ نحو العشرین نفسا (فتح الباری جزء ۶ ص ۲۵۵)

[۵] قال اللہ تعالیٰ ومن رحمتہ جعل لکم اللیل والنھار .... ولعلکم تشکرون (قصص ۷۳) وھو الذی جعل اللیل والنھار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا (فرقان ۔ ۶۲) ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیٰت لاولی الالباب (آل عمران ۔ ۱۹۰)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد علیہ السلام کان ینام نصف اللیل و یقوم ثلثہ وینام سدسہ (صحیح بخاری)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیاء حین یبقی ثلث اللیل الاٰخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ (صحیح بخاری ابواب قیام اللیل وصحیح مسلم باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی الآخر اللیل)

رات کو مرغ کی اذان سنے تو یہ دعاء پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں[1]

رات کو گدھے یا کتے کی آواز سنے تو یہ دعاء پڑھے :۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (ترجمہ) میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں[2]

رات کو جب لوگوں کی آمدورفت ختم ہو جائے تو بہت کم باہر نکلے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی مخلوق باہر نکل پڑتی ہے (جن سے جان و مال کو خطرہ ہو سکتا ہے)[3]

رات کے وقت آنکھ کھلے تو یہ دعاء پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ:۔ کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ تمام کمزوریوں سے پاک ہے، کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ نہ نیکی کرنے کی طاقت کسی میں ہے اور نہ برائی سے بچنے کی قوت کسی میں ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔

جو شخص اس ثناء کو پڑھ کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہے یا اور کوئی دعاء مانگے تو اسکی دعاء قبول ہوگی، اگر نماز پڑھے تو نماز قبول ہوگی[4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ (زاد احمد "من اللیل") فسئلوا اللہ من فضلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم وروی احمد نحوہ۔ بلوغ الامانی جز ۱۴ صـ ۲۵۹ وسندہ صحیح)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) اذا سمعتم نباح الکلاب ونھاق الحمیر من اللیل فتعوذوا باللہ (مسند احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جز ۱۴ صـ ۲۶۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقلوا الخروج اذا ھدأت الرجل فان اللہ سبحانہ وتعالیٰ یبث فی لیلۃ من خلقہ ماشآء (مسند احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جز ۱۴ صـ ۲۶۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال لآ الٰہ الا اللہ .... ثم قال اللّٰھم اغفرلی اودعا استجیب فان توضأ قبلت صلوتہ (صحیح بخاری ابواب قیام اللیل باب فضل من تعار من اللیل فصلی)

رات کو عموماً گیارہ رکعت تہجد ادا کرے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ایک رکعت وتر پڑھے [۱]
اگر نیند کے غلبہ کی وجہ سے رات کا وظیفہ یا اس کا کوئی جزو چھوٹ جائے تو اُسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان ادا کرلے۔ دن کے وقت کا یہ عمل اس کے لئے رات ہی کا عمل سمجھا جائے گا [ع]

جمعہ

جمعہ کے دن نہائے، سر کو اچھی طرح دھوئے، مسواک کرے اور میسر ہو تو خوشبو بھی لگائے، تیل ڈالے پھر خوب صاف ستھرا لباس پہن کر جمعہ کی نماز کے لئے جائے۔ مسجد میں لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ دو آدمیوں میں تفریق نہ کرے، امام کے قریب جگہ لے، نوافل پڑھتا رہے، جب امام نکل آئے تو خاموش ہو کر بیٹھ جائے اور خطبہ سُنے۔ جب اذان ہو جائے تو کاروبار بند کردے، جمعہ کے دن کثرت سے دُرود پڑھتا رہے۔ صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے اگر جمعہ کا روزہ رکھے تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے [۲]
جمعہ کے دن کو روزہ کیلئے اور جمعہ کی رات کو قیام کے لئے خاص نہ کرے [۳]
جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر نہ بیٹھے [۴]
جمعہ کو بہترین و افضل ترین دن سمجھے [۵]

---

[۱] ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة (صحيح بخاری و صحیح مسلم)
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي .... احدى عشرة ركعة يسلم بين كل ركعتين و يوتر بواحدة (صحیح مسلم)

[۲] نوٹ:- جمعہ کے سلسلے میں جملہ حوالے جمعہ کے عنوان کے تحت پہلے بیان کر دئے گئے ہیں۔ صفحہ نمبر ۳۰۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔
يغسل فيه رأسه وجسده (صحیح بخاری کتاب الجمعة و صحیح مسلم) اكثروا على من الصلوة فيه- (ابوداؤد، سندہ صحیح۔ مرعاة ۳/۲۸۰)

[۳] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تختصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي ولا تخصوا يوم الجمعة من بين الايام الا ان يكون في صوم يصومه احدكم (صحیح مسلم کتاب الصوم)

[۴] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحلق قبل الصلوة يوم الجمعة (رواه الترمذی وابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاة جلد ۲ ص ۱۷۸)

[۵] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة (صحيح مسلم) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من افضل ايامكم يوم الجمعة (رواه ابوداؤد والنسائی عن اوس وسندہ صحیح۔ مرعاة جلد ۳ ص ۲۸۱)

[ع] من نام عن حزبه او عن شيء منه فقرأه فيما بين صلوة الفجر و صلوة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل (صحيح مسلم)

ہفتہ

صرف ہفتہ کو روزہ نہ رکھے اگر جمعہ کا روزہ رکھا ہو تو اس کے ساتھ ملا کر ہفتہ کا روزہ رکھ سکتا ہے [1]
اگر ہفتہ کے ساتھ اتوار کا روزہ رکھے تو زیادہ اچھا ہے تاکہ اہلِ کتاب کی مخالفت ہو اس لئے کہ وہ ان دونوں دنوں کو عید سمجھتے ہیں [2]

اہلِ مدینہ اگر ہر ہفتہ کو اشراق کے وقت مسجدِ قبا جا کر دو رکعت نماز ادا کریں تو بہت اچھا ہے [3]

اتوار

ہفتہ کے ساتھ ملا کر اتوار کا روزہ رکھنا بہت اچھا ہے [4]

پیر

پیر کے دن سب موحد بخش دیے جاتے ہیں سوائے ان دو شخصوں کے جو ایک دوسرے سے بغض رکھیں لہٰذا پیر کے دن دل صاف کرے، کسی سے بغض نہ رکھے۔ پیر کے دن روزہ رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ یہ ایک مبارک

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا یوم السبت (رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی وغیرہ و سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۲۹۰) لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت و یوم الاحد اکثر مما یصوم من الایام و یقول انہما عیدا المشرکین (ای الیہود والنصاریٰ) فانا احب ان اخالفہم (مسند احمد و صحیح ابن خزیمۃ و سندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ صـ ۲۲۵)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی مسجد قباء کل سبت ماشیا و راکبا (صحیح مسلم و صحیح بخاری) و فی روایۃ فیصلی فیہ رکعتین (صحیح مسلم) کان لا یصلی من الضحی الا فی یومین ..... یوم یاتی مسجد قباء (صحیح بخاری)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت و یوم الاحد اکثر مما یصوم من الایام و یقول انہما عید المشرکین (ای الیہود والنصاریٰ) فانا احب ان اخالفہم (مسند احمد و صحیح ابن خزیمۃ و سندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ صـ ۲۲۵)

دن ہے اور اس لئے بھی کہ اس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں [۱]

منگل

منگل کے دن پچھنے لگانے یا نہ لگانے کے سلسلے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ منگل کی اچھائی یا بُرائی کے سلسلے میں بھی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔

بدھ

جو شخص ماہِ رمضان، ماہِ شعبان اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھے تو گویا اس نے تمام سال روزے رکھے [۲]

نوٹ:۔ بدھ کے دن پچھنے لگانے یا نہ لگانے کے سلسلے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

جمعرات

جمعرات کے دن سب موحد بخش دیئے جاتے ہیں سوائے ان دو شخصوں کے جو ایک دوسرے سے بُغض رکھیں لہٰذا جمعرات کے دن دل کو صاف کر لے، کسی سے بُغض نہ رکھے۔ جمعرات کا روزہ رکھنا اچھا ہے اس

---

[۱] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت او انزل علی فیہ (صحیح مسلم کتاب الصوم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم الاثنین والخمیس فقیل یا رسول اللہ انک تصوم یوم الاثنین والخمیس فقال ان یوم الاثنین والخمیس یغفر اللہ فیہما لکل مسلم الا ذا ہاجرین (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد۲ صہ ۲۹۴) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم (رواہ الترمذی وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد۲ صہ ۲۸۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئاً الا رجلا کانت بینہ وبین اخیہ شحناء (صحیح مسلم کتاب البر باب النہی عن الشحناء)

[۲] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدہر فقال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدہر کلہ (رواہ ابو داؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد۲ صہ ۲۸۹)

لئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ؎۱
جہاں تک ہو سکے سفر کی ابتدا جمعرات سے کرے ؎۲
نوٹ :۔ ہفتہ کے دنوں یا راتوں میں مخصوص قسم کی نمازوں کے کا ذکر بعض کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن وہ تمام روایتیں گھڑی ہوئی ہیں۔ ان ایام و لیالی میں مخصوص طریقے سے مخصوص نمازوں کا پڑھنا بدعت ہے۔

مہینے

محرّم

محرّم کے مہینے میں روزے رکھنا بہت اچھا ہے اس لئے کہ رمضان کے بعد اس مہینے کے روزے سب سے بہتر ہیں ؎۳
محرم کی دس تاریخ (یعنی عاشوراء) کا روزہ رکھنے کا اہتمام کرے اس لئے کہ اس دن روزہ رکھنا بہت اچھا ہے ؎۴
اور اس لئے بھی کہ یہودی اس دن عید مناتے ہیں لہٰذا روزہ رکھ کر ان کی مخالفت کی جائے ؎۵

؎۱ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم يوم الاثنين والخميس (رواه احمد وابن ماجة وسنده صحيح ۔ مرعاة جلد۳ ص۲۹۴)
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان يعرض عملي وانا صائم (رواه الترمذي وسنده حسن ۔ مرعاة جلد۳ ص ۲۸۸) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك بالله شيئا الا رجلا كانت بينه وبين اخيه شحناء (صحيح مسلم كتاب البر)
؎۲ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يخرج يوم الخميس (صحيح بخاری)
؎۳ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد شهر رمضان صيام شهر الله المحرم (صحیح مسلم)
؎۴ قال ابن عباس رض ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى صيام يوم فضله على غيره الا هذا اليوم يوم عاشوراء وهذا الشهر يعني رمضان (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ للبخاری)
؎۵ كان يوم عاشوراء يوما تعظمه اليهود تتخذه عيدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموه انتم (صحیح مسلم)

یہودی عاشوراء کے دن عید بھی مناتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں لہٰذا اُن کی مزید مخالفت اس طرح کی جائے کہ دسویں تاریخ کے ساتھ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھا جائے [1]

عاشوراء کا روزہ رکھنے سے سالِ گذشتہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [2]

نوٹ:۔ مندرجہ بالا باتوں کے علاوہ محرم میں جو کچھ کیا جاتا ہے وہ سب بے ثبوت ہے خواہ وہ یکم محرم کو ہو یا دس محرم کو یا عشرہ محرم میں ہو یا پورے ماہ محرم میں۔ دس تاریخ کو توسیع طعام کی کوئی روایت ثابت نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اللہ کا مہینہ کہہ کر اس کی فضیلت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ لہٰذا محرم کے مہینہ میں خوشی وغیرہ کے تمام کام کئے جا سکتے ہیں [3]

محرم کا مہینہ حرمت والا مہینہ ہے اس مہینہ کا احترام کرے، اس مہینہ میں جنگ نہ کرے [4]

صفر

صفر کے مہینہ کو منحوس نہ سمجھے [5]

نوٹ:۔ صفر کے مہینہ میں جو کام۔ کئے جاتے ہیں وہ سب بدعت ہیں خواہ وہ تیرھویں تاریخ کو ہوں یا آخری بُدھ کے دن ہوں یا پورے مہینے میں کسی بھی دن ہوں۔

ربیع الاول و ربیع الآخر

ان مہینوں میں جو کام کئے جاتے ہیں وہ سب بے ثبوت ہیں۔

---

[1] حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء و امر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیہود والنصاریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام المقبل انشاء اللہ صمنا الیوم التاسع فلم یأت العام المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم) وقال ابن عباس خالفوا الیہود وصوموا التاسع والعاشر (عبد الرزاق جلد ۴ صہ ۲۸۷ وسندہ صحیح)

[2] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عاشوراء فقال یکفر السنۃ الماضیۃ (صحیح مسلم باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شہر رمضان شہر اللہ المحرم (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا اربعۃ حرم...... ومحرم (صحیح بخاری کتاب التفسیر)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدویٰ ولا صفر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جمادی الاولیٰ و جمادی الاخریٰ

ان مہینوں میں کوئی خاص کام کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

رجب

اس مہینہ میں مخصوص نمازیں مثلاً لیلۃ الرغائب کی نمازیں، مخصوص روزے مثلاً ہزاری روزہ وغیرہ اور ان کے علاوہ جتنے بھی کام کئے جاتے ہیں سب بے ثبوت ہیں۔ لیلۃ الرغائب کی کوئی حقیقت نہیں البتہ یہ مہینہ حرمت والا ہے اس مہینہ کا احترام کرے، اس مہینہ میں جنگ نہ کرے [1]

شعبان

شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے رکھنا اچھا ہے [2] اس لئے کہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف اعمال بلند کئے جاتے ہیں [3]

نصف شعبان (یعنی ۱۵ شعبان) کو روزہ رکھنا بہت اچھا ہے۔ اگر کسی وجہ سے ۱۵ شعبان کو روزہ نہ رکھا ہو تو رمضان کے بعد اس ایک روزے کے بدلے میں دو روزے رکھ لینے چاہئیں [4]

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منها اربعة حرم..... ورجب (صحیح بخاری کتاب التفسیر)

[2] قالت عائشۃ رض ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شهر الا رمضان وما رأيته اكثر صياما منه فی شعبان وفی روایۃ لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شهراً اکثر من شعبان (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] عن اسامۃ قلت یا رسول اللہ لم ارک تصوم من شهر من الشهور ما تصوم من شعبان قال ذلك شهر يغفل الناس عنه بين رجب ورمضان وهو شهر ترفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان يرفع عملی وانا صائم (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۶۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل اصمت سرر هذا الشهر (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ أصمت من سرر شعبان (صحیح مسلم) وفی روایۃ اصمت من سرر هذا الشهر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شهر) فاذا افطرت فصم يومين (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ فاذا افطرت من رمضان فصم يومين مكانه (صحیح مسلم)

نصف شعبان (یعنی ۱۵ تاریخ) کے بعد روزے نہ رکھے [1]

۳۰ شعبان کو یکم رمضان کے شبہ میں روزہ نہ رکھے [2]

۲۹ شعبان کو اگر ابر ہو اور چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کرے [3]

شعبان کے چاند کو اہتمام کے ساتھ دیکھے اور پھر رمضان کے لئے شعبان کی تاریخیں گنتا رہے [4]

رمضان کی پیشوائی کی نیت سے شعبان کے آخر میں ایک یا دو روزے نہ رکھے سوائے ان روزوں کے جن کو وہ پابندی سے رکھتا رہا ہو۔ (مثلاً پیر یا جمعرات کا روزہ) [5]

نوٹ:۔ شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت میں چند احادیث مروی ہیں لیکن بقول علامہ ابن دحیہ سب ضعیف ہیں۔ اس مہینہ میں پندرھویں رات کی یا اس کے علاوہ کسی اور رات کی عبادت کے سلسلہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔ پندرھویں رات کی عبادت کے سلسلے میں جو حدیث مروی ہے وہ موضوع ہے۔ اس رات کو قبرستان جانا بھی ثابت نہیں۔ شعبان کے مہینے میں روزوں کے علاوہ اور تمام باتیں من گھڑت ہیں [6]

یہ روایت بھی صحیح نہیں کہ اس ماہ میں آئندہ سال مرنے والوں کے نام لکھ کر ملک الموت کو دے دئے جاتے ہیں [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتصف شعبان فلا تصوموا (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۱۱)

[2] قال عمار بن یاسرؓ من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۱۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہٖ وافطروا لرؤیتہٖ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ھلال شعبان لرمضان (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۱۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا أن یکون رجل کان یصوم صوماً فلیصم ذالک الیوم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] مرعاۃ جلد ۳ صہ ۲۳۸ و ۳۴۹

[7] مرعاۃ جلد ۴ صہ ۲۶۷

رمضان

رمضان کے مہینے کو بابرکت اور عید کا مہینہ سمجھے [1]

پورے رمضان کے مہینے کے روزے رکھے۔ رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا فرض ہے [2]

رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز اور طلوع صبح صادق کے درمیان کسی بھی وقت گیارہ رکعت پڑھے۔ ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کرنے سے تمام پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں [3]

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے، عبادت کے لئے کمر بستہ ہوجائے، راتوں کو جاگے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگائے [4]

اگر رمضان کے درمیانی عشرہ اور آخری عشرہ دونوں میں اعتکاف کرے تو زیادہ اچھا ہے [5]

اگر سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ کرسکے تو آئندہ سال بیس دن اعتکاف کرے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شہر مبارک (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص ۲۰۰) شہران لا ینقصان شہرا عید رمضان وذوالحجۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] قال اللہ تعالیٰ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ (البقرۃ۔ ۱۸۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری) وقالت عائشۃ ما کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر وفی روایۃ کان اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما (صحیح بخاری)

[6] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فسافر عاما فلم یعتکف فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین (رواہ النسائی وابوداؤد وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۵/۱۹۰)

اگرکسی وجہ سے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف پورا نہ کرسکے تو شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے [1]

رمضان کے آخری عشرہ میں ایک رات ہوتی ہے جسے لیلۃ القدر یا لیلۂ مبارکہ کہتے ہیں۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے افضل ہے۔ اس رات کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرے یعنی پانچ راتوں کو جاگے اور قیام کرے۔ اس رات کو ایمان اور احتساب کے ساتھ نماز پڑھنے سے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں [2]

لیلۃ القدر میں یہ دعا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، مجھے معاف کردے [3]

اگر ۲۹ تاریخ کو ابر کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو تیسویں تاریخ کا روزہ رکھے، محض شک کی وجہ سے روزہ نہ چھوڑے [4]

رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ملتا ہے [5]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان ... فلما انصرف من الغداء بصر اربع قباب فقال ماھذا فاخبر ..... فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی آخر العشر من شوال (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ٥ وما ادراك ما لیلۃ القدر ٥ لیلۃ القدر خیر من الف شھر (قدر ا تا ۳) وقال اللہ تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ (دخان۔۲) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہٗ) من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری)

[3] قالت عائشۃ یارسول اللہ أرأیت ان علمت ای لیلۃ القدر ما اقول فیھا، قال قولی اللّٰھم .... (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات واحمد وغیرہ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صہ ۳۰۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان حجۃ (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہٗ)

شوال

عید الفطر شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر ہوتی ہے [۱]۔

عید الفطر کے دن عید گاہ روانہ ہونے سے پہلے زکوٰۃ الفطر ادا کرے یعنی فی کس ایک صاع طعام ادا کرے۔ (ایک صاع گیہوں = ۲½ کلوگرام گیہوں) عید کے دن عمدہ لباس پہنے، پھر طاق کھجوریں کھا کر عیدگاہ جائے، راستہ میں بلند آواز سے تکبیریں پڑھتا رہے۔ عید گاہ میں امام کے سامنے نیزہ یا برچھی گاڑ دی جائے۔ عید گاہ پہنچ کر عید کی دو رکعتیں امام کے ساتھ ادا کرے۔ امام پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں زائد کہے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں زائد کہے۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرے۔ امام کو چاہیئے کہ پہلی رکعت میں سورۂ قٓ اور دوسری رکعت میں سورۂ قمر پڑھے یا پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری میں سورۂ غاشیہ پڑھے۔ نمازِ عید کے لئے نہ اذان دی جائے اور نہ اقامت کہی جائے۔ نماز کے بعد امام مقتدیوں کے مقابل کھڑے ہو کر خطبہ دے۔ مقتدی صفوں میں بدستور بیٹھے رہیں۔ نماز طویل ہو اور خطبہ مختصر۔ خطبہ میں فوجی اور غیر فوجی اہم کاموں کا حکم دے۔

عورتیں اور لڑکیاں بھی عید گاہ میں حاضر ہوں۔ اگر اذیت ماہانہ کی وجہ سے نماز میں شریک نہ ہو سکیں تو علیحدہ بیٹھ جائیں لیکن مسلمین کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتی رہیں اور اُن کی دعاء کے ساتھ دعاء مانگیں۔ اگر عورتوں کو خطبہ کی آواز نہ پہنچے تو امام کو چاہیئے کہ عورتوں کے قریب جا کر ان کو بھی وعظ و نصیحت کرے۔ امام کو چاہیئے کہ خطبہ کے آخر میں دعائیں مانگے۔

خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد تمام لوگ راستہ بدل کر اپنے اپنے گھر واپس چلے جائیں۔ نہ عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز پڑھے نہ عید کی نماز کے بعد۔ عید کی نماز دو رکعت فرض ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو اشراق کی نماز کا ہے۔

جب عید کے دن کسی سے ملاقات کرے تو یہ کہے: تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکَ (اللہ ہم سے اور آپ سے (نمازِ عید وغیرہ) قبول فرمائے۔

---

[۱] ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون انھم رأوا الھلال فامرھم ان یفطروا واذا اصبحوا أن یغدوا الی مصلاھم (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح مرعاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۳۴۶)

اگر ہلالِ عید کی اطلاع دیر میں پہنچے اور عید کی نماز کا وقت نکل چکا ہو تو دوسرے روز یعنی ۲ر شوال کو عید گاہ جا کر عید کی نماز ادا کرے لیکن ہلالِ عید کی اطلاع ملتے ہی روزہ افطار کرلے۔

عید کے دن خوشی اور مسرت کا اظہار کرے۔ عید کے دن خصوصاً عید الفطر پر جنگی کھیلوں کا مظاہرہ کرے۔ عید کے دن اگر بچے گائیں اور دف بجائیں تو کوئی حرج نہیں۔ عید اس دن منائے جس دن سب مسلمین منائیں۔ عید کی نماز مسجد میں نہ پڑھے۔

عید کو خیر و برکت اور مغفرت کا دن سمجھے اور عید گاہ پہنچ کر ہی اس کی خیر و برکت اور مغفرت کا امیدوار رہے [۱]

عید الفطر کے دن روزہ رکھنا حرام ہے [۲]

ششش عید کے روزے: جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر پھر شوال میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سال بھر روزے رکھے [۳]

اگر کسی وجہ سے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف پورا نہ کرسکے تو شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے [۴]

ذوالقعدہ

ذوالقعدہ کے مہینہ میں کسی قسم کی کوئی مخصوص عبادت مسنون یا جائز نہیں۔ یہ حرمت والا مہینہ ہے [۵]

---

[۱] تمام حوالوں کے لئے آداب عید صفحہ ۲۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

[۲] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر (صحیح مسلم)

[۴] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان .... فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی آخر العشر من شوال (صحیح بخاری)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا اربعۃ حرم ...... ذوالقعدہ (صحیح مسلم)

ذوالحجہ

ذوالحجہ کے مہینہ کو عید کا مہینہ سمجھے [1]

یہ حرمت والا مہینہ ہے [2]

ذوالحجہ کا پہلا عشرہ بہت فضیلت والا عشرہ ہے۔ اس عشرہ میں نیک اعمال دوسرے ایام کے نیک اعمال سے زیادہ افضل ہیں سوائے جہاد کے جس میں آدمی اپنی جان اور اپنا مال دونوں قربان کر دے۔ لہٰذا اس عشرہ میں کثرت سے نیک اعمال کرے [3]

ان دس دنوں میں کثرت سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھتا رہے [4]

یوم عرفہ اس ماہ کی ۹ تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔ یہ بہت فضیلت والا دن ہے۔ اس دن نہائے اور روزہ رکھے۔ اس دن روزہ رکھنے سے سال گذشتہ اور سال آئندہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن حاجی کو دورانِ حج عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا چاہیئے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہران لا ینقصان شہرا عید رمضان وذوالحجۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا اربعۃ حرم...... وذوالحجۃ (صحیح بخاری تفسیر سورۃ التوبۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما العمل فی ایام العشر افضل من العمل فی ھذہ؟ قالوا ولا الجہاد؟ قال ولا الجہاد الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع بشیء (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکثروا فیہن من التہلیل والتحمید (رواہ ابوعوانۃ عن ابن عمرؓ من طریق موسیٰ بن ابی عائشۃ عن مجاہد سکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری کتاب العیدین جزء ۲ صہ ۱۱۳) ما من ایام اعظم عند اللہ ولا احب الیہ من العمل فیہن من ھذہ الایام العشر فاکثروا فیہن من التہلیل والتکبیر والتحمید (رواہ احمد عن ابن عمرؓ وسندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۶ صہ ۱۶۸)۔ نوٹ:۔ الفاظ تکبیر کے سلسلے میں مرفوعاً کوئی حدیث صحیح نہیں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے موقوفاً یہ الفاظ مروی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ حضرت سلمانؓ سے موقوفاً امام عبدالرزاق نے یہ الفاظ روایت کئے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا (فتح الباری جزء ۲/۱۱۵) مصنف عبدالرزاق جو حال ہی میں بیروت سے شائع ہوئی ہے اس میں حضرت سلمان کی مذکورہ روایت نہیں ملی۔

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام یوم عرفۃ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ (صحیح مسلم باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ) ان الناس شکوا فی صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفات فارسلت میمونۃ الیہ بحلاب وھو واقف فی الموقف فشرب منہ (صحیح بخاری کتاب الصیام) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۵ صہ ۱۴۲) سأل رجل علیاً عن الغسل فقال اغتسل کل یوم ان شئت قال لا، الغسل الذی ھو الغسل، قال یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ ویوم النحر ویوم الفطر (بیہقی ۳/۲۷۸۔ سندہ صحیح)

عیدالاضحیٰ

اس مہینہ کی دس تاریخ کو عیدالاضحےٰ ہوتی ہے۔ عیدالاضحےٰ کے آداب پہلے زیر عنوان آداب عید صفحہ ۲۱۳ پر اور زیر عنوان آداب شوال بسلسلہ عید الفطر صفحہ ۳۸۱ پر بیان کردیے گئے ہیں۔ عیدالاضحےٰ کے دن نمازِ عید اور خطبہ کے بعد گھر لوٹ کر قربانی کرے لہ

قربانی کی دعا، آداب قربانی میں صفحہ ۵۱۶ پر نقل کردی گئی ہے۔

عیدالاضحےٰ کے دن بغیر کچھ کھائے عیدگاہ جائے۔ واپس آکر قربانی ذبح کرنے کے بعد کھائے ٢ه

جو شخص قربانی کا ارادہ کرے وہ ذوالحجہ کے شروع ہونے کے بعد جب تک قربانی نہ ہو جائے نہ ناخن کترے اور نہ بال یا رواں کترے ٣ه

اگر کسی شخص کو قربانی کی وسعت نہ ہو تو وہ بھی ایسا ہی کرے، پھر نمازِ عید کے بعد بال کترے، ناخن کترے مونچھیں کترے اور ناف کے نیچے کے بال مونڈے تو اسے بھی قربانی کا ثواب مل جائے گا ٤ه

عیدالاضحیٰ کے دن روزہ نہ رکھے، عیدالاضحےٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے ٥ه

۱۰ ذوالحجہ کو یومِ حج اکبر کہتے ہیں ٦ه

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ فی یومنا ھذا أن نصلی ثم نرجع فننحر (صحیح بخاری)

٢ه لا یأکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاضحیٰ حتی یرجع (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۳۳۸ وبلوغ ۶/۱۲۹) لا یأکل یوم النحر حتی یذبح (ابوداؤد طیالسی ص ۱۰۹ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی ۱/۱۵۲)

٣ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلت العشر وارادا احدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہٖ وبشرہٖ شیئًا وفی روایۃ فلا یأخذن من شعرہٖ ولا من اظفارہٖ شیئًا حتی یضحی (صحیح مسلم)

٤ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۳۶۸)

٥ه نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صومین یوم الفطر ویوم الاضحیٰ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

٦ه قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذان من اللہ ورسولہٖ الی الناس یوم الحج الاکبر (التوبۃ۔ ۳) بعث ابوبکر مؤذنین یوم النحر (صحیح بخاری تفسیر سورۃ التوبۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای یوم ھذا قالوا ھذا یوم النحر قال ھذا یوم الحج الاکبر (رواہ البخاری تعلیقًا فی کتاب المناسک فی باب الخطبۃ منیٰ ورواہ ابوداؤد وابن ماجۃ موصولًا۔ سکت علیہ الحافظ فتح الباری جزء ۳ ص ۳۲۵ وجزء ۹ ص ۳۱)

ایامِ تشریق ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ رذوالحجہ کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ ان ایام میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا رہے، لیکن ان ایام میں روزہ نہ رکھے۔ ان ایام میں صرف وہ شخص روزہ رکھے جس نے حج تمتع کیا ہو، اور وہ کسی مجبوری سے قربانی نہ کر سکا ہو[۱]

۹ رذوالحجہ تا ۱۳ رذوالحجہ یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق کو ایام عید سمجھے[۲]

۸ رذوالحجہ تا ۱۲ ر یا ۱۳ رذوالحجہ ۸ رذوالحجہ سے ۱۲ یا ۱۳ رذوالحجہ تک ایام حج ہیں[۳]

مہینے

مہینوں کا حساب چاند کی رویت سے کرے[۴]

مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا[۵]

کل مہینے بارہ ہیں۔ اسلام میں لوند کا کوئی مہینہ نہیں ہوتا یعنی ۱۳ مہینے کبھی نہیں ہوتے[۶]

کسی مہینے کو آگے پیچھے نہ کرے[۷]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذکروا اللہ فی ایام معدودات (البقرۃ-۲۰۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر للہ (صحیح مسلم کتاب الصوم) قال اللہ عزوجل فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج (البقرۃ-۹۶) عن عائشۃ رض وابن عمر رض قالا لم یرخص فی ایام التشریق ان یصمن الا لمن لم یجد الھدی (صحیح بخاری کتاب الصوم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ ویوم النحر وایام التشریق عیدنا اھل الاسلام (رواہ احمد والترمذی وغیرہ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ ص ۱۴۳)

[۳] حوالہ کے لئے حج کا عنوان ملاحظہ فرمائیں۔

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج (البقرۃ ۱۸۹) وقال اللہ عزوجل ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب (یونس-۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر ھکذا وھکذا یعنی مرۃ تسعۃ وعشرون ومرۃ ثلاثین (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[۶] قال اللہ تعالیٰ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا (التوبۃ-۳۶)

[۷] قال اللہ تعالیٰ انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر (التوبۃ-۳۷)

ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کا یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کا خصوصیت کے ساتھ احترام کرے، گناہوں سے بچے [1]

ان چار مہینوں میں جنگ سے اجتناب کرے [2]

لیکن اگر دشمن ان مہینوں کا احترام نہ کرے اور جنگ کی ابتداء کرے تو پھر مسلمین بھی جنگ کر سکتے ہیں [3]

بارہ مہینے مسلسل روزے نہ رکھے [4]

اگر نفل روزوں کی کثرت کا شوق ہو تو ایک دن بیچ روزہ رکھے۔ یہ روزے افضل ترین ہیں، ان سے زیادہ نہ رکھے [5]

ہر مہینہ میں تین روزے رکھ لینا بہت اچھا ہے [6]

اگر یہ روزے ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو رکھے جائیں تو بہتر ہے [7] ان روزوں کو ایام بیض کے

---

[1] قال الله الرحمٰن الرحیم منها اربعة حرم ذٰلك الدین القیم فلا تظلموا فیهن انفسكم (التوبة۔ ۳۶) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم منها اربعة حرم ثلاث متوالیات ذوالقعدة وذوالحجة والمحرم ورجب (صحیح بخاری تفسیر سورة التوبة)

[2] قال الله تبارك وتعالیٰ قل قتال فیه كبیر (البقرة۔ ۲۱۷)

[3] قال الله تبارك وتعالیٰ الشهر الحرام بالشهر الحرام والحرمات قصاص (البقرة۔ ۱۹۴)

[4] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صام من صام الابد (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صم یومًا وافطر یوما...... وهو افضل الصیام...... لا افضل من ذٰلك...... ولا تزد علیه...... لا صوم فوق صوم داؤد علیه السلام شطر الدهر صم یوما وافطر یوما (صحیح بخاری كتاب الصوم وروی مسلم نحوہٗ)

[6] سالت معاذة رض عائشة رض اكان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم من كل شهر ثلاثة ایام قالت عائشة رض نعم...... لم یكن یبالی من ای ایام الشهر یصوم (صحیح مسلم)

[7] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباذر رض اذا صمت من الشهر ثلاثة ایام فصم ثلث عشرة و اربع عشرة وخمس عشرة (رواہ الترمذی والنسائی وسندہ صحیح۔ مرقاة المفاتیح شرح مشكوٰة المصابیح جلد ۴ صفحہ ۲۸۸)

روزے کہتے ہیں، جو شخص یہ روزے رکھ لے اس نے گویا سال بھر روزے رکھے لہ

اگر پچھنے لگانے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کسی بھی مہینے کی ۱۷، ۱۹، یا ۲۱ تاریخ کو لگائے لہ

رؤیتِ ہلال (چاند دیکھنا)

جب ہلال (یعنی نیا چاند) دیکھے تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔

ترجمہ: اے اللہ، اس چاند کو امن وایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر نکال (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے[٣]

۲۹ تاریخ کو بغیر چاند دیکھے چاند کی رویت تسلیم نہ کرے۔ اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کرے لہ

شعبان کے چاند کو اہتمام کے ساتھ دیکھے اور تاریخیں یاد رکھے تاکہ رمضان کے چاند میں غلطی نہ ہو ۵

جب دو مسلم چاند کی گواہی دیں تو رویت تسلیم کرے لہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر صیام الدہر ایام البیض صبیحۃ ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ (رواہ النسائی عن جریر وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صہ ۲۸۸)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاءً من کل داءٍ (رواہ ابوداؤد ورجالہٗ ثقات نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار جزء ۸ ص ۳۰۷ وسندہٗ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ)

سے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأی الہلال قال اللّٰھم ... (رواہ الترمذی وسندہٗ حسن۔ بلوغ جزء ۱۴ صہ ۱۵۸) عمل ابن السنی

کہ قال اللہ تبارک وتعالی یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس (البقرۃ ۔ ۱۸۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (صحیح بخاری) ان اللہ قد أمدہ لرؤیتہٖ فان اغمی علیکم فاکملوا العدۃ (صحیح مسلم)

ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ہلال شعبان لرمضان (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح مرعاۃ جلد ۳ صہ ۲۱۲)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شہد شاھدان مسلمان فصوموا وافطروا (رواہ احمد واسنادہٗ صحیح ارواء الغلیل جزء ۴ صہ ۱۷) وقال الحارث عہد الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننسک للرؤیۃ فان لم نرہ وشہد شاھدا عدل نسکنا بشہادتہما (رواہ ابوداؤد فی کتاب الصیام وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۹ صہ ۲۶۷)

۲۹ رشعبان کو اگر چاند کی رویت میں شک ہو تو اگلے دن روزہ نہ رکھے [۱]

قرب وجوار کی رویت تسلیم کرے [۲]

اگر ۲۹ رکو چاند دکھائی نہ دے تو ۳۰ رکو بڑا چاند دیکھ کر اسے ۲۹ رتاریخ کا چاند تسلیم نہ کرے بلکہ اُسے اسی رات کا چاند تسلیم کرے [۳]

کسی بھی تاریخ کا چاند ہو جب چاند پر نظر پڑے تو اس کی بُرائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے [۴]

ابر و باد

بارش اور گرج چمک

جب بارش ہو تو بارش کے کچھ قطرات کو اپنے جسم پر برسنے دے [۵]

جب بارش ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا

ترجمہ:۔ اے اللہ! نفع بخش بارش برسا [۶]

---

[۱] قال عمار من صام الیوم الذی یشك فیه فقد عصیٰ ابا القاسم صلی اللہ علیه وسلم (رواہ ابوداؤد و الترمذی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صـ ۲۱۴)

[۲] جاء اعرابیان فشهدا انهما اهلاه بالامس عشیة فامر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یفطروا (رواہ احمد وسندہٗ حسن ثابت۔ بلوغ جزء ۹ صـ ۲۶) وقال صحابی غم علینا هلال شوال فاصبحنا صیاما فجاء ركب من آخر النهار فشهدوا انهم راوا الهلال بالامس فامر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أن یفطروا من یومهم وان یخرجوا العید هم من الغد (رواہ احمد وسندہٗ حسن بلوغ جزء ۹ صـ ۲۶۶ وروی نحوہٗ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۳۴۶)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ مدہ للرؤیة فهو للیلة رأیتموہ (صحیح مسلم)

[۴] نظر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی القمر فقال یا عائشة استعیذی باللہ من شر هٰذا فان هٰذا هو الغاسق اذا وقب (رواہ الترمذی والنسائی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۸ صـ ۲۵۲)

[۵] حسر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثوبهٗ حتی اصابهٗ من المطر قلنا لم صنعت هٰذا قال لانهٗ حدیث عهد بربه تعالیٰ (صحیح مسلم کتاب الاستسقاء)

[۶] کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا رأی المطر قال اللهم صیبا نافعا (صحیح بخاری کتاب الاستسقاء)

جب بادل گرجے تو یہ دُعا پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ:- اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے نہ مار اور نہ اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک کر بلکہ اس سے پہلے ہی ہم کو عافیت دے دے ۔[۱]

جمعہ کے خطبہ میں اگر کوئی شخص بارش کے لئے دعا کرائے تو ہاتھ اٹھا کر تین دفعہ یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا یا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا

ترجمہ :- اے اللہ ! ہم پر بارش برسا ۔[۲]

اگر یہ خواہش ہو کہ شہر میں بارش نہ ہو بلکہ جنگلوں میں، کھیتوں میں بارش ہو تو یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

ترجمہ:- اے اللہ! ہمارے ارد گرد (برسا) ہم پر نہ (برسا)۔ اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑوں پر، وادیوں میں اور درخت کے اُگنے کے مقامات پہ (برسا) ۔[۳]

---

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللّٰھم .... الخ (رواہ احمد والترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ۴۰۶ و بلوغ الامانی جزء ۴ صـ۲۵۸)

[۲] رجل دخل المسجد یوم جمعۃ .... و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب .... قال .... ادع اللہ یغیثنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللّٰھم اغثنا .... الخ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ اللّٰھم اسقنا (صحیح بخاری)

[۳] قال رجل (و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب) .... ادع اللہ یمسکھا عنا قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللّٰھم حوالینا......... ...... (صحیح بخاری کتاب الاستسقاء باب الاستسقاء فی خطبۃ الجمعۃ غیر مستقبل القبلۃ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ الاستسقاء)

اَبر اور آندھی

جب ابر یا آندھی آئے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے [1]

جب بارش ہونے لگے تو خوشی محسوس کرے [2] (کہ اللہ تعالیٰ نے عذاب نہیں بھیجا)

جب آندھی چلے تو یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔

ترجمہ :- اے اللہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس آندھی کی بھلائی کا، اس بھلائی کا جو اس آندھی میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس آندھی کی بُرائی سے، اس بُرائی سے جو اس آندھی میں ہے اور اس بُرائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے [3]

آندھی کو بُرا نہ کہے نہ اس پر لعنت بھیجے کیوں کہ وہ رحمت بھی لے کر آتی ہے اور عذاب بھی اور وہ مامور من اللہ ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے تو اگر وہ چیز لعنت کی مستحق نہ ہو تو لعنت لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے [4]

جب آندھی چلے اور شدید تاریکی چھا جائے تو سورۂ الفلق اور سورۂ الناس پڑھے [5]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأی غیما او ریحا عرف فی وجھہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اذا تخیلت السماء تغیر لونہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] فاذا امطرت سُرّ بہ و ذھب عنہ ذلک (صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ الاستسقاء) وفی روایۃ سُرّی عنہ (صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ الاستسقاء)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عصفت الریح قال اللّٰھم انی ...... (صحیح مسلم کتاب الاستسقاء)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الریح من روح اللہ تأتی بالرحمۃ و بالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ من خیرھا وعوذوا بہ من شرھا (رواہ الشافعی فی الام وفی المسند وابوداؤد فی کتاب الادب وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۳۰۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوا الریح فانھا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ (رواہ الترمذی فی باب اللعنۃ من ابواب البر والصلۃ واخرجہ ابوداؤد فی الادب وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ $\frac{۳}{۳۰۴}$۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۱}{۴۸۰}$)

[5] غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ بـ (اعوذ برب الفلق) و (اعوذ برب الناس) [ابوداؤد۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح ابی داؤد $\frac{۱}{۲۷۵}$)

جب ابر آتا ہوا دیکھے تو سب کام چھوڑ دے اور اس کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس شر سے جو اس ابر میں ہے [1]

جب ابر کھل جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے [2] (یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اپنی رحمت سے نوازا)

جسم، اعضائے جسم اور اُن کے متعلقات

جسم

عبادت شاقہ سے جسم کو تکلیف نہ پہنچائے [3]

ہر مسلم کو چاہیئے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور نہائے [4]

مردوں کو چاہیئے کہ بدن پر زعفران نہ ملیں [5]

عورتوں کو چاہیئے کہ بدن کو نہ گودیں اور نہ گدوائیں [6]

---

[1] اذا أبصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناشئاً من السمآء تعنی السحاب ترک عملہ واستقبلہ فقال اللّٰھم...... الخ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب وسکت علیہ ھو والمنذری۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۵۰۴ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{1}{482}$)

[2] فان کشفہ حمد اللہ (رواہ احمد بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۵۷ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{1}{482}$)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولجسدک علیک حقا (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علیٰ کل مسلم أن یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوماً یغسل فیہ راسہ وجسدہ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ وصحیح مسلم)

[5] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر اپنے جسم میں کوئی خرابی دیکھے تو اس شخص پر نظر کرے جس کے جسم میں زیادہ خرابی ہو۔[1]

دل

دل کی پاکیزگی کا بہت خیال رکھے، تمام اعمال کی اصلاح دل کی پاکیزگی پر موقوف ہے۔[2]
نصیحت کی بات دل سے سنے۔[3]
عبادت حضورِ قلب کے ساتھ کرے۔[4]
نوٹ:۔ دل کے بقیہ آداب "وسوسہ" اور "تقوای" کے عنوانات میں صفحہ ۷، اور صفحہ ۶۱۵ پر دیکھیں۔

مُنہ (دہانہ)

منہ کو مسواک سے صاف کرتا رہے خاص طور پر جب سو کر اٹھے تو اچھی طرح سے مسواک کر کے منہ کو صاف کرے۔[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الیٰ من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الیٰ من ھو اسفل منہ (صحیح بخاری کتاب الرقاق ورواہ مسلم نحوہٗ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب (صحیح بخاری کتاب الایمان، وصحیح مسلم کتاب البیوع)

[3] قال اللہ تعالیٰ ان فی ذالک لذکرای لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید ○ (قٓ۔ ۳۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الاحسان) ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان)

[5] قال ابو موسیٰ دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطرف السواک علی لسانہ (صحیح مسلم باب السواک) وفی روایۃ یقول اُع اُع والسواک فی فیہ کانہ یتھوع (صحیح بخاری باب السواک) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک (صحیح مسلم عن ابی حذیفۃ)

کان

دوسروں کے راز کی بات چپکے سے نہ سُنے لہ

نوٹ :۔ کانوں کے جملہ آداب "سُننا" کے عنوان میں صفحہ (۴۱۲) پر ملاحظہ فرمائیں۔

دانت

دانتوں کو مسواک سے صاف کرتا رہے ۲ہ

عورتوں کو چاہیئے کہ دانتوں میں سوہن نہ کریں یعنی دانتوں میں خلاء نہ پیدا کریں ۳ہ

دانت سے ذبح نہ کرے ۴ہ

ناک

ناک میں پانی ڈال کر ناک کو صاف کرتا رہے ۵ہ

اگر ناک کٹ جائے تو سونے کی ناک لگانے میں کوئی حرج نہیں ۶ہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استمع الیٰ حدیث قوم وھم لہ کارھون اولیفرون منہ صب فی اذنیہ الآنک (صحیح بخاری کتاب التعبیر باب من کذب فی حلمہ)

۲ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب ... والسواک (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

۳ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ وفی روایۃ والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۴ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انھر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس السن والظفر (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

۵ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب .... واستنشاق الماء (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

۶ہ ان عرفجۃ اصیب یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من ذھب (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۷ صہ ۲۷۲)

بدن کے جوڑ

جوڑوں کو دھوتا رہے [1]

بدن میں ۳۶۰ جوڑ ہیں، ہر جوڑ پر ہر روز ایک نیکی واجب ہوتی ہے لہٰذا روزانہ خوب نیکیاں کرے مثلاً اللہ اکبر کہے، الحمد للہ کہے، امر معروف کرے، برائی سے روکے، راستے سے ایذا دینے والی چیز ہٹائے وغیرہ وغیرہ۔ جو شخص ہر روز ۳۶۰ نیکیاں کرے تو اس نے اپنے کو دوزخ سے بچالیا۔ اگر اشراق کی دو رکعت پڑھ لے تو وہ ان تمام نیکیوں کے لئے کافی ہو جائیں گی [2]

بغل

بغل کے بالوں کو اکھاڑتا رہے [3]

بغل کے بال اکھاڑنے میں چالیس دن سے زیادہ کا وقفہ نہ ہو [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب .... وغسل البراجم (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ خلق کل انسان من بنی آدم علی ستین وثلاثمائۃ مفصل فمن کبر اللہ وحمد اللہ .... عدد تلک الستین والثلاثمائۃ السلامی فانہ یمشی یومئذ وقد زحزح نفسہ عن النار وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ صدقہ کل یوم تطلع فیہ الشمس (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ان اسم الصدقہ یقع علی کل نوع من المعروف) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویجزی من ذلک رکعتان یرکعھما من الضحیٰ (صحیح مسلم عن ابی ذرؓ کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب .... ونتف الابط (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)

[4] وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)

شرم گاہ

اپنے لڑکوں کی ختنہ کرائے [۱]

کسی دوسرے کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے [۲]

اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ کسی کے سامنے اپنی شرم گاہ نہ کھولے بلکہ تنہائی میں بھی نہ کھولے کیوں کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے [۳]

ران

نہ اپنی ران کسی کے سامنے کھولے، نہ کسی کی ران دیکھے [۴]

زیر ناف

ناف کے نیچے کے بالوں کو مونڈ دیا کرے۔ ان بالوں کے مونڈنے میں چالیس دن سے زیادہ وقفہ نہ کرے [۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس، الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار و نتف الابط (صحیح بخاری کتاب اللباس و صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل إلی عورۃ الرجل ولا المرأۃ إلی عورۃ المرأۃ (صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملکت یمینك قال (جد بہز بن حکیم) قلت یا رسول اللہ إذا کان احدنا خالیا قال اللہ احق ان یستحیی من الناس (رواہ ابوداؤد فی کتاب اللباس والترمذی فی ابواب الاستئذان والآداب وحسنہ)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجرھد اما علمت ان الفخذ عورۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی ومالك وسندہ صحیح۔ بلوغ ۳/۸۴ ورواہ الحاکم ۴/۱۸۰ وصححہ ھو والذھبی)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس الختان والاستحداد (صحیح بخاری کتاب اللباس و صحیح مسلم کتاب الطہارۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ: قص الشارب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وحلق العانۃ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ) وقت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ ان لا نترك اکثر من اربعین لیلۃ (صحیح مسلم)

چہرہ

عورت کو چاہیئے کہ چہرہ پر سے بالوں کو نہ نوچے[1]

کسی کے چہرہ پر نہ مارے[2]

نامحرم کے چہرے کو نہ دیکھے، اگر اتفاقاً ناگہانی طور پر نگاہ پڑ جائے تو فوراً نگاہ پھیرلے[3]

زبان

زبان کو مسواک سے صاف کرتا رہے[4]

زبان سے جہاد کرے (یعنی تبلیغ اسلام کرے)[5]

نوٹ:۔ زبان کے باقی آداب "بات کرنا" کے عنوان میں صفحہ ۴۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلۃ .... والنامصات المتنمصات (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ ینظر الیہا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال جریر رض سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجأۃ فامرنی ان اصرف بصری (صحیح مسلم کتاب الآداب) قال اللہ تعالیٰ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور۔ ۳۰) قال اللہ تبارک وتعالیٰ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن (النور۔ ۳۱)

[4] قال ابو موسیٰ رض دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطرف السواک علی لسانہ (صحیح مسلم باب السواک)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم (ابوداؤد کتاب الجہاد باب کراھیۃ ترک الغزو جزء اول ص ۳۴۶۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۵۹۳)

ناخن

ناخن کاٹتا رہے ۱؎

ناخن کاٹنے میں سیدھی طرف سے ابتداء کرے ۲؎

ناخن کاٹنے میں چالیس دن سے زیادہ وقفہ نہ کرے ۳؎

ناخن سے ذبح نہ کرے اس لئے کہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے ۴؎

ہاتھ

سیدھے ہاتھ سے کھائے، سیدھے ہاتھ سے پیئے، سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے، اُلٹے ہاتھ سے نہ کھائے، نہ پیئے، نہ لے اور نہ دے ۵؎

تسبیح وغیرہ سیدھے ہاتھ پر پڑھے ۶؎

کسی کو بدکاری کی نیت سے ہاتھ نہ لگائے ۷؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب .... وقص الاظفار ...... (صحیح مسلم)

۲؎ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن فی شأنہ کلہ فی تنعلہ و ترجلہ وطہورہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ لہ)

۳؎ وقت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ...... ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انہر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس السن والظفر .... اما الظفر فمدی الحبشۃ (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ وفی روایۃ لا یأکلن احد منکم بشمالہ ولا یشربن بہا ...... ولا یأخذ بہا ولا یعطی بہا (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیاخذ بیمینہ ولیعط بیمینہ (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ حواشی ابن ماجۃ جلد ۲ صہ ۳۰۳)

۶؎ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیمینہ (رواہ ابوداؤد جلد ۱ صہ ۲۱۰ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد ۱ صہ ۱۱۳)

۷؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والید زناہا البطش (صحیح مسلم کتاب القدر)

جب کوئی چیز پہنے تو سیدھی طرف سے ابتداء کرے، یعنی پہلے سیدھے ہاتھ میں پہنے [1]

سیدھے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور نہ بیت الخلاء میں سیدھے ہاتھ سے شرم گاہ کو چھوئے [2]

عورتوں کو چاہیئے کہ ہاتھ رنگ لیں [3]

ناک اُلٹے ہاتھ سے سنکے [4]

پیروں کو اُلٹے ہاتھ سے دھوئے [5]

بیعت اور مصافحہ سیدھے ہاتھ سے کرے لیکن غیر محرم عورت سے مصافحہ نہ کرے [6]

پیر

جب جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پیر میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے اُلٹے پیر سے اُتارے [7]

ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے، دونوں پہنے یا دونوں اُتار دے [8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ..... لبستم فابدءوا بمیامنکم (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی ۲/۵)

[2] عن سلمان نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستنجی بالیمین (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم الخلاء فلا یمس ذکرہٗ بیمینہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)

[3] قال لہند لا ابایعک حتی تغیری کفیک (ابوداؤد۔ سکت عنہ المنذری۔ عون ۴/۱۲۶)

[4] ونثر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیدہ الیسریٰ (صحیح ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح جزء اوّل صـ ۷۶)

[5] غسل (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیدہ الیسریٰ (صحیح ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح جزء ا صـ ۷۶)

[6] قال عمرو بن العاص لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابسط یمینک فلا بایعک فبسط (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یمینہٗ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یہدم ما قبلہ ۱/۶۲) قالت امیمۃ دخلت فی نسوۃ نبایع ...... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اصافح النساء (رواہ النسائی والترمذی واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱، ص ۳۵۰)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنیٰ واذا انزع فلیبدأ بالشمال (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمشی أحدکم فی نعل واحدۃ لیحفہما جمیعا او لینعلہما جمیعا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس)

عورتیں اس طرح پیر مار کر نہ چلیں کہ دوسروں کو ان کے پوشیدہ زیورات کا علم ہو جائے [۱]
بدفعلی کے ارادہ سے پیروں سے چل کر کہیں نہ جائے، یہ پیروں کا زنا ہے [۲]
عورتیں اپنے قدموں کو غیر محرم سے چھپائیں [۳]
نوٹ: بقیہ آداب "چلنا" کے عنوان میں صفحہ ۴۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

آنکھ

سوتے وقت آنکھوں میں سرمہ لگائے، ہر آنکھ میں تین سلائیاں لگائے [۴]
رات کو زیادہ دیر تک جاگ کر عبادت نہ کرے، آنکھوں کا حق ہے کہ انہیں آرام دیا جائے [۵]
نوٹ: بقیہ آداب "دیکھنا" کے عنوان میں صفحہ ۴۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

سر اور بال

سر پر بال رکھے، مردوں کے بالوں کی لمبائی کم از کم نصف کانوں تک اور زیادہ سے زیادہ کندھوں تک ہونی چاہیئے [۶]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور۔ ۳۱)
[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل زناھا الخطا (صحیح مسلم کتاب القدر)
[۳] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قال فی جر الذیل ما قال قالت (ام سلمۃؓ) قلت یا رسول اللہ کیف بنا؟ فقال جریہ شبراً فقالت اذا تنکشف القدمان فقال تجریہ ذراعاً (رواہ ابو یعلی وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۵ صـ ۲۰۶)
[۴] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتحل بالاثمد کل لیلۃ قبل ان ینام وکان یکتحل فی کل عین ثلاثۃ امیال (رواہ احمد والترمذی والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۳۰۹)
[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عمروؓ بلغنی انک تصوم النہار وتقوم اللیل فلا تفعل فان لجسدک علیک حقا ولعینک علیک حقا وفی روایۃ قال فانک اذا فعلت ذلک ھجمت عینک ... لعینک حق (صحیح مسلم کتاب الصیام)
[۶] کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوق الوفرۃ ودون الجمۃ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصححہ) کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اذنیہ وعاتقہ (صحیح مسلم کتاب الفضائل) وفی روایۃ الی انصاف اذنیہ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب صفۃ شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۲ صـ ۳۳۱)

سر کے بال پراگندہ نہ ہونے دے بلکہ ان کا اکرام کرے یعنی تیل ڈالتا رہے اور ان کی اصلاح کرتا رہے ؎۱

بال منڈائے نہیں ؎۲

بچوں کے بال منڈوانے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن ایسا نہ کرے کہ سر کے بعض حصے کے بال منڈوادے اور بعض حصے کے رہنے دے، پورے بال رکھوائے یا پورے بال منڈوائے ؎۳

سر کے بالوں کے بالکل بیچ میں مانگ نکالے اور پیشانی کے بالوں کو دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑ دے ؎۴

روزانہ کنگھی نہ کرے بلکہ ایک دن بیچ کنگھی کرے ؎۵

اگر بال گھنے ہوں تو روزانہ کنگھی کرے ؎۶

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان له شعر فلیکرمه (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۵ صـ ۲۷) رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا شعثا فقال اما کان یجد ھذا ما یسکن بہ راسه (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی، سکت علیہ المنذری۔ بلوغ $\frac{۱۷}{۳۲۴}$ وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۵ صـ ۲۶)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیماھم (ای الخوارج) التحلیق (صحیح بخاری)

؎۳ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبیا قد حلق بعض راسه وترک بعضه فنھاھم عن ذالک قال احلقوا کله او اترکوا کله (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ نیل جلد ۱ صـ ۱۰۹) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القزع (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس)

؎۴ سدل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناصیته ثم فرق بعد (صحیح بخاری کتاب اللباس وصحیح مسلم) قالت عائشۃ رض کنت اذا اردت ان افرق راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدعت الفرق من یافوخه وارسل ناصیته (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۲۲۳) وارسلت ناصیته بین کتفیه (ابویعلی۔ $\frac{۸}{۵۶}$ سندہ صحیح)

؎۵ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وصححه۔ بلوغ $\frac{۱۷}{۳۲۴}$)

؎۶ عن ابی قتادۃ رض انه کانت له جمۃ ضخمۃ فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یحسن الیھا وان یترجل کل یوم (رواہ النسائی ورجاله رجال الصحیح۔ نیل الاوطار $\frac{۱}{۱۰۸}$ وسندہ صحیح)

کنگھی پہلے سیدھی طرف کرے [1]

عورتیں پٹھے رکھ سکتی ہیں [2]

عورتیں بالوں کو دراز کرنے کے لئے نہ اپنے بالوں میں جوڑ لگائیں اور نہ کسی دوسری عورت کے بالوں میں جوڑ لگائیں [3]

عورتیں بالوں کو اونٹ کے کوہان کے مانند نہ بنائیں [4]

جب بال سفید ہوجائیں تو انہیں رنگ لے لیکن سیاہ خضاب نہ لگائے [5]

بہتر یہ ہے کہ مہندی اور وسمہ سے سر رنگے [6]

سر میں کثرت سے تیل ڈالتا رہے، اکثر سر پر کچھ اوڑھے رہے [7]

سفید بال نہ چنے [8]

---

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کلہ: فی طھورہ وترجلہ وتنعلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] کان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأخذن من رؤسھن حتی تکون کالوفرۃ (صحیح مسلم کتاب الحیض باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار لم أرھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس والنساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمۃ البخت المائلۃ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ وکتاب اللباس)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم (صحیح بخاری کتاب اللباس وصحیح مسلم کتاب اللباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتنبوا السواد (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیرتم بہ ھذا الشیب الحناء والکتم (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ)

[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھن رأسہ ..... ویکثر القناع کان ثوبہ ثوب زیات (شرح السنۃ عن انس. سکت علیہ الحافظ واحتج بہ (فتح الباری کتاب اللباس باب التقنع جزء ۱۲ ص ۲۸۹)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم (رواہ ابوداؤد واحمد والترمذی وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۳۱۵)

ڈاڑھی

ڈاڑھی کو بڑھائے [۱]

ڈاڑھی کو وافر مقدار میں رکھے [۲]

ڈاڑھی کو پورا رکھے (اوپر نیچے خط نہ بنوائے) [۳]

ڈاڑھی کو لٹکتا رکھے۔ (چڑھائے نہیں) [۴]

ڈاڑھی میں کثرت سے کنگھی کرتا رہے، کنگھی کی ابتداء داہنی طرف سے کرے [۵]

جب ڈاڑھی کے بال سفید ہو جائیں تو اہلِ کتاب کی مشابہت نہ کرے بلکہ انہیں رنگ لے لیکن سیاہ خضاب نہ لگائے [۶]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعفوا اللحی (صحیح بخاری کتاب اللباس و صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفّروا اللحی (صحیح بخاری کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوفوا اللحی (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخوا اللحی (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

[۵] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھن رأسہ وتسریح لحیتہ (شرح السنۃ عن انس: سکت علیہ الحافظ بل احتج بہ (فتح الباری کتاب اللباس باب التقنع جزء ۱۲ ص ۳۸۹) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شأنہ کلہ فی طھورہ وترجلہ وتنعلہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم (صحیح بخاری کتاب اللباس و صحیح مسلم کتاب اللباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتنبوا السواد (صحیح مسلم کتاب اللباس)

مونچھ

مونچھوں کے بالوں کو پست کرے [1]
مونچھوں کے بالوں کو پست کرنے میں چالیس دن سے زیادہ وقفہ نہ ہو [2]

تھوک

جب نماز میں تھوکنا پڑے تو نہ اپنے سامنے تھوکے، نہ اپنی دائیں جانب تھوکے، بلکہ بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے اگر بائیں جانب کوئی اور نمازی ہو تو بائیں طرف نہ تھوکے [3]
یا کپڑے کے ایک کونے میں تھوک کر اسے کپڑے میں مل ڈالے [4]
مسجد میں ہرگز نہ تھوکے، اگر غلطی سے تھوک دے تو تھوک کو مٹی میں دبا دے [5]
جو شخص نماز میں قبلہ کی طرف تھوکے اسے امام نہ بنایا جائے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھکوا الشوارب (صحیح بخاری) احفوا الشوارب (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الطھارۃ) جزّوا الشوارب (صحیح مسلم)

[2] وقت لنا فی قص الشارب ..... ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم فی صلوٰۃ فانہٗ یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن شمالہ تحت قدمہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن انس) وفی روایۃ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن ابی سعید) وفی روایۃ عن طارق وابصق تلقاء شمالک ان کان فارغاً (عبدالرزاق $\frac{1}{۲۳۲}$ وسندہٗ صحیح وروی نحوہٗ ابوداؤد والنسائی)

[4] اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف ردائہ فبصق فیہ ثم رد بعضہ علی بعض فقال اویفعل ھکذا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] ان رجلاً ام قوماً فبصق فی القبلۃ .... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی لکم (رواہ ابوداؤد عن السائب وسکت علیہ ھو والمنذری. مرعاۃ جلد ۱ صفحہ ۴۹۲ وفی الباب عن ابن عمر عند الطبرانی فی الکبیر وسندہٗ صحیح. التعلیقات $\frac{1}{۲۳۲}$)

نفس

عبادت کی کثرت اور مشقت سے اپنے نفس کو تکلیف نہ پہنچائے، نہ ساری رات جاگے اور نہ ہمیشہ روزے رکھے، نفس کو آرام بھی پہنچائے [۱]

اپنے نفس کے متعلق یہ نہ کہے کہ "میرا نفس خبیث ہوگیا ہے" بلکہ یہ کہے، "میرا نفس کاہل ہوگیا ہے" [۲]

نفس کو غنی بنائے، مال و دولت کی محبت سے بچائے [۳]

اپنے نفس کو ایسی آزمائش میں نہ ڈالے جو اس کے لئے ناقابلِ برداشت ہو [۴]

اپنے نفس سے جہاد کرے یعنی اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے احکام کا تابع بنائے [۵]

---

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ولنفسک حق ولاھلک حق، قم ونم، صم وافطر (صحیح مسلم کتاب الصیام)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی لکن لیقل لقست نفسی (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

۳ لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لمسلم ان یذل نفسہ قیل وکیف یذل نفسہ؟ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وسندہٗ حسن بلوغ جزء ۱۶ صد ۱۳)

۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ (رواہ احمد عن فضالۃ ورواہ الحاکم وسندہ صحیح - مرعاۃ جلد اوّل صد ۱۰۴)

مختلف کام

لیٹنا ــ سونا ــ جاگنا

چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو کھڑا کر کے دوسری ٹانگ اس پر نہ رکھے [1]

اُلٹا نہ لیٹے [2]

ایسی چھت پر نہ سوئے جس کے ارد گرد کوئی منڈیر نہ ہو [3]

بحالت جنابت (ناپاکی) اگر سوئے تو شرم گاہ دھوئے اور وضوء کرے [4]

جب سونے لگے تو آگ بجھا دے [5]

---

[1] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرفع الرجل احدیٰ رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علیٰ ظھرہٖ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[2] عن طخفۃ الغفاری قال انہ ضاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع نفر فبتنا عندہٗ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فراٰہ منبطحًا علیٰ وجھہٖ فرکضہ برجلہ فایقظہٗ وقال ھٰذہٖ ضجعۃ اھل النار (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ، سکت عنہ ابوداؤد والمنذری وسندہٗ جید۔ بلوغ جزء ۱۴ صـ ۲۴۵) وفی روایۃ ان ھٰذہٖ ضجعۃ لا یحبھا اللہ (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ صـ ۱۳۳۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علیٰ ظھر بیت لیس علیہ حجار فقد برئت منہ الذمۃ (رواہ ابوداؤد والحدیث صحیح لغیرہٖ۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱۳/۱۳۳۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام وھو جنب غسل فرجہ وتوضأ للصلوٰۃ (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون (صحیح بخاری کتاب الاستئذان وصحیح مسلم)

جب سونے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ کہہ کر اپنے کپڑے کے کونے سے بستر کو تین دفعہ جھاڑے[1]
پھر سر کو اس طرف کرے جس طرف نمازی کا سیدھا ہاتھ رہتا ہے اور سیدھی کروٹ لیٹ جائے[2]
سیدھے ہاتھ کو سیدھے رخسار کے نیچے رکھے[3]
پھر یہ دعا پڑھے :-

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

ترجمہ :- اے میرے رب، میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنے پہلو کو رکھا اور تیری توفیق ہی سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر تو میرے نفس کو روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی اس چیز سے حفاظت کر جس چیز سے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے[4]

نوٹ :- نفس کو روکنے سے مراد موت دینا اور نفس کو چھوڑ دینے سے مراد زندہ رکھنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم فراشہ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات (صحیح بخاری کتاب التوحید و صحیح مسلم) وفی روایۃ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ (صحیح بخاری کتاب الدعوات) وفی روایۃ فلینفض بہا فراشہ ولیسم اللہ (صحیح مسلم کتاب الدعوات)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیضطجع علی شقہ الایمن (صحیح مسلم کتاب الدعوات) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ نام علی شقہ الایمن (صحیح بخاری عن البراء رض) عن عائشۃ انہا قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ وفی روایۃ وہی بینہ وبین القبلۃ علی فراش اہلہ اعتراض الجنازۃ وفی روایۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وعائشۃ معترضۃ بینہ وبین القبلۃ علی الفراش الذی ینامان (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلاۃ علی الفراش جزء اول ص۵۶) وروی مسلم نحوہ فی صحیحہ فی کتاب الصلوٰۃ فی باب الاعتراض بین یدی المصلی جزء اول ص۲۰۹)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہٗ تحت خدہٖ (صحیح بخاری عن حذیفۃ کتاب الدعوات)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقول باسمک ربی .... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات) وفی روایۃ ولیقل (صحیح مسلم کتاب الذکر)

سوتے وقت کی مزید مسنون وماثور دُعائیں

۱۔ سیدھی کروٹ لیٹ کر داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعاء پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا

ترجمہ: اے اللہ، میں تیرے نام کے ساتھ سوتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ جاگوں گا[1]

۲۔ حضرت فاطمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم طلب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیٹ کر یہ حمد پڑھنا خادم سے بہتر ہے:۔

۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ[2]

۳۔ جب بستر پر آئے تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ہاتھوں کو جمع کر کے ان میں پھونکے اور اپنے بدن پر اوپر کی طرف جہاں جہاں ہاتھ پہنچیں ہاتھوں سے مسح کرے۔ اس طرح تین مرتبہ کرے۔ ایسا کرنا سنت ہے[3]

۴۔ بستر پر لیٹ کر آیت الکرسی پڑھے تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک نگہبان ہوگا اور شیطان قریب نہ آسکے گا[4]

---

[1] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اخذ مضجعه .... يقول اللهم ...... الخ (صحيح بخاری ورواه مسلم نحوه)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفاطمة وعلى رضـ اذا اخذتما مضاجعكما فكبّرا .... هذا خير لكما من خادم (صحيح بخاری كتاب الدعوات وصحيح مسلم)

[3] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا أوى الى فراشه نفث فى كفيه وفى رواية جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما بقل هو الله احد ..... ثم يمسح بهما وجهه وما بلغت يداه من جسده (صحيح بخاری كتاب الطب) يبدأ بهما رأسه ووجهه وما اقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات (صحيح بخاری كتاب فضائل القرآن)

[4] اذا أويت الى فراشك فاقرأ آية الكرسى لم يزل معك من الله حافظ ولا يقربك شيطان حتى تصبح (رواه البخارى تعليقا فى كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة وفى كتاب الوكالة ورواه النسائى موصولاً، سكت عليه الحافظ۔ فتح البارى جزء ۵ ص ۳۹۲ وسنده صحيح)

۵۔ بستر پر لیٹ کر یہ دعاء پڑھنا بھی سنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ، تو نے میرے نفس کو پیدا کیا اور تو ہی اس کو وفات دے گا، اس کی موت اور زیست تیرے لئے ہے، اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اسے موت دے تو اسے بخش دے۔ اے اللہ میں تجھ سے عافیت طلب کرتا ہوں [1]

۶۔ بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، ہمارے لئے کفایت کی اور ہمیں ٹھکانہ دیا۔ کتنے آدمی ایسے ہیں جن کا نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا [2]

۷۔ جب بستر پر آئے تو یہ دعاء پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَكَ كُلُّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ [3]

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میرے لئے کفایت کی، مجھے ٹھکانہ دیا، مجھے کھلایا اور پلایا، جس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب احسان کیا، جس نے مجھے دیا اور خوب دیا۔ ہر حال میں اللہ کے لئے تعریف ہے۔ اے اللہ، اے ہر چیز کے رب، اے ہر چیز کے بادشاہ، اے ہر چیز کے الٰہ، ہر چیز کا مالک تو ہے۔ میں دوزخ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

---

[1] عن عبد اللہ بن عمر رض انہ امر رجلاً اذا اخذ مضجعہ قال اللّٰھم .... الخ فقال لہ رجل اسمعت ھذا من عمر رض قال من خیر من عمر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم کتاب الذکر باب مایقول عند النوم $\frac{2}{349}$)

[2] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ...... الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب مایقول عند النوم $\frac{2}{348}$)

[3] عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا تبوأ مضجعہ الحمد للہ....... الخ (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی فی الکبرٰی وسندہ جید بلوغ الامانی $\frac{14}{252}$ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ $\frac{5}{43}$)

(۸) سیدھی کروٹ لیٹ کر یہ دعاء پڑھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ[1]

ترجمہ:۔ اے اللہ، اے آسمانوں کے مالک، اے زمین کے مالک، اے عرشِ عظیم کے مالک، اے ہمارے مالک، اے ہر چیز کے مالک، اے دانہ اور گٹھلی کے پھاڑنے والے، اے توریت اور انجیل اور فرقان کے نازل کرنے والے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، ہر چیز کی برائی سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اے اللہ، تو اوّل ہے، تجھ سے پہلے کچھ نہیں۔ تو آخر ہے، تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ظاہر ہے، تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو پوشیدہ ہے، تیرے نیچے کوئی چیز نہیں۔ ہم سے قرض ادا کروا دے اور ہمیں فقر سے مستغنی کر دے۔

(۹) جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر کے سیدھی کروٹ لیٹ جائے پھر بالکل آخر میں مندرجہ ذیل دعاء پڑھے، اس دعاء کو پڑھنے کے بعد اگر وہ رات کو مر جائے تو اس کی موت فطرت پر ہوگی، اور اگر صبح کو زندہ اٹھے تو بھلائی کو پہنچ گیا۔

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْکَ، لَامَلْجَأَ وَلَامَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ، میں نے اپنے نفس کو تیری طرف جھکا دیا، میں نے اپنے چہرہ کو تیری طرف متوجہ کیا، میں نے اپنا کام تیرے سپرد کیا، میں نے اپنی پیٹھ تیری طرف لگا دی (یعنی تجھ پر اعتماد کیا) تیرے شوق سے اور تیرے خوف سے، تیرے عذاب سے نہ کوئی جائے پناہ ہے اور نہ جائے نجات مگر تیری طرف،

---

[1] عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا اخذنا مضجعنا (وفی روایة اذا اراد احدنا ان ینام ان یضطجع علی شقہ الایمن) ان نقول اللھم رب السموٰت ..... الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)

میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور اس نبی پر ایمان لایا جو تُو نے بھیجا [1]

۱۰۔ سیدھا ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جائے، پھر تین دفعہ یہ دُعاء پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔

جاگ کر پڑھنے کی دُعاء جب جاگے تو یہ دعاء پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ [3]

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں سلانے کے بعد جگایا اور اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے۔

جاگ کر پڑھنے کی ایک اور دُعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعاء کو پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ [4]

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت دی، مجھ پر میری روح واپس کر دی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق دی۔

جب سو کر اٹھے تو مسواک کرے [5]

برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ کو تین مرتبہ دھوئے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوٰۃ ثم اضطجع علی شقك الایمن وقل اللّٰھم اسلمت ...... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات وکتاب الوضوء وصحیح مسلم کتاب الذکر) فان مت مت علی الفطرۃ واجعلھن آخر ما تقول (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ فان مت من لیلتك مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبت خیرًا (صحیح مسلم)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام وضع یدہٗ تحت رأسه ثم قال اللّٰھم قنی .... الخ (رواہ احمد والترمذی فی ابواب الدعوات عن حذیفۃ وصححہ) وفی روایۃ عن حفصۃ اللّٰھم ... تبعث عبادك ثلاثًا (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۲۴۳ ورواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری مرعاۃ ۲/۲۴۳)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ قال الحمد للہ ...... (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم فلیقل الحمد للہ الذی (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات وسندہٗ حسن)

[5] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتهجد من اللیل یشوص فاہ بالسواك (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من نومه فلا یغمس یدہٗ فی الاناء حتی یغسلھا ثلاثًا (صحیح مسلم وروی البخاری فی صحیحہ الا ثلاثًا)

نا مناز ضرورت بستر گھر میں نہ رکھے مثلاً اگر دو میاں بیوی ہوں تو تین بستر رکھے، ایک بستر اپنے لئے، ایک بیوی کے لئے اور ایک مہمان کے لئے، چوتھا بستر اگر ہے تو وہ شیطان کے لئے ہے [1]

عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے نہ سوئے [2]

سوتے ہوئے آدمی کو نماز کے لئے جگا دے [3]

نمازِ فجر کے وقت سوتا نہ رہے [4]

اگر رات کو آنکھ کھلے تو یہ ثناء پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ تمام عیبوں اور کمزوریوں سے پاک ہے، کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے۔ اللہ سب سے بڑا ہے، نہ نیکی کرنے کی طاقت کسی میں ہے اور نہ برائی سے بچنے کی قوت کسی میں ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔

پھر مغفرت کی دعاء کرے یا اور کوئی دعاء کرے تو دعاء قبول ہوگی، اگر نماز پڑھے تو نماز قبول ہوگی [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراش للرجل وفراش لامرأتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ النوم قبل العشاء (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا اذا اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوتر ایقظنی (صحیح بخاری ابواب الوتر) خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یوقظ الناس الصلوٰۃ الصلوٰۃ وکان اذا خرج یوقظ الناس للصلوٰۃ (رواہ احمد وابو داؤد والنسائی وسندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صہ ۶۲)

[4] ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقیل ما زال نائما حتی اصبح ما قام الی الصلوٰۃ فقال بال الشیطان فی اذنہ (صحیح بخاری کتاب التہجد)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال لا الٰہ الا اللہ ...... ثم قال اللھم اغفرلی او دعا استجیب لہ فان توضأ وصلی قبلت صلوٰتہ (صحیح بخاری کتاب التہجد)

سُننا

نامحرم کی باتیں بے ضرورت مزا لینے کے لئے نہ سُنے، یہ کانوں کا زنا ہے۔[1]
جب بے ہودہ بات سنے تو اس سے منہ پھیر لے۔[2]
جب کسی مجلس میں سُنے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے یا ان کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے تو وہاں نہ بیٹھے۔[3]
اللہ تعالیٰ کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو کان لگا کر پوری توجہ سے سُنے۔[4]
جب کسی مؤمن یا مؤمنہ کے متعلق کوئی بُری بات سُنے تو حُسنِ ظن رکھتے ہوئے یہ کہہ دے یہ جھوٹ ہے۔[5]
گانا نہ سنے، باجوں کی آواز نہ سنے، البتہ عید اور شادی کے موقعہ پر اگر بچے دف بجا کر ایسے اشعار گائیں جن میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو تو انہیں سُن لینے میں کوئی حرج نہیں۔[6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذنان زناھما الاستماع (صحیح مسلم کتاب القدر)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا سمعوا اللغو أعرضوا عنہ (القصص۔ ۵۵)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بھا ویستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم (النساء۔ ۱۴۰)

[4] قال اللہ عزوجل ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او ألقی السمع وھو شھید (ق۔ ۳۷)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بأنفسھم خیراً وقالوا ھذا افک مبین ○ (النور۔ ۱۲)

[6] قالت عائشۃ دخل ابوبکر وعندی جاریتان.... تغنیان وفی روایۃ تدففان.... ولیست بمغنیتین فقال ابوبکر أمزامیر الشیطان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک فی یوم عید، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر دعھما ان لکل قوم عیداً وھذا عیدنا (صحیح بخاری) قالت الربیع جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی... فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر اذا قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی ھذہ وقولی بالذی کنت تقولین (صحیح بخاری کتاب النکاح)

دوسروں کی خبریں اور راز کی باتیں نہ سنے خصوصًا ایسی صورت میں کہ وہ اس کے سننے کو ناپسند کرتے ہوں، دوسروں کے راز کی باتیں سننے والے کے کان میں قیامت کے دن سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا[۱]

جب کوئی بات سُنے تو اس کے اچھے پہلو کو اختیار کرے، بُرا پہلو نہ اختیار کرے[۲]

جب کوئی افواہ سنے تو اُسے کسی سے بیان نہ کرے، بلکہ اُسے متعلقہ امراء تک پہنچا دے تاکہ وہ تحقیق کر کے صحیح بات معلوم کریں[۳]

چھُونا

کسی کو بدکاری کی نیت سے ہاتھ نہ لگائے، یہ ہاتھ کا زنا ہے[۴]

چلنا

بدفعلی کے ارادہ سے کہیں چل کر نہ جائے، یہ پیر کا زنا ہے[۵]

اکڑ کر نہ چلے[۶]

عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلے[۷]

چال میں میانہ روی اختیار کرے[۸]

---

[۱] قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لا تجسّسوا (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ) قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من استمع الی حدیث قوم وھم لہٗ کارھون صب فی اذنہ الآنک (صحیح بخاری)

[۲] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فبشر عباد ہ الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ (الزمر، ۱۷، ۱۸)

[۳] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ واذا جاء ھم امر من الامن او الخوف اذا عوابہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (النساء - ۸۳)

[۴] قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم والید زناھا البطش (صحیح مسلم کتاب القدر)

[۵] قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم: والرجل زناھا الخطا (صحیح مسلم کتاب القدر)

[۶] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ ولا تمش فی الارض مرحًا (بنی اسرآئیل ۳۷)

[۷] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ: وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا (الفرقان - ۶۳)

[۸] قال اللّٰہ عزّ وجلّ: واقصد فی مشیک (لقمان - ۱۸)

عورتیں اس طرح نہ چلیں کہ ان کے پیر کے زیورات سے جھنکار کی آواز آئے لہ
جب کھیل، تماشے یا بے ہودہ مشاغل کے پاس سے گذرے تو وقار سے گذر جائے ٹہ
چال پُرسکون اور باوقار ہو، گھبرا کر چلنے اور بھاگنے سے پرہیز کرے سہ
چلتے وقت نظریں نیچے رکھے، منہ موڑ کر ادھر اُدھر نہ دیکھے ٹہ
عورتیں بیچ راستہ پر نہ چلیں ۵ہ

دیکھنا

مرد، مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور عورت، عورت کے ستر کو نہ دیکھے لہ
اپنی نظریں نیچی رکھے تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے، اگر ناگہانی طور پر کسی غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر پھیرلے، دوبارہ نہ دیکھے ٹہ

لہ قال اللہ ذوالجلال والاکرام ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور۔ ۳۱)

ٹہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا مرّوا باللغو مرّوا کراماً (الفرقان۔ ۷۲)

سہ قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوٰۃ وعلیکم بالسکینۃ والوقار ولا تسرعوا (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہٗ)

ٹہ قال اللہ مالک الملک قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور۔ ۳۰) قال اللہ تعالیٰ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن (النور۔ ۳۱) کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لا یلتفت اذا مشیٰ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۹ صہ ۱۷) خرج رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لحاجۃ فکان لا یلتفت (صحیح بخاری کتاب الوضوء)

۵ہ لیس للنساء وسط الطریق (رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی عمرو ابن حماس وعن ابی ھریرۃ۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر جزء ۲ صہ ۹۵۵)

لہ قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ (صحیح مسلم)

ٹہ قال اللہ عزّوجل قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور۔ ۳۰) قال اللہ عزّوجل: وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن (النور۔ ۳۱) قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لا تتبع النظرۃ النظرۃ فانما لک الاولیٰ ولیست لک الآخرۃ۔ (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۶/۴) عن جریر قال سألت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عن نظر الفجأۃ فامرنی ان اصرف بصری (صحیح مسلم کتاب الادب)

غیر محرم اگر نابینا ہو تب بھی اس کی طرف نہ دیکھے [۱]
الغرض کسی غیر محرم کو نہ دیکھے، یہ آنکھ کا زنا ہے [۲]
اگر کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے اور دل میں اس کا خیال آئے تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے، اس طرح بُری خواہش جاتی رہے گی [۳]

بات کرنا

بدنیتی کے ساتھ غیر محرم سے بات نہ کرے، یہ زبان کا زنا ہے [۴]
لوگوں سے شیریں کلامی سے بات کرے [۵]
افواہیں نہ پھیلائے بلکہ ان کو متعلقہ امراء تک پہنچا دے [۶]
اگر مستحقین کو کچھ نہ دے سکے تو اُن سے نرمی سے بات کرے [۷]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لام سلمۃ رضی اللہ عنہا ومیمونۃ رضی اللہ عنہا) احتجبا منہ (ای من ابن ام مکتوم) قالت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا فقلنا یا رسول اللہ ألیس أعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا قال افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۶ صہ ۷۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالعینان زناھما النظر (صحیح مسلم کتاب القدر) وفی روایۃ فزنا العین النظر (صحیح بخاری کتاب الاستیذان)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعھا فان ذلک یرد ما فی نفسہ (صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وزنا اللسان المنطق (صحیح بخاری کتاب الاستئذان وروی مسلم فی صحیحہ نحوہ)

[۵] قال اللہ تعالیٰ وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن (بنی اسرائیل۔۵۳)

[۶] قال اللہ عزوجل واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (النساء۔۸۳)

[۷] قال اللہ تعالیٰ واما تعرضن عنھم ابتغاء رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لھم قولاً میسورا (بنی اسرائیل۔۶۸)

بغیر انشاء اللہ کہے کسی کام کے کرنے کے ارادے کا اظہار نہ کرے، اگر انشاء اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے اللہ کا ذکر کرے [1]

بات کرتے وقت آواز کو پست رکھے، چیخے چلائے نہیں [2]

عورت غیر محرم مرد سے نرم لہجہ میں بات نہ کرے [3]

سچ بولے، جھوٹ نہ بولے [4]

اگر لوگوں میں صلح کرانے کے لئے کوئی بات خلاف واقعہ کہدے تو کوئی حرج نہیں [5]

کسی مسلم کو برا بھلا نہ کہے [6]

اگر دو مسلم ایک دوسرے کو برا بھلا کہیں تو اس کا وبال ابتداء کرنے والے پر ہو گا بشرطیکہ دوسرا آدمی زیادتی نہ کرے [7]

کسی مسلم بھائی کو نہ کافر کہے، نہ اللہ کا دشمن کہے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ آئے گا [8]

چغل خوری نہ کرے [9]

---

[1] قال اللہ عزوجل ولا تقولن لشایء انی فاعل ذالک غدا الا ان یشآء اللہ واذکر ربک اذا نسیت (الکھف ۲۳-۲۴)

[2] قال اللہ عزوجل واغضض من صوتک (لقمان - ۱۹)

[3] قال اللہ تعالیٰ فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا (الاحزاب ۳۲)

[4] قال اللہ عزوجل وقولوا قولا سدیدا (الاحزاب - ۷۰) واجتنبوا قول الزور (الحج - ۳۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب البر)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستبان ما قالا فعلی البادیٔ مالم یعتد المظلوم (صحیح مسلم کتاب البر)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذالک الا حار علیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

غیبت نہ کرے یعنی اپنے مسلم بھائی کا ذکر اس کی عدم موجودگی میں اس طرح نہ کرے کہ اگر وہ اس کو سنتا تو اسے ناگوار گذرتا [۱]

کسی مسلم بھائی کا مذاق نہ اڑائے [۲]

کسی مسلم بھائی پر بہتان نہ لگائے [۳]

کسی مسلم بھائی کو بُرے لقب سے نہ پکارے [۴]

عصبیت کی پکار نہ پکارے یعنی قومی و قبائلی، صوبائی و ملکی عصبیتوں کو نہ جگائے۔ ایسی پکار کو تفریق بین المسلمین کا سبب نہ بنائے خواہ وہ پکار بظاہر کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو [۵]

نہ طعنہ دے، نہ لعنت کرے، نہ فحش بکے اور نہ بدزبانی کرے [۶]

کسی جانور پر بھی لعنت نہ کرے [۷]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضاً (الحجرات-۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ أعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ فقد بہتّہ (صحیح مسلم کتاب البر)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ یا أیہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم (الحجرات-۱۱)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تلمزوا انفسکم (الحجرات-۱۱)

[۴] قال اللہ تعالیٰ ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان (الحجرات-۱۱)

[۵] اقتتل غلامان فنادی المہاجر یا للمہاجرین ونادی الانصاری یا للانصار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ہٰذا أدعوی اھل الجاھلیہ...... دعوھا فانھا خبیثۃ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء و صحیح مسلم کتاب البر)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی (رواہ الترمذی وحسنہ وروی الحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۳۲۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیامۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ (صحیح بخاری)

[۷] بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وامرأۃ من الانصار علی ناقۃ فضجرت فلعنتھا فسمع ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خذوا ما علیھا ودعوھا فانھا ملعونۃ (صحیح مسلم کتاب البر ۲/۳۲۳)

آندھی پر بھی لعنت نہ کرے، نہ اُسے بُرا کہے [1]

کسی بُرائی کو علانیہ بیان نہ کرے، البتہ مظلوم، ظالم کی بُرائی کو علانیہ بیان کر سکتا ہے [2]

لوگوں کو ہنسانے کے لئے مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے [3]

بچے کو بہلانے، پھسلانے کے لئے بھی جھوٹ نہ بولے [4]

لوگوں کی بدکلامی کا جواب خوش کلامی سے دے [5]

الغرض اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے [6]

اگر کوئی شخص کسی کی بُرائی سے واقف ہے اور وہ اُسے بیان کرتا ہے تو وہ شخص جس کی بُرائی کی جا رہی ہے بُرائی کرنے والے کی کسی بھی بُرائی، جس سے وہ واقف ہے بیان نہ کرے۔ اس کو اجر ملے گا اور بُرائی کرنے والے پر گناہ ہوگا [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوا الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ (رواہ الترمذی فی باب اللعنۃ من ابواب البر والصلۃ واخرجہ ابوداؤد فی الادب وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۳۰۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الریح من روح اللہ تأتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا (رواہ ابوداؤد فی الادب وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۳۰۴)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم (النساء۔ ۱۴۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہٗ ویل لہٗ (رواہ الترمذی وابوداؤد واحمد وحسنہ الترمذی) قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا (رواہ الترمذی وحسنہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو لم تعطہ شیئا کتب علیک کذبۃ" (احمد وابوداؤد سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۲۸۲)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اِدفع بالتی ھی احسن السیئۃ (المؤمنون۔ ۹۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سبک رجل بما یعلم منک فلا تسبہ بما تعلم منہ فیکون اجر ذلک لک ووبالہ علیہ (ابن منیع عن ابن عمر۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صـ ۱۶۴)

لینا، دینا

سیدھے ہاتھ سے دے اور سیدھے ہاتھ سے لے، اُلٹے ہاتھ سے نہ دے، نہ لے [۱]
دینے یا تقسیم کرنے کی ابتداء سیدھی طرف سے کرے سوائے اس صُورت کے کہ سیدھی طرف والا اجازت دے دے [۲]

کھانا

کھانا کھانے کے لئے دستر خوان بچھائے [۳]
کھانا تپائی وغیرہ پر رکھ کر کھانے میں کوئی حرج نہیں [۴]
کھانا کھاتے وقت تکیہ نہ لگائے [۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یأکلن احد منکم بشماله ...... ولا یأخذ بها ولا یعطی بها (صحیح مسلم باب آداب الطعام) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیأخذ بیمینه ولیعط بیمینه (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح، حواشی ابن ماجۃ جلد ۲ صـ ۳۰۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمن فالایمن (صحیح بخاری کتاب الاشربۃ) وفی روایۃ الا فیمنوا (صحیح بخاری کتاب الھبۃ) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بشراب فشرب منه وعن یمینه غلام وعن یساره الاشیاخ فقال للغلام أتاذن لی ان اعطی ھؤلآء (صحیح بخاری)

[۳] قیل لقتادۃ فعلام کانوا یأکلون؟ قال علی السفر (صحیح بخاری) امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالانطاع فبسطت (صحیح بخاری)

[۴] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ھو عند میمونۃ ...... اذ قرب الیه خوان علیه لحم فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یأکل قالت له میمونۃ رض انه لحم ضب. فکف یدہٗ (صحیح مسلم کتاب الصید باب اباحۃ الضب)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئاً (صحیح بخاری)

کھانا بیٹھ کر کھائے [1] کھڑے ہو کر کھانا نہ کھائے [2]
بہتر یہ ہے کہ دو زانو بیٹھ کر کھائے، پیٹ کے بل لیٹ کر کھانا نہ کھائے [3]
علیحدہ کھانا کھائے یا سب کے ساتھ مل کر کھائے، دونوں طرح جائز ہے لیکن اکٹھے ہو کر کھانے سے برکت ہوتی ہے [4]
بہت گرم کھانا نہ کھائے [5]
کھانے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یا کسی اور وجہ سے برتن میں نہ پھونکے اور نہ سانس لے [6]
بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرے [7]

---

[1] عن عمر بن سلمة قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس یا بنی وسم اللہ وکل بیمینک (رواہ ابن حبان. موارد الظمان ص ۳۲۶ وسندہ صحیح) عن قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان یشرب الرجل قائما قال قتادہ فقلنا فالاکل فقال ذٰلک اشر واخبث (صحیح مسلم)
نوٹ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابۂ کرام کے معاشرہ میں کھڑے ہو کر کھانے کا رواج نہیں تھا

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب قائماً والاکل قائما (مسند ابی یعلیٰ جزء ۵ ص ۵۲۲ سندہ حسن.

[3] اھدیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم شاة فجثی علی رکبتیہ فقال لہ اعرابی ما ھٰذہ الجلسہ فقال ان اللہ جعلنی عبداً کریماً ولم یجعلنی جباراً عنیداً (رواہ ابن ماجہ) وفی روایة ابی داؤد کان للنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قصعة ..... فلما اضحوا وسجد والضحیٰ اتی بتلک القصعة یعنی وقد ثرد فیھا فالتفوا فلما کثروا جثا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابن ماجة جزء ۲ ص ۳۰۲ ۔ وسندہٗ صحیح، وصحیح ابی داؤد ۲/۷۱۹) نھی عن .... یاکل الطعام وھو منبطح علی بطنہ (حاکم جزء ۴ ص ۱۲۹ وسندہٗ صحیح)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ:۔ لیس علیکم جُناحٌ ان تاکلوا جمیعًا او اشتاتًا (النور ۔ ۶۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین ...... (صحیح مسلم)

[5] عن اسماء انھا کانت اذا ثردت غطتہ شیئًا حتی یذھب فورہٗ ثم تقول انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اعظم للبرکة (رواہ احمد وسندہ حسن. بلوغ جزء ۱۷ ص ۹۹ ورواہُ الحاکم وسندہ صحیح. الاحادیث الصحیحة للالبانی جلد اوّل جزء ۴ ص ۱۳۱)

[6] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء (صحیح مسلم) او ینفخ فیہ (رواہ الترمذی وصححہ)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) اذا قرب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعام یقول بسم اللہ (رواہ احمد وسندہٗ جید. بلوغ ۱۷/۹۲ وعزاہُ الحافظ الی النسائی وسندہٗ صحیح. فتح الباری جزء ۱۱ ص ۵۱۴)

اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ

ترجمہ:۔ بسم اللہ اس کے شروع میں بھی اور اس کے آخر میں بھی [۱]

کھانا سیدھے ہاتھ کی تین انگلیوں سے کھائے [۲]

کھانا اپنے آگے سے کھائیے، برتن کے وسط میں سے نہ کھائے کیونکہ وسط میں برکت نازل ہوتی ہے [۳]

اُلٹے ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے [۴]

اگر بحالتِ جنابت کھانا کھائے تو پہلے وضو کرلے [۵]

کھانا کھاتے وقت اگر نوالہ گر جائے تو اُسے اُٹھالے، اس کی خاک جھاڑے اور بسم اللہ کہہ کر اُسے کھالے، ہوسکتا ہے کہ برکت اُسی نوالہ میں ہو [۶]

ایک قسم کی چیز میں سے دو دو کو اکٹھا کرکے نہ کھائے جب تک اپنے ساتھی سے اجازت نہ لے اور نہ دو چیزوں کو اکٹھا کرکے کھائے جب تک اجازت نہ لے لے [۷]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل بسم اللہ فی اولہ واٰخرہٖ (رواہ الترمذی فی کتاب الاطعمۃ وصححہ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بیمینک (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأکل بثلٰثۃ اصابع (صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مما یلیک (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البرکۃ تنزل فی وسط الطعام فکلوا من حافتیہ ولا تاکلوا من وسطہ (رواہ الترمذی وصححہ)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یأکلنّ احدکم بشمالہ فان الشیطان یاکل بشمالہ (صحیح مسلم)

[۵] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اراد ان یاکل او یشرب او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بہا اذی ثم لیأکلہا ولا یدعہا للشیطان ...... فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ (صحیح مسلم) وفی روایۃ فلیمسح عنہا التراب ولیسم اللہ ولیأکلہا (رواہ الدارمی وسندہ صحیح)

[۷] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاقران الا ان یستأذن الرجل اخاہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

کھانا اتنا کھائے کہ بس پیٹھ سیدھی رہے، اگر لامحالہ زیادہ کھانا ہو تو تہائی پیٹ کھائے۔ تہائی پانی کے لئے اور تہائی سانس کے لئے چھوڑ دے ۱؎

ڈکاریں کم لے یعنی کھانا بہت زیادہ نہ کھائے ۲؎

کھانے کو بُرا نہ کہے، اگر رغبت ہو تو کھالے ورنہ چھوڑ دے ۳؎

سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ کھائے ۴؎

اگر کوئی شخص کھانے کے لئے بُلائے تو بُھوک ہوتے ہوئے یہ نہ کہے "مجھے بھوک نہیں" کیوں کہ یہ بھوک اور جھوٹ کو جمع کرنا ہے ۵؎

ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو ۶؎

کھانا کھانے کے بعد رکابی کو صاف کرے، انگلیوں کو چاٹ لے ۷؎

پہلے بیچ کی انگلی چاٹے، پھر انگشتِ شہادت، پھر انگوٹھا ۸؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب ابن آدم اکلات یقمن صلبہ فان کان لامحالۃ فثلث طعام وثلث شراب وثلث لنفسہ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۲، ص ۸۹ و فتح الباری جزء ۹ ص ۵۲۸)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَقصِر من جشائک فان اکثر الناس شبعًا فی الدنیا اکثرھم جوعا فی الآخرۃ (حاکم۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص ۲۵۹)

۳؎ ماعاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعامًا قط ان اشتہاہ اکلہ وان کرھہ ترکہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتشربوا فی آنیۃ الذھب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس)

۵؎ عن اسماء قالت اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطعام فعرض علینا فقلنا لانشتھیہ قال لاتجمعن جوعا وکذبا (رواہ ابن ماجۃ وسندہ حسن۔ ابن ماجۃ جلد ۲ ص ۳۱۰)

۶؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقعد علی مائدۃ یدار علیھا الخمر (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۲۷۰)

۷؎ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلعق الاصابع والصحفۃ وقال انکم لاتدرون فی ایہ البرکۃ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہٗ حتّٰی یلعقھا او یُلعقھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل طعامًا لعق اصابعہ الثلث (صحیح مسلم عن انس رض)

۸؎ یلعق اصابعہ الثلاث ..... الوسطی ثم التی تلیھا ثم الابھام (طبرانی اوسط۔ سکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری ۱۱/۵۱۲)

جب کھانا کھا چکے اور دستر خوان اٹھایا جائے تو یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا [1]

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو کثرت سے ہو، پاک ہو، بابرکت ہو، نہ کافی سمجھی گئی، نہ چھوڑی گئی، اور اے ہمارے رب کوئی اس سے بے پرواہ نہیں۔

کھانا کھانے کے بعد ہاتھ کو دھولے [2]

دوسرے کے کپڑے سے ہاتھ نہ پوچھے [3]

روٹی کا اکرام کرے [4]

سرد اور گرم چیزوں کو اس طرح ملا کر کھائے کہ ان کی تاثیر معتدل ہو جائے [5]

جو کھانا زبان کے پھرانے سے حاصل ہو اُسے کھالے اور جو خلال سے نکلے اُسے تھوک دے [6]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ کثیرا...... (صحیح بخاری) وفی روایۃ عند انقضاء الطعام وفی روایۃ اذا فرغ من طعامہ اورفعت مائدتہ (رواہ احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ص ۱۰۲۔ رواتہ ثقات (تقریب) وسکت علیہ الحافظ (فتح الباری جزء ۱۱ص ۵۱۳)) وفی روایۃ الحمد للہ حمدا کثیرا...... (رواہ الترمذی وصححہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام وفی یدہٖ غمر ولم یغسلہ فاصابہ شیٔ فلا یلومن الا نفسہ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ص ۹۰) دعا رجل...... النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقنا معہ فلما طعم وغسل یدیہ او یدہٗ قال الحمد للہ...... (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح المستدرک ۱/۵۴۶)

[3] نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل للرجل من مجلسہ ان یجلس فیہ وعن ان یمسح الرجل یدہٗ بثوب من لا یملک (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ص ۱۶۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا الخبز (رواہ الحاکم وصححہ ووافقہ الذہبی۔ المستدرک ۴/۱۲۲)

[5] عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل البطیخ بالرطب (رواہ الترمذی وسندہ صحیح التعلیقات ۲/۱۲۲۰) ورواہ ابوداؤد ویقول یکسر حر ھذا ببرد ھذا وبرد ھذا بحر ھذا وسندہ حسن التعلیقات ۲/۱۲۲۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل فما لاک بلسانہ فلیبلع وما تخلل فلیلفظ من فعل ھذا فقد احسن ومن لا فلا حرج (حاکم کتاب الاطعمۃ جزء ۴ صفحہ ۱۳۷۔ سندہ صحیح)

کھانا کھانے کے بعد پڑھنے کی مزید دُعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ وَ اَسْقَیْتَ وَ اَغْنَیْتَ وَ اَقْنَیْتَ وَھَدَیْتَ وَ اَحْیَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ

ترجمہ:۔ اے اللہ تُو نے کھلایا، تُو نے پلایا، تُو نے غنی کر دیا، تُو نے راضی کر دیا، تُو نے ہدایت دی اور تُو نے زندہ کیا، جو کچھ تُو نے عطا فرمایا اس پر تیری ہی تعریف ہے (تیرا ہی شکر ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُعا کو کھانے کے بعد پڑھا کرتے تھے[1]

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا۔

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے جس نے کھلایا پلایا، اس کو نگلنے میں آسان بنایا اور اسکے نکلنے کیلئے راستہ بنایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے یا پانی وغیرہ پینے کے بعد اس دعا کو پڑھا کرتے تھے[2]

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا وَ اَرْوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ۔

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے کفایت دی ہم کو اور سیر کیا ہم کو، یہ تعریف نہ کافی سمجھی گئی ہے اور نہ اس کی ناشکری کی گئی[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو اس وقت پڑھتے جب کھانا کھا چکتے یا جب دسترخوان اٹھایا جاتا۔

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال اللھم...... الخ (رواہ احمد و سندہ جید بلوغ جزء ۲ صہ ۹۲ و عزاہ الحافظ الی النسائی وقال سندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۱ صہ ۵۱۴)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال الحمد للہ......... الخ (رواہ ابو داؤد بسند صحیح۔ التعلیقات ج ۲ / ۱۲۱)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ وقال مرۃً اذا رفع مائدتہٗ قال الحمد للہ.......... الخ (صحیح بخاری)

(۴) لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، ایسی تعریف جو نہ کافی سمجھی گئی، نہ چھوڑی گئی اور اے ہمارے رب کوئی اس سے بے پرواہ نہیں ہوسکتا ؎۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو اس وقت پڑھتے تھے جب کھانا کھاچکتے یا جب دسترخوان اٹھایا جاتا۔

(۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ:۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور جس نے یہ کھانا مجھے بغیر میری طاقت اور قوت کے عطا فرمایا ؎۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دعاء کو پڑھ لے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

پینا

جب کوئی چیز پیئے تو پہلے بسم اللہ کہے، تھوڑا سا پینے کے بعد سانس لے اور الحمد للہ کہے، پھر بسم اللہ کہہ کر پیئے، پھر سانس لے اور الحمد للہ کہے، پھر بسم اللہ کہہ کر پیئے، پھر سانس لے (یعنی تین

؎۱ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ وقال مرۃً اذا رفع مائدتہ قال لك الحمد .... (صحیح بخاری کتاب الاطعمۃ)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طعامًا فقال الحمد للہ ...... الخ غفرلہ ما تقدم
(رواہ الترمذی فی کتاب الدعوات وحسنہ وسکت عنہ المنذری۔ بلوغ جزء ۷ ص ۱۰۱)

نوٹ:۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے صرف بسم اللہ کہنا چاہیئے۔ پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

(۲) بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ پڑھنے کی حدیث ضعیف ہے۔

(۳) کھانا کھانے کے بعد " الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا المسلمین " کی سند مخدوش ہے (نیل الاوطار جزء ۸ ص ۱۳۹) بلکہ ضعیف ہے (التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ)

سانس میں پیئے، درمیان میں دو دفعہ سانس لے) آخر میں یہ دعا پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے کھلایا، پلایا، اس کو نگلنے میں آسان بنایا اور اس کے نکلنے کے لئے راستہ بنایا[1] ایک سانس میں نہ پیئے[2]

سیدھے ہاتھ سے پیئے، اُلٹے ہاتھ سے ہرگز نہ پیئے[3]

پیتے وقت بیٹھ جائے، کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیئے، اگر بھولے سے کھڑے ہو کر پی لے تو قے کر دے اس لئے کہ کھڑے ہو کر پینے والے کے ساتھ شیطان پیتا ہے[4] (اور اس کا جھوٹا پیٹ میں چلا جاتا ہے)

---

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشرب فی ثلاثۃ انفاس اذا ادنی الاناء الی فیہ یسمی اللہ فاذا اخرہ حمد اللہ یفعل ذالک ثلاثا (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ وسندہ حسن۔ فتح الباری جزء ۱۲ صہ ۱۹۷) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن انس رض) وفی روایۃ کان یتنفس فی الشراب ثلاثا (صحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال الحمد للہ الذی اطعم وسقی .... الخ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{2}{1217}$)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یشرب بنفس واحد (حاکم۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صہ ۱۶۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب (احدکم) فلیشرب بیمینہ وفی روایۃ لایاکلن احد منکم بشمالہ ولا یشربن بہا (صحیح مسلم)

[4] زجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب قائما (صحیح مسلم عن انس وابی سعید) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقیء (صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رض) رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یشرب قائما فقال لہ قہ ...... ایسرک ان یشرب معک الہر؟ قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان قد شرب معک من ہو شر منہ الشیطان (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۱۷۵۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صہ ۱۰۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الذی یشرب وہو قائم ما فی بطنہ لاستقاءہ (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح۔ بلوغ $\frac{17}{111}$ وسندہ صحیح۔ فتح الباری $\frac{12}{182}$ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۱۷۶)

مشک کے دہانے سے نہ پیئے [1]

مشک کو اس طرح لٹکا کر نہ پیئے کہ دہانہ نیچے ہو [2]

برتن میں نہ سانس لے اور نہ پھونک مارے [3]

سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے دُور کر دے [4]

اگر پینے کی چیز میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو اُسے پھونک مار کر نہ گرائے بلکہ برتن کو ٹیڑھا کر کے گرائے [5]

جس جگہ سے برتن ٹوٹ گیا ہو اس جگہ منہ لگا کر نہ پیئے اور نہ برتن کے سوراخ سے پیئے [6]

جانور کی طرح پینے کی چیز میں منہ ڈال کر نہ پیئے [7]

سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیئے [8]

ایسا شربت نہ پیئے جو خشک اور تر کھجور یا خشک کھجور اور کشمش کو ایک ساتھ بھگو کر بنایا گیا ہو بلکہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگو کر شربت بنائے [9]

---

[1] نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الشرب من فی السقاء (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء (صحیح مسلم) او ینفخ فیہ وفی روایۃ نھی عن النفخ فی الشراب (رواہ الترمذی وصححہ)

[4] قال رجل انی لا اروی من نفس واحد فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابن اذا عن فیک (رواہ الترمذی وصححہ) وفی روایۃ ثم تنفس (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۷، ص ۱۱۳)

[5] نھی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن النفخ فی الشراب فقال رجل القذاۃ اراھا فی الاناء فقال اھرقھا (رواہ الترمذی وصححہ)

[6] نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الشرب من ثلمۃ القدح (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن)

[7] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تکرعوا ولکن اغسلوا ایدیکم ثم اشربوا فیھا (رواہ ابن ماجۃ وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷، ص ۱۱۴)

[8] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تشربوا فی آنیۃ الذھب والفضۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس)

[9] نھی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یجمع بین التمر والزھو والتمر والزبیب ولینبذ کل واحد منھما علی حدۃ (صحیح بخاری کتاب الاشربۃ)

اگر بحالت جنابت کوئی چیز پیئے تو وضوء کرے ؎۱

پلانا

سیدھی طرف سے پلانا شروع کرے اور اسی طرح پلاتا رہے ؎۲
پلانے والا سب کو پلا کر آخر میں پیئے ؎۳

تعریف کرنا

کسی کی بے ضرورت تعریف نہ کرے، اگر تعریف کرنی ضروری ہو اور تعریف کرنے والے کو یقین ہو کہ جس کی وہ تعریف کر رہا ہے۔ وہ واقعی اس تعریف کا مستحق ہے تو اس طرح کہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں آدمی ایسا ہے اور حساب لینے والا تو اللہ ہی ہے ؎۴
کسی کی مبالغہ آمیز تعریف نہ کرے ؎۵
مبالغہ آمیز تعریف کرنے والے کے منہ میں خاک ڈال دے ؎۶

؎۱ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اراد ان یأکل او یشرب او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ (رواہ احمد والترمذی وصححہ)
؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمن فالایمن (صحیح بخاری)
؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ساقی القوم آخرھم شربا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ)
؎۴ اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الزھد)
؎۵ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یثنی علی رجل ویطریہ فی المدحۃ فقال اھلکتم او قطعتم ظھر الرجل (صحیح مسلم کتاب الزھد)
؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب (صحیح مسلم کتاب الزھد)

بیٹھنا

بے دین اور ملحد لوگوں کی مجلس میں جبکہ وہ بے دینی کی باتیں کر رہے ہوں نہ بیٹھے اگر وہ کسی اور بات میں مشغول ہوں تو ان کے پاس بیٹھ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں [۱]

جب کسی مجلس میں کہا جائے کہ کھل کر بیٹھ جاؤ تو کھل کر بیٹھ جائے [۲]

جب کسی مجلس میں بیٹھے تو دوسروں کے بہت قریب ہو کر نہ بیٹھے بلکہ درمیانی جگہ کو فراخ رکھے [۳]

دو آدمیوں کے درمیان بغیر اُن کی اجازت کے نہ بیٹھے [۴]

ایسی جگہ پر نہ بیٹھے جہاں بدن کے کچھ حصہ پر دھوپ آجائے اور کچھ حصہ سایہ میں ہو [۵]

جب دو آدمی سرگوشی کر رہے ہوں تو ان کی بغیر اجازت ان کے پاس نہ بیٹھے [۶]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ : واذا رأیت الذین یخوضون فی اٰیاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہٖ (الانعام - ۶۸)

[۲] قال اللہ تعالیٰ : یا ایھا الذین اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا (المجادلۃ - ۱۱)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرالمجالس اوسعھا (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح - بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـــ۱۶۵)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم لایحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

[۵] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ان یجلس الرجل بین الشمس والظل (رواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی ، المستدرک ۴/۲۷۱ وروی احمد نحوہٗ بلوغ جزء ۱۹ صـــ۱۶۵)

[۶] قال رسول اللہ صلّی علیہ وسلم اذا تناجی اثنان فلا تجلس الیھما حتی تستأذنھما (رواہ احمد عن ابن عمر ورجالہ ثقات - بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـــ۱۶۶ وسندہٗ حسن)

جب کسی مجلس میں آکر بیٹھے تو جہاں مجلس ختم ہو وہیں بیٹھ جائے، البتہ اگر کہیں جگہ خالی نظر آئے تو وہاں جاکر بیٹھنا اچھا ہے [۱]

دوسرے شخص کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے [۲]

اگر کوئی شخص آنے والے شخص کے لئے کھڑا ہو جائے اور اپنی جگہ اس کو دے دے تو آنے والے شخص کو اس حالت میں بھی اس کی جگہ نہ بیٹھنا چاہیئے [۳]

کسی شخص کے گھر میں بغیر اجازت کے اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھے [۴]

ہاتھ کی ہتھیلی کو پیچھے ٹکا کر نہ بیٹھے [۵]

لکھنا

جب کوئی تحریر لکھے تو پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھے [۶]

جب خط لکھے تو خط کے شروع میں بھی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھے، پھر لکھنے والا اپنا نام لکھے

---

[۱] عن جابر رضؓ بن سمرة کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلسنا احدنا حیث ینتھی (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب والنسائی والترمذی وحسنہ) ان رجلاً رای فرجة فی الحلقة مجلس ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... فاوی الی اللہ فاواہ اللہ (صحیح بخاری)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام)

[۳] عن ابی بکرة قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل للرجل من مجلسہ ان یجلس فیہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح وروی احمد وابوداؤد عن ابن عمرؓ نحوہ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۱۶۷)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤمن الرجل فی اہلہ ولا فی سلطانہ ولا تجلس علی تکرمتہ فی بیتہ الا باذنہ (صحیح مسلم باب من احق بالامامة)

[۵] عن شرید قال انا جالس ھٰکذا وقد وضعت یدی الیسرٰی خلف ظہری واتکأت علی الیة یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقعد قعدة المغضوب علیہم (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۹ ص ۱۶۸)

[۶] دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکاتب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (صحیح بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد وصحیح مسلم)

یعنی "منجانب فلاں" یا " از طرف فلاں" لکھے، پھر اپنے نام کے بعد " اللہ کا بندہ " لکھے پھر عہدہ لکھے پھر مکتوب الیہ کا نام اور عہدہ لکھے یعنی " بخدمت فلاں ...." لکھے، پھر سلام لکھے۔ اگر کافر کو خط لکھے تو "سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی "، لکھے، پھر اما بعد لکھے، پھر خط کا مضمون لکھے ؎۱

خط کے آخر میں اپنے نام اور عہدہ کی مہر لگائے ؎۲

ہنسنا

ہنستے وقت بہت زیادہ منہ نہ کھولے۔ مسکرائے، قہقہہ نہ لگائے ؎۳

کم ہنسے، اللہ تعالیٰ کے خوف سے خوب روئے ؎۴

رونا

تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور خوب روئے ؎۵

؎۱ دعا (هرقل) بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث به دحية ..... فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد (صحيح بخاری کتاب الوحی و صحیح مسلم)

؎۲ اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكتب الى كسرى وقيصر ونجاشي فقيل انهم لا يقبلون كتابا الا بخاتم فصاغ خاتما حلقته فضة ونقش فيه محمد رسول الله (صحیح بخاری و صحیح مسلم اللفظ لمسلم)

؎۳ عن عائشة رض قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا ضاحكا حتى ارى منه لهواته انما كان يتبسم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۴ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده لو تعلمون ما اعلم لبكيتم كثيرا ولضحكتم قليلا (صحیح بخاری) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة يظلهم الله فى ظله يوم لا ظل الا ظله ..... ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقہ جزء ۱ صد ۳۱۲) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تكثر الضحك فان كثرة الضحك تميت القلب (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صد ۸۲)

؎۵ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة يظلهم الله فى ظله يوم لا ظل الا ظله: امام عادل. ..... ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

قرآن مجید کو سُن کر روئے اور اس طرح کہے :۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

ترجمہ :۔ اے ہمارے رب، ہم ایمان لائے، ہم کو (ایمان کی) شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے [۱]

تنگدستی کی وجہ سے اگر جہاد نہ کر سکے تو اس محرومی پر رنج وغم کرے اور روئے [۲]

رنج وغم کے موقعہ پر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں لیکن کوئی ایسی بات نہ کہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے [۳]

چلا کر نہ روئے، واویلا نہ کرے [۴]

جماہی آنا

جب جماہی آئے تو حتی الامکان اُسے روکے [۵]

ہاہا نہ کرے۔ ہاہا کرنے سے شیطان ہنستا ہے [۶]

اگر جماہی نہ رُکے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے [۷]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : واذا سمعوا ما انزل الی الرسول ترآی اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق یقولون ربنا آمنا فاکتبنا مع الشاھدین (المآئدۃ۔۸۳)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : ولا علی الذین اذا ما آتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا واعینھم تفیض من الدمع حزنا الا یجدوا ما ینفقون (التوبہ۔۹۲)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضیٰ ربنا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لمسلم) اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المعروف الذی اخذ علینا ان ...... ولا ندعوا ویلا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صد ۳۰)

[۵] اذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع (صحیح بخاری)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیردہٗ ما استطاع ولا یقول ھاہ ھاہ فانما ذالک من الشیطان یضحک منہ (رواہ الترمذی فی ابواب الاستیذان وصححہ)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہٖ علی فمہٖ (صحیح مسلم)

چھینکنا

جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے، پھر ہر وہ شخص جو الحمد للہ کی آواز سنے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے پھر چھینکنے والا یہ دعا پڑھے:۔

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

ترجمہ:۔ اللہ تمہیں ہدایت دے (یا ہدایت پر قائم رکھے) اور تمہارے حال کی اصلاح کرے۔ ۱

چھینکنے والا بجائے الحمد للہ کے الحمد للہ رب العالمین بھی کہہ سکتا ہے لیکن جواب دینے والا یرحمک اللہ ہی کہے پھر چھینکنے والا یہ دعا پڑھے:۔

یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ ۲

اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو دوسرے لوگ یرحمک اللہ نہ کہیں ۳

چھینکنے والے کا جواب ایک مرتبہ دے اگر وہ ایک مرتبہ سے زیادہ چھینکے تو جواب دینا ضروری نہیں ایک مرتبہ سے زیادہ چھینکنا زکام کی علامت ہے ۴

---

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ یرحمک اللہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل اخوہ اوصاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یھدیکم اللہ ویصلح بالکم (صحیح بخاری)

۲ اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العالمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء ۳ صہ ۱۳۴)

۳ عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما ولم یشمت الآخر فقال الرجل یا رسول اللہ شمت ھذا ولم تشمتنی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا حمد اللہ ولم تحمد اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ (صحیح مسلم)

۴ عن سلمۃ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل مزکوم (صحیح مسلم کتاب الزھد ۲/۵۹۵)

جب چھینک آئے تو اپنے ہاتھ یا کپڑے سے اپنے چہرہ کو چھپا لے اور آواز کو پست کرے [1]

کافر اگر چھینکے تو سننے والا یہ دعا پڑھے:۔

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے [2]

لڑنا جھگڑنا

مسلم سے ہرگز نہ لڑے، مسلم سے لڑنا کفر ہے [3]

اگر کسی سے جھگڑا ہو جائے اور نوبت مار پیٹ یا لڑائی تک پہنچے تو چہرہ پر نہ مارے [4]

قتل کرنے کے ارادے سے کسی مسلم سے ہرگز نہ لڑے، اگر دونوں کی نیت ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ہو تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں [5]

لڑائی جھگڑے میں گالی نہ بکے، بدزبانی نہ کرے، مسلم کو برا بھلا نہ کہے [6]

---

[1] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس غطى وجهه بيده او ثوبه وغض بها صوته (رواه ابوداؤد والترمذی وصححه)

[2] كان اليهود يتعاطسون عند النبى صلى الله عليه وسلم يرجون ان يقول لهم يرحمكم الله فيقول يهديكم الله ويصلح بالكم (رواه ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححه)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر (صحيح بخاری وصحيح مسلم)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قاتل احدكم اخاه فليجتنب الوجه (صحيح بخاری وصحيح مسلم) وفی رواية فلا يلطمن الوجه (صحيح مسلم كتاب البر)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول فی النار (صحيح بخاری وصحيح مسلم)

[6] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها ..... واذا خاصم فجر (صحيح بخاری وصحيح مسلم) سباب المسلم فسوق (صحيح بخاری وصحيح مسلم)

پہننا ، اُتارنا

کپڑا پہننے کی ابتداء سیدھی طرف سے کرے [۱]

جب نیا کپڑا پہنے تو اس کپڑے کا نام لے پھر یہ دعاء پڑھے [۲]

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔

ترجمہ :- اے اللہ! سب تعریف تیرے لئے ہے، تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور وہ بھلائی طلب کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس برائی کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

جب جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پیر میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے الٹے پیر میں سے اتارے [۳]

جوتا کھڑے ہو کر نہ پہنے [۴]

رہنا

مشرک کے ساتھ اس طرح نہ رہے کہ دونوں کی آگ (ساتھ) دکھائی دے [۵]

---

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ التیمن ...... فی شانہ کلہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصًا بدأ بمیامنہ (رواہ الترمذی و سندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۷ ص۲۳۶)
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم ..... فابدء وا بمیامنکم (رواہ احمد و سندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۲ ص۵)

[۲] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبًا سماہ باسمہ ثم یقول اللّٰھم لک الحمد .... الخ
(رواہ ابوداؤد والترمذی و سندہ صحیح۔ بلوغ ۱۴/۲۵۷)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی و اذا نزع فلیبدأ بالشمال
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۴] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائمًا (ابوداؤد کتاب اللباس۔ سندہٗ صحیح)

[۵] انی بریٔ من کل مسلم مع مشرک الا لا تراءی ناراھما (نسائی کتاب القسامۃ باب القود بغیر حدیدۃ جزء ۲ ص۲۱۲۔ سندہ صحیح۔ صحیح نسائی ۳/۹۹۰)

دودھ دوہنا

ناخن کتر کے دودھ دوہے تاکہ تھن زخمی نہ ہوں عسہ

کوئی کام کرنا

ہر کام کو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے [1]
ہر کام کی ابتداء سیدھی طرف سے کرے (سوائے مسجد سے نکلنے اور جوتیاں اتارنے کے) [2]
جلد بازی نہ کرے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ یا جابر فصب علی وقل بسم اللہ (صحیح مسلم فی حدیث جابر الطویل وغیرہ وغیرہ)

[2] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ التیمن ما استطاع فی شأنہ کلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وکان الانسان عجولا (بنی اسرائیل-۱۱) وقال اللہ تبارک وتعالیٰ خلق الانسان من عجل (الانبیاء-۳۷) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاشج عبد القیس ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ: الحلم والاناۃ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان (رواہ البیہقی فی شعب الایمان وسندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صہ ۵۷۸)

عسہ مرھم فلیقلموا اظفارھم ولا یخدشوا بھا ضروع مواشیھم (طبرانی کبیر جزء ۷ صہ ۹۸ واحمد جزء ۳ صہ ۴۸۴۔ سندہٗ جید۔ مجمع الزوائد جزء ۸ صہ ۱۹۶)

نکاح اور اس کے متعلقات

نکاح

اگر استطاعت ہو تو نکاح ضرور کرے، اگر استطاعت نہ ہو تو پاکدامن رہنے کے لئے روزے رکھے۔ باوجود استطاعت کے نکاح نہ کرنے والے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔[1]

جب نکاح کرے تو دیندار اور پاکدامن عورت سے نکاح کرے[2]

زانی یا زانیہ سے نکاح نہ کرے[3]

بانجھ کے مقابلہ میں بچہ جننے والی۔ محبت کرنے والی سے نکاح کرے[4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتزوج النسآء فمن رغب عن سنتی فلیس منی (صحیح بخاری کتاب النکاح)

[2] قال اللہ عزوجل الیوم احل لکم الطیبات ۔ ۔ ۔ ۔ والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم (المآئدۃ۔۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین ○ (النور۔۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجوا الودود الولود (رواہ ابوداؤد والنسائی عن معقل بسند صحیح ورواہ احمد وابن حبان عن انس بسند صحیح نیل الاوطار ۶/۸۹)

بیک وقت چار سے زیادہ نکاح نہ کرے۔ اگر اسلام قبول کرتے وقت چار سے زیادہ بیویاں ہوں تو چار کو رکھ لے، باقی سب کو چھوڑ دے [1]

نکاح کے وقت عورت کو مستقل اپنے پاس نکاح میں رکھنے کی نیت رکھے، مطلب برآری کے بعد طلاق دینے کی نیت نہ ہو [2]

اپنی پسند کی عورت سے نکاح کر سکتا ہے لیکن بیک وقت چار سے زیادہ نکاح نہ کرے [3]

جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اُسے دیکھ لے خواہ عورت کو اس کے دیکھنے کی خبر ہو یا نہ ہو، دیکھ لینے سے دونوں میں محبت زیادہ ہوتی ہے [4]

بیوہ عورت کا نکاح بغیر اس کے مشورہ کے نہ کرے، کنواری لڑکی کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے نہ کرے، کنواری لڑکی کی خاموشی کو اس کی اجازت تصور کرے، اگر لڑکی یتیم ہو تو یتیم سمجھ کر اس پر جبر نہ کیا جائے [5]

کنواری لڑکی سے اس کا باپ اجازت لے [6]

اگر کوئی لونڈی کسی غلام کی زوجیت میں ہو تو آزاد ہونے کے بعد اُسے اختیار ہے کہ غلام کے نکاح میں رہے یا کسی آزاد مرد سے نکاح کرے [7]

---

[1] فانکحوا ما طاب لکم من النسآء مثنٰی وثلٰث وربٰع (النسآء۔۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختر منھن اربعا وفارق سائرھن (ابوداؤد عن الحارث۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص ۳۴۱)

[2] قال اللہ عزوجل محصنین غیر مسافحین (النسآء۔۲۴)

[3] قال اللہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النسآء مثنٰی وثلاث وربٰع (النسآء۔۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل انظر الیھا فانہ احریٰ ان یؤدم بینکما (رواہ احمد والنسائی والترمذی عن مغیرۃ وسندہٗ صحیح) وفی روایۃ عن ابی حمید عند احمد "وان کانت لا تعلم" (رجالہ رجال الصحیح نیل الاوطار جزء۶ ص ۹۴ وبلوغ جزء ۱۶ ص ۱۵۴ وسندہٗ صحیح)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح الایم حتی تستأمر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا وکیف اذنھا قال ان تسکت (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم) وان أبت لم تکرہ (رواہ احمد رجالہ رجال الصحیح بلوغ جزء ۱۶ ص ۱۶۰ وسندہٗ صحیح) وان کرھت فلا جواز علیھا یعنی الیتیمۃ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہٗ حسن بلوغ ۱۶/۱۶۰)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والبکر یستامرھا ابوھا فی نفسھا واذنھا صماتھا (صحیح مسلم)

[7] ان بریرۃ خیّرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان زوجھا عبدًا (صحیح مسلم)

نکاح کے لئے دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے [1]

اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو بہت اچھا ہے دوہرا ثواب ملے گا [2]

اگر میاں بیوی کافر ہوں اور ان میں سے کوئی ایک پہلے اسلام لائے اور دوسرا بعد میں تو وہ پہلے ہی نکاح پر میاں بیوی رہیں گے، دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں [3]

طلاق رجعی کی صورت میں عدت گذرنے کے بعد میاں بیوی دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں، اگر وہ ایسا کریں تو عورت کے ولی کو روکنے کا اختیار نہیں [4]

کنواری لڑکی کا نکاح اگر اس کی مرضی کے خلاف کر دیا جائے تو اس نکاح کو رد کر دیا جائے [5]

اگر بیوہ کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دیا جائے تو وہ نکاح بھی رد کر دیا جائے [6]

نکاح کی تمام (جائز) شرطوں کو احسن طریقے سے پورا کرے، بدعہدی نہ کرے [7]

عورت بغیر گواہوں کے نکاح نہ کرے اور جو عورت بغیر گواہوں کے اپنا نکاح کرے وہ بدکار ہے [8]

---

[1] لا نكاح الا بولي وشاهدي عدل (بيهقي عن عائشة وعن عمران۔ سنده صحيح۔ لا نكاح الا بولي وشاهدين (طبراني كبير عن ابي موسى۔ سنده صحيح ۔ صحيح الجامع الصغير للالباني جلد ۲ ص ۱۲۵۴)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل كانت عنده وليدة فعلمها فأحسن تعليمها وادبها فاحسن تأديبها ثم اعتقها وتزوجها فله اجران (صحيح بخاري وصحيح مسلم)

[3] ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رد ابنته زينب على ابي العاص رض وكان اسلامها قبل اسلامه بست سنين على النكاح الاول (رواه احمد وسنده صحيح۔ بلوغ جلد ۱۶ ص ۱۲۱)

[4] قال الله تبارك وتعالى فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن (البقرة۔ ۲۳۲)

[5] جاءت فتاة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان ابي زوجني ابن اخيه ليرفع بي خسيسته قال فجعل الامر اليها (رواه ابن ماجة وسنده صحيح، ابن ماجة كتاب النكاح باب من زوج ابنته وهي كارهة جلد اوّل ص ۵۰۸ و بلوغ جزء ۱۶ ص ۱۶۳)

[6] عن خنساء ان اباها زوجها وهي ثيب فكرهت ذلك فأتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد نكاحها (صحيح بخاري كتاب النكاح باب اذا زوج ابنته وهي كارهة فنكاحه مردود)

[7] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج (صحيح بخاري وصحيح مسلم)

[8] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البغايا اللاتي ينكحن انفسهن بغير بينة (رواه الترمذي وسنده صحيح او حسن۔ انظر منتقى الاخبار مع شرح نيل الاوطار جزء ۶ ص ۱۰۷)

کوئی عورت بغیر ولی کی اجازت کے اپنا نکاح نہ کرے [۱]

اگر دو ولی ایک عورت کا نکاح دو مردوں سے کر دیں تو پہلا نکاح برقرار رکھا جائے اور دوسرا مسترد کر دیا جائے [۲]

جس کا کوئی ولی نہ ہو تو سلطان اس کا ولی ہے [۳]

دوسرے شخص کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک پہلے پیغام کا فیصلہ نہ ہو جائے [۴]

نکاح میں یہ شرط نہ لگائے کہ تم اپنی بیٹی (یا بہن) میرے نکاح میں دے دو تو میں تمہیں اپنی بیٹی (یا بہن) نکاح میں دے دوں گا [۵]

کوئی عورت کسی مرد سے نکاح کرتے وقت یہ شرط نہ لگائے کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے [۶]

کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرتے وقت یہ شرط نہ لگائے کہ وہ اس کے طلاق دینے کے بعد کسی سے نکاح نہ کرے گی، اگر لگائے تو یہ شرط باطل ہوگی [۷]

غلام بغیر آقا کی اجازت کے نکاح نہ کرے [۸]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۶ ص ۱۰۱ و بلوغ جزء ۱۶ ص ۱۵۵ والتعلیقات للالبانی جزء ۲ ص ۹۳۸)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انکح الولیان فھی للاول (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۱۵۶)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ حتی ینکح او یترک (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۵] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۶] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تشترط المرأۃ طلاق اختہا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۷] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب ام مبشر فقالت انی شرطت لزوجی ان لا اتزوج بعدہ فقال ان ھذا لا یصلح (رواہ الطبرانی فی الصغیر وسندہ حسن، نیل الاوطار جزء ۶ ص ۱۲۳)

[۸] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فھو عاھر (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۱۵۶)

نکاح کے وقت مندرجہ ذیل خطبہ پڑھے اور پھر ایجاب وقبول کرائے [1]

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

ترجمہ:۔ بے شک سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اسی کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کردے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مُسلم ہو۔ اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس نفس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد (پیدا کیے) اور بہت سی عورتوں کو (پیدا کیا اور ان کو روئے زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے بھی ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔ اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم ہو اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد کا سدِ باب کرنے والی ہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا، تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

---

[1] قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ ...... ثم تذکر حاجتک (رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ عن ابی الاحوص عن ابن مسعود وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۱۶۵ وصححہ الالبانی فی خطبۃ الحاجۃ ص ۱۵) اِنَّ سوائے ابن ماجہ کے سب کتابوں میں ہے۔ من سیّئات اعمالنا صرف ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے۔ لیکن ترمذی میں "مِن" نہیں ہے۔ نحمدہٗ اور وحدہٗ لا شریک لہٗ صرف ابن ماجہ میں ہے۔ یُضلل کے بعد اللہ صرف نسائی میں ہے۔

جب کسی عورت سے نکاح کرے تو نکاح کے بعد اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے [1]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور وہ خیر طلب کرتا ہوں جس خیر پہ تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں اس کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس برائی پر تو نے اسے پیدا کیا۔

دولہا کو نکاح کی مبارکباد مندرجہ ذیل الفاظ میں دے [2]

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

ترجمہ:۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر کے ساتھ اکٹھا رکھے

نکاح کا اعلان کرے، پوشیدہ طور پر نکاح نہ کرے [3]

اعلان کے لئے دف بجائے اور جائز گانے کا اہتمام کرے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افاد احدکم امرأۃ ...... فلیأخذ بناصیتھا ولیقل اللّٰھم...... (رواہ ابن ماجۃ فی کتاب النکاح وفی ابواب التجارۃ وروی ابوداؤد والحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۲۱۴، ۲۱۵)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفأ انسانا اوتزوج قال بارك اللہ ..... الخ (رواہ ابوداؤد الترمذی وصححہ الالبانی۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ۔ ترمذی میں بارک اللہ کے بعد لک نہیں ہے۔)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا النکاح (رواہ احمد عن عبداللہ بن الزبیرؓ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۲۱۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فصل ما بین الحلال والحرام الصوت (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۲۱۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح (رواہ الترمذی وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۹۴۳) عن عائشۃ رضؓ انھا زفت امرأۃ الی رجل من الانصار، فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ رضؓ ما کان معکم لھو فان الانصار یعجبھم اللھو (صحیح بخاری کتاب النکاح باب النسوۃ اللاتی یھدین المرأۃ الی زوجھا) وعن قرظۃ بن کعب وابی مسعود قالا رخص لنا فی اللھو عند العرس (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی ۲/۹۴۴ وفتح الباری ۱۱/۱۳۳) سمع ناسا یغنون فی عرس ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ سبحانہ (طبرانی صغیر ص ۹۶، حاکم ۲/۱۸۴، بیہقی ۷/۲۸۹، شرح السنۃ ۹/۴۷۔ صححہ الحاکم والذہبی وحسنہ الحافظ فی الفتح ۹/۲۰۳ من طریق الطبرانی فی الاوسط).

لڑکی کے ولی کو چاہیئے کہ نکاح کے وقت لڑکی کو کچھ جہیز دے لہ

مندرجہ ذیل عورتوں سے نکاح نہ کرے۔

ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، رضاعی ماں، رضاعی بہن، ساس، پہلے شوہر سے بیوی کی لڑکی، بہو، دو بہنیں بہ یک وقت، شوہر والی عورت، البتہ اگر کوئی لونڈی مالِ غنیمت میں ملے تو ایسی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر سکتا ہے یا اس کو بطور لونڈی کے رکھ سکتا ہے اگرچہ اس کا شوہر زندہ موجود ہو۔ سلہ

(۱) پھوپھی اور بھتیجی اور (۲) خالہ اور بھانجی سے بہ یک وقت نکاح نہ کرے سلہ (یعنی دو بہنیں، پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی ایک وقت میں کسی مرد کی زوجیت میں نہ ہوں)

کسی لونڈی سے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کرے سکہ

حالت احرام میں نہ نکاح کرے، نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے ۵ہ

مشرک مرد یا عورت سے نکاح نہ کرے، البتہ اہلِ کتاب کی پاکدامن عورت سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لہ

جن مردوں سے یا عورتوں سے ولادت کی وجہ سے نکاح حرام ہے ایسے مردوں اور عورتوں سے رضاعت کی وجہ سے بھی نکاح حرام ہے۔ مثلاً (چچا سے نکاح حرام ہے تو رضاعی چچا سے بھی نکاح حرام ہے، بہن سے نکاح حرام ہے تو رضاعی بہن سے بھی نکاح حرام ہے) کہ

لہ جہز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح، بلوغ ۱۶/۱۲۷)

سلہ قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم امہاتکم ..... والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم (النساء ۲۳، ۲۴)

سلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

سکہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فانکحوھن باذن اھلھن (النساء - ۲۵)

۵ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب (صحیح مسلم کتاب النکاح)

لہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تنکحوا المشرکٰت حتی یؤمن ...... ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا (البقرۃ ۲۲۱) الیوم احل لکم ..... والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتب من قبلکم (المائدۃ - ۵)

کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

نوٹ:۔ رضاعت سے مراد بچے کو اُس زمانہ میں دُودھ پلانا ہے جس زمانہ میں دودھ بچے کی خوراک ہو لیکن ایک دو دفعہ دودھ پلانے سے حرمت نہیں ہوگی، کم از کم پانچ دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ہوگی [۱]

دولہا کو چاہیئے کہ دلہن کے پاس جانے سے پہلے اسے کچھ دے [۲]

نکاح ضرور کرے اس لئے کہ نکاح کرنا نصف ایمان کی تکمیل ہے [۳]

جماع

جب جماع کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا [۴]

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ، ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) تو ہمیں دے اُسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔

ایک مرتبہ جماع کرنے کے بعد اگر (بغیر غسل کئے) دوبارہ جماع کرے تو درمیان میں وضوء کرے [۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الرضاعۃ من المجاعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) لا تحرم الرضعۃ او الرضعتان (صحیح مسلم) قالت عائشۃ عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات (صحیح مسلم کتاب الرضاع)

[۲] لما تزوج علیؓ فاطمۃ اراد أن یدخل بھا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئاً (رواہ ابو داؤد وسکت علیہ المنذری وسندہٗ صالح۔ بلوغ جزء ۱۶ صہ ۱۷۴)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تزوج فقد استکمل نصف الایمان فلیتق اللہ فی نصف الباقی (طبرانی اوسط۔ سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر جزء ۲ صہ ۱۰۵۹)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا أتی اھلہ قال بسم اللہ.......... فقضی بینھما ولد لم یضرہٗ وفی روایۃ مسلم اذا اراد ان یأتی اھلہ (صحیح بخاری کتاب الوضوء وصحیح مسلم کتاب النکاح)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا أتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ (صحیح مسلم کتاب الحیض جزء اول صہ ۱۴۰)

عزل نہ کرے اس لئے کہ جو بچہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا، عزل کرنا بچہ کو خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے [۱]

اگر کسی شخص کے قبضہ میں لونڈی آئے تو وہ اس سے اس وقت تک جماع نہ کرے جب تک وہ ایک مرتبہ اذیت ماہانہ آنے کے بعد پاک نہ ہو جائے [۲]

یا اگر وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد پاک نہ ہو جائے۔ حالتِ حمل میں ہرگز جماع نہ کرے [۲]

شوہر بیوی کی پوشیدہ باتوں کو جو جماع کے وقت اس سے سرزد ہوں ظاہر نہ کرے اور نہ بیوی شوہر کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرے [۳]

اذیتِ ماہانہ میں جماع نہ کرے [۵]

جب بیوی اذیتِ ماہانہ کے بعد نہا دھو کر پاک ہو جائے پھر جماع کر سکتا ہے [۶]

اگر اذیتِ ماہانہ کے زمانہ میں جماع کر بیٹھے تو کفارہ میں نصف دینار صدقہ دے [۷]

---

[۱] عن ابی سعید کنا نعزل ثم سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لنا وانکم لتفعلون وانکم لتفعلون وانکم لتفعلون ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ الا ھی کائنۃ (صحیح مسلم کتاب النکاح) و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الوأد الخفی (صحیح مسلم کتاب النکاح باب جواز الغیلۃ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یسقی ماءہ ولد غیرہ (رواہ الترمذی فی کتاب النکاح وحسنہ) لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضۃ (ابوداؤد سندہ حسن نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۵۹)

[۳] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ أتی بامرأۃ مجح ..... فقال لعلہ (ای سیدھا) یرید ان یلم بھا فقالوا نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ھممت ان العنہ لعنًا یدخل معہ قبرہ (صحیح مسلم کتاب النکاح)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیامۃ الرجل یفضی الی امرأتہ و تفضی الیہ ثم ینشر سرھا (صحیح مسلم کتاب النکاح) عسی رجل یحدث بما یکون بینہ وبین اھلہ او عسی امرأۃ تحدث بما یکون بینھا وبین زوجھا فلا تفعلوا (طبرانی کبیر سندہ حسن صحیح الجامع ۲/۴۴)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تقربوھن حتی یطھرن (البقرۃ - ۲۲۲)

[۶] قال اللہ تعالیٰ فاذا تطھرن فأتوھن من حیث امرکم اللہ (البقرۃ - ۲۲۲)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار (رواہ ابوداؤد و

خلاف وضع فطری نہ کرے لہ

جماع جس طریقے سے چاہے کرے لہ

جنابت

اگر بحالت جنابت سونا چاہے تو شرمگاہ دھو کر وضو کرے لہ

اگر بحالت جنابت کھانا کھائے یا کوئی چیز پئے تو کھانے یا پینے سے پہلے وضو کرے لہ

زیادہ دیر بغیر نہائے نہ رہے کیونکہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں جنبی ہو لہ

بحالت جنابت نہ قرآن شریف کی تلاوت کرے، نہ قرآن مجید کو ہاتھ لگائے اور نہ مسجد میں داخل ہو لہ

نوٹ :۔ جنابت اس حالت کو کہتے ہیں جو جماع کے بعد نہانے سے پہلے ہوتی ہے۔

لہ قال اللہ عزوجل نساؤکم حرث لکم (البقرۃ ۔ ۲۲۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صمام واحد (صحیح مسلم کتاب النکاح باب جواز جماعۃ امرأۃ فی قبلہا من قدامہا جزء اول ص ۴۶۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تأتوا النساء فی ادبارھن (رواہ الشافعی والطحاوی وسندہ صحیح ۔ التعلیقات جزء ۲ ص ۹۵۳)

لہ قال اللہ تبارک وتعالی نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انّٰی شئتم (البقرۃ ۔ ۲۲۳)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

لہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبًا فاراد أن یأکل او ینام توضأ وضوءہ للصلوٰۃ (صحیح مسلم) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اراد ان یاکل او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتًا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ حسن ۔ مرعاۃ جلد اول ص ۵۲۰)

لہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن علی کل حال ما لم یکن جنبًا (رواہ الترمذی وسندہ صحیح مرعاۃ جلد اول ص ۵۱۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس القرآن الا طاھر (رواہ النسائی وسندہ صحیح ۔ مرعاۃ جلد اول ۵۲۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا احل المسجد لحائض ولا جنب (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح ۔ مرعاۃ جلد اول ص ۵۱۹)

اذیتِ ماہانہ اور نفاس

اذیتِ ماہانہ

اذیتِ ماہانہ میں جماع نہ کرے [۱]

اگر بحالت اذیتِ ماہانہ جماع کرے تو کفارہ میں نصف دینار صدقہ دے [۲]

بحالت اذیت ماہانہ مسجد میں داخل نہ ہو [۳]

بحالت اذیت ماہانہ قرآنِ مجید کو ہاتھ نہ لگائے [۴]

جب اذیت ماہانہ کے بعد غسل کرے تو خون کے مقامات پر خوشبو لگائے [۵]

عورت اذیت ماہانہ میں عمرہ نہ کرے البتہ حج کر سکتی ہے لیکن طواف افاضہ پاک ہونے کے بعد کرے [۶]

اگر طواف وداع سے پہلے اذیتِ ماہانہ شروع ہو جائے تو عورت بغیر طواف وداع کئے مکہ معظمہ سے روانہ ہو سکتی ہے [۷]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، ولا تقربوھن حتی یطھرن (البقرۃ۔ ۲۲۲)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۱۴۳)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا احل المسجد لحائض ولا جنب (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح مرعاۃ جلد اوّل ص ۵۱۹)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس القرآن الا طاھر (رواہ النسائی وسندہ صحیح مرعاۃ جلد اوّل ص ۵۲۲)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ تأخذی فرصۃ من مسک فتطھری بھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الامر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیران لا تطوفی بالبیت وفی روایۃ حتی تطھری (صحیح بخاری کتاب الحیض ۱/۸۱ و ۱/۸۴)

[۷] ان صفیۃ بنت حیی قد حاضت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلھا تحبسنا الم تکن طافت معکن فقالوا بلی قال فاخرجی (صحیح بخاری کتاب الحیض ۱/۹۰)

اگر شوہر مسجد میں معتکف ہو تو حائضہ عورت اپنے گھر میں رہتے ہوئے شوہر کا سر دھو سکتی ہے۔ اس کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے۔[1]

اگر بیوی اذیتِ ماہانہ میں ہو تو شوہر اس کی گود میں تکیہ لگا کر قرآنِ مجید کی تلاوت کر سکتا ہے۔[2]

اذیتِ ماہانہ میں عورت نہ نماز پڑھے اور نہ روزے رکھے، نماز کی قضاء نہ کرے البتہ رمضان کے روزے اگر رہ جائیں تو بعد میں ان کی گنتی پوری کرے۔[3]

اگر کپڑے پر اذیتِ ماہانہ کا خون لگ جائے تو اسے کھرچ دے، پھر پانی سے رگڑے پھر پانی میں بیری کے پتے جوش دے کر اس پانی سے اس کپڑے کو دھو ڈالے۔[4]

عورت اگر اذیتِ ماہانہ میں ہو تب بھی عید کے دن عیدگاہ جائے، نماز کی جگہ سے علیحدہ بیٹھ جائے لیکن جماعت المسلمین کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتی رہے اور ان کی دعاؤں کے ساتھ دعا مانگے۔[5]

حائضہ عورت نماز پڑھنے والے کے سامنے لیٹ سکتی ہے، اگر نماز پڑھنے والے کا کپڑا اس پر جا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔[6]

---

[1] قالت عائشۃ انہا کانت ترجل تعنی رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی حائض ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ مجاور فی المسجد یدنی لہا رأسہ وھی فی حجرتہا وفی روایۃ فاغسلہ وانا حائض (صحیح بخاری کتاب الحیض 1/82 وصحیح مسلم کتاب الحیض 1/138)

[2] قالت عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن (صحیح بخاری کتاب الحیض 1/82 وصحیح مسلم کتاب الحیض 1/138)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (صحیح بخاری کتاب الحیض 1/183) قالت عائشۃ کانت یصیبنا ذالک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰۃ (صحیح مسلم کتاب الحیض 1/150)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحتہ ثم تقرصہ بالماء (صحیح مسلم) واغسلیہ بماء وسدر (نسائی کتاب الطہارۃ 1/42 وسندہ صحیح۔ نیل 1/36)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الحیض فیشہدن جماعۃ المسلمین ودعوتہم ولیعتزلن مصلاہم (صحیح بخاری کتاب العیدین 2/28) فیکبرن بتکبیرھم ویدعون بدعائہم (صحیح بخاری کتاب العیدین 2/25)

[6] قالت میمونۃ رض انہا کانت تکون حائضا ۔ ۔ ۔ ۔ وھی مفترشۃ بحذاء مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی علی خمرتہ اذا سجد اصابنی بعض ثوبہ (صحیح بخاری باب الحیض وکتاب الصلوٰۃ 1/90 و

نفاس

بچہ کی ولادت کے بعد زچہ ۴۰ دن نماز نہ پڑھے اور نہ ان نمازوں کی قضا کرے [1]

بحالت نفاس اگر حج کرنا چاہے تو غسل کر کے حج کے ارکان ادا کرے [2]

ولیمہ

دولہا کو چاہیئے کہ نکاح کے دوسرے دن صبح کو دن چڑھے ولیمہ کرے، اگر رات کو کرے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں [3]۔ ولیمہ میں فقراء کو بھی ضرور بلائے [4]

اگر ولیمہ میں بلایا جائے تو ضرور جائے [5]

ولیمہ میں کفار کو بلائے تو کوئی حرج نہیں [6]

---

[1] عن ام سلمۃؓ قالت کانت المرأۃ من نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم (وفی روایۃ کانت النفساء علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم) تقعد فی النفاس اربعین لیلۃ لا یأمرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقضاء الصلوٰۃ النفاس (رواہ ابوداؤد فی کتاب الطہارۃ فی باب ماجاء فی وقت النفساء جلد ۱ صہ ۴۶ ورواہ الحاکم فی کتاب الطہارۃ وسندہ صحیح المستدرک ۱/۱۷۵)

[2] نفست اسماء بنت عمیس بمحمد ابن ابی بکر بالشجرۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر یأمرہا ان تغتسل و تہل (صحیح مسلم کتاب الحج باب الحرام النفساء جزء اول صہ ۵۰۱) أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

[3] اطعم الناس ثلاثۃ ایام (ابو یعلی ۶/۳۴۶ وسندہ صحیح)۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا بد للعرس من ولیمۃ (رواہ احمد عن ابی موسیٰ وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۶ صہ ۲۰۵) اصبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم عروسا فدعا القوم فاصابوا من الطعام (صحیح بخاری کتاب الاستئذان ۸/۶۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمنا الخبز واللحم حین امتد النہار (صحیح مسلم کتاب النکاح ۱/۴۶۰) فاصبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم .... (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ ۱/۱۰۴) فلما اصبح ...... (صحیح مسلم کتاب النکاح ۱/۴۶۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یدعی لہا الاغنیاء ویترک الفقراء (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیأتہا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ومن ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] لو ترکتنی فامرت بین اظہرکم نصنعت لکم طعاما فحضرتموہ فانوا الاجابۃ تنافی طعامک (رواہ الحاکم جزء ۳ صہ ۱۲ وسندہ صحیح)

مہر

نکاح کرتے وقت مہر مقرر کرے اور بیوی کو ادا کرے [1]

لونڈی سے یا اہلِ کتاب کی کسی عورت سے نکاح کرے تب بھی دستور کے مطابق مہر مقرر کرکے ادا کرے [2]

مہر مقرر کرنے کے بعد باہمی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں [3]

مہر دینے کے بعد اس میں سے کچھ واپس نہ لے [4]

مہر کو خوشی وخوش اسلوبی سے ادا کرے، اگر بیوی خود بخوشی کچھ دے دے تو لے سکتا ہے [5]

اگر مہر مقرر کرنے کے بعد بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے تو نصف مہر ادا کرے۔ اگر بیوی یا بیوی کا ولی مہر معاف کر دے تو پھر مہر ادا نہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں [6]

اگر اتفاق سے مہر مقرر نہ ہوا ہو اور بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دینے کی نوبت آجائے تو بیوی کو دستور کے مطابق حسبِ حیثیت کچھ دے [7]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ حرمت علیکم امھاتکم..... واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم بہ منھن فاٰتوھن اجورھن فریضۃ (النسآء-۲۴)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فانکحوھن باذن اھلھن واٰتوھن اجورھن بالمعروف (النسآء-۲۵) وقال اللہ تعالیٰ الیوم اُحل لکم الطیبٰت وطعام الذین اوتوا الکتٰب حل لکم وطعامکم حل لھم والمحصنٰت من المؤمنات والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم اذا اٰتیتموھن اجورھن (المآئدۃ-۵)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ولاجناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ (النسآء-۲۴)

[4] قال اللہ عزوجل: وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واٰتیتم احدٰھن قنطارًا فلا تأخذوا منہ شیئًا أتأخذونہ بھتانًا واثمًا مبینًا (النسآء-۲۰)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ واٰتوا النسآء صدقاتھن نحلۃ فان طبن لکم عن شیٍٔ منہ نفسًا فکلوہ ھنیئًا مریئًا (النسآء-۴)

[6] قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن وقد فرضتم لھن فریضۃ فنصف ما فرضتم الا ان یعفون او یعفوا الذی بیدہ عقدۃ النکاح (البقرۃ-۲۳۷)

[7] قال اللہ تعالیٰ لاجناح علیکم ان طلقتم النسآء مالم تمسوھن او تفرضوا لھن فریضۃ ومتعوھن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعًا بالمعروف حقا علی المحسنین (البقرۃ ۲۳۶)

اگر مہر مقرر نہ ہوا ہو اور بیوی کے پاس جانے سے پہلے شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی کو اس کے خاندان کی عورتوں کے برابر مہر دیا جائے ۱؎

اگر بیوی خلع چاہے اور اس سلسلے میں کچھ دے دے تو لے اور اسے طلاق دے دے ۲؎

مہر میں بہت بڑی رقم بھی دی جاسکتی ہے اور معمولی رقم بھی، لیکن مہر کا کم ہونا بہتر ہے ۳؎

قرآن مجید کی تعلیم کو بھی مہر مقرر کیا جاسکتا ہے ۴؎

بیوی کے پاس جانے سے پہلے مہر میں سے کچھ رقم ضرور ادا کرے ۵؎

مرد کے اسلام لانے کو بھی مہر مقرر کیا جاسکتا ہے ۶؎

لونڈی کی آزادی کو بھی مہر مقرر کیا جاسکتا ہے ۷؎

۱؎ اُتی عبداللہ فی امرأۃ تزوجہا رجل ثم مات عنہا ولم یفرض لہا صداقا ولم یکن دخل بہا قال فاختلفوا الیہ فقال اری لہا مثل مہر نسآءھا ..... فقال معقلؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی بروع ابنۃ واشق بمثل ما قضی (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ صہ ۱۴۷)

۲؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیہما فیما افتدت بہٖ (البقرہ۔ ۲۲۹)

۳؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احدٰھن قنطارا فلا تأخذوا منہ شیئًا (النسآء۔ ۲۰) ان امرأۃ تزوجت علی نعلین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضیت من نفسک ومالک بنعلین؟ قالت نعم فاجازہٗ (رواہ احمد والترمذی وصححہ) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل التمس ولو خاتما من حدید (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصداق ایسرہٗ (رواہ ابوداؤد والحاکم عن عقبۃ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ صہ ۱۴۴)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل قد ملکتکہا بما معک من القرآن (صحیح بخاری وصحیح مسلم) نعلمہا من القرآن (صحیح مسلم)

۵؎ لما تزوج علیؓ فاطمۃ اراد ان یدخل بہا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یعطیہا شیئًا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صالح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ صہ ۱۷۴) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطہا شیئًا (رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار $\frac{6}{148}$)

۶؎ تزوج ابوطلحۃ ام سلیم فکان صداق بینہما الاسلام اسلمت ام سلیم قبل ابی طلحۃؓ فخطبہا فقالت، انی قد اسلمت فان اسلمت نکحتک فاسلم فکان صداق بینہما (رواہ نسائی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{2}{959}$)

۷؎ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وتزوجہا وجعل عتقہا صداقہا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

طلاق اور اس کے متعلقات

طلاق

ایک مرتبہ یا دو مرتبہ طلاق دینے کے بعد شوہر اپنی بیوی سے رجوع کرسکتا ہے لہ
تیسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد رجوع نہیں کر سکتا ٹہ
پہلی یا دوسری طلاق دینے کے بعد رجوع کرنے کا حق صرف عدت کے زمانہ میں ہے، عدت گذرجانے کے بعد رجوع کا حق ختم ہوجاتا ہے، دوبارہ نکاح کرنا چاہیئے، رجوع کا حق صرف اس صورت میں ہے کہ شوہر اصلاح کا ارادہ کرے اور دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت صرف اس صورت میں ہے کہ شوہر اور بیوی معروف کے مطابق باہمی رضامندی کا اظہار کریں اور جب رضامند ہوجائیں تو پھر کوئی شخص نکاح میں رکاوٹ نہ ڈالے سٹہ
تیسری طلاق کے بعد نہ رجوع کرسکتا ہے اور نہ دوبارہ نکاح کرسکتا ہے، البتہ اگر وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور پھر اگر وہ مرد جماع کے بعد طلاق دے دے تو اس عورت کا پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے، بشرطیکہ دونوں کو یقین ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے یعنی شریعت الٰہیہ کی پابندی کرسکیں گے اگر دوسرے شوہر نے جماع نہ کیا ہو تو عورت پہلے شوہر سے نکاح نہیں کرسکتی ٹہ
دوبارہ نکاح کرتے وقت یا طلاق دیتے وقت، دو گواہ کر لئے جائیں شہ

لہ قال اللہ تعالیٰ: الطلاق مرتان، فامساك بمعروف او تسريح باحسان (البقرة - ۲۲۹)
ٹہ قال اللہ تعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد (البقرة - ۲۳۰)
سٹہ وقال اللہ تعالیٰ: وبعولتهن احق بردهن فی ذلك ان ارادوا اصلاحا (البقرة - ۲۲۸) وقال اللہ تعالیٰ واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن اذا تراضوا بينهم بالمعروف (البقرة - ۲۳۲)
ٹہ قال اللہ تعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره فان طلقها فلا جناح عليهما ان يتراجعا ان ظنا ان يقيما حدود اللہ (البقرة / ۲۳۰) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا لعلك اردت ان ترجعي الى رفاعة لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
شہ قال اللہ عزوجل فاذا بلغن اجلهن فامسكوهن بمعروف او فارقوهن بمعروف واشهدوا ذوی عدل منكم (الطلاق ۲)

جب طلاق دینی ہو تو اس طرح دے :۔ ہر طلاق طہر میں (یعنی پاکی کے زمانہ میں) دی جائے لیکن ایک طہر میں صرف ایک طلاق دے جس طہر میں طلاق دے اس طہر میں جماع نہ کرے [1]

اذیت ماہانہ کے زمانہ میں طلاق نہ دے، اگر غلطی سے دیدے تو رجوع کرے، البتہ یہ طلاق شمار کی جائے گی۔ حالت حمل میں طلاق دی جاسکتی ہے [2]

تین طلاقیں ایک طہر میں اکٹھی نہ دے، اگر دانستہ یا نادانستہ دے دے تو یہ تین طلاقیں ایک شمار ہوں گی [3]

بحالت جبر اگر طلاق دی جائے تو وہ واقع نہ ہوگی [4]

نکاح سے پہلے دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوگی یعنی اگر کوئی شخص اس طرح کہے کہ جب میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اسے فوراً طلاق ہے یا فلاں وقت طلاق ہے تو یہ طلاق لغو ہے۔ طلاق نکاح کے بعد ہی دی جاسکتی ہے پہلے نہیں [5]

---

[1] عن عبد اللہ قال طلاق السنۃ تطلیقۃ وھی طاھر فی غیر جماع فاذا حاضت وطھرت طلقھا اخری فاذا حاضت وطھرت طلقھا اخری (رواہ النسائی ۲/۸۲ وسندہ صحیح) وعن عبد اللہ بن عمر انہ طلق امرأۃ لہ وھی حائض تطلیقۃ واحدۃ فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یراجعھا ثم یمسکھا حتی تطھر ثم تحیض عندہ حیضۃ اخری ثم یمھلھا حتی تطھر من حیضتھا فان اراد ان یطلقھا فلیطلقھا حین تطھر من قبل ان یجامعھا (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[2] عن ابن عمرؓ انہ طلق امرأتہ وھی حائض فذکر ذلک عمر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعھا او لیطلقھا طاھراً او حاملاً (صحیح مسلم وروی نحوہ البخاری) عن عمر قلت تحتسب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمہ قال ابن عمر حسبت علی بتطلیقۃ (صحیح بخاری کتاب الطلاق ۵۲، ۵۳/۷)

[3] اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأتہ ثلاث تطلیقات جمیعاً فقام غضباناً ثم قال أیلعب بکتاب اللہ وأنا بین اظھرکم (رواہ النسائی ۲/۸۲ ورواتہ ثقات، نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۳۹ و سندہ صحیح) ان ابا الصھباء قال لابن عباس رضؓ الم یکن الطلاق الثلاث علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر واحدۃ فقال قد کان ذالک (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طلاق ولا عتاق فی اغلاق (رواہ الحاکم بطریقین احدھما صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۱۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طلاق لہ فیما لا یملک (رواہ احمد والترمذی عن عبد اللہ بن عمرو وحسنہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طلاق قبل نکاح (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء ۲ ص ۲۰۵)

مرد بغیر ضرورت طلاق نہ دے اور نہ عورت بے ضرورت طلاق لے [1]

مطلّقہ عورت

مطلقہ عورت کو اگر حمل ہو تو اُسے چھپائے نہیں [2]

شوہر کو چاہیئے کہ طلاق دینے سے پہلے جو کچھ بیوی کو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے [3]

مطلقہ عورت کو بحسنِ سلوک رخصت کردے، تکلیف پہنچانے کے ارادے سے اس کو روکے نہ رکھے [4]

مطلقہ عورت کو جب رخصت کرے تو ہر حالت میں اسے ضرور کچھ دے [5]

تیسری طلاق سے پہلے مطلقہ عورت کو گھر سے نہ نکالے، نہ عدت کے زمانہ میں گھر سے نکالے، نہ وہ خود نکلے، البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کی بات کرے تو گھر سے نکال سکتا ہے [6]

عدت کے زمانہ میں مطلقہ عورت کو اپنی استطاعت کے مطابق اپنے گھر میں جگہ دے، اس کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ پہنچائے، نہ اس کو اپنے گھر کے علاوہ کسی اور مکان میں رکھے [7]

پہلی اور دوسری طلاق کے بعد عدت کے زمانہ میں مطلقہ عورت کو نان ونفقہ دے یعنی اس کے تمام اخراجات برداشت کرے۔ تیسری طلاق کے بعد شوہر کے ذمہ نہ اسکے اخراجات ہیں نہ اسکے رہنے کا بندوبست [8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الحلال الی اللہ عزوجل الطلاق (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ سألت زوجہا الطلاق فی غیر ما بأس فحرام علیہا رائحۃ الجنۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

[2] قال اللہ تبارک وتعالی: ولا یحل لھن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامھن (البقرۃ ۲۲۸)

[3] قال اللہ تعالی ولا یحل لکم ان تأخذوا مما آتیتموھن شیئا (البقرۃ ۲۲۹)

[4] قال اللہ تبارک وتعالی: سرحوھن بمعروف ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا (البقرۃ ۲۳۰) فارقوھن بمعروف (الطلاق-۲)

[5] قال اللہ عزوجل: وللمطلقٰت متاعٌ بالمعروف حقا علی المتقین (البقرۃ-۲۴۱)

[6] قال اللہ تبارک وتعالی: لا تخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن الا ان یأتین بفاحشۃ مبینۃ (الطلاق-۱)

[7] قال اللہ تبارک وتعالی اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم ولا تضاروھن لتضیقوا علیھن (الطلاق-۲)

[8] عن فاطمۃ بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المطلقۃ ثلاثا قال لیس لھا سکنی ولا نفقۃ وفی روایۃ امرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتقل الی ام شریک (صحیح مسلم)

مطلقہ عورت جب تک نکاح نہ کرے بچے کی زیادہ حقدار ہے [1]
اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو وضع حمل تک اس کے اخراجات برداشت کرے اور اس کو اپنے گھر ہی میں رکھے [2]

نوٹ:۔ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل تک ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

اگر شوہر بچے کو مطلقہ بیوی سے دودھ پلوانا چاہے تو دودھ پلانے کے زمانہ میں نان ونفقہ دے [3]

اگر شوہر بچے کو دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ عورت کو دو سال تک دودھ پلانا چاہیئے [4]

مطلقہ عورت مقررہ عدت گزارے پھر نکاح کرے (عدت کا بیان آگے آرہا ہے) [5]

اگر مہر مقرر کرنے کے بعد بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دے تو نصف مہر ادا کرے، اگر اتفاق سے مہر مقرر نہ ہوا ہو اور بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دے تو بھی دستور کے مطابق حسب حیثیت کچھ دے [6]

مطلقہ عورت سے محض اس لئے نکاح نہ کرے کہ اس کو طلاق دے کر پہلے شوہر کے لئے حلال کرے اور نہ پہلا شوہر اس مقصد کیلئے مطلقہ کا کسی سے نکاح کرائے [7]

---

[1] قالت امرأة ان ابنی ھذا کان بطنی لہ وعاء وان أباہ طلقنی واراد ان ینتزعہ منی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بہ مالم تنکحی (رواہ احمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۳۴۶)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم ولا تضاروھن لتضیقوا علیھن وان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن (الطلاق۔ ۶)

[3] قال اللہ تعالیٰ، وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف۔ (البقرۃ۔ ۲۳۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ، والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ (البقرۃ ۲۳۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ، فاذا بلغن اجلھن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف (البقرۃ ۲۳۴)

[6] قال اللہ تعالیٰ، لا جناح علیکم ان طلقتم النساء مالم تمسوھن او تفرضوا لھن فریضۃ ومتعوھن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا بالمعروف حقا علی المحسنین ○ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن وقد فرضتم لھن فریضۃ فنصف ما فرضتم (البقرہ، ۲۳۶، ۲۳۷)

[7] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ (رواہ الدارمی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء ۲ ص ۹۸۲)

عدت

عدت اس مدت کو کہتے ہیں جس میں مطلقہ عورت، یا وہ عورت جس کا شوہر مرگیا ہو نکاح نہیں کرسکتی
ایسی مطلقہ عورت جس کو اذیت ماہانہ ہوتی ہو اس وقت تک عدت میں بیٹھے جب تک طلاق
کے بعد تین ماہانہ اذیتیں نہ گذرجائیں [۱]

اگر بڑی عمر ہو جانے کی وجہ سے اذیت ماہانہ بند ہو جائے یا اتنی کم عمر ہو کہ اذیت ماہانہ کا آغاز نہ ہوا ہو
تو تین مہینے عدت میں بیٹھے، اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک عدت میں بیٹھے [۲]

شوہر کے مرنے کے بعد بیوہ کو چار ماہ دس دن عدت میں بیٹھنا چاہیئے [۳]

عدت کے زمانہ میں بیوہ نہ سرمہ لگائے، نہ خوشبو لگائے اور نہ رنگ کر کپڑے پہنے۔ البتہ اذیت
ماہانہ کے غسل کے بعد خون کے مقامات پر خوشبو لگا سکتی ہے [۴]

عدت کے زمانہ میں بیوہ نہ زیور پہنے اور نہ خضاب لگائے [۵]

عدت کے زمانہ میں اگر آنکھیں دکھنے آجائیں تب بھی سرمہ نہ لگائے [۶]

عدت کے زمانہ میں عورت نکاح نہیں کرسکتی، عدت گذر جانے کے بعد نکاح کرسکتی ہے [۷]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء (البقرۃ-۲۲۸)

[۲] قال اللہ تعالیٰ، والّٰئی یئسن من المحیض من نسآئکم ان ارتبتم فعدتھن ثلاثۃ اشھر والّٰئی لم یحضن، واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا (الطلاق ۴)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا (البقرۃ ۲۳۴)

[۴] عن ام عطیۃ کنا ننھی ان نحد علی میت فوق ثلث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا ولا نکتحل ولا نطیب و لا نلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب وقد رخص لنا عند الطھر اذا اغتسلت احدانا من محیضھا فی نبذۃ من کست اظفار (صحیح بخاری کتاب الطلاق. باب القسط للحادۃ عند الطھر)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتوفی عنھا زوجھا لا تلبس المعصفر من الثیاب..... ولا الحلی ولا تختضب (رواہ ابوداؤد ورجالہ ثقات. نیل ۶/۲۵۲ وسندہ صحیح)

[۶] قالت امرأۃ ان بنتی توفی عنھا زوجھا وقد اشتکت عینھا افنکحلھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۷] قال اللہ عزوجل فاذا بلغن اجلھن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف (البقرۃ ۲۳۴)

کسی مرد کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ ایسی عورت کو جو عدت میں ہو نکاح کا پیغام بھیجے، نہ وہ دونوں آپس میں کوئی عہد و پیمان کریں، البتہ مرد کنایتہً کوئی بات کہدے تو کوئی مضائقہ نہیں [۱]

اگر بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے تو کوئی عدت نہیں [۲]

اگر ہاتھ لگانے سے پہلے مر جائے تو بیوی عدت میں بیٹھے [۳]

مطلقہ عورت کی عدت پہلی طلاق سے شروع ہوتی ہے، اگر تین مسلسل طہروں میں سے ہر طہر میں طلاق دی جائے تو تیسری طلاق کے بعد عدت کی مدت صرف ایک اذیت ماہانہ رہ جاتی ہے [۴]

عدت کی مدت کا اچھی طرح حساب رکھے [۵]

اگر بیوی خود طلاق لے تو عدت صرف ایک اذیت ماہانہ ہوگی اور طلاق بھی ایک ہوگی [۶]

عدت کے زمانہ میں اپنے گھر میں رہے صرف ضرورتاً باہر نکلے یا اس گھر میں رہے جہاں شوہر کی وفات کی خبر پہنچے [۷]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النسآء او اکننتم فی انفسکم علم اللہ انکم ستذکرونھن ولکن لا تواعدوھن سرا الا ان تقولوا قولا معروفا ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (البقرۃ ـ ۲۳۵)

[۲] قال اللہ تعالیٰ: اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ (الاحزاب ۴۹)

[۳] عن ابن مسعود انہ سئل عن رجل تزوج امرأۃ ولم یفرض لھا صداقا ولم یدخل بھا حتی مات فقال ابن مسعود لھا مثل صداق نسائھا لا وکس ولا شطط وعلیھا العدۃ ولھا المیراث فقام معقل فقال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بروع بنت واشق امرأۃ منا مثل ما قضیت ففرح ابن مسعودؓ (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب النکاح باب ماجاء فی الرجل یتزوج المرأۃ فیموت عنھا قبل ان یفرض لھا $\frac{1}{352}$)

[۴] قال اللہ تعالیٰ یا ایھا النبی اذا طلقتم النسآء فطلقوھن لعدتھن (الطلاق ـ ۱) عن عبد اللہ انہ قال طلاق السنۃ تطلیقۃ وھی طاھر فی غیر جماع فاذا حاضت وطھرت طلقھا اخری فاذا حاضت و طھرت طلقھا اخری ثم تعتد بعد ذلک بحیضۃ (رواہ النسائی $\frac{2}{82}$ وسندہ صحیح)

[۵] قال اللہ تعالیٰ واحصوا العدۃ (الطلاق ـ ۱)

[۶] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتربص حیضۃ واحدۃ (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۶ صفحہ ۲۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل طلقھا تطلیقۃ (صحیح بخاری)

[۷] قال جابر طلقت خالتی فارادت ان تجد نخلھا فزجرھا رجل ان تخرج فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بلی فجدی نخلک فانک عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا (صحیح مسلم کتاب الطلاق) امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجلہ (رواہ الترمذی وصححہ $\frac{1}{145}$) امکثی فی بیت الذی اتاک فیہ نعی زوجک (رواہ الحاکم وسندہ صحیح ۔ المستدرک $\frac{2}{208}$)

خلع

اگر بیوی خود طلاق کا مطالبہ کرے اور شوہر اُسے طلاق دیدے تو اس علیحدگی کو خلع کہتے ہیں۔

اگر یہ اندیشہ ہو کہ میاں بیوی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نباہ نہ کر سکیں گے تو بیوی شوہر کو کچھ مال دے دے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرلے، لیکن یہ مال مہر سے زیادہ نہ ہو[1]

اگر شوہر کے دین اور اخلاق میں کوئی خرابی نہ ہو پھر بھی اگر بیوی اسے پسند نہ کرے اور اس کے حقوق کی ادائیگی میں اسے قصور کا اندیشہ ہو تو وہ خلع لے سکتی ہے۔ شوہر اُسے طلاق دیدے[2]

مخلوعہ عورت خلع کے بعد اپنے میکے چلی جائے اور ایک اذیت ماہانہ عدت میں بیٹھے[3]

طلاق کے بعد بچّہ کی پرورش کرنا اور دُودھ پلانا

طلاق کے بعد بچہ کی پرورش کی زیادہ حقدار ماں ہے جب تک دوسرا نکاح نہ کرے[4]

اگر ماں مر جائے تو بچہ کی پرورش کی سب سے زیادہ حقدار اس کی خالہ ہے[5]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیهما فیما افتدت بہ (البقرۃ ۲۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزداد (رواہ ابن ماجۃ وسندہ مستقیم۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۱)

[2] ان امرأۃ ثابت بن قیس رض قالت یارسول اللہ ثابت بن قیس ما اعتب علیہ فی خُلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام وفی روایۃ ولکنی لا اُطیقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُتردّین علیہ حدیقتہ؟ قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُقبل الحدیقۃ وطلقها تطلیقۃ (صحیح بخاری کتاب الطلاق باب الخلع)

[3] امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ ان تتربص حیضۃ واحدۃ وتلحق باهلها (رواہ النسائی و سندہ صحیح۔ نیل الاوطار جلد ۶ ص ۲۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ انت اُحق بہ مالم تنکحی (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۶۴)

[5] عن البراء ان ابنۃ حمزۃ اختصم فیها علی وجعفر وزید۔۔۔۔۔۔ فقضی بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخالتها وقال الخالۃ بمنزلۃ الام (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر بچہ بڑا ہو تو اسے اختیار ہے خواہ ماں کے ساتھ رہے یا باپ کے ساتھ [1]
اگر شوہر اپنی مطلقہ بیوی سے اپنے بچے کو دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ بیوی کو دودھ پلانا چاہیئے اگر شوہر پورے دو سال دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ بیوی کو دو سال تک دودھ پلانا چاہیئے [2]
دودھ پلانے کے زمانے میں مطلقہ بیوی کا کھانا اور کپڑے دستور کے مطابق بچے کے باپ کے ذمہ ہوں گے [3]
دودھ پلانے کے سلسلے میں نہ ماں کو تکلیف دی جائے نہ باپ کو (یعنی ہر کام معروف کے مطابق ہو) [4]
اگر باپ نہ ہو تو ماں کا کھانا اور کپڑے وارث کے ذمہ ہوں گے [5]
دو سال سے پہلے ماں اور باپ کی باہمی رضامندی اور مشورے کے بعد دودھ چھڑایا جائے [6]
اگر مطلقہ بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے دودھ پلوانا چاہے تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کو معروف کے مطابق مقررہ اجرت دی جائے [7]

بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا (ایلاء)

نوٹ:۔ بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کو ایلاء کہتے ہیں۔
بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کی زیادہ سے زیادہ مدت چار مہینے ہے اس مدت میں شوہر

---

[1] خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما بین ابیہ و امہ (رواہ الترمذی وصححہ ورویٰ نحوہٗ ابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۶۴)
[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ (البقرۃ ۔ ۲۳۳)
[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف (البقرۃ ۔ ۲۳۳)
[4] قال اللہ تعالیٰ لا تضار والدۃ بولدھا ولا مولود لہ بولدہ (البقرۃ ۔ ۲۳۳)
[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وعلی الوارث مثل ذالک (البقرۃ ۔ ۲۳۳)
[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فان ارادا فصالا عن تراض منھما وتشاور فلا جناح علیھما (البقرۃ ۔ ۲۳۳)
[7] قال اللہ عزوجل وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما اٰتیتم بالمعروف (البقرۃ ۔ ۲۳۳)

کو چاہیئے کہ رجوع کرے ورنہ طلاق دے [1]

اگر مقررہ مدت سے پہلے بیوی کے پاس جائے تو قسم توڑنے کا کفارہ دے [1]

بیوی کو ماں کہنا (ظہار)

نوٹ:۔ بیوی کو ماں (یا بہن) کہنے کو ظہار کہتے ہیں۔

اگر بیوی کو ماں کہہ دے تو اس کے کہنے سے وہ ماں نہیں بن جائے گی، البتہ ایسا کہنا بہت بری بات ہے اور بہت بڑا جھوٹ ہے [3]

اگر بیوی کو ماں کہہ دے تو پھر بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرے [4]

اگر غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہ ہو تو بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے مسلسل ۲ دو مہینے کے روزے رکھے، اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے [5]

---

[1] قال اللہ تبارک و تعالیٰ للذین یؤلون من نسآءھم تربص اربعۃ اشھر فان فآءو فان اللہ غفور رحیم ○ وان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیم ○ (البقرۃ ۲۲۶، ۲۲۷)

[2] عن ابن عباس رضی قال اذا حرم الرجل إمرأتہ فھی یمین یکفرھا وقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وقال تبارک وتعالیٰ قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم (التحریم ۔۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ الذین یظاھرون منکم من نسآءھم ما ھن اُمھاتھم ان اُمھاتھم الا الّٰٓئی ولدنھم وانھم لیقولون منکراً من القول وزوراً (المجادلۃ ۔۲)

[4] قال اللہ تعالیٰ والذین یظاھرون من نسآئھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ من قبل ان یتماسا (المجادلۃ ۔۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین من قبل ان یتماسا فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا (المجادلۃ ۔۴)

ہر مسکین کو ایک مد (۶۲۵ گرام) طعام دے لہ

اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے غلطی سے بیوی کو ہاتھ لگا لے یا جماع کر لے تو ایک ہی کفارہ دے، دوبارہ ایسا ہر گز نہ کرے ٢ہ

بیوی پر تہمت لگانا اور لعان

اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو اسے (چار) گواہ پیش کرنے چاہئیں، اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو حاکم کو چاہیئے کہ ان دونوں سے تین مرتبہ کہے " اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے کیلئے تیار ہے "

پھر ان دونوں کو نصیحت کرے اور عذابِ آخرت سے ڈرائے، اگر کوئی بھی توبہ نہ کرے تو پھر لعان کرائے اور لعان کے بعد ان دونوں میں ہمیشہ کے لئے تفریق کرا دے۔ لعان کا طریقہ درج ذیل ہے۔

شوہر چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ " میں سچوں میں سے ہوں " اور پانچویں بار یہ کہے کہ " اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت " اگر بیوی اعتراف نہ کرے تو وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ " بے شک یہ جھوٹوں میں سے ہے " اور پانچویں بار یہ کہے کہ " اگر یہ سچوں میں سے ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو " پھر شوہر تین مرتبہ طلاق دے اور حاکم ان دونوں میں ہمیشہ کیلئے

لہ ان سلمان بن صخر جعل امرأته عليه كظهر امه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتق رقبة قال لا اجدها قال فصم شهرين متتابعين قال لا استطيع قال اطعم ستين مسكينا قال لا اجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفروة ابن عمر اعطه ذالك العرق وهو مكتل يأخذ خمسة عشر صاعا او ستة عشر صاعا اطعام ستين مسكينا (رواه الترمذی وحسنه)

٢ہ عن سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم في المظاهر يواقع قبل ان يكفر قال كفارة واحدة (رواه الترمذی وحسنه) ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم قد ظاهر من امرأته فوقع عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تقربها حتى تفعل ما امرك الله (رواه الترمذی وصححه)

تفریق کرادے [1]

اگر بچے کا رنگ باپ کے رنگ سے مختلف ہو تو باپ کو چاہیئے کہ اپنی بیوی پر تہمت نہ لگائے [2]

لعان کرنے کی صورت میں شوہر کو مہر میں سے کچھ بھی واپس نہ دلایا جائے [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم فشھادة احدھم اربع شھٰدٰت باللہ انہ لمن الصادقین ○ والخامسة ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ○ ویدرؤا عنھا العذاب ان تشھد اربع شھٰدٰت باللہ انہ لمن الکاذبین ○ والخامسة ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین (النور۔ ۶ تا ۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ یعلم ان احدکما کاذب فھل منکما من تائب ثلاثا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وعظہ و ذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاخرة ....
ثم دعاھا ووعظھا واخبرھا ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاٰخرة (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ان رجلاً لاعن امرأتہ .... ففرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھما (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن سھل قال مضت السنة بعد فی المتلاعنین ان یفرق بینھما ثم لا یجتمعان ابدًا (رواہ ابوداؤد $\frac{1}{312}$ ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۳۰ وسندہٗ صحیح) نطلقھا ثلاث تطلیقات (ابوداؤد جزء ا ص ۳۱۳ وسندہٗ صحیح)

[2] قال رجل ولدت امرأتی غلامًا اسود وھو حینئذ یعرض بان ینفیہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک من ابل ؟ قال نعم قال فما الوانھا قال حمر، قال ھل فیھا من اورق ؟ قال نعم۔ قال فانّٰی اتاھا ذلک قال عسی ان یکون نزعہ عرق قال فھذا عسی ان یکون نزعہ عرق (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال مالی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا مال لک ان کنت صدقت علیھا فھو بما استحللت من فرجھا وان کنت کذبت علیھا فذاک ابعد لک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حرمین شریفین اور اُن کے متعلقات

مکہ معظمہ

مکہ معظمہ کا احترام کرے، نہ وہاں کا درخت کاٹے اور نہ کانٹا توڑے، نہ وہاں سے شکار بھگائے، نہ وہاں کی گری پڑی چیز اُٹھائے، البتہ وہ شخص اُٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے اور سوائے اِذخر کے وہاں کی گھاس نہ کاٹے [1]

مکہ معظمہ میں ہتھیار لے کر نہ جائے [2]

نہ حدودِ حرم میں ہتھیار لے کر داخل ہو [3]

مکہ معظمہ میں خونریزی نہ کرے، ہر ایک کو امن سے رہنے دے [4]

مکہ معظمہ کو تمام روئے زمین سے افضل اور سب سے زیادہ محبوب سمجھے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیٰمۃ لا یعضد شوکہ (وفی روایۃ شجرھا) ولا ینفر صیدہٗ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفہا ولا یختلی خلاہ...... الا الاذخر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لاحدکم ان یحمل بمکۃ السلاح (صحیح مسلم)

[3] قال ابن عمر لم یکن السلاح یدخل الحرم (صحیح بخاری)

[4] قال اللہ تعالیٰ وھٰذا البلد الامین (والتین-۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرئٍ یؤمن باللہ والیوم الاٰخر ان یسفک بھا دمًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لمکۃ) واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا انی اخرجت منک ما خرجت (رواہ الترمذی واحمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح - نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۲۴)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمکۃ ما اطیبک من بلد واحبک الیّ ولولا ان قومی اخرجونی منک ما سکنت غیرک (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح - نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۲۴)

یہ یقین رکھے کہ مکّہ معظمہ میں دجال داخل نہیں ہو گا [1]

مسجد حرام (کعبہ)

مسجد الحرام کو بابرکت اور ہدایت کا سرچشمہ سمجھے، جو اس میں داخل ہو جائے اسے امن دے [2]

اگر استطاعت ہو تو زندگی میں ایک مرتبہ کعبہ کا حج کرے [3]

مسجد الحرام کو جانے والے شخص کی بے حرمتی نہ کرے اور نہ ان جانوروں کی بے حرمتی کرے جو قربانی کے لئے مسجد حرام کی طرف جا رہے ہوں [4]

کعبہ کا احترام کرے [5]

مشرکین کو مسجد حرام کے قریب نہ آنے دے [6]

مسجدِ حرام میں نماز پڑھنا باقی تمام مساجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے [7]

نماز میں مسجد حرام کی طرف منہ کرے [8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ان اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدًی للعالمین ○ فیہ آیات بیّنٰت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان اٰمنا (آل عمران - ۹۶ و ۹۷)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وللہ علی النّاس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (آل عمران - ۹۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد فرض اللہ علیکم الحج فحجّوا فقال رجل أکل عام یا رسول اللہ فسکت ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قلت نعم لوجبت (صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا تحلّوا شعآئر اللہ ولا الشھر الحرام ولا الھدی ولا القلآئد ولآ آمّین البیت الحرام (المآئدۃ - ۲)

[5] قال اللہ تعالیٰ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام (المآئدۃ - ۹۷)

[6] قال اللہ تبارک انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام (التوبۃ - ۲۸)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلاۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام (صحیح مسلم کتاب المناسک $\frac{1}{580}$)

[8] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : فولوا وجوھکم شطرہ (البقرۃ - ۱۵۰)

پیشاب، پاخانہ، کرتے وقت اگر درمیان میں آڑ نہ ہو تو نہ کعبہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ [1]

اللہ کے ذکر کے لئے کعبہ کا طواف کرے [2]

برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف نہ کرے [3]

ناپاکی کی حالت میں طواف نہ کرے [4]

حج کے بعد جب واپس جائے تو طواف وداع کرے [5]

اگر وداع کے وقت عورت حائضہ ہو تو وہ بغیر طواف وداع کے مکہ معظمہ سے رخصت ہو سکتی ہے [6]

بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی دیوار سے رُخسار، پیشانی، ہاتھ اور سینہ چمٹائے [7]

کعبہ کے اندر اگر جائے تو دروازہ کے قریب کے دو ستونوں کے درمیان بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، دُعا مانگے، گناہوں کی معافی مانگے پھر کھڑا ہو جائے اور کعبہ کی پُشت کی دیوار پر سینہ، چہرہ، رخسار اور دونوں ہاتھ رکھے۔ اللہ کی حمد و ثناء کرے، دعاء مانگے اور معافی مانگے پھر ہر کونے پر جائے اور اس طرف منہ کرکے اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ، سبحان اللہ کہے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے۔ دُعا مانگے، استغفار کرے پھر باہر نکل کر

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا أتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یولّہا ظہرہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ لغائط او بول (صحیح مسلم عن سلمان رض) قال ابن عمر رض انما نہی عن ہٰذا فی الفضاء فاذا کان بینک وبین القبلۃ شیء یسترک فلا بأس (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جز ۱ صـ۱۲۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الطواف بالبیت ...... لاقامۃ ذکر اللہ تعالیٰ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصححہ۔ نیل جز ۵ صـ۴۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطوف بالبیت عریان (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ لا تطوفی بالبیت حتی تطہری (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفر احد حتی یکون آخر عہدہٖ بالبیت (صحیح مسلم)

[6] عن عائشۃ رض قالت یا رسول اللہ انہا (ای صفیۃ رض) قد افاضت وطافت بالبیت ثم حاضت بعد الافاضۃ قال فلتنفر اذًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قام عبد اللہ بن عمرو بین الحجر والباب فالصق صدرہٗ ویدیہ وخدّہ الیہ وفی روایۃ الصق جبہتہ ثم قال ھٰکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع (رواہ عبد الرزاق ۵/۷۵ وسندہ حسن مناسک الحج للالبانی صـ۲۱)

کعبہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے [1]

آبِ زمزم

آبِ زمزم کو گھر لے جا سکتا ہے [2]
آبِ زمزم کو جس مقصد کے لئے چاہے پئے [3]
آبِ زمزم پئے اور سر پر ڈالے [4]

شعائر اللہ

نوٹ:۔ شعائر اللہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا ادب و احترام اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے تمام شعائر کا احترام کرے مثلاً حرمت والے مہینہ میں جنگ نہ کرے۔ قربانی کے جانور، مسجد حرام جانے والوں اور صفا مروہ وغیرہ کا احترام کرے [5]

قرآن مجید کا خصوصی احترام کرے [6]

---

[1] ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ما استقبل من دبر الکعبۃ فوضع وجہہ وخدہٗ علیہ وفی روایۃ صدرہٗ وخدہ ویدیہ وحمد اللہ واثنی علیہ وسألہ واستغفرہٗ ثم انصرف الی کل رکن ..... فاستقبلہ بالتکبیر والتھلیل والتسبیح والثناء علی اللہ والمسألۃ والاستغفار ثم خرج فصلی رکعتین مستقبل وجہ الکعبۃ (رواہ النسائی ورجالہ رجال الصحیح نیل جزء ۵ ص ۳۲، وسندہ صحیح)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح نیل ۵/۷۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماء زمزم لما شرب لہ (رواہ الدارقطنی عن ابن عباس رض وسندہ صحیح بمناسک الحج للالبانی ص ۲۳)

[4] ثم ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی زمزم فشرب منھا وصب علی راسہ (رواہ احمد وسندہٗ جید بلوغ ۱۲/۷۴)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا تحلوا شعائر اللہ ولا الشھر الحرام ولا الھدی ولا القلائد ولا آمین البیت الحرام (المائدۃ۔۲) قال اللہ عزوجل ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (الحج۔۳۲) قال اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ (البقرۃ ۱۵۸)

[6] قال اللہ تعالیٰ انہ لقرآن کریم (الواقعۃ۔۷۷) قال اللہ عزوجل بل ھو قرآن مجید (البروج۔۲۱) قال اللہ العزیز مرفوعۃ مطھرۃ (عبس۔۱۴)

مدینہ منوّرہ

مدینہ منوّرہ کی بھی عزت کرے۔ عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک کے تمام علاقہ کو حرم سمجھے، نہ وہاں کی گھاس کاٹے، نہ وہاں سے شکار بھگائے، نہ وہاں کی گری پڑی چیز اٹھائے مگر وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے۔ وہاں لڑائی کے لئے ہتھیار لے کر داخل نہ ہو، نہ درخت کاٹے، البتہ اونٹ کو چرا سکتا ہے۔ وہاں بدعت جاری کرنا یا کسی بدعتی کو پناہ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ؎۱

مدینہ منوّرہ میں خونریزی نہ کی جائے، نہ کسی شکار کو مارا جائے، اور نہ شکار کیا جائے ؎۲

اگر مدینہ منوّرہ میں کسی کو شکار کرتے ہوئے یا درخت کاٹتے ہوئے یا پتے جھاڑتے ہوئے دیکھے تو دیکھنے والا اس کا مال واسباب ضبط کرے، اب وہی اس کا مالک ہوگا ؎۳

مدینہ منوّرہ کی سکونت کو غنیمت سمجھے اور یہ یقین رکھے کہ (کسی زمانہ میں) ایمان سمٹ کر مدینہ منوّرہ میں آجائے گا ؎۴

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین عیر الی ثور (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لمسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتھا الا لمن اشاد بھا ولا یصلح لرجل ان یحمل فیھا السلاح لقتال ولا یصلح ان تقطع فیھا شجرۃ الا ان یعلف رجل بعیرہ (رواہ ابوداؤد ورجالہ رجال الصحیح نیل الاوطار $\frac{5}{27}$ وسندہ حسن ولہ شواہد) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع شجرھا ولا یحدث فیھا (صحیح بخاری عن انسؓ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یہراق فیھا دم ولا یحمل فیھا سلاح (صحیح مسلم) ولا یصاد صیدہ (صحیح مسلم)

؎۳ ان سعدا ..... وجد عبدا یقطع شجرا او یخبطہ فسلبہ فلما رجع سعد جاءہ اھل العبد فکلموہ ان یرد غلامھم او ما اخذ من غلامھم فقال معاذ اللہ ان ارد شیئا نفلنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأیتموہ یصید فیہ شیئا فلکم سلبہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل $\frac{5}{29}$)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا (صحیح بخاری)

مدینہ منورہ میں رہنے والوں کے ساتھ کسی قسم کا مکروفریب نہ کرے۔ ورنہ بربادی لازمی ہے ؎۱
اس بات پر یقین رکھے کہ مدینہ منورہ میں دجال نہیں آئے گا اور نہ انشاءاللہ مدینہ منورہ میں طاعون پھیلے گا ؎۲
مدینہ میں سکونت کی وجہ سے اگر مصیبتیں آئیں تو انہیں برداشت کرے اور وہیں مرنے کو ترجیح دے بلکہ کوشش کرے جہاں تک ہو سکے وہیں موت آئے، ایسے شخص کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن شفیع ہوں گے ؎۳
مدینہ منورہ کو یثرب نہ کہے، اگر بھولے سے کہہ دے تو اللہ سے مغفرت طلب کرے ؎۴

جبلِ اُحد

اُحد پہاڑ سے محبت کرے ؎۵

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکید اھل المدینۃ احدٌ الا انماع کما ینماع الملح فی الماء (صحیح بخاری ودری مسلم نحوہٗ)
؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلہا الطاعون والدجال (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ انشاءاللہ (صحیح بخاری کتاب الفتن)
؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصبر احد علی لأوائہا فیموت الا کنت لہ شفیعا أو شہیدا یوم القیامۃ اذا کان مسلماً (صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینہ فلیمت بہا (رواہ احمد والترمذی وصححہ)
؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بقریۃ تأکل القری یقولون یثرب وھی المدینۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ (رواہ احمد عن البراء، سکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزو ۴ ص ۹ ۴۵)
؎۵ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلع لہ احد فقال ھٰذا جبل یحبنا ونحبہٗ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مسجد قباء

اہلِ مدینہ اگر ہفتہ کو مسجد قبا جاکر دو رکعت نماز پڑھیں تو بہت اچھا ہے [۱]
مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے [۲]

مسجد نبوی

مسجد نبوی میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے [۳]

مسجد نبوی میں بیت نبوی اور منبر نبوی کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے [۴]

---

[۱] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي مسجد قباء كل سبت ماشيًا او راكبًا (صحيح مسلم وصحيح بخاری)
وفي رواية فيصلي فيه ركعتين (صحيح مسلم)

[۲] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج حتى يأتي هذا المسجد مسجد قباء فصلى فيه كان له عدل عمرة (رواه النسائي عن سهل بن حنيف في كتاب الصلاة في ابواب المساجد في باب فضل مسجد قباء والصلوٰة فيه جزء اوّل صـ ۱۰۸ وسنده حسن وروى نحوه الترمذي عن اسيد بن ظهير وحسنه في كتاب الصلوٰة في ابواب المساجد في باب ما جاء في الصلاة في مسجد قباء جزء ۱ صـ ۱۰۶)

[۳] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة في مسجدي هذا افضل من الف صلاة فيما سواه الا المسجد الحرام (صحيح مسلم كتاب المناسك جزء ۱ صـ ۵۸)

[۴] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة (صحيح بخاری كتاب المناسك جزء ۳ صـ ۲۹ وصحيح مسلم كتاب الحج جزء ۱ صـ ۵۲۹)

گھر اور گھر کا ساز و سامان

گھر

جب گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

ترجمہ:۔ اے اللہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں داخل ہونے کی جگہ کی بھلائی کا اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے تھے ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔

یہ دُعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے[۱]

گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر توکل کیا۔ نہ (کسی کو) نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ بُرائی سے بچنے کی قوت ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔

جو شخص اس دُعا کو پڑھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دی گئی، تو کفایت کیا گیا اور بچالیا گیا پھر شیطان اس کے پاس سے ہٹ جاتا ہے[۲]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولج الرجل بیتہ فلیقل اللھم...... ثم یسلم علی اھلہ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۳ صہ ۵۰) وقال اللہ تعالیٰ: فاذا دخلتم بیوتًا فسلموا علیٰ انفسکم (النور۔ ۶۱)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج رجل من بیتہ فقال بسم اللہ...... یقال لہ حینئذ ھدیت وکفیت ووقیت فیتنحی لہ الشیطان (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ واللفظ لابی داؤد ورواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول صہ ۵۱۹)

گھر سے نکلنے کی دوسری دعا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

ترجمہ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، میں پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت سے پیش آؤں یا مجھ سے کوئی جہالت سے پیش آئے۔

اس دعا کو آسمان کی طرف نظر کرکے پڑھے [۱]

گھر کو قبرستان نہ بنائے بلکہ جہاں تک ہوسکے فرض کے علاوہ تمام نمازیں گھر میں پڑھے، سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتا رہے، کیوں کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے [۲]

نوٹ:۔ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے، اگر کوئی نماز بھی گھر میں نہ پڑھی جائے تو وہ قبرستان کے مثل ہو جائے گا

گھنٹی کی قسم کی کوئی چیز گھر میں نہ رکھے [۳]

گھر میں نہ تصویر رکھے، نہ کتا، نہ صلیب، گھر میں اگر صلیب ہو تو اسے توڑ ڈالے۔ اگر تصویر ہو تو اس کا سر کاٹ دے [۴]

غیر ضروری پردے نہ ڈالے، چھت گیریاں اور دیوار گیریاں استعمال نہ کرے [۵]

---

[۱] عن ام سلمۃ قالت ما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم...... (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرقاۃ کتاب الدعوات ۵/۸۵ وروی الترمذی نحوہ وصححہ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی تقرأ فیہ سورۃ البقرۃ (صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجرس مزامیر الشیطان (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب اللباس) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب الا نقضہ (صحیح بخاری) قال جبریل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر براس التمثال الذی فی الباب فیقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ۔

(رواہ الترمذی فی کتاب الآداب وصححہ وروی نحوہ ابوداؤد والنسائی)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لم یامرنا ان نکسو الحجارۃ والطین (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

تصویر نہ مجسم ہو، نہ پردے میں ہو اور نہ فرش و گدے وغیرہ میں [1]

بیل بوٹے، نقش و نگار وغیرہ اگر کسی چیز میں ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں [2]

ایسے برتن کو گھر میں نہ رکھے جس برتن میں پیشاب ہو کیوں کہ ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے [3]

رات کو گھر میں اکیلا نہ رہے [4]

صحنوں کو اور گھر کے باہر کھلی جگہ کو پاک و صاف رکھے [5]

رات کو سوتے وقت گھر میں آگ یا دیا جلتا ہوا نہ چھوڑے [6]

گھر میں اگر کسی جگہ کتا بیٹھ جائے تو اسے نکال کر وہاں پانی چھڑک دے [7]

---

[1] قالت عائشة انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فقام النبي صلى الله عليه وسلم بالباب فلم يدخل فقلت اتوب الى الله مما اذنبت قال ما هذه النمرقة قلت لتجلس عليها وتوسدها قال...... ان الملائكة لا تدخل بيتاً فيه الصور (صحیح بخاری کتاب اللباس) قالت عائشة سترت بقرام لي على سهوة لي فيها تماثيل فلما راٰه رسول الله صلى الله عليه وسلم هتكه (صحیح بخاری کتاب اللباس)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الملائكة لا تدخل بيتاً فيه صورة الا رقماً في ثوب (صحیح بخاری کتاب اللباس باب من کره القعود على الصور) قال جبريل لرسول الله صلى الله عليه وسلم مر برأس التمثال الذي في الباب فليقطع فيصير كهيئة الشجرة (رواه الترمذی فی کتاب الآداب وصححه وروی ابوداؤد والنسائی نحوه)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينتقع بول في طست في البيت فان الملائكة لا تدخل بيتاً فيه بول منتقع (رواه الطبرانی فی الاوسط وسنده حسن۔ مجمع الزوائد جزء اوّل صـ ۲۰۴)

[4] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوحدة ان يبيت الرجل وحده (رواه احمد وسنده صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ جلد اوّل حدیث نمبر ۶۰)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طهروا افنيتكم (طبرانی اوسط) طيبوا ساحاتكم (طبرانی اوسط بسند ما حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صـ ۷۳۰)

[6] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون وفي رواية اطفئوا المصابيح بالليل اذا رقدتم (صحیح بخاری کتاب الاستئذان)

[7] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبريل كان وعدني ان يلقاني الليلة فلم يلقني..... ثم وقع في نفسه جرو كلب.......... فامر به فاخرج ثم اخذ بيده ماء فنضح مكانه (صحیح مسلم ۲/۲۴۵)

فرش اور بچھونے

اپنی اور مہمان کی ضرورت سے زیادہ بچھونے نہ رکھے [1]

درندوں کی کھال نہ بچھائے [2]

ارغوانی زین پر سوار نہ ہو [3]

مرد ریشمی کپڑے پر نہ بیٹھے [4]

برتن

برتن میں اگر کوئی چیز ہو تو ڈھانک کر لائے لے جائے، اگر ڈھانکنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو اس پر لکڑی ہی رکھ دے [5]

رات کو سوتے وقت اللہ کا نام لے کر برتنوں کو ڈھانک دے اور مشکیزوں کا منہ باندھ دے اگر

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراش للرجل وفراش لامرأتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[2] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود السباع (رواہ الترمذی واحمد والنسائی وابوداؤد وسندہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اول ص ۱۵۰)

[3] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن میاثر الارجوان (رواہ احمد عن علی وسندہ صحیح. بلوغ $\frac{17}{250}$ ما ۲۵۱)

[4] عن حذیفۃ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نلبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] جاء رجل بقدح فیہ بنبیذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو ان تعرض علیہ عوداً (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ڈھانکنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو لکڑی وغیرہ ہی رکھ دے[1]

سونے چاندی کے برتنوں میں نہ کھائے نہ پئے[2]

اگر برتن ٹوٹ جائے تو اس کو چاندی کے تار سے جوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں[3]

اہلِ کتاب کے برتنوں میں نہ کھائے نہ پئے، اگر دوسرے برتن میسر نہ ہوں تو اہلِ کتاب کے برتنوں کو دھو کر استعمال کرے[4]

وضوء کے برتن کو ڈھانک کر رکھے[5]

پینے کا برتن، وضوء کا برتن اور استنجے کا برتن علیحدہ رکھے اور سب کو ڈھکا رکھے[6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون وقال خمروا الآنیة وفی روایة اطفئوا المصابیح باللیل اذا رقدتم واغلقوا الابواب واوکوا الاسقیة وخمروا الطعام والشراب ولو بعود یعرضه (صحیح بخاری کتاب الاستیذان) وفی روایة اوك سقاءك واذکر اسم اللہ وخمر اناءك واذکر اسم اللہ ولو تعرض علیه شیئًا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة ابلیس وجنوده وسوٰی مسلم نحوهٗ فی کتاب الاشربة)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا فی آنیة الذهب والفضة ولا تأکلوا فی صحافها (صحیح مسلم وصحیح بخاری)

[3] ان قدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلة من فضة (صحیح بخاری)

[4] عن ابی ثعلبة قال قلت یا رسول اللہ انا بارض قوم اهل الکتاب افنأکل فی آنیتهم قال ان وجدتم غیرها فلا تأکلوا فیها وان لم تجدوا فاغسلوها وکلوا فیها (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتغطیة الوضوء (رواہ ابن خزیمة وسندہٗ صحیح۔ صحیح ابن خزیمة جزء اوّل صہ ۶۷)

[6] عن ابی هریرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء أتیته بماء فی تور او رکوة فاستنجٰی... ثم اتیته باناء آخر فتوضأ (رواہ ابوداؤد وسکت عنه المنذری مرعاة جلد اوّل صہ ۴۲۹) کنا نضع لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة آنیة مخمرة اناء لطهوره واناء لسواکه واناء لشرابه (الحاکم ۴/۱۴۳ وسندهٗ صحیح)

اسباب زینت

لباس

لباس ایسا پہنے جس سے ستر چھپ جائے اور جو زینت بخش ہو[1]

لباس حسبِ حیثیت پہنے، اللہ تعالیٰ نے جو نعمت دی ہے لباس سے اس کا اظہار ہونا چاہیئے لیکن اتنا قیمتی بھی نہ ہو کہ اس کی شہرت ہو جائے، شہرت کا لباس پہننے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا[2]

فضول خرچی اور تکبر سے بچتے ہوئے عمدہ سے عمدہ لباس پہنے[3]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ یٰبنی آدم قد انزلنا علیکم لباساً یواری سوٰاتکم وریشاً ولباس التقوی ذٰلک خیر (الاعراف - ۲۶) قال اللہ تبارک وتعالیٰ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ (الاعراف ۳۲-)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان یریٰ اثر نعمتہ علیٰ عبدہ (رواہ الترمذی وسندہ حسن بلوغ جزء ۱۷ صہ ۲۲۵ والتعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۴۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاک اللہ مالا فلیر علیک نعمتہ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۱۲/۲۷۲۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۴۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ (رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۷ صہ ۲۸۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انعم اللہ علیہ نعمۃ فان اللہ یحب ان یریٰ اثر نعمتہ علی عبدہ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۵۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا ما لم یخالطہ اسراف ولا مخیلۃ (رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۵۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جمیل یحب الجمال (صحیح مسلم کتاب الایمان)

لباس پاک اور صاف ستھرا پہنے، میلا ہو جائے تو دھولے، سفید کپڑے پہنے وہ بہت زیادہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں ۱؎

نوٹ: سفید کپڑا میل خورہ نہیں ہوتا، اس کا میلا ہونا بآسانی ظاہر ہو جاتا ہے لہٰذا وہ جلدی جلدی دھو لیا جاتا ہے۔

ایسا کپڑا نہ پہنے جس میں سے بدبو آئے ۲؎

کفار کا لباس نہ پہنے اور نہ کفار کی مشابہت کرے ۳؎

لباس میں مرد، عورت کی مشابہت نہ کرے اور نہ عورت، مرد کی مشابہت کرے ۴؎

قمیص کی آستینیں پہنچوں تک رکھے ۵؎

مرد خالص ریشمی کپڑا نہ پہنے، اگر دو چار انگل کا حاشیہ لگا لے تو کوئی حرج نہیں، اگر خارش کی شکایت

۱؎ قال اللّٰہ تعالیٰ وثیابک فطھر (المدثر) رأی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رجلاً علیہ ثیاب وسخۃ فقال اما کان یجد ھٰذا ما یغسل بہ ثیابہ (رواہ احمد والنسائی وابوداؤد وسکت علیہ المنذری بلوغ جزء ۱۷ ص ۲۴)
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم البسوا الثیاب البیض فانہا اطہر واطیب (رواہ احمد والنسائی والترمذی وصححہ مرعاۃ جلد ۳ ص ۴۶۵ - واللفظ للنسائی)

۲؎ صنعت للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسہا فلما عرق فیہا وجد ریح الصوف فقذفہا (رواہ ابوداؤد والنسائی واحمد وسندہ صحیح - التعلیقات $\frac{2}{129}$ بلوغ جزء ۱۷ ص ۲۴)

۳؎ قال عبد اللّٰہ بن عمرو رأی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ھٰذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسہا (صحیح مسلم کتاب اللباس) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فہو منہم (رواہ ابوداؤد واحمد عن ابن عمر رض وسندہ صحیح - بلوغ جزء ۶ ص ۱۲۱)

۴؎ لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال (صحیح بخاری)

۵؎ کان کم قمیص رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی الرسغ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

ہو تو ریشمی کپڑا پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں [۱]

مرد کا پاجامہ یا تہ بند آدھی پنڈلی تک ہونا چاہیئے، اگر ٹخنوں تک نیچا کرلے تو بھی کوئی حرج نہیں لیکن ٹخنوں سے نیچا ہرگز نہ کرے، اگر تکبر کی نیت سے نیچا کرے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے [۲]

قمیص اور عمامہ بھی ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکائے [۳]

اگر تہ بند کا حاشیہ آگے سے قدم پر رہے تو کوئی حرج نہیں [۴]

عورت اپنے پاجامہ یا ازار کو نصف پنڈلی سے ایک ہاتھ نیچے تک دراز کرسکتی ہے لیکن اس سے زیادہ نہیں، عورت کا پاجامہ، ازار یا غرارہ اتنا لمبا ہونا ضروری ہے کہ اس سے اس کے قدم ڈھک جائیں [۵]

---

[۱] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الا موضع اصبعين او ثلاث او اربع (صحیح مسلم کتاب اللباس) نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثوب المصمت من قز (اخرجه الحاكم باسناد صحيح والطبرانی باسناد حسن۔ نیل الاوطار جزو ۲ صہ ۷۶ وروى احمد نحوه بسند صحيح۔ التعليقات للالبانی على المشكوٰة ۲/۱۲۵۲) رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لعبد الرحمٰن والزبير في لبس الحرير لحكة كانت بهما (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال على اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة سيراء فبعث بها الىّ فلبستها فعرفت الغضب فى وجهه فقال انى لم ابعث بها اليك لتلبسها انما بعثت بها اليك لتشققها خمرا بين النساء (صحیح مسلم)

[۲] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسفل من الكعبين من الازار ففى النار (صحیح بخاری کتاب اللباس) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارفع ازارك الى نصف الساق فان ابيت فالى الكعبين واياك واسبال الازار فانها من المخيلة (رواه ابوداؤد والنسائی وسنده صحیح۔ فتح الباری جزو ۱۲ صہ ۳۶۹) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله يوم القيمة من جر ازاره بطرا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسبال فى الازار والقميص والعمامة (رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجة وسنده صحیح۔ التعليقات ۲/۱۲۴۳)

[۴] يأتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدمه (ابوداؤد سنده صحیح۔ التعليقات ۲/۱۲۵۰)

[۵] قالت ام سلمة فكيف تصنع النساء بذيولهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرخين شبرا فقالت اذا تنكشف اقدامهن قال فيرخينه ذراعا لا يزدن عليه (رواه الترمذی والنسائی عن ابن عمرؓ و سنده صحيح۔ فتح الباری ۱۲/۳۷۱ وروى نحوه مالك وابوداؤد والنسائی عن ام سلمة وسنده صحيح۔ بلوغ ۱۷/۲۹۶)

سارے بدن پر ایک کپڑا نہ لپیٹے اور نہ ایسی حالت میں کہ شرمگاہ کھلی ہوئی ہو ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے [1]

کپڑا پہننے میں ابتداء سیدھی طرف سے کرے [2]

عمامہ باندھے تو دو شملے رکھے اور ان دونوں کو کندھوں کے درمیان لٹکتا ہوا چھوڑ دے [3]

عورتیں ایسے باریک کپڑے نہ پہنیں کہ ان میں سے بدن نظر آئے [4]

عورتیں اپنی زینت کی چیزیں غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں، اگر کوئی چیز خود بخود کھل جائے تو مضائقہ نہیں، وہ لوگ جن کے سامنے زینت ظاہر کی جا سکتی ہے یہ ہیں:۔

(۱) شوہر (۲) باپ (۳) شوہر کا باپ (۴) بیٹا (۵) شوہر کا بیٹا (۶) بھائی (۷) بھتیجہ (۸) بھانجہ (۹) اپنی عورت (۱۰) اپنا غلام (۱۱) ایسے خدام جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے (۱۲) چھوٹے لڑکے جو عورتوں کے ستر سے ناواقف ہوں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے سینوں پر دوپٹوں کے بکل مارے رہا کریں [5]

عورت غیر محرم کے سامنے اپنا سر اور پیر نہ کھولے [6]

---

[1] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشتمال الصمآء وان یحتبی الرجل فی الثوب الواحد لیس علی فرجہ منہ شیء (صحیح بخاری کتاب اللباس) وفی روایۃ کاشفا عن فرجہ (صحیح مسلم)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ... فی شأنہ کلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنہ (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۷ص۲۳۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم ..... فابدءوا بمیامنکم (رواہ احمد وسندہ صحیح بلوغ جزء ۲ ص ۵)

[3] عن ابن حریث قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیہا بین کتفیہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار .... نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمۃ البخت المائلۃ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ والنار)

[5] قال اللہ ذوالجلال والاکرام ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او آبائھن او آباء بعولتھن او ابنآءھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسآئھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النسآء (النور۔ ۳۱)

[6] علی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ رأسھا لم یبلغ رجلیھا واذا غطت بہ رجلیھا لم یبلغ رأسھا ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیس علیک باس انما ھو ابوک وغلامک (ابوداود ۲/۲۱۳ سندہ صحیح)۔

مرد کو بھی اکثر اپنا سر ڈھکا رکھنا چاہیئے، خاص طور پر جب کہیں آئے جائے ؎۱

جب کوئی نیا کپڑا پہنے تو اس کپڑے کا نام لے کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے، تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں جس بھلائی کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کپڑے کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس برائی کے لئے یہ بنایا گیا ہے ؎۲

جب کسی کو نیا کپڑا پہنے ہوئے دیکھے تو یہ دعا پڑھے:۔

اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَعِشْ حَمِیْدًا وَمُتْ شَہِیْدًا وَیَرْزُقُکَ اللّٰہُ قُرَّۃَ عَیْنٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

ترجمہ:۔ نیا کپڑا پہنو، اچھی طرح زندہ رہو، شہادت کی موت مرو اور اللہ تم کو دنیا اور آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرمائے ؎۳

؎۱ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر القناع (رواہ البغوی فی شرح السنۃ سکت علیہ الحافظ واحتج بہ۔ فتح الباری باب التقنع فی کتاب اللباس جزء ۱۲ صہ ۳۸۹) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء (صحیح مسلم کتاب الحج) عن عمرو بن حریث قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام) عن المغیرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین ومقدم راسہ وعلی عمامتہ (صحیح مسلم) عن کعب بن عجرۃ عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین والخمار (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب المسح علی الناصیۃ والعمامۃ ۱/۱۳۰) وغیرہ وغیرہ

؎۲ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ ثم یقول اللھم لک الحمد.... الخ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۴/۲۵۷)

؎۳ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی عمرؓ ثوبا ابیض فقال اجدید ثوبک ام غسیل قال ابن عمرؓ فلا ادری ما رد علیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البس جدیدا .... (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح بلوغ الامانی جزء ۱۷ صہ ۲۳۵ وسندہ صحیح)

مرد جسم پر زعفرانی رنگ نہ لگائے اور نہ زعفرانی کپڑے پہنے [1]

جب کسی سے ملنے جائے تو اپنے کپڑے اور کاٹھیاں وغیرہ ٹھیک کرے [2]

سونا، چاندی اور زیورات

سونے، چاندی کے برتنوں میں نہ کھائے اور نہ پئے [3]

مرد سونا نہ پہنے، حتی کہ سونے کی انگوٹھی بھی نہ پہنے [4]

عورت سونا پہن سکتی ہے بشرطیکہ اسے کاٹ چھانٹ کر زیور بنا لیا گیا ہو [5]

عورت ایسا زیور نہ پہنے جس سے گھنٹی کی آواز نکلے [6]

عورت اپنے زیورات کو کسی پر ظاہر نہ کرے سوائے ان کے جن کی تفصیل لباس کے عنوان میں صفحہ ۴۷۸ پر دی ہوئی ہے [7]

عورت اس طرح پیر مار کر نہ چلے کہ اس کے پوشیدہ زیور کا علم ہو جائے [8]

---

[1] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل (صحیح مسلم کتاب اللباس و صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم قادمون علی اخوانکم فاصلحوا رحالکم واصلحوا لباسکم فان اللہ عزوجل لا یحب الفحش ولا التفحش (رواہ احمد وابوداؤد وسکت علیہ المنذری۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ص ۲۲۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا فی آنیۃ الذھب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافھا (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم لباس الحریر والذھب علی ذکور امتی واحل لاناثھم۔ (رواہ الترمذی وصححہ وروی النسائی نحوہ) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب (رواہ الترمذی وصححہ)

[5] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذھب الا مقطعا (رواہ احمد ورواتہ ثقات۔ بلوغ $\frac{17}{248}$ و رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{2}{1255}$)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجرس مزامیر الشیطان (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[7] قال اللہ عزوجل: ولا یبدین زینتھن ..... الخ (النور۔ ۳۱)

[8] قال اللہ عزوجل ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور۔ ۳۱)

انگوٹھی اور مہر

انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی یا مہر نہ پہنے ؎۱

مہر یا انگوٹھی خواہ سیدھے ہاتھ میں پہنے یا اُلٹے ہاتھ میں مہر کو چھوٹی انگلی میں پہنے اور نگینہ کو ہتھیلی کی طرف رکھے ؎۲

مہر کے نگینہ میں محمد رسول اللہ نہ کھدوائے ؎۳

جوتے

جب جوتے پہنے تو پہلے سیدھے پیر میں پہنے اور جب اُتارے تو پہلے اُلٹے پیر میں سے اُتارے ؎۴

ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پہنے یا دونوں اُتار دے ؎۵

جوتے پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں، اگر جوتے اتار کر نماز پڑھے تو جوتوں کو بائیں طرف رکھے، اگر بائیں طرف کوئی نمازی ہو تو جوتوں کو اپنے پیروں کے درمیان رکھے ؎۶

؎۱ عن علی رض قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتختم فی اصبعی ھذہ او ھذہ قال فاومأ الی الوسطی والتی تلیہا (صحیح مسلم کتاب اللباس) وفی روایۃ فی ھذہ وفی ھذہ واشار الی السبابۃ والوسطی (ترمذی کتاب اللباس صحیح الترمذی۔ جزء اول صہ ۵۵)

؎۲ عن انس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خاتم فضۃ فی یمینہ فیہ فص حبشی کان یجعل فصہ مما یلی کفہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ واشار الی الخنصر من یدہ الیسری (صحیح مسلم)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقش احد علی نقش خاتمی ھذا (صحیح مسلم کتاب اللباس)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا نزع فلیبدأ بالشمال (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ لیحفہما جمیعا اولینعلہما جمیعا (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب اللباس)

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون علی یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۲۱۵) وفی روایۃ اولیصل فیہما (رواہ ابوداؤد ورجالہ ثقات وسندہ صحیح)

جوتے بیٹھ کر پہنے کھڑے نہ پہنے [1]

کنگھی

کنگھی پہلے سیدھی طرف کرے [2]

سر کے بالوں میں روزانہ کنگھی نہ کرے بلکہ ایک دن بیچ کنگھی کرے [3]

اگر سر کے بال گھنے ہوں تو روزانہ کنگھی کرے [4]

ڈاڑھی میں کثرت سے کنگھی کرتا رہے [5]

سرمہ

سوتے وقت سرمہ لگائے، ہر آنکھ میں تین سلائیاں لگائے [6]

---

[1] عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما (ابوداؤد کتاب اللباس باب فی الانتعال جزء ۲ ص ۲۱۷۔ سکت علیہ المنذری. تحفۃ الاحوذی جزء ۳ ص ۶۷ وسندہٗ صحیح) وعن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما (ابن ماجۃ کتاب اللباس باب الانتعال قائما جزء ۲ ص ۲۸۰۔ رواتہ کلھم ثقات. تحفۃ الاحوذی جزء ۳ ص ۶۷۔ سندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی جزء ۲ ص ۱۲۶۰) وعن ابن عمرؓ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما (ابن ماجۃ کتاب اللباس باب الانتعال قائما جزء ۲ ص ۲۸۰۔ سندہٗ صحیح تحفۃ الاحوذی جزء ۳ ص ۶۷)

[2] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شأنہ کلہ فی طھورہ وترجلہ وتنعلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الاغبا (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ۔ بلوغ جزء ۱۷ ص ۳۲۳)

[4] عن ابی قتادۃ انہ کانت لہ جمۃ ضخمۃ فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہٗ ان یحسن الیھا وان یترجل کل یوم (رواہ النسائی ورجالہ رجال الصحیح. نیل الاوطار جزء اول ص ۱۰۸ وسندہٗ صحیح)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھن رأسہ وتسریح لحیتہ (شرح السنۃ عن انس. سکت علیہ الحافظ بل احتج بہ۔ فتح الباری کتاب اللباس باب التقنع جزء ۱۲ ص ۳۸۹)

[6] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتحل بالاثمد کل لیلۃ قبل ان ینام وکان یکتحل فی کل عین ثلاثۃ امیال (رواہ احمد والترمذی والنسائی وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۳۰۹)

خوشبو

اگر کوئی شخص خوشبو پیش کرے تو اُسے رد نہ کرے [1]

احرام باندھنے سے پہلے اور احرام اُتارنے کے بعد سر اور ڈاڑھی میں خوشبو لگائیے، اگر احرام باندھنے کے بعد خوشبو کی چمک باقی رہے تو کوئی حرج نہیں [2]

لیکن احرام باندھتے وقت بدن پر جو خوشبو لگی ہوئی ہے اسے تین مرتبہ دھوڈالے اور خوشبودار کپڑے اُتار دے [3]

احرام باندھتے وقت سر اور ڈاڑھی میں بہترین خوشبو لگائیے [4]

حالت احرام میں اگر بالوں سے خوشبو آتی رہے تو کوئی حرج نہیں [5]

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب (صحیح بخاری کتاب اللباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ طیب فلا یردہ فانہ طیب الریح خفیف المحمل (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۲ ص ۴۹۲ وفی مسلم نحوہٗ)

[2] عن عائشۃ رض قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ حین یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت (صحیح بخاری کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام وصحیح مسلم) عن عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم (صحیح بخاری باب الطیب عند الاحرام وصحیح مسلم) وفی روایۃ ثم اری وبیص الدھن فی رأسہ ولحیتہ بعد ذلک (صحیح مسلم باب الطیب للمحرم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل اغسل الطیب الذی بک ثلاث مرات وانزع عنک الجبۃ (صحیح بخاری باب غسل الخلوق وصحیح مسلم)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب باطیب ما یجد (صحیح مسلم) قالت عائشۃ رض ثم اری وبیص الدھن فی راسہ ولحیتہ (صحیح مسلم)

[5] عن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یطوف علی نسائہ ثم یصبح محرمًا ینضخ طیبًا (صحیح بخاری کتاب الغسل وصحیح مسلم باب الطیب للمحرم)

اگر خوشبو میسر ہو تو جمعہ کے دن ضرور خوشبو لگا کر آئے لہ

بہتر ہے کہ کبھی کبھار کسی خوشبودار چیز مثلاً عود وغیرہ کی دھونی لیتا رہے یا کافور میں خوشبودار چیز ملا کر اس کی دھونی لیتا رہے لہ

عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے نہ گذرے، نہ خوشبو لگا کر مسجد میں جائے لہ

عورت کو چاہیئے کہ اذیتِ ماہانہ کے غسل کے بعد جسم کے ان مقامات پر خوشبو لگائے جہاں جہاں خون لگا تھا لہ

مرد ایسی خوشبو لگائے جس میں مہک ہو، رنگ نہ ہو، عورت ایسی خوشبو لگائے جس میں رنگ ہو، مہک نہ ہو لہ

فرش اور بچھونے

فرش اور بچھونوں کے متعلق ص۴۲۳ ملاحظہ فرمائیں۔

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان لیستن وان یمس طیبا ان وجد (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ)

لہ کان ابن عمرؓ اذا استجمر استجمر بالالوۃ غیر مطراۃ وبکافور یطرحہ مع الالوۃ ثم قال ھٰکذا کان یستجمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا وکذا یعنی زانیۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شھدت احداکن المسجد فلا تمس طیبًا (صحیح مسلم)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ خذی فرصۃ من مسک فتطھری بھا ..... قالت عائشۃ تتبعی بھا اثر الدم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وطیب الرجال ریح لا لون الا وطیب النساء لون لا ریح (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی عن عمران وسندہ حسن۔ بلوغ جزء ۱۷ صہ ۲۰۸ وروی النسائی عن ابی ھریرۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۲۶۴)

حقوق العباد

والدین

والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئے [۱]

بُوڑھے ماں باپ کے سامنے اُف بھی نہ کرے، ان سے جب بات کرے ادب سے کرے [۲]

ماں باپ کے سامنے محبّت اور عجز وانکساری کے ساتھ اپنے بازو جھکائے رکھے، ان کی خدمت کرتا رہے [۳]

ماں باپ کے حق میں اس طرح دعاء کرے

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

ترجمہ:۔ اے رب، جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پالا اسی طرح تُو اُن پر شفقت فرما [۴]

ماں باپ کا شکر ادا کرتا رہے، ان کی خدمات کی قدردانی کرے [۵]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ وقضیٰ ربک الا تعبدوا الآ ایاہ وبالوالدین احسانًا (بنی اسرآئیل۔۲۳)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلٰھما فلا تقل لھما اُف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما (بنی اسرآئیل۔۲۳)

[۳] قال اللہ عزوجل واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ (بنی اسرآئیل۔۲۴)

[۴] قال اللہ الرحمٰن الرحیم قل رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرًا (بنی اسرآئیل۔۲۴)

[۵] قال اللہ تعالیٰ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصٰلہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک الی المصیر (لقمان۔۱۴)

کافر ماں باپ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے [۱]

ماں کے ساتھ باپ سے زیادہ حسنِ سلوک سے پیش آئے [۲]

ماں باپ کی نافرمانی قطعاً نہ کرے [۳]

اپنے ماں باپ کو گالی دلوانے کا سبب نہ بنے یعنی دوسرے شخص کے ماں باپ کو گالی نہ دے ورنہ وہ بھی جواباً گالی دے گا [۴]

ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعا و استغفار کرتا رہے، ان کے عہد کو پورا کرے، ان کے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے، ان کے دوستوں کی عزت کرے [۵]

ماں باپ کی خدمت کو جہاد پر ترجیح دے [۶]

والدین کی اجازت سے جہاد کرے [۷]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ وصاحبھما فی الدنیا معروفا (لقمٰن - ۱۵) عن اسماء قالت قدمت علیّ امی وھی مشرکۃ قالت یارسول اللہ ان امی قدمت علیّ وھی راغبۃ" افاصلھا قال نعم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۲] قال رجل من احق بحسن صحابتی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ثم ابوک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قلنا بلی یارسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین ..... (صحیح بخاری)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] قال رجل یارسول اللہ ھل بقی من بر ابوی شئ ابرھما بہ بعد موتھما قال نعم الصلوٰۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بھما واکرام صدیقھما (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وسکت عنہ المنذری بلوغ ۱۹/۳۹)

[۶] قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اجاھد؟ قال الک ابوان؟ قال نعم قال ففیھما فجاھد (صحیح بخاری کتاب الادب)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل ارجع فاستأذنھما فان اذنا لک فجاھد والا فبرھما (رواہ ابوداؤد عن ابی سعید وسندہ صحیح - فتح الباری کتاب الجہاد جز ۶/ ۲۸۱)

اگر باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو تو باپ کا حکم ماننے اور اپنی بیوی کو طلاق دیدے ؎۱
اپنے مال کو باپ کا مال سمجھے ؎۲

اولاد

بچہ پیدا ہو تو اس کے کانوں میں اذان دے ؎۳
بچہ کا عقیقہ کرے ؎۴
لڑکے کی ختنہ کرائے ؎۵
بچوں کو نماز کا پابند بنائے، جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دے، جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھوائے اور علیحدہ بستروں پر سلائے یعنی ساتھ نہ سلائے ؎۶
اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچائے تاکہ وہ دوزخ سے بچ جائیں ؎۷
اولاد کی محبت میں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر و احکام سے غافل ہو جائے ؎۸
ایسی اولاد سے ہوشیار رہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا کرے ؎۹

؎۱ عن ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان عمر یکرہہا فقال طلقہا فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح بلوغ جزء ۲، ص۱۴۳)
؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت ومالک لابیک (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص۱۱)
؎۳ اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنی الحسن رض (رواہ احمد والترمذی وصححہ)
؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الغلام عقیقۃ (صحیح بخاری)
؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس الختان ۔۔۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
؎۶ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وأمر اھلک بالصلوٰۃ (طٰہٰ ۔۱۳۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیہا وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینہم فی المضاجع (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ ص۱۰۰ وبلوغ ۲/۸۳)
؎۷ قال اللہ تبارک وتعالیٰ قوا انفسکم واھلیکم نارا (التحریم ۔۶)
؎۸ قال اللہ تعالیٰ لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (منافقون ۔۹)
؎۹ قال اللہ تعالیٰ ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم (تغابن ۔۱۴)

ماں کو چاہیئے کہ بچے کو اپنا دودھ پینے سے نہ روکے [1]

اولاد کے کھانے، پینے اور دوسری ضروریات کا خیال رکھے [2]

لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، اس کو وبال نہ سمجھے، ان کے ساتھ حسن سلوک کو دوزخ کے آگے رکاوٹ بن جانے کا سبب سمجھے [3]

اولاد کے درمیان برابری کا برتاؤ کرے، ناانصافی نہ کرے، اپنی عطاء و بخشش میں سب کو برابر رکھے [4]

اولاد کو ادب سکھائے، تنبیہ کرتا رہے، اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں انہیں ڈراتا رہے، ضرورتاً سزا بھی دے، لیکن چہرہ پر نہ مارے [5]

مناسب رشتہ ملتے ہی اولاد کی شادی کرے، دیر نہ لگائے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا انا بنساء تنهش ثديهن الحيات قلت ما بال هؤلاء قال هؤلاء يمنعن اولادهن البانهن (صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصیام باب ذکر تعلیق المفطرین قبل وقت الانطار سندہ صحیح)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كفى بالمرء اثما ان يحبس عمن يملك قوته (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتلى من هذه البنات بشيء فاحسن اليهن كن له سترا من النار (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رجل انى نحلت ابنى هذا غلاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اكل ولدك نحلت مثله قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارجعه ..... فاتقوا الله واعدلوا بين اولادكم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترفع العصا عن اهلك واخفهم فى الله عزوجل (معجم صغیر للطبرانی مطبوعہ مطبع انصاری دہلی صفحہ ۲۲ رواہ الطبرانی فی الاوسط ایضاً عن عبداللہ بن عمرو سندہ جید۔ نیل الاوطار جلد ۶ صہ ۱۸۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته (صحیح بخاری) نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الضرب فى الوجه (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[6] قال اللہ عزوجل وانكحوا الايامى منكم (النور ۔ ۳۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا تؤخرهن .... والايم اذا وجدت كفئا (بعلہ احمد بلوغہم کے روی الترمذی وحسنہ فی بعض النسخ و محمد احمد محمد شاکر ۔ التعلیقات لاحمد شاکر علی الترمذی)

شادی سے پہلے باپ کو چاہیئے کہ اپنی لڑکی سے اجازت لے، اس کی مرضی معلوم کرے۔ اس کی خاموشی کو اس کی اجازت تصور کرے[1]

اولاد کے ساتھ شفقت سے پیش آئے[2]

ماں کو چاہیئے کہ بچّہ یا بچّی کو دو سال یا اس سے کچھ کم مدّت تک دودھ پلائے[3]

عقیقہ

جب بچّہ پیدا ہو تو اس کا عقیقہ کرے[4]

عقیقہ پیدائش کے ساتویں دن کرے یعنی بچّہ کی طرف سے قربانی کرے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں (یا بکرے) اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (یا بکرا) ذبح کرے۔ بچّہ یا بچّی کا نام رکھے اور اس کا سر مونڈ دے[5] سر مونڈنے کے بعد بچّہ کے سر پر زعفران لگائے۔ بکرے (یا بکری) کو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ[6] (ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ (یہ) تیری طرف سے تیرے لئے ہے، یہ فلان کا عقیقہ ہے۔ (نوٹ: فُلَان کی جگہ بچّہ کا نام لے)

نوٹ :۔ نام رکھنے کے آداب صفحہ (۶۰۸) پر ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البکر یستأمرھا ابوھا فی نفسھا واذنھا صماتھا (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا (رواہ الترمذی وروی احمد نحوہٗ وسندہٗ حسن، بلوغ الامانی جزء اوّل صـ ۱۴۷)

[3] قال اللہ تعالیٰ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین (البقرۃ ۲۳۳) وقال اللہ تعالیٰ وفصلہٗ فی عامین (لقمان۔ ۱۴)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الغلام عقیقۃ (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل غلام رھین بعقیقتہٖ تذبح عنہ یوم السابع ویسمّی ویحلق رأسہ (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۳ صـ ۱۲۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ لا یضرکم ذکرانا او اناثا (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۱۳ صـ ۱۲۲)
نوٹ :۔ چودھویں اور اکیسویں دن عقیقہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے (فتح الباری)

[6] عن بریدۃ قال فلما جاء الاسلام کنا نذبح الشاۃ یوم السابع ونحلق رأسہ ونلطخہ بزعفران (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۳ صـ ۱۲۳ ورواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی۔ المستدرک ۴/۲۳۸) قال اذبحوا علی اسمہ وقولوا بسم اللہ ..... الخ (ابو یعلی عن عائشۃ جزء ۸ صـ ۱۸ وسندہٗ صحیح)

بچہ کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی مساکین کو دے ؎۱

بچہ کی کفالت اور پرورش

بچہ باپ کا ہوتا ہے لہٰذا بچہ کی کفالت باپ کو کرنی چاہیئے ؎۲

بچہ کی پرورش کا حق ماں کو ہے۔ اگر ماں نہ ہو تو خالہ کا حق ہے کہ پرورش کرے ؎۳

اگر ماں کو طلاق دے دی گئی ہے، تب بھی ماں ہی پرورش کی زیادہ حقدار ہے جب تک دوسرا نکاح نہ کرے ؎۴

اگر بچہ بڑا ہو جائے تو اُسے اختیار دیا جائے کہ وہ ماں کے پاس رہے یا باپ کے ؎۵

اقرباء

رشتہ کو نہ توڑے بلکہ ملائے رکھے، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے ؎۶

جو شخص رشتہ توڑے اس سے بھی رشتہ نہ توڑے، رشتہ توڑنے والے سے رشتہ کو ملائے رکھنا

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ رض احلقی راسہ وتصدقی بوزن شعرہ من فضۃ علی المساکین (رواہ احمد عن ابی رافع وسندہ حسن وروی نحوہ الترمذی والحاکم عن علی۔ بلوغ الامانی جزء ۱۳ ص ۱۲۷)

؎۲ قال اللہ تعالیٰ وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف (البقرۃ ۲۳۳)

؎۳ عن البراء ...... ابنۃ حمزۃ ...... اختصم فیھا علی وجعفر وزید ...... فقضی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخالتھا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ مطلقۃ انت احق بہ ما لم تنکحی (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۷۹)

؎۵ خیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاماً بین أبیہ وامہ (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

؎۶ قال اللہ تعالیٰ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ (النساء ۳۶) لا یدخل الجنۃ قاطع (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ہی درحقیقت رشتہ کو ملانا ہے۔ رشتہ ملانے والے سے رشتہ ملانا تو محض بدلہ ہے، رشتہ ملانا نہیں ہے ۱؎

رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا ہے ۲؎

اگر رشتہ داروں کو دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو نرمی سے بات کرے ۳؎

اگر ورثہ کی تقسیم کے وقت رشتہ دار آجائیں تو ورثہ کے مال میں سے انہیں بھی کچھ دیدے اور ان سے شیریں کلامی سے بات کرے ۴؎

اگر کوئی شخص اپنے کسی رشتہ دار سے جس کے پاس مال ہو کچھ مال طلب کرے اور وہ نہ دے تو قیامت کے دن جہنم سے ایک سانپ نکلے گا جو نہ دینے والے کے گلے میں مثل طوق کے لٹک جائے گا ۵؎

شوہر

شوہر کو بیوی پر ایک درجہ نفیلت ہے، اس کے بیوی پر بہت سے حقوق ہیں ۶؎

شوہر بیوی پر حکمران ہے ۷؎

بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کی اطاعت کرے ۸؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافیٔ ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلھا (صحیح بخاری)

۲؎ قال اللہ تعالیٰ "وات ذا القربیٰ حقہ" (بنی اسرائیل - ۲۶)

۳؎ قال اللہ تعالیٰ واما تعرضن عنھم ابتغآء رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لھم قولا میسورا (بنی اسرائیل - ۲۸)

۴؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتامیٰ والمساکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفا (النسآء - ۸)

۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن ذی رحم یأتی ذا رحمہ فیسالہ فضلا اعطاہ اللہ ایاہ فیبخل علیہ الا اخرج اللہ لہ یوم القیٰمۃ من جھنم حیۃ یقال لھا شجاع فیطوق بہ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط واسنادہ جید مجمع الزوائد جزء ۸ صفحہ ۱۵۴)

۶؎ قال اللہ تعالیٰ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال علیھن درجۃ (البقرۃ - ۲۲۸)

۷؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ الرجال قوامون علی النسآء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض (النسآء - ۳۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل فی اھلہ راع وھو مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری)

۸؎ قال اللہ تعالیٰ فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا (النسآء - ۳۴)

اگر شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے تو بیوی کو چاہیئے کہ انکار نہ کرے اگرچہ وہ چولہے کے پاس بیٹھی ہوئی پکا رہی ہو۔ ؎١

اگر شوہر گھر پر موجود ہو تو بیوی کو چاہیئے کہ بغیر اس کی اجازت کے نفل روزہ نہ رکھے۔ ؎٢

بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کو خفا نہ کرے، شوہر کو خفا کرنے والی بیوی کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی ؎٣

بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے۔ ؎٤

بیوی کو چاہیئے کہ شوہر کے گھر میں سے بغیر شوہر کی اجازت کے کسی کو کچھ نہ دے البتہ روزمرہ کے کھانے پینے کی چیزوں کو بطور تحفہ بھیجنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ؎٥

بیوی کو چاہیئے کہ اپنے مال کو بھی بغیر شوہر کے مشورہ کے خرچ نہ کرے۔ ؎٦

؎١ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یدعوا امرأتہ الی فراشہ فتابی علیہ الا کان الذی فی السماء ساخطا علیھا حتی یرضی عنھا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا الرجل دعا زوجتہ لحاجتہ فلتأتہ وان کانت علی التنور (رواہ الترمذی وحسنہ ۱/۱۵۸)

؎٢ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ (صحیح بخاری کتاب النکاح وصحیح مسلم) وفی روایۃ یوما من غیر رمضان (رواہ الترمذی وصححہ)

؎٣ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنان لا تجاوز صلاتھما رؤسھما: عبد آبق وامرأۃ غضب زوجھا حتی ترجع (رواہ الطبرانی وسندہ صحیح۔ فتح الباری جلد ۱۱ ص ۲۰۵)

؎٤ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرأۃ ان تصوم وزوجھا شاھد الا باذنہ ولا تأذن فی بیتہ الا باذنہ (صحیح بخاری کتاب النکاح)

؎٥ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنفق امرأۃ شیئا من بیت زوجھا الا باذن زوجھا قیل یا رسول اللہ ولا الطعام؟ قال ذالک افضل اموالنا (رواہ الترمذی وسندہ حسن۔ بلوغ ۱۶/۲۳۰) قالت امرأۃ ما یحل لنا من اموالھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرطب تأکلنہ وتھدینہ (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری رواتہ ثقات۔ نیل ۶/۱۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز لامرأۃ عطیۃ الا باذن زوجھا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۱۶)

؎٦ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز للمرأۃ امر فی مالھا اذا ملک زوجھا عصمتھا (رواہ احمد عن عبد اللہ بن عمرو وسندہ جید۔ بلوغ ۱۶/۲۳۰)

بیوی کو چاہیئے کہ اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگرانی کرے[۱]

اگر شوہر اتنا خرچ نہ دے جو گھر کے اخراجات کے لئے کافی ہو تو بیوی شوہر کو اطلاع دیئے بغیر اس کے مال میں سے اتنا لے لے جو معروف کے مطابق اس کے گھر کے اخراجات کے لئے کافی ہو[۲]

بیوی

بیوی کے شوہر پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے شوہر کے بیوی پر ہیں، شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے حقوق ادا کرے[۳]

اگر شوہر کے کئی بیویاں ہوں تو اسے چاہیئے کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرے، اگر یکساں سلوک نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو پھر ایک ہی بیوی پر قناعت کرے[۴]

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے ساتھ اچھی طرح رہے، بدسلوکی نہ کرے[۵]

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی ایک بات ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری پسندیدہ ہوگی[۶]

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کا مہر بخوشی ادا کرے[۷]

شوہر اگر بیوی کو طلاق دینا چاہے تو جو مال اس نے بیوی کو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے[۸]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وولدہ وھی مسئولۃ عنھم (صحیح بخاری)

[۲] قالت ھند ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی ما یکفینی وولدی الا ما اخذت منہ وھو لا یعلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۳] قال اللہ تعالیٰ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف (البقرہ - ۲۲۸)

[۴] قال اللہ تعالیٰ فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ (النساء - ۳)

[۵] قال اللہ تعالیٰ وعاشروھن بالمعروف (النساء - ۱۹) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم خیارکم لنسائھم (رواہ الترمذی وصححہ)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منھا خلقا رضی منھا آخر (صحیح مسلم)

[۷] قال اللہ تعالیٰ وآتوا النساء صدقاتھن نحلۃ (النساء - ۴)

[۸] قال اللہ تعالیٰ وان اردتم استبدال زوج مکان زوج وآتیتم احداھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا (النساء - ۲۰)

اگر بیوی اطاعت کرے تو شوہر کو اس پر زیادتی کرنے کا بہانہ تلاش نہیں کرنا چاہیئے لہ

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کی ہر قسم کی نگرانی کرے لہ

شوہر کو چاہیئے کہ جب خود کھائے تو بیوی کو بھی کھلائے، جب خود پہنے تو بیوی کو بھی پہنائے لہ

اگر بیوی سرکشی کرے یا ایسے آدمی کو بلا کر بچھونے پر بٹھائے جس کا بٹھانا شوہر کو ناگوار ہو یا بے حیائی کی بات کرے تو شوہر کو چاہیئے کہ پہلے اسے اچھی طرح نصیحت کرے، اگر وہ نہ مانے تو اس کے ساتھ سونا ترک کردے۔ اگر پھر بھی نہ مانے تو اس کو سزا دے لیکن چہرہ کو ہاتھ نہ لگائے۔ اس طرح سزا دے کہ چوٹ نہ آئے۔ اگر اس کو چھوڑے تو گھر ہی میں اسے چھوڑے رکھے، گھر سے نہ نکالے، اُسے بُرا بھلا نہ کہے اور نہ بے ضرورت مارے لہ

بیوہ سے نکاح کرنے کے بعد کنواری سے نکاح کرے تو شوہر کو چاہیئے کہ اس کے پاس سات دن رہے پھر مساویانہ تقسیم کرے، اگر کنواری سے نکاح کرنے کے بعد بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے پھر مساویانہ تقسیم کرے لہ

لہ قال اللہ تعالیٰ فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلاً (النساء۔ ۳۴)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل فی اھلہ راع وھو مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری)

لہ سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق المرأۃ علی الزوج ؟ قال تطعمھا اذا طعمت وتکسوھا اذا اکتسیت (رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۲۳۱)

لہ قال اللہ تعالیٰ والّتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن (النساء۔ ۳۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تھجر الا فی البیت (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۴ ص ۲۳۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوھن ولا تقبحوھن (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۷۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم احدًا تکرھونہ فان فعلن ذالک فاضربوھن ضربًا غیر مبرح (صحیح مسلم باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس تملکون منھن شیئًا غیر ذالک الا ان یأتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربًا غیر مبرح (رواہ الترمذی وصححہ)

لہ من السنۃ اذا تزوج الرجل البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا ثم قسم واذا تزوج الثیب علی البکر اقام عندھا ثلاثا ثم قسم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

شوہر کو چاہیئے کہ عصر کے بعد تمام بیویوں کے ہاں دورہ کرے، آخر میں اس بیوی کے ہاں جائے جس کی باری ہو، پھر رات وہیں گذارے۔ رات کو تمام بیویاں اس بیوی کے ہاں جمع ہو جائیں جس کی باری ہو۔[1]

اگر سفر کا ارادہ ہو اور کسی ایک بیوی کو ساتھ لے جانا چاہے تو شوہر کو چاہیئے کہ قرعہ اندازی کرے، جس بیوی کا نام نکلے اُسے ساتھ لے جائے۔[2]

اگر ایک بیوی اپنی باری دوسری بیوی کو ہبہ کر دے تو شوہر کو اس دوسری بیوی کے پاس دو دن رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔[3]

شوہر کو چاہیئے کہ دوسری مدّوں میں خرچ کرنے کے مقابلہ میں بیوی پر خرچ کرنے کو ترجیح دے۔[4]

شوہر کو چاہیئے کہ بیوی کے حقوق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے، ایسا نہ ہو کہ کسی قسم کی زیادتی کر بیٹھے۔[5] گھر کے کام میں بیوی کا ہاتھ بٹائے۔[7]

سائل

سائل کو جھڑکی نہ دے۔[6]

---

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلاۃ العصر دخل علی النساء فیدنو من احداھن (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ فیدنو من کل امرأۃ من غیر مسیس حتی یبلغ التی ھو یومھا فیبیت عندھا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ صفحہ ۱۸) کن یجتمعن کل لیلۃ فی بیت التی یأتیھا (صحیح مسلم)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یخرج سفرًا اقرع بین ازواجہ فأیتھن خرج سھمھا خرج بھا معہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] ان سودۃ رضی اللہ عنہا لما کبرت قالت یا رسول اللہ قد جعلت یومی منک لعائشۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لعائشۃ یومین (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اھلک، اعظمھا اجرًا الذی انفقتہ علی اھلک (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللہ فی النساء (صحیح مسلم باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

[6] قال اللہ تعالیٰ واما السائل فلا تنھر (والضحیٰ - ۱۰) [7] کان فی مھنۃ اھلہ (صحیح بخاری کتاب الادب)

جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اُسے کچھ نہ کچھ دے لے

مسکین

مسکین کو کھانا کھلائے خصوصاً جب کہ وہ بھوکا ہو ؎
مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دے ؎
اگر میراث کی تقسیم کے وقت مساکین آجائیں تو انہیں بھی اس میں سے کچھ دیدے اور اُن سے شیریں کلامی سے بات کرے ؎
صدقۃ الفطر مساکین کا حق ہے ؎
ان لوگوں کو مسکین نہ سمجھے جو دروازوں کا چکر کاٹتے ہیں اور ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک کھجور یا دو کھجورلے کر چلے جاتے ہیں بلکہ مسکین ان لوگوں کو سمجھے جو اتنا مال نہیں رکھتے جو انہیں مستغنی کردے، جن کی ظاہری حالت دیکھ کر کوئی انہیں مسکین نہ سمجھتا ہو اور نہ وہ کسی سے مانگتے ہوں ؎

؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سألکم بوجہ اللہ فاعطوہ (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح. بلوغ الامانی جزء ۹ ص ۱۲۷)

؎ قال اللہ تعالیٰ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (الدھر - ۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا الجائع (صحیح بخاری)

؎ قال اللہ عزوجل ارءیت الذی یکذب بالدین ○ فذلک الذی یدعّ الیتیم ○ ولا یحض علی طعام المسکین ○ (ارءیت الذی - ا تا ۳)

؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتٰمیٰ والمساکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفا (النساء - ۸)

؎ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طھرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح - نیل الاوطار جزء ۴ ص ۱۵۷)

؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المسکین بھذا الطواف الذی یطوف علی الناس فتردہ اللقمۃ و اللقمتان والتمرۃ والتمرتان قالوا فما المسکین قال الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یسأل الناس شیئا (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لمسلم)

یتیم

یتیم پر سختی نہ کرے [1]

یتیم کو دھکے نہ دے [2]

اگر میراث کی تقسیم کے وقت یتیم آجائیں تو انہیں بھی اس میں سے کچھ دیدے اور اُن سے شیریں کلامی سے بات کرے [3]

کفیل کو چاہیئے کہ یتیم کا مال بعینہٖ اس کے حوالے کردے، اس کے اچھے مال سے بُرے مال کو نہ بدلے، اس کا مال اپنے مال میں ملا کر نہ کھا جائے [4]

اگر یتیم لڑکی سے نکاح کرنے میں کفیل کو اس کی حق تلفی کا اندیشہ ہو تو پھر وہ اس سے نکاح نہ کرے، کسی اور سے کرے [5]

کفیل کو چاہیئے کہ یتیم کی عقل و تمیز کی جانچ کرتا رہے پھر جب وہ بالغ ہو جائے اور اس کی عقل میں پختگی نظر آئے تو اس کا مال اس کے حوالے کردے [6]

کفیل اگر غنی ہے تو یتیم کے مال میں سے کچھ نہ لے [7]

---

[1] قال اللہ عزوجل فاما الیتیم فلا تقھر ○ (والضحیٰ-۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ ارأیت الذی یکذب بالدین ○ فذالک الذی یدع الیتیم ○ ولا یحض علی طعام المسکین ○ (ارءیت الذی-۱ تا ۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتمیٰ والمساکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفا (النسآء-۸)

[4] قال اللہ تعالیٰ واٰتوا الیتمیٰ اموالھم ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب ولا تأکلوا اموالھم الیٰ اموالکم انہ کان حوبا کبیرا (النسآء-۲)

[5] قال اللہ تعالیٰ وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النسآء (النسآء-۳)

[6] قال اللہ تعالیٰ وابتلوا الیتامیٰ حتی اذا بلغوا النکاح فان اٰنستم منھم رشدا فادفعوا الیھم اموالھم (النسآء-۶)

[7] قال اللہ تعالیٰ ومن کان غنیا فلیستعفف (النسآء-۶)

اور اگر تنگدست ہے تو دستور کے مطابق لے لے [1]

کفیل جب یتیم کا مال اس کے حوالے کرے تو گواہ کر لے [2]

یتیم کے حالات کی اصلاح کرتا رہے [3]

شیر خوار بچہ اور رضاعت

بچے کو دودھ پلانے کی کامل مدت دو سال ہے دودھ دو سال کے اندر چھڑا دینا چاہیئے [4]

نسب یا پیدائش کی وجہ سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں وہی رشتے رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ مثلاً: جس طرح حقیقی بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا اسی طرح رضاعی بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ رضاعی بہن بھی محرم بن جاتی ہے [5]

رضاعت سے مراد بچے کو اس زمانہ میں دودھ پلانا ہے جس زمانہ میں دودھ بچے کی خوراک ہو [6]

لیکن ایک دو دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوگی اور نہ حرمت واقع ہوگی کم از کم پانچ دفعہ دودھ پلانے سے حرمت واقع ہوگی [7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ ومن کان فقیراً فلیأکل بالمعروف (النسآء-۶)

[2] قال اللہ تعالیٰ فاذا دفعتم الیھم اموالھم فاشھدوا علیھم (النسآء-۶)

[3] قال اللہ ذوالجلال والاکرام: اصلاح لھم خیر (البقرۃ-۲۲۰)

[4] قال اللہ تعالیٰ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ (البقرۃ-۲۳۳)
قال اللہ عزوجل وفصالہ فی عامین (لقمٰن-۱۴) قال اللہ تعالیٰ: وحملہ وفصلہ ثلٰثون شھراً (الاحقاف-۱۵)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الرضاعۃ من المجاعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قالت عائشۃ کان فیما نزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھن فیما یقرأ من القرآن (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحرم المصۃ ولا المصتان (صحیح مسلم عن عائشۃ) وفی روایۃ عن ام الفضل لا تحرم الرضعۃ والرضعتان والمصۃ والمصتان (صحیح مسلم)

بچہ کا دودھ چھڑانے کے بعد اگر کوئی عورت اس بچہ کو دودھ پلائے تو حرمت ثابت نہیں ہو گی [1]

اگر شوہر اپنی مطلقہ بیوی سے اپنے بچہ کو دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ بیوی کو دودھ پلانا چاہیئے اگر شوہر پورے دو سال تک دودھ پلوانا چاہے تو مطلقہ بیوی کو دو سال تک دودھ پلانا چاہیئے [2]

دودھ پلانے کے زمانہ میں مطلقہ بیوی کا کھانا اور کپڑے دستور کے مطابق بچے کے باپ کے ذمہ ہوں گے [3]

دودھ پلانے کے سلسلے میں نہ ماں کو تکلیف دی جائے اور نہ باپ کو (یعنی ہر کام دستور و معروف کے مطابق ہو) [4]

اگر باپ نہ ہو تو ماں کا کھانا اور کپڑے وارث کے ذمہ ہوں گے [5]

اگر دو سال سے پہلے دودھ چھڑانا ہو تو ماں اور باپ کی باہمی رضامندی سے دودھ چھڑایا جائے [6]

اگر باپ مطلقہ بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے دودھ پلوانا چاہے تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کو معروف کے مطابق مقررہ اجرت دے دے [7]

رضاعت کے ثبوت کے لئے دودھ پلانے والی کی شہادت کافی ہے [8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء فی الثدی وکان قبل الفطام (رواہ الترمذی وصححہ ہو والحاکم۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۲۶۸)

[2] قال اللہ تعالیٰ: والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ (البقرۃ۔ ۲۳۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن بالمعروف (البقرۃ۔ ۲۳۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ لا تضار والدۃ بولدھا ولا مولود لہ بولدہ (البقرۃ۔ ۲۳۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ: وعلی الوارث مثل ذلک (البقرۃ۔ ۲۳۳)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، فان ارادا فصالا عن تراض منھما وتشاور فلا جناح علیھما (البقرۃ۔ ۲۳۳)

[7] قال اللہ تعالیٰ وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما آتیتم بالمعروف (البقرۃ۔ ۲۳۳)

[8] عن عقبۃ انہ تزوج ام یحیٰی فجاءت امۃ سوداء فقالت قد ارضعتکما قال فذکرت ذالک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعرض عنی .... فقال وکیف وقد زعمت انھا قد ارضعتکما فنھاہ عنھا (صحیح بخاری)

اگر رضاعت کا پورا حق ادا کرنا چاہے تو دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا ایک لونڈی بطور انعام دے دے[1]

پڑوسی

پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئے[2]

اپنے پڑوسی کے فقر و فاقہ کا خیال رکھے، اپنے سالن میں پانی زیادہ ڈال دے اور کچھ سالن پڑوسیوں کے ہاں بھیج دے[3]

ایسا آدمی ایمان سے محروم ہے جو خود پیٹ بھر کر سو جائے اور پڑوسی کے بھوکا ہونے کا علم ہوتے ہوئے اُسے کچھ نہ کھلائے[4]

جس پڑوسی کا دروازہ دوسرے پڑوسیوں کے دروازوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ قریب ہو اس کا حق سب سے زیادہ سمجھے، تحفے تحائف میں اس کو مقدم رکھے[5]

پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے، پڑوسی کو تکلیف پہنچانے والا نہ جنتی ہو سکتا ہے نہ مومن[6]

---

[1] عن حجاج قال قلت یا رسول اللہ ما یذھب عنی مذمۃ الرضاع قال غرۃ عبد او امۃ (رواہ الترمذی وابو داؤد وصححہ الترمذی)

[2] قال اللہ تعالیٰ وبالوالدین احسانًا وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب (النساء۔ ۳۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیحسن الی جارہٖ (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءھا وتعاھد جیرانک (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اٰمن بی من بات شبعان وجارہٗ جائع الی جنبہٖ وھو یعلم بہٖ (رواہ البزار عن انس رض وسندہٗ حسن، مجمع الزوائد جزء ۸ ص ۱۶۷) لیس المؤمن الذی یشبع وجارہٗ جائع الی جنبہٖ (طبرانی کبیر، حاکم وبیہقی عن ابن عباس۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ ص ۹۴۹)

[5] قالت عائشۃ رض ان لی جارین فالی ایھما اھدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اقربھما منک بابا (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من لا یأمن جارہٗ بوائقہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل ومن یا رسول اللہ قال الذی لا یأمن جارہٗ بوائقہ (صحیح بخاری کتاب الادب)

مکان وغیرہ بیچتے وقت پڑوسی کو ترجیح دے، اگر دونوں کے مکانوں کا راستہ ایک ہے تو اپنے مکان پر پڑوسی کا زیادہ حق سمجھے، اگر پڑوسی موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کرے [۱]

اپنی دیوار میں پڑوسی کو کھونٹی ٹھوکنے سے منع نہ کرے [۲]

اپنی پڑوسن کے معمولی سے معمولی تحفہ کو حقیر نہ سمجھے [۳]

جب پڑوسی اچھا کہیں تو اپنے کو اچھا سمجھے اور جب پڑوسی برا کہیں تو اپنے کو برا سمجھے [۴]

ہم نشین

اپنے ہم نشین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے [۵]

دوست

کسی کو دوست بناتے وقت دیکھ لے کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ اس لئے کہ دوست کے اعمال وعقائد کا اثر پڑ جایا کرتا ہے [۶]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بسقبہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بھا وان کان غائبًا اذا کان طریقھا واحدًا (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ حسن بلوغ جزء ۱۵ صـ۱۵۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع جار جارہ ان یغرز خشبتہ فی جدارہ (صحیح بخاری کتاب المظالم وصحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعت جیرانک یقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتھم یقولون قد اسأت فقد اسأت (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۳/۱۳۹۱) اذا اثنی علیک جیرانک انک محسن فانت محسن واذا اثنی علیک جیرانک انک مسیئ فانت مسیئ (ابن عساکر عن ابن مسعود۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۱۱۳)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتمٰی والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب (النساء۔ ۳۶)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۹ صـ۱۵۲)

متقی آدمی کو دوست بنائے ؎۱

ایسے کافر کو دوست نہ بنائے جو دین کے معاملے میں جنگ وجدال کرے ؎۲

کافر اور مشرک

ایسے کافر کو دوست نہ بنائے جو دین کے معاملے میں مسلمین سے لڑے۔ مسلمین کو ان کے ملک سے نکالے یا نکالنے والوں کی مدد کرے ؎۳

ایسے کافر کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرنے میں کوئی حرج نہیں جو نہ دین کے معاملے میں مسلمین سے لڑے، نہ مسلمین کو اُن کے ملک سے نکالے اور نہ نکالنے والوں کی مدد کرے ؎۴

مشرک کے ساتھ سکونت اختیار نہ کرے ؎۵

کافر کو برا کہہ کر اس کے مسلم رشتہ داروں کو تکلیف نہ پہنچائے ؎۶

کافر کو اس کے احسان کا بدلہ دے ؎۷

؎۱ قال اللہ تعالیٰ الاخلآء یومئذ بعضھم لبعض عدوّ الا المتقین (الزخرف - ۶۷)

؎۲ قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا تتخذ وا عدوّی وعدوکم اولیآء (الممتحنۃ - ۱) قال اللہ تعالیٰ عزوجل انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدّین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولّوھم (الممتحنۃ - ۹)

؎۳ قال اللہ تعالیٰ لا تتخذ وا عدوّی وعدوّکم اولیآء (الممتحنۃ -) قال اللہ عزوجل انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدّین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولّوھم (الممتحنۃ - ۹)

؎۴ قال اللہ تبارک وتعالیٰ لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدّین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبرّوھم (الممتحنۃ - ۸)

؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ (ابوداؤد عن سمرۃ - سندہ حسن - صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صـ۱۰۶۴) - لا تساکنوا المشرکین ولا تجامعوھم (حاکم ۲/۱۴۱) سندہ صحیح۔

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤذوا مسلماً بشتم کافر (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۸ صـ۵۰، ۵۱)

؎۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اساری بدر لو کان المطعم بن عدی حیّاً ثم کلمنی فی ھٰؤلاء النتنی لترکتھم لہ (صحیح بخاری)

کافر قوم کی نقالی نہ کرے۔[1]

کافر سے جو عہد کرے اُسے پورا کرے، جب تک وہ عہد پورا کرتا رہے اور جب تک وہ مسلمین کے خلاف کسی کی مدد نہ کرے۔[2]

منافق

منافق کو "سیدنا" (ہمارا سردار) نہ کہے۔ ایسا کہنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔[3]

اہلِ کتاب

اہلِ کتاب سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نہ ان کی تصدیق کرے اور نہ تکذیب بلکہ ان کی روایت سُننے تو یہ کہے:۔

آمَنَّا بِاللّٰہِ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ

ترجمہ۔ ہم اللہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔[4]

اہلِ کتاب کا ذبیحہ کھانا حلال ہے اور ان کی پاکدامن عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔[5]

---

[1] قالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لھم ذات انواط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الٰھا کما لھم اٰلھۃ (ترمذی سندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۳/۱۴۸۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظاھروا علیکم احداً فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم (التوبۃ ۴) قال اللہ فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم (التوبۃ ۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سیدنا فانہ ان یک سید کم فقد اسخطتم ربکم عزوجل (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۴ صہ ۱۰۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدثکم اھل الکتاب فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم وقولوا آمنا باللہ وکتبہ ورسلہ فان کان حقا لم تکذبوھم وان کان باطلا لم تصدقوھم (رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہٗ وسندھما جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱ صہ ۱۹۲)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حلّ لکم وطعامکم حل لھم والمحصنٰت من المؤمنٰت والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم (المائدۃ ۵)

اہلِ کتاب سے ہوشیار رہو، یہ کبھی مسلمین سے خوش نہیں ہو سکتے جب تک مسلمین ان کی ملت کی پیروی نہ کریں [۱]

اہلِ کتاب کو دوست نہ بنائے، ان کو دوست بنانے والا انہی میں شمار ہو گا [۲]

اہلِ کتاب کے مقدمات کا فیصلہ قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق کرے [۳]

قبطی

قبطیوں سے حُسنِ سلوک کرے [۴]

انسان

یہ نہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے [۵]

لوگوں کو تکلیف نہ پہنچائے [۶]

لوگوں سے ایسا برتاؤ نہ کرے کہ لوگ اس کے شر سے بچنے کے لئے اس سے ملنا چھوڑ دیں [۷]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتی تتّبع ملتھم (البقرۃ - ۱۲۰)

[۲] قال اللہ تعالیٰ: یاایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم (المائدۃ - ۵۱)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: فاحکم بینھم بما انزل اللہ (المائدۃ - ۴۸)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خیرًا فانّ لھم ذمۃ ورحمًا (طبرانی کبیر، مستدرک حاکم، سندہٗ صحیح - صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص ۱۸۱)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اَھلکھم (صحیح مسلم کتاب البر)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا (صحیح مسلم کتاب البر)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیٰمۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہٖ (صحیح بخاری کتاب الادب، صحیح مسلم کتاب البر واللفظ للبخاری)

لوگوں کے جان و مال کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائے [1]

لوگوں پر رحم کرے [2]

لوگوں میں صلح کرانے کے لئے اگر کوئی بات خلافِ واقعہ کہہ دے تو کوئی حرج نہیں [3]

احسان کرنے والوں کا شکریہ ادا کرے [4]

کسی پر اللہ کی لعنت، اللہ کے غضب اور دوزخ کے الفاظ سے لعنت نہ کرے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع الا اخبرکم بالمؤمن: من امنہ الناس علی اموالہم وانفسہم (رواہ احمد والنسائی والترمذی والحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ا ص ۱۰۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فینمی خیرًا او یقول خیرًا (صحیح بخاری کتاب الصلح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہٗ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہٗ)

خبر اور اس کے متعلقات

خبر دینا اور خبر قبول کرنا

افواہیں نہ پھیلائے، اگر افواہ سُنے تو فوراً متعلقہ حکام کو اس کی اطلاع دے تا کہ وہ اس کی تحقیق کریں[۱]
اگر کوئی فاسق (نا معتبر شخص) کوئی خبر لائے تو بغیر تحقیق کے اسے قبول نہ کرے[۲]
ہر سُنی سنائی بات کو بیان نہ کرے[۳]

اہل کتاب سے روایت کرنا

اہل کتاب سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نہ ان کی تصدیق کرے اور نہ تکذیب بلکہ جب اُن کی روایت سُنے تو یہ کہے۔

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

ترجمہ:- ہم اللہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے[۴]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ واذا جآءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہٗ منھم (النساء-۸۳)
[۲] قال اللہ عزوجل ان جآءکم فاسق بنبإٍ فتبینوا (الحجرات-۶)
[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفیٰ بالمرء کذبا أن یحدث بکل ما سمع (مقدمہ صحیح مسلم)
[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا عن بنی اسرآئیل ولا حرج (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدثکم اھل الکتاب فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم وقولوا اٰمنا باللہ وکتبہ ورسلہ فان کان حقا لم تکذبوھم وان کان باطلاً لم تصدقوھم (رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہ وسندھا جید- بلوغ الامانی جزء اول صـ۱۷۶)

علم اور اس کے متعلقات

علم

علمِ دین کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے حاصل کرے، جو شخص علمِ دین کو دنیا کے لئے حاصل کرے گا اُسے قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی ؎۱

قرآن مجید کا سبق دس دس آیات لے، جب پچھلے سبق کو علم اور عمل کے لحاظ سے اچھی طرح سمجھ لے تو آگے سبق لے ؎۲

دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کو اللہ کی طرف سے خیر سمجھے ؎۳

دین میں سمجھ بوجھ کو باعثِ فضیلت سمجھے ؎۴

علمِ دین حاصل کرنے کے لئے راستے اور ذرائع تلاش کرے اور سفر کرے ؎۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو یاد کرے، ان کی حفاظت کرے اور ان کو دوسروں تک پہنچائے ؎۶

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی به وجه الله لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیامة (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح ۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ ۳۲۷)

؎۲ انهم كانوا يقترءون من رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر آيات فلا يأخذون فی العشر الاخرى حتى يعلموا ما فی هذه من العلم والعمل (رواہ احمد وسندہ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۸ ص ۹)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارهم فی الجاهلية خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا (صحیح بخاری کتاب الانبیاء وصحیح مسلم کتاب الفضائل)

؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا الى الجنة (صحیح مسلم کتاب العلم)

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر الله عبدا سمع مقالتی فحفظها ووعاها واداها (رواہ ابوداؤد والنسائی واحمد عن غیر واحد من الصحابة ولبعض اسانیدهم صحیح ۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ ۳۲۸)

جس چیز کا علم نہ ہو سکے اس کے پیچھے نہ پڑے، مثلاً اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا علم اور حروف مقطعات وغیرہ کے معانی کے علم کے پیچھے نہ پڑے ۱؎

متشابہ آیتوں کے معنی تلاش نہ کرے بلکہ اس طرح کہے:۔

اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا

ترجمہ: ہم اس پر ایمان لائے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے ۲؎

متشابہ آیتوں کے معنی تلاش کرنے والوں سے بچے (یعنی ان سے علیحدہ رہے) ۳؎

علم کو اس لئے حاصل نہ کرے کہ علماء میں فخر کرے اور جہلاء سے جھگڑے ۴؎

علم سیکھنے ہی سے آتا ہے لہٰذا علم سیکھنے کی کوشش کرے ۵؎

عالم

عالم کو چاہیئے کہ احکام الٰہی اور دینی علم کو چھپائے نہیں ۶؎

عالم کو چاہیئے کہ کوئی ایسا کام کر جائے جو اس کی موت کے بعد بھی ثواب کا سبب بن جائے ۷؎

۱؎ قال اللہ عزوجل: ولا تقف مالیس لک بہ علم (بنی اسرائیل۔ ۳۶)

۲؎ قال اللہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ماتشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا (آل عمران۔ ۷)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ فأولئک الذین سمی اللہ فاحذروھم (صحیح مسلم کتاب العلم وروی البخاری نحوہ)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعلموا العلم لتباھوا بہ العلماء ولتماروا بہ السفھاء ولا تخیروا بہ المجالس فمن فعل ذلک فالنار النار (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء اول صہ ۱۵۶)

۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما العلم بالتعلم (رواہ الدارقطنی فی الافراد وسندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صہ ۴۶)

۶؎ قال اللہ تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدیٰ من بعد ما بیّنّٰہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللٰعنون (البقرۃ۔ ۱۵۹)

۷؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ (صحیح مسلم کتاب الوصایا)

اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو جواب نہ دے، کسی دوسرے سے معلوم کرے [۱]
عالم کو چاہیئے کہ طلباء کو علمِ دین سکھائے، ان کے لئے آسانی پیدا کرے، انہیں سختی میں مبتلا نہ کرے
اگر پڑھاتے وقت غصہ آجائے تو خاموش ہو جائے [۲]
معلّم کو چاہیئے کہ طلباء سے ایسے سوال کرتا رہے جس سے ان کی ذہنی ترقی و نشو و نما ہو [۳]

جاہل

جاہل کو چاہیئے کہ فتویٰ نہ دے [۴]
جاہل کو چاہیئے کہ علماء کا احترام کرے [۵]

طالب علم

طلباء کو چاہیئے کہ علماء کا احترام کریں [۶]
علماء سے پیچیدہ اور دقیق مسائل نہ پوچھیں [۷]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما شفاء العی السؤال (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صہ ۵۹۴)
[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علموا ویسروا ولا تعسروا واذا غضبت فاسکت واذا غضبت فاسکت
واذا غضبت فاسکت (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء اوّل صہ ۱۵۲)
[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقہا وانہا مثل المسلم فحدثونی
ما ھی (صحیح بخاری کتاب العلم)
[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ..... لیقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما
اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا (صحیح بخاری کتاب العلم وصحیح مسلم)
[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من امتی من لم ..... یعرف لعالمنا (رواہ احمد والطبرانی فی
الکبیر وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد ۱/۱۲۲ ورواہ الحاکم ۱/۱۲۲)
[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من امتی من لم یجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا (رواہ احمد
والطبرانی فی الکبیر وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۸ صہ ۱۴)
[۷] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الغلوطات (رواہ احمد وسندہ جید بلوغ جزء اوّل صہ ۱۶۰)

تبلیغ اور اس کے متعلقات

تبلیغ اور وعظ و نصیحت

مبلغ اور واعظ کو چاہیئے کہ دوسروں کے بزرگوں اور معبودانِ باطل کو بُرا نہ کہے ؎۱
مبلغ اور واعظ کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو ؎۲
کافروں کو بالجبر مسلم نہ بنائے ؎۳
حکمت کے ساتھ اچھے الفاظ میں تبلیغ و نصیحت کرے، خوبصورتی اور خوش اخلاقی سے بحث کرے ؎۴
مبلّغ کو چاہیئے کہ پہلے خود نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلم ہوں ؎۵
وعظ و نصیحت روزانہ نہ کرے بلکہ بیچ میں وقفہ دے ؎۶
علمی چیزوں کو چھپائے نہیں ورنہ قیامت کے دن آگ کی لگام لگائی جائے گی ؎۷

؎۱ قال اللہ تعالیٰ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم (الانعام - ۱۰۸)
؎۲ قال اللہ تبارک وتعالیٰ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون (الصف - ۳)
؎۳ قال اللہ عز وجل لا اکراہ فی الدین (البقرۃ - ۲۵۶)
؎۴ قال اللہ تبارک وتعالیٰ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن (النحل - ۱۲۵)
؎۵ قال اللہ تعالیٰ ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین (حٰمٓ السجدۃ ۳۳)
؎۶ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بھا مخافۃ السآمۃ علینا (صحیح بخاری، صحیح مسلم)
؎۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیٰمۃ بلجام من نار (رواہ ابوداؤد واحمد والترمذی وسندہ صحیح - التعلیقات ۱/۷۲)

مساجد میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے درس کے لئے مجالس کا انعقاد کرے [۱]

(اہم) باتوں کو تین دفعہ بیان کرے تاکہ لوگوں کی سمجھ میں آجائے [۲]

آسانی پیدا کرے، لوگوں کو سختی میں نہ ڈالے، خوشخبری سنائے، نفرت نہ دلائے [۳]

تبلیغ میں صبر و استقامت سے کام لے، ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہے، دلخراش باتیں سنے لیکن خاموش رہے [۴]

تبلیغ کرتا رہے خواہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو [۵]

اگر کافر سختی کرے تو اُسے نظر انداز کر دے [۶]

مبلغین آپس میں اتفاق رکھیں، اختلاف نہ کریں [۷]

کوئی جائز بات بھی ایسی نہ کرے جس سے بدنامی ہو [۸]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ (صحیح مسلم کتاب الذکر)

[۲] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادھا ثلثاً حتی تفھم عنہ (صحیح بخاری کتاب العلم وکتاب الاستیذان)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا (صحیح بخاری کتاب العلم)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر (والعصر-۳) قال اللہ تعالیٰ لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیراً وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور (آل عمران ۱۸۶)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ (صحیح بخاری)

[۶] قال (ضمام بن ثعلبۃ) للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلک فمشدد علیک فی المسئلۃ فلا تجد علی فی نفسک فقال سل عما بدالک (صحیح بخاری کتاب العلم)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لمعاذ والی موسیٰ) تطاوعا ولا تختلفا (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب مایکرہ من التنازع $\frac{4}{79}$)

[۸] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھا (ای عائشۃ) الم تران قومک لما بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم (قالت عائشۃ) فقلت یا رسول اللہ الا تردھا علیٰ قواعد ابراھیم قال لولا حدثان قومک بالکفر لفعلت (صحیح بخاری کتاب المناسک)

جذبۂ خیر خواہی سے تبلیغ کرے [1]
جذبۂ انتقام نہ ہو [2]
بے باکی سے تبلیغ کرے [3]

خطبہ یا تقریر

خطبہ یا تقریر شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے، کلمۂ شہادت پڑھے، پھر اما بعد کہے [4]

جمعہ اور عید کا خطبہ مختصر دے [5]
جمعہ کے خطبہ میں سورۂ قٓ پڑھے، قرآن مجید کی تلاوت کرے اور لوگوں کو نصیحت کرے [6]
دورانِ خطبہ دونوں ہاتھوں سے اشارہ نہ کرے بلکہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے [7]

---

[1] قال اللہ عزوجل فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا (الکہف ۶)
[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادانی ملک الجبال .... ان شئت ان اطبق علیھم الاخشبین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجوان یخرج اللہ من اصلابھم من یعبد اللہ وحدہ لایشرک بہ شیئا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق و صحیح مسلم کتاب الجہاد)
[3] قال ای الجہاد افضل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ حق عند سلطان جائر (رواہ احمد و النسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۹ ص ۱۷۱، ۱۷۲)
[4] خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنیٰ علیہ ثم قال اما بعد (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ) قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ بعد الصلوٰۃ فتشھد واثنیٰ علی اللہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل خطبۃ لیس فیھا شھادۃ کالید الجذماء (ابوداؤد و ابن حبان و مسند احمد و ترمذی وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۲ ص ۱۱۔ بلوغ جزء ۶ ص ۸۵)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیلوا الصلوٰۃ واقصروا الخطبۃ (صحیح مسلم)
[6] کان یقرأھا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب الناس (صحیح مسلم) یقرأ القرآن ویذکر الناس (صحیح مسلم)
[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزید علی ان یقول بیدہ ھکذا واشار باصبعۃ المسبحۃ (صحیح مسلم)

جمعہ کے خطبہ کے دوران بات نہ کرے، نہ کسی سے یہ کہے کہ "خاموش رہو" البتہ خطیب بات کرسکتا ہے اور اس سے بات کی جاسکتی ہے ؎۱

تصنّع اور تکلّف کے ساتھ مسجّع ومقفّٰی تقریر نہ کرے، نہ رخسار پھلاکر بات کرے ؎۲

خطبہ میں آواز کو بلند کرے اور ڈرانے کا انداز اختیار کرے ؎۳

خطبہ میں مندرجہ ذیل مسنون الفاظ پڑھے :-

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ ؎۴ وَنُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ؎۵ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والامام يخطب فقد لغوت (صحیح بخاری وصحیح مسلم) دخل رجل .... والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال أصلّیت قال لا قال فصل رکعتین (صحیح بخاری وصحیح مسلم) بینا النّبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی یوم جمعة قام اعرابی فقال یارسول اللہ ملك المال وجاع العیال فادع اللہ لنا (صحیح بخاری)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم الا انبئکم بشرارکم؟ فقال ھو الثرثارون المتشدقون (رواہ احمد عن عبداللہ بن عمرو وسندہٗ جیّد وفی الباب عند احمد عن ابی ثعلبة وسندہٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص۷۶ و ص۲۷۱)

؎۳ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کأنہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم (صحیح مسلم کتاب الجمعة ۴۴/۳)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحمد للہ .... (صحیح مسلم)

؎۵ دلائل النبوة للبیہقی جزء ۲ ص۲۲۳ ۔ سندہٗ صحیح۔

خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا [1] وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ [2]
وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ [3] وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ [4] صَبَّحَکُمْ وَ مَسَّاکُمْ
(وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃَ کَھَاتَیْنِ [5]

(اس حدیث کو پڑھتے وقت انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملائے)

پھر درود شریف پڑھے [6]

تقریر امیر کرے یا امیر کی طرف سے مقرر کردہ شخص [7]

---

[1] صحیح مسلم کتاب الجمعۃ۔

[2] نسائی کتاب العیدین۔

[3] صحیح مسلم۔

[4] نسائی کتاب العیدین

[5] صحیح مسلم

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (العبد اللہ بن مسعود) تکلم فحمد اللہ واثنی علی اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشہادۃ الحق .... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضیت لکم ما رضی لکم ابن ام عبد (حاکم ۳/۳۱۹ سندہ صحیح)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقص الا امیر او مامور او مختال (احمد وابوداؤد عن عوف۔ سندہ جید وروی نحوہ الدارمی واحمد عن ابن عمرو۔ سندہ حسن ولہ شواہد۔ مرعاۃ ۱/۲۰۰، بلوغ ۲۰/۱۴۴ صححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۱/۸۰)

قربانی اور ذبح

قربانی

جو شخص قربانی کا ارادہ کرے وہ ذوالحجہ شروع ہونے کے بعد جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے نہ ناخن کترے اور نہ بال یا رواں کترے لہ

قربانی کے جانور میں کسی قسم کا عیب نہ ہو، نہ آنکھ میں، نہ کان میں، نہ سینگ میں، ہر چیز صحیح و سالم ہو، نہ دبلا ہو، نہ لنگڑا ہو اور نہ مریض ؎ لہ

قربانی اس جانور کی کرے جس جانور کے نیچے کے دو بڑے دانت نکل آئے ہوں، اگر ایسا جانور نہ مل سکے تو پھر دنبہ کا ایک سال کا بچہ ذبح کرے ؎

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا دخل العشر وأراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایۃ فلا یأخذ من شعرہ ولا من اظفارہ حتی یضحی (صحیح مسلم ۲/۱۸۶)

؎ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۳۶۰) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نضحی باعضب القرن والاذن (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۳۶۰) سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربعًا العرجاء البین ظلعھا والعوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لا تنقی (رواہ مالک واحمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص۳۶۱)

؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان (صحیح مسلم)

عید کی نماز سے پہلے قربانی نہ کرے، اگر غلطی سے کر لے تو عید کی نماز کے بعد دوسری قربانی کرے[1]
ایک گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے[2]
قربانی کو ذبح کرنے سے پہلے یہ دعاء پڑھے:-

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ۔

ترجمہ:- میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ میں ابراہیم کی ملت پر ہوں جو ایک اللہ کے ماننے والے مسلم تھے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمین میں سے ہوں۔ اے اللہ (یہ جانور) تیری طرف سے (ملا) ہے۔ اور تیرے ہی لئے (فلاں) کی طرف سے (قربان کیا جا رہا ہے) اللہ کے نام کے ساتھ (میں ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

نوٹ:- "عن" کے بعد قربان کرنے والے کا نام لیا جائے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر (صحیح بخاری وصحیح مسلم) امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوٰۃ ان یعید ذبحہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
[2] کان الرجل علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بالشاۃ عنہ وعن اھل بیتہ فیأکلون ویطعمون حتی تباھی الناس (رواہ مالک والترمذی عن ابی ایوب وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۳ صہ ۸۶) عن ابی سریحۃ قال حملنی اھلی علی الجفاء بعد ما علمت من السنۃ کان اھل البیت یضحون بالشاۃ والشاتین و الآن یبخلنا جیراننا (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۳ صہ ۸۶)
[3] ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح ..... فلما وجھھما قال انی وجھت ..... (رواہ ابوداؤد واحمد وابن ماجۃ وابویعلی، فیہ ابوعیاش وھو مقبول وفیہ محمد بن اسحاق وقد صرح التحدیث فی روایۃ احمد، بلوغ $\frac{13}{44}$ وسندہ صحیح۔ المستدرک $\frac{1}{467}$ ومرعاۃ $\frac{3}{374}$)
نوٹ:- علی ملۃ ابراھیم اور "انا من المسلمین" صرف ابوداؤد میں ہے اور حنیفا کے بعد مسلما صرف احمد کی روایت میں ہے۔

قربانی کے جانور کی جھول اور کھال خیرات کر دے ؎۱
اگر قربانی کرنے والا کھال کو خود اپنے استعمال میں لائے تو کوئی حرج نہیں ؎۲
اونٹ یا گائے میں سات گھر شریک ہو سکتے ہیں ؎۳
اگر کسی شخص کو قربانی کی وسعت نہ ہو تو وہ (نماز عید کے بعد) بال کترے، ناخن کترے، مونچھیں کترے اور ناف کے نیچے کے بال مونڈے تو اسے بھی قربانی کا ثواب مل جائے گا ؎۴

ذبح کرنا

جب کسی جانور کو ذبح کرے تو احسن طریقہ سے کرے، اسے تکلیف میں مبتلا نہ کرے۔ چھری

؎۱ عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ واقسم جلودھا وجلالھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

؎۲ قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس یتخذون الاسقیۃ من ضحایاھم ویجملون منھا الودک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذلک قالوا نھیت ان توکل لحوم الضحایا بعد ثلاث فقال انما نھیتکم من اجل الدافۃ التی دفت فکلوا وادخروا وتصدقوا (صحیح مسلم کتاب الاضاحی باب بیان ما کان من النھی من اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث)

؎۳ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشترک فی الابل والبقرۃ کل سبعۃ منا فی بدنۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الحج)

؎۴ قال رجل یا رسول اللہ أرأیت ان لم اجد الا منیحۃ انثی أفاضحی بھا قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند اللہ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۳/۳۶۸)

کو خوب تیز کرے لیکن جانور کے سامنے تیز نہ کرے [1]

اگر چھری نہ ہو تو کسی اور چیز سے بھی ذبح کیا جا سکتا ہے، ہر وہ چیز جو خون بہا دے ذبح کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے سوائے دانت اور ناخن کے اسلئے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے [2]

جانور کو قبلہ رُخ لٹائے، پھر اس کے پہلو پر اپنا قدم رکھے پھر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے [3]

اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرے [4]

اونٹ کو نحر کرتے وقت بائیں طرف کا ایک پیر باندھ دے اور اس کو صرف تین ٹانگوں پر کھڑا کرے [5]

عورت بھی ذبح کر سکتی ہے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ فلیرح ذبیحتہ (صحیح مسلم) مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل واضع رجلہ علی صفحۃ شاۃ وھو یحد شفرتہ وھی تلحظ الیہ ببصرھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلا قبل ھذا أترید ان تمیتھا موتتین رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبیہقی وسندہ صحیح وروی الحاکم نحوہ وسندہ صحیح جزء ۴ صـ ۲۳۱ - الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء اول صـ ۳۲)

[2] عن رافع قلت یا رسول اللہ انا لاقوا العدو غداً ولیست معنا مدی فقال اعجل او ارنی ما انھر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس السن والظفر.... اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشۃ (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

[3] وجھھما (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن - مرعاۃ ۳/۳۵۸) وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلہ علی صفاحھا (صحیح مسلم کتاب الاضاحی) اخذ الکبش فاضجعہ ثم ذبحہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ یقول باسم اللہ و اللہ اکبر (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فاذکروا اسم اللہ علیھا صوآف (الحج ۳۶) عن ابن عمرؓ انہ اتی علی رجل قد اناخ بدنتہ ینحرھا فقال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا ینحرون البدنۃ معقولۃ الیسری قائمۃ علی ما بقی من قوائمھا (رواہ ابوداؤد فی کتاب الحج ورجالہ رجال الصحیح نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۱۴۰ وسندہ صحیح)

[6] عن کعب انہ کان لہ غنم ترعی بسلع فابصرت جاریۃ لنا بشاۃ من غنمنا موتا فکسرت حجراً فذبحتھا بہ فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ باکلھا (صحیح بخاری)

دعوت اور اُس کے متعلقات

دعوت

دعوت ضرور قبول کرے [۱]

اگر دو آدمیوں کی طرف سے دعوت کے لئے کہا جائے تو اُس آدمی کی دعوت قبول کرے جس کی دعوت پہلے پہنچی ہو۔ اگر دونوں کی دعوتیں بیک وقت پہنچیں تو اس شخص کی دعوت قبول کرے جس کا دروازہ اس کے مکان سے زیادہ قریب ہو [۲]

دعوت میں ضرور جائے، اگر روزہ سے نہ ہو تو کھانا کھائے، اگر روزہ سے ہو تو میزبان کے لئے دُعا کرے [۳]

حقیر سے حقیر چیز کی دعوت دی جائے تو بھی دعوت کو قبول کرے [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجب الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ (صحیح بخاری کتاب النکاح و صحیح مسلم کتاب النکاح واللفظ لمسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجتمع الداعیان فاجب اقربھما بابا فان اقربھما بابا اقربھما جوارا فاذا سبق احدھما فاجب الذی سبق (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ لا بأس بہ۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۲۰۸)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم (صحیح مسلم کتاب النکاح) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک (صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعیتم الی کراع فاجیبوا (صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو دعیت الی کراع لاجبت (صحیح بخاری)

ہر دعوت میں غریبوں کو بھی بلائے، وہ دعوت بری ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے [1]

بغیر بلائے دعوت میں نہ جائے، اگر اتفاق سے دعوت میں پہنچ جائے تو بغیر میزبان کی اجازت کے کھانا نہ کھائے [2]

میزبان کو چاہیئے کہ گھر کے باہر جا کر مہمان کا استقبال کرے اور واپسی میں اُسے رخصت کرنے کے لئے گھر کے باہر تک جائے [3]

مہمان

مہمان کو چاہیئے کہ میزبان کے لئے اس طرح دعاء کرے:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

ترجمہ:۔ اے اللہ، جو روزی تُو نے ان کو عطا فرمائی ہے اس میں ان کو برکت عطا فرما، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمة یدعی لها الاغنیاء ویترك الفقراء (صحیح بخاری و صحیح مسلم واللفظ للبخاری)

[2] دعا ابو شعیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسة فتبعهم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا شعیب ان رجلاً تبعنا فان شئت اذنت له وان شئت ترکته قال لا، بل اذنت له (صحیح بخاری کتاب الاطعمة)

[3] فانطلق ابو طلحة حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری باب علامات النبوة) عن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیه طعاما ...... فقال ابی واخذ بلجام دابته ادع اللہ لنا (صحیح مسلم کتاب الاشربة)

[4] عن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیه طعاما .... فقال ابی و اخذ بلجام دابته ادع اللہ لنا فقال اللهم .... (صحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زار اهل بیت فی الانصار فطعم عندهم طعاما فلما اراد ان یخرج امر بمکان من البیت فنضح له علی بساط فصلی علیه ودعا لهم (صحیح بخاری کتاب الادب باب الزیارة)

مہمان کو چاہیئے کہ میزبان کے ہاں تین دن سے زیادہ ٹھہر کر اسے پریشان نہ کرے[1] مہمان کھائے، پیئے لیکن میزبان سے یہ نہ پوچھے کہ وہ چیزیں اسے کس طرح حاصل ہوئیں[2] اگر ایک میزبان دوسرے میزبان کو گرانے کی نیت سے کھانا کھلائے تو مہمان ان کے ہاں کھانا نہ کھائے[3]

میزبان

مہمان کا اکرام کرے، اس کے آنے سے خوش ہو، اس کو دیکھ کر مرحبا و خوش آمدید کہے تین دن تک مہمان کی ضیافت کرے، ایک دن اور ایک رات اچھی طرح خاطر و مدارت کرے لیکن تکلف سے بچے[4]

جب کسی قوم کا باعزت آدمی آئے تو اس کا (خاطر خواہ) اکرام کرے[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الضیافۃ ثلاثۃ ایام فما بعد ذالک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ فاطعمہ طعاما فلیأکل منہ ولا یسألہ عنہ... (رواہ الحاکم وسندہ صحیح. المستدرک جزء ۴ ص ۱۲۶)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام المتبارییں ان یؤکل (رواہ الحاکم وسندہ صحیح المستدرک جزء ۴ ص ۱۲۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذالک فھو صدقۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر رجلا من الانصار........ فلما رأتہ المرأۃ قالت مرحبا واھلا........ قال الانصاری الحمد للہ ما احد الیوم اکرم اضیافا منی (صحیح مسلم) اذا اتی الرجل القوم فقالوا لہ مرحبا فمرحبا بہ یوم القیٰمۃ (حاکم و طبرانی کبیر عن الضحاک سندہ صحیح. صحیح الجامع الصغیر جزء اول ص ۱۱۱) قال سلمان لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھانا عن التکلف لتکلفت لکم (حاکم کتاب الاطعمۃ ۴/۱۲۳ والطبرانی الکبیر ۶/۲۳۵ و ۶/۲۶۱۔ صححہ الحاکم والذہبی)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ (رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر والبزار وابن خزیمۃ عن جریر والحاکم عن معاذ وابی قتادۃ رض. سندہ حسن. صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۱۱۱)

اگر کوئی مسلم مسافر کسی قوم کے ہاں مہمان ہو تو پوری قوم پر اس کی مہمان داری لازم ہے، اگر وہ نہ کریں تو حق مہمانداری ان سے بذریعہ طاقت وصول کی جائے، ہر مسلم کو چاہیئے کہ اس مہمان کی مدد کرے [1]

اگر مہمانی مسافر مہمان کے شایانِ شان نہ ہو تو میزبان سے مہمان کا حق وصول کیا جائے [2]

اگر کوئی شخص مہمانی نہیں کرتا تو اس سے بدلہ نہ لے بلکہ اگر وہ مہمان ہو تو اس کی مہمانی کرے [3]

گھر کے باہر جاکر مہمان کا استقبال کرے [4]

واپسی میں اسے رخصت کرنے کے لئے گھر کے باہر تک آئے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم اضاف قوما فاصبح الضیف محروما فان حقا علی کل مسلم نصرہ حتی یأخذ بقری الیلۃ لیلتہ من زرعہ ومالہ (رواہ احمد و ابوداؤد وسندہ صحیح. بلوغ جزء ۱۹ ص ۶۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزلتم بقوم فامر لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منھم حق الضیف (صحیح بخاری کتاب المظالم)

[3] قال مالک یا رسول اللہ الرجل امر بہ فلا یقرنی ولا یضیفنی فیمر بی افاجزیہ قال لا اقرہ (رواہ الترمذی فی باب ماجاء فی الاحسان والعفو فی ابواب البر والصلۃ وصححہ)

[4] فانطلق ابوطلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری باب علامات النبوۃ)

[5] عن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما ..... فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع اللہ لنا (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

خواب اور اُس کے متعلّقات

خواب دیکھنا اور بیان کرنا

جب اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو، الحمدللہ کہے اور اس خواب کو اپنے محب، خیرخواہ، عالم یا عاقل کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے[1]

اگر بُرا خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھتکارے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشَرِّھَا

ترجمہ:۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان کی بُرائی سے اور اس خواب کی بُرائی سے۔

پھر کروٹ بدل دے یا نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے اور اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے[2]

اپنی طرف سے جھوٹا خواب نہ گھڑے، یہ بہت بڑا گناہ ہے[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای احدکم ما یحب فلا یحدث بہ الا من یحب (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای احدکم رؤیا یحبھا فانما ھی من اللہ فلیحمد اللہ علیھا ولیحدث بھا (صحیح بخاری) فلیبشر (صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحدثوا بھا الا عالما او ناصحا او لبیبا (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۷ صد ۲۱۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رای (احدکم) شیئا یکرہ فلیتفل عن یسارہ ثلاثا ولیتعوذ باللہ من شر الشیطان وشرھا ولا یحدث بھا احدا فانھا لن تضرہ (صحیح بخاری کتاب التعبیر و صحیح مسلم کتاب الرؤیا واللفظ لمسلم) وفی روایۃ ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ (صحیح مسلم عن جابر) وفی روایۃ فلیقم فلیصل (صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا (صحیح بخاری)

خواب میں ڈرے تو لیٹتے وقت یہ دعا پڑھے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ غَضَبِهٖ وَ عَذَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ

(ترجمہ)

اللہ کے نام کے ساتھ، میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں، اس کے غصے کی برائی سے، اس کے عذاب کی برائی سے، اس کے بندوں کی برائی سے، شیاطین کے خبط اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے [1]

تعبیر دینا

تعبیر دینے والے کو چاہیئے کہ اچھی تعبیر دے کیوں کہ خواب تعبیر کے مطابق واقع ہوتا ہے [2]

---

[1] کان خالد بن الولید یفزع فی منامه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اضطجعت فقل بسم اللہ ۔۔۔۔ (رواہ النسائی فی لعله فی عمل الیوم واللیلة) وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۶ ص ۲۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا عبرتم للمسلم الرؤیا فاعبروها علیٰ خیر فان الرؤیا تکون علی ما یعبر به (رواہ الدارمی عن عائشة وسندہ حسن فتح الباری $\frac{16}{91}$ قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الرؤیا علی رجل طائر مالم تعبر فاذا عبرت وقعت (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ فتح الباری $\frac{16}{91}$ وروی نحوہ الترمذی فی ابواب الرؤیا وصححه)

سفر اور اس کے متعلّقات

سفر

جہاں تک ہوسکے سفر کی ابتداء جمعرات سے کرے[1]
بہتر یہ ہے کہ صبح کے وقت روانہ ہو[2]
رات کو تنہا سفر نہ کرے[3]
سواریوں پر ابتدائے رات میں سفر کرتا رہے، رات کو فاصلہ جلدی طے ہوتا ہے[4]
تین آدمی (یا زیادہ) مل کر اکٹھے سفر کریں[5]
سفر میں کتا، گھنٹی اور چیتے کی کھال ساتھ نہ رکھے[6]

---

[1] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يخرج يوم الخميس (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لامتي في بكورها وكان اذا بعث سرية اوجيشا بعثهم من اول النهار (رواه الترمذي وابوداؤد والدارمي وسنده جيد. التعليقات للالباني على المشكوٰة ۲/۱۱۴۴)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم الناس ما في الوحدة ما اعلم ما سار راكب بليل وحده (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالدلجة فان الارض تطوى بالليل (رواه ابوداؤد وسنده جيد. التعليقات للالباني على المشكوٰة ۲/۱۱۴۴)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلثة ركب (رواه احمد ومالك وابوداؤد والنسائي والترمذي وسنده صحيح بلوغ الاماني جزء ۵ ص ۶۴)

[6] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس (صحیح مسلم کتاب اللباس)
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصحب الملئكة رفقة فيها جلد نمر (رواه ابوداؤد وسنده حسن. نيل الاوطار جلد ۲ ص ۵۴)

سواری کے گلے میں تانت کا پٹہ نہ ڈالے [1]
سرسبزی کے زمانے میں سواری کو چرنے کا موقعہ دے، قحط سالی کے زمانے میں سفر کو جلدی طے کرے (تاکہ سواری کے جانوروں کو تکلیف نہ ہو) [2]
جس کے پاس زائد سواری ہو اُسے چاہیئے کہ فاضل سواری اسے دیدے جس کے پاس کوئی سواری نہ ہو، جس کے پاس زائد توشہ ہو وہ زائد توشہ اسے دیدے جس کے پاس توشہ نہ ہو [3]
اگر راستہ میں رات کو کہیں سوئے تو راستہ سے ہٹ کر سوئے [4]
کام ختم ہونے کے بعد سفر سے فوراً واپس آجائے [5]
مقررہ منازل سے آگے جاکر نہ ٹھہرے [6] (غالباً اس سے جانوروں کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ ممکن ہے کہ مسافروں کو بھی تکلیف پہنچے)
راستہ میں اگر کہیں اُترے تو نفل نماز سے پہلے سواری کی کاٹھی وغیرہ کھول دے، دیر نہ لگائے [7]
واپسی میں جہاں تک ہوسکے اپنے شہر میں اشراق کے وقت داخل ہو، اگر طویل عرصے کے بعد سفر سے لوٹے اور رات کو شہر میں داخل ہو تو فوراً اپنے گھر میں نہ جائے بلکہ کچھ دیر رُک جائے تاکہ بیوی کنگھی وغیرہ کرلے۔ شہر میں داخل ہونے کے بعد پہلے مسجد جائے، مسجد میں دو رکعت نماز پڑھے پھر

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر الا قطعت (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب اللباس واللفظ لمسلم)
[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیھا السیر (صحیح مسلم)
[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ ومن کان لہ فضل زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ (صحیح مسلم کتاب اللقطۃ)
[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق (صحیح مسلم)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السفر قطعۃ من العذاب ..... فاذا قضیٰ نھمتہ من وجھہ فلیعجل الی اھلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک و صحیح مسلم)
[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدوا المنازل (رواہ ابوداؤد $\frac{1}{252}$ رجالہ ثقات وسندہ صحیح)
[7] عن انس کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی نحل الرحال (رواہ ابوداؤد $\frac{1}{252}$ رجالہ ثقات وسندہ صحیح)

لوگوں سے ملاقات کرنے کے لئے کچھ دیر مسجد میں بیٹھ جائے[1]

اگر سفر میں تین آدمی بھی ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں[2]

بے ضرورت سواری پر نہ بیٹھا رہے[3]

سفر میں اگر صبح سے کچھ پہلے سوئے تو کلائی کو کھڑا کر کے سر کو ہتھیلی پر رکھ کر سوئے[4]

عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے[5]

یہ عقیدہ رکھے کہ اقامت کی حالت میں جو عمل وہ کرتا تھا اگرچہ سفر میں وہ اس عمل کو نہیں کر سکتا لیکن ثواب اس کو وہی ملتا رہتا ہے[6]

سفر میں جب بلندی پر چڑھے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جب بلندی سے اترے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے[7]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہارا فی الضحٰی .... بدأ المسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ للناس (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلت لیلا فلا تدخل اھلک حتی تستحد المغیبۃ وتمتشط الشعثۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الامارۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلا (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن جابرؓ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیؤمروا احدھم (رواہ ابوداؤد فی کتاب الجہاد عن ابی سعید وابی ہریرۃ ۱/۳۵۸ رواتہ ثقات وسندہ صحیح وحسنہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۳۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ان تتخذوا ظھور دوابکم منابر (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ا ص۳۰)

[4] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع رأسہ علی کفہ (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النساء وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[7] عن جابر کنا اذا صعدنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا (صحیح بخاری کتاب الجہاد) وفی روایۃ عن ابی موسیٰ کنا اذا اشرفنا علی واد ھللنا وکبرنا (صحیح بخاری)

نوٹ: لآ الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے درمیان واؤ ابوموسیٰ رضؓ کی روایت سے صرف صحیح مسلم کتاب الذکر میں ہے۔

جب سفر کے لئے روانہ ہو تو سواری پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ [1]

ترجمہ:- اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تو پسند کرے، اے اللہ، ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ، تو سفر میں (ہمارا) ساتھی ہے اور ہمارے اہل (وعیال) میں ہمارا خلیفہ ہے۔ اے اللہ، میں اس سفر کی تکلیف سے، بُرے منظر سے اور مال واہل (وعیال) میں بُرے دنت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

جب سفر سے واپس ہو تو سواری پر بیٹھ کر مندرجہ بالا دُعا پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے۔

اٰئِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ [2]

ترجمہ:- ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی السفر کبر ثلاثا .... (صحیح مسلم کتاب الحج)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رجع قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون .... (صحیح مسلم)

واپسی کے سفر میں اپنے شہر کے قریب پہنچ کر بار بار یہ دعا پڑھے :۔

آیِبُوْنَ ، تَآئِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ [1]

ترجمہ :۔ ہم لوٹنے والے ہیں ، توبہ کرنے والے ہیں ، عبادت کرنے والے ہیں ، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں ۔

واپسی کے سفر میں جب کسی ٹیلے پر یا پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی میدان میں پہنچے تو یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، آیِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ [2]

(ترجمہ)

اللہ سب سے بڑا ہے ، اللہ سب سے بڑا ہے ، اللہ سب سے بڑا ہے ۔ کوئی الٰہ نہیں ہے سوائے اللہ کے ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے ، وہ ہر چیز پر قادر ہے ، ہم لوٹنے والے ہیں ، توبہ کرنے والے ہیں ، عبادت کرنے والے ہیں (اور) اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں ، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا ، اپنے بندہ کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اس اکیلے نے شکست دی ۔

سفر میں صبح کے وقت یہ دعا پڑھے :۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَآئِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا

---

[1] قال انس اذا کنا بظھر المدینۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئبون .... فلم یزل یقول ذالک حتی قدمنا المدینۃ (صحیح مسلم کتاب الحج)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من الجیوش او السرایا او الحج او العمرۃ اذا اوفی علی ثنیۃ او فدفد کبر ثلاثا ثم قال لآ الٰہ الا اللہ .... الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر)

بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ۱؎

ترجمہ:- سننے والے (اللہ) نے (ہماری دعاء کو) سن لیا ایسی حالت میں کہ ہم اس کی حمد و ثناء بھی کر رہے ہیں اور اس کی بہترین آزمائش سے بھی دوچار ہیں۔ اے ہمارے رب، تُو (ہمارے سفر میں) ہمارا ساتھی بن جا اور ہم پر فضل و کرم فرما، میں دوزخ سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

جب اس بستی کو دیکھے جس میں جانے کا ارادہ ہو تو یہ دعاء پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ۲؎

ترجمہ:- اے اللہ، اس بستی میں ہمیں برکت عطا فرما، اے اللہ، اس بستی میں ہمیں برکت عطا فرما اے اللہ اس بستی میں ہمیں برکت عطا فرما، اے اللہ، ہمیں اس کی سبزی عطا فرما، ہمیں اس کے باشندوں کا محبوب بنا دے اور اس بستی کے صالحین کو ہمارا محبوب بنا دے۔

جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَآ اَذْرَيْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ

۱؎ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر واسحر یقول سمع .... الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر)

۲؎ عن ابن عمرؓ قال کنا نسافر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رای قریۃ یرید ان یدخلھا قال اللّٰھم .... الخ (رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ جید مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۱۳۴)

خَيْرَ مَا فِيْهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ؎۱

ترجمہ:۔ اے اللہ، اے ساتوں آسمانوں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن چیزوں پر آسمانوں نے سایہ کیا ہے، اے ساتوں زمینوں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن چیزوں کو ان زمینوں نے اٹھا رکھا ہے، اے ہواؤں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن چیزوں کو ہواؤں نے بکھیر دیا ہے اور اے شیطانوں کے رب اور ان لوگوں کے رب جن کو شیطانوں نے بہکا دیا ہے میں تجھ سے اس بستی کی خیر اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس بستی کی برائی اور جو کچھ اس بستی میں ہے اس کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

سفر میں اگر کسی منزل میں اترے تو یہ دعاء پڑھے:۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ:۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے مخلوق کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

جو شخص اس دعاء کو پڑھے تو اس کو اس منزل کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی ؎۲

سفر کو جاتے وقت اور سفر سے واپسی کے وقت مندرجہ ذیل دعاء بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ ؎۳

ترجمہ:۔ اے اللہ، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں سفر کی تکلیف سے، اس جگہ کی برائی سے جہاں لوٹ کر آنا ہے، نفع کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بددعاء سے اور اہل و مال میں برا منظر دیکھنے سے۔

؎۱ عن ابی لبابة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد دخول قریة لم یدخلها حتی یقول اللّٰهم...... الخ (رواه الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۱۳۴)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نزل منزلا ثم قال اعوذ...... الخ لم یضره شیئا حتی یرتحل من منزله ذالك (صحیح مسلم کتاب الذکر)

؎۳ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر (وفی روایة اذا رجع) یتعوذ من وعثاء السفر (وفی روایة اللّٰهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر)...... (صحیح مسلم کتاب الحج)

غول کوئی چیز نہیں [1] (یعنی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ بیابان میں شیاطین ہوتے ہیں جو رات کو تاروں کی طرح چمکتے ہیں، راستہ بھی بتاتے ہیں اور مار بھی ڈالتے ہیں)

راستہ میں جب کہیں اترے تو منزل کو تنگ نہ کرے اور راستے کو منقطع نہ کرے [2]

سفر میں جب رات ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدَ وَحَيَّةٍ وَّ عَقْرَبٍ وَّمِنْ شَرِّ سَاكِنِى الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ [3]

ترجمہ:۔ اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں تیرے شر سے، جو شر تیرے اندر اللہ نے پیدا کیا ہے اس سے اور جو چیز تیرے اوپر چلتی ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں، میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر شیر سے، کتے سے، سانپ سے بچھو سے، اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور باپ اور اس کی اولاد کے شر سے۔

واپسی پر جب اپنے اہل وعیال کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَوْبًا اَوْبًا اِلٰى رَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا [4]

ترجمہ:۔ ہم توبہ کے لئے اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں، وہ ہم پر کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طیرۃ ولا غول (صحیح مسلم کتاب السلام)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جهاد له (رواه ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۴۷)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا او سافر فادرکہ اللیل قال یا ارض .... (رواہ الحاکم و سندہ صحیح۔ المستدرک جزء ۲ ص ۱۰۰)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر فرأی اهله قال اوبا .... الخ (رواہ الحاکم صححہ ووافقہ الذھبی۔ المستدرک جزء ا ص ۴۸۸)

مسافر

اپنے مال میں سے مسافر کی امداد کرے [1]

مسافر کے ساتھ اچھا سلوک کرے [2]

ہم سفر کو ہر قسم کا آرام پہنچائے، اپنی فاضل سواری اور اپنا فاضل کھانا اس کو دے دے [3]

مسافر کو اپنے فاضل پانی سے ضرور فائدہ پہنچائے [4]

جب مسافر کو رخصت کرے تو اس سے مصافحہ کرے اور یہ دعا پڑھے:۔

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ [5]

ترجمہ:۔ میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

جب مسافر پیٹھ پھیرے تو رخصت کرنے والا یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ [6]

ترجمہ:۔ اے اللہ، اس کے لئے فاصلہ کو لپیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان کر دے

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وآت ذا القربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل (بنی اسرائیل ۔ ۲۶)

[2] قال اللہ عزوجل وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل (النساء ۔ ۳۶)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لاظھر لہ ومن کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لازادلہ (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لاینظر اللہ الیھم یوم القیٰمۃ ولایزکیھم ولھم عذاب الیم رجل کان لہ فضل ماء بالطریق فمنعہ عن ابن السبیل (صحیح بخاری کتاب الشرب)

[5] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ ویقول استودع اللہ ...... الخ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

[6] فلما ولی الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اطولہ ...... الخ (رواہ الترمذی وحسنہ ورواہ الحاکم وصححہ ووافقہ الذھبی ۔ المستدرک ۱/۴۴۵ و ۲/۹۸)

سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرے [1]

مسافر جب کہیں منزل کریں تو آپس میں قریب رہیں [2]

سواری

سفر کے علاوہ سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہے، سوار ہونے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے پھر یہ دعا پڑھے :-

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَکَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ:۔ اللہ تمام برائیوں سے پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، (اے اللہ) تو پاک ہے، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو مجھے معاف کر دے کیونکہ گناہوں کا معاف کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں [3]

بے ضرورت سواری پر نہ بیٹھا رہے [4]

---

[1] اذا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر تلقی بصبیان اھل بیتہ (صحیح مسلم) لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبوک خرج الناس یتلقونہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ۔ نیل الاوطار جزء ۸، صـ ۱۹۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی ھذہ الشعاب والاودیۃ انما ذلکم من الشیطان (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک ۲/۱۱۵)

[3] فلما وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ..... (رواہ ابوداؤد والترمذی فی ابواب الدعوات وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ان تتخذوا ظھور دوابکم منابر (رواہ ابوداؤد فی کتاب الجہاد ورجالہ ثقات، وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء اول صـ ۳۰)

سفر میں مقررہ منازل سے آگے جا کر نہ ٹھہرے ۔[1]

راستہ میں جب کہیں اترے تو نوافل پڑھنے سے پہلے سواری کی کاٹھی وغیرہ کھول دے ، دیر نہ لگائے ۔[2]

سرسبزی کے زمانہ میں سواری کو چرنے کا موقع دے ، قحط سالی کے زمانے میں سفر کو جلدی طے کرے (تاکہ سواری کے جانور کو وقت پر چارہ وغیرہ مل سکے) ۔[3]

سواری پر آگے بیٹھنے کا حقدار سواری کا مالک ہے ، اگر وہ اجازت دے تو دوسرا آدمی آگے بیٹھ سکتا ہے ۔[4]

سواری پر اس وقت بیٹھے جب وہ تندرست ہو اور اس پر سے اس وقت اتر جائے جب کہ وہ تندرست ہو (اس پر اتنی سواری نہ کرے کہ وہ بیمار ہو جائے) ۔[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدوا المنازل (رواہ ابوداؤد فی کتاب الجہاد و رجالہ ثقات و سندہ صحیح)

[2] عن انس رضؓ کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی نحل الرحال (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح ۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{2}{1146}$)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظہا من الارض و اذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیہا السیر (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لرجل) انت احق بصدر دابتک منی الا ان تجعلہ لی (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح ۔ فتح الباری $\frac{12}{521}$) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صاحب الدابۃ احق بصدرھا (رواہ احمد وسندہ جید ۔ بلوغ $\frac{5}{72}$)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارکبوا ھذہ الدواب سالمۃ ودعوھا سالمۃ ولا تتخذوھا کراسی (رواہ احمد والحاکم والبیہقی وسندہ صحیح ۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی مجلد اول جزء اول ص ۲۹)

ملاقات و رخصت

سلام

جب کسی مسلم سے ملاقات ہو تو سلام کرے [1]

جان پہچان ہو یا نہ ہو ہر حالت میں سلام کرے [2]

جب کوئی سلام کرے تو اس کو سلام کا جواب دے، بہتر یہ ہے کہ سلام کا جواب سلام کرنے والے کے سلام سے زیادہ اچھا ہو یعنی دعائیہ کلمات زیادہ ہوں [3]

پیشاب کرتے وقت نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے [4]

جب سلام کرے تو ان الفاظ سے سلام کرے :- السلام علیکم (اس کے کہنے سے ۱۰ نیکیاں ملتی ہیں) یا السلام علیکم ورحمۃ اللہ (اس کے کہنے سے بیس ۲۰ نیکیاں ملتی ہیں) یا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست ..... اذا لقیتہ فسلم علیہ (صحیح مسلم کتاب السلام)

[2] ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام و تقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف (صحیح بخاری کتاب الایمان و صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تعالی واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا او ردوھا (النسآء - ۸۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس تجب للمسلم علی أخیہ رد السلام ..... (صحیح مسلم)

[4] ان رجلا سلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فلم یرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام (رواہ الترمذی فی ابواب الاستیذان وصححہ) ان رجلا مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فسلم علیہ فقال اذا رأیتنی علی مثل ھذہ الحالۃ فلا تسلم علی فانک اذا فعلت ذلک لم ارد علیک (رواہ ابن ماجۃ ۱/۱۲۵ وسندہ حسن - الاحادیث الصحیحۃ جلد اول جزء ۲ ص ۱۷۵)

وبرکاتہ، (اس کے کہنے سے ۳۰ نیکیاں ملتی ہیں) [1]

جب ملاقات ہو تو چھوٹا بڑے کو سلام کرے، سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، کم آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں (یعنی چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے) [2]

بہت سے آدمی بیک وقت ایک آدمی کو سلام کر سکتے ہیں [3]

اگر گذرنے والی جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرلے اور مجلس میں سے ایک آدمی جواب دے دے تو کافی ہے [4]

اگر بڑا آدمی بچوں کے پاس سے گذرے تو انہیں سلام کرے اگرچہ وہ کھیل رہے ہوں [5]

یہود و نصاریٰ کو سلام نہ کرے، اگر وہ سلام کریں تو جواب میں صرف "وعلیکم" کہدے [6]

---

[1] جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم ..... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ .... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وسندہ صحیح - فتح الباری جزء ۱۳ ص ۲۴۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ یسلم الصغیر علی الکبیر (صحیح بخاری)

[3] قال عبداللہ بن الشخیر انہ قدوفد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من بنی عامر قال فأتیناہ فسلمنا علیہ (رواہ احمد وسندہ جید - بلوغ جزء ۱۹ ص ۳۰۰) اقبل اثنان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... فلما وقفا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلما (مؤطا امام مالک باب جامع السلام ص ۳۸ وسندہ صحیح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزئ عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدھم ویجزئ عن الجلوس ان یرد احدھم (رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابوداؤد فی کتاب الادب ۲/۳۶۱ وسندہ حسن. التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۱۸)

[5] مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی غلمان فسلم علیھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن انس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان فسلم علینا (صحیح مسلم باب من فضائل انس رض)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبدؤا الیہود ولا النصاریٰ بالسلام (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا "وعلیکم" (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر یہود و نصاریٰ سلام کرتے وقت بد دعا دیں تب بھی "وعلیکم" ہی کہے، بد دعا نہ دے[1]

اگر ایسی مجلس ہو جس میں مسلمین اور کفار دونوں شامل ہوں تو السلام علیکم کہے[2]

نمازی کو اگر سلام کیا جائے تو اُسے چاہیئے کہ ہاتھ کے اشارہ سے جواب دے[3]

بے ضرورت سر یا ہاتھ کے اشارہ سے سلام نہ کرے[4]

اگر ضرورت محسوس ہو تو سلام کے ساتھ ہاتھ سے اشارہ کیا جا سکتا ہے[5]

سلام کے جواب میں "وعلیکم السّلام" یا "وعلیک السّلام" کہے اگر سلام کرنے والے نے دعائیہ کلمات کا اضافہ کیا ہے تو جواب میں بھی ان کا اضافہ ضروری ہے، مثلاً السّلام علیکم ورحمۃ اللہ کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہنا ضروری ہے[6]

---

[1] اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناس من الیہود فقالوا السام علیک یا ابا القاسم قال وعلیکم قالت عائشۃ بل علیکم السام والذام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لا تکونی فاحشۃ فقالت ما سمعت ما قالوا قال او لیس قد رددت علیہم الذی قالوا قلت وعلیکم (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[2] مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدۃ الاوثان والیہود فسلم علیہم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] عن زید بن اسلم قال سالت صہیبا کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا سلم علیہ (فی الصلوٰۃ) قال یشیر بیدہٖ (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۷ ص ۲۳۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسلموا تسلیم الیہود فان تسلیمہم بالرؤس والاکف والاشارۃ (رواہ النسائی وسندہ جید۔ فتح الباری ۱۳/۲۵۰)

[5] عن اسماء بنت یزید قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر فی المسجد یوما وعصبۃ من النساء قعود فالوی بیدہٖ بالتسلیم (رواہ الترمذی وسندہ حسن۔ بلوغ ۱۷/۲۳۷)

[6] قال اللہ تعالیٰ: واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا (النساء-۸۶) جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام (صحیح مسلم باب حدیث مسیٔ الصلوٰۃ) فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق الی حجرۃ عائشۃ فقال السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ فقالت وعلیک السلام ورحمۃ اللہ ...... فتقرّی حجر نسائہٖ کلہن یقول لہن کما یقول لعائشۃ ویقلن لہ کما قالت عائشۃ (صحیح بخاری باب تفسیر سورۃ الاحزاب ۱/۱۴۹) قلت السلام علیکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیکم السلام (مصنف عبدالرزاق کتاب الطہارۃ باب الرجل ینام وھو جنب ۱/۲۸۱- سندہ صحیح)

ملاقات کرنے والوں میں سے ہر ایک کو سلام کرنے میں سبقت کرنا بہتر ہے [۱]
سلام کو خوب پھیلائے اور اس کو غلبہ کا ایک ذریعہ سمجھے [۲]
جب کوئی شخص کسی دوسرے کا سلام پہنچائے تو اس طرح جواب دے۔

عَلَیْكَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ [۳]

رات کے وقت سلام اتنی آواز سے کرے کہ جاگتے والا سُن لے، سونے والا بیدار نہ ہو [۴]
اگر ایک دفعہ ملاقات کے بعد دوبارہ، سہ بارہ ملاقات ہو تو پھر سلام کرے [۵]
جب اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرے [۶]
جب کسی سے ملاقات ہو تو بات کرنے سے پہلے سلام کرے، اگر کوئی شخص سلام سے پہلے بات کرے تو اس کو جواب نہ دے [۷]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماشیان اذا اجتمعا فایہما بدأ بالسلام فہو افضل (رواہ البخاری فی الادب المفرد وسندہ صحیح۔ فتح الباری $\frac{۱۳}{۲۵۲}$ ان اولی الناس باللہ من بدأہم بالسلام (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۳}{۱۳۱۸}$)

[۲] عن البراء قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع: ...... افشاء السلام (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام بینکم (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام کی تعلوا (رواہ الطبرانی وسندہ جید۔ مجمع الزوائد جزء ۸ صہ ۳۰)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ھذا جبریل وھو یقرأ علیك السلام فقلت علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق) وفی روایۃ علیك وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (رواہ احمد ورواتہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۲۲ صہ ۱۲۵ وسندہ صحیح)

[۴] فیجیء من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ نائما ویسمع الیقظان (صحیح مسلم)

[۵] انہ جاء فصلی ثم سلم ...... فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارجع فصل ..... ثم جاء فسلم حتی فعل ذلك ثلاث مرات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۶] قال اللہ تبارك وتعالیٰ: فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم (النور۔ ۶۱)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدأ بالکلام قبل السلام فلا تجیبوہ (طبرانی اوسط وحلیۃ عن ابن عمر۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۱۰۵۵)

اگر پہلی مرتبہ سلام کرنے کے بعد درمیان میں کوئی درخت یا دیوار یا پتھر آجائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے [1]

رخصت کے وقت بھی سلام کرے [2]

مصافحہ

جب کسی مسلم سے ملاقات ہو تو مصافحہ بھی کرے [3]

لیکن مرد کسی نامحرم عورت سے مصافحہ نہ کرے [4]

مرد محرم عورت سے مصافحہ کرسکتا ہے [5]

مصافحہ ایک ہاتھ سے کرے، اگر سلام اور مصافحہ محض اللہ تعالیٰ کے لئے کرے تو دونوں کے گناہ

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی احدکم اخاہ فلیسلم علیہ فان حالت بینھما شجرۃ او جدار او حجر ثم لقیہ فلیسلم علیہ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح ۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۲ ص ۱۵۲) عن انس رض قال اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتفرق بیننا شجرۃ فاذا التقینا نسلم بعضنا بعضا (رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن ۔ مجمع الزوائد جزء ۸ ص ۳۴ وروی نحوہ ابن السنی وسندہ صحیح ۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی مجلد اول جزء ۲ ص ۱۵۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتھی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدالہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وسکت علیہ الحافظ ۔ فتح الباری $\frac{۱۳}{۲۵۵}$ وسندہ صحیح ۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء ۲ ص ۱۴۶)

[3] عن قتادۃ قلت لانس رض اکانت المصافحۃ فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اصافح النساء (رواہ الترمذی واحمد والنسائی وسندہ صحیح ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۲۵۰)

[5] قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیھا (ای فاطمۃ) فاخذ بیدھا ..... قامت الیہ واخذت بیدہٖ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

معاف ہوجاتے ہیں [1]

مصافحہ کرتے وقت دونوں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں، ایسا کرنے سے دونوں کی مغفرت ہوجاتی ہے [2]

مصافحہ سیدھے ہاتھ سے کرے [3]

معانقہ و بوسہ

جب کوئی شخص سفر سے آئے تو اس سے معانقہ کرے اور اس کا بوسہ لے [4]

حالتِ اقامت میں بھی بوقت ملاقات باپ اپنی اولاد کو اور اولاد اپنے باپ کو پیار کرسکتی ہے [5]

---

[1] عن ابی داؤد قال لقیت براء فسلم علی واخذ بیدی ...... قال انہ لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففعل بی مثل الذی فعلت بک .... فقال ما من مسلمین یلتقیان فیسلم احدھما علی صاحبہ ویأخذ بیدہ لایأخذہ الا للہ عزوجل لا یتفرقان حتی یغفر لھما (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وحسنہ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۲۴۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمد اللہ واستغفراہ غفر لھما (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ ص ۱۳۲۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلمین التقیا فاخذ احدھما بید صاحبہ فتصافحا وحمدا اللہ تعالیٰ جمیعا، تفرقا ولیس بینھما خطیئۃ (رواہ احمد والضیاء۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص ۵۰۳)

[3] قال عمرو بن العاص لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابسط یمینک فلا بایعک فبسط یمینہ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یھدم ماقبلہ ۱/۷۶)

[4] قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ...... فاعتنقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقبلہ (رواہ الترمذی وحسنہ ولہ شواہد)

[5] کانت (فاطمۃ) اذا دخلت علیہ (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) قام الیھا فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہٖ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۲۹)

کیفیت بوقت ملاقات

جب اپنے مسلم بھائی سے ملے تو خندہ پیشانی سے ملے۔ خندہ پیشانی سے ملنا بھی ایک نیکی ہے [1]

کسی کے گھر جاکر ملاقات کرنا

اگر کسی کے گھر جائے تو بغیر اجازت اور بغیر سلام کے اندر داخل نہ ہو [2]
عورتیں بھی بغیر اجازت دوسرے کے مکان میں داخل نہ ہوں حتیٰ کہ بیٹی باپ کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہ ہو اور نہ بیوی شوہر کے مکان میں جس میں دوسری بیوی رہتی ہو بغیر اجازت اور سلام کے داخل ہو [3]
جب کسی کے گھر جائے تو گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر السلام علیکم کہے اور پھر اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرے، اگر کوئی شخص بغیر سلام اور اجازت کے داخل ہو تو اسے واپس کر دے اور اسے داخل ہونے کا طریقہ سکھائے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلق (صحیح مسلم کتاب البر $\frac{2}{226}$)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأنسوا وتسلموا علی اھلھا (النور۔۲۷)

[3] قالت عائشۃ استاذنت علی امرأۃ من الانصار (فی بیت ابی بکر) فاذنت لھا (صحیح بخاری کتاب المغازی باب حدیث الافک وصحیح مسلم) ارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنت علیہ ...... فاذن لھا ...... فارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... فاذن لھا (صحیح مسلم باب فضل عائشۃ) جاءت زینب تستأذن علیہ ..... قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائذنوا لھا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الزکوٰۃ علی الاقارب $\frac{2}{149}$)

[4] عن کلدۃ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم اسلم ولم استأذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ حسن بلوغ $\frac{1}{245}$ وفی الباب عن رجل من بنی عامر عند احمد وسندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر $\frac{1}{106}$)

گھر کے دروازے کے سامنے نہ کھڑا ہو بلکہ دائیں یا بائیں طرف کھڑا ہو۔ ۱؎
اگر پہلی مرتبہ سلام کرنے کے بعد جواب یا اجازت نہ ملے تو دوسری مرتبہ سلام کرے، اگر دوسری مرتبہ سلام کرنے کے بعد جواب یا اجازت نہ ملے تو تیسری مرتبہ سلام کرے، اگر تین دفعہ سلام کرنے اور اجازت طلب کرنے کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو واپس چلا آئے ۲؎
اگر صاحبِ خانہ نماز پڑھ رہا ہو تو اجازت دینے کے لئے سبحان اللہ کہے، عورت اجازت دینے کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارے ۳؎
اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو پھر بھی بغیر اجازت گھر میں داخل نہ ہو ۴؎
اگر صاحبِ خانہ یہ کہے کہ (اس وقت) واپس چلے جاؤ تو واپس چلا آئے ۵؎
اگر صاحبِ خانہ پوچھے: کون ہے؟ تو اپنا نام بتلائے، یہ نہ کہے کہ میں ہوں ۶؎
تین اوقات میں لونڈیوں، غلاموں اور نابالغ بچوں کو بھی اجازت لینی چاہیئے: نمازِ فجر سے پہلے،

۱؎ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجهه ولٰکن من رکنه الأیمن او الأیسر ... ولا یأتیه مستقبلا بابه (رواہ احمد ورجاله ثقات وسندہ صحیح او حسن۔ بلوغ ۱۷/۳۴۱)
۲؎ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم سلم ثلاثا (صحیح بخاری کتاب الادب) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استأذن احدکم ثلاثا فلم یؤذن له فلیرجع (صحیح بخاری کتاب الادب وصحیح مسلم کتاب الآداب)
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استأذن علی سعد فقال السلام علیکم ورحمة اللہ فقال سعد وعلیک السلام ورحمة اللہ ولم یسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سلم ثلاثا .... فرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(رواہ ابوداؤد واحمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۷/۳۴۲)
۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استؤذن علی الرجل وھو یصلی فاذنه التسبیح واذا استؤذن علی المرأة وھی تصلی فاذنها التصفیق (رواہ البیہقی عن ابی ھریرة۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۱۲۰)
۴؎ قال اللہ تعالیٰ: فان لم تجدوا فیها احدا فلا تدخلوها حتی یؤذن لکم (النور ۔ ۲۸)
۵؎ قال اللہ تعالیٰ: وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکیٰ لکم (النور ۔ ۲۸)
۶؎ عن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانه کرھها (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الآداب)

دوپہر کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد لے

اگر شوہر گھر پر موجود نہ ہو تو اس کی بیوی کے پاس غیر محرم مرد تنہا داخل نہ ہو، اگر دو ایک آدمی ساتھ ہوں تو داخل ہو سکتے ہیں ٢ہ

کسی کے گھر میں بغیر اجازت نہ جھانکے ٣ہ

روزانہ ملاقات کے لئے نہ جائے بلکہ ایک دو دن بیچ میں چھوڑ کر ملاقات کے لئے جائے تاکہ محبت زیادہ ہو ٤ہ

اگر صاحبِ خانہ کی طرف سے کوئی شخص بلانے کے لئے آئے تو پھر اجازت لینے کی ضرورت نہیں ٥ہ

اپنے مسلم بھائی سے ملاقات کرنے کے لئے سفر کرے، ایسے آدمی سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ٦ہ

جب کسی کے ہاں ملاقات کے لئے جائے پھر اس کے پاس بیٹھے تو اس کی اجازت کے بغیر نہ اٹھے ٧ہ

لہ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لیستأذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرات، من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ ومن بعد صلوٰۃ العشاء (النور-۵۸)

٢ہ عن عمرو بن العاص رضـ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ندخل المغیبات (رواہ احمد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{۲}{۴۴۳}$ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن رجل بعد یومی ہذا علی مغیبۃ الا ومعہ رجل اواثنان (صحیح مسلم کتاب السلام $\frac{۲}{۲۷۰}$)

٣ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنہم فقد حل لہم ان یفقأوا عینہ (صحیح مسلم کتب الآداب)

٤ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زر غبا تزدد حبا (رواہ الطبرانی واسنادہ جید مجمع الزوائد جزء ۸ ص ۱۷۵۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی $\frac{۱}{۴۶۷}$)

٥ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول الرجل الی الرجل اذنہ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب $\frac{۲}{۳۵۸}$ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۳}{۱۳۲۴}$)

٦ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا قال این ترید قال ارید اخا لی فی ہذہ القریۃ قال ہل لک علیہ من نعمۃ تربہا؟ قال لا، غیر انی احببتہ فی اللہ تعالیٰ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ (صحیح مسلم)

٧ہ اذا زار احد کم اخاہ فجلس عندہ فلا یقومن حتی یستأذنہ (فردوس دیلمی، سندہ صحیح، صحیح الجامع الصغیر $\frac{۱}{۱۶۲}$)

استقبال اور قیام

جب کوئی شخص ملاقات کے لئے آئے تو کھڑا ہو جائے اور اس کا استقبال کرے ۱؎

آنے والے سے مرحبا کہے ۲؎

سفر سے آنے والے کا اپنی بستی سے باہر جا کر استقبال کرے ۳؎

کسی بیٹھے ہوئے شخص کے سامنے تعظیماً کھڑا نہ رہے ۴؎

کوئی شخص اپنے سامنے کسی کو تعظیماً کھڑا نہ رکھے ۵؎

جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو حاضرین کو تعظیماً کھڑا نہیں ہونا چاہیئے ۶؎

جب مہمان رخصت ہو تو اسے رخصت کرنے کیلئے گھر کے باہر سواری تک جائے ۷؎

۱؎ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام حین جاءہ وفد ھوازن (صحیح بخاری کتاب العتق وفضلہ) فانطلق ابوطلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری باب علامات النبوۃ) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی فاطمۃ قامت الیہ فاخذت بیدہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وجیدہ الالبانی۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ)

۲؎ لما قدم وفد عبد القیس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بالوفد (صحیح بخاری کتاب الادب) قالت ام ھانیٔ ذھبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...... فسلمت علیہ فقال من ھذہٖ فقلت انا ام ھانیٔ.... فقال مرحبا بام ھانیٔ (صحیح بخاری باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفا بہ)

۳؎ اذا قدم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) من سفر تلقی بصبیان اھل بیتہ (صحیح مسلم) لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبوک خرج الناس یتلقونہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل ۷/۱۹۹)

۴؎ اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلینا ورآءہ وھو قاعد وابوبکر یسمع الناس تکبیرہ فالتفت الینا فرآنا قیاما فاشار الینا فقعدنا فصلینا بصلاتہ قعودًا فلما سلم قال ان کدتم آنفا لتفعلون فعل فارس وروم یقومون علی ملوکھم وھم قعود فلا تفعلوا (صحیح مسلم)

۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یمثل لہ العباد قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ المجلد الاول جزء۴ ص۸۲)

۶؎ عن انس رض قال ماکان شخص احب الیھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا رأوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہ لذلک (رواہ احمد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۳۵۲۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جزء۴ ص۸۶)

۷؎ اخذ بسر بلجام دابتہ (وقال) ادع اللہ لنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لھم......
(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

مختلف اشیاء

گمشدہ اور گری پڑی چیز

اگر کسی کی بکری وغیرہ گم ہو جائے تو جو شخص اسے پائے، پکڑ لے پھر اس کا اعلان کرے اگر بغیر اعلان کئے کسی گم شدہ جانور کو اپنے ہاں رکھ لے تو وہ گمراہ ہے [1]

اگر کسی کا اونٹ کھو جائے تو اُسے کوئی نہ پکڑے۔ اس لئے کہ اس کے ضائع ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ مالک اُسے ڈھونڈ لے گا [2]

اگر کوئی گری پڑی چیز مل جائے تو اس کے بندھن وغیرہ کو اچھی طرح یاد کر لے، رقم کا شمار کر لے، دو عادل گواہ کر لے، پھر سال بھر تک اس کا اعلان کرتا رہے، اگر مالک آجائے تو اسے دے دے ورنہ خود استعمال کر لے، اگر استعمال کرنے کے بعد مالک آجائے تو اسے اس کی رقم ادا کرے [3]

حج کرنے والے کی گری پڑی چیز نہ اٹھائے [4]

---

[1] قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضالۃ الغنم؟ قال ھی لک او لاخیک او للذئب (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ خذھا (صحیح مسلم کتاب اللقطۃ جزء ۲ ص ۶۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی ضالۃ فھو ضال ما لم یعرفھا (صحیح مسلم)

[2] قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضالۃ الابل؟ قال ما لک ولھا معھا سقاءھا وحذاءھا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاھا ربھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصھا ووکاءھا ثم عرفھا سنۃ فان جاء صاحبھا والا فشانک بھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ وعددھا (صحیح بخاری) وفی روایۃ ثم استنفق بھا فان جاء ربھا فادھا الیہ (صحیح مسلم) من وجد لقطۃ فلیشھد ذوی عدل (ابوداود۔ سندہ صحیح۔ صحیح ابی داود ۱/۳۲۱)

[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لقطۃ الحاج (صحیح مسلم کتاب اللقطۃ)

بہت ہی حقیر چیز اگر کہیں گری پڑی مل جائے تو اُسے اُٹھا لے، اس کے استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔[1]

کھال

تمام کھالیں ناپاک ہیں جب تک انہیں دباغت نہ دی جائے، دباغت سے تمام کھالیں پاک ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ مُردار کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے[2]

دباغت سے یہ مُراد ہے کہ کھال کو پانی اور درختِ سَلَم کے پتوں میں پکایا جائے اور رنگ لیا جائے[3]

درندوں کی کھال استعمال نہ کرے[4]

مردار کی کھال اگرچہ دباغت سے پاک ہو جاتی ہے لیکن اس کا کھانا بدستور حرام رہتا ہے[5]

گھی

گائے کے دودھ کا گھی استعمال کرے۔ اس میں شفا ہے[6]

گوشت

گائے کے گوشت سے بچیے۔ اس میں بیماری ہے[6]

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بتمرۃ فی الطریق فقال لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] ان داجنا لمیمونۃ ماتت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انتفعتم باھابھا الا دبغتموہ فانہ ذکاتہ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اص ۵۳ وروی البخاری ومسلم نحوہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اھاب دبغ فقد طھر (صحیح مسلم)

[3] مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجال یجرون شاۃ لھم مثل الحمار فقال اخذتم اھابھا فقالوا انھا میتۃ فقال لیطھرھا الماء والقرظ (رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اول ص ۵۳)

[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود السباع (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی واحمد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۱۵۷)

[5] ماتت شاۃ لسودۃ فقالت یا رسول اللہ ماتت فلانۃ فقال لولا اخذتم مسکھا قالوا نأخذ مسک شاۃ قد ماتت فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قال اللہ تعالیٰ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا او لحم خنزیر وانتم لا تطعمونہ ان تدبغوہ فتنتفعوا بہ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء اول ص ۵۶)

[6] علیکم بالبان البقر فانھا دواء واسمانھا فانھا شفاء وایاکم ولحومھا فان لحومھا داء (ابن السنی وابونعیم وحاکم۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۴/۴۹)

پھول

اگر پھول تحفۃً دیا جائے تو اس کو رد نہ کرے [1]

پھل

جب نیا پھل آئے تو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو بلا کر اُسے دیدے [2]

اگر کسی شخص کو بھوک لگ رہی ہو تو وہ گرا ہوا پھل کھا سکتا ہے، اگر فاقہ سے بہت زیادہ پریشان ہو تو پھل توڑ کر بقدر ضرورت کھا سکتا ہے، لے جا نہیں سکتا [3]

پھلوں کی زکوٰۃ پھل توڑنے کے دن ادا کرے [4]

انگور

انگور کو کَرْم نہ کہے بلکہ عِنَب (یعنی انگور) کہے یا حَبَلَہ کہے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح (صحیح مسلم)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوا اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک الثمر (صحیح مسلم)

[3] عن رافع قال کنت ارمی نخل الانصار فاخذونی فذھبوا بی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رافع لم ترمی نخلھم قلت یا رسول اللہ الجوع قال لا ترم وکل ما وقع اشبعک اللہ وارواک (رواہ الترمذی فی ابواب البیوع وصححہ) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الثمر المعلق فقال ما اصاب منہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شئ علیہ (رواہ الترمذی فی ابواب البیوع وحسنہ)

[4] قال اللہ تعالیٰ: کلوا من ثمرہٖ اذا اثمر واٰتوا حقہ یوم حصادہٖ (الانعام ۔ ۱۴۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ (صحیح مسلم) وفی روایۃ لا تسموا العنب الکرم (صحیح بخاری)

پانی

پانی پینے پلانے سے کسی کو نہ روکے۔ کنویں، تالاب وغیرہ سے ہر شخص کو پینے پلانے کا برابر حق ہے [1]

کھیت والے کو اپنے کھیت کے لئے اتنا پانی روکنے کا اختیار ہے کہ پانی منڈیروں یعنی ٹخنوں تک پہنچ جائے [2]

ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس سے کسی کو منع نہ کرے، نہ اس پانی کو بیچے [3]

مسافر کو خاص طور پر اپنے فاضل پانی میں سے ضرور دے [4]

ٹھنڈے پانی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھے اور اس کا حق ادا کرے ورنہ قیامت کے دن سوال ہوگا [5]

نوٹ:۔ پانی پینے اور پلانے کے آداب صفحہ ۴۲۵ پر اور پانی کی پاکی اور ناپاکی کے مسائل صفحہ ۱۰۳ پر بیان کئے گئے ہیں۔

آگ

آگ سے کسی کو روکا نہ جائے، جو شخص بھی کسی کی آگ سے فائدہ اٹھانا چاہے اٹھا سکتا ہے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع الماء والنار والکلأ (رواہ ابن ماجۃ واسنادہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص ۲۵۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون شرکاء فی ثلاثۃ: فی الماء والکلأ والنار (رواہ ابوداؤد واحمد ورجالہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص ۲۵۹ وبلوغ جزء ۱۵ ص ۱۳۲ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۲}{۹۰۴}$)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبس الماء حتی یرجع الجدر، وفی روایۃ فقدرت الانصار والناس.... وکان ذالک الی الکعبین (صحیح بخاری کتاب الشرب)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلأ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلأ (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیٰمۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل کان لہ فضل ماء بالطریق فمنعہ عن ابن السبیل (صحیح بخاری کتاب الشرب)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسأل العبد یوم القیٰمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونرویک من الماء البارد (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۳}{۱۴۳۰}$)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع الماء والنار والکلأ (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص ۲۵۸)

آگ کی سزا کسی کو نہ دے [1]

سوتے وقت آگ کو بجھا دے [2]

دوزخ کی آگ سے کسی کو لعنت نہ کرے [3]

گھاس

گھاس مسلمین کے مابین مشترک ہے، سب کو اس پر برابر کا حق ہے لہٰذا کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو گھاس کاٹنے یا جانوروں کو گھاس چرانے سے منع کرے [4]

اسلامی حکومت کے علاوہ کسی شخص کو اپنے لئے کوئی چراگاہ مخصوص نہیں کرنی چاہیئے، اسلامی حکومت سرکاری مویشی کے لئے چراگاہ مخصوص کرسکتی ہے [5]

تکیہ

اگر کوئی تکیہ دے تو رد نہ کرے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بھا الا اللہ (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار (رواہ الترمذی فی ابواب البر و صححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع الماء والنار والکلاء (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص ۲۵۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون شرکاء فی ثلاثۃ فی الماء والکلاء والنار (رواہ احمد و ابوداؤد. و رجالہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۵ ص ۲۵۹ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۲/۹۰۴)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حمی الا للہ ولرسولہ (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترد الوسائد والدھن واللبن (ترمذی۔ سندہٗ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۵۸۵)

نمک

اگر کوئی شخص نمک مانگے تو دینے سے انکار نہ کرے [1]

نوٹ: عموماً ایسا ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کے ہاں سے آگ سلگانے کے لئے انگارا، پینے کے لئے پانی اور کھانے میں ڈالنے کے لئے وقتی طور پر نمک مانگ لیا جاتا ہے تو اگر کوئی شخص یہ چیزیں مانگے تو دینے سے انکار نہ کرے، آگ اور پانی کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۵۴۹

تیل

اگر کوئی تیل دے تو رد نہ کرے [2]

درخت

کسی دوسرے کے درخت پر پتھر مار کر اپنے لئے پھل نہ گرائے، اگر بھوک لگ رہی ہو تو نیچے پڑے ہوئے پھل کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں [3]

اگر فاقہ سے پریشان ہو تو لٹکے ہوئے پھل بقدر ضرورت توڑ کر کھا لے، لے جائے نہیں [4]

پودے خوب لگائے اس لئے کہ اگر ان میں سے کسی انسان یا جانور نے کھایا تو اسے ثواب ملے گا [5]

---

[1] عن بهيسة قالت استأذن ابى النبى صلى الله عليه وسلم .... قال يا نبى الله ما الشئ الذى لا يحل منعه؟ قال الماء، قال يا نبى الله ما الشئ الذى لا يحل منعه؟ قال الملح (رواه احمد و ابو داؤد وسنده جيد. نيل الاوطار جزء ۵ ص ۲۶۳)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترد الوسائد والدهن واللبن (ترمذى. سنده حسن. صحيح الجامع الصغير ۱/۵۸۵)

[3] عن رافع قال كنت ارمى نخل الانصار فاخذونى فذهبوا بى الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رافع لم ترمى نخلهم قال قلت يا رسول الله الجوع قال لا ترم وكل ما وقع (رواه الترمذى و ابو داؤد و احمد وسنده صحيح بلوغ الامانى جزء ۱۵ ص ۱۴۹)

[4] سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثمر المعلق فقال ما اصاب منه من ذى حاجة غير متخذ خبنة فلا شئ عليه (رواه الترمذى فى ابواب البيوع وحسنه)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فيأكل منه طير او انسان او بهيمة الا كان له به صدقة (صحيح بخارى وروى مسلم نحوه)

دودھ

اگر کوئی دودھ دے تو رد نہ کرے [1]

گائے کا دودھ استعمال کرے۔ وہ دواء ہے [13]

حلال اور حرام چیزیں

جس جانور پر ذبح کرتے وقت یا شکاری جانور چھوڑتے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے نہ کھائے [2]

اگر شکار کے پاس شکاری جانور کے علاوہ کوئی اور کتا ملے تو اس شکار کو نہ کھائے [3]

اگر نومسلم ذبح کرے اور یہ شک ہو کہ اس نے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا یا نہیں تو کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لے [4]

مُردار، بہنے والا خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے لئے نذر کی ہوئی چیز نہ کھائے [5]

مُردار سے مراد وہ جانور ہے جو خود مر جائے یا گلا گھٹ کر مر جائے یا چوٹ لگ کر مر جائے یا گر کر مر جائے یا سینگ لگ کر مر جائے یا وہ جانور جس کو درندے مار ڈالیں ایسے تمام جانور حرام ہیں [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترد الوسائد والدھن واللبن (ترمذی۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر ۵۸۵/۱)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ۔ (الانعام ۔ ۱۲۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان وجدت مع کلبك او کلابك کلباً غیرہ فخشیت ان یکون اخذہ معہ وقد قتلہ فلا تاکل (صحیح بخاری کتاب الذبائح ۱۱۱/۱۱)

[4] قالوا یا رسول اللہ ان ھنا اقواماً حدیث عھدھم بشرك یاتوننا بلحمان لا ندری أیذکرون اسم اللہ علیھا ام لا قال اذکروا اسم اللہ وکلوا (صحیح بخاری)

[5] قال اللہ تعالیٰ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ (البقرۃ ۔ ۱۷۳) قال اللہ عزوجل قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا (الانعام ۔ ۱۴۵)

[6] قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع (المائدۃ ۔ ۳)

[13] علیکم بالبان البقر فانھا دواء (ابن السنی، ابونعیم، حاکم۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۷۴۹/۲)

اگر جانور کو چوٹ لگ جائے یا اس کا گلا گھٹ جائے یا درندہ زخمی کر دے تو اگر وہ زندہ مل جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرے اور اُسے کھانا چاہے تو کھا لے [1]

ایسے جانور کو ہرگز نہ کھائے جو غیر اللہ کے آستانوں پر ذبح کیا جائے [2]

اگر تیر چھوڑنے یا گولی مارنے سے جانور کے جسم پر زخم ہو جائے اور تمام خون بہہ کر نکل جائے تو وہ جانور کھا لے، بشرطیکہ تیر یا گولی چلاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہو [3]

جو جانور پانی میں ڈوب کر مر جائے اُسے نہ کھائے [4]

اگر مادہ جانور کو ذبح کرے اور اس کے پیٹ میں سے مُردہ بچہ نکلے تو اگر چاہے تو اُسے کھا لے [5]

اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو اُسے نکال کر پھینک دے اور آس پاس کا گھی بھی نکال کر پھینک دے، باقی بچے ہوئے گھی کو اگر چاہے تو کھا لے۔ اگر پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو سب گھی کو پھینک دے اس میں سے کچھ نہ کھائے [6]

حالتِ احرام میں خشکی کے جانور کا شکار نہ کرے اور اگر غلطی سے کر لے تو اس شکار کا گوشت نہ کھائے [7]

اگر خشکی کا شکار کسی محرم کی نیت سے کیا گیا ہو تو وہ محرم اس شکار کا گوشت نہ کھائے [8]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ والمنخنقة والموقوذة والمتردية والنطيحة وما اكل السبع الا ما ذكيتم (المآئدة-۳)

[2] قال اللہ تعالیٰ حرمت عليكم الميتة ..... وما ذبح على النصب (المآئدة-۳)

[3] قال عدي يا رسول اللہ انا نرمي بالمعراض قال كل ما خزق وما اصاب بعرضه فقتله فانه وقيذ فلا تأكل وفي رواية قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انهر الدم وذكر اسم اللہ فكل (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدته غريقا في الماء فلا تأكل (صحیح مسلم وروى البخاري نحوه)

[5] قال ابو سعيد قلنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... نجد في بطنها الجنين أنلقيه ام نأكله قال كلوه ان شئتم فان ذكاته ذكوة امه وفي رواية عن جابر ذكوة الجنين ذكوة امه (رواهما ابوداؤد ورواه الدارمي عن جابر وسنده صحيح۔ التعليقات للالباني على المشكوٰة ۲/۱۱۹۵ وروى نحوه احمد عن ابي سعيد وسنده صحيح. بلوغ الاماني جزء ۱۷ ص۱۵۵)

[6] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الفأرة تقع في السمن فقال ان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه (رواه ابوداؤد والنسائي وسنده صحيح۔ نيل ۸/۱۳۲)

[7] قال اللہ تبارك وتعالىٰ: احلت لكم بهيمة الانعام الا ما يتلى عليكم غير محلي الصيد وانتم حرم (المآئدة-۱) قال اللہ عز وجل: وحرم عليكم صيد البر ما دمتم حرما (المآئدة-۹۶)

[8] صيد البر لكم حلال ما لم تصيدوه او يصاد لكم (ترمذی، نسائی۔ ابن خزیمة۔ سكت عنه الحافظ۔ فتح الباری جزء ۴ ص۴۰۵)

اگر احرام باندھنے کے بعد کسی کو خشکی کے جانور کے شکار میں کسی قسم کی مدد دے، یا شکار بتلائے یا شکار کرنے پر آمادہ کرے تو اس شکار کا گوشت نہ کھائے [1]

اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے [2]

ہر وہ چیز جو نشہ لائے نہ کھائے، نہ پئے۔ اس کا کھانا پینا حرام ہے [3]

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس میں سے قلیل مقدار بھی نہ کھائے، نہ پئے۔ نشہ والی چیز کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے [4]

شراب کا سرکہ نہ بنائے [5]

پکی کھجور اور کچی کھجور، خشک کھجور اور خشک انگور اور کچی کھجور اور خشک کھجور کو ساتھ بھگو کر اس کا شربت نہ پئے [6]

اگر کشمش بھگو کر اس کا شربت بنائے تو تین دن تک بھگونے کے بعد تیسرے دن کی شام تک اُسے پی سکتا ہے۔ تیسرے دن کی شام گزرنے کے بعد اُسے نہیں پی سکتا، اب اس کا پینا اور پلانا حرام ہے [7]

---

[1] عن ابی قتادۃ قال رکبت فشددت علی الحمار فعقرته ثم جئت به وقد مات ..... فناولت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عضدًا فاکلها وهو محرم (صحیح بخاری ورویٰ مسلم نحوہ) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل اشار الیه انسان او امرہ بشیٔ؟ قالوا لا قال فکلوہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أمنکم احد امرہ ان یحمل علیها او اشار الیها؟ قالوا لا، قال کلوا (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تعالیٰ الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم (المائدۃ۔ ۵)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (المائدۃ۔ ۹۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام (صحیح مسلم عن ابی موسیٰ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیرہ فقلیله حرام رواہ احمد وابن ماجۃ عن ابن عمر وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار ۸/۱۷۹

[5] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر یتخذ خلاً فقال لا (صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنبذوا الزهو والرطب جمیعا ولا تنبذوا الزبیب والتمر جمیعًا (صحیح مسلم) وفی روایۃ نهی عن خلیط التمر والبسر وعن خلیط الزبیب والتمر وعن خلیط الزهو والرطب (صحیح مسلم)

[7] کان ینقع لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزبیب فیشربه الیوم والغد وبعد الغد الی مساء الثالثۃ ثم یأمر به فیسقی او یهراق (صحیح مسلم)

دماغ میں فتور پیدا کرنے والی چیز نہ کھائے، نہ پئے لہ

زندہ جانور کے کسی عضو کو کاٹ کر نہ کھائے ٹہ

ناپاک، خبیث اور سڑی ہوئی چیز نہ کھائے ٹہ

غلاظت کھانے والے جانور کا نہ دودھ پئے، نہ گوشت کھائے ٹہ

درندے اور وہ پرندے جو پنجوں سے پکڑتے ہیں نہ کھائے ۵ہ

شہری گدھے اور خچر کا گوشت نہ کھائے لہ

حلال اس چیز کو سمجھے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا، حرام اس چیز کو سمجھے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ اور جن چیزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کچھ نہیں فرمایا انہیں حلال سمجھے ٹہ

وہ پاکیزہ چیزیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حلال کر دیا ہے ان کو حرام نہ کرے ۵ہ

لہ نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۱۳۲)

ٹہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما قطع من بھیمۃ وھی حیۃ فما قطع منھا فھو میتۃ (رواہ ابن ماجۃ وسندہٗ جید ولہ شواہد۔ نیل ۸/۱۲۱)

ٹہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث (الاعراف۔۱۵۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یدرک صیدہ بعد ثلاث فکلہ ما لم ینتن (صحیح مسلم)

ٹہ نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شرب لبن الجلالۃ (رواہ الترمذی عن ابن عباس وصححہ) وفی روایۃ عن ابن عمر نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانھا (رواہ الترمذی وحسنہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وسندہٗ قوی۔ نیل ۸/۱۰۲)

۵ہ نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر (صحیح مسلم)

لہ حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الانسیۃ ولحوم البغال (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ لا بأس بہ۔ نیل ۸/۹۶)

ٹہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احل اللہ فی کتابہ فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو فاقبلوا من اللہ عافیتہ فان اللہ لم یکن لینسی شیئاً وتلا وما کان ربک نسیا (رواہ البزار والحاکم عن ابی الدرداء وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار ۱/۶۳)

۵ہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا (المائدۃ۔۸۷)

مشکوک چیزوں سے بچے [1]

پچھنے لگانے کی اُجرت نہ لے، نہ پچھنے لگانے کی اُجرت کھائے [2]

مینڈک کو دوا کے لئے بھی نہ مارے [3]

مچھلی اور ٹڈی خود بخود مرجانے کے بعد بھی حلال ہے [4] جو چیز ذاتی طور پر ناپسند ہو اسے دوسرے پر حرام نہ کرے۔ [عسه]

نوٹ:۔ بقیہ حلال اور حرام چیزوں کی تفصیل "کاروبار اور اس کے متعلقات" کے عنوان میں صفحہ ۷۳۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مال و دولت

مال و دولت میں سے اقرباء، مساکین اور مسافروں کو ان کے حقوق ادا کرتا رہے، فضول خرچی نہ کرے [5]

اگر اللہ تعالیٰ مال و دولت دے تو اس کا اثر اس کے رہن سہن، لباس وغیرہ سے ظاہر ہونا چاہیئے [6]

بخل نہ کرے، ہاتھ نہ روکے، سائل کو بھی دیتا رہے اور محروم کو بھی [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: دع ما یریبك الی ما لا یریبك (رواہ احمد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار $\frac{1}{62}$)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسب الحجام خبیث (صحیح مسلم)

[3] ان طبیبا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها (ابوداؤد $\frac{2}{368}$ وسندہ صحیح۔ المستدرك $\frac{4}{411}$)

[4] سأل رجل افنتوضأ بماء البحر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو الطهور ماؤہ الحل میتته (رواہ الترمذی وصححه)

عن ابن ابی اوفی غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات نأکل معه الجراد (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال اللہ تبارك وتعالیٰ: وآت ذا القربیٰ حقه والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا (بنی اسرائیل ۔ ۲۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان تریٰ نعمته علیٰ عبدہ (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{19}{124}$)

[7] قال اللہ تعالیٰ: ان الانسان خلق هلوعا ○ اذا مسه الشر جزوعا ○ واذا مسه الخیر منوعا ○ الا المصلین ○ الذین هم علی صلاتهم دائمون ○ والذین فی اموالهم حق معلوم ○ للسائل والمحروم ○ (المعارج ۱۹ تا ۲۵)

[عسه] ما کرهته فدعه ولا تحرمه علی احد (نسائی۔ کتاب الضحایا۔ سندہ صحیح۔ صحیح نسائی $\frac{3}{913}$)

جہاد کے لئے اپنا مال دیتا ہے، ایسا نہ ہو کہ جہاد کی تیاری نہ کرنا خود کی ہلاکت کا باعث بن جائے [۱]
مال کو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرے [۲]
تنگدستی میں بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرے، تنگدستی کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ نہ کرنے کا بہانہ نہ بنائے۔ بغیر متقی بنے جنت ملنا مشکل ہے اور متقی بننے کے لئے خوشحالی میں بھی خرچ کرنا ضروری ہے اور تنگدستی میں بھی خرچ کرنا ضروری ہے [۳]
اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنا محبوب اور عمدہ مال خرچ کرے [۴]
مال و دولت کو فتنہ یعنی آزمائش کی چیز سمجھے، ایسا نہ ہو کہ مال و دولت کی محبت اور کثرتِ مال کی خواہش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بھول جائے [۵]
مال کی فراوانی سے ڈرتا رہے، مال و دولت کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے [۶]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (البقرۃ-۱۹۵)
[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وما تنفقون الا ابتغاء وجہ اللہ (البقرۃ-۲۷۲)
[۳] قال تبارک وتعالیٰ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین ○ الذین ینفقون فی السرآء والضرآء (آل عمران ۱۳۳-۱۳۴)
[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باٰخذیہ (البقرہ-۲۶۷) قال اللہ تعالیٰ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران-۹۲)
[۵] قال اللہ تعالیٰ انما اموالکم واولادکم فتنۃ (التغابن-۱۵) وقال اللہ تعالیٰ لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (المنافقون-۹) قال اللہ تعالیٰ الھٰکم التکاثر ○ حتی زرتم المقابرۃ (التکاثر-۱،۲)
[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخشیٰ علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتلھیکم کما الھتھم (صحیح بخاری کتاب الرقاق و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنافسوا (صحیح مسلم)

مال و دولت کا بندہ نہ بن جائے، حرص و ہوس سے بچے، نفس کو غنی بنائے لہ

مال و دولت کو ضائع نہ کرے ٹہ

مال و دولت میں اپنے سے کم کو دیکھے تہ

مال و دولت کی حفاظت کرے، اگر کوئی شخص اپنے مال کی حفاظت اور اس کا بچاؤ کرتا ہوا قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے کہ

مال و دولت کو اپنے اوپر خرچ کرے، پھر اپنے اہل پر خرچ کرے، پھر جو بچے اسے رشتہ داروں پر خرچ کرے، پھر جو مال بچ جائے اسے اِدھر بھی خرچ کرے اور اُدھر بھی یعنی ہر ایک مستحق کو دے شہ

اگر مال بغیر حرص و سوال کے مل جائے تو لے لے، نفس کو مال کے پیچھے نہ لگائے لہ

اپنی عزت و آبرو بچانے کے لئے مال خرچ کرے ٹہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار والدرھم والقطیفۃ والخمیصۃ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ، فمن اخذہ بطیب نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ (صحیح بخاری کتاب الرقاق) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الغنیٰ عن کثرۃ العرض ولکن الغنیٰ غنی النفس (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

ٹہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن قیل وقال وکثرۃ السوال واضاعۃ المال (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

تہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ (صحیح بخاری کتاب الرقاق وروی مسلم نحوہٗ فی کتاب الرقاق)

کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل دون مالہ فھو شھید (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

شہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدأ بنفسک فتصدق علیھا فان فضل شیٔ فلاھلک فان فضل عن اھلک شیٔ فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیٔ فھکذا وھکذا (صحیح مسلم)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جآءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ والا فلا تتبعہ نفسک (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

ٹہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ذبوا عن اعراضکم باموالکم (رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ سندہٗ صحیح صحیح الجامع الصغیر جزء اول صہ ۶۴۴)

مختلف مقامات

مسجد

مسجد کے آداب صفحہ (۱۴۱) پر ملاحظہ فرمائیں۔

راستہ

ایذاء دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹادے [1]

راستہ پر بیٹھنے سے بچے، اگر بیٹھنا ضروری ہو تو راستہ کے حقوق ادا کرے یعنی نگاہیں نیچی رکھے، اذیت دینے والی چیز کو راستے سے ہٹادے، کسی کو تکلیف نہ پہنچائے، سلام کا جواب دے، اچھی باتوں کا حکم دے، بُری باتوں سے لوگوں کو روکے (راستہ نہ جاننے والے یا راستہ بھول جانے والے کو) راستہ بتائے، مظلوم کی مدد کرے، لوگوں سے خوش کلامی سے بات کرے [2]

راستہ میں قضائے حاجت نہ کرے [3]

جب راستہ کی چوڑائی کے متعلق اختلاف ہو تو راستے کی چوڑائی سات ہاتھ رکھے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعزل الأذی عن طریق المسلمین (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والجلوس فی الطرقات قالوا مالنا من مجالسنا بد، قال فاما اذا أبیتم فاعطوا الطریق حقہ، قالوا وما حق الطریق قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر (صحیح بخاری کتاب السلام عن ابی سعید) وفی روایۃ عن البراء ..... فاھدوا السبیل وردوا السلام واعینوا المظلوم (رواہ الترمذی وحسنہ) وفی روایۃ عن ابی طلحۃ .... وحسن الکلام (صحیح مسلم)

[3] قال اتقوا اللعانین .... الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلفتم فی الطریق فاجعلوہ سبعۃ اذرع (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تباہ شدہ بستیاں

اگر کسی ایسی بستی کے پاس سے گذرے جو عذابِ الٰہی سے برباد ہو گئی ہو تو اس میں داخل نہ ہو، اگر داخل ہونا پڑے تو روتا ہوا داخل ہو، اگر رونا نہ آئے تو نہ داخل ہو، اگر روتا ہوا اس میں داخل ہو تو سر کو ڈھانک لے اور تیزی کے ساتھ گذر جائے، ایسی بستی کے کنویں کا پانی نہ خود پیئے، نہ کسی کو پلائے اور نہ اس سے آٹا گوندھے[1]

سایہ دار مقام

سایہ دار مقام میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں قضائے حاجت نہ کرے[2]

بیت الخلاء

بیت الخلاء کے مسائل صفحہ (۱۰۶) پر ملاحظہ فرمائیں۔

گھر

اپنے اور دوسرے کے گھر کے آداب بالترتیب صفحہ (۴۷۰) اور صفحہ (۵۴۲) پر ملاحظہ فرمائیں۔

مجلس

جب لوگ بے دینی کی باتیں کریں تو ان کی مجلس میں نہ بیٹھے، اگر بھولے سے بیٹھ جائے تو یاد آنے کے بعد فوراً وہاں سے اٹھ جائے، ایسے لوگوں سے علیحدہ رہے لیکن انہیں نصیحت کرنا نہ چھوڑے، اگر وہ بے دینی کی باتیں نہ کریں تو ان کی مجلس میں بیٹھ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلوا علیٰ ھؤلاء المعذبین الا ان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیھم لا یصیبکم ما اصابھم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ و صحیح مسلم) وفی روایۃ ثم تقنع راسہ واسرع السیر حتی اجاز الوادی (صحیح بخاری کتاب المغازی) وفی روایۃ امرھم ان لا یشربوا من بئرھا ولا یستقوا منھا فقالوا قد عجنا منھا واستقینا فامرھم ان یطرحوا ذلک العجین (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب والیٰ ثمود اخاھم صالحا و صحیح مسلم کتاب الزھد)

[2] قال اتقوا اللعانین .... الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم (صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین (الانعام۔ ۶۸) قال اللہ عزوجل وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا وغرتھم الحیوٰۃ الدنیا وذکر بہ (الانعام۔ ۷۰)

جب کسی مجلس میں یہ کہا جائے کہ کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جائے، اور اگر کہا جائے کہ مجلس سے اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جائے یا اگر کہا جائے کہ مل کر بیٹھ جاؤ تو مل کر بیٹھ جائے ؎۱

جہاں تک ہو سکے مجلس میں کشادگی رکھے ؎۲

دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے نہ بیٹھے ؎۳

جب دو آدمی سرگوشی کر رہے ہوں تو بغیر ان کی اجازت کے ان کے پاس نہ بیٹھے ؎۴

جب کسی مجلس میں آ کر بیٹھے تو جہاں مجلس ختم ہو وہیں بیٹھ جائے یا اگر کہیں جگہ خالی ہو تو وہاں بیٹھ جائے ؎۵

اگر مجلس میں کسی جگہ گنجائش کم ہو تو وہاں نہ بیٹھے بلکہ وسیع تر جگہ تلاش کرے ؎۶

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اُٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے ؎۷

؎۱ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یا ایھا الذین اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا (المجادلۃ ۱۱)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر المجالس اوسعھا (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۶۵)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تناجی اثنان فلا تجلس الیھما حتی تستأذنھما (رواہ احمد عن ابن عمرو رجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صہ ۱۶۷ وسندہٗ حسن)

؎۵ عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتھی (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب والنسائی والترمذی وحسنہ) (ان رجلاً) رای فرجۃ فی الحلقۃ فجلس ...... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... فاوی الی اللہ فآواہ اللہ (صحیح بخاری)

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتھی احدکم الی المجلس فان وسع لہ فلیجلس والا فلینظر اوسع مکان یراہ فیجلس (رواہ الطبرانی واسنادہٗ حسن۔ مجمع الزوائد ۸/۵۹)

؎۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام)

اگر کوئی شخص کسی آنے والے شخص کے لئے کھڑا ہو جائے اور اپنی جگہ آنے والے شخص کو دیدے تو آنے والا شخص اس جگہ نہ بیٹھے لہ

اگر کوئی شخص ضرورتاً اُٹھ کر چلا جائے تو واپس آنے کے بعد وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے ٹہ

بغیر اجازت کے کسی شخص کے گھر میں اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھے ٹہ

ہاتھ کی ہتھیلی کو پیچھے ٹکا کر نہ بیٹھے ٹہ

بہتر یہ ہے کہ اہل مجلس کا رُخ قبلہ کی طرف ہو شہ

اہل مجلس کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا چاہیئے ورنہ یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے باعثِ حسرت ہوگی لہ

جب مجلس میں کوئی آئے تو اہل مجلس اس کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوں ٹہ

نوٹ :۔ ملاقات اور استقبال کے لئے کھڑا ہونا اس سے مستثنیٰ ہے اسکا ذکر قیام کے عنوان میں صفحہ (۵۴۵) پر ملاحظہ فرمائیں۔

لہ عن ابی بکرۃ قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل للرجل من مجلسہ ان یجلس فیہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح ورای احمد وابوداؤد عن ابن عمر نحوہ وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{19}{167}$)

ٹہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فھو احق بہ (صحیح مسلم کتاب السلام)

ٹہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن الرجل فی اھلہ ولا فی سلطانہ ولا تجلس علی تکرمتہ فی بیتہ الا باذنہ (صحیح مسلم باب من احق بالامامۃ $\frac{1}{270}$)

ٹہ عن شرید قال انا جالس ھکذا وقد وضعت یدی الیسری خلف ظھری واتکأت علی الیۃ یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتقعد قعدۃ المغضوب علیھم (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{19}{168}$)

شہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شئ سیدا وان سید المجالس قبالۃ القبلۃ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد $\frac{8}{59}$)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قعد قوم لا یذکرون اللہ عزوجل ویصلون علی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) الا کان علیھم حسرۃ یوم القیامۃ وان دخلوا الجنۃ للثواب (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{19}{166}$) وفی روایۃ الا کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم (رواہ الترمذی والحاکم واحمد وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد ۱ جزء ۱ صفحہ ۱۱۱) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم ثم تفرقوا لم یذکروا اللہ کانما تفرقوا عن جیفۃ حمار (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{19}{166}$)

ٹہ کانوا اذا رأوہ (ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہ لذالک (رواہ الترمذی وصححہ)

اگر مجلس میں صرف تین آدمی ہوں تو دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں لہ
جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے ۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ،
أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ ۔

ترجمہ :۔ اللہ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے ، اے اللہ، تو اپنی حمد کے ساتھ ہر قسم کی کمزوری سے پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی الٰہ نہیں سوائے تیرے ، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں ۔

اگر اس مجلس میں کوئی غلط بات اس سے سرزد ہو گئی ہوگی، تو یہ دعا اس کے لئے کفارہ ہو جائے گی اور اگر اس نے مجلس میں صرف نیک باتیں کی ہوں گی تو یہ دعا اس کی نیکیوں کے لئے مہر بن جائے گی ٢ہ

مختلف ٹولیاں بنا کر الگ الگ نہ بیٹھیں ٣ہ

بازار

بازار شہر کا بدترین مقام ہوتا ہے لہٰذا بازار میں بے ضرورت وقت نہ گذارے ٤ہ
بازار میں لڑنے جھگڑنے ، شور وغل کرنے اور وہاں کے لغو اور بیہودہ مشاغل میں شرکت کرنے سے

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبھما فان ذالک یحزنہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام)

٢ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ .... الخ فقالھا فی مجلس ذکر کانت کالطابع یطبع علیہ ومن قالھا فی مجلس لغو کانت کفارۃ لہ (رواہ الطبرانی والحاکم ۱/۵۳۶ وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول جز اول صد ۱۲۰)

٣ہ جلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ جلوس فقال مالی اراکم عزین (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۳۶) وفی روایۃ اذا خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرانا حلقا فقال مالی اراکم عزین (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ ۱/۱۸۴)

٤ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض البلاد الی اللہ اسواقھا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

پرہیز کرے [1]

بازار میں پہنچ کر یہ دعاء پڑھے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ :- نہیں کوئی الٰہ سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جو شخص اس دعاء کو پڑھے تو اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس لاکھ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں [2]

حرمین شریفین

حرمین شریفین کے آداب صفحہ (۴۶۳) تا صفحہ (۴۶۹) پر ملاحظہ فرمائیں۔

چراگاہ

چراگاہ کے مسائل صفحہ (۶۹۱) پر ملاحظہ فرمائیں۔

قبرستان

قبرستان کے مسائل صفحہ (۸۳۶) پر ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرے مقامات

مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی دوسرے مقام کو متبرک سمجھ کر اس کی زیارت کیلئے سفر نہ کرے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وھیشات الاسواق (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی السوق لا الٰہ الا اللہ... کتب اللہ لہ بھا الف الف حسنۃ ومحی عنہ بھا الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ (رواہ الترمذی واحمد عن عمر وسندہ حسن ورواتہ ثقات اثبات ورواہ الحاکم عن ابن عمر وصححہ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۵۶ مرعاۃ ۵/۴۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد، مسجد الحرام ومسجدی ومسجد الاقصیٰ (صحیح بخاری کتاب المناسک ۳/۲۵ وصحیح مسلم کتاب الحج ۱/۵۸۱)

بعض ناجائز افعال واشیاء

نسب اور وطن پر فخر کرنا

کافر آباء واجداد پر فخر نہ کرے[1]

اپنے حسب ونسب پر گھمنڈ نہ کرے، دوسرے کے حسب ونسب پر طعن نہ کرے[2]

حسب ونسب کو قیامت کے دن نجات کا ذریعہ نہ سمجھے[3]

نسب وخاندان کو شرف وبزرگی کا معیار نہ سمجھے، نسب وخاندان کو صرف آپس میں تعارف کا ذریعہ سمجھے، شرف وبزرگی کا معیار صرف تقویٰ کو سمجھے[4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھین اقوام یفتخرون بآبائھم الذین ماتوا انما ھم فحم جھنم او لیکونن اھون علی اللہ من الجعل الذی یدھدہ الخراء بانفہ ان اللہ اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالآباء انما ھو مؤمن تقی وفاجر شقی، الناس بنو آدم وآدم خلق من التراب (رواہ الترمذی فی ابواب المناقب وحسنہ وحسنہ الالبانی۔ التعلیقات علی المشکوٰۃ ٣/١٣٧٣ وروی نحوہ ابوداؤد فی کتاب الادب ٢/٣٥٠)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحیٰ الیّ ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد (صحیح مسلم کتاب الجنۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنتان فی الناس ھما بھم کفر: الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت (صحیح مسلم کتاب الایمان) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من الجاھلیۃ لا یترکونھن: الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب.... (صحیح مسلم کتاب الجنائز)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون (المؤمنون۔١٠١) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر ○ (الحجرات۔١٣)

قومی عصبیت کو نہ اُبھارے، نہ قومی عصبیت وحمیت کی دعوت دے۔ نہ قومی عصبیت کے لئے لڑے یہ کفر کے کام ہیں ان سے بچے [۱]

اپنا نسب نہ بدلے لیعنی کسی دوسرے کو اپنا باپ نہ بنائے [۲]

نشہ لانے والی چیزیں

ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے [۳]

جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اس میں سے قلیل مقدار کا کھانا، پینا بھی حرام ہے [۴]

نشہ آور چیز کا سرکہ نہ بنائے [۵]

شربت بنانے کے لئے خشک کھجور اور کچی کھجور کو ساتھ نہ بھگوئے، کھجور اور خشک انگور کو ساتھ نہ بھگوئے اور نہ کچی کھجور اور تر کھجور کو ساتھ بھگوئے بلکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوئے (ساتھ بھگونے سے جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے) [۶]

---

[۱] کان من المهاجرین رجل لعاب فکسع انصاریا فغضب الانصاری غضبا شدیدًا حتی تداعوا وقال الانصاری یاللانصار وقال المهاجر یاللمهاجرین فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال دعوی اهل الجاهلیة...... دعوها فانها خبیثة (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء و صحیح مسلم کتاب البر والصلة) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل تحت رایة عمیة یغضب لعصبة او یدعوا الی عصبة او ینصر عصبة فقتل فقتلة جاهلیة وفی روایة لیس من امتی (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعة)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من ادعی الی غیر ابیه وهو یعلم فالجنة علیه حرام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام (صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیرہ فقلیله حرام (رواہ احمد وابن ماجة والدارقطنی عن ابن عمر و سندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ صہ ۱۴۹)

[۵] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر یتخذ خلا فقال لا (صحیح مسلم)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنبذوا الزهو والرطب جمیعا ولا تنبذوا الزبیب والتمر جمیعا ولکن انبذوا کل واحد منهما علی حدته (صحیح بخاری) وفی روایة نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خلیط التمر والبسر من خلیط الزبیب والتمر ومن خلیط الزهو والرطب وقال انتبذوا کل واحد علی حدته (صحیح مسلم) وفی روایة فلیشرب من شربه منکم فلیشربه زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا (صحیح مسلم)

نشہ آور چیز کو دوا کے طور پر بھی استعمال نہ کرے [1]

اگر کشمش وغیرہ کو بھگو کر شربت بنائے تو اسے تیسرے دن کی شام تک پیئے پلائے، اگر شربت پھر بھی بچ جائے تو اُسے پھینک دے [2]

نشہ آور چیز کی خرید و فروخت نہ کرے [3]

نشہ آور چیز کے بنانے میں کسی قسم کا تعاون نہ کرے مثلاً: نہ شراب بنانے کے لئے انگور کا رس نکالے، نہ شراب بنانے کے لئے انگور بیچے اور نہ خریدے۔ نہ شراب کو اُٹھا کر کہیں لے جائے وغیرہ وغیرہ [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیس بدواء ولکنہ داء (صحیح مسلم)

[2] کان ینقع لہ الزبیب فیشربہ الیوم والغد وبعد الغد الی مساء الثالثۃ ثم یأمر بہ فیسقی (الخادم) او یہراق (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی حرم شربھا حرم بیعھا (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جبریل ان اللہ عزوجل لعن الخمر وعاصرھا ومعتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ وبائعھا ومبتاعھا وساقیھا ومستقیھا (رواہ احمد عن ابن عباس وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۶ ص ۱۱۶۔ وروی ابن ماجۃ نحوہ عن ابن عمر وسندہ صحیح۔ التعلیقات علی المشکوۃ ۲/۸۴۶)

فتور پیدا کرنے والی چیزیں

دماغ میں فتور پیدا کرنے والی چیز نہ کھائے، نہ پیئے [1]

غصہ

غصہ نہ کرے [2]

اگر غصہ آئے تو اُسے پی جائے، غصہ دلانے والے کو معاف کر دے [3]

جب غصہ آئے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے [4]

کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر بیٹھنے کے بعد بھی غصہ نہ جائے تو لیٹ جائے [5]

---

[1] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر و مفتر (رواه ابوداؤد وسنده صحيح۔ بلوغ $\frac{7}{132}$)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تغضب (صحیح بخاری)

[3] قال الله تبارك وتعالىٰ: وسارعوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السمٰوات والارض اعدت للمتقين ○ الذين ينفقون فى السرآء والضرآء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس (آل عمران۔۱۳۱)

[4] استب رجلان عند النبى صلى الله عليه وسلم...... احدهما يسب صاحبه مغضبا.... فقال النبى صلى الله عليه وسلم انى لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد لو قال اعوذ بالله من الشيطان الرجيم (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا غضب احدكم وهو قائم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع (رواه احمد وسنده متصل ورجاله رجال الصحيح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹، ص ۸۱، ۸۲ سندہٗ صحیح۔ التعلیقات $\frac{3}{1215}$)

ظلم

کسی پر ظلم نہ کرے [1] نہ کسی پر ظلم ہونے دے [2]

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص پر اس کی عزت و آبرو یا کسی معاملہ میں ظلم کیا ہو تو اُسے چاہیئے کہ دنیا میں مظلوم سے معاف کرالے ورنہ میدانِ محشر میں اس کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے [3]

فال نکالنا

کسی کام کرنے کے لئے فال نہ نکالے، یہ شیطانی کام ہے [4]

بدشگونی اور نحوست

بدشگونی نہ لے، بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے، اسے بے حقیقت سمجھے، بدشگونی کو شرک سمجھے، جس کام کا ارادہ کیا ہے اُسے کرے، بدشگونی کی وجہ سے کسی کام سے باز نہ رہے ورنہ شرک کا مرتکب ہوگا [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظلم ظلمات یوم القیٰمہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاك ظالمًا او مظلومًا (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لایکون دینار ولا درھم، ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم یکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ (صحیح بخاری)

[4] قال اللہ تبارك وتعالیٰ حرمت علیکم المیتۃ .... وان تستقسموا بالازلام (المآئدۃ ۳) قال تبارك وتعالیٰ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان (المآئدۃ - ۹۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعدوی ولا طیرۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطیرۃ شرك (رواہ احمد و روی نحوہٗ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی ۱/۹۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ردتہ الطیرۃ من حاجۃ فقد اشرك (رواہ احمد وسندہٗ حسن۔ بلوغ ۱۷/۱۹۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاك شیٔ یجدہ احدکم فی نفسہ فلا یصدنکم (صحیح مسلم کتاب السلام)

کسی چیز میں نحوست کا عقیدہ نہ رکھے، اگر نحوست ہوتی تو گھر، گھوڑے، اور عورت میں ہوتی (لیکن ان میں بھی نہیں) [۱]

صفر کے مہینہ کو اور اُلو کو منحوس نہ سمجھے [۲]

جو شخص بدشگونی کے خیال سے کسی کام سے رُک جائے تو اس نے شرک کیا۔ اسے چاہیئے کہ اس کے کفارہ میں یہ دُعاء پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ:۔ اے اللہ، کوئی بھلائی نہیں آتی مگر تیری طرف سے۔ کوئی بُرائی نہیں پہنچتی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں [۳]

نجوم وکہانت

کہانت یعنی آئندہ کی خبریں بتانا بالکل لغو ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں، جنات جو ایک آدھ بات اوپر بادل کے پاس جا کر سُن آتے ہیں وہ اسے کاہنوں کے کان میں آ کر ڈال جاتے ہیں، پھر وہ کاہن اپنی طرف سے سو جھوٹی باتیں اس میں ملا کر بیان کرتے ہیں [۴]

کہانت کی کمائی نہ کھائے [۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان الشوم فی شیء ففی الدار والمرأۃ والفرس (صحیح بخاری)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا صفر ولا ھامۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ردتہ الطیرۃ من حاجۃ فقد اشرک قالوا یا رسول اللہ ما کفارۃ ذالک قال ان یقول اللھم لا خیر...... الخ (رواہ احمد عن عبداللہ بن عمرو وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص۱۹۸)

[۴] سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناس عن الکھان فقال لیس بشیء فقال یا رسول اللہ انھم یحدثونا احیانا بشیء فیکون حقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفھا الجنی فیقرھا فی اذن ولیہ فیخلطون معھا مائۃ کذبۃ (صحیح بخاری کتاب الطب) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املائکۃ تتحدث فی العنان والعنان الغمام بالامر یکون فی الارض فتسمع الشیاطین الکلمۃ فتقرھا فی اذن الکاھن (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

[۵] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن (صحیح بخاری کتاب الطب)

علم نجوم نہ سیکھے [1]

نجومی یا کاہن کے پاس نہ جائے، اس سے کچھ نہ پوچھے، اگر کسی چیز کے متعلق اس سے پوچھے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی [2]

اگر کاہن یا نجومی کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے کفر کیا [3]

ستاروں کے اثر، نچھتر وغیرہ پر یقین نہ رکھے [4]

جادو

جادو نہ کرے، نہ جادو سیکھے، یہ بہت بڑا گناہ بلکہ کفر ہے [5]

یہ یقین رکھے کہ جادوگر کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں [6]

جادو سے باذن اللہ نفع نقصان پہنچ سکتا ہے، ذہن متاثر ہو سکتے ہیں، لڑائی جھگڑا ہو سکتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو تو جادو سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۶ صہ ۱۳۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسألہ عن شیء لم تقبل صلوۃ اربعین لیلۃ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تأتوا الکہان (صحیح مسلم کتاب السلام)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی کاھنا او عرافا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ صہ ۱۳۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نوء (صحیح مسلم)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واتبعوا ما تتلوا الشیطین علی ملک سلیمٰن وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر (البقرۃ ۔ ۱۰۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا الموبقات الشرک باللہ والسحر (صحیح بخاری کتاب الطب)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولقد علموا لمن اشترٰہ ما لہ فی الاخرۃ من خلاق (البقرۃ ۔ ۱۰۲)

[7] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فیتعلمون منھما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ وما ھم بضآرین بہ من احد الا باذن اللہ ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم (البقرۃ ۔ ۱۰۲)

جادو کے اثر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا رہے [1]

جادو جن چیزوں پر کیا گیا ہو انہیں نکلوا ڈالے اور کہیں دفن کر دے [2]

جادو کی تصدیق نہ کرے یعنی بغیر اذن اللہ اُسے مؤثر نہ سمجھے [3]

جادو کا علاج جادو سے نہ کرے [4]

خودکشی

خودکشی ہرگز نہ کرے، خودکشی کرنے والا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا [5]

خودکشی کا ارادہ ایک لغو فعل ہے اس لئے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو (یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کا مقررہ وقت نہ آجائے) [6]

ارتداد

مرتد کو قتل کر دے [7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: قل اعوذ برب الفلق ○ من شر ما خلق ○ ومن شر غاسق اذا وقب ○ ومن شر النفثٰت فی العقد ○ (قل اعوذ برب الفلق — اتا ۴)

[2] فأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم البئر حتی استخرجہ (صحیح بخاری کتاب الطب) وفی روایۃ امر بہا فدفنت (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ: مدمن خمر وقاطع رحم ومصدق بالسحر (مسند احمد)

[4] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال ھو من عمل الشیطان (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۲}{۱۲۸۴}$)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یتوجأ بہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدًا مخلدًا فیہا ابدًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتٰبًا مؤجلًا (آل عمران۔ ۱۴۵)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث: الثیب الزانی، والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق الجماعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

گناہ

کسی گناہ کو حقیر نہ سمجھے [1]

ہر اس کام کو گناہ سمجھے جو دل میں کھٹکے اور اس کا لوگوں پر ظاہر ہونا ناگوار ہو [2]

گناہ کو مٹانے کے لئے گناہ کے بعد نیکی کرے [3]

اگر گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرے، توبہ کرے اور پھر اس گناہ کو نہ کرے [4]

تکبّر

تکبّر ہرگز نہ کرے یعنی حق بات کا انکار نہ کرے اور لوگوں کو حقیر نہ سمجھے [5]

انکساری اور تواضع اختیار کرے [6]

---

[1] قال انس رضی اللہ عنہ انکم لتعملون اعمالا ھی ادق فی اعینکم من الشعر ان کنا نعدھا علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الموبقات (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحقرات الذنوب فانما مثل محقرات الذنوب کمثل قوم نزلوا بطن واد فجاء ذا بعود وجاء ذا بعود حتی جمعوا ما انضجوا بہ خبزھم وان محقرات الذنوب متی یؤخذ بہا صاحبہا تہلکہ (رواہ احمد عن سہل بن سعد وسندہ حسن۔ فتح الباری جزو ۲۸ ۱۱۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاثم ما حاک فی صدرک وکرہت ان یطلع علیہ الناس (صحیح مسلم کتاب البر)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان الحسنات یذہبن السیئات (ھود-۱۱۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والذین اذا فعلوا فاحشۃ اوظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون (آل عمران-۱۳۵)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر..... الکبر بطر الحق وغمط الناس (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا (صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب الصفات الذی یعرف بہا فی الدنیا اھل الجنۃ)

افعالِ محمودہ

ہدیہ و تحفہ

کسی شخص کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے [1]

ہدیہ کتنا ہی حقیر ہو اُسے قبول کرے [2]

ہدیہ کے بدلے میں ہدیہ بھیجے [3] اگر بدلہ میں دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے ہدیہ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اس ہدیہ کو ظاہر کرے، چھپائے نہیں [عہ]

ہدیہ کو رد نہ کرے خصوصاً خوشبو اور خوشبودار پھول کے ہدیہ کو ہرگز رد نہ کرے [4]

اگر اولاد میں سے کسی کو ہدیہ یا تحفہ دے تو باقی اولاد کو بھی اسی قسم کا ہدیہ دے۔ اگر سب کو یکساں قسم کا ہدیہ نہ دے سکے تو جس کو دیا ہے اس سے بھی واپس لے لے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتها ولو فرسن شاۃ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اھدی الی ذراع او کراع لقبلت (صحیح بخاری)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل الھدیۃ ویثیب علیھا (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجیبوا الداعی ولا تردوا الھدیۃ ولا تضربوا المسلمین (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ۹۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح (صحیح مسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الطیب (صحیح بخاری)

[5] عن النعمان بن بشیر قال ان اباہ اتی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ھذا غلاما فقال أکل ولدک نحلت مثلہ قال لا قال فارجعہ وفی روایۃ فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم قال فرجع عطیتہ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ و صحیح مسلم)

[عہ] فان لم یجد فلیثن بہ فمن اثنی بہ فقد شکرہ ومن کتمہ فقد کفرہ (ابوداؤد، ترمذی۔ سندہ حسن)

اگر کسی کو قرض دے تو پھر مقروض سے نہ کسی قسم کا ہدیہ قبول کرے اور نہ اس کی سواری پر بیٹھے سوائے اس صورت کے کہ یہ باتیں پہلے سے جاری ہوں [1]

ہدیہ دے کر واپس نہ لے [2]

باپ اپنی اولاد کو ہدیہ دے کر واپس لے سکتا ہے [3]

اگر پڑوسیوں میں تحفہ بھیجنا ہو تو اس پڑوسی کو ترجیح دے جس کا دروازہ سب سے زیادہ قریب ہو [4]

اس نیت سے کسی کو تحفہ نہ دے کہ بدلہ میں زیادہ مل جائے [5]

سرکاری ملازم کو ایسا تحفہ نہیں لینا چاہیئے جو اُسے اس کے عہدے کی وجہ سے دیا جا رہا ہو [6]

کافر کو بھی تحفہ دیا جا سکتا ہے [7]

اگر کافر تحفہ بھیجے تو اُسے قبول کرلے [8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضًا فاھدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلھا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک (رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{2}{860}$)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل یعطی عطیۃ او یھب ھبۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والترمذی عن ابن عباس وابن عمر وصححہ الترمذی)

[4] قالت عائشۃ یا رسول اللہ ان لی جارین فالیٰ ایھما اھدی قال الیٰ اقربھما منک بابا (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تمنن تستکثر (المدثر ۔ ۶)

[6] استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الازد ...... فلما قدم قال ھذا لکم وھذا اھدی لی قال فھلا جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر یھدی لہ ام لا (صحیح بخاری)

[7] جاءت حلل فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا حلۃ .... فکساھا عمر اخا لہ بمکۃ مشرکا (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[8] ان یھودیۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ مسمومۃ فاکل منھا (صحیح بخاری) جاء رجل مشرک مشعان طویل بغنم یسوقھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیعا ام عطیۃ او قال ام ھبۃ (صحیح بخاری)

اگر تحفہ میں کوئی ایسی چیز آجائے جس کا استعمال خود اس کے لئے حرام ہو تو وہ چیز اس کو دیدے جس کے لئے وہ حلال ہو[1]

حالتِ احرام میں اگر بری شکار ہدیہ میں دیا جائے تو اُسے قبول نہ کرے[2]

ہبہ (عطیہ)

اگر اپنے کسی بچہ کو کوئی چیز ہبہ کرے تو سب بچوں کو اسی کے مثل دے[3]

ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہ لے، البتہ باپ اپنی اولاد سے ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے[4]

اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اگر ورثے میں ملے تو لے لے[5]

اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اگر بکتی ہوئی دیکھے تو اُسے نہ خریدے[6]

---

[1] عن علی قال اہدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فلبستہا فرأیت الغضب فی وجہہ فشققتہا بین نسائی (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ عزوجل: حرم علیکم صید البر ما دمتم حرما (المائدۃ - ۹۶) قال الصعب بن جثامۃ انہ اہدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا وھو بالابواء او بودان وھو محرم فرد ...... وقال لیس بنا رد علیک ولکنا حرم (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[3] قال بشیر انی نحلت ابنی ھذا غلاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أکل ولدک نحلت مثلہ قال لا قال فارجعہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل یعطی عطیۃ او یھب ھبۃ فیرجع فیہا الا الوالد فیما یعطی ولدہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ابن عباس وابن عمرؓ، صححہ الترمذی)

[5] ان امرأۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت قال فقال وجب اجرک وردھا علیک المیراث (صحیح مسلم کتاب الصوم باب قضاء الصیام عن المیت ۱/۳۶۲)

[6] قال عمر حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ منہ وظننت انہ بائعہ برخص فسالت عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ وان اعطاکہ بدرہم واحد فان العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز عمر بھر کے لئے دے دے تو یہ جائز ہے، اس ہبہ کو عمرٰی کہتے ہیں. اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز اس شرط پر دے دے کہ اگر میں پہلے مرگیا تو یہ چیز تمہاری ہے اور اگر تم پہلے مرگئے تو یہ چیز میں واپس لے لوں گا تو یہ ہبہ بھی جائز ہے، اسے رُقبٰی کہتے ہیں. عمرٰی اور رُقبٰی دونوں صورتوں میں وہ چیز ہبہ کرنے والے کو کسی حالت میں واپس نہیں ہوگی اگرچہ وہ ہبہ کرتے وقت واپسی کی شرط ہی کیوں نہ کرلے، اس کی یہ شرط باطل ہوگی، وہ چیز جس کو ہبہ کی گئی ہے اسی کی رہے گی اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی [1]

نوٹ: عمرٰی اور رُقبٰی عاریت کے مثل نہیں ہیں، اس لئے کہ عاریت میں کوئی چیز ہبہ نہیں کی جاتی بلکہ جس کو ضرورت ہوتی ہے وہ خود طلب کرکے کچھ وقت کے لئے اس کو اپنے استعمال میں لاتا ہے اور پھر واپس کردیتا ہے۔

بہتر یہ ہے کہ عمرٰی نہ کرے [2]

عورت اپنی باری کا دن اپنے شوہر کی دوسری بیوی کو ہبہ کرسکتی ہے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرٰی جائزۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما لمن وھبت لہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر عمرٰی فھی للذی اعمرھا حیا ومیتا ولعقبہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترجع الی الذی اعطاھا لانہ اعطی عطاءً وقعت فیہ المواریث. (صحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضٰی فیمن اعمر عمرٰی لہ ولعقبہ فھی لہ بتلۃ لا یجوز للمعطی فیھا شرط ولا ثنیا (صحیح مسلم کتاب الھبات) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرقبٰی جائزۃ لاھلھا (رواہ الترمذی وسکت علیہ الحافظ. فتح الباری ۲/۱۶۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرٰی لمن اعمرھا والرقبٰی لمن ارقبھا والعائد فی ھبتہ کالعائد فی قیئہ (رواہ النسائی وسکت علیہ الحافظ فتح الباری ۲/۱۶۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فی العمرٰی) امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوھا فمن اعمر عمرٰی فھی للذی اعمر حیا ومیتا ولعقبہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترقبوا فمن ارقب شیئا فھو سبیل المیراث (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ جید بلوغ ۱۵/۱۶۹)

[3] فلما کبرت (سودۃ رض) جعلت یومھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ (صحیح مسلم کتاب النکاح)

عاریت

کسی چیز کو عاریۃً طلب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں [1]
اگر کوئی شخص عاریۃً کوئی چیز طلب کرے تو انکار نہ کرے [2]
بکری، گائے اور اونٹ کا ڈول عاریۃً ضرور دے، نر کو جست کرانے کے لئے بھی عاریۃً ضرور دے [3]
عاریۃً لی ہوئی چیز واپس کر دے، اگر کوئی شخص ضامن ہو تو واپسی کی ذمہ داری اس پر ہوگی [4]

قناعت

جو نعمتیں دوسروں کو دی گئی ہیں ان کو للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھے [5]
دنیا میں اس طرح رہے جیسے مسافر یا راہ گیر [6]
دل کو غنی رکھے، مال و دولت کی طمع نہ کرے [7]
حسن، قوت، صحت، مال و دولت میں اس شخص کو دیکھے جو اپنے سے کمتر ہو، اپنے سے برتر کو نہ دیکھے [8]

---

[1] کان فزع بالمدینۃ فاستعار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا من ابی طلحۃ (صحیح بخاری کتاب الھبۃ)

[2] قال اللہ تعالیٰ: فویل للمصلین ○ الذین ھم عن صلاتھم ساھون ○ الذین ھم یراؤن ○ ویمنعون الماعون (ارأیت الذی۔ ۴ تا ۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی حقھا الا اقعد لھا یوم القیامۃ بقاع قرقر تطؤہ ..... قلنا یا رسول اللہ وما حقھا قال اطراق فحلھا واعارۃ دلوھا (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العاریۃ مؤداۃ والزعیم غارم (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ فتح الباری $\frac{6}{169}$) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الید ما اخذت حتی تؤدیہ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ فتح الباری $\frac{6}{169}$)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تمدن عینیک... الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیاۃ الدنیا (طٰہٰ۔ ۱۳۱)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ بالمال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ ممن فضل علیہ (صحیح مسلم کتاب الزھد)

قناعت کو فلاح کا ذریعہ سمجھے [1]

درگذر

غصہ کو پی جائے اور درگذر کرے [2]
برائی کے بدلے میں بھلائی کرے [3]

توبہ

اگر نادانی سے گناہ کر بیٹھے تو فوراً توبہ کرے، دیر نہ لگائے، موت کے وقت توبہ کرنا بے کار ہے [4]
توبہ صدقِ دل سے کرے [5]
گناہ کے بعد نیک کام کرے [6]
توبہ کرنے کے بعد پھر اس گناہ کو نہ کرے، بلکہ اچھے عمل کرتا رہے، ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما آتاہ (صحیح مسلم)
[2] قال اللہ تعالیٰ: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموٰت والارض اعدت للمتقین ○ الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس (آل عمران ۱۳۳، ۱۳۴)
قال اللہ تعالیٰ: ولمن صبر وغفر ان ذلک من عزم الامور (الشوریٰ ۴۳)
[3] قال اللہ تعالیٰ: ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ (المؤمنون ۹۶)
[4] قال اللہ تعالیٰ: انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب (النساء ۱۷) وقال اللہ تعالیٰ: ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن (النساء ۱۸)
[5] قال اللہ تعالیٰ: توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا (التحریم ۸)
[6] قال اللہ تعالیٰ: الا من ظلم ثم بدل حسنا بعد سوء فانی غفور رحیم (النمل ۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ)
[7] قال اللہ عز وجل: الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما ○ ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا (الفرقان ۷۰، ۷۱)

اگر اتفاقاً گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ کو یاد کرے۔ گناہ کی معافی مانگے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معاف کرنے والا نہیں [۱]

بہتر یہ ہے کہ توبہ کے لئے بہت اچھا وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردے گا [۲]

وقار

بے ہودہ مشاغل میں شریک نہ ہو، اگر لغو مشاغل کے پاس سے گذرے تو ان کی طرف التفات نہ کرے، شریفانہ انداز سے گذر جائے [۳]

جھوٹ نہ بولے [۴]

ہر سنی سنائی بات کو بیان نہ کرے [۵]

تمام لغو مشاغل سے پرہیز کرے، حتیٰ کہ لغوبات سننے بھی نہیں، لایعنی (یعنی بے فائدہ) باتوں سے پرہیز کرے [۶]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموآ انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصرّوا علیٰ ما فعلوا وھم یعلمون (آل عمران۔ ۱۳۵)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطھر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہٗ (ترمذی۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات لاحمد شاکر وفی روایۃ ابی داؤد وابن ماجۃ والنسائی والترمذی ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ۔ سندہٗ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۳۴)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: والذین لا یشھدون الزور واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما (الفرقان۔ ۷۲)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: واجتنبوا قول الزور (الحج۔ ۳۰)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفیٰ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع (صحیح مسلم)

[۶] قال اللہ تعالیٰ: والذین ھم عن اللغو معرضون (المؤمنون۔ ۳) وقال اللہ تعالیٰ واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ (القصص۔ ۵۵) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ (رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ولہ شواھد عن ابی بکر وابی ذر وعلی وزید وحسین۔ بلوغ ۱/۸۸ و ۱۹/۲۵۷ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۶۱)

چال میں میانہ روی اختیار کرے، نہ بھاگے، نہ دوڑے بلکہ شریفانہ انداز سے عاجزانہ چال چلے، چال سے گھبراہٹ ظاہر نہ ہو [1]

عورتیں اس طرح نہ چلیں کہ ان کے زیورات کی آواز دوسروں کو سنائی دے [2]

عورتیں اپنی زینت کی تمام چیزیں چھپائے رہیں اور جب باہر نکلیں تو چہرہ پر نقاب یا گھونگھٹ بھی ڈال لیں [3]

چیخے چلائے نہیں، آہستہ آواز سے بات کرے [4]

زیادہ بات چیت نہ کرے، کم گوئی اختیار کرے [5]

نظریں نیچی رکھے [6]

بے ضرورت سرِ راہ نہ بیٹھے [7]

جاہلوں سے نہ اُلجھے بلکہ صاحب سلامت کرتا ہوا گذر جائے [8]

---

[1] قال اللہ تبارک: واقصد فی مشیك (لقمٰن - ۱۹) قال اللہ عز وجل: ولا تمش فی الارض مرحا (اسراء - ۳۷) قال اللہ تبارک وتعالیٰ وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا (الفرقان - ۶۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الصلوٰۃ فلا تأتوھا وانتم تسعون وأتوھا وانتم تمشون علیکم الوقار والسکینۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ للبخاری)

[2] قال اللہ تعالیٰ ولا یضربن بأرجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور - ۳۱)

[3] قال اللہ تعالیٰ ولا یبدین زینتھن (النور - ۳۱) وقال اللہ تعالیٰ یدنین علیھن من جلابیبھن (الاحزاب - ۵۹)

[4] ذکر اللہ تعالیٰ قول لقمٰن لابنہ واغضض من صوتك (لقمٰن - ۱۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرًا او لیسکت (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا (رواہ الطبرانی وسندہ جید، ورجالہ ثقات - بلوغ جزء ۱۹ ص ۲۶۰)

[6] قال اللہ تعالیٰ: قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور - ۳۰) قال اللہ تعالیٰ: قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن (النور - ۳۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والجلوس فی الطرقات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[8] قال اللہ تعالیٰ: واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلامًا (الفرقان - ۶۳) قال اللہ تعالیٰ اعرض عن الجاھلین (الاعراف - ۱۹۹)

اگر نیک بات کسی کو بتائے تو خود بھی اس پر عمل کرے، قول و فعل میں تضاد نہ ہو[1]

چھینک آئے تو آواز کو پست کرے۔ منہ کو ڈھانک لے[2]

جماہی آئے تو حتی الامکان اسے روکے، اگر نہ رُکے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے[3]

لباس، وضع قطع غرض کہ ہر چیز میں خوبصورتی اختیار کرے[4]

ایک جوتا پہن کر نہ چلے[5]

تعلّی نہ کرے[6]

کسی کے ریاح خارج ہونے پر نہ ہنسے[7]

نوحہ وماتم، نالہ وشیون نہ کرے[8]

اہل وعیال کی بے راہ روی کو برداشت نہ کرے، انہیں سیدھے راستہ پر لگائے[9]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون (الصف-۳)

[2] اذا عطس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطی وجھہ بیدہ او ثوبہ وغض بھا صوتہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جمیل یحب الجمال (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی حکیت احداً وان لی کذا وکذا (رواہ ابوداؤد والترمذی فی الباب صفۃ القیامۃ وصححہ)

[7] وعظھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضحکھم من الضرطۃ فقال لم یضحک احدکم مما یفعل (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[9] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قوا انفسکم واھلیکم نارا (التحریم-۶)

لوگوں کو ہنسانے کے لئے بھی جھوٹ نہ بولے لہ

بازار میں شور و غل کرنے، لڑنے جھگڑنے اور وہاں کے لغو اور بیہودہ مشاغل میں شرکت کرنے سے پرہیز کرے ٹہ

لوگوں کی غلطی پر انہیں معاف کرتا رہے سہ

قہقہہ لگا کر نہ ہنسے کہ

بدگمانی نہ کرے، عیب جوئی نہ کرے، کسی کی غیبت نہ کرے ھ

کسی کا مذاق نہ اڑائے، کسی پر تہمت نہ لگائے اور نہ کسی کو بُرے نام سے پکارے لہ

عاجزی اور انکساری اختیار کرے ے

لوگوں کے عیب پر پردہ ڈالے ہ

تمام معاملات میں لوگوں سے نرمی سے پیش آئے ہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ (رواہ ابوداؤد والنسائی واحمد والترمذی عن معاویۃؓ وسندہ حسن وجید وروی احمد نحوہ عن ابی ہریرۃ رض۔ بلوغ جزء ۱۹ ص ۲۶۸)

ٹہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وھیشات الاسواق (صحیح مسلم)

سہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زاد اللہ عبدًا بعفو الا عزًا (صحیح مسلم کتاب البر)

کہ عن عائشۃؓ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعًا ضاحکا (صحیح بخاری)

ھ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یٰایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضًا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ (الحجرات۔ ۱۲)

لہ یٰایہا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب، بئس الاسم الفسوق بعد الایمان (الحجرات۔ ۱۱)

ے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب العفو والتواضع ۲/۳۲۲)

ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستر عبد عبدًا فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیٰمۃ (صحیح مسلم کتاب البر باب بشارۃ من ستر اللہ تعالیٰ عیبہ ۲/۳۲۲)

ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانہ ولا ینزع من شیء الا شانہ (صحیح مسلم کتاب البر باب فضل الرفق ۲/۳۲۲)

کسی پر لعنت نہ کرے ۱

دوغلاپن نہ کرے ۲

حسد نہ کرے، کسی کے راز نہ معلوم کرے، محض قیمت بڑھانے کے لئے کسی کی بولی پر بولی نہ لگائے،

حرص نہ کرے ۳

خوش خلقی اختیار کرے ۴

رشتہ نہ توڑے ۵

کسی پر ظلم نہ کرے ۶

مظلوم کی مدد کرے، ظالم کو ظلم سے باز رکھے ۷

ماں، باپ اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے ۸

---

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون اللعانون شفعاء ولا شہداء یوم القیمۃ (صحیح مسلم کتاب البر باب النہی عن لعن الدواب ۲/۴۴۴)

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من شر الناس ذا الوجہین الذی یأتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ (صحیح مسلم کتاب البر باب ذم ذی الوجہین ۲/۴۴۷ وروی البخاری نحوہٗ فی کتاب الادب ۸/۲۱)

۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تناجشوا و فی روایۃ ولا تنافسوا (صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الظن والتجسس جزو ۲ صہ ۴۴۴)

۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من خیارکم احسنکم اخلاقا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تبارک وتعالیٰ یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہٗ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی (صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم الظلم ۲/۴۲۹)

۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولینصر الرجل اخاہ ظالما او مظلوما ان کان ظالما فلینہہ فانہ لہ نصرۃ ان کان مظلوما فلینصرہٗ (صحیح مسلم کتاب البر باب نصر الاخ ظالما او مظلوما ۲/۴۴۴)

۸ قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن الصحبۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم ابوک ثم ادناک (صحیح مسلم کتاب البر باب بر الوالدین ۲/۴۱۷)

دھوکا نہ دے [1]

جاہلیت کی پکار نہ پکارے یعنی عصبیت کی دعوت نہ دے [2]

شبہ کی چیز سے بچے [3]

شہرت کا طالب نہ ہو [4]

خیانت نہ کرے، بدعہدی نہ کرے، گالی نہ بکے [5]

چغلی نہ کھائے [6]

کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کرے [7]

ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچائے [8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا (صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا ۱/۵۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادعی دعوی الجاھلیة فانہ من جثی جھنم (روی الترمذی فی ابواب الامثال وصححہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اتقی المشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرأ لدینہ ۱/۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلة منھن کانت فیہ خصلة من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر (صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامة المنافق ۱/۱۵ وصحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان خصال المنافق جزو اول ص۵۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة قتات (صحیح بخاری کتاب الادب باب النمیمة من الکبائر ۶/۲۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الید العلیا خیر من الید السفلی (صحیح بخاری)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل ومن یا رسول اللہ قال الذی لا یامن جارہ بوائقہ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ جزو ۸ ص۱۲)

غصہ نہ کرے بلکہ غصہ کو پی جائے [1]

حیاء کرے [2]

کسی کے مکان میں نہ جھانکے [3]

کسی کو بدگمانی کا موقع نہ دے [4]

لوگوں کے راستے اور سائے میں پیشاب پاخانہ نہ کرے [5]

مرد عورتوں کی مشابہت نہ کرے اور عورت مردوں کی مشابہت نہ کرے [6]

مال اور شرف کی حرص نہ کرے [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب (صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب جزء ۸ ص ۳۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ : اذا لم تستحی فاصنع ما شئت (صحیح بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستحی جزء ۸ ص ۳۵)

[3] اطلع رجل من جحر فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدری یحک بہ رأسہ فقال لو اعلم انک تنظر لطعنت بہ فی عینک انما جعل الاستئذان من اجل البصر (صحیح بخاری کتاب الاستئذان جزء ۸ ص ۶۶ و صحیح مسلم کتاب الآداب ۲/۲۶۴)

[4] ان صفیۃ جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ . . . . ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہا یقلبہا حتی اذا بلغت باب المسجد عند باب ام سلمۃ مر رجلان من الانصار فسلما . . . . فقال لہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انما ہی صفیۃ (صحیح بخاری کتاب الصیام ابواب الاعتکاف ۳/۶۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللعانین قالوا وما اللعانان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلہم (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب النہی عن التخلی فی الطرق ۱/۱۲۷)

[6] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال (صحیح بخاری کتاب اللباس باب المتشبہون بالنساء ۷/۲۰۵)

[7] ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا من حرص المال والشرف لدینہ (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب الزہد جزء ۲ ص ۱۵۵)

حیاء اور پردہ

عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی زینت غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کریں [۱]

عورتیں اپنی زینت مندرجہ ذیل افراد کے سامنے ظاہر کر سکتی ہیں :۔

(۱) شوہر (۲) باپ (۳) خسر (۴) بیٹا (۵) شوہر کا بیٹا (۶) بھائی (۷) بھتیجا (۸) بھانجہ (۹) اپنی عورتیں (۱۰) غلام (۱۱) ایسا خادم جو عورت کی خواہش نہ رکھتا ہو (۱۲) ایسا لڑکا جو عورتوں کے پردہ کی چیز سے واقف نہ ہو [۲]

عورت اپنے چچا کے سامنے آسکتی ہے۔ مزید برآں نسب کی وجہ سے جن رشتہ داروں کے سامنے عورت آسکتی ہے رضاعت کی وجہ سے بھی ان رشتہ داروں کے سامنے آسکتی ہے [۳]

عورتیں اس طرح پیر مار کر نہ چلیں کہ دوسروں کو ان کے پوشیدہ زیورات کا علم ہو جائے [۴]

عورتیں جب باہر نکلیں تو چہرہ پر نقاب ڈال لیں یعنی گھونگھٹ نکال لیں [۵]

مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں [۶]

کسی دوسرے کے مکان میں بغیر اجازت داخل نہ ہو [۷]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ : ولا یبدین زینتھن (النور۔ ۳۱)

[۲] قال اللہ تعالیٰ : ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبائھن او اٰباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربة من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النساء (النور۔ ۳۱)

[۳] عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت ان عمھا من الرضاعة استأذن علیھا فحجبتہ فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا لا تحتجبی منہ فانہ یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب (صحیح مسلم کتاب النکاح)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور۔ ۳۱)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : یدنین علیھن من جلابیبھن ذٰلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین (الاحزاب۔ ۶۰)

[۶] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (النور۔ ۳۰) قال اللہ تعالیٰ : وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن (النور۔ ۳۱)

[۷] قال اللہ تعالیٰ : یٰایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأنسوا (النور۔ ۲۷)

نابالغ بچے اور غلام اگر اجازت نہ لیں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن مندرجہ ذیل تین اوقات میں انہیں بھی اجازت لینی ضروری ہے[1]

(۱) نمازِ فجر سے پہلے،

(۲) دوپہر کو (قیلولہ کے وقت)،

(۳) نمازِ عشاء کے بعد۔

بالغ بچے ہر وقت اجازت لے کر آئیں[2]

عورتیں بھی دوسرے کے مکان میں اجازت لے کر داخل ہوں۔ حتیٰ کہ بیٹی بھی اپنے باپ کے گھر میں اجازت لے کر داخل ہو، بلکہ بیوی بھی اپنے شوہر کے مکان میں جس میں دوسری بیوی رہتی ہو اجازت لے کر داخل ہو[3]

ایسی عورتیں جن کو نکاح کی اُمید نہ رہی ہو اگر اپنی اوپر کی چادر اتار دیں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن زینت کی چیزیں پھر بھی ظاہر نہ کریں اور اگر اوپر کی چادر بھی نہ اُتاریں تو یہ بہتر ہے[4]

عورتوں کو گھر ہی میں رہنا چاہیئے، بے ضرورت باہر نہیں نکلنا چاہیئے[5]

گھر کے کسی کونے میں ایک پردہ پڑا رہنا چاہیئے، کنواری لڑکیوں کو عموماً اس پردہ میں بیٹھنا چاہیئے[6]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یآایھا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرات من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ ومن بعد صلوٰۃ العشآء (النور۔ ۵۸)

[2] قال اللہ تعالیٰ: واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستأذنوا (النور۔ ۵۹)

[3] ارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنت علیہ وھو مضطجع ...... فاستأذنت زینب رض علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... فاذن لھا (صحیح مسلم باب فضل عائشۃ) وقال اللہ تعالیٰ یآایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأنسوا (النور۔ ۲۷)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والقواعد من النسآء التی لا یرجون نکاحا فلیس علیھن جناح ان یضعن ثیابھن غیر متبرجات بزینۃ وان یستعففن خیر لھن واللہ سمیع علیم (النور۔ ۶۰)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وقرن فی بیوتکن (الاحزاب۔ ۳۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن (صحیح بخاری تفسیر سورۃ الاحزاب)

[6] عن ام عطیۃ رض قالت کنا نؤمر ان نخرج یوم العید، حتی نخرج البکر من خدرھا (صحیح بخاری کتاب العیدین)

عورتوں کو غیر محرم مرد سے نرم اور لوچ دار آواز سے بات نہیں کرنی چاہیئے [1]

کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ دو مرد ایک کپڑے میں لیٹیں اور نہ دو عورتیں ایک کپڑے میں لیٹیں [2]

کوئی مرد کسی بالغ عورت کے پاس رات نہ گذارے سوائے شوہر کے یا محرم رشتہ دار کے [3]

کوئی مرد کسی عورت کے پاس تنہائی میں نہ جائے، حتی کہ دیور، جیٹھ بھی بھاوج کے پاس تنہائی میں نہ جائیں [4]

شوہر کی اجازت کے بغیر اس کی بیوی کے پاس نہ جائے [5]

کوئی شخص اپنی ران کسی دوسرے کے سامنے نہ کھولے اور نہ کسی دوسرے کی ران دیکھے [6]

عورتیں سینہ پر اپنی اوڑھنیوں کے بُکل ماریں [7]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فلا تخضعن بالقول (الاحزاب ۳۳-۳۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا اوذا محرم (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ أرأیت الحمو فقال الحمو الموت (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن رجل بعد یومی ھذا علی مغیبۃ الا ومعہ رجل او اثنان (صحیح مسلم کتاب السلام جزء ۲ صہ ۲۷۰)

[5] عن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہانا اونھی ان ندخل علی النساء بغیر اذن ازواجھن (رواہ الترمذی وصححہ فی ابواب الاستیذان باب ماجاء فی النھی عن الدخول علی النساء الا باذن ازواجھن جزء ۲ صہ ۲۷)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجرھد اما علمت ان الفخذ عورۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی ومالک وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۳ صہ ۸۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفخذین عورۃ (رواہ احمد عن محمد بن جحش ورجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۳ صہ ۸۵)

[7] قال اللہ عزوجل: ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن (النور- ۳۱)

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے سامنے ننگا نہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ تنہائی میں بھی ننگا نہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے [1]

کوئی عورت اپنے بال یا اپنے پیر کسی غیر محرم کے سامنے نہ کھولے [2]

حیاء کو اپنا شعار بنائے، حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے اور خیر (وبرکت) کا سبب ہے [3]

اگر کوئی غیر محرم نابینا ہو تب بھی اُسے نہ دیکھے [4]

عورتوں کو چاہیئے کہ مخنث سے بھی پردہ کریں [5]

---

[1] عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ عوراتنا ما تأتی منہا وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک قال قلت یا رسول اللہ اذا کان القوم بعضہم فی بعض قال ان استطعت ان لا یرینہا احد فلا یرینہا قال قلت یا رسول اللہ اذا کان احدنا خالیاً قال اللہ احق ان یستحیی من الناس (رواہ ابوداؤد فی کتاب الحمام ۲/۲۰۱ والترمذی فی ابواب الاستیذان والادب وحسنہ)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی فاطمۃ بعبد قد وھبہ لہا وعلی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ رأسہا لم یبلغ رجلیہا واذا غطت بہ رجلیہا لم یبلغ رأسہا فلما رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی قال انہ لیس علیک بأس انما ھو ابوک وغلامک (ابوداؤد کتاب اللباس باب فی العبد ینظر الی شعر مولاتہ جزو ۲ صہ ۲۱۳ وسندہ صحیح)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحیاء من الایمان وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یأتی الا بخیر وفی روایۃ الحیاء خیر کلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ رض ومیمونۃ احتجبا منہ (ای من ابن ام مکتوم) فقالا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الیس اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا قال افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصححہ الترمذی)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن ھؤلاء علیکم .... (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

احسان

اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو، اگر احسان کرنے کی وسعت نہ ہو تو اس کے لئے اس وقت تک دُعاء کرتے رہو جب تک تم یہ نہ سمجھ لو کہ تم نے اسکے احسان کا بدلہ ادا کر دیا ہے [۱]

جب کوئی احسان کرے تو بطورِ شکریہ کے اس سے کہے :-

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا [۲]

شکر

جب کوئی خوشخبری سُنے تو سجدۂ شکر کرے، سجدۂ شکر کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرے اور طویل سجدہ کرے [۳]

جب کوئی احسان کرے تو اس کا شکر ادا کرے [۴]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ھل جزآء الاحسان الا الاحسان (الرحمٰن۔۶۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتیٰ علیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئوہ فادعوا لہ حتی تعلموا ان قد کافأتموہ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۹ ص ۱۲۷)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۲/۹۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہٖ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء (رواہ الترمذی وسندہٗ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۹۱۱)

[۳] استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القبلۃ فخر ساجدا فاطال السجود ..... قال عبدالرحمٰن بن عوف یا رسول اللہ سجدت سجدۃ خشیت ان یکون اللہ قد قبض نفسک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل اٰتانی فبشرنی فقال ان اللہ یقول من صلی علیک صلیت علیہ ومن سلم علیک سلمت علیہ فسجدت للہ شکرا (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۴/۱۸۵)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۱۱)

شکران الفاظ سے ادا کرے:۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا [1]

ترجمہ :۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

فال نیک

جب کوئی نیک کلمہ سُنے تو اس کو سُن کر خوش ہو اور اسے نیک فال سمجھے [2]

عبادت

عبادت شاق نہ کرے [3]

عبادت اس وقت تک کرے جب تک نشاط باقی رہے، جب تھک جائے تو پھر عبادت نہ کرے آرام کرے [4]

جو عمل کرے ہمیشہ کرے خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، کم عمل جو ہمیشہ کیا جائے اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جو کیا جائے پھر چھوڑ دیا جائے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہ جزاك اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء (رواہ الترمذی وسندہ جید، التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۱۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبنی الفال الکلمۃ الحسنۃ الکلمۃ الطیبۃ وفی روایۃ احب الفال الصالح (صحیح مسلم) وفی روایۃ قیل یا رسول اللہ وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احد کم (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصل احد کم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد (صحیح بخاری باب التہجد وصحیح مسلم)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم ما تطیقون من الاعمال فان اللہ لا یمل حتی تملوا (صحیح بخاری باب التہجد وصحیح مسلم ابواب قیام اللیل)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل (صحیح بخاری کتاب الرقاق وصحیح مسلم ابواب قیام اللیل)

جب نماز میں اونگھ آنے لگے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند جاتی رہے [1]

نماز میں لمبا قیام بہتر ہے [2]

تہائی رات سے زیادہ نماز نہ پڑھے [3]

ہمیشہ روزے نہ رکھے، زیادہ سے زیادہ ایک دن بیچ روزہ رکھے، اس سے زیادہ نہیں [4]

وقف

اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال کو وقف کرنا بہت اچھا عمل ہے، جب کوئی شخص کسی چیز کو وقف کرے تو اس طرح کرے کہ اصل چیز کو وقف کرے اور اس کی آمدنی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرے، وقف شدہ چیز کو نہ بیچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، نہ بطور وراثت تقسیم کیا جائے، اس چیز کا متولی معروف کے مطابق اس چیز کی آمدنی میں سے خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے دوست کو بھی کھلا سکتا ہے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم (صحیح مسلم ابواب قیام اللیل)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ طول القنوت (صحیح مسلم ابواب قیام اللیل)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصیام الی اللہ صیام داؤد ۔ ۔ ۔ ۔ کان یصوم یوماً ویفطر یوماً (صحیح مسلم کتاب الصیام)

[5] قال عمر یا رسول اللہ اصبت ارضاً بخیبر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فما تأمرنی؟ فقال ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا فتصدق بھا عمرؓ وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبس اصلھا وسبل ثمرتھا (وفی روایۃ فتصدق بھا عمرؓ، علی ان لا تباع ولا توھب ولا تورث) فی الفقراء و ذوی القربیٰ والرقاب والضیف وابن السبیل لاجناح من ولیھا ان یأکل منھا بالمعروف ویطعم غیر متمول وفی روایۃ ویؤکل صدیقا لہ غیر متاثل (صحیح بخاری)

وقف کرنے والا بھی اپنے مال سے اتنا فائدہ حاصل کر سکتا ہے جتنا فائدہ کہ عام لوگ بغیر روک ٹوک حاصل کرتے ہیں لہ

مشورہ

تمام اہم امور میں مشورہ کرنا چاہیئے ٢ہ

جس شخص سے مشورہ لیا جائے اسے چاہیئے کہ امانت داری کے ساتھ مشورہ دے (یعنی خیرخواہانہ مشورہ دے) ٣ہ

لہ عن عثمان، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ ولیس ماءٌ یستعذب غیر بئر رومۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری بئر رومۃ فیجعل فیہا دلوہ مع دلاء المسلمین بخیر لہ منہا فی الجنۃ فاشتریتہا من صلب مالی (رواہ النسائی والترمذی وحسنہ)

٢ہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وأمرھم شوریٰ بینھم (الشوریٰ - ٣٨)

٣ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ (صحیح مسلم)

امرِ معروف و نہی عن المنکر

اُمّتِ مُسلمہ کے عمومی فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ اچھے کام کا حکم دے اور بُرے کام سے روکے [۱]

اُمّتِ مسلمہ میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جس کے خصوصی فرائض یہ ہوں کہ وہ خیر کی دعوت دے نیک باتوں کا حکم دے اور بُری باتوں سے روکے [۲]

مؤمن اور مؤمنات کی آپس کی دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو اچھے کام کا حکم دیں اور بُرے کام سے روکیں [۳]

حکومتِ اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ بھی اچھے کاموں کا حکم دے اور بُرے کاموں سے روکے [۴]

ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا بہترین جہاد ہے [۵]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (آل عمران۔۱۱۰)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واُولٰئک ھم المفلحون (آل عمران۔۱۰۴)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر (التوبہ۔۷۱)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور (الحج۔۴۱)

[۵] عن طارق قال جاء رجل الی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال ای الجھاد افضل؟ قال کلمۃ حق عند سلطان جائر (رواہ احمد والنسائی وسندہٗ صحیح وروی احمد وابن ماجۃ عن ابی امامۃ نحوہٗ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء۱۹ ص۱۷۱، ۱۷۲)

جو شخص لوگوں کو نیک کام کا حکم دے اور برے کام سے روکے اُسے خود بھی اپنی نصیحت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ [1]

ہر شخص کا فرض ہے کہ جب وہ کسی برے کام کو ہوتا دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اتنی قوت نہ ہو تو زبان سے منع کرے، اگر اتنی بھی استطاعت نہ ہو تو دل میں اسے برا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔ [2]

نیک کاموں کا حکم دینا اور برے کاموں سے منع کرنا کبھی نہ چھوڑے ورنہ اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا۔ اور پھر دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ [3]

لوگوں سے ڈر کر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا نہ چھوڑے۔ [4]

جب بڑوں میں بے حیائی کے کام ہونے لگیں، حکومت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجائے جو ذلیل ہوں اور علم وہ لوگ حاصل کریں جو بے عزت ہوں تو پھر اچھے کام کا حکم نہ دینے اور برائی سے نہ روکنے کا کوئی گناہ نہیں۔ [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالرجل یوم القیٰمۃ فیلقٰی فی النار فتندلق اقتاب بطنہ فیدور بہا فی النار کما یدور الحمار بالرحی قال فیجتمع اھل النار علیہ فیقولون یا فلان اما کنت تأمرنا بالمعروف وتنھانا عن المنکر فیقول بلٰی قد کنت آمر بالمعروف فلا آتیہ وانھٰی عن المنکر وآتیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذٰلک اضعف الایمان (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقاباً من عندہ ثم لتدعنہ فلا یستجیب لکم (رواہ احمد والترمذی عن حذیفۃ وسندہ حسن۔ بلوغ جزء ۱۹ صہ ۱۷۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عزوجل لرجل یوم القیٰمۃ ما منعک ان تقول فی کذا وکذا فیقول خشیت الناس فیقول اللہ عزوجل فایای کنت احق ان تخشٰی (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۹ صہ ۱۷۴)

[5] عن انس قال قیل یا رسول اللہ متٰی ندع الائتمار بالمعروف والنھی عن المنکر؟ قال اذا ظھر فیکم ما ظھر فی بنی اسرائیل اذا کانت الفاحشۃ فی کبارکم والملک فی صغارکم والعلم فی رذالکم (رواہ احمد و ابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صہ ۱۷۷)

نیک عمل

نیک عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرے یعنی نیک عمل کرنے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔[1]
نیک عمل صرف اس عمل کو سمجھے جس کا ثبوت قرآن وحدیث سے ملے جس عمل کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہ ملے اسے بدعت سمجھے۔[2]
بہترین نیک عمل وہ ہے جو اگرچہ کم ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے۔[3]
کسی نیک عمل کو حقیر نہ سمجھے۔[4]
نیک عمل کا معیار سنت کو سمجھے۔[5]

خوش اخلاقی

خوش اخلاقی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ بننے کی کوشش کرے۔[6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبل من العمل الا ما کان لہ خالصًا وابتغی بہ وجھہ (رواہ احمد والنسائی وسندہ جید۔ نیل الاوطار جزء ۷ صہ ۱۷۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ (صحیح مسلم) وفی روایۃ وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اوّل ۱۵۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ ادومھا وان قل (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحقرن احدکم شیئًا من المعروف (رواہ الترمذی فی ابواب الاطعمۃ وصححہ) لا تحقرن من المعروف شیئًا ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلق (صحیح مسلم کتاب البر ۲/۳۳۶)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، واتبعون ھٰذا صراط مستقیم (الزخرف۔ ۶۱)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، وانک لعلی خلق عظیم (القلم۔ ۴) قال اللہ تعالیٰ: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیرًا (الاحزاب۔ ۲۱) قال اللہ تعالیٰ واتبعوہ لعلکم تھتدون (الاعراف۔ ۱۵۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی سمجھے کہ آپ مکارم اخلاق کے اتمام کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے لہ

جب مصافحہ کرے تو جب تک دوسرا آدمی ہاتھ نہ کھینچے، اپنا ہاتھ نہ کھینچے، مصافحہ کے وقت اس آدمی کی طرف منہ کرے، پھر اس سے منہ نہ موڑے جب تک وہ اپنی بات ختم نہ کر لے لہ

جب لوگ کسی خاص چیز پر گفتگو کر رہے ہوں تو ان کی قطع کلامی نہ کرے بلکہ ان کے ساتھ اسی چیز کے متعلق گفتگو کرے (بشرطیکہ گناہ کی بات نہ ہو) لہ

لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملے، اکثر مسکراتا رہے لہ

خوش طبعی کرے لیکن جھوٹ نہ بولے ھ

بچوں کے ورزشی کھیل کود میں ان کی ہمت افزائی کرے۔ جیتنے والے کو انعام دے لہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت لاتمم صالح الاخلاق (رواہ الحاکم ۲/۶۱۳ من ابی ھریرۃ وسندہ صحیح ورواہ احمد وسندہ صحیح ـ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر ۴۵)

لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن احد یاخذ بیدہ فینزع یدہ حتی یکون الرجل ھو الذی یرسلہ ..... ولم یکن احد یصافحہ الا اقبل علیہ بوجھہ ثم لم یصرفہ عنہ حتی یفرغ من کلامہ (رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن ـ مجمع الزوائد جزء ۹ ص ۱۵)

لہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکرنا الآخرۃ ذکرھا معنا واذا ذکرنا الدنیا ذکرھا معنا وان ذکرنا الطعام ذکرہ معنا (رواہ الطبرانی واسنادہ حسن ـ مجمع الزوائد جزء ۹ ص ۱۷)

لہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ الوحی او وعظ قلت نذیر قوم اتاھم العذاب فاذا ذھب عنہ ذالک رأیت اطلق الناس وجھا واکثرھم ضحکا واحسنھم بشرا (رواہ البزار واسنادہ حسن مجمع الزوائد جزء ۹ ص ۱۷)

ھ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لامزح ولا اقول الاحقا (رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن مجمع الزوائد جزء ۹ ص ۱۷)

لہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف عبداللہ وعبید اللہ وکثیر بن العباس ثم یقول من سبق الی فلہ کذا وکذا فیستبقون الیہ فیقعون علی ظھرہ وصدرہ فیقبلھم ویلتزمھم (رواہ احمد وسندہ حسن مجمع الزوائد جزء ۹ ص ۱۷)

اگر کوئی شخص مہمان داری نہ کرے تو اس سے انتقام نہ لے بلکہ جب وہ مہمان ہو تو اس کی مہمان داری کرے [1]

خادم کے ساتھ عفوو درگذر سے کام لے [2]

کافر کے احسان کا بدلہ ادا کرے [3]

لوگوں کی سختی اور ایذا دہی پر صبر کرے، مسکرائے اور حتی الامکان ان کا مطالبہ پورا کرے [4]

تواضع اور انکساری اختیار کرے [5]

تمام لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے [6]

غصّہ کو پی جایا کرے [7]

اگر کوئی شخص تمہاری برائی بیان کرے تو تم اس کی برائی بیان نہ کرو [8]

---

[1] قال مالك یارسول الله الرجل امربه ولایقرنی ولا یضیفنی فیمربی أفأجزیه قال لا، اقره (رواه الترمذی فی ابواب البر والصلة وصححه)

[2] قال خدمت النبی صلی الله علیه وسلم فی السفر والحضر ما قال لی شیئًا صنعته لم صنعت هذا هکذا؟ ولا لشیء لم اصنعه لِمَ لَمْ تصنع هذا هکذا (صحیح بخاری کتاب الوصایا)

[3] ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی اساری بدر لوکان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی هؤلاء النتنی لترکتهم له (صحیح بخاری کتاب فرض الخمس)

[4] علقت رسول الله صلی الله علیه وسلم الاعراب یسألونه حتی اضطروه الی سمرة فخطفت رداءه فوقف رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اعطونی ردائی فلوکان عدد هذه العضاه نعما لقسمته بینکم (صحیح بخاری کتاب فرض الخمس) عن انس قال کنت امشی مع النبی صلی الله علیه وسلم وعلیه برد نجرانی غلیظ الحاشیة فادرکه اعرابی فجذبه جذبة شدیدة حتی نظرت الی صفحة عاتق النبی صلی الله علیه وسلم قد اثرت به حاشیة الرداء من شدة جذبته ثم قال مرلی من مال الله الذی عندك فالتفت الیه فضحك ثم امرله بعطاء (صحیح بخاری کتاب فرض الخمس)

[5] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی اوحی الیّ ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد (صحیح مسلم)
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وما تواضع احد لله تعالی الا رفعه الله (صحیح مسلم کتاب البر)

[6] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله رفیق یحبّ الرفق (صحیح مسلم)

[7] قال الله تبارك وتعالی: والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس (آل عمران - ۱۳۴)

[8] اذا سبك رجل بما یعلم منك فلا تسبه بما تعلم منه فیکون اجرذلك لك ووباله علیه (احمد بن منیع. سنده صحیح. صحیح الجامع الصغیر ۱/۱۶۴)

جب کسی مسلم بھائی سے ملاقات ہو تو خندہ پیشانی سے ملے [1]

بُرے آدمی سے بھی ترشروئی اور بدکلامی سے پیش نہ آئے [2]

فحش نہ بکے، بدزبانی اور زبان درازی نہ کرے اور یہ یقین رکھے کہ قیامت کے دن مومن کی ترازو میں خوش خلقی سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں [3]

جب کوئی شخص کسی قسم کا احسان کرے تو اس کا شکریہ ادا کرے یعنی اس طرح کہے :۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ۔

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحقرن احدکم شیئا من المعروف وان لم یجد فلیلق اخاہ بوجہ طلیق (رواہ الترمذی فی ابواب الاطعمۃ وصححہ وروی مسلم نحوہ فی کتاب البر) وفی روایۃ ان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ)

[2] قالت عائشۃ استاذن رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بئس اخو العشیرۃ فلما جلس تطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجہہ وانبسط الیہ فلما انطلق الرجل قالت لہ عائشۃ یا رسول اللہ حین رأیت الرجل قلت لہ کذا وکذا ثم تطلقت فی وجہہ وانبسطت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ متی عھدتنی فاحشا ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ (صحیح بخاری کتاب الادب وروی مسلم نحوہ فی کتاب البر)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شیء اثقل فی میزان المؤمن یوم القیمۃ من خلق حسن فان اللہ تعالیٰ یبغض الفاحش البذی (رواہ الترمذی فی ابواب البر وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہ :۔ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء (رواہ الترمذی فی ابواب البر حسنہ وجیدہ)

لوگوں سے بڑی خوش اسلوبی سے بات کرے[1]

برائی کا بدلہ بھلائی سے دے[2]

لوگوں سے گال پھلا کر بات نہ کرے[3]

لوگوں کی اشتعال انگیزی اور اتہام پر صبر کرے، عفو و درگزر سے کام لے[4]

شرم و حیا کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہے[5]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ وقولوا للناس حسنا (البقرۃ - ۸۳) قال اللہ عزوجل وقل لعبادی یقولوا التی هی احسن (بنی اسرائیل - ۵۳)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ادفع بالتی هی احسن السیئۃ نحن اعلم بما یصفون (المؤمنون - ۹۶)

[3] قال اللہ تعالیٰ (قال لقمٰن) ولا تصعر خدک للناس (لقمان ۱۸)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ولمن صبر وغفر ان ذٰلک لمن عزم الامور (الشوریٰ - ۴۳) لما کان یوم حنین آثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناسا فی القسمۃ....... قال رجل واللہ ان هٰذہ القسمۃ ما عدل فیها وما ارید بها وجہ اللہ........... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ موسیٰ قد اوذی باکثر من هذا فصبر (صحیح بخاری کتاب فرض الخمس)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ اذا لم تستح فافعل ما شئت (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

ذکر اور مجالس ذکر

جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا رہے [1]
تنہائی میں بھی اور مجلس میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے [2]
مجالسِ ذکر کا انعقاد کرے، مجالسِ ذکر میں شامل ہونے والا کسی بھی حالت میں بے نصیب نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ کی مغفرت اسے بھی ڈھانک لیتی ہے [3]
ایسی کوئی مجلس نہیں ہونی چاہیئے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، نہ ایسی حالت میں کوئی راستہ طے کرے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو اور نہ بستر پر لیٹے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے [4]
ہر مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے [5]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یا أیہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً (الاحزاب - ۴۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ یا ابن آدم ان ذکرتنی فی نفسک ذکرتک فی نفسی وان ذکرتنی فی ملأ ذکرتک فی ملأ من الملائکۃ (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق ..... فاذا وجدوا قوماً یذکرون اللہ تنادوا ھلموا الی حاجتکم ...... فیقول اللہ فاشہدکم انی قد غفرت لھم .... ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جلس قوم مجلسا فلم یذکروا اللہ الا کان علیھم ترۃ وما من رجل مشی طریقا فلم یذکر اللہ عزوجل الا کان علیہ ترۃ وما من رجل اوی الی فراشہ فلم یذکر اللہ الا کان علیہ ترۃ (رواہ احمد وسندہ جید - بلوغ ۱۴/۲۰۳ وروی ابوداؤد نحوہ الا الجملۃ الثانیۃ وسندہ صحیح - التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۲۰۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم الا کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفرلھم (رواہ الترمذی واحمد والحاکم وسندہ صحیح - الاحادیث الصحیحۃ جلد اول ص ۱۱۴، ۱۱۶)

اگر ذکر کی مجلس کے پاس سے گذرے تو وہاں بیٹھ جائے اور ذکر میں شامل ہوجائے ۱؎
چیخ چیخ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے ۲؎
اگر مجلس میں یکے بعد دیگرے مختلف مقرر تقریر کریں تو کوئی حرج نہیں ۳؎
ایمان کی تروتازگی کے لئے مجالس ذکر کا انعقاد کرتا رہے ۴؎
مسجدوں میں قرآنِ مجید کے درس کے لئے محفلیں قائم کرے ۵؎
مختلف شہروں کے لوگوں کا اجتماع منعقد کرنے کا اہتمام کرے ۶؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا وما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر (رواہ احمد والترمذی وحسنہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم القوم لا یشقی جلیسھم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وھو معکم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
۳؎ قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبیانھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان لسحرا (صحیح بخاری کتاب النکاح و کتاب الطب)
۴؎ کان ابن رواحۃ اذا لقی الرجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعال نؤمن بربنا ساعۃ فقال ذات یوم لرجل فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ الا تری الی ابن رواحۃ یرغب عن ایمانک الی ایمان ساعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ ابن رواحۃ انہ یحب المجالس التی تتباھی بھا الملائکۃ (رواہ احمد وسندہ حسن، مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۷۶)
۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ (صحیح مسلم)
۶؎ لیبعثن اللہ اقواما یوم القیٰمۃ فی وجوھھم النور علی منابر لؤلؤ یغبطھم الناس لیسوا بانبیاء ولا شھداء فجثی اعرابی علی رکبتیہ فقال یا رسول اللہ صفھم لنا نعرفھم قال ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی وبلاد شتی یجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونہ (طبرانی۔ اسنادہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۷۷)

صلوٰۃ وسلام

ہر مجلس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے[1]

جب دُعا کرے توحید کے بعد صلوٰۃ پڑھے پھر دعا کرے[2]

نماز میں بھی صلوٰۃ پڑھے[3]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے تو صلوٰۃ پڑھے[4]

اذان ختم ہو جائے تو صلوٰۃ پڑھے[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جلس قوم مجلسًا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم ترۃ فان شاء عذبہم وان شاء غفر لہم (رواہ الترمذی واحمد والحاکم وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ جزء اوّل صہ ۱۱۴ وصہ ۱۱۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیدع بعد ما شاء (رواہ الترمذی فی باب جامع الدعوات وصححہ)

[3] قال رجل...... کیف نصلی علیک اذا نحن صلینا فی صلاتنا فصمت ثم قال قولوا اللہم صل ..... (رواہ ابن خزیمۃ واسنادہ حسن وصححہ الحاکم ابن خزیمۃ جزء اوّل صہ ۳۵۱)

[4] قال اللہ تعالیٰ: صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا (الاحزاب-۵۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ (رواہ الترمذی فی ابواب الدعوات والنسائی وصححہ الحاکم والذھبی۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۳۰۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علیّ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ ابواب الاذان جزء ۱ صہ ۱۶۳)

جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اس کی دس خطائیں معاف ہوتی ہیں اور دس درجے اس کے بلند کئے جاتے ہیں ۱؎

نمازِ جنازہ میں بھی دُرود شریف پڑھے ۲؎

جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ بھیجیے کیوں کہ اس دن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے ۳؎

سلام پہنچانے کے لئے فرشتے مقرر ہیں ۴؎

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے لئے آپ کی قبر پر جمع نہ ہو بلکہ جہاں سے چاہے صلوٰۃ بھیجے آپ کو پہنچ جائے گا ۵؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ صلاۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرًا (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ۔ ابواب الاذان جزء ۱ صـ ۱۶۳) من صلی علیّ صلاۃً واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوٰت وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات (النسائی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات جزء ۱ صـ ۲۹۱)

۲؎ عن ابی امامۃ السنۃ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ ..... ثم یصلی علی النبی (رواہ الشافعی والحاکم وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صـ ۱۲۲)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا علیّ من الصلوٰۃ فیہ فان صلوٰتکم معروضۃ علیّ (رواہ ابوداؤد والنسائی۔ صححہ الحاکم والذہبی والنووی۔ مرعاۃ جلد ۳ صـ ۲۸۰ وصححہ الالبانی۔ فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاسماعیل القاضی صـ ۱۱)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملٰئکۃ سیاحین فی الارض یبلغون من امتی السلام (رواہ النسائی فی کتاب الصلوٰۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۱ صـ ۶۸۴ والتعلیقات علی المشکوٰۃ للالبانی جزء ۱ صـ ۲۹۱)

۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا قبری عیدًا وصلوا علیّ فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم (ابوداؤد۔ سندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۳ صـ ۳۴ ومرعاۃ جزء ۱ صـ ۶۹۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علیّ وسلموا فان صلاتکم وسلامکم یبلغنی اینما کنتم (مسند ابی یعلٰی ومصنف عبدالرزاق ۳/۵۱ سندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۲/۵۰۱)

صلوٰۃ کے مختلف الفاظ جو صحیح یا حسن سند سے کُتُبِ احادیث میں آئے ہیں درج ذیل ہیں

۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ[1]

۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ[2]

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ[3]

---

[1] صحیح بخاری کتاب بدءُ الخلق باب یزفون النسلان فی المشی عن کعب بن عجرۃ جزء۴ ص۱۷۸ وروی النسائی عن طلحۃ فی کتاب الصلاۃ باب کیف الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء۱ ص۱۴۴ (واللفظ للبخاری)

[2] صحیح بخاری کتاب البدء الخلق باب یزفون النسلان فی المشی عن ابی حمید ۴/۱۷۸)

[3] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی سعید الخدری جزء۴ ص۹۵

۴ــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [1]

۵ــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [2]

۶ــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ،
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [3]

۷ــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ [4]

---

[1] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد عن ابی مسعود جزء اوّل صہ ۱۷۳

[2] ابوداؤد عن ابی ہریرۃ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء ۱ صہ ۱۴۸۔ سکت علیہ ابوداؤد والمنذری۔ نیل الاوطار جزء ۲ صہ ۲۴۵

[3] مسند امام احمد عن طلحۃ رضؓ وسندہٗ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۴ صہ ۲۵

[4] مسند احمد، طبرانی کبیر عن زید بن خارجۃ۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۲۰۶

نام رکھنا، پکارنا اور کنیت

نام رکھنا

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن بچہ کا نام رکھے [1]

محمد نام رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں [2]

مندرجہ ذیل نام نہ رکھے [3]

۱۔ یسار ۲۔ رباح ۳۔ نجیح ۴۔ افلح ۵۔ نافع ۶۔ ملک الاملاک (یعنی شہنشاہ)

۷۔ برّہ ۸۔ عاصیہ ۹۔ حرام ۱۰۔ حرب ۱۱۔ عزیز ۱۲۔ حزن

۱۳۔ شہاب ۱۴۔ غراب ۱۵۔ عبد فلاں مثلاً عبد الحسین ۱۶۔ حکم ۱۷۔ اسود ۱۸۔ کثیر ۱۹۔ اصرم

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل غلام رھین بعقیقتہ تذبح عنہ یوم السابع ویسمی ویحلق راسہ (رواہ احمد والترمذی وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۳/۱۴۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانی انما جعلت قاسمًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الآداب)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسم غلامک رباحًا ولا یسارًا ولا افلح ولا نافعًا (صحیح مسلم) و فی روایۃ نجیحًا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخنع اسم عند اللہ رجل تسمی ملک الاملاک (صحیح مسلم) کانت جویریۃ اسمها برۃ فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمها جویریۃ (صحیح مسلم) غیر اسم عاصیۃ (صحیح مسلم) وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم حرام (رواہ احمد عن رجل من جھینۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۳/۱۴۹) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم حرب (رواہ احمد عن علی ورجالہ ثقات۔ بلوغ ۱۳/۱۴۷ وسندہٗ حسن) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم عزیز (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح بلوغ ۱۳/۱۴۷ وسندہٗ صحیح) سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ما اسمک قال حزن فقال بل انت سھل (صحیح بخاری) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم شھاب (رواہ احمد عن عائشۃ الصدیقۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۳/۱۵۰) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم غراب (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۳ ص ۱۵۰) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اچھا نام رکھے[1]

برا نام بدل دے[2]

شرکیہ نام نہ رکھے[3]

کنیت

ابوالقاسم کنیت نہ رکھے[4]

ابوالحکم کنیت نہ رکھے[5]

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ) غیر رسول اسم عبد عمرو (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۳ ص ۱۵۱) عن ھانی انہ لما وفد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعھم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ فقال ان اللہ ھو الحکم والیہ الحکم ...... انت ابو شریح (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب ۲/۳۲۹ رواتہ ثقات وسندہٗ صحیح) غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم اسود (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہٗ حسن۔ بلوغ ۱۳/۱۵۲) وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسم کثیر (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۳/۱۵۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ جید۔ التعلیقات ۳/۱۳۴۸)

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسنوا اسماءکم (رواہ ابوداؤد وسندہٗ جید۔ بلوغ ۱۳/۱۳۸)

[2] ان بنتا کانت لعمر یقال لھا عاصیۃ فسماھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلۃ (صحیح مسلم کتاب الآداب) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح (رواہ الترمذی ورواتہ ثقات وسندہٗ صحیح)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فلما اٰتٰھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما اٰتٰھما (الاعراف - ۱۹۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکتنوا بکنیتی فانی انما جعلت قاسما (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الآداب)

[5] عن ھانی انہ لما وفد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعھم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ھو الحکم والیہ الحکم ...... انت ابو شریح (رواہ ابوداؤد فی کتاب الادب ۲/۳۲۹) ۔ رواتہ ثقات جیدہ الالبانی فی التعلیقات ۳/۱۳۴۷ وسندہٗ صحیح)

پُکارنا

اپنے غلام کو عَبْدِیْ (میرا بندہ)، لونڈی کو اَمَتِیْ (میری بندی) نہ کہے بلکہ یہ کہے "میرے بیٹے" "میری بیٹی"، "میرے لڑکے"، "میری لڑکی" ۱؎

اپنے آقا کو "میرارب" یا "میرامولیٰ" نہ کہے، بلکہ میرا "سردار" کہے ۲؎

انگور کو کرم نہ کہے بلکہ عنب اور حبلہ کہے ۳؎

کسی کو بُرے لقب سے نہ پُکارے ۴؎

عشاء کو عتمہ نہ کہے ۵؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نساءکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی (صحیح مسلم)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایۃ ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ عزوجل (صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم وفی روایۃ ولکن قولوا العنب والحبلۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۴؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تنابزوا بالالقاب (الحجرات-۱۱)

۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا وانھا العشاء وفی روایۃ انما یدعونھا العتمۃ (صحیح مسلم)

مدینہ منورہ کو یثرب نہ کہے، اگر (بھولے سے) کہدے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے [۱]
منافرت، عصبیت اور تفرقہ پیدا کرنے والے القاب سے نہ پکارے، گروہ بندی اور فرقہ بندی کرنے والے امتیازی لقب نہ رکھے، مسلمین کو اگر لقب سے پکارنا ہو تو اسی لقب سے پکارے جس لقب سے اللہ نے، جس نے مسلمین نام رکھا ہے، پکارا ہے یعنی مومنین، اللہ کے بندو [۲]
متبنّیٰ کو اس کے اصل باپ کی نسبت سے پکارے [۳]
اللہ تعالیٰ کو اچھے ناموں سے پکارے [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بقریۃ تأکل القری یقولون یثرب وھی المدینۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ (رواہ احمد عن البراء وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جلد ۴ صہ ۴۵۹)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادعیٰ دعوی الجاھلیۃ فانہ من جثی جھنم فقال رجل ان صلی و صام فقال ان صلی و صام فادعوا بدعوی اللہ الذی سمٰکم المسلمین المؤمنین عباد اللہ (رواہ الترمذی فی ابواب الامثال وصححہ)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: ادعوھم لاٰبائھم (الاحزاب۔ ۵)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا (الاعراف۔ ۱۸۰)

قسم کھانا اور قسم دلانا

قسم کھانا

جب قسم کھائے تو صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے، کسی دوسرے کی قسم کھانا شرک ہے [1]
اگر غلطی سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے یا تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ پڑھ کر تین مرتبہ بائیں طرف تھتکارے اور شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے [2]
کعبہ کی قسم بھی نہ کھائے بلکہ ربِ کعبہ کی قسم کھائے [3]
اگر قسم کھائے کہ میں بس یہی کام کروں گا پھر اس کے علاوہ کسی اور کام میں بہتری دیکھے تو اپنی قسم توڑ کر کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے جو بہتر ہو [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان حالفاً فلیحلف باللہ اولیصمت (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بغیر اللہ فقد اشرک (رواہ ابوداؤد والحاکم وسندہٗ صحیح. بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۶۶، المستدرک ۴/۲۹۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الٰہ الا اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ قل لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ ثلاثاً ثم انفث عن یسارک ثلاثاً وتعوذ (رواہ احمد وسندہٗ جید. بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۶۷، ۱۶۸)

[3] اتی حبر من الاحبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ...... نعم القوم انتم لولا تشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ. وما ذاک، قال تقولون اذا حلفتم والکعبۃ .... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فلیحلف برب الکعبۃ (رواہ احمد والنسائی وسندہٗ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۶۶)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حلفت علی یمین فرأیت غیرھا خیراً منھا فکفر عن یمینک وائت الذی ھو خیر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

قسم کھاتے وقت اگر انشاء اللہ کہدے تو قسم ٹوٹنے کا کوئی گناہ نہیں [1]

جب قسم توڑے تو کفارہ میں دس مساکین کو اوسط درجہ کا کھانا کھلائے یا دس مساکین کو کپڑے پہنائے یا ایک غلام آزاد کرے، اگر ان کاموں کی قدرت نہ ہو تو تین روزے رکھے [2]

قسم کی حفاظت کرے [3]

اگر بے ساختہ اور بے ارادہ منہ سے قسم نکل جائے تو اس پر کوئی گرفت نہیں اور نہ کفارہ ادا کرنا ہوگا [4]

اگر کوئی شخص قسم دلائے تو اس کی نیت کے مطابق قسم کھائے، توریہ وغیرہ سے اس کو دھوکہ نہ دے ہر حالت میں قسم دلوانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا [5]

جھوٹی قسم ہرگز نہ کھائے [6]

امانت کی قسم نہ کھائے [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ فلا حنث علیہ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی واحمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۷۱)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام ذٰلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم (المآئدۃ ۔ ۸۹)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واحفظوا ایمانکم (المآئدۃ ۔ ۸۹)

[4] قال اللہ تعالیٰ: لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان (المآئدۃ ۔ ۸۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمین علی نیۃ المستحلف (صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من حلف بالامانۃ فلیس منا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۰۲۰)

قسموں کو نیکی نہ کرنے کا بہانہ نہ بنائے[1]

جب کسی مقدمے کے دو فریقوں میں سے ہر ایک قسم کھانا چاہے یا قسم کھانے کو ناپسند کرے تو قرعہ اندازی کی جائے[2]

قسم دلانا

اگر کوئی شخص قسم دلائے تو اس کی نیت کے مطابق قسم کھائے، توریہ وغیرہ سے اسے دھوکا نہ دے ہر حالت میں قسم دلانے والے کی نیت کا اعتبار ہو گا[3]

قسم دلانے والے کی قسم کو پورا کرے[4]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم ان تبروا (البقرۃ-۲۲۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کرہ الاثنان الیمین او استحباھا فلیستھما (ابوداؤد-سندہ صحیح-
صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۱۹۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمین علی نیۃ المستحلف (صحیح مسلم)

[4] امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابرار المقسم (صحیح بخاری کتاب الایمان)

تقویٰ اور اس کے متعلقات

تقویٰ کی اہمیت

نوٹ:۔ تقویٰ، دل کی پاکیزگی، خلوص نیت اور دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت وخشیت کے پیدا ہونے کو کہتے ہیں۔

تقویٰ کا مقام دل ہے [۱]

تقویٰ دل کی ایک خاص کیفیت کا نام ہے، جب تک وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی [۲]

جب تک دل میں تقویٰ نہ ہو کوئی شخص ہدایت کے راستہ پر چل کر منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا [۳]

تقویٰ اور ایمان لازم وملزوم ہیں گویا تقویٰ ہی ایمان ہے [۴]

نجات کا دارومدار تقویٰ پر ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی ابدی اور لازوال نعمتوں کا حصول

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب (الحج-۳۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التقوی ھٰھنا (صحیح مسلم کتاب البر باب تحریم ظلم المسلم) قال اللہ عزوجل: اُولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی (الحجرات-۳)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید (ق-۳۷) قال اللہ تعالیٰ: ھٰذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین (اٰل عمران-۱۳۸) قال اللہ عزوجل: وانہ لتذکرۃ للمتقین (الحاقۃ-۴۸)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ذلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین (البقرۃ-۲)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فمن اٰمن واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون (الانعام-۴۸) قال اللہ عزوجل: فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون (الاعراف-۳۵)

تقوای پر موقوف ہے [1]

جنّت ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جن کے دلوں میں تقوای ہے، جنّت کا وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کا دل تقوای سے معمور ہے [2]

سرخروئی وکامیابی اور انجام بخیر کا انحصار تقوای پر ہے [3]

اللہ تعالیٰ کی محبت اور معیت ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جنکے دلوں میں تقوای ہے [4]

اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچنے والی چیز تقوای ہے، بغیر تقوای یعنی خلوص نیت کے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا [5]

اللہ تعالیٰ ان ہی کا دوست و مددگار ہوتا ہے جو تقوای شعار ہوتے ہیں [6]

اللہ تعالیٰ کے ولی وہی ہوتے ہیں جن کے دلوں میں تقوای ہوتا ہے [7]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: للذین اتقوا عند ربھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا وازواج مطھرۃ ورضوان من اللہ، واللہ بصیر بالعباد (آل عمران-۱۵) قال اللہ عزوجل تلک عقبی الذین اتقوا وعقبی الکفرین النار (الرعد-۳۵) قال اللہ تعالیٰ: ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا (مریم-۷۲)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوات والارض اعدت للمتقین (آل عمران-۱۳۳) قال اللہ عزوجل: مثل الجنۃ التی وعد المتقون تجری من تحتھا الانھر اکلھا دائم وظلھا (الرعد-۳۵) قال اللہ عزوجل: مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا انھر من ماءٍ غیر آسن (محمد-۱۵)

[3] قال اللہ عزوجل: والعاقبۃ للتقوٰی (طٰہٰ-۱۳۲) قال اللہ تعالیٰ: والعاقبۃ للمتقین (القصص-۸۳، الاعراف ۱۲۸) قال اللہ تعالیٰ: ان للمتقین مفازًا (النبأ-۳۱) قال اللہ تعالیٰ: والاخرۃ عند ربک للمتقین (الزخرف-۳۵)

[4] قال اللہ تعالیٰ: بلیٰ من اوفیٰ بعھدہٖ واتقیٰ فان اللہ یحب المتقین (آل عمران-۷۶) قال اللہ تعالیٰ: ان اللہ یحب المتقین (التوبۃ-۴و۷) قال اللہ تعالیٰ: واعلموا ان اللہ مع المتقین (البقرۃ-۱۹۴، التوبۃ-۳۶و۱۲۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ: لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم (الحج-۳۷) قال اللہ تعالیٰ: انما یتقبل اللہ من المتقین (المائدۃ-۲۷)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واللہ ولی المتقین (الجاثیۃ-۱۹)

[7] قال اللہ تعالیٰ: الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ○ الذین آمنوا وکانوا یتقون (یونس-۶۲و۶۳)

اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و مرتبہ حاصل کرنے کا دارومدار تقوای پر ہے [۱]
تقوای بہترین زادِ راہ ہے [۲]

تقوای کن چیزوں سے پیدا ہوتا ہے

تقوای، عبادت مثلاً نماز، روزے وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے [۳]

تزکیۂ نفس:
(دل کی وہ کیفیات جن کا حصول تقوی کے لئے ضروری ہے)

دل شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت سے معمور ہو، اللہ تعالیٰ کے برابر کسی سے محبت نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے برابر کسی سے محبت کرنا شرک کی ایک قسم ہے [۴]
اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی سے محبت نہ کرے اور جس کسی سے محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرے [۵]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (الحجرات - ۱۳)
[۲] قال اللہ جل ثناءہٗ: فان خیر الزاد التقوای (البقرۃ - ۱۹۷)
[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ - ۲۱) قال اللہ عزوجل: یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ - ۱۸۳)
[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ (البقرۃ - ۱۶۵)
[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث، من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

کفر میں واپس جانے کو اتنا بُرا سمجھے جتنا بُرا کہ آگ میں گرنے کو سمجھتا ہے ؎۱

دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت پیدا کرے، اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرے، اللہ تعالیٰ ہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے، اللہ تعالیٰ کے ماسوا دوسروں کے ڈر کو دل سے نکال کر پھینک دے ؎۲

اللہ تعالیٰ سے حُسنِ ظن اور اچھی اُمید رکھے، نا امیدی سے دل کو پاک کردے ؎۳

اللہ تعالیٰ کی توحید کو دل کے اندر مضبوطی سے قائم کرے، دل میں کسی قسم کا شرکیہ عقیدہ نہ رکھے ؎۴

قیامت اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا رہے ؎۵

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان ...... من یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار (صحیح بخاری)

؎۲ قال اللہ القوی العزیز: فلا تخشوھم واخشونی (البقرۃ-۱۵۰) قال اللہ عزوجل: فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مؤمنین (التوبۃ-۱۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یاعباد فاتقون (الزمر-۱۶) قال اللہ العزیز الحکیم فلا تخشوا الناس واخشون (المآئدۃ-۴۴)

؎۳ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا (الزمر-۵۳) انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکفرون (یوسف-۸۷) قال اللہ عزوجل ومن یقنط من رحمۃ ربہ الا الضآلون (الحجر-۵۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ عزوجل (صحیح مسلم کتاب الجنۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ انا عند ظن عبدی بی (صحیح بخاری کتاب التوحید)

؎۴ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون ○ (الانعام-۸۲) قال اللہ تعالیٰ: ان الشرک لظلم عظیم (لقمان-۱۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیکن اول ما تدعوھم الی ان یوحدوا اللہ تعالیٰ (صحیح بخاری کتاب التوحید)

؎۵ قال اللہ عزوجل: والذین اٰمنوا مشفقون منھا (الشوریٰ-۱۸) قال اللہ تبارک وتعالیٰ واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا (البقرۃ-۴۸) قال اللہ عزوجل: قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم (الزمر-۱۳)

دل میں رحم وکرم، ترس اور ہمدردی کے جذبات پیدا کرے [1]
دل میں رقت اور نرمی پیدا کرے، دل کو سختی سے دُور رکھے، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے تاکہ دل میں سختی پیدا نہ ہونے پائے [2]
دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف لگن ہو، اس کے احکام کو توجہ اور حضور قلب سے سنے [3]
دل مسجد میں لٹکا رہے یعنی مسجد سے آجانے کے بعد بھی دل کی کیفیت یہ ہو کہ کب نماز کا وقت آئے اور کب مسجد جا کر اپنے معبودِ برحق کے دربار میں حاضری دوں اور اس سے سرگوشی کروں [4]
دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہ پیدا ہونے دے، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے، بھول نہ جائے اور دل کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف جھکا دے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (صحیح بخاری۔ کتاب التوحید) قال اسامۃ کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رسول احدی بناتہ یدعوہ الی ابنہا فی الموت... ففاضت عیناہ فقال لہ سعد یا رسول اللہ ما ھذا قال ھذہ رحمۃ جعلہا فی قلوب عبادہ وانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء (صحیح بخاری کتاب التوحید)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لیجعل ما یلقی الشیطان فتنۃ للذین فی قلوبہم مرض والقاسیۃ قلوبہم (الحج۔ ۵۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فویل للقاسیۃ قلوبہم من ذکر اللہ اولٰئک فی ضلال مبین ۝ اللہ نزل احسن الحدیث کتاباً متشابہا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ (الزمر۔ ۲۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ رفیق یحب الرفق (صحیح مسلم) قال اللہ تعالیٰ: انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم (الانفال۔ ۲)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید ۝ (ق۔ ۳۷) قال اللہ عزوجل: وازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید ھذا ما توعدون لکل اواب حفیظ ۝ من خشی الرحمٰن بالغیب وجاء بقلب منیب (ق۔ ۳۱ تا ۳۳)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ...... رجل قلبہ معلق فی المساجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا صلی یناجی ربہ (صحیح بخاری باب المصلی یناجی ربہ عزوجل فی ابواب مواقیت الصلوٰۃ)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (المنافقون۔ ۹) قال اللہ عزوجل: الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق (الحدید۔ ۱۶)

دل کو اتنا کمزور نہ بنائے کہ بیرونی برائیوں اور شیطانی وسوسوں سے متاثر ہو جائے بلکہ دل کو تمام بیرونی واندرونی برائیوں سے محفوظ و مامون رکھے [1]

دل میں دیانت داری ہو، کھوٹ، دغا و فریب نہ ہو [2]

توکل اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھے، مادی وسائل پر بھروسہ نہ کرے [3]

دل کو بینا بنائے، دل بینا ہی عبرت حاصل کر سکتا ہے، اگر دل اندھا ہو جائے تو پھر عذاب الٰہی کے آثار و نشانات سے کوئی نصیحت حاصل نہیں ہو گی [4]

دل میں حق بات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرے [5]

دل میں جمود نہ پیدا ہونے دے، جذبۂ فعالیت کو پروان چڑھائے [6]

حق کی حمایت اور عدل و انصاف کا جذبہ پیدا کرے، تعصب و عصبیت کو دل سے نکال کر پھینک دے [7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: یوم لا ینفع مال ولا بنون ○ الا من أتی اللہ بقلب سلیم (الشعرآء-٨٨،٨٩)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین (المآئدۃ-٢٣) قال اللہ عزوجل: وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون (التوبۃ-٥١) قال اللہ عزوجل: ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئًا (التوبۃ-٢٥)

[4] قال اللہ تعالیٰ: افلم یسیروا فی الارض فتکون لهم قلوب یعقلون بها او اذان یسمعون بها فانها لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور (الحج-٤٦)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولقد ذرأنا لجهنم کثیرا من الجن والانس لهم قلوب لا یفقهون بها (الاعراف-١٧٩)

[6] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی الصبح والمساء - اللهم انی اعوذ بک من الکسل والهرم (صحیح مسلم)

[7] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان اللہ یأمر بالعدل (النحل-٩٠) قال اللہ عزوجل: اعدلوا هو اقرب للتقوی (المآئدۃ-٨) قال اللہ عزوجل: اذ جعل الذین کفروا فی قلوبهم الحمیۃ حمیۃ الجاهلیۃ (الفتح-٢٦) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ او یدعو الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل فقتلۃ جاهلیۃ وفی روایۃ لیس من امتی (صحیح مسلم)

عاجزی وانکساری پیدا کرے، فخر اور گھمنڈ، تکبّر اور خودستائی سے پرہیز کرے[۱]

جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی چیز اپنے بھائی کے لئے پسند کرے[۲]

زمین و آسمان کی پیدائش اور اپنے انجام پر غور و فکر کرے، آخرت سے لاپرواہ نہ ہو[۳]

اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمین کے امام اور ہر مسلم کے لئے دل میں جذبۂ خیرخواہی ہو[۴]

دل میں کسی مسلم کے لئے نہ حسد ہو نہ بغض[۵]

دل میں خلوص پیدا کرے، ریاء کاری نہ ہو[۶]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ (صحیح مسلم کتاب البر) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر (صحیح مسلم کتاب الایمان) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحیٰ الیّ ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علیٰ احد (صحیح مسلم کتاب الجنۃ)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنہار لاٰیٰت لاولی الالباب ۝ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحٰنک فقنا عذاب النار (آل عمران - ۱۹۰ و ۱۹۱)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا ولا تباغضوا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا رجلا کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا ...... (صحیح مسلم کتاب البر باب النہی عن الشحناء والتہاجر)

[۶] قال اللہ تعالیٰ: ومثل الذین ینفقون اموالہم ابتغاء مرضات اللہ وتثبیتا من انفسہم کمثل جنۃ بربوۃ اصابہا وابل فاٰتت اکلہا ضعفین فان لم یصبہا وابل فطل واللہ بما تعملون بصیر - (البقرۃ - ۲۶۵) قال اللہ تعالیٰ: لنا اعمالنا ولکم اعمالکم ونحن لہ مخلصون (البقرۃ - ۱۳۹)

دل میں ہر کام کو سنت کے مطابق کرنے کی رغبت پیدا کرے [1]

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے راضی رہے [2]

دل میں جو شیطانی وسوسے آئیں انہیں برا سمجھے [3]

دل میں نفاق نہ ہو۔ ایمان لانے کے بعد کسی قسم کا شک نہ کرے، پختہ یقین کے ساتھ ایمان لائے [4]

قناعت اور غناء پیدا کرے، طمع اور حرص کو دل سے نکال دے [5]

دل میں فیاضی اور سخاوت پیدا کرے، بخل کو دل میں جگہ نہ دے [6]

دل میں صبر و استقامت پیدا کرے [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رغب عن سنتی فلیس منی (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[3] جاء ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألوه انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلم به قال وقد وجدتموه قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان (صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وبشر المنافقین بأن لهم عذابا الیما (النساء-۱۳۸) قال اللہ تعالیٰ: انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسوله ثم لم یرتابوا وجاهدوا باموالهم وانفسهم فی سبیل اللہ اولٰئک هم الصّٰدقون (الحجرات-۱۵)

[5] قال اللہ تعالیٰ: الهاکم التکاثر (التکاثر-۱) قال اللہ تعالیٰ: ویل لکل همزة لمزة ○ الذی جمع مالا وعدده ○ (الهمزة- ۱ و ۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار والدرهم والقطیفة والخمیصة (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الغنی عن کثرة العرض ولکن الغنی غنی النفس (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتٰهم اللہ من فضله هو خیرا لهم بل هو شر لهم سیطوقون ما بخلوا به یوم القیٰمة (آل عمران-۱۸۰)

[7] قال اللہ عز وجل: وبشر الصابرین (البقرة-۱۵۵) قال اللہ عز وجل: واستعینوا بالصبر والصلٰوة (البقرة-۴۵)

احساسِ برتری پیدا کرے، یعنی یہ عقیدہ دل میں قائم کرے کہ عزت ایمان والوں کے لئے ہے، ایمان والوں کو جو دین دیا گیا ہے اس سے بہتر دین کسی کے پاس نہیں ہے [1]

احساسِ کمتری کو دل میں جگہ نہ دے، یہ کبھی خیال نہ کرے کہ اسلامی ضابطۂ حیات سے بہتر بھی کوئی ضابطہ ہو سکتا ہے یا ہے، ایسا عقیدہ کفر ہے [2]

دل میں جذبۂ احتیاط پیدا کرے، لاابالیت ولاپرواہی کو دل میں جگہ نہ دے، جس چیز کے حلال یا حرام ہونے میں شبہ پیدا ہو جائے اسے چھوڑ دے [3]

حق کو دل میں نہ چھپائے بلکہ اُسے ظاہر کرے، اسی طرح گواہی کو بھی نہ چھپائے، صاف صاف بیان کر دے [4]

دل میں جذبۂ حیا پیدا کرے، بے حیائی سے نفرت کرے [5]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین (المنافقون ـ ۸) قال اللہ تعالیٰ: واذکروا نعمۃ اللہ علیکم وما انزل علیکم من الکتاب والحکمۃ (البقرۃ ـ ۲۳۱) قال اللہ تعالیٰ: ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرًا کثیرًا (البقرۃ ـ ۲۶۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (آل عمران ـ ۱۱۰) قال اللہ تعالیٰ وکذلک جعلناکم امۃ وسطًا (البقرۃ ـ ۱۴۳)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلال بیّن والحرام بیّن وبینھما مشبہات لا یعلمھا کثیر من الناس فمن اتقی المشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی المشبہات کراع یرعیٰ حول الحمیٰ یوشک ان یواقعہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دع ما یریبک الی ما لا یریبک (رواہ احمد والنسائی والترمذی وسندہٗ صحیح ـ نیل الاوطار جزء ۱ ص ۶۳)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد ما بینہ للناس فی الکتاب اولٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللّٰعنون ○ (البقرۃ ـ ۱۵۹) قال اللہ تعالیٰ: ومن اظلم ممن کتم شھادۃ عندہٗ من اللہ (البقرۃ ـ ۱۴۰) قال اللہ تعالیٰ: ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اٰثم قلبہ (البقرۃ ـ ۲۸۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھے، اللہ تعالیٰ کے بندوں سے حسن ظن رکھے، بدگمانی سے بچے [1] دل میں حق کو تسلیم کرنے کا جذبہ پیدا کرے، ہٹ دھرمی نہ کرے، لوگوں کو حقیر نہ سمجھے [2] گناہ کرکے دل کو زنگ آلود نہ کرے، دل کو پاک وصاف، مزکّیٰ و مصفّیٰ رکھے [3]

متّقی کے اوصاف

جس شخص کے دل میں تقوٰی ہوگا اس میں مندرجہ ذیل اوصاف پائے جائیں گے:۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر، موت کے بعد زندہ ہونے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہونے پر، تقدیر کی بھلائی برائی پر بغیر دیکھے ایمان لانا [4]

(۲) نماز قائم کرنا [5]

(۳) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنا [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ (تبارک وتعالیٰ) انا عند ظن عبدی بی (صحیح بخاری کتاب التوحید) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن ان بعض الظن اثم (الحجرات-۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر قال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنًا ونعلہ حسنۃ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس. (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[3] قال اللہ تعالیٰ: کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون. (المطففین-۱۴) قال اللہ تعالیٰ، قد افلح من تزکّٰی (الاعلیٰ-۱۴) قال اللہ تعالیٰ، قد افلح من زکّٰھا (الشمس-۱۰)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین ۝ الذین یؤمنون بالغیب. ۝ (البقرۃ-۲و۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ وبلقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی ھریرۃ) وفی روایۃ وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ (صحیح مسلم عن عمرؓ) قال اللہ تعالیٰ، والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون (البقرۃ-۴) قال اللہ تعالیٰ: ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتاب والنبیین (البقرۃ-۱۷۷)

[5] قال اللہ تعالیٰ: ویقیمون الصلوٰۃ (البقرۃ-۳)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومما رزقنٰھم ینفقون (البقرہ-۳)

(۴) اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں سرشار ہونا[1]
(۵) اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا[2]
(۶) اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو بیچ کر (یعنی احکامِ الٰہی میں تحریف کرکے) دُنیا کا مال و متاع نہ حاصل کرنا[3]
(۷) عذابِ الٰہی کے ذکر سے عبرت حاصل کرنا[4]
(۸) اپنے مال کو رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں اور غلام کو آزاد کرانے میں صرف کرنا، جب عہد کرنا تو عہد کو پورا کرنا، سختی، تکلیف اور میدانِ کارزار میں استقامت سے کام لینا[5]
(۹) قصاص سے عبرت حاصل کرنا[6]
(۱۰) اگر مرنے کے بعد مال چھوڑے تو دستور و انصاف کے مطابق وارث رشتہ داروں کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کے متعلق وصیت کر جانا[7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: یاَیّھا الناس اعبدوا ربّکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون ۝ (البقرۃ۔ ۲۱)
[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واوفوا بعھدی اوف بعھدکم وایای فارھبون (البقرۃ۔ ۴۰)
[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا وایای فاتقون (البقرۃ۔ ۴۱)
[4] قال اللہ تعالیٰ: ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خٰسئین ۝ فجعلنٰھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین ۝ (البقرۃ۔ ۶۵ و ۶۶)
[5] قال اللہ تعالیٰ: ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملآئکۃ والکتٰب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربٰی والیتٰمٰی والمسٰکین وابن السبیل والسآئلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصٰبرین فی الباسآء والضرآء وحین الباس اولٰئک الذین صدقوا واُولٰئک ھم المتقون (البقرۃ۔ ۱۷۷)
[6] قال اللہ تعالیٰ: ولکم فی القصاص حیٰوۃ یاولی الالباب لعلکم تتقون (البقرۃ۔ ۱۷۹)
[7] قال اللہ تعالیٰ: کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا ن الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین (البقرۃ۔ ۱۸۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وصیۃ لوارث (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وسندہ حسن ولہ شاھد عن عمرو بن خارجۃ عند احمد والنسائی والترمذی وصححہ۔ بلوغ الامانی جز نمبر ۱۵ ص ۱۸۸)

(۱۱) رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا[1]

(۱۲) روزوں کے حدود و شرائط کو پورا کرنا، روزوں کے حدود کے قریب بھی نہ جانا[2]

(۱۳) حرمت والے مہینوں کی حُرمت کا لحاظ رکھنا، اگر کوئی شخص یا قوم زیادتی کرے تو اس پر اسی کے مثل زیادتی کرنا۔ زیادتی میں بڑھ نہ جانا[3]

(۱۴) حج کو جائے تو زادِ راہ ساتھ لے کر جانا[4]

(۱۵) مطلقہ عورت کو رخصت کرتے وقت دستور کے مطابق کچھ مال دینا[5]

(۱۶) خوشحالی ہو یا تنگ دستی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، غصہ کو پی جانا، لوگوں کے قصور کو معاف کرنا، اگر کوئی گناہ یا بے حیائی کا کام ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا اور جان بُوجھ کر اس گناہ پر اصرار نہ کرنا[6]

[1] قال اللہ تعالیٰ: یٰایہا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ۔۱۸۳)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی الیل ولا تباشروھن وانتم عٰکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوھا کذٰلک یبین اللہ اٰیٰتہ للناس لعلھم یتقون (البقرۃ۔۱۸۷)

[3] قال اللہ تعالیٰ: الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمٰت قصاص فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین (البقرۃ۔۱۹۴) قال اللہ تعالیٰ: قل قتال فیہ کبیر (البقرۃ۔۲۱۷)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وتزودوا فان خیر الزاد التقویٰ (البقرۃ۔۱۹۷)

[5] قال اللہ تعالیٰ: وللمطلقٰت متاع بالمعروف حقا علی المتقین (البقرۃ۔۲۴۱)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وسارعوا الیٰ مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین ○ الذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ○ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علیٰ ما فعلوا وھم یعلمون (آل عمران۔۱۳۳ تا ۱۳۵)

(۱۷) جان ومال کی قربانی دینے میں دریغ نہ کرنا، دشمنانِ دین کی دل خراش باتوں پر صبر کرنا[1]

(۱۸) سچی، معقول، انصاف پر مبنی اور برائیوں کا سدباب کرنے والی بات کرنا اور انصاف کرنا[2]

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا[3]

(۲۰) جب شیطان دل میں کوئی وسوسہ پیدا کرے تو فوراً ہوشیار ہو جانا[4]

(۲۱) کافروں سے جو عہد کرنا اسے پورا کرنا اور اس وقت تک پورا کرنا جب تک وہ اپنا عہد پورا کرتے رہیں، اسی میں کسی قسم کا قصور نہ کریں اور نہ مسلمین کے خلاف کسی کی مدد کریں[5]

(۲۲) جان ومال سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا[6]

(۲۳) سچ بیان کرنا اور سچ کی تصدیق کرنا[7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرًا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور (آل عمران - ۱۸۶)

[2] قال اللہ تعالیٰ: فلیتقوا اللہ ولیقولوا قولاً سدیدًا (النساء - ۹) قال اللہ تعالیٰ: اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی (المائدۃ - ۸)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ورحمتی وسعت کل شیء فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ھم بایٰتنا یؤمنون ○ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم (الاعراف - ۱۵۶،۱۵۷)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ان الذین اتقوا اذا مسھم طٰئف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون (الاعراف - ۲۰۱)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئًا ولم یظاھروا علیکم احدًا فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم ان اللہ یحب المتقین ○ (التوبۃ - ۴) قال اللہ عزوجل: فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم ان اللہ یحب المتقین (توبۃ - ۷)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین (التوبۃ - ۴۴)

[7] قال اللہ تعالیٰ: والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ھم المتقون (الزمر - ۳۳)

تقویٰ کے نتائج اور برکات

تقویٰ کی بدولت انسان ہدایت کے راستہ پر چل کر منزلِ مقصود تک پہنچتا ہے گویا ہدایت کا دارومدار تقویٰ پر ہے [۱]

اللہ تعالیٰ کے ہاں تقویٰ ہی پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ اہلِ تقویٰ ہی کے اعمال قبول کرتا ہے گویا قبولیت اعمال کا دارومدار تقویٰ پر ہے [۲]

آخرت کی بھلائی اہلِ تقویٰ کے لئے ہے [۳]

اللہ تعالیٰ کی رحمت اہل تقویٰ کے لئے ہے [۴]

امتیاز اور مغفرت اہلِ تقویٰ کے لئے ہے [۵]

جنت متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے اور جنت کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے [۶]

کامیابی متقیوں کے لئے ہے [۷]

متقی ہی اللہ کے ولی ہوتے ہیں [۸]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: ھدی للمتقین ○ (البقرۃ۔۲)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم (الحج۔۳۷) قال اللہ تعالیٰ: انما یتقبل اللہ من المتقین (المائدۃ۔۲۷)

[۳] قال اللہ عزوجل: والعاقبۃ للمتقین (الاعراف۔۱۲۸)

[۴] قال اللہ ذوالجلال والاکرام: ورحمتی وسعت کل شیء فسا کتبھا للذین یتقون و یؤتون الزکوٰۃ والذین ھم بآیاتنا یؤمنون (الاعراف۔۱۵۶)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یآیھا الذین اٰمنوآ ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیاٰتکم ولیغفرلکم واللہ ذوالفضل العظیم (الانفال۔۲۹)

[۶] قال اللہ تعالیٰ: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین ○ (آل عمران۔۱۳۳) قال اللہ تعالیٰ مثل الجنۃ التی وعد المتقون (محمد۔۱۵)

[۷] قال اللہ تعالیٰ: ان للمتقین مفازا (النبأ۔۳۱)

[۸] قال اللہ تعالیٰ: الآ ان اولیآء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ○ الذین اٰمنوا وکانوا یتقون ○ (یونس۶۲،۶۳)

اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے [1]

تقویٰ کی بدولت اللہ تعالیٰ مصائب سے نجات کی صورت پیدا کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے رزق ملنے کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا [2]

تقویٰ کی بدولت اللہ تعالیٰ کام میں آسانی پیدا کر دیتا ہے [3]

تقویٰ سے فلاح نصیب ہوتی ہے [4]

اہلِ تقویٰ کو دوزخ سے بچا لیا جائے گا [5]

تقویٰ کی بدولت گناہ معاف ہوتے ہیں اور اجرِ عظیم ملتا ہے [6]

اللہ تعالیٰ کی معیّت اور رفاقت تقویٰ سے ہی حاصل ہوتی ہے [7]

اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے [8]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واللہ ولی المتقین (الجاثیۃ۔۱۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ○ ویرزقہ من حیث لا یحتسب (الطلاق۔۲،۳)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرًا (الطلاق۔۴)

[4] قال اللہ تعالیٰ: قد افلح من تزکی (الاعلیٰ۔۱۴) قال اللہ تعالیٰ: قد افلح من زکّٰھا (الشمس۔۹)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فانذرتکم نارًا تلظّٰی ○ لا یصلٰھآ الا الاشقیٰ ○ الذی کذب و تولّٰی ○ وسیجنّبھا الاتقیٰ ○ (اللیل۔۱۴ تا ۱۷)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیٔاتہ ویعظم لہٗ اجرًا ○ (الطلاق۔۵)

[7] قال اللہ تعالیٰ: واعلموا ان اللہ مع المتقین (التوبۃ۔۳۶)

[8] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان اللہ یحب المتقین (التوبۃ۔۷)

خادم اور غلام اور ان کے متعلقات

خادم اور غلام کے حقوق

اگر خادم کھانا پکا کر لائے تو اس کو اپنے ساتھ کھلائے، اگر کھانا کم ہو تو ایک دو لقمے ہی اس کے ہاتھ میں رکھ دے۔[۱]

اگر خادم کوئی غلط کام کرے تو اس کو ایک دن میں ستر بار معاف کرے یعنی کثرت سے معاف کرے۔[۲]

جب کسی خادم کو لائے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ[۳]

ترجمہ:- اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور اس خیر کو طلب کرتا ہوں جس خیر پر تو نے اُسے پیدا کیا ہے اور میں اس کی بُرائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس بُرائی پر تو نے اُسے پیدا کیا ہے۔

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم خادمہ بطعامہ فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ لقمۃ او لقمتین او اکلۃ او اکلتین فانہ ولی علاجہ (صحیح بخاری کتاب العتق وفضلہ) وفی روایۃ فلیقعدہ معہ فلیأکل فان کان الطعام مشفوھًا قلیلا فلیضع فی یدہٖ منہ اکلۃ او اکلتین (صحیح مسلم)

[۲] قال رجل یا رسول اللہ کم اعفوا عن الخادم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل یوم سبعین مرۃ (رواہ احمد وابوداؤد ورجالہ ثقات۔ بلوغ جزء ۱۴ صـ ۱۵۲) وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ جلد اوّل جزء ۵ صـ ۲۵۶)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افاد احدکم امرأۃ او خادما او دابۃ فلیأخذ بناصیتھا ولیقل اللّٰھم...... (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ واللفظ لہ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صـ ۲۱۴ و ۲۱۵)

آقا کو چاہیئے کہ غلام کو اپنا بھائی سمجھے، اس کو وہی کھلائے جو خود کھائے، وہی پہنائے جو خود پہنے اور اس سے ایسے کام کے لئے نہ کہے جو اس سے نہ ہو سکے یا مشکل سے ہو سکے، اگر کہے تو (اس کام میں) اس کی مدد کرے [1]

اگر غلام کو بے قصور طمانچہ مارے یا سزا دے تو اُسے آزاد کر دے [2]

اگر غلام کو کسی قصور پر مارے تو یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے بہ نسبت اس قدرت کے جو میں اس پر رکھتا ہوں، یعنی غلام کو بے دردی کے ساتھ نہ مارے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ زیادتی کرے، اگر زیادتی کر بیٹھے تو اسے آزاد کر دے ورنہ دوزخ میں جائے گا [3]

غلام کے منہ پر ہرگز نہ مارے [4]

غلام کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی نہ کرے [5]

غلام کے ساتھ نیکی کرے [6]

غلام سے پردہ نہیں ہے [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوانکم خولکم جعلهم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه مما یلبس ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم ما یغلبهم فاعینوهم (صحیح بخاری کتاب العتق وفضله ورواہ مسلم نحوہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ضرب غلاما له حدا لم یأته او لطمه فان کفارته ان یعتقه (صحیح مسلم)

[3] عن ابی مسعود قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا مسعود للہ اقدر علیک منک علیه فالتفت فاذا هو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت هو حر لوجه اللہ فقال اما لو لم تفعل للفحتک النار (صحیح مسلم)

[4] نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجه (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا منان ولا سیئ الملکة (رواہ احمد والترمذی وسندہ حسن - بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۰۳)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وبالوالدین احسانا ...... وما ملکت ایمانکم (النساء - ۳۶)

[7] قال اللہ تعالیٰ: ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن .... او ما ملکت ایمانهن (النور - ۳۱)

تین اوقات (یعنی قبل نمازِ فجر، دوپہر کے وقت اور بعد نمازِ عشاء) کے علاوہ غلام بغیر اجازت اپنے آقا کے ہاں آسکتا ہے[۱]

نیک غلاموں اور لونڈیوں کا نکاح کرا دے[۲]

لونڈی کے مالک کی اجازت سے لونڈی سے نکاح کرے[۳]

لونڈی سے نکاح کرے تو دستور کے مطابق مہر ادا کرے[۴]

شادی شدہ لونڈی اگر کوئی بے حیائی کا کام کرے تو اس کو آزاد عورتوں کی سزا کی نصف سزا دے[۵]

اگر کافر عورت میدانِ جنگ میں قید ہو جائے تو باوجود اس بات کے کہ اس کا شوہر دار الحرب میں زندہ ہو آقا اس سے صحبت کر سکتا ہے[۶]

اگر کوئی شخص غلام کو قتل کرے یا خصی کرے تو اس کو قتل کے بدلے قتل کیا جائے، خصی کرنے کے قصاص میں خصی کیا جائے[۷]

اگر غلام موافقت نہ کرے تو اسے بیچ دے لیکن اسے تکلیف نہ پہنچائے[۸]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: لیستأذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلٰث مرّات من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ ومن بعد صلوٰۃ العشاء (النور-۳۲)

[۲] قال اللہ تعالیٰ: وَاَنْکِحُوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامآئکم (النور-۳۲)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: فانکحوھن باذن اھلھن (النسآء-۲۵)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: واٰتوھن اجورھن بالمعروف (النسآء-۲۵)

[۵] فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب (النسآء-۲۵)

[۶] قال اللہ تعالیٰ: والمحصنٰت من النسآء الا ما ملکت ایمانکم (النسآء-۲۴)

[۷] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدًا قتلناہ ومن جدع عبدًا جدعناہ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۷، ص ۱۲)

[۸] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لایلائمکم من خدمکم فبیعوا ولا تعذبوا خلق اللہ عزوجل (رواہ احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۴۷ وسندہ صحیح)

غلام کو گالی نہ دے، اُسے عار نہ دلائے [1]

غلام یا لونڈی پر تہمت نہ لگائے [2]

لونڈی اور اس کے بچے میں تفریق نہ کرے، نہ دو غلاموں میں جو ایک دوسرے کے بھائی ہوں تفریق کرے یعنی ایک کو دوسرے سے علیحدہ نہ کرے [3]

لونڈی اگر قبضہ میں آئے اور وہ حاملہ ہو تو اس سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اگر حاملہ نہ ہو تو اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک ایک اذیت ماہانہ نہ گذر جائے [4]

آقا کو چاہیئے کہ غلام کو عبد نہ کہے اور نہ لونڈی کو امۃ کہے بلکہ میرا بچہ، میری بچی، میرا لڑکا، میری لڑکی کہے، نہ غلام کو چاہیئے کہ وہ اپنے آقا کو رب کہے یا مولا کہے بلکہ سید کہے [5]

لونڈی کی اچھی طرح تربیت کرے، اسے تعلیم دے اگر اُسے آزاد کر کے نکاح کرے تو زیادہ بہتر ہے [6]

---

[1] قال ابوذر انہ کان بینی وبین رجل کلام وکانت امہ اعجمیۃ فعیرتہ بامہ فشکانی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم...... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر انک امرؤ فیک جاھلیۃ ھم اخوانکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فاطعموھم مما تاکلون...... (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قذف مملوکہ یقام علیہ الحد یوم القیٰمۃ الا ان یکون کما قال (صحیح بخاری وصحیح)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرق بین والدۃ وولدھا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ یوم القیٰمۃ (رواہ الترمذی واحمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۵ صـ ۵۲) عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع غلامین اخوین فبعتھما ففرقت بینھما فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادرکھما فارجعھما ولا تبعھما الا جمیعًا (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۵ صـ ۵۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبی اوطاس لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر حامل حتی تحیض حیضۃ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ حسن۔ نیل الاوطار جزء ۶ صـ ۲۵۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقل احدکم عبدی، امتی ولیقل فتای وفتاتی وغلامی (صحیح بخاری) وفی روایۃ کلکم عبید اللہ وکل نساءکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی (صحیح مسلم) وفی روایۃ لا یقل العبد ربی ولیقل سیدی وفی روایۃ لا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ عزوجل (صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل کانت عندہ ولیدۃ فعلمھا فاحسن تعلیمھا وادبھا فاحسن تادیبھا واعتقھا وتزوجھا فلہ اجران (صحیح بخاری کتاب العتق وکتاب النکاح)

آقا کے حقوق

غلام کو بھاگنا نہیں چاہیئے، اگر وہ ایسا کرے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی ؎۱

غلام کو چاہیئے کہ آقا کی خیر خواہی کرے، جو غلام آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرے اس کو دوہرا اجر ملے گا ؎۲

غلام کو چاہیئے کہ آقا کے مال کی نگرانی کرے ؎۳

غلام کو چاہیئے کہ اپنے آقا کو میرا رب نہ کہے، نہ میرا مولا کہے بلکہ میرا سید کہے ؎۴

لونڈی اور غلام کو آزاد کرنا

لونڈی اور غلام کو آزاد کرانے میں اپنا روپیہ خرچ کرے ؎۵

جو شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ دے تو کفارہ میں ایک مؤمن غلام یا لونڈی آزاد کرے ؎۶

جو شخص قسم کھائے تو قسم توڑنے پر کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے ؎۷

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابق العبد لم تقبل لہ صلوٰۃ (صحیح مسلم)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبد اذا نصح سیدہ واحسن عبادۃ ربہ کان لہ اجرہ مرتین (صحیح بخاری کتاب العتق وصحیح مسلم)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعبد راع علی مال سیدہ وھو مسئول منہ (صحیح بخاری)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایۃ ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ عزوجل (صحیح مسلم)

؎۵ قال اللہ تعالیٰ: وآتی المال علی حبہ ذوی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل والسآئلین وفی الرقاب (البقرۃ۔ ۱۷۷)

؎۶ قال اللہ تعالیٰ: والذین یظٰھرون من نسآءھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ من قبل ان یتمآسّا (المجادلۃ۔ ۳)

؎۷ قال اللہ عزوجل: لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ (المآئدۃ۔ ۸۹)

کسی مؤمن کو غلطی سے قتل کردے تو کفارہ میں ایک مؤمن غلام آزاد کرے۔ خواہ وہ مؤمن جس کو قتل کیا ہے دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو یا کسی ایسی دشمن قوم کا فرد ہو جس سے مسلمین کا معاہدہ ہو [1]

سورج گرہن ہو تو غلام آزاد کرے [2]

رمضان کا روزہ قصدًا توڑ دے تو غلام آزاد کرے [3]

اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں پھر ایک شخص اس غلام کو اپنے حصہ کی حد تک آزاد کردے تو اس پر لازم ہے کہ اگر اس کے پاس اس کی قیمت کے برابر مال ہے تو اسے پورا آزاد کرادے، اس کی قیمت کا عدل کے ساتھ اندازہ لگایا جائے اور شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دے دی جائے، اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر اس کو اس حد تک آزاد سمجھا جائے جس حد تک وہ آزاد کردیا گیا ہے [4] یا

غلام سے اس کی بقیہ قیمت کے برابر مزدوری کرالی جائے اور شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دے دی جائے لیکن غلام پر مزدوری کرنے کے لئے جبر نہ کیا جائے [5]

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو اپنی موت کے بعد آزاد کردے تو وہ کرسکتا ہے بشرطیکہ اس کے پاس اور مال ہو اور اس پر قرض نہ ہو، اگر اسکے پاس مال نہ ہو یا قرض ہو تو اسے بیچ کر اپنے اوپر خرچ کرے اور قرضہ ادا کرے [6]

---

[1] قال اللہ عزوجل: ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبة مؤمنة (النساء - ۹۲) وقال اللہ عزوجل: فان کان من قوم عدو لکم وھو مؤمن فتحریر رقبة مؤمنة وان کان من قوم بینکم وبینھم میثاق فدیة مسلمة الی اھلہ وتحریر رقبة مؤمنة (النساء - ۹۲)

[2] امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقة فی کسوف الشمس (صحیح بخاری)

[3] قال رجل یا رسول اللہ وقعت علی امرأتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبة تعتقھا (صحیح بخاری) وفی روایة وقع علی امرأتہ فی رمضان (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا لہ فی مملوك فعلیہ عتقہ کلہ ان کان لہ مال یبلغ ثمنہ فان لم یکن لہ مال یقوم علیہ قیمة عدل فاعتق منہ ما اعتق (صحیح بخاری کتاب العتق وفضلہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا قوم علیہ فاستسعی بہ غیر مشقوق علیہ (صحیح بخاری)

[6] اعتق رجل عبدًا لہ عن دبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الك مال غیرہ؟ قال لا، .... فباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثمانمائة درھم ...... فدفعھا الیہ ثم قال ابدأ بنفسك فتصدق علیھا (صحیح مسلم ورواہ البخاری نحوہ) وفی روایة کان محتاجًا وعلیہ دین فباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثمانمائة درھم فاعطاہ و قال اقض دینك (رواہ النسائی وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۵ صہ ۳۲۶)

مفلس آدمی موت کے وقت اپنے تمام غلام آزاد نہیں کر سکتا، قرعہ ڈال کر غلاموں کی صرف تہائی تعداد آزاد کرے لہ

اگر غلام یہ چاہے کہ وہ کچھ مال کما کر مالک کو دے دے اور مالک اسے آزاد کر دے تو مالک کو اس کی یہ شرط منظور کر لینی چاہیئے بشرطیکہ مالک کو یہ یقین ہو کہ یہ آزادی اس کے حق میں بہتر ہوگی، مالک اور غلام کے مابین اس معاملہ کو کتابت کہتے ہیں ٢ہ

مکاتب غلام کو بیچا جا سکتا ہے، اگر کوئی شخص چاہے کہ زر کتابت ادا کر کے غلام کو خرید لے اور پھر آزاد کر دے تو ایسا کرنا جائز ہے ٣ہ

جب زر کتابت طے ہو جائے تو مالک اور دوسرے لوگوں کو اپنے مال میں سے اس غلام کی امداد کرنی چاہیئے ٤ہ

مالک ہونے سے پہلے غلام کو آزاد نہ کرے ٥ہ

غلام کو اس شرط پر بھی آزاد کیا جا سکتا ہے کہ وہ کسی خاص شخص کی خدمت کرے ٦ہ

اگر کوئی شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ مملوک خود بخود آزاد ہو جائے گا ٧ہ

لہ ان رجلاً اعتق ستة مملوکین له عند موته لم یکن له مال غیرهم فدعا بهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجزأهم ثلاثا ثم اقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة وقال له قولا شدیدًا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

٢ہ قال اللہ تعالیٰ: والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوهم ان علمتم فیهم خیرًا (النور ـ ٣٣)

٣ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشة ابتاعی فاعتقی (صحیح بخاری کتاب العتق)

٤ہ قال اللہ تعالیٰ: وآتوهم من مال اللہ الذی آتاکم (النور ـ ٣٣)

٥ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عتق الا بعد ملک (رواہ الحاکم وسندہ صحیح ـ نیل الاوطار جزء ٦ صہ ٢٠٣)

٦ہ عن سفینة قال اعتقتنی ام سلمة وشرطت علی ان اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما عاش (رواہ احمد وروی نحوہ ابوداؤد والنسائی وسندہ لا بأس بہ ـ نیل الاوطار جزء ٦ صہ ٦٩ وسندہ جید ـ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ٢/١٠١٥)

٧ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک ذا رحم محرم فهو حر (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح ـ بلوغ جزء ١٤ صہ ١٥١)

آزاد کردہ غلام کی میراث (بطور عصبہ) اس شخص کا حق ہے جس نے اُسے آزاد کیا تھا۔ [1]

اگر غلام دار الحرب سے بھاگ کر دار الاسلام آجائے اور اسلام قبول کرلے تو وہ آزاد ہو جائے گا، اُسے اُس کے مالکوں کے حوالہ نہ کیا جائے۔ [2]

جس لونڈی سے بچہ پیدا ہو جائے تو وہ لونڈی نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے، اور نہ ورثہ میں تقسیم کی جائے گی، مالک اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے لیکن اس کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہو جائے گی۔ [3]

مدبّر غلام

نوٹ:۔ مدبّر وہ غلام ہے جس کے متعلق آقا یہ کہدے کہ اس کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہے۔

اگر کوئی شخص مفلس اور مقروض ہو تو اس کے مدبّر غلام کو بیچ کر قرضہ ادا کر دیا جائے اور باقی رقم اس شخص کو دے دی جائے کہ وہ اپنے مصارف میں لائے۔ [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] خرج عبدان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ قبل الصلح فکتب الیہ موالیھم....... ابی ان یردھم وقال ھم عتقاء اللہ عزوجل (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع امھات الاولاد وقال لا یبعن ولا یوھبن ولا یورثن یستمتع بھا سیدھا ما دام حیًا فاذا مات فھی حرۃ (رواہ الدار قطنی عن ابن عمر جزء ۲ صہ ۴۸۱ و رواۃ ثقات۔ نیل جزء ۶ صہ ۸۴ وسندہ صحیح)

[4] اعتق رجل عبدا لہ عن دبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلک مال غیرہ قال لا..... فباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثمانمائۃ درھم........ فدفعھا الیہ ثم قال ابدأ بنفسک فتصدق علیھا (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ) وفی روایۃ کان محتاجًا وعلیہ دین فباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثمانمائۃ درھم فاعطاہ وقال اقض دینک (رواہ النسائی وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۵ صہ ۳۲۶)

مکاتَب غلام

نوٹ:۔ مکاتَب وہ غلام ہے جو اپنے مالک سے کسی مقررہ رقم کما کر دینے کے بعد آزادی کا معاہدہ کرلے۔

اگر کوئی غلام اپنے مالک سے مکاتبت کی درخواست کرے تو اگر مالک اس میں اس کی بہتری سمجھے تو ضرور مکاتبت کرلے [۱]

ہر شخص جس کے پاس مال ہو اس مکاتب غلام کی امداد کرے [۲]

مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس پر زر کتابت کی کچھ بھی رقم باقی ہے [۳]

جب مکاتَب کے پاس اتنی رقم ہو جائے کہ اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی کے لئے کافی ہو تو اس کی مالکہ کو اس مکاتَب غلام سے پردہ کرنا چاہیئے [۴]

مکاتَب غلام کو خرید کر آزاد کیا جا سکتا ہے [۵]

مکاتَب غلام کا وارث (بطور عصبہ) وہی ہو گا جس نے اُسے آزاد کیا تھا [۶]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرًا (النور ۔۳۳)

[۲] قال اللہ تعالیٰ: وآتوھم من مال اللہ الذی آتٰکم (النور ۔۳۳)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المکاتب عبد ما بقی علیہ من مکاتبتہ درھم (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو وروی نحوہ الترمذی واحمد وسندہٗ صحیح بلوغ جزء ۱۴ صـ ۱۶۰)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لاحداکن مکاتب فکان عندہ ما یؤدی فلتحتجب منہ (رواہ احمد عن ام سلمۃ وروی نحوہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۴ صـ ۱۶۰)

[۵] قالت عائشۃ اشتریت بریرۃ (وھی مکاتبۃ) فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتریھا فان الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری، کتاب الفرائض)

[۶] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتریھا فان الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری)

صدقات اور ان کے متعلقات

صدقہ دینا

صدقہ دینے کے بعد صدقہ لینے والے پر احسان نہ رکھے۔ نہ اسے کسی قسم کی تکلیف پہنچائے [۱]
صدقہ پاک کمائی میں سے دے، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنی محبوب اور پسندیدہ چیز دے۔ ردّی، ناکارہ اور ناپسندیدہ چیز نہ دے [۲]
آسودگی اور تنگدستی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیتا رہے [۳]
اتنا نہ دے کہ خود کے پاس کچھ نہ رہے پھر وہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جائے [۴]
اگر اقرباء یا مساکین سے کوئی غلطی ہو جائے تو ان کو معاف کردے اور جو کچھ انہیں دیتا ہے دیتا رہے، دینا بند نہ کرے [۵]
صدقات کی ابتداء اپنے اہل وعیال سے کرے [۶]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ (البقرۃ - ۲۶۴)
[۲] قال اللہ تعالیٰ: انفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون (البقرۃ - ۲۶۷) قال اللہ عزوجل: لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون (آل عمران - ۹۲)
[۳] قال اللہ تعالیٰ: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء (آل عمران - ۱۳۳ و ۱۳۴)
[۴] قال اللہ عزوجل: ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملوما محسورا (بنی اسرائیل - ۲۹)
[۵] قال اللہ تعالیٰ: ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربیٰ والمساکین والمہاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا (النور - ۲۲)
[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابدأ بمن تعول (صحیح مسلم)

غنی کو چاہیئے کہ صدقہ نہ لے اور نہ وہ شخص لے جو کمانے کے قابل ہو۔[۱]

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گِن گِن کر نہ دے ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گِن گِن کر دے گا۔[۲]

بہتر یہ ہے کہ صدقہ ایسی حالت میں دے کہ تندرست ہو، زندگی کی اُمید ہو، مال کی حرص ہو، فقر کا اندیشہ ہو اور تونگری کی خواہش ہو۔[۳]

صدقہ دے کر واپس نہ لے اور نہ اسے خریدے، البتہ باپ اپنی اولاد سے عطیہ واپس لے سکتا ہے۔[۴]

مسکین کو کچھ نہ کچھ ضرور دے، اگر کچھ نہ ہو تو جلا ہوا کھُر ہی دے دے۔[۵]

بہتر یہ ہے کہ صدقہ عموماً چھپا کر دے۔[۶]

جو شخص اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر مانگے اُسے ضرور کچھ دے۔[۷]

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ $\frac{۳}{۱۱۴}$ وروی الحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{۹}{۹۱}$) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحظ فیہا لغنی ولقوی مکتسب (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ $\frac{۳}{۱۱۵}$)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحصی فیحصی اللہ علیک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۳۔ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أی الصدقۃ اعظم اجراً قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشترہ ولا تعد فی صدقتک (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرجع احد فی ھبتہ الا الوالد عن ولدہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

۵۔ عن ام بجید قالت، قلت یا رسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصححہ)

۶۔ قال اللہ تعالیٰ: وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم (البقرۃ۔ ۲۷۱)

۷۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سألکم بوجہ اللہ فاعطوہ (رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{۹}{۱۲۷}$) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس: رجل یسئل باللہ ولا یعطی بہ (رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۱}{۶۰۴}$)

سوال کرنا

غنی اور ایسا شخص جو کمانے کے قابل ہو اسے سوال نہیں کرنا چاہیئے [۱]
سائل کو چاہیئے کہ چمٹ کر سوال نہ کرے بلکہ جہاں تک ہو سکے سوال سے بچے [۲]
بغیر سوال اور لالچ کے اگر مال ملے تو لے لے، ردّ نہ کرے [۳]
مال کے علاوہ کسی اور چیز کے متعلق بھی کسی سے سوال نہ کرے [۴]
جس شخص کے پاس ۵۰ درہم یا اس کی قیمت کے برابر سونا ہو وہ ہرگز سوال نہ کرے [۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۲/۱۱۵) وفی روایۃ لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ $\frac{۲}{۱۱۵}$) وروی الحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{۹}{۹۱}$)

[۲] قال اللہ تعالٰی: للفقرآء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماھم لا یسئلون الناس الحافا (البقرۃ۔ ۲۷۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسکین المتعفف وفی روایۃ لا یسال الناس (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال المسئلۃ باحدکم حتی یلقی اللہ ولیس فی وجہہ مزعۃ لحم (صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسک (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسئلوا الناس شیئا (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ عن عوف بن مالکؓ)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیمۃ ومسألتہ فی وجہہ خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ وما یغنیہ؟ قال خمسون درھما او قیمتہا من الذھب (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۱}{۵۲۸}$)

سوال تین آدمیوں کے لئے حلال ہے، وہ تین آدمی یہ ہیں:۔

۱ وہ شخص جس پر قرضہ کا بوجھ ہو تو وہ اپنے قرضے کی ادائیگی کی حد تک سوال کر سکتا ہے۔

۲ وہ شخص جس پر کوئی آفت آگئی اور اس کا مال ضائع ہو گیا تو اس کو اس وقت تک سوال کرنا جائز ہے جب تک اس کو گزارہ کے لئے مال نہ مل جائے۔

۳ وہ شخص جو فاقہ میں مبتلا ہو اور اس کی قوم کے تین ذی عقل آدمی تصدیق کریں کہ وہ واقعی فاقہ سے ہے تو وہ سوال کر سکتا ہے مگر اس وقت تک جب تک اس کو گزارہ کے لئے مال نہ مل جائے۔

ان تین آدمیوں کے علاوہ جو سوال کرتا ہے وہ حرام کھاتا ہے[1]

خزانچی

خزانچی کو چاہیئے کہ امانت میں خیانت نہ کرے، جو حکم اس کو ملے اس کے مطابق خوشدلی کے ساتھ رقم ادا کرے، ایسی صورت میں اُسے بھی صدقہ دینے کا ثواب ملے گا[2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسألۃ لا تحل الا لاحد ثلاثۃ: رجل تحمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اصابتہ جائحۃ اجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ فاقۃ حتی یقوم ثلاثۃ من ذوی الحجا من قومہ لقد اصابت فلانا فاقۃ فحلت لہ المسئلۃ حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش فما سواھن من المسألۃ سحتا یا کلہا صاحبہا سحتا (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخازن المسلم الامین الذی ینفذ ما امر بہ فیعطیہ کاملا موفرا طیبۃ بہ نفسہ فید فعہ الی الذی امر لہ بہ احد المتصدقین (صحیح مسلم)

قرض اور اس کے متعلّقات

قرض

جب میعاد معین کے لئے قرض دینے یا لینے کا ارادہ کرے تو اُسے لکھ لے [1]

قرض دار کو چاہیئے کہ وہ تحریر لکھوائے [2]

کاتب کو لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے [3]

اگر قرض دار لکھوانے کے قابل نہ ہو، یا کمزور ہو یا بے وقوف ہو تو اس کے ولی کو چاہیئے کہ وہ عدل و انصاف کے ساتھ تحریر لکھوائے [4]

قرض کی دستاویز پر اپنی پسند کے دو مَردوں کو گواہ کر لے، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ کر لے [5]

گواہوں کو جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہ آنے سے انکار نہ کریں [6]

اور گواہی کو چھپائیں نہیں [7]

---

[1] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ: اذا تداینتم بدین الی اجلٍ مسمی فاکتبوہ (البقرۃ - ۲۸۲)

[2] قال اللّٰہ عزوجل: ولیملل الذی علیہ الحق (البقرۃ - ۲۸۲)

[3] قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا یأب کاتب ان یکتب کما علمہ اللّٰہ فلیکتب (البقرۃ - ۲۸۲)

[4] قال اللّٰہ تعالیٰ: فان کان الذی علیہ الحق سفیھا او ضعیفا او لا یستطیع ان یمل ھو فلیملل ولیہ بالعدل (البقرۃ - ۲۸۲)

[5] قال اللّٰہ تعالیٰ: واستشھدوا شھیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشھدآء (البقرۃ - ۲۸۲)

[6] قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا یأب الشھدآء اذا ما دعوا (البقرۃ - ۲۸۲)

[7] قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا تکتموا الشھادۃ (البقرۃ - ۲۸۳)

قرض تھوڑا ہو یا بہت لکھ لیا جائے [1]

اگر سفر کی وجہ سے کاتب دستیاب نہ ہو تو قرض دار کو چاہیئے کہ قرض خواہ کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دے [2]

قرض دار حضر میں بھی کسی چیز کو رہن رکھ سکتا ہے [3]

قرض دار کو چاہیئے کہ دینے کی نیت رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دے گا، کسی کے مال کو تلف کرنے یا ادا نہ کرنے کی نیت نہ رکھے ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو ضائع کر دے گا [4]

قرضدار کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی بحسن وخوبی کرے، اگر کوئی جانور قرض لیا ہو اور قرض کی ادائیگی کے وقت اس جیسا جانور نہ ملے تو اس سے بہتر جانور دے دے [5]

مال دار آدمی قرض کی ادائیگی میں قطعاً دیر نہ کرے، یہ ظلم ہے [6]

مرتے وقت قرض دار کے پاس اتنا مال ہونا چاہیئے کہ مرنے کے بعد اس کا قرض ادا ہو سکے [7]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تسئموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا (البقرۃ۔۲۸۲)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرھن مقبوضۃ (البقرۃ۔۲۸۳)

[3] اشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما من یہودی الی اجل ورھنہ درعا۔ (صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض وصحیح مسلم) وفی روایۃ بالمدینۃ (صحیح بخاری کتاب البیوع)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ اموال الناس یرید اداءھا ادی اللہ عنہ ومن اخذ یرید اتلافھا اتلفہ اللہ (صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مع الدائن حتی یقضی دینہ (رواہ ابن ماجۃ واسنادہ حسن۔ فتح الباری جلد ۵ صـ ۴۵)

[5] کان لرجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سن من الابل فجاء یتقاضاہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اعطوہ فطلبوا سنہ فلم یجدوا الا سنا فوقہا فقال اعطوہ فقال اوفیتنی وفی اللہ بک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خیارکم احسنکم قضاءً (صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطل الغنی ظلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقاہ بہا عبد بعد الکبائر التی نہی اللہ عنہا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاءً (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ حسن بلوغ ۱۵/۹)

اگر قرض خواہ تقاضا کرتے وقت سختی سے پیش آئے تو صبر کرے اور کچھ نہ کہے [۱]

قرض دار قرض ادا کرتے وقت قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے اور اس طرح اس کے لئے دعا کرے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ

اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت عطاء فرمائے [۲]

جہاں تک ہو سکے قرض نہ لے، قرض سے بچے [۳]

قرض دار اگر شہید ہو جائے تب بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا جبتک اس کا قرض نہ ادا ہو جائے [۴]

قرض خواہ کو چاہیئے کہ اگر قرضدار تنگدست ہے تو اُسے فراخی حاصل ہونے تک مہلت دے [۵]

قرض خواہ کو چاہیئے کہ بڑی نرمی کے ساتھ تقاضا کرے، سختی نہ کرے [۶]

---

[۱] ان رجلا تقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغلظ له فهم به اصحابه فقال دعوه فان لصاحب الحق مقالا (صحیح بخاری)

[۲] عن عبداللہ بن ابی ربیعہ قال استقرض مني النبي صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفا فجاءه مال فدفعه الی وقال بارك اللہ لك فی اهلك ومالك انما جزاء السلف الحمد والاداء (رواہ النسائی واحمد وسندہ جید بلوغ جزء ۱۵ صـ ۸۴)

[۳] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی الصلاۃ ویقول اللهم انی اعوذبك من المأثم والمغرم فقال له قائل ما اکثر ما تستعیذ یا رسول اللہ من المغرم قال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف (صحیح بخاری کتاب الاستقراض) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیفوا انفسکم فقیل له وما نخیف انفسنا قال الدین (رواہ احمد ورجاله ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ صـ ۸۷ وسندہ صحیح)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لو ان رجلا قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیه دین ما دخل الجنة حتی یقضی دینه (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ صـ ۹۰)

[۵] قال اللہ تعالیٰ: وان کان ذو عسرة فنظرة الی میسرة (البقرة - ۲۸۰)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی (صحیح بخاری کتاب البیوع)

اگر جانور رہن رکھا جائے تو قرض خواہ اس جانور پر کھلانے پلانے کے عوض سواری کر سکتا ہے اور اگر دودھ والا جانور ہے تو اس کا دودھ پی سکتا ہے ؎۱

اگر قرض دار مفلس ہو جائے اور قرض خواہ کی کوئی چیز اس کے پاس بعینہٖ محفوظ ہو تو وہ قرض خواہ اس چیز کا زیادہ حقدار ہے ؎۲

قرض دار

قرض دار کو چاہیئے کہ قرضہ کی تحریر لکھوائے ؎۳

اگر قرضدار لکھوانے کے قابل نہ ہو یا کمزور ہو یا بے وقوف ہو تو اس کے ولی کو چاہیئے کہ وہ عدل وانصاف کے ساتھ تحریر لکھوائے ؎۴

اگر سفر کی وجہ سے کاتب دستیاب نہ ہو تو قرض دار کو چاہیئے کہ قرض دینے والے کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دے ؎۵

قرض دار حضر میں بھی کسی چیز کو رہن رکھ سکتا ہے ؎۶

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرھن یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونا (صحیح بخاری کتاب الرھن)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک مالہ بعینہ عند رجل او انسان قد افلس فھو احق بہ من غیرہ (صحیح بخاری کتاب فی الاستقراض)

؎۳ قال اللہ عزوجل: ولیملل الذی علیہ الحق (البقرۃ-۲۸۲)

؎۴ قال اللہ عزوجل: فان کان الذی علیہ الحق سفیھا او ضعیفا او لا یستطیع ان یمل ھو فلیملل ولیہ بالعدل (البقرۃ-۲۸۲)

؎۵ قال اللہ تعالیٰ: وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرھٰن مقبوضۃ (البقرۃ-۲۸۳)

؎۶ اشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما من یھودی الی اجل ورھنہ درعا (صحیح بخاری کتاب الاستقراض وصحیح مسلم) وفی روایۃ بالمدینۃ (صحیح بخاری کتاب البیوع)

قرض دار کو چاہیئے کہ دینے کی نیت رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرا دے گا، کسی کے مال کو تلف کرنے یا ادا نہ کرنے کی نیت نہ رکھے ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو ضائع کر دے گا[1]

قرض دار کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی بحسن و خوبی کرے[2]

مالدار آدمی کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی میں قطعاً دیر نہ کرے، یہ ظلم ہے[3]

قرض دار کو مرتے وقت اتنا مال چھوڑنا چاہیئے کہ مرنے کے بعد اس کا قرض ادا ہو سکے[4]

اگر قرض خواہ تقاضا کرتے وقت سختی سے پیش آئے تو قرضدار کو چاہیئے کہ صبر کرے[5]

اگر قرضدار مال رہتے ہوئے قرض ادا نہ کرے تو اس کو رسوا کرنا اور سزا دینا جائز ہے[6]

قرض دار کو چاہیئے کہ قرض ادا کرتے وقت قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے اور اس کے لیے اس طرح دعا کرے[7]

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِىْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ ۔

اللہ تمہارے اہل اور تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے[7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ اموال الناس یرید اداءھا ادی اللہ عنہ ومن اخذ یرید اتلافھا اتلفہ اللہ (صحیح بخاری کتاب الاستقراض) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مع الدائن حتی یقضی دینہ (رواہ ابن ماجۃ واسنادہ حسن - فتح الباری جزء ۵ صہ ۴۵۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیارکم احسنکم قضاء (صحیح بخاری کتاب الاستقراض و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطل الغنی ظلم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقاہ بھا عبد بعد الکبائر التی نھی اللہ عنھا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ حسن بلوغ $\frac{۱۵}{۹۰}$)

[5] ان رجلا تقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغلظ لہ فھم بہ اصحابہ فقال دعوہ فان لصاحب الحق مقالا (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی الواجد یحل عرضہ وعقوبتہ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح - التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۲}{۸۸۱}$)

[7] عن عبد اللہ بن ابی ربیعۃ قال استقرض منی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفا فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ لک فی اھلک ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء (رواہ النسائی واحمد وسندہ جید - بلوغ جزء ۱۵ صہ ۸۴)

قرض دار کو اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے اس لئے کہ قرضدار اگر شہید ہو جائے تب بھی جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ ؎۱

قرض کی ادائیگی کے لئے یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ؎۲

(ترجمہ)

اے اللہ، اے بادشاہت کے مالک، تو جس کو چاہے بادشاہت دے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے، تو جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے ـ اے دنیا اور آخرت میں رحم کرنے والے، تو جس کو چاہے دین اور دُنیا دے اور جس کو چاہے دین اور دُنیا کے کچھ حصے سے محروم کر دے، مجھ پر ایسی رحمت کے ساتھ مہربانی فرما کہ میں اس کے ذریعے تیرے علاوہ دوسروں کی مہربانی سے بے نیاز ہو جاؤں۔

نوٹ:- جو شخص اس دُعا کے ذریعے دعا مانگے تو اگر اس پر احد پہاڑ کے برابر قرضہ ہو اللہ تعالیٰ اس قرضہ کو ادا کرا دے گا۔

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لو ان رجلاً قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیہ دین ما دخل الجنۃ حتی یقضی دینہ (رواہ احمد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۹۰)

؎۲ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ الا اعلمک دعاء تدعو بہ لو کان علیک مثل جبل احد دیناً لادی اللہ عنک قل یا معاذ اللھم ..... الخ (رواہ الطبرانی فی الصغیر ص ۱۵ ورجالہ ثقات مجمع الزوائد جزء ۱۰ ص ۱۸۶ وسندہ صحیح)

قرض خواہ

قرض خواہ کو چاہیئے کہ اگر قرضدار تنگ دست ہے تو اُسے فراخی حاصل ہونے تک مہلت دے[1] اور اگر قرض معاف کردے تو بہت ہی اچھا ہے[2]

قرض خواہ کو چاہیئے کہ بڑی نرمی کے ساتھ تقاضا کرے[3]

اگر جانور رہن رکھا جائے تو قرض خواہ اس جانور پر اس کے کھلانے پلانے کے عوض سواری کرسکتا ہے اور اگر دودھ والا جانور ہے تو اس کا دودھ پی سکتا ہے[4]

اگر قرض دار مفلس ہوجائے اور قرض خواہ کی کوئی چیز اس کے پاس بعینہٖ محفوظ ہو تو وہ قرض خواہ اس چیز کا زیادہ حقدار ہے[5]

قرض خواہ کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی کے بعد قرضدار کی مرہونہ امانت قرض دار کو واپس کردے[6]

کاتب

کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے[7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ (البقرۃ-۲۸۰)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وان تصدقوا خیر لکم (البقرۃ - ۲۸۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی (صحیح بخاری کتاب البیوع)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرھن یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونا (صحیح بخاری کتاب الرھن)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک مالہ بعینہ عند رجل او انسان قد افلس فھو احق بہ من غیرہ (صحیح بخاری کتاب الاستقراض)

[6] قال اللہ تعالیٰ: فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ ولیتق اللہ ربہ (البقرۃ ۲۸۳)

[7] قال اللہ تعالیٰ: ولا یأب کاتب ان یکتب کما علمہ اللہ فلیکتب (البقرۃ-۲۸۲)

گواہ

قرض کی دستاویز پر اپنی پسند کے دو مرد گواہ کرے، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ کرے[1]

گواہ کو جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہ انکار نہ کرے[2]

گواہ کو چاہیئے کہ گواہی کو نہ چھپائے، سچ سچ بیان کرے[3]

رہن

سفر میں قرض کی دستاویز لکھنے کے لئے اگر کوئی کاتب نہ میسر آئے تو قرض دار کو چاہیئے کہ قرض خواہ کے پاس کوئی چیز بطور امانت رکھوا دے[4]

قرض خواہ کو چاہیئے کہ قرض کی ادائیگی کے بعد قرض خواہ کی امانت کو واپس کر دے[5]

قرض دار حضر میں بھی کسی چیز کو رہن رکھ سکتا ہے[6]

اگر جانور رہن رکھا جائے تو قرض خواہ اس جانور پر اس کے کھلانے پلانے کے عوض سواری کر سکتا ہے اور اگر دودھ والا جانور رہن رکھا جائے تو اس کے کھلانے پلانے کے عوض اس کا دودھ پی سکتا ہے[7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: واستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء (البقرة - ۲۸۲)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ولا يأب الشهداء اذا ما دعوا (البقرة - ۲۸۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ولا تكتموا الشهادة (البقرة - ۲۸۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ: وان كنتم على سفر ولم تجدوا كاتبا فرهن مقبوضة (البقرة - ۲۸۳)

[5] قال اللہ تعالیٰ: فان امن بعضكم بعضا فليؤد الذي اؤتمن امانته وليتق الله ربه (البقرة - ۲۸۳)

[6] اشترى رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما من يهودي الى اجل ورهنه درعا (صحيح بخاری کتاب فی الاستقراض وصحيح مسلم) وفی رواية بالمدينة (صحيح بخاری کتاب البيوع)

[7] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرهن يركب بنفقته اذا كان مرهونا ولبن الدر يشرب بنفقته اذا كان مرهونا (صحيح بخاری کتاب الرهن)

تفریحات

کھیل

جُوا نہ کھیلے لہ

گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کو اس حالت میں شامل نہ کرے کہ اس کے جیتنے کا یقین ہو۔ ایسا کرنا جوا ہے (یعنی اگر مقابلہ برابر کا نہ ہو تو شامل نہ کرے) ٢ہ

اگر اپنے ساتھی سے جُوا کھیلنے کے لئے کہے تو (بطور کفارہ) صدقہ دے ٣ہ

نردشیر نہ کھیلے ٤ہ

نوٹ:۔ نردشیر چوسر کی قسم کا ایک کھیل ہے۔

ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لئے دَوڑ لگانا جائز ہے ٥ہ

عورت بھی اپنے شوہر کے ساتھ دوڑ لگا سکتی ہے ٦ہ

١ہ قال اللہ تعالیٰ: انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (المائدۃ۔ ۹۰)

٢ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادخل فرسًا بین فرسین وھو لا یأمن أن یسبق فلا بأس بہ ومن ادخل فرسا بین فرسین قد امن ان یسبق فھو قمار (رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۴/۱۲۶ ونیل ۸/۹۲)

٣ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

٤ہ من لعب بالنردشیر فکأنما صبغ یدہٗ فی لحم الخنزیر ودمہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ (رواہ مالک واحمد وابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص ۲۳۰)

٥ہ عن سلمۃ قال بینا نحن نسیر وکان رجلا من الانصار لا یسبق شدًا فجعل یقول الا مسابق الی المدینۃ ھل من مسابق...... قلت یا رسول اللہ بابی وامی ذرنی فلا سابق الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئت قال فسبقتہ الی المدینۃ (صحیح مسلم)

٦ہ عن عائشۃ قال سابقنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسبقتہ فلبثنا حتی اذا ارھقنی اللحم سابقنی فسبقنی فقال ھذہٖ بتلک (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والحمیدی ۱/۱۲۸ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۱۲۷)

گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ کا اہتمام کرے، تیر اندازی کے مقابلوں کا بھی اہتمام کرے [1]
جنگی کھیل یعنی جنگ کے آلات و ہتھیار سے کھیلنا مستحسن کام ہے [2]
کبوتر بازی نہ کرے [3]
تیر اندازی، دوڑ اور جنگی کھیلوں کے علاوہ بھی لڑکے کھیل کود سکتے ہیں [4]
لڑکیاں بھی آپس میں گڑیاں وغیرہ کھیل سکتی ہیں [5]
بچوں کے ورزشی کھیل میں ان کی ہمت افزائی کرے۔ جیتنے والے کو انعام دے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او نصل او حافر (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار ۸/۹۵) سابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الخیل (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان القوۃ الرمی (صحیح مسلم)

[2] عن ابی ہریرۃ رض قال بینا الحبشۃ یلعبون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحرابھم دخل عمر فاھوی الی الحصباء فحصبھم بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعھم یا عمر (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ (رواہ احمد و ابوداؤد ورجالہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۸ ص ۷۷ وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ ۲/۱۲۷)

[4] ان عمر انطلق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من اصحابہ قبل ابن صیاد حتی وجدہ یلعب مع الغلمان (صحیح بخاری کتاب الادب باب قول الرجل للرجل اخسأ) عن انس قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان قال فسلم علینا فبعثنی الی حاجۃ (صحیح مسلم باب من فضائل انس) عن انس ارسلنی (نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یوما لحاجۃ .... فخرجت حتی امر علی صبیان وھم یلعبون بالسوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفائی من ورائی قال فنظرت الیہ وھو یضحک (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا) عن ابن عباس رض کنت العب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... قال لی اذھب فادع لی معاویۃ (صحیح مسلم کتاب البر باب من لعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

[5] عن عائشۃ قالت کنت العب بالبنات عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان لی صواحب یلعبن معی (صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس)

[6] کان یصف عبد اللہ و عبید اللہ وکثیر بن العباس ثم یقول من سبق الی فلہ کذا وکذا فیستبقون الیہ فیقعون علی ظھرہ وصدرہ فیقبلھم ویلتزمھم (رواہ احمد وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد ۹/۱۷)

گانا بجانا

باجوں کو حرام سمجھے [1]

گانے بجانے کو شیطانی کام سمجھے، البتہ عید کے دن دف بجا کر بچیاں اچھے اشعار گا سکتی ہیں [2]

شادی کے دن بھی گانا گانے اور گانا سننے کی اجازت ہے [3]

ولیمہ کے دن بھی گانے اور دف بجانے کی اور اس کے سننے کی اجازت ہے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکونن من امتی قوم یستحلون الحرّ والحریر والخمر والمعازف (رواہ البخاری تعلیقا و وصلہ الطبرانی والبیہقی وغیرھما وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۳/۱۳۶۸) ان اللہ حرم علیکم الخمر والمیسر والمزر والکوبۃ وکل مسکر حرام (بیہقی عن ابن عباس) ان اللہ حرم علی امتی الخمر والمیسر والمزر والکوبۃ والغبیراء (طبرانی کبیر و بیہقی عن عبداللہ بن عمرو۔ سندھا صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۱/۳۴۰) سیکون فی آخر الزمان خسف وقذف ومسخ اذا ظہرت المعازف والقینات واستحلت الخمر (رواہ الطبرانی عن سہل ورواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی سعید ورواہ الترمذی عن عمران۔ سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص ۶۸۳)

[2] عن عائشۃ قالت دخل ابوبکر وعندی جاریتان من جواری الانصار تغنیان (وفی روایۃ تدففان وتضربان) بما تقاولت الانصار یوم بعاث قالت ولیستا بمغنیتین فقال ابوبکر أمزامیر الشیطان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک فی یوم عید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر (وفی روایۃ دعھما) ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا (صحیح بخاری کتاب العیدین)

[3] عن عائشۃ انہا زفت امرأۃ الی رجل من الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ما کان معکم لھو فان الانصار یعجبھم اللھو (صحیح بخاری کتاب النکاح باب النسوۃ اللاتی یھدین المراۃ الی زوجھا) عن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظۃ ابن کعب وابی مسعود الانصاری فی عرس واذا جواری یغنین فقلت انتما صاحبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن اھل بدر یفعل ھذا عندکم فقال ان شئت فاسمع معنا وان شئت فاذھب قد رخص لنا فی اللھو عند العرس (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۱ ص ۱۳۳)

[4] قالت الربیع جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن (صحیح بخاری کتاب النکاح)

جنگ سے صحیح وسلامت واپس آنے کی خوشی میں بھی گانے اور دف بجانے کی اجازت ہے [1]
گانے میں اگر خلافِ شرع کوئی بات ہو تو نہ سنے بلکہ روک دے [2]

---

[1] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فلما انصرف جاءت جاریۃ سوداء فقالت انی کنت نذرت ان ردک اللہ صالحاً ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی قال لہا ان کنت نذرت فاضربی والا فلا (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

[2] قالت الربیع جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بُنِیَ عَلَیَّ فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن ...... اذ قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہٖ (صحیح بخاری کتاب النکاح ۷/۲۵)

جانور

مُرغ

مُرغ کو بُرا نہ کہے اس لئے کہ وہ اذان دے کر نماز کے لئے جگاتا ہے۔[1]
رات کو جب مُرغ کی اذان سنے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرے۔[2]

گھوڑا

گھوڑا پالنا بہت اچھا کام ہے اس لئے کہ گھوڑے کی پیشانی میں خیر و برکت ہوتی ہے۔[3]
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں یعنی جہاد کے لئے گھوڑا وقف کرنا بہت اچھا کام ہے، جو شخص اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدہ کو سچا سمجھتے ہوئے گھوڑا وقف کرے تو قیامت کے دن اس کا کھانا، اس کا پینا، اس کی لید اور اس کا پیشاب سب ترازو میں تولا جائے گا۔[4]

گھوڑوں کو باقاعدگی کے ساتھ گھوڑ دوڑ کے لئے تیار کرے، ان کے بدن کو ہلکا کرنے اور رفتار کو تیز کرنے کی تدابیر اختیار کرے، ہر قسم کے گھوڑوں کے دوڑ کا اہتمام کرے البتہ تیار کئے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الدیک فانہ یوقظ للصلوٰۃ (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۳۳۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ اذا سمعتم صیاح الدیکۃ من اللیل (رواہ احمد۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۵۹ وسندہٗ صحیح)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیٰمۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسًا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہٖ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیٰمۃ (صحیح بخاری)

کا فاصلہ ان گھوڑوں کی دوڑ کے فاصلے سے زیادہ رکھے جو تیار نہ کئے گئے ہوں۔ جس کا گھوڑا سب سے آگے نکل جائے اسے انعام دے لے

کوئی شخص اپنے گھوڑے کو انعامی دوڑ میں ایسی حالت میں شامل نہ کرے کہ اس کا آگے نکل جانا یقینی ہو، اگر یقینی نہ ہو تو شامل کر سکتا ہے لے

گھوڑے کی پیشانی پر ہاتھ پھیرتا رہے اس کی گردن میں کچھ ڈال دے لیکن تانت نہ ڈالے، گھوڑے کے لئے برکت کی دعا کرتا رہے لے

ایسا گھوڑا نہ پالے جس کے تین پیر سفید ہوں لے

گدھے کو گھوڑی پر جست نہ کرائے (یعنی گھوڑے کی نسل کو خراب نہ کرے) لے

گھوڑا حلال ہے لے

لے سابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الخیل فارسلت، التی ضمرت وأمدھا الحفیاء الی ثنیۃ الوداع والتی لم تضمر أمدھا ثنیۃ الوداع الی مسجد بنی زریق (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبق بالخیل وراھن (رواہ احمد ورجالہ ثقات واخرجہ ایضا ابن ابی عاصم وقوی اسنادہ الحافظ۔ بلوغ ۱۴/۱۲۵)

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادخل فرسا بین فرسین وھو لا یأمن ان یسبق فلا باس ومن ادخل فرسا بین فرسین وھو آمن ان یسبق فھو قمار (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۸ ص ۶۷)

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسحوا بنواصیہا وادعوا لہا بالبرکۃ وقلدوھا ولا تقلدوھا الاوتار (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۱۳۲)

لے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل (صحیح مسلم ۲/۱۴۵)

لے عن ابن عباس امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔۔۔ ان لا ننزی حمارا علی فرس (رواہ النسائی والترمذی وصححہ)

لے رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لحوم الخیل (صحیح بخاری کتاب الاطعمۃ باب لحوم الخیل جزء ۷/۱۲۳)

بکری

(فتنوں کے زمانہ میں) بکریاں پالے۔ (لوگوں سے) کنارہ کشی اختیار کرے اور بکریوں میں جو اللہ کا حق ہے اسے ادا کرے تو وہ بہترین آدمی ہے [۱]

فتنوں کے زمانہ میں مسلم کا بہترین مال بکریاں ہیں جن کو لے کر وہ پہاڑیوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات کی طرف نکل جائے اور اپنے دین کو بچا لے [۲]

فتنوں کے علاوہ دوسرے زمانوں میں بھی بکریاں پالنا (خیر و) برکت کا سبب ہے [۳]

اونٹ

اونٹ پالے، اونٹ کا پالنا عزت کا باعث ہے [۴]

اونٹوں کی دوڑ کرائے [۵]

گائے

گائے کا دودھ پیئے، وہ دوا ہے، گھی کھائے وہ شفا ہے، گوشت سے بچے، وہ بیماری ہے۔[۶]

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس .... رجل معتزل فی غنیمۃ یؤدی حق اللہ فیھا (رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۶۰۵/۱)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ یوشك ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ الفتن (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[۳] عن ام ھانیؓ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھا اتخذی غنما فان فیھا برکۃ۔ سندہ صحیح وفی روایۃ عن عروۃ البارقی "والغنم برکۃ" سندہ صحیح (رواھما ابن ماجۃ فی ابواب التجارۃ۔ ابن ماجۃ جلد ۲ ص۴۷۔ صحیح الجامع الصغیر ۸۷/۱)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الابل عزلا ھلھا (رواہ ابن ماجۃ عن عروۃ البارقی وسندہ صحیح۔ ابن ماجۃ جلد ۲ ص۴۷)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او نصل او حافر (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ ص۶۵)

[۶] علیکم بالبان البقر فانھا دواء واسمانھا فانھا شفاء وایاکم ولحومھا فان لحومھا داء (ابن السنی، ابونعیم، حاکم۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۴۹/۴)

کتّا

سفر میں کتے کو ساتھ نہ رکھے ؎۱

گھر میں کتے کو نہ رکھے ؎۲

کھیتی کی حفاظت، مویشی کی حفاظت یا شکار کرنے کے لئے کتّا پالنا جائز ہے، ان تین مقاصد کے علاوہ کسی اور مقصد سے کتا نہ پالے ورنہ ہر روز نیکیوں میں ایک قیراط کی کمی ہو جائے گی ؎۳

کُتّے کی قیمت نہ لے ؎۴

جب کتّا برتن میں منہ ڈالے تو برتن میں جو کچھ ہے اُسے بہا دے پھر برتن کو سات دفعہ دھوئے اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھے یا سات مرتبہ دھوئے جن میں پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے ؎۵

جب رات کو کتّے کے بھونکنے کی آواز سنے تو اللہ کی پناہ طلب کرے (یعنی اعوذ باللہ پڑھے) ؎۶

کتا جس جگہ بیٹھا ہو اس جگہ پانی بہا دے ؎۷

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملآئکۃ رفقۃ فیہا کلب (صحیح مسلم کتاب اللباس)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملآئکۃ بیتا فیہ کلب (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امسک کلبًا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ الا کلب ماشیۃ اوصید اوزرع انتقص من اجرہٖ کل یوم قیراط (صحیح مسلم کتاب البیوع)

؎۴ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب (صحیح مسلم کتاب البیوع)

؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیرقہ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ) وفی روایۃ فاغسلوہ سبع مرّات وعفروہ الثامنۃ فی التراب (صحیح مسلم) وفی روایۃ ان یغسلہ سبع مرات اولاھن بالتراب (صحیح مسلم)

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم نباح الکلاب ...... من اللیل فتعوذوا باللہ (رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء۱۴ ص ۲۶۰)

؎۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہٖ فاخرج ثم اخذ بیدہٖ ماء فنضح مکانہ (صحیح مسلم کتاب اللباس $\frac{2}{245}$)

کالے کتے کو جس کی آنکھوں پر دو سفید نقطے ہوں قتل کر دے اس لئے کہ وہ شیطان ہوتا ہے [1]

کٹ کھنے کتے کو قتل کر دے حتّٰی کہ حرم اور حالتِ احرام میں بھی قتل کر دے [2]

بلّی

بلّی کی قیمت نہ لے [3]

بلّی کا جھوٹا پاک ہوتا ہے [4]

سانپ

تمام سانپوں کو خصوصاً دو لکیر والے اور دم بریدہ سانپوں کو قتل کر دے [5]

گھر میں رہنے والے سانپوں کو فوراً قتل نہ کرے، پہلے انہیں تین دن تک خبردار کرے اگر وہ تین دن کے بعد بھی گھر میں دکھائی دیں تو انہیں قتل کر دے، البتہ دو لکیر والے اور دم بریدہ سانپوں کو خبردار کرنے کی ضرورت نہیں، انہیں فوراً قتل کر دے [6]

---

[1] عن جابر قال امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بقتل الکلاب .... ثم نھی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن قتلھا وقال علیکم بالاسود البھیم ذی النقطتین فانہ شیطان (صحیح مسلم کتاب البیوع)

[2] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خمس لا جناح علی من قتلھن فی الحرم والاحرام .... والکلب العقور (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[3] سئل جابر عن ثمن الکلب والسنور قال زجر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ذالک (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انھا لیست بنجس انما من الطوافین او الطوافات (رواہ مالک واحمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۱ صد ۵۴۶)

[5] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقتلوا الحیات وذا الطفیتین والابتر فانھما یستسقطان الحبل ویلتمسان البصر (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لہ)

[6] نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن قتل الجنان التی تکون فی البیوت الا الابتر وذا الطفیتین (صحیح مسلم کتاب قتل الحیات) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان لھذہ البیوت عوامر فاذا رأیتم شیئا منھا فحرجوا علیھا ثلاثا (وفی روایۃ فآذنوہ ثلاثۃ ایام) فان ذھب والا فاقتلوہ فانہ کافر وفی روایۃ فانما ھو شیطان (صحیح مسلم کتاب قتل الحیات)

سانپ کو قتل کرنے سے اس لئے باز نہ رہے کہ اس کی مادہ یا نر بدلہ لے گا (یہ عقیدہ غیر اسلامی ہے) لہ
سانپ کو نماز میں بلکہ حالتِ احرام میں بھی قتل کر دے لہ

سانڈھا

سانڈھا حلال ہے لہ

گدھا

رات کو جب گدھے کی آواز سنے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے لہ

چھپکلی

چھپکلی کو مار ڈالے، یہ موذی جانور ہے لہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیات ماسالمناھن منذ حاربناھن فمن ترک شیئاً خیفتھن فلیس منا (رواہ احمد وابوداؤد عن ابی ھریرۃ وسندہ جید بلوغ جزء ۱۶ صـ ۱۵) وفی روایۃ ابی داؤد والنسائی عن ابن مسعود فمن خاف ثارھن فلیس منی وروی نحوہ ابن عباس (ابوداؤد $\frac{۲}{۳۶۷}$)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ: الحیۃ والعقرب (رواہ ابوداؤد $\frac{۱}{۱۴۰}$ رواہ الترمذی وصححہ والمنذری والحاکم مرعاۃ $\frac{۳}{۳۰}$) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل ..... الحیۃ فی الاحرام (صحیح مسلم)

لہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الضب لست آکلہ ولا احرمہ (صحیح بخاری کتاب الاطعمۃ باب الضب $\frac{۲}{۱۲۵}$)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم نباح الکلاب ونھاق الحمیر من اللیل فتعوذوا باللہ (رواہ احمد وابوداؤد عن جابر وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صـ ۲۶۰)

لہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الوزغ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وسماہ فویسقا (صحیح مسلم)

مینڈک

مینڈک کو نہ مارے حتیٰ کہ دواء کے لئے بھی اس کو نہ مارے [1]

خرگوش

خرگوش حلال ہے [2]

چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور کلچڑی

چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور کلچڑی کو نہ مارے [3]

اُلّو

اُلّو کو منحوس نہ سمجھے اور نہ یہ سمجھے کہ مقتول کی روح اُلّو کی شکل میں آتی ہے اور یہ مطالبہ کرتی ہے کہ قاتل کو قتل کیا جائے، جب قاتل کو قتل کر دیا جاتا ہے تو وہ روح آنی بند ہو جاتی ہے۔ یہ خیال لغو ہے [4]

---

[1] ذکر طبیب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم دواء وذکر فیہ الضفدع یجعل فیہ فنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل الضفدع (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ صـ ۲۸)

[2] فذبحھا (ابوطلحۃ) فبعث بوركيها او فخذيها الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلھا (صحیح بخاری کتاب الاطعمۃ باب الارنب ۷/۱۲۵)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل اربع من الدواب: النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد (رواہ احمد وابوداؤد ورجالہ ثقات بلوغ جزء ۱۶ صـ ۲۷ وسندہ صحیح)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... ولا ھامۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

بچھو

بچھو کو نماز میں بھی قتل کر دے [1]

بچھو کو حرم اور حالتِ احرام میں بھی قتل کر دے [2]

چیل اور کوّا

چیل اور ایسے کوے کو جس کی پیٹھ یا پیٹ پر سفیدی ہو حالتِ احرام اور حرم میں بھی قتل کر دے۔ یہ موذی جانور ہیں [3]

درندے

حملہ کرنے والے درندے کو حالتِ احرام میں بھی قتل کر دے [4]

کبوتر

کبوتر بازی نہ کرے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ هو والمنذری والحاکم مرعاۃ ۳/۲۰)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس لاجناح علی قتلهن فی الحرم والاحرام الفأرۃ والعقرب.... (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحرم العقرب ...... (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الحج ۱/۴۹۳)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلهن جناح وفی روایۃ خمس من الدواب یقتلن فی الحرم الغراب والحدأۃ والکلب العقور والعقرب والفأرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسك وصحیح مسلم کتاب الحج) وفی روایۃ الغراب الابقع (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل المحرم السبع العادی (رواہ الترمذی وحسنہ)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ (رواہ احمد وابوداؤد ورجالہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۸ ص ۲۷ وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۷۶)

مچھلی

مچھلی حلال ہے [1]

مچھلی مُردار بھی حلال ہے [2]

تازہ مچھلی کھائے [3]

مچھلی کا شکار حالتِ احرام میں بھی جائز ہے [4]

اگر سمندر مردار مچھلی کو ساحل پر پھینک دے تو وہ مچھلی حلال ہے [5]

ٹڈّی

ٹڈی حلال ہے [6]

ٹڈی مردار بھی حلال ہے [7]

مکھّی

اگر برتن میں مکھّی گر جائے اور اس برتن کی چیز کو کھانا چاہے تو مکھی کو پورا ڈبو کر پھینک دے [8]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: احل لکم صید البحر وطعامہ (المائدۃ-۹۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماءہ والحل میتتہ (رواہ الترمذی وصححہ جزء اوّل ۲۳)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وھو الذی سخر البحر لتاکلوا منہ لحما طریا (النحل-۱۴)

[4] قال اللہ تعالیٰ احل لکم صید البحر (المائدۃ-۹۶)

[5] فالقی لنا البحر دابۃ ...... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ سیف البحر ۵/۲۱۱)

[6] عن ابن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات کنا نا کل معہ الجراد (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لنا میتتان ودمان المیتتان الحوت والجراد (رواہ احمد وابن ماجۃ والدارقطنی، سندہ جید۔ التعلیقات ۲/۱۲۰۳ ۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل صہ ۱۰۲)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فلیغمسہ کلہ ثم لیطرحہ (صحیح بخاری)

چوہا

چوہے کو حرم اور حالتِ احرام میں بھی قتل کر دے [1]

اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو چوہے کو نکال کر پھینک دے اور اس کے آس پاس کا تمام گھی نکال کر پھینک دے اور اگر پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو سارے گھی کو پھینک دے [2]

مویشی

کسی دوسرے آدمی کی بکری وغیرہ کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ دوہے [3]

اگر کوئی شخص بھوک سے سخت پریشان ہو، دودھ پئے بغیر چارہ نہ ہو اور مویشی کا مالک موجود نہ ہو تو تین دفعہ آواز دے، اگر مویشی کا مالک مل جائے تو اس سے اجازت لے ورنہ دودھ دوہ کر پی لے لیکن لے کر نہ جائے [4]

مویشی اگر کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر کوئی تاوان نہیں [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح وفی روایۃ خمس من الدواب یقتلن فی الحرم الغراب ..... والفارۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القوھا وما حولھا (صحیح بخاری) وان کان مائعاً فلا تقربوہ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح، نیل الاوطار جزء ۸ صـ ۱۳۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلبن احد ماشیۃ امرئ بغیر اذنہ (صحیح بخاری کتاب اللقطۃ وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان لم یکن صاحبھا فیھا فلیصوت ثلاثا فان اجاب فلیستأذنہ فان اذن لہ والا فلیحلب ولیشرب ولا یحمل (رواہ ابوداؤد والترمذی عن سمرۃ وصححہ) وفی روایۃ فان کنتم لا بد فاعلین فاشربوا ولا تحملوا (رواہ احمد عن ابی ہریرۃ سکت علیہ الحافظ۔ فتح ۶/۱۵)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحھا جبار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

دن کے وقت باغ وغیرہ کے مالک کو چاہیئے کہ مویشی سے اپنے باغ وغیرہ کی حفاظت کرے، اگر رات کے وقت مویشی کسی کے باغ وغیرہ کا نقصان کرے تو مویشی کا مالک اس نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ [1]

اگر کسی کے پاس اونٹ، گائے، بیل یا بکریاں ہوں تو ان کا حق ادا کرے یعنی نر کو عاریۃً دے، ان کا ڈول عاریۃً دے، عاریۃً کسی کو دودھ پینے کے لئے گائے، بکری وغیرہ دے، پانی پلانے لیجائے تو وہاں دودھ دوہ کر مساکین کو پلائے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سواری کے لئے دے [2]

نر کو جفت کرانے کی اجرت نہ لے [3]

اگر کوئی جانور رہن ہو تو اس کو کھلانے پلانے کے عوض اس کا دودھ پی سکتا ہے [4]

جب سورج غروب ہو تو مویشی کو باندھ دے، کھلا نہ چھوڑے جب تک رات کی تاریکی نہ چلی جائے اس لئے کہ مغرب کے وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں [5]

سواری کے جانور

سرسبزی کے زمانہ میں دورانِ سفر سواری کو چرنے کا موقع دے، قحط سالی کے زمانہ میں سفر کو جلدی طے کرے (تاکہ جانور کو بھوک کی تکلیف نہ ہو) [6]

---

[1] قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی اہل الحوائط حفظہا فی النہار وان ما افسدت المواشی باللیل ضامن علی اہلہا (رواہ البیہقی والبوداؤد واحمد وابن ماجۃ ومالک وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء ۲ صہ ۷۹ تا ۸۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی حقہا الا اقعد لہا یوم القیمۃ بقاع قرقر تطؤہ ..... قلنا وما حقہا قال اطراق فحلہا، واعارۃ دلوہا ومنحتہا وحلبہا علی الماء وحمل علیہا فی سبیل اللہ (صحیح مسلم)

[3] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونا (صحیح بخاری کتاب الرھن)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا مواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء فان الشیاطین تنبعث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۲/۲۰۵)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظہا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیہا السیر (صحیح مسلم)

سواری کو عاریۃً اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سواری کے لئے دے [1]

نر کو جست کرانے کی اجرت نہ لے [2]

اگر جانور رہن ہو تو اس کے کھلانے کے عوض اس پر سوار ہو سکتا ہے [3]

نوٹ:۔ سواری کے جانور کے بقیہ مسائل کے لئے "سواری" کا عنوان صفحہ (۵۳۴) پر ملاحظہ فرمائیں۔

عام جانور

کسی جانور کے بچے پکڑ کر اس جانور کو رنج نہ پہنچائے [4]

جب کوئی نیا جانور خرید کر لائے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور اس خیر کو طلب کرتا ہوں جس خیر پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں اس کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس برائی پر تو نے اسے پیدا کیا ہے [5]

کسی جانور کو تکلیف نہ پہنچائے [6]

---

[1] قلنا وما حقها قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... وحمل علیها فی سبیل اللہ (صحیح مسلم)

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرھن یرکب بنفقته اذا کان مرھونا (صحیح بخاری کتاب الرھن)

[4] قال ابن مسعود رأینا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخیها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها الیها (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{19}{82}$)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افاد احدکم امرأةً او خادمًا او دابةً فلیاخذ بناصیتها ولیقل اللھم ..... (رواہ ابن ماجۃ فی ابواب التجارہ وکتاب النکاح، صححہ الحاکم والذھبی ورواہ ابوداؤد والنسائی نحوہٗ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۶۱۴)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فیها (ای فی النار) صاحبة الھرة التی ربطتها فلم تطعمها ولا تدعها تاکل من خشاش الارض حتی ماتت جوعا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشاة ان رحمتها رحمك اللہ (رواہ احمد ورجالہ ثقات۔ بلوغ $\frac{19}{88}$ وسندہ صحیح)

نر جانور کو خصی نہ کرے لہ

کسی جانور کو بے ضرورت قتل نہ کرے، نہ ذبح کرے، اگر ذبح کرے تو کھانے کے لئے ذبح کرے ٹہ

جب کسی جانور کو مارے یا ذبح کرے تو اچھی طرح مارے یا ذبح کرے یعنی جانور کو تکلیف نہ پہنچائے ذبح کرتے وقت چھری تیز کرلے ٹہ

چھری کو جانور کے سامنے تیز نہ کرے ٹہ

قتل کرنے کے لئے یا محض نشانہ بازی کے لئے کسی جانور کو باندھ کر یا قید کرکے نشانہ نہ بنائے ٹہ

جانور کے منہ پر نہ مارے اور نہ جانور کا منہ گودے لہ

جانور کے کان، ناک وغیرہ نہ کاٹے ٹہ

جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے ٹہ

لہ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اخصاء البهائم نهيا شديدا (رواه البزار عن انس وسنده صحيح نيل الاوطار جزء ۸ ص۲۳)

ٹہ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل عصفورا فما فوقها بغير حقها سأله الله عن قتله قيل يا رسول الله وما حقها قال ان يذبحها فيأكلها ولا يقطع رأسها فيرمي بها (رواه احمد والنسائي وسنده حسن بلوغ، ا ص ۱۵۲) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعظم الذنوب عند الله رجل ...... يقتل دابة عبثا (رواه الحاكم وسنده صحيح جزء ۲ ص ۱۸۲)

ٹہ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته (صحيح مسلم)

ٹہ مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل واضع رجله على صفحة شاة وهو يحد شفرته وهي تلحظ اليه ببصرها فقال افلا قبل هذا أتريد ان تميتها موتتين (رواه الطبراني في الكبير والاوسط والبيهقي وسنده صحيح ورواه الحاكم نحوه وصححه هو والذهبي $\frac{۲۴}{۲۳۱}$ الاحاديث الصحيحة جلد اول جزء اول ص۳۲)

ٹہ عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى ان تصبر بهيمة او غيرها للقتل وفي رواية لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتخذ شيئا فيه الروح غرضا (صحيح بخاري وصحيح مسلم)

لہ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ضرب الوجه (صحيح مسلم) وفي رواية مر عليه بحمار قد وسم وجهه فقال لعن الله الذى وسمه (صحيح مسلم كتاب اللباس)

ٹہ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النهبة والمثلة (صحيح بخاري)

ٹہ قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان لنا في البهائم اجرا قال في كل ذات كبد رطبة اجر (صحيح بخاري وصحيح مسلم)

اجرامِ فلکی

سورج

سورج گہن کو اللہ تعالیٰ کی نشانی سمجھے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ گہن کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اس میں کسی کی موت و زیست سے گہن نہیں لگتا۔ ؎۱

جب سورج گہن ہو تو ڈر کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کچھ صدقہ و خیرات کرے، غلام آزاد کرے، اور فوراً نماز، اللہ تعالیٰ کے ذکر، تکبیر، دعاء و استغفار کے لئے مسجد روانہ ہو جائے۔ مسجد پہنچ کر باجماعت نماز ادا کرے اور جب گہن جاتا رہے تو امام خطبہ دے اور مقتدی خطبہ سنیں ؎۲

نماز اور دعاء وغیرہ میں اس وقت تک مشغول رہے جب تک گہن دور نہ ہو جائے ؎۳

نوٹ:۔ گہن کی نماز کے متعلق مزید تفصیلات صفحات ۲۲۹ تا ۲۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما آیتان من آیات اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ولکن اللہ یخوف بہما عبادہ (صحیح بخاری)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتموھا فافزعوا الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ فاذکروا اللہ (صحیح مسلم و صحیح بخاری) فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) فافزعوا الی ذکرہٖ ودعائہٖ واستغفارہٖ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس (صحیح بخاری) امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس (صحیح بخاری)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلوا وادعوا اللہ حتی ینجلی (صحیح بخاری و صحیح مسلم عن مغیرۃ) وفی روایۃ فصلوا وادعوا حتی یکشف ما بکم (صحیح بخاری عن ابی بکرۃ)

چاند

چاند گہن کو اللہ تعالیٰ کی نشانی سمجھے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ چاند میں کسی کی موت وزیست سے گہن نہیں لگتا[1]

جب چاند گہن دیکھے تو ڈر کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ وخیرات کرے اور فوراً نماز، اللہ کے ذکر، تکبیر، دعا، واستغفار کے لئے مسجد روانہ ہو جائے، مسجد پہنچ کر جماعت سے نماز ادا کرے اور جب گہن جاتا رہے تو امام خطبہ دے اور مقتدی خطبہ سنیں[2]

نماز اور دعا وغیرہ میں اس وقت تک مشغول رہے جب تک گہن دور نہ ہو جائے[3]

چاند کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے[4]

اوقات کا تعین اور ماہ وسال کا حساب وکتاب، چاند کے گھٹنے، بڑھنے اور اس کی رؤیت سے کرے[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنھما اٰیتان من اٰیۃ اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ولکن اللہ یخوف بھما عبادہ (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتموھا فافزعوا الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) فاذکروا اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) فادعوا اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس (صحیح بخاری عن عائشۃ الصدیقۃ)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلوا وادعوا اللہ حتی ینجلی (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] عن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی القمر فقال یا عائشۃ استعیذی باللہ من شر ھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب (رواہ الترمذی وصححہ ۲/۴۷۴)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج (البقرۃ ۔ ۱۸۹) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب (یونس ۔ ۵)

جب نیا چاند دیکھے تو یہ دعاء پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ؎۱

نوٹ :۔ چاند گہن کی نماز کے متعلق مفصل معلومات صفحات ۲۲۹ تا ۲۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تارے

بارش اور دوسرے اچھے یا بُرے کاموں کو تاروں کی طرف منسوب نہ کرے بلکہ ہر کام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے ؎۲

علمِ نجوم جس سے آئندہ کے حالات معلوم ہوں ہرگز نہ سیکھے ؎۳

تاروں کو تری و خشکی کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ سمجھے اور آسمانِ دنیا کی زینت اور شیطانوں کو انگارہ مارنے کا ذریعہ سمجھے ؎۴

نجومیوں کی پیش گوئی کی تصدیق نہ کرے ؎۵

جب تارہ ٹوٹے تو اُسے دیکھتا نہ رہے ؎۶

؎۱ رواہ الترمذی وحسنہ

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نوء ولا صفر (صحیح مسلم کتاب السلام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لہ)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علماً من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ جز ۱۶ ص ۱۲۷)

؎۴ قال اللہ تعالیٰ : وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا بھا فی ظلمات البر والبحر (الانعام ۔ ۹۷) وقال اللہ تعالیٰ : ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلناھا رجوماً للشیاطین (الملک ۔ ۵)

؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخاف علی امتی من بعدی خصلتین : تکذیباً بالقدر وتصدیقاً بالنجوم (مسند ابی یعلی، سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جز اول ص ۱۰۳)

؎۶ قال ابو قتادۃ لا تتبعوہ ابصارکم فانا قد نھینا عن ذلک (شرح السنۃ ۴/۳۹۶ ۔ سندہ صحیح)

خلافت اور اس کے متعلقات

خلافت علیٰ منہاج النبوّت

خلافت علیٰ منہاج النبوّت وہ طرزِ حکومت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کردہ اور قائم کردہ طرزِ حکومت کے مطابق ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَىٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ (رواہ احمد وسندہ حسن او صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل جزء اوّل ص ۸)

تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ نبوت رہے، پھر جب اللہ چاہے گا کہ اسے اُٹھائے تو اُسے اُٹھائے گا، پھر خلافت علی منہاج النبوّت قائم ہوگی (یعنی نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہوگی)۔

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کے لئے عمل صالح کرے لہ

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی علامت یہ ہے کہ دین مستحکم ہو، امن و امان قائم ہو، اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ ہو اور صرف اللہ اکیلے کی حکومت قائم ہو، اس کے قانون و اطاعت میں کسی دوسرے کی شرکت نہ ہو، پوری سلطنت میں اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا جائے۔ نظامِ صلوٰۃ اور نظامِ زکوٰۃ قائم ہو۔ نیک باتوں کا حکم دیا جائے اور بُری باتوں سے روکا جائے ٢ہ

لہ قال اللہ تعالیٰ: وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض (النور۔ ۵۵)

٢ہ قال اللہ تعالیٰ: ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنًا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا (النور۔ ۵۵) الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر (الحج۔ ۴۱)

خلافت کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھے، اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کرے یعنی بالکل اسی طرح خلافت قائم کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ہو۔[1]

خلافت اور سیاست کو انبیاء علیہم السلام کی سنت سمجھے اور اس میں اسی طرح عمل کرے جس طرح انبیاء علیہم السلام عمل کیا کرتے تھے۔[2]

امیر کے حقوق (رعایا کے فرائض)

رعایا کو چاہیئے کہ امیر کی اطاعت کرے خواہ امیر حبشی غلام اور بدصورت ہی کیوں نہ ہو۔[3] امیر کا حکم اگر ناگوار بھی گذرے تو بھی اس کی اطاعت کرے، البتہ اگر وہ گناہ کے کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرے۔[4]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان (الاحزاب - ۷۲) عن ابی ذر قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی قال فضرب بیدہ علی منکبی ثم قال یا ابا ذر انک ضعیف وانھا امانۃ وانھا یوم القیامۃ خزی (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب کراھۃ الامارۃ لغیر ضرورۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ماذکر عن بنی اسرائیل وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[3] قال اللہ تعالیٰ: یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء - ۵۹) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیۃ فاذا اُمر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ (صحیح بخاری کتاب الاحکام) لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق (رواہ فی شرح السنۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۰۹۲)

امیر کی اطاعت کرتا رہے جب تک وہ کتاب اللہ کے مطابق چلاتا رہے [1]
اگر امیر کا کوئی فعل ناپسندیدہ ہو تب بھی اس کے خلاف کچھ نہ کرے، صبر کرتا رہے [2]
امیر کی برائیوں سے کراہت کرے، اس کی برائیوں کو برا سمجھے، امیر کی برائیوں سے راضی نہ ہو، برائیوں میں امیر کی پیروی نہ کرے، لیکن اس کی اطاعت سے منہ نہ موڑے، اس کو معزول نہ کرے اور نہ اس سے جنگ کرے جب تک وہ نماز پڑھتا رہے، جب وہ نماز چھوڑ دے یا اور کوئی کفرِ صریح کرے جس کو کفر کہنے کے لئے صریح دلیل موجود ہو تو پھر اس سے جنگ کرے اور اس کو امارت سے ہٹا دے [3]
امیر کے سامنے حق بیان کرے اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو استعمل علیکم عبد یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت الامات میتۃ جاھلیۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یستعمل علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع فقالوا یا رسول اللہ الا نقاتلھم قال لا ما صلوا (صحیح مسلم کتاب الامارۃ) وفی روایۃ خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذھم بالسیف عند ذلک قال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ الا من ولی علیہ وال فراہ یاتی شیئا من معصیۃ اللہ فلیکرہ ما یاتی من معصیۃ اللہ ولا ینزعن یدا من طاعۃ (صحیح مسلم) قال عبادۃ دعانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ فکان فیما اخذ علینا ان بایعنا علی السمع والطاعۃ فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا واثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اھلہ الا ان تروا کفرا بواحا عندکم من اللہ فیہ برھان (صحیح مسلم کتاب الامارۃ وصحیح بخاری کتاب الفتن)

[4] عن عبادۃ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...... علی ان نقول بالحق اینما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم (صحیح مسلم وصحیح بخاری)

امیر اگر حق تلفی بھی کرے تو رعایا کو چاہیئے کہ اس کا حق اسے دے (یعنی اس کی اطاعت کرے، زکوٰۃ دے وغیرہ وغیرہ) اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرے ؎۱

جب دو خلیفوں کے ہاتھ پر بیعت کی جائے تو بعد والے کو قتل کر دیا جائے ؎۲

جب تمام مسلمین ایک امیر پر مجتمع ہو جائیں تو اس شخص کو قتل کر دیا جائے جو مسلمین میں تفرقہ ڈالے، خواہ وہ تفرقہ ڈالنے والا کوئی بھی ہو ؎۳

حکام سے دور رہے، جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کرے، ظلم میں ان کی مدد نہ کرے ؎۴

عورت کو امیر نہ بنائے ؎۵

امارت کو طلب نہ کرے، جو امارت طلب کرے اسے امیر نہ بنایا جائے اور نہ اسے امیر بنایا جائے جو امارت کا حریص ہو ؎۶

امیر مشورہ سے بنایا جائے یا موجودہ امیر خود کسی کو آئندہ کے لئے امیر نامزد کر دے ؎۷

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادوا الیھم حقھم وسلوا اللہ حقکم (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منھما (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ کائنا من کان وفی روایۃ من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون بعدی امراء فمن دخل علیھم فصدقھم بکذبھم واعانھم علی ظلمھم فلیس منی ولست منہ (رواہ الترمذی فی ابواب الفتن وصححہ) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی ابواب السلطان افتتن (رواہ الترمذی وحسنہ)

؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ (صحیح بخاری)

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسأل الامارۃ فان اعطیتھا عن مسئلۃ وکلت علیھا وان اعطیتھا عن غیر مسئلۃ اعنت علیھا (صحیح بخاری کتاب الاحکام وصحیح مسلم کتاب الامارۃ) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نولی ھذا من سألہ ولا من حرص علیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

؎۷ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وامرھم شوریٰ بینھم (الشوریٰ۔ ۳۸) لقد ھممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعھد ..... ثم قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون اویدفع اللہ ویابی المؤمنون (صحیح بخاری کتاب الطب)

امیر کی خیر خواہی کرے لہ

امیر کا اکرام کرے، اس کی توہین نہ کرے لہ

اگر کسی کی سفارش کرے تو اس سفارش پر ہرگز اس سے ہدیہ نہ لے لہ

رعایا کے حقوق (امیر کے فرائض)

امیر کو چاہیئے کہ رعایا میں نماز کی اقامت کا انتظام کرے، زکوٰۃ کی وصولیابی کا بندوبست کرے، نیکی کا حکم کرے، بُرائی سے روکے لہ

امیر کو چاہیئے کہ رعایا میں سے جو لوگ سود لینا یا شراب پینا نہ چھوڑیں ان سے جنگ کرے لہ

امیر کو چاہیئے کہ اہم امور میں مشورہ لے لیا کرے لہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ ثلاثا قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم (صحیح مسلم)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ واستذل الامارۃ لقی اللہ ولا حجۃ لہ عند اللہ (رواہ الحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک جلد اول صـ ۱۱۹)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شفع لاحد شفاعۃ فاھدی لہ ھدیۃ علیھا فقبلھا فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربا (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۲}{۱۱۰۹}$)

لہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر (الحج۔ ۴۱)

لہ قال اللہ تعالیٰ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوٰا ان کنتم مؤمنین ۝ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ (البقرۃ۔ ۲۷۸، ۲۷۹) عن دیلم الحمیری قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ انا بارض باردۃ ونعالج فیھا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ھذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال ھل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوہ قلت ان الناس غیر تارکیہ قال ان لم یترکوہ ۝ فقاتلوھم (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات $\frac{۲}{۱۰۸۳}$)

لہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وامرھم شوریٰ بینھم (الشوریٰ۔ ۳۸) قال اللہ عزوجل وشاورھم فی الامر (آل عمران۔ ۱۵۹)

امیر کو چاہیئے کہ رعایا کے دینی و دینوی امور کی نگرانی کرے، رعایا کو خلافِ شرع کام کرنے سے باز رکھے، رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتا رہے اور رعایا کی خیر خواہی کرے ؎۱

رعایا کو دھوکہ نہ دے، رعایا کو مشقت میں نہ ڈالے اور نہ رعایا پر ظلم کرے ؎۲

رعایا سے محبت کرے، رعایا کے لئے دعاء کرتا رہے، اپنے فرائض اس طرح انجام دے کہ وہ بھی اس سے محبت کریں اور اس کے لئے دعاء خیر کریں، رعایا سے بغض نہ رکھے اور نہ اس پر لعنت کرے ؎۳

رعایا کو کسی خاص نرخ پر بیچنے پر مجبور نہ کرے ؎۴

امیر کو چاہیئے کہ سزا دیتے وقت کسی کے چہرہ پر نہ مارے ؎۵

حدود اللہ کے علاوہ کسی جرم میں دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے ؎۶

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامام الذی علی الناس راع وھو مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ فلم یحطہا بنصیحۃ الا لم یجد رائحۃ الجنۃ (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من وال یلی رعیۃ من المسلمین فیموت وھو غاش لھم الا حرم اللہ علیہ الجنۃ (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ یوم القیامۃ ومن یشاقق یشقق اللہ علیہ یوم القیامۃ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم من ولی من امر امتی شیئاً فشق علیھم فاشقق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئاً فرفق بھم فارفق بہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا (صحیح مسلم کتاب البر) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شر الرعاء الحطمۃ (صحیح مسلم)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیھم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

؎۴ غلا السعر فقالوا اسعر لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرازق وانی ارجو ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح نیل الاوطار $\frac{5}{186}$)

؎۵ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نہ سخت سزا دے [1]

اور نہ اللہ کے عذاب سے کسی کو سزا دے مثلاً آگ میں نہ جلائے [2]

امیر کو چاہیئے کہ رعایا کی ضروریات کو پورا کرتا رہے، ایسے حالات پیدا نہ کرے کہ رعایا کو امیر تک پہنچنا دشوار ہو جائے [3]

امیر کو چاہیئے کہ فوج اور پولیس کے محکمے قائم کرے [4]

امیر کو چاہیئے کہ اس شخص کو سرکاری عہدہ نہ دے جو اس کا طلب گار ہو [5]

امیر کو چاہیئے کہ رعایا میں شک کی باتوں کی جستجو نہ کرے [6]

امیر کو چاہیئے کہ مورتوں کو توڑنے اونچی قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا انتظام کرے [7]

سرکاری ملازم

سرکاری ملازم کو اپنے عہدہ کی بنیاد پر کوئی تحفہ نہیں لینا چاہیئے [8]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا (صحیح مسلم کتاب البر)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ (صحیح بخاری کتاب استتابۃ المرتدین)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تولی شیئا من امر المسلمین فاحتجب عن حاجتھم وفقیرھم احتجب اللہ دون حاجتہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ جید۔ نیل الاوطار جزء ۸ صہ ۲۲۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ: واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل (الانفال۔ ۶۰) ان قیس بن سعد کان یکون بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلۃ صاحب الشرط من الامیر (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نستعمل علی عملنا من اراد ہٗ (صحیح بخاری کتاب استتابۃ المرتدین)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ولا تجسسوا (الحجرات۔ ۱۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدھم (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر جلد اوّل صہ ۳۲۹)

[7] عن ابی الھیاج الاسدی عن علی قال ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ (صحیح مسلم)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال العامل نبعثہ فیأتی یقول ھذا لک وھذا لی فھلا جلس فی بیت ابیہ وامہ فینظر أیھدی لہ ام لا والذی نفسی بیدہ لا یأتی بشیء الا جاء بہ یوم القیمۃ یحملہ علی رقبتہ (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

سرکاری ملازم مقررہ تنخواہ لے سکتا ہے [1]

سرکاری عہدہ دار کے پاس کوئی ملازم نہیں ہے تو سرکاری خرچ پر ملازم رکھ سکتا ہے مکان نہیں ہے تو مکان حاصل کر سکتا ہے، بیوی نہیں ہے تو نکاح کر سکتا ہے [2]

رشوت ہرگز نہ لے [3]

اگر امیر کسی کو کچھ رقم دینے کا حکم دے تو وہ رقم بے کم وکاست خوشی کے ساتھ اسے دے دے [4]

مقررہ تنخواہ یا اجرت سے زائد کچھ نہ لے [5]

سرکاری عہدہ

سرکاری عہدہ طلب نہ کرے، امیر کو چاہیئے کہ اس شخص کو سرکاری عہدہ نہ دے جو اس کا خواہشمند ہو [6]

اگر کسی کو عہدہ دیا جائے اور وہ اس کے انجام سے ڈرے تو امیر اسے عہدہ قبول کرنے کے لئے مجبور نہ کرے [7]

---

[1] عن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء (صحیح بخاری)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان لنا عاملا فليكتسب زوجة فان لم يكن له خادم فليكتسب خادما فان لم يكن له مسكن فليكتسب مسكنا (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری۔ بلوغ الامانی جزء ۹ ص ۵۶ وسندہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۰۷)

[3] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعنة الله على الراشي والمرتشي (رواہ الترمذی وصححہ)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخازن المسلم الامين الذي يعطي ما امر به كاملا موفرا طيبا به نفسه فيدفعه الى الذي امر له به احد المتصدقين (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فما اخذ بعد ذلك فهو غلول (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۱۰۷)

[6] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نستعمل على عملنا من اراده (صحیح بخاری کتاب استتابۃ المرتدین)

[7] عن ابي مسعود قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم ساعيا ثم قال ...... لا الفينك يوم القيمة تجيء على ظهرك بعير ...... قد غللته قال اذا لا انطلق قال اذا لا اكرهك (صحیح ابوداؤد کتاب الخراج باب فی غلول الصدقۃ۔ سندہ صحیح ۲/۵۶۹)

جزیہ

اگر کفار اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ لیا جائے [1]

جزیہ:۔ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کی قیمت کا کپڑا وصول کیا جائے [2]

نوٹ:۔ دینار سونے کا ایک سکہ ہے۔

ذمی

نوٹ:۔ ذمی وہ کافر ہے جو کسی اسلامی حکومت سے وفاداری وغیرہ کا معاہدہ کر کے اسلامی حکومت میں سکونت اختیار کرے

ذمی کو ہرگز قتل نہ کرے، ذمی کو قتل کرنے والا جنت کی بو بھی نہ پائے گا [3]

اگر کسی ذمی کو قتل کر دے تو مسلم کی نصف دیت مقتول کے ورثاء کو ادا کرے [4]

ذمی سے جزیہ لے جس کا بیان "جزیہ" کے عنوان کے تحت اوپر گذر چکا ہے۔

اگر ذمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہے تو اسے قتل کر دے، اس کا ذمہ ٹوٹ گیا [5]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون (التوبۃ۔ ۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان ھم ابوا فسلھم الجزیۃ (صحیح مسلم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا من مجوس ھجر (صحیح بخاری)

[2] عن معاذ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وامرنی ان آخذ ......من کل حالم دینارا او عدلہ معافر (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح نیل ۲/۱۱۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ الجنۃ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ الکافر نصف دیۃ المسلم (رواہ احمد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۵۵)

[5] ان یھودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقھا رجل حتی ماتت فابطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمھا (رواہ ابوداؤد عن علی ۲/۲۵۲ وسندہ صحیح)

بیعت

مردوں سے بیعت لیتے وقت اپنے داہنے ہاتھ سے ان کا داہنا ہاتھ پکڑے، عورتوں سے بیعت لیتے وقت ان کا ہاتھ نہ پکڑے، صرف زبانی بیعت لے یعنی وہ صرف زبان سے اقرار کریں[1]

جب اسلام قبول کرے تو بیعت کرے[2]

عورتیں جب اسلام قبول کریں تو ان سے مندرجہ ذیل باتوں پر بیعت لے[3]

(۱) شرک نہ کرنا (۲) چوری نہ کرنا (۳) زنا نہ کرنا (۴) اولاد کو قتل نہ کرنا (۵) کسی پر بہتان نہ لگانا (۶) معروف باتوں میں نافرمانی نہ کرنا[3] (۷) نوحہ وماتم نہ کرنا[4]

جب عورتیں بیعت کرلیں تو بیعت لینے والا ان کے لئے دعائے مغفرت کرے[5]

اسلام قبول کرنے کے بعد بھی بطور تجدید ان باتوں پر بیعت لے (۱) شرک نہ کرنا (۲) چوری نہ کرنا (۳) زنا نہ کرنا (۴) اولاد کو قتل نہ کرنا (۵) کسی پر بہتان نہ لگانا (۶) معروف باتوں میں نافرمانی نہ کرنا[6] (۷) کسی کو ناحق قتل نہ کرنا[6]

---

[1] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول للمرأة قد بايعتك كلاماً يكلمها به والله ما مست يده يد امرأة قط في المبايعة (صحيح بخاری كتاب التفسير وصحيح مسلم كتاب الامارة) قال الله تعالى: ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم (الفتح - ۱۰) قال عمرو بن العاص رض لرسول الله صلى الله عليه وسلم ابسط يمينك فلابايعك فبسط يمينه (صحيح مسلم كتاب الايمان باب كون الاسلام يهدم ما قبله ۱/۴۳)

[2] ان اعرابيا بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاسلام (صحيح بخاری كتاب الاحكام)

[3] قال الله تعالى: يا أيها النبي اذا جاءك المؤمنات يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين ولا يقتلن اولادهن ولا يأتين ببهتان يفترينه بين ايديهن وارجلهن ولا يعصينك في معروف فبايعهن واستغفر لهن الله ان الله غفور رحيم (الممتحنة - ۱۲)

[4] قالت ام عطية لما نزلت هذه الآية يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يعصينك في معروف قالت كان منه النياحة (صحيح مسلم كتاب الجنائز وروى نحوه البخاری فی كتاب الاحكام)

[5] قال الله تعالى: فبايعهن واستغفر لهن الله (الممتحنة - ۱۲)

[6] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وحوله عصابة من اصحابه بايعوني على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين ايديكم وارجلكم ولا تعصوا في معروف (صحيح بخاری كتاب الايمان) ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق (طبرانی اوسط ۱/۵۰۴ - سنده صحيح)

اسلام قبول کرنے کے بعد دوسرے امور پر کسی وقت بھی بیعت لی جا سکتی ہے [1]
جب کوئی شخص اسلام قبول کرے تو اس سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلم کی خیر خواہی پر بھی بیعت لی جا سکتی ہے [2]
بوقت جنگ، جہاد اور جان دے دینے پر بھی بیعت لی جا سکتی ہے [3]
ساری عمر جہاد کرنے پر بیعت لی جا سکتی ہے [4]
بہت سے دیگر امور پر بھی بیعت لی جا سکتی ہے مثلاً ہمیشہ حق بات کہنے پر، بغاوت نہ کرنے پر [5]
جب کوئی خلیفہ مقرر ہو جائے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے پھر اگر کوئی دوسرا خلیفہ بیعت لینے لگے تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے بلکہ اسے قتل کر دیا جائے [6]

---

[1] قال عوف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تبایعون رسول اللہ وکنا حدیث عھد ببیعۃ نقلنا قد بایعناک یا رسول اللہ ..... فبسطنا ایدینا وقلنا قد بایعناک یا رسول اللہ فعلام نبایعک قال علی ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا والصلوات الخمس ..... (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

[2] عن جریر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم علی الاسلام وفی روایۃ قلت ابایعک علی الاسلام (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] اخبر عبد اللہ ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایع تحت الشجرۃ قال فانطلق ..... حتی بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المغازی) عن یزید قلت لسلمۃ بن اکوع علی ای شئ بایعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الموت (صحیح بخاری کتاب المغازی وصحیح مسلم)

[4] قال المھاجرون والانصار وھم یحفرون الخندق .... نحن الذین بایعوا محمدا علی الجھاد ما بقینا ابدا (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[5] عن عبادۃ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی المنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقوم او نقول بالحق حیثما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم (صحیح بخاری کتاب الاحکام و صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منھما (صحیح مسلم کتاب الامارۃ) کان طائفۃ منھم قد بایعوہ قبل ذلک فی سقیفۃ بنی ساعدۃ وکانت بیعۃ العامۃ علی المنبر (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

بیعت لیتے وقت امیر یہ کہے کہ جہاں تک تم سے ہو سکے سننا اور اطاعت کرنا اور بیعت کرنے والا بھی یہ کہے کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا میں حکم سنوں گا اور اطاعت کروں گا [1]

بیعت دوبارہ اور سہ بارہ بھی لی جا سکتی ہے [2]

اسلام پر بیعت ہو جانے کے بعد نہ بیعت لینے والا بیعت توڑے اور نہ بیعت کرنے والا بیعت توڑے [3]

بیعت بالغ سے لی جائے، بچے سے نہیں [4]

بیعت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرے، دنیا کی لالچ کے لئے بیعت نہ کرے [5]

امیر کی بیعت بہت ضروری ہے، جو شخص بیعت نہ کرے وہ جاہلیت کی موت مرے گا [6]

ایسا شخص جس پر کسی قوم یا کسی فرد کو بھروسہ ہو وہ اس قوم یا اس فرد کی طرف سے بیعت کر سکتا ہے [7]

---

[1] عن ابن عمر قال کنا اذا بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعتم (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وعن جریر رضی اللہ عنہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فلقننی فیما استطعت (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[2] قال سلمۃ بن اکوع دعانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للبیعۃ ..... فبایعتہ اول الناس ثم بایع وبایع حتی اذا کان فی وسط الناس قال بایع یا سلمۃ قلت قد بایعتک قال وایضاً ..... ثم بایع حتی اذا کان فی آخر الناس قال الا تبایعنی یا سلمۃ ...... فبایعتہ الثالثۃ (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب غزوہ ذی قرد)

[3] ان اعرابیاً بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسلام فاصابہ وعک فقال اقلنی بیعتی فابی ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[4] عن عبد اللہ بن ہشام قال ذہبت بہ امہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ بایعہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو صغیر (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم .... رجل بایع اماماً لا یبایعہ الا لدنیاہ (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیامۃ لاحجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[7] فبایعہ (ضماد) فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی قومک قال وعلی قومی (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ ۲۸۴/۳)

جماعت المسلمین

جماعتُ المسلمین سے وابستہ اور چمٹا رہے [1]

جماعت سے ذرا بھی علیحدہ نہ ہو خواہ امیرِ جماعت کا حکم اُسے ناگوار ہی کیوں نہ گذرے، اگر جماعت سے علیحدہ ہونے کے بعد اسے موت آجائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی [2]

جماعت سے کسی حالت میں علیحدہ نہ ہو، جماعت سے علیحدہ ہونا گویا اسلام سے علیحدہ ہونا ہے [3]

اگر جماعتُ المسلمین نہ ہو تب بھی کسی فرقہ میں شامل نہ ہو، بلکہ تمام فرقوں سے علیحدہ رہے خواہ اس علیحدگی کی وجہ سے کیسی ہی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے حتیٰ کہ اس علیحدگی کی وجہ سے اسے درخت کی جڑیں چبانی پڑیں تو انہیں ہی چباتا رہے اور اسی حالت میں مرجائے [4]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: یٰایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ۝ (التوبۃ-۱۱۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ من فارق الجماعۃ شبرًا فمات فمیتۃ جاھلیۃ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ وصحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ (رواہ الترمذی عن الحارث وسندہ صحیح ۲/۲۹۶ - مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اوّل صہ ۲۸۹)

[4] قال حذیفۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم تکن لھم جماعۃ ولا امام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذٰلک (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اسلامی مُعاشرہ

معاشرہ میں ایک دوسرے کے ساتھ صلح و صفائی سے رہے [1]

آپس میں ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھے، اگر دو آدمیوں میں کچھ جھگڑا ہو جائے تو صلح کرادے [2]

اگر مؤمنین کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادے، اگر ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والی جماعت سے اس وقت تک لڑے جب تک وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع نہ کرے [3]

ایک دوسرے کے ساتھ معافی اور درگذر سے کام لے [4]

ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتا رہے [5]

معاشرہ میں بلا تحقیق افواہیں نہ پھیلائے بلکہ ان کو امراء تک پہنچادے تا کہ وہ تحقیق کریں [6]

آپس میں محبت کرے [7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ : فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم (الانفال۔ ۱)

[2] قال اللہ تعالیٰ : انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم (الحجرات۔ ۱۰)

[3] قال اللہ تعالیٰ : وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما فان بغت احداہما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر اللہ (الحجرات۔ ۹)

[4] قال اللہ تعالیٰ : ولیعفوا ولیصفحوا (النور۔ ۲۲)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ قالوا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین و عامتہم (صحیح مسلم)

[6] قال اللہ تعالیٰ : واذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم (النساء۔ ۸۲)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

معاشرہ میں بے حیائی کی باتوں کو نہ پھیلائے [1]

اپنے پوشیدہ گناہ کو ظاہر نہ کرے [2]

دوسرے کے عیب کو چھپائے [3]

جو لوگ ظالم یا مجرم ہوں ان کی طرف نہ جھکے یعنی ان کی حمایت نہ کرے [4]

افتراق اور اختلاف سے بچے، سب کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی رسّی یعنی اللہ تعالیٰ کی شریعت کو مضبوطی سے پکڑے رہے [5]

جو لوگ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں انہیں اپنا دوست نہ بنائے خواہ وہ اس کے باپ دادا یا بھائی ہی کیوں نہ ہوں [6]

کسی کی طرف کوئی عیب منسوب نہ کرے یعنی کسی پر تہمت نہ لگائے، نہ کسی کو برے لقب سے پکارے [7]

آپس میں ایک دوسرے کے متعلق بدگمانی نہ کرے [8]

سلام کو پھیلائے [9]

ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرے، نہ ایک دوسرے کی غیبت کرے [10]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرة (النور ۔ ۱۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی معافی الا المجاھرین (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیٰمة (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (ھود ۔ ۱۱۳)

[5] قال اللہ عزوجل: واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (آل عمران ۔ ۱۰۳)

[6] قال اللہ تعالیٰ: لا تتخذوا اٰبآءکم واخوانکم اولیآء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰٓئک ھم الظالمون (التوبة ۔ ۲۳)

[7] قال اللہ تعالیٰ ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب۔ (الحجرات ۔ ۱۱)

[8] قال اللہ تعالیٰ: یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم (الحجرات ۔ ۱۲)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام بینکم (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[10] قال اللہ تعالیٰ ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضًا (الحجرات ۔ ۱۲)

نہ ایک دوسرے کو منہ در منہ برا کہے، نہ طعن و حقارت آمیز اشارے کرے [1]
ایک دوسرے کی چغل خوری نہ کرے [2]
اگر کوئی شخص عاریۃً کوئی چیز مانگے تو انکار نہ کرے [3]
کسی کا مذاق نہ اڑائے [4]
دو رُخی باتیں نہ کرے یعنی ایسا نہ کرے کہ جس کے پاس جائے اس کی سی باتیں کرے، خوشامد کرے اور فساد کا بیج بوئے [5]
اگر کسی کا ریاح خارج ہو تو ہنسے نہیں [6]
کسی پر لعنت نہ کرے اور نہ کسی کو کفر کی طرف منسوب کرے [7]
اور نہ کسی کو فسوق کی طرف منسوب کرے [8]
نہ کسی مسلم سے لڑے [9]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: ویلٌ لکل ھمزۃ لمزۃ ٥ (الھمزۃ-۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات (صحیح بخاری کتاب الادب)
[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فویل للمصلین ٥ الذین ھم عن صلاتھم ساھون ٥ الذین ھم یراءون ٥ و یمنعون الماعون (الماعون-۴ تا ۷)
[4] قال اللہ تعالیٰ: یاَیھا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرًا منھم (الحجرات-۱۱)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجد من شر الناس یوم القیٰمۃ عند اللہ ذا الوجھین الذی یأتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم)
[6] وعظھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضحکھم من الضرطۃ فقال لم یضحک احدکم مما یفعل (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعن مؤمنا فھو کقتلہ ومن قذف مؤمنا بکفر فھو کقتلہ (صحیح بخاری کتاب الادب)
[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم)

جھگڑالو نہ بنے، ہر ایک سے رحم و کرم سے پیش آئے لہ

ضرورت مند، پریشان حال، بے روزگار کی مدد کرے ٢ه

آپس میں ایک دوسرے کو ایک جسم کے اعضاء کی طرح سمجھے، دوسرے کی تکلیف پر بے چین ہو جائے اور اس کی مدد کرے ٣ه

آپس میں ایک دوسرے کی تقویت کا سبب بنے ٤ه

معاشرہ میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو خیر کی دعوت دے، نیکی کا حکم کرے اور برائیوں سے روکے ٥ه

لوگوں کے مراتب کا خیال رکھے ٦ه

اگر تیر کے ساتھ مسجد یا بازار میں سے گذرے تو پیکان پر ہاتھ رکھے (ایسا نہ ہو کہ کسی کو اس کی نوک چبھ جائے) غلیل وغیرہ سے کنکر نہ پھینکے ٧ه

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم لا یرحم (صحیح بخاری کتاب الادب)

٢ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کل مسلم صدقۃ قالوا فان لم یجد قال فیعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل قال فیعین ذا الحاجۃ الملھوف (صحیح بخاری کتاب الادب)

٣ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمّی (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

٤ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا (صحیح بخاری ابواب المساجد و صحیح مسلم)

٥ه قال اللہ تعالیٰ: ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر (آل عمران ۱۰۴)

٦ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم (رواہ ابوداؤد و صححہ الحاکم فی معرفۃ علوم الحدیث وجزم بہ مسلم فی مقدمۃ صحیحہ)

٧ه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

کسی شخص سے دو مرتبہ دھوکہ نہ کھائے (ایک مرتبہ دھوکہ کھانے کے بعد اس سے ہوشیار رہے) ۱؎
کسی کے راز کو ظاہر نہ کرے، لیکن ایسے راز کو ضرور ظاہر کرے جو قتل و خونریزی، عصمت دری اور لوٹ پر مبنی ہو ۲؎

معاشرہ میں برائی نہ پھیلنے دے، جو برائی دیکھے اسے ہاتھ سے اور اگر اتنی قوت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے ۳؎

آپس میں ایک دوسرے کی پوشیدہ خبریں نہ معلوم کرے، نہ عیب تلاش کرے، نہ حسد کرے، نہ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے، نہ ایک دوسرے سے منہ موڑے، نہ کسی سے بغض رکھے، نہ محض قیمت بڑھانے کی نیت سے کسی کی بولی پر بولی لگائے، نہ دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے کوشش کرے، بلکہ بھائی بھائی بن کر رہے ۴؎

کسی پر ہتھیار نہ اٹھائے ۵؎

کسی کو ڈرائے نہیں ۶؎

کسی کی بدنامی اور بے عزتی کو ناحق شہرت نہ دے ۷؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجالس بالامانۃ الا ثلاثۃ مجالس سفک دم حرام او فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حقہ (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۱۶۵)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان (صحیح مسلم)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تباغضوا وکونوا عباد اللہ اخوانا (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم) وفی روایۃ ولا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاثۃ ایام (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ ولا تناجشوا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ ولا تنافسوا (صحیح مسلم) وفی روایۃ ولا تقاطعوا (صحیح مسلم کتاب البر) وفی روایۃ ولا تہجروا (صحیح مسلم)

۵؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل علینا السلاح فلیس منا (صحیح بخاری)

۶؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ حسن۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ ص ۲۴۱)

۷؎ ان من اربی الربا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق (صحیح ابی داؤد $\frac{3}{923}$)

ہر ایک سے تواضع اور انکساری کے ساتھ پیش آئے، آپس میں ایک دوسرے پر فخر نہ کرے نہ زیادتی کرے
معاشرہ میں خاندانی، نسلی اور وطنی عصبیت اور حمیّت کو نہ پھیلائے لہ
مسلمین کو ایسے القاب سے نہ پکارے جن القاب سے اُمّتِ مسلمہ میں تفریق پیدا ہو جائے مسلمین کو صرف
اسی مشترکہ لقب سے پکارے جس لقب سے اللہ تعالیٰ نے پکارا ہے یعنی مؤمنین کہہ کر پکارے ۳
جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے مسلم بھائی کے لئے پسند کرے ۴
غیر مسلم قوم کی نقالی نہ کرے ۵
امانت کو ادا کرے اور خیانت کے بدلہ میں خیانت نہ کرے ۶

لہ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احدٌ علی احد ولا یبغی احد علی احد (صحیح مسلم)

۲ اقتتل غلامان فقال المهاجری یا للمهاجرین وقال الانصاری یا للانصار، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما بال دعوای اهل الجاهلیة ..... دعوها فانها خبیثة (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء و صحیح مسلم کتاب البر والصلة) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قاتل تحت رایة عمیّة یغضب لعصبة او یدعوا الی عصبة او ینصر عصبة فقتل فقتلة جاهلیة وفی روایة لیس من امتی (صحیح مسلم کتاب الامارة باب الامر بلزوم الجماعة)

۳ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من ادعی دعوی الجاهلیة فانه من جثی جهنم فقال رجل یا رسول اللّٰہ وان صلی وصام فقال وان صلی وصام فادعوا بدعوی اللّٰہ الذی سمّٰکم المسلمین المؤمنین عباد اللّٰہ (رواہ الترمذی فی ابواب الامثال وصححہ)

۴ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه (صحیح بخاری کتاب الایمان)

۵ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لما خرج الی حنین مر بشجرة للمشرکین یقال لها ذات انواط یعلقون علیها اسلحتهم قالوا یا رسول اللّٰہ اجعل لنا ذات انواط کما لهم ذات انواط فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سبحان اللّٰہ هذا کما قال قوم موسٰی اجعل لنا الٰها کما لهم اٰلهة والذی نفسی بیده لترکبن سنة من کان قبلکم (رواہ الترمذی فی ابواب الفتن وصححہ) من تشبه بقوم فهو منهم (ابوداؤد ، سندہ صحیح)

۶ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اد الامانة الی من ائتمنک ولا تخن من خانک (رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۸۸۵)

بیوی کو شوہر سے اور غلام کو آقا سے برگشتہ نہ کرے [1]

کسی کو ستائے نہیں [2]

ظلم کو روکے [3]

جھگڑا فساد نہ کرے [4]

لوگوں کے سامنے علانیہ برائی نہ کرے [5]

نظم و ضبط قائم رکھے [6]

اپنے مسلم بھائی کی مدد کرے [7]

جنازہ کے ساتھ جائے، مریض کی عیادت کرے، دعوت قبول کرے، مظلوم کی مدد کرے، قسم دلانے والے کی قسم کو پورا کرے، سلام کا جواب دے اور چھینکنے والا اگر الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمك الله کہے [8]

اپنے بھائی کی آبروریزی جو اس بھائی کی غیر موجودگی میں کی جا رہی ہو دفع کرے (یعنی آبروریزی نہ ہونے دے) [9]

---

[1] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس منا من خبب امرأة علی زوجها او عبداً علی سیده (رواه الحاکم وسنده صحیح. المستدرك ۱۹۶/۲)

[2] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انصر اخاك ظالما او مظلوما (صحیح بخاری)

[4] قال الله تعالیٰ: والله لا یحب الفساد (البقرة - ۲۰۵)

[5] قال الله تبارك وتعالیٰ: أئنكم لتأتون الرجال وتقطعون السبیل وتأتون فی نادیکم المنکر (العنکبوت - ۲۹)

[6] قال الله تعالیٰ: انما المؤمنون الذین آمنوا بالله ورسوله واذا کانوا معه علیٰ امر جامع لم یذهبوا حتی یستأذنوه (النور - ۶۲)

[7] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[8] امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبع ..... امرنا باتباع الجنائز وعیادة المریض واجابة الداعی ونصر المظلوم وابرار القسم ورد السلام وتشمیت العاطس (صحیح بخاری کتاب الجنائز ۲/۹۰)

[9] من ذب عن عرض اخیه بالغیب حقاً علی الله ان یعتقه من النار (مسند احمد، سنده حسن. مجمع الزوائد جزء ۸ ص ۹۵)

چراگاہ

سرکاری مویشی کے علاوہ چراگاہ میں کسی خاص شخص کے مویشی کے لئے کوئی خاص جگہ مخصوص نہ کی جائے، صرف سرکاری مویشی کے لئے جگہ مخصوص کی جاسکتی ہے [۱]

ولایت اور رفاقت

جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اپنی جان و مال سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے مہاجرین کو جگہ دی اور ان کی مدد کی یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور رفیق ہیں، انہیں ایک دوسرے کی مدد اور رفاقت کرنی چاہیئے [۲]

جو لوگ ایمان لائے لیکن ہجرت نہیں کی تو مومنین پر ان کی ولایت اور رفاقت ضروری نہیں [۳]

اگر ایسے لوگ جو ایمان لانے کے بعد ہجرت نہ کریں لیکن مومنین سے دین کے معاملات میں مدد مانگیں تو مومنین کو ان کی مدد کرنی چاہیئے، البتہ ایسی قوم کے خلاف مدد نہیں کرنی چاہیئے جس قوم سے مومنین کا کوئی عہد و میثاق ہو [۴]

ایسے کافر جو دین کے معاملہ میں لڑیں ان سے کسی قسم کی دوستی اور رفاقت کے مراسم نہ رکھے [۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حمی الا للہ ورسولہ (صحیح بخاری)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک بعضھم اولیاء بعض (الانفال ۔۷۲)

[۳] قال اللہ عزوجل: والذین اٰمنوا ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا (الانفال ۔۷۲)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر (الانفال ۔۷۲)

[۵] قال اللہ تعالیٰ: انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظٰلمون ○ (الممتحنۃ ۔۹)

زمین

خلیفہ جس کو مناسب سمجھے زمین کا کوئی قطعہ بطور جاگیر دے سکتا ہے [1]

کسی کی بالشت بھر زمین بھی ناجائز طور پر نہ لے ورنہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کے (گلے میں) ڈالا جائے گا [2]

جب کوئی شخص مسلم ہو جائے تو پھر وہی اپنی زمین کا حقدار ہے [3]

زمین کی برکت کے لئے اس طرح دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہماری زمین میں اس (زمین) کی برکت، اسکی زینت اور اس کے رہنے والوں کو جاگزیں فرما [4]

---

[1] عن وائل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطعہ ارضا بحضرموت (رواہ الترمذی وصححہ) اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقطع من البحرین فقالت الانصار حتی تقطع لاخواننا الذین من المھاجرین (صحیح بخاری کتاب فی الشرب)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیمۃ سبع ارضین (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم الرجل فھو احق بارضہ (رواہ ابوداؤد ورجالہ موثقون نیل الاوطار ۶/۱ وسندہ جید۔ بلوغ الامانی ۱۴/۱۱۳)

[4] عن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعوا اللّٰھم ضع فی ارضنا برکتھا وزینتھا وسکنھا (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ جید۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۸۲)

جہاد اور اس کے متعلقات

جہاد

اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے، اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے جو کوشش بھی کی جائے وہ جہاد ہے[1]

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکلے[2]

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے مالوں سے، اپنے ہاتھوں سے، اپنی زبانوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کرے[3]

جہاد کو بہترین عمل سمجھے[4]

جہاد کو ترک نہ کرے ورنہ بلاؤں میں گھر جائے گا[5]

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جنگ کرے، اگر جنگ کا موقع نہ آئے تو جنگ کی نیت رکھے ورنہ موت نفاق پر ہوگی[6]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ (الحج - ۷۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغدوۃ او روحۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ عز وجل، وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ (التوبۃ - ۴۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاھدوا المشرکین باموالکم وایدیکم والسنتکم (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح - نیل الاوطار جزء۷، ص۱۷۶)

[4] سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان باللہ والجہاد فی سبیل اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ضن الناس بالدینار والدرھم وتبایعوا بالعینۃ واتبعوا اذناب البقر وترکوا الجہاد فی سبیل اللہ انزل اللہ بھم بلاءً فلم یرفعہ عنھم حتی یراجعوا دینھم (رواہ احمد عن ابن عمر وسندہ صحیح - بلوغ الامانی جزء $\frac{14}{26}$)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب ذم من مات ولم یغز $\frac{2}{158}$)

اتباعِ شریعت

اپنے نفس سے جہاد کرے یعنی اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی شریعت کا تابع بنائے [1]

اقماعِ بدعت

بدعت کے خلاف ہاتھ سے، زبان سے اور دل سے جہاد کرتا رہے [2]

تبلیغ

اسلام کی تبلیغ کرے، احکامِ الٰہی کی تعلیم دے [3]

نوٹ:۔ تبلیغ کے بقیہ آداب صفحہ ۵۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجاہد من جاہد نفسہ فی طاعۃ اللہ۔ (رواہ احمد والحاکم عن فضالۃ وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ جلد اوّل صـ۱۰۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یأخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یؤمرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء ذالک من الایمان حبۃ خردل (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان جلد اوّل صـ۳۹،۴۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان ۱/۳۸) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریۃ اوصاہ .... اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ .... ادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء ۲/۸۲)

خدمتِ والدین

والدین کی خدمت کرتا ہے یہ بھی جہاد ہے [1]

حج

عورتوں کے لئے بہترین جہاد حج ہے [2]

نوٹ:۔ حج کے بقیہ آداب صفحہ ۲۹۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حق بات کہنا

حق بات کہے، ظالم بادشاہ کے سامنے بھی حق بات کہنے سے نہ ڈرے، یہ افضل ترین جہاد ہے [3]

جنگ

اللہ عزوجل کے راستہ میں ان لوگوں سے لڑے جو مسلمین سے لڑتے ہیں لیکن زیادتی نہ کرے [4]
جب جنگ جاری ہو جائے تو پھر دشمن کو جہاں کہیں پائے قتل کردے [5]
مسجدِ حرام کے قریب جنگ کی ابتدا نہ کرے، اگر کافر ابتداء کریں تو پھر ان سے جنگ کرے اور

---

[1] جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنہ فی الجھاد فقال أحی والداک؟ قال نعم، قال ففیھما فجاھد (صحیح بخاری)

[2] قالت عائشۃ یا رسول اللہ نری الجھاد افضل العمل افلا نجاھد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکنّ افضل الجھاد حج مبرور (صحیح بخاری)

[3] عن طارق قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الجھاد افضل؟ قال کلمۃ حق عند سلطان جائر (رواہ احمد والنسائی وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اوّل ۵/۲۶۴ رواہ احمد وابن ماجۃ عن ابی امامۃ نحوہٗ و سندہٗ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـ ۱۷۱ و ۱۷۲ و ورد من حدیث ابی سعید، حسنہ الترمذی)

[4] قال اللہ تعالیٰ: وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا (البقرۃ۔ ۱۹۰)

[5] قال اللہ تعالیٰ: واقتلوھم حیث ثقفتموھم (البقرۃ۔ ۱۹۱)

انہیں قتل کر دے [1]

اگر کافر جنگ اور فتنہ وفساد سے باز آجائیں تو لڑائی بند کر دے [2]

جنگ بند ہو جانے کے بعد عام لوگوں پر کسی قسم کی زیادتی نہ کرے، صرف ظالموں کو سزا دے [3]

جنگ اس وقت تک جاری رکھے جب تک فتنہ وفساد، سازش وبغاوت ختم نہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ نہ ہو جائے [4]

جنگ کے لئے لشکر کو صبح کے وقت روانہ کرے [5]

حرمت والے مہینوں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کا احترام کرے، ان مہینوں میں جنگ نہ کرے [6]

اگر کافر ان مہینوں میں جنگ کریں تو پھر ان سے جنگ کرے لیکن اتنی ہی زیادتی کرے جتنی انہوں نے کی ہو [7]

کافر کو اپنا رازدار نہ بنائے [8]

دشمن سے لڑنے کے لئے سامانِ جنگ ہر وقت تیار رکھے اور تیاری کرتا رہے [9]

جنگ میں جانے کے لئے والدین سے اجازت لے۔ اگر وہ اجازت نہ دیں تو نہ جائے [10]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: ولا تقاتلوھم عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیہ فان قاتلوکم فاقتلوھم (البقرۃ-۱۹۱)

[2] قال اللہ تعالیٰ: فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم ٥ (البقرۃ-۱۹۲)

[3] قال اللہ تعالیٰ: فلا عدوان الا علی الظالمین ٥ (البقرۃ-۱۹۳)

[4] قال اللہ تعالیٰ: وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ (البقرۃ-۱۹۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثھم من اول النھار (رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ جزء ۲ صـ ۱۱۴۳)

[6] قال اللہ تعالیٰ: یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر (البقرۃ-۲۱۷)

[7] قال اللہ تعالیٰ: الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمات قصاص، فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم واتقوا اللہ (البقرۃ-۱۹۴)

[8] قال اللہ تعالیٰ: لا تتخذوا بطانۃ من دونکم (آل عمران-۱۱۸)

[9] قال اللہ تعالیٰ: واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ (الانفال-۶۰)

[10] فان اذنا لک فجاھد والا فبرھما (ابوداؤد۔ سندہ صحیح)

دورانِ جنگ اگر درختوں کو کاٹنے کی ضرورت محسوس ہو تو انہیں کاٹ دے [1]

جب جنگ کے لئے نکلے یا جب جنگ کا خطرہ ہو تو ہتھیار ساتھ رکھے [2]

جب جنگ شروع کرے تو بسم اللہ کہے [3]

جب دشمن سے مقابلہ ہو تو پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے، البتہ پینترا بدلنے کے لئے یا اپنی فوج میں مل جانے کے لئے پیٹھ پھیرے تو کوئی حرج نہیں [4]

دشمن کا تعاقب کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے [5]

اگر دشمن صلح کی درخواست کرے تو صلح کرلے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے [6]

اگر کافر توبہ کرکے ایمان لے آئیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو پھر جنگ سے باز آجائے [7]

جنگ کے لئے ایسی مضبوط صفیں بنائے گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں [8]

جنگ صرف اس لئے کرے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو [9]

جب جنگ کے لئے بلایا جائے تو فوراً نکل آئے [10]

---

[1] قال اللہ عزوجل: ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قآئمۃ علیٰ اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین (الحشر-۵)

[2] قال اللہ تعالیٰ: خذوا حذرکم فانفروا ثبات او انفروا جمیعا ٥ (النسآء-۷۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ۲/۶۹)

[4] قال اللہ تعالیٰ: یآیھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ٥ ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد بآء بغضب من اللہ (الانفال-۱۵،۱۶)

[5] قال اللہ تعالیٰ: ولا تھنوا فی ابتغآء القوم (النسآء-۱۰۴)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ (الانفال-۶۱)

[7] قال اللہ تعالیٰ: فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلھم (التوبۃ-۵)

[8] قال اللہ تعالیٰ: ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص (الصف-۴) صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ (فی غزوۃ حنین) (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[10] قال اللہ تعالیٰ: ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض (التوبۃ-۳۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استنفرتم فانفروا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

جنگ کے لئے نہ نکلنے کو موجب عذاب سمجھے [1]

دشمن کی عورتوں کو قتل نہ کرے، نہ مزدوروں، بچوں اور بہت زیادہ بوڑھوں کو قتل کرے [2]

جنگ کی ابتداء کرنے سے پہلے کافروں کو اسلام کی دعوت دے، اگر وہ دعوت قبول کرلیں تو جنگ نہ کرے، اگر وہ دعوت قبول نہ کریں تو ان سے جزیہ طلب کرے، اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہوجائیں تو جنگ نہ کرے، اگر وہ جزیہ دینے پر بھی راضی نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور ان سے جنگ شروع کردے [3]

جب جنگ میں بہت زیادہ پریشانی ہو تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں گھبراہٹوں سے امن دے [4]

جب دشمن کا خوف ہو تو یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ:۔ اے اللہ ہم ان کے مقابلہ میں تجھ کو کرتے ہیں اور ان کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں [5]

---

[1] قال اللہ عزوجل: الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما (التوبۃ۔ ۳۹)

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلوا ولیدا (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلوا شیخا فانیا (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلون ذریۃ ولا عسیفا (رواہ احمد وروی نحوہ ابوداؤد والنسائی والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۶۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعھم الی ثلاث خصال او خلال ..... ادعھم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم ..... فان ھم ابوا فسلھم الجزیۃ فان اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم و ان ابوا فاستعن باللہ وقاتلھم (صحیح مسلم)

[4] عن ابی سعید قلنا ھل من شئ نقولہ فقد بلغت القلوب الحناجر قال نعم اللھم استر ..... (رواہ احمد والبزار، اسنادہ متصل ورواتہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۲۶۴ وسندہ صحیح)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خاف من رجل او قوم قال اللھم ..... الخ (رواہ احمد والنسائی وابوداؤد والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{۱۴}{۲۶۲}$)

فتح کے لئے اس طرح دُعا کرے:۔

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، سَرِیْعَ الْحِسَابِ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! اے کتاب کے نازل کرنے والے، اے جلد حساب لینے والے، اے اللہ (دشمن کی) فوجوں کو شکست دے۔ اے اللہ، انہیں شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ دے [1]

دورانِ جنگ نہ چیخے نہ چلّائے اور نہ آواز بلند کرے [2]

دوران جنگ اگر کوئی کافر کلمہ پڑھ لے یا یہ کہے کہ میں نے اسلام قبول کیا تو پھر اسے قتل نہ کرے خواہ اس نے اس سے پہلے کتنا ہی نقصان پہنچایا ہو [3]

جنگ کی تمنا نہ کرے بلکہ عافیت کی دُعا کرتا رہے، لیکن جب دشمن سے مقابلہ ہو تو پھر ثابت قدم رہے [4]

کسی بستی پر رات کو حملہ نہ کرے بلکہ صبح تک انتظار کرے، اگر اذان کی آواز آئے تو حملہ سے رک جائے، اگر اذان کی آواز نہ آئے تو حملہ کرے [5]

---

[1] دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاحزاب اللّٰھم ...... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات وکتاب الجہاد وصحیح مسلم کتاب الجہاد)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الصوت عند القتال (رواہ ابوداؤد والحاکم وسندہ صحیح۔ المستدرک ۲/۱۱۶)

[3] قال مقداد یا رسول اللہ ان لقیت رجلا من الکفار فقاتلنی فضرب احدی یدیّ بالسیف فقطعھا ثم لاذ منی لشجرۃ فقال لا الٰہ الا اللہ (وفی روایۃ اسلمت للہ) أ فأقتلہ بعد ان قالھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فقال یا رسول اللہ انہ قد قطع یدی ...... فقال لا تقتلہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب الایمان واللفظ لمسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتم فاصبروا (صحیح بخاری کتاب الجہاد وصحیح مسلم)

[5] عن انس قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بنا حتی یصبح وینظر الیھم فان سمع اذانا کف عنھم وان لم یسمع اذانا اغار علیھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر شروع دن میں لڑائی کی ابتداء نہ ہو تو پھر ظہر کے وقت ابتداء کرے [1]
جنگی معاملات کو کسی پر ظاہر نہ کرے بلکہ توریہ کر کے حقیقت کو چھپائے [2]
جنگ میں جھنڈے استعمال کرے، ایک جھنڈا سپہ سالار کے لئے ہو اور باقی علیحدہ علیحدہ فوجی دستوں کے لئے [3]
جنگ میں مشرکوں سے مدد نہ لے [4]
میدانِ جنگ میں بددیانتی اور خیانت نہ کرے، کافروں سے جو عہد کرے اسے پورا کرے [5]
کافروں کی لاشوں کے اعضاء نہ کاٹے [6]
جب جنگ کرے تو یہ دعاء پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ، بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ

ترجمہ: اے اللہ تو ہی میرا قوتِ بازو ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، تیری ہی مدد کے ساتھ میں تدبیر کرتا ہوں، تیری ہی مدد کے ساتھ دشمن کا استیصال کرتا ہوں اور تیری ہی مدد کے ساتھ لڑتا ہوں [7]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم یقاتل اول النہار انتظر حتی تھب الارواح وتحضر الصلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب فرض الخمس باب الجزیۃ)
[2] لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا وری بغیرھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
[3] عن ثعلبۃ ان قیس بن سعد وکان صاحب لواء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد الحج فرجل (صحیح بخاری کتاب الجہاد) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحبہ اللہ ورسولہ (صحیح بخاری)
[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن استعین بمشرک (صحیح مسلم) انا لا نستعین بالمشرکین (رواہ البیہقی وسندہ صحیح نیل $\frac{۷}{۱۲۸}$)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا (صحیح مسلم کتاب الجہاد)
[6] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النھبی والمثلۃ (صحیح بخاری) وفی روایۃ لا تمثلوا (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء $\frac{۲}{۹۹}$)
[7] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللھم.... (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد ۵ صہ ۸۳)

اپنی فوج کے لئے ایسے خفیہ کلمات تجویز کرے جس سے وہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے سے بچ سکیں۔ [1]

جب کفار قریب آجائیں تو تیر (یا گولی) چلائے تاکہ تیر (یا گولی) ضائع نہ ہو۔ [2]

جنگ میں ایسی چالیں چلے کہ دشمن دھوکے میں آجائے۔ [3]

عورتوں کا جنگ میں شریک ہونا مناسب نہیں لیکن اگر ضرورتاً شریک ہوں تو اپنے خیموں میں رہیں، مجاہدین کی خدمت کریں، ان کو پانی پلائیں، ان کے لئے کھانا تیار کریں، زخمیوں کی مرہم پٹی کریں، بیماروں کی تیمارداری کریں اور شہیدوں کی لاشوں اور زخمیوں کو مناسب مقام پر منتقل کریں۔ [4]

فتح کے بعد اسلامی فوج کو چاہیے کہ تین رات تک میدانِ جنگ ہی میں قیام کرے۔ [5]

جنگ میں سامانِ جنگ اور اپنی کثرت پر بھروسہ نہ کرے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ [6]

میدانِ جنگ میں بھی باقاعدہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کرتا رہے، فوج کے دو حصے کرے، باری باری سے ایک حصہ سپہ سالار کے ساتھ نماز ادا کرے اور دوسرا دشمن کا مقابلہ کرتا رہے، بحالت نماز ہتھیار وغیرہ

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بیتکم العدو فقولوا حٰمٓ لا ینصرون (رواہ النسائی والحاکم وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ صفحہ ۲۰۳) عن سلمۃ قال غزونا مع ابی بکر زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان شعارنا أَمِت أَمِت (رواہ ابوداؤد وسکت عنہ المنذری والحافظ۔ نیل ۷/۲۰۳ وحسنہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ ۲/۱۱۵۵)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکثبوکم فارموھم واستبقوا نبلکم (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] عن عائشۃ قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاھد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکنّ افضل الجہاد حج مبرور (صحیح بخاری) عن الربیع قالت کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نسقی القوم ونخدمھم ونرد القتلی والجرحی الی المدینۃ (صحیح بخاری) عن ام عطیۃ قالت غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات اخلفھم فی رحالھم واصنع لھم الطعام واداوی الجرحی واقوم علی الزمنیٰ (صحیح مسلم)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ظھر علی قوم اقام بالعرصۃ ثلاث لیال (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال اللہ تعالیٰ: وما النصر الا من عند اللہ العزیز الحکیم (آل عمران-۱۲۶) قال اللہ تعالیٰ: ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئًا (التوبۃ-۲۵)

پہنے رہے [1]

اگر بارش ہو یا بیماری ہو تو ہتھیار اتار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن سامان دفاع پھر بھی پہنے رہے [2]

نماز ختم ہونے کے بعد بھی، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے لیٹتے غرض یہ کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہے، اس کا ذکر کرتا رہے، اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا رہے آپس میں کسی قسم کا جھگڑا اور اختلاف نہ کرے [3]

جنگ شروع ہونے سے پہلے سپہ سالار کو چاہیئے کہ فتح کے لئے دعا کرے، جب جنگ شروع ہو جائے تو سپہ سالار بھی جنگ میں شریک ہو، آگے بڑھے، حملہ کرے اور دشمن کا تعاقب کرے [4]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: وإذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوٰة فلتقم طآئفة منهم معك وليأخذوآ اسلحتهم فاذا سجدوا فليكونوا من ورآئكم ولتأت طآئفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك وليأخذوا حذرهم واسلحتهم (النسآء-۱۰۲)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ولا جناح عليكم ان كان بكم اذى من مطر او كنتم مرضى ان تضعوا اسلحتكم وخذوا حذركم (النسآء-۱۰۲)

[3] قال اللہ تبارك وتعالیٰ: فاذا قضيتم الصلوٰة فاذكروا اللہ قياماً وقعودا وعلى جنوبكم (النسآء-۱۰۳)
قال اللہ تعالیٰ: يآيها الذين آمنوا اذا لقيتم فئة فاثبتوا واذكروا اللہ كثيرا لعلكم تفلحون ٥ واطيعوا اللہ ورسوله ولا تنازعوا (الانفال ۴۵ و ۴۶)

[4] عن علی قال ما كان فينا فارس يوم بدر غير المقداد ولقد رأيتنا وما فينا الا نائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت شجرة يصلي ويبكي حتى اصبح (رواہ احمد وسندہ صحیح) عن علی قال لما حضر البأس يوم بدر اتقينا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وكان من اشد الناس (یعنی بأسًا) ما كان اولم يكن احد اقرب الى المشركين منه (رواہ احمد وسندہ صحیح) وفی روایۃ قال علی لقد رأيتنا يوم بدر ونحن نلوذ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو اقربنا الى العدو وكان من اشد الناس يومئذ باسًا (رواہ احمد وسندہ صحیح - بلوغ الامانی جزء ۲۱ ص ۳۶) قال العباس شهدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوم حنين ..... فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين وطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يركض بغلته قبل الكفار قال عباس وانا آخذ بلجام بغلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اكفها ارادة ان لا يسرع ..... حتى هزمهم اللہ قال وكانى انظر الى النبى صلی اللہ علیہ وسلم يركض خلفهم على بغلته (صحیح مسلم باب غزوۃ حنین) لما كان يوم بدر........ استقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم القبلة ثم مد يديه يهتف بربه (صحیح مسلم)

اگر باقاعدہ طور پر نماز ادا کرنے کا موقع نہ مل سکے تو پیادہ وسوار ہر حالت میں نماز ادا کرتا ہے ۱؎
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ضرور جنگ کرے، اگر جنگ کا موقع نہ ملے تو جنگ کرنے کی نیت ضرور کرے ۲؎
شہادت کی تمنا کرے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا رہے ۳؎
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں حسب ضرورت ہو قیامت تک جنگ کرتا رہے ۴؎

جنگ کی تیاری

جنگ کے لئے سامانِ جنگ اور گھوڑے وغیرہ تیار رکھے ۵؎
تیر اندازی (اور دیگر فنونِ جنگ) کی مشق کرتا رہے ۶؎
تیر اندازی (اور دیگر جنگی مشقوں) کو چھوڑے نہیں ۷؎
جنگ کے لئے گھوڑے پالے ۸؎

۱؎ قال اللہ تعالیٰ: فان خفتم فرجالا او رکبانا (البقرۃ - ۲۳۹)
۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث به نفسه مات علی شعبة من نفاق (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)
۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشهادة صادقا اعطیها ولم تصبه (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشهادة بصدق بلغه اللہ منازل الشهداء وان مات علی فراشه (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)
۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال عصابة من المسلمین یقاتلون علی الحق ظاهرین علی من ناواهم الی یوم القیامة (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)
۵؎ قال اللہ تعالیٰ: واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخیل (الانفال - ۶۰)
۶؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یعجز احدکم ان یلهو باسهمه (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)
۷؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من علم الرمی ثم ترکه فلیس منا او قد عصی (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)
۸؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکة فی نواصی الخیل (صحیح بخاری) (صحیح مسلم)

گھوڑوں کو گھوڑ دوڑ کے لئے سدھائے اور تیار کرے، سدھائے اور غیر سدھائے تمام گھوڑوں کی گھوڑ دوڑ کراتا رہے [1] جیتنے والے کو انعام دے عہ

گھوڑوں کی پیشانیوں پر ہاتھ پھیرے، ان کی گردن میں کچھ ڈال دے لیکن تانت نہ ڈالے، ان کے لئے برکت کی دعا کرتا رہے [2]

گدھوں کو گھوڑیوں پر جست نہ کرائے [3]

دو گھوڑوں کی دوڑ میں کوئی شخص اپنا گھوڑا اس حالت میں شامل کرے کہ اسے جیتنے کا یقین نہ ہو، اگر اس کے جیتنے کا یقین ہو (یعنی مقابلہ برابر کا نہ ہو) تو پھر اس کو دوڑ میں شامل نہ کرے [4]

ہتھیار

کسی مسلم پر ہتھیار نہ اٹھائے [5]
کسی مسلم کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے [6]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بالخیل التی قد اضمرت ..... وسابق بین الخیل التی لم تضمر (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عہ سبق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین الخیل واعطی السابق (احمد عن ابن عمرؓ ۲/۹۱۔ سندہ صحیح

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامسحوا بنواصیہا وادعوا لہا بالبرکۃ وقلدوھا ولا تقلدوھا الاوتار (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ ص ۱۳۲)

[3] عن علی نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننزی حمارًا علی فرس (رواہ احمد وسندہ جید۔ بلوغ ۱۴/۱۳۵) وروی نحوہ الترمذی والنسائی عن ابن عباس وصححہ الترمذی)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من ادخل فرسًا بین فرسین وھو لا یأمن ان یسبق فلا بأس بہ ومن ادخل فرسا بین فرسین قد امن ان یسبق فھو قمار (رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ ص ۱۲۶ ونیل الاوطار جزء ۸ ص ۶۷)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل علینا السلاح فلیس منا (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الایمان)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشیر احدکم علی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب البر)

جب آپس میں ایک دوسرے کو تلوار دے تو میان میں رکھ کر دے [1]

جب مسجد یا بازار سے تیر لے کر گزرے تو اس کے پیکان کو ہاتھ سے پکڑے [2]

دشمن سے مقابلہ کے لئے ہتھیار جمع کرے [3]

عید کے دن امام کے آگے آگے نیزہ لے جایا جائے اور اس کو عیدگاہ میں گاڑ دیا جائے، امام اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھائے [4]

امام کو چاہیئے کہ عید کے دن ہتھیاروں کے کھیل کی ہمت افزائی کرے اور خود بھی دیکھے [5]

مکہ معظمہ میں ہتھیار لے کر نہ جائے [6]

سپہ سالار

فوج پر امیر یا سپہ سالار مقرر کرے، سپہ سالار کو روانہ کرتے وقت نصیحت کرے، سپہ سالار کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور جو مسلمین اس کے ساتھ ہیں ان کی خیر خواہی کرے [7]

---

[1] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتعاطى السيف مسلولا (رواه الترمذي وحسنه وصححه. فتح الباري جزء ١٦ ص ١٣٢) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سل احدكم سيفه فاراد ان يناوله اخاه فليغمده ثم يناوله اياه (رواه احمد عن ابي بكرة وسنده جيد. فتح الباري جزء ١٦ ص ١٣٢)

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مر احدكم في مسجدنا او في سوقنا ومعه نبل فليمسك على نصالها ان يصيب احدا من المسلمين منها شيء (صحيح بخاري كتاب الفتن وصحيح مسلم كتاب البر)

[3] قال الله تعالى: واعدوا لهم ما استطعتم من قوة (الانفال - ٦٠)

[4] كان النبي صلى الله عليه وسلم يغدو الى المصلى والعنزة بين يديه تحمل وتنصب بالمصلى بين يديه فيصلي اليها (صحيح بخاري كتاب العيدين)

[5] كان يوم عيد يلعب السودان بالدرق والحراب ... ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول دونكم يا بني ارفدة (صحيح بخاري كتاب العيدين)

[6] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحمل السلاح بمكة (صحيح مسلم)

[7] كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امر اميرا على جيش او سرية اوصاه في خاصته بتقوى الله ومن معه من المسلمين خيرا ثم قال اغزوا باسم الله .... (صحيح مسلم كتاب الجهاد باب تامير الامام الامراء على البعوث ٢/٩٩)

مجاہدین

جہاد کے لئے اپنے گھوڑے وغیرہ وقف کردے [1]

مجاہدین کو سامانِ جنگ فراہم کرے، ایسا کرنے والے کو بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے [2]

مجاہد کو چاہیئے کہ جنگ میں جانے کے لئے اپنے والدین سے اجازت لے اگر وہ اجازت دیں تو جہاد پر جائے ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہے [3]

مجاہدین کا لشکر روانہ کرتے وقت یہ دُعا پڑھے:۔

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ

ترجمہ:۔ میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں [4]

مجاہدین کے اہل وعیال

مجاہدین کے اہل وعیال کی خبر گیری کرے، مجاہدین کے اہل وعیال کی خبر گیری کرنے والے کو بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے [5]

جہاد میں نہ جانے والے کو چاہیئے کہ مجاہدین کی بیویوں کو اپنی ماں کی طرح سمجھے، اگر کوئی شخص مجاہد کی بیوی کے معاملے میں اس مجاہد کی خیانت کرے تو قیامت کے روز مجاہد کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اس

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسًا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیامۃ (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل ارجع فاستأذنہما فان اذنا لک فجاہد والا فبرہما (رواہ ابو داؤد وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۸ ص ۲۸۱)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم...... (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد ۲ ص ۷۵۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلف غازیًا فی سبیل اللہ بخیر فقد غزا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

خائن شخص کے عمل میں سے جو چاہے لے لے ۔[1]

صُلح

اگر کافر صلح کی درخواست کریں تو صلح کرے، اور اللہ پر توکل کرے[2]
صلح کی شرائط میں کوئی ایسی شرط نہ ہونی چاہیئے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو[3]
صلح کرنے کے بعد صلح کے شرائط کی خلاف ورزی نہ کرے[4]
صلح کے زمانہ میں نہ صلح کے عہد کو توڑے اور نہ اس کو مضبوط کرے جب تک مدتِ صلح گذر نہ جائے کچھ نہ کرے، اگر معاہدہ توڑنے پر مجبور کر دیا جائے تو فریق ثانی کو مطلع کر کے صلح نامہ کو کالعدم قرار دے[5]
اگر محصور کافر یہ چاہیں کہ اللہ اور رسول کی ذمہ داری پر صلح کریں تو اللہ اور رسول کی ذمہ داری پر صلح نہ کرے بلکہ اپنے اور اپنے اصحاب کے ذمہ پر صلح کرے کیوں کہ اللہ اور رسول کا ذمہ توڑنا زیادہ ہلاکت خیز ہے
اگر وہ یہ چاہیں کہ اللہ کے حکم یا فیصلہ پر اپنے قلعہ سے باہر نکلیں تو اپنے حکم یا فیصلہ پر انہیں باہر آنے کے

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمة نسآء المجاهدين على القاعدين كحرمة امهٰتهم وما من رجل من القاعدين يخلف رجلا من المجاهدين فی اهله فيخونه فيهم الا وقف له يوم القيٰمة فيأخذ من عمله ماشآء فما ظنكم (صحیح مسلم کتاب البر)

[2] قال اللہ تعالیٰ: وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله انهٗ هو السميع العليم (الانفال۔۶۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیده لا يسألونى خطة يعظمون فيها حرمات الله الا اعطيتهم اياها (صحیح بخاری کتاب الشروط فی الاسلام باب الشروط فی الجهاد) ما كان من شرط ليس فی كتاب الله فهو باطل (صحیح بخاری) الصلح جائز بين المسلمين الا صلحا حرم حلالا او احل حراما رواه ابوداؤد عن ابی هريرة وسنده صحيح نیل ۵/۲۱۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لكل غادر لواء يوم القيٰمة (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عهدا ولا يشدنه حتى يمضى امده او ينبذ اليهم سوآء (رواه الترمذی فی ابواب السير وابوداؤد وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح)

لئے کہے اس لئے کہ اسے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کا حکم کیا فیصلہ کیا ہے لہ
لوگوں میں صلح کرانے کے لئے اگر کوئی بات خلاف واقعہ کہہ دے تو کوئی حرج نہیں ہے لہ

امان دینا

اگر کوئی مشرک امان کا خواستگار ہو تو اسے امان دے دیا جاتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام سنانے کے بعد اسے اس کے امن کی جگہ پہنچا دے سے
ہر مسلم مرد و عورت کو پناہ دینے کا حق ہے ان کی پناہ پوری قوم کی پناہ تصور کی جائے گی، حکومت کو بھی ان کی پناہ کا احترام کرنا ہوگا ہے

قاصد

قاصد کو قید نہ کرے ھے
خوبصورت اور اچھے نام کے آدمی کو قاصد بنا کر بھیجے لہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمة اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرت اهل حصن وارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدرى اتصيب فيهم حكم الله ام لا (صحیح مسلم)
لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ليس الكذاب الذى يصلح بين الناس فينمى خيرا او يقول خيرا (صحیح بخاری کتاب الصلح)
سے قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه مامنه (التوبۃ ۔۶)
ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجرنا من اجرت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
ھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا احبس البرد (رواہ ابوداؤد، احمد و نسائی و سندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صفحہ ۱۱۸)
لہ اذا ابردتم الى بريدا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم (البزار عن بريدة۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر جزء اول صفحہ ۱۱۰)

قاصد کو قتل نہ کرے[1]

قاصد ایسے آدمی کو بنائے جو خوبصورت ہو اور جس کا نام اچھا ہو[2]

جاسوس

جاسوس کو قتل کردے[3]

مالِ غنیمت

مالِ غنیمت کا (یعنی اس مال کا جو کافر میدانِ جنگ میں چھوڑ جائیں) پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرے تاکہ وہ حکومت کی ضروریات، اقربا و یتامیٰ، مساکین اور مسافروں پر خرچ کیا جائے[4]

مالِ غنیمت کا ۴/۵ حصہ مجاہدین میں تقسیم کردے، سوار کو تین حصہ اور پیدل کو ایک حصہ دے یعنی سوار اور پیدل کے حصوں کی نسبت ۳ : ۱ ہو[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرسولی مسیلمۃ الکذاب لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما (رواہ ابو داؤد و احمد عن نعیم ... ابو داؤد و المنذری و الحافظ۔ نیل الاوطار ۸/۲۵ وروی احمد عن عبداللہ بن مسعودؓ نحوہ و سندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۵ ص ۳۱۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابردتم الی بریدا فابعثوہ حسن الوجہ حسن الاسم (رواہ البزار عن بریدۃ رض۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص ۱۱۰)

[3] اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین من المشرکین ..... ثم انفتل ..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ واقتلوہ فقتلہ سلمۃ ابن الاکوع (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الحربی اذا دخل دار الاسلام بغیر امان)

[4] قال اللہ تعالیٰ: واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل (الانفال-۴۱)

[5] اسھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للرجل ولفرسہ ثلثۃ اسھم سھما لہ وسھمین لفرسہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اگر تیمار داری وغیرہ کے لئے عورتیں شریکِ جنگ ہوں تو ان کا حصہ مقرر نہ کرے بلکہ انہیں کچھ مال بطور انعام دے دے ۔[1]

جو غلام مجاہدین کی خدمت کے لئے شریک ہوں انہیں بھی کچھ دے دیا جائے لیکن ان کا حصہ مقرر نہ کرے ۔[2]

جو مزدور اجرت پر شریکِ جنگ ہو اسے کچھ نہ دے ۔[3]

اگر امیر چاہے تو خمس میں سے بطور انعام کسی کو کچھ مال دے سکتا ہے ۔[4]

اگر کافر کسی مسلم کا مال لوٹ لیں اور پھر وہ مال اسباب غنیمت میں شامل ہو تو وہ مال اس مسلم کو واپس کر دے ۔[5]

تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت میں سے کچھ نہ لے، البتہ کھانے پینے کی چیزوں کو تقسیم سے پہلے استعمال کیا جا سکتا ہے ۔[6]

مقتول کا مال قاتل کو بطور انعام دے دے، بشرطیکہ وہ قتل کرنے کا ثبوت مہیا کرے، مقتول کے اس مال کو مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت تقسیم کئے جانے والے مال میں شامل نہ کرے ۔[7]

---

[1] قد کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یغزو بھن فیداوین الجرحیٰ ویحذین من الغنیمۃ واما بسھم فلم یضرب لھن (صحیح مسلم کتاب الجہاد)

[2] عن ابن عباس انہ کتب الی نجدۃ الحروری سالت عن المرأۃ والعبد ھل کان لھما سھم معلوم اذا حضر الناس وانہ لم یکن لھما سھما معلومًا الا ان یحذیا من غنائم القوم (صحیح مسلم)

[3] قال یعلی التمست اجیرًا ...... فسمیت لہ ثلاثۃ دنانیر ..... قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما اجد لہ فی غزوۃ ھذہ فی الدنیا والاخرۃ الا الدنانیر التی سمی (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح بنیل الاوطار ج۲۲۷)

[4] عن ابن عمر رض قال نفلنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سوی نصیبنا من الخمس (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] عن ابن عمر قال ذھبت فرس لہ فاخذھا العدو فظھر علیھم المسلمون فرد علیہ فی زمن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[6] ذکر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الغلول فعظمہ وعظم امرہٗ (صحیح بخاری کتاب الجہاد وصحیح مسلم) عن ابن عمر کنا نصیب فی مغازینا العسل والعنب فنأکلہ ولا نرفعہ (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہٗ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مالِ غنیمت میں سے اس شخص کو بھی حصہ دے جو امیر کے حکم سے کسی دوسرے کام میں مصروف ہو اور شریکِ جنگ نہ ہو سکے لہ

مالِ غنیمت میں دیہاتیوں کا کوئی حصہ نہیں جب تک وہ مسلمین کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں لہ

فے

فے وہ مال ہے جو کافروں سے بغیر جنگ کے حاصل ہو۔

مالِ فے کو مجاہدین وغیرہ میں تقسیم نہ کرے بلکہ سب کا سب بیت المال میں جمع کر دے، اس مال کو اقرباء، یتامی، مساکین، مسافر اور جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرے سہ

مالِ فے میں سے دیہاتیوں کا کوئی حصہ نہیں جب تک وہ مسلمین کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں ۴ہ

جنگی قیدی

جب تک دشمن کی فوج کو اچھی طرح قتل کر کے اپنی دھاک نہ بٹھا لے اس وقت تک دشمن کی فوج کے آدمیوں کو قیدی نہ بنائے ۵ہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعثمان ان لک اجر رجل وسہمہ (صحیح بخاری) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر، فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ اما ابایع لہ فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہم (رواہ ابوداؤد ۲/۱۸ ورجال اسنادہ موثقون۔ نیل الاوطار ۷/۲۳۹ وسندہ صحیح)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یکون لہم فی الغنیمۃ والفیء شیء الا ان یجاھدوا مع المسلمین (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء جزء ۲ ص ۶۹)

سہ قال اللہ تعالیٰ: ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل (الحشر۔ ۷) فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ ینفق علی اہلہ نفقۃ سنتہم ثم یجعل ما بقی فی السلاح والکراع عدۃ فی سبیل اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۴ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یکون لہم فی الغنیمۃ والفیء شیء الا ان یجاھدوا مع المسلمین (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب تامیر الامام الامراء علی البعوث جزء ۲ ص ۶۹)

۵ہ قال اللہ تعالیٰ: ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض (الانفال۔ ۶۷)

خوب قتل کر کے دبا لی۔ بٹھانے کے بعد کافروں کو قیدی بنایا جائے، کافروں کو مضبوطی کے ساتھ قید کرے، پھر جنگ ختم ہونے کے بعد یا تو بطور احسان ان کو چھوڑ دیا جائے یا فدیہ میں کچھ مال لے کر چھوڑ دیا جائے، یہ چیز اس وقت تک جاری رہے جب تک حالتِ جنگ۔ کا بالکل خاتمہ نہ ہو جائے[1]

قیدیوں سے کہہ دیا جائے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں خیر دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تم کو عطاء فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا کیوں کہ وہ غفور رحیم ہے[2]

قیدیوں کو کھانا کھلائے[3]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارھا (محمد-۴)

[2] قال اللہ تعالیٰ: یا ایھا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسری ان یعلم اللہ فی قلوبکم خیرا یؤتکم خیرا مما اخذ منکم ویغفر لکم واللہ غفور الرحیم (الانفال-۷۰)

[3] قال اللہ تعالیٰ: ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (ھل اتی-۸)

عدل وانصاف

مقدمات

نہ جھگڑے اور نہ ناحق مقدمہ بازی کرے ؎۱

اگر قاضی غلط فیصلہ کر دے تو ہر فریق پر لازم ہے کہ غلط فیصلہ سے فائدہ نہ اٹھائے بلکہ جو جس کا حق ہے اسے دے دے، ایسی حالت میں بھی حق تلفی کرنے والا گناہ گار ہوگا ؎۲

مدعی کو چاہیئے کہ اپنے دعوے کے سچا ہونے کا ثبوت پیش کرے (مثلاً تحریری دستاویز یا دو گواہ) اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعا علیہ سے قسم لی جائے اور اسی پر فیصلہ کر دیا جائے ؎۳

اگر مدعی کے پاس دو گواہ نہ ہوں صرف ایک گواہ ہو تو وہ اس گواہ کو پیش کرے اور قسم کھائے ؎۴

اگر کسی چیز کے دو دو عویدار ہوں اور دونوں دو گواہ پیش کریں تو وہ چیز ان دونوں میں تقسیم کر دے ؎۵

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضیت لہ بشیء من حق اخیہ فلا یأخذ نہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل الک بیّنۃ قال لا قال فلک یمینہ (صحیح مسلم) قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالیمین علی المدعی علیہ (صحیح مسلم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل شاھداک اویمینہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۴ قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمین وشاھد (صحیح مسلم)

؎۵ ان رجلین ادّعیا بعیرًا فبعث کل واحد منھما شاھدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینھما نصفین (رواہ ابوداؤد ووثق المنذری اسنادہ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ صفحہ ۲۱۵ و نیل الاوطار جزء ۸ صفحہ ۲۵۱)

اگر دو دعویداروں میں سے ثبوت کسی کے پاس نہ ہو تو دونوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ قسم کھائے [1]

مدعی اور مدعا علیہ دونوں قاضی کے سامنے بیٹھیں [2]

قاضی

قاضی کو چاہیئے کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے [3]

منصبِ قضاء کو طلب نہ کرے [4]

قاضی کو چاہیئے کہ جب تک دونوں فریقوں کا بیان نہ سن لے فیصلہ نہ کرے [5]

قاضی کو چاہیئے کہ قصاص طلب کرنے والے کو معاف کرنے کی ترغیب دے [6]

فیصلہ انصاف سے کرے اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین سے کرے [7]

---

[1] ان رجلین اختصما فی دابۃ ولیس لھما بینۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استھما علی الیمین (رواہ ابوداؤد و سندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۵ ص ۲۱۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخصمین یقعدان بین یدی الحاکم (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۲۱۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقضین حکم بین اثنین وھو غضبان (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتغی القضاء وسأل وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ وروی احمد والحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۵/۲۰۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؓ اذا جلس الیک الخصمان فلا تقض بینھما حتی تسمع من الاخر کما سمعت من الاول فانک اذا فعلت تبین لک القضاء (رواہ احمد وروی نحوہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح بلوغ ۱۵/۲۱۳)

[6] ما رفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر فیہ القصاص الا امر فیہ بالعفو (رواہ ابوداؤد والنسائی وسکت عنہ المنذری واسنادہ لا بأس بہ۔ نیل الاوطار ۷/۲۵)

[7] قال اللہ تعالیٰ: وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط (المآئدۃ۔۴۲) قال اللہ تعالیٰ: اعدلوا ھو اقرب للتقوی (المآئدۃ۔۸) قال اللہ تعالیٰ: ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون (مائدۃ۔۴۴)

شہادت (گواہی)

گواہی سچی دے، سچی گواہی دینے سے منہ نہ موڑے، بیچدار گواہی نہ دے، گواہی واضح اور صاف ہو۔[1]

گواہ کو جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو انکار نہ کرے۔[2]

اگر کسی شخص کو کسی مقدمہ کے سلسلہ میں کسی چیز کا علم ہے تو اسے چاہیئے کہ خود گواہی کے لئے اپنے کو پیش کردے، گواہی کے لئے بلائے جانے کا انتظار نہ کرے۔[3]

گواہی کو چھپائے نہیں۔[4]

جھوٹی گواہی ہرگز نہ دے۔[5]

مقدمات کے سلسلے میں عموماً دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔[6]

رضاعت کے معاملہ میں صرف اس عورت کی گواہی کافی ہے جس نے دودھ پلایا ہو۔[7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولیٰ بھما، فلا تتبعوا الھوی ان تعدلوا وان تلوا او تعرضوا فان اللہ کان بما تعملون خبیرا o (النساء۔ ۱۳۵)

[2] قال اللہ تعالیٰ: ولا یاب الشھداء اذا ما دعوا (البقرۃ۔ ۲۸۲)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بشھادتہ قبل ان یسالھا (صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ)

[4] قال اللہ تعالیٰ: ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ آثم قلبہ (البقرۃ۔ ۲۸۳)

[5] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الکبائر قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وشھادۃ الزور (صحیح بخاری کتاب الشھادات)

[6] قال اللہ تعالیٰ: واستشھدوا شھیدین من رجالکم (البقرۃ۔ ۲۸۲) قال اللہ عزوجل: واشھدوا ذوی عدل منکم (الطلاق ۲) اصبح رجل بخیبر مقتولا فانطلق اولیاءہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لکم شاھدان یشھدان علی قتل صاحبکم (رواہ ابوداؤد ورجالہ ثقات سکت عنہ المنذری۔ نیل ۷/۲۸)

[7] عن عقبۃ انہ تزوج ام یحییٰ بنت ابی اھاب فجاءت امۃ سوداء فقالت قد ارضعتکما قال فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم.... فقال وکیف وقد زعمت انھا قد ارضعتکما فنھاہ عنھا (صحیح بخاری)

زنا کی تہمت میں چار گواہوں کی گواہی ضروری ہے [1]

پاکدامن عورت پر تہمت لگانے والا اگر چار گواہ پیش نہ کر سکے تو اس کی گواہی کبھی قبول نہ کرے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے [2]

اگر عام مقدمات میں دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے [3]

گواہ کو چاہیئے کہ لوگوں کے ڈر سے حق بات نہ چھپائے [4]

خائن، خائنہ، زانی اور زانیہ کی گواہی قبول نہ کی جائے، نہ کسی شخص کی گواہی اس شخص کے حق میں قبول کی جائے جس سے وہ بغض رکھتا ہو اور نہ کسی شخص کی گواہی ان لوگوں کے حق میں قبول کی جائے جن لوگوں کا وہ محتاج ہو یا جن کا وہ خادم ہو [5]

گواہوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے [6]

اگر مدعی کے پاس دو گواہ نہ ہوں تو ایک گواہ پیش کرے اور قسم بھی کھائے [7]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعۃ شھدآء فاجلدوھم ثمٰنین جلدۃ (النور۔۴)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعۃ شھدآء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدًا واولٰئک ھم الفسقون ○ الا الذین تابوا من بعد ذٰلک واصلحوا فان اللہ غفور رحیم (النور۔۴ و ۵)

[3] قال اللہ تعالیٰ: فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان (البقرۃ۔۲۸۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدکم ھیبۃ الناس ان یقول فی حق اذا راٰہ اوشھدہ او سمعہ (رواہ احمد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۵/۲۲۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز شھادۃ خائن ولا خائنۃ ولا ذی غمر علیٰ اخیہ ولا تجوز شھادۃ القانع لاھل البیت وفی روایۃ شھادۃ القانع الخادم التابع لاھل البیت (رواہ احمد سندہ صحیح) وفی روایۃ ابی داؤد ولا زان ولا زانیۃ (سکت عنہ المنذری وسندہ قوی۔ بلوغ ۱۵/۲۲۰)

[6] قال اللہ تعالیٰ: ولا یضآر کاتب ولا شھید (البقرۃ۔۲۸۲)

[7] قضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمین وشاھد (صحیح مسلم)

قصاص اور دیت

قاتل خواہ کوئی بھی ہو مقتول کے قصاص میں قتل کر دیا جائے۔ اگر مقتول کے ورثاء قصاص معاف کردیں اور دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو قاتل کو چاہیئے کہ بحسن وخوبی دیت ادا کردے، دیت کی ادائیگی کے بعد کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے، اگر مقتول کے ورثاء دیت بھی معاف کردیں تو انہیں اختیار ہے ۱؎

مندرجہ ذیل دو صورتوں میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا:۔

(۱) اگر کوئی مسلم کسی کافر کو قتل کردے ۲؎

(۲) اگر باپ بیٹے کو قتل کردے ۳؎

نہ باپ کے بدلہ بیٹے سے قصاص لیا جائے اور نہ بیٹے کے بدلہ باپ سے قصاص لیا جائے ۴؎

۱؎ قال اللہ تعالیٰ: یآایها الذین آمنوا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ، الحر بالحر والعبد بالعبد والانثیٰ بالانثیٰ فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان: ذلك تخفیف من ربکم ورحمة فمن اعتدیٰ بعد ذلك فله عذاب الیم ○ (البقرة - ۱۷۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل له قتیل فهو بخیر النظرین اما یودی واما یقاد (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولی المقتول أتعفو قال لا قال أتأخذ الدیة قال لا قال أفتقتل قال نعم قال اذهب به ..... قال اما انك ان عفوت عنه فانه یبوء باثمه واثم صاحبه فعفی عنه (رواه ابوداؤد ۲/۲۷۰ والنسائی ورواته ثقات. وسنده صحیح)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقتل مسلم بکافر (صحیح بخاری کتاب الدیات)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقاد الوالد من ولده (رواه احمد وسنده جید وروی البیہقی نحوه وسنده صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۳۶)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجنی جان الا علیٰ نفسه ولا یجنی والد عن ولده ولا مولود عن والده (رواه احمد والترمذی وصححه)

قصاص میں جان کے بدلہ جان لی جائے، آنکھ کے بدلہ آنکھ پھوڑی جائے، ناک کے بدلہ ناک کاٹی جائے۔ اسی طرح تمام اعضاء کا اور تمام زخموں کا قصاص لیا جائے، اگر بدلہ لینے والا بدلہ معاف کر دے تو پھر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا[1]

اگر قاتل قسم کھا کر یہ کہے کہ اس نے قصداً قتل نہیں کیا ہے تو حاکم اس کی قسم کا اعتبار نہ کرے بلکہ شہادتوں کی بنیاد پر فیصلہ کرے، البتہ مقتول کے ورثاء کو چاہئے کہ ایسی صورت میں حاکم کے فیصلے کے باوجود اسے قتل نہ کریں بلکہ معاف کر دیں[2]

اگر کوئی شخص اپنے مال کی مدافعت میں کسی چور یا ڈاکو سے لڑنے پر مجبور ہو جائے اور اسے قتل کر دے تو اس سے نہ قصاص لیا جائے اور نہ دیت[3]

قصاص امیر سے بھی لیا جائے[4]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وکتبنا علیھم فیھا أن النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص فمن تصدق بہ فھو کفارۃ لہ (المائدۃ - ۴۵) ان الربیع کسرت ثنیہ جاریۃ ..... فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقصاص فقال انس بن نضر یا رسول اللہ أتکسر ثنیۃ الربیع .... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس کتاب اللہ القصاص (صحیح بخاری وصحیح مسلم واحمد واللفظ لہ)

[2] قتل رجل فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفع القاتل الی ولیہ فقال القاتل یا رسول اللہ واللہ ما اردت القتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ ان کان صادقا فقتلتہ دخلت النار فخلاہ الرجل (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والترمذی وصححہ - نیل ۷/۲۷)

[3] جاء رجل فقال یا رسول اللہ، أرأیت ان جاء رجل یرید اخذ مالی؟ قال فلا تعطہ مالک قال أرأیت ان قاتلنی؟ قال قاتلہ، قال أرأیت ان قتلنی قال فانت شہید قال أرأیت ان قتلتہ قال ھو فی النار (صحیح مسلم)

[4] عن اسید قال بینما ھو یحدث القوم وکان فیہ مزاح، بینا یضحکھم فطعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصرتہ بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ قال انما اردت ھذا یا رسول اللہ (رواہ ابوداؤد وسندہ جید، التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۲۸)

کفارہ اور دیتیں مندرجہ ذیل شرح سے ادا کی جائیں :۔

جرم	دیت و کفارہ
① قتل عمد	
۱۔ اگر مقتول مؤمن ہو :۔	۱۰۰ اونٹنیاں، جن میں سے ۳۰ اونٹنیاں ایسی ہوں جو چوتھے سال میں لگی ہوں، ۳۰ اونٹنیاں ایسی ہوں جو پانچویں سال میں لگی ہوں اور چالیس اونٹنیاں ایسی ہوں جو حاملہ ہوں [1]
۲۔ اگر مقتول ذمی ہو :۔	مؤمن کی دیت کا نصف یعنی کل پچاس اونٹنیاں جن میں سے ۱۵ اونٹنیاں ایسی ہوں جو چوتھے سال میں لگی ہوں، ۱۵ اونٹنیاں ایسی ہوں جو پانچویں سال میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں ایسی ہوں جو حاملہ ہوں [2]
② قتل خطا شبہ عمد	سو اونٹ جن میں ۴۰ گیابھن اونٹنیاں ہوں [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل متعمدا دفع الی اولیآء المقتول فان شآؤا قتلوا وان شاءوا اخذوا الدیۃ وھی ثلثون حقۃ وثلثون جذعۃ واربعون خلفۃ (رواہ الترمذی عن عبداللہ بن عمرو وحسنہ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۴۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل الکافر نصف دیۃ المسلم وفی روایۃ دیۃ المعاھد نصف دیۃ الحر (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو سندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۷ ص ۵۴ و ۵۶)

[3] قال قتیل الخطاء شبہ العمد بالسوط او العصا (وفی روایۃ والحجر) مائۃ من الابل اربعون منھا فی بطونھا اولادھا (صحیح نسائی کتاب القسامۃ باب کم دیۃ شبہ العمد۔ سندہ صحیح۔ جزء ۳ ص ۹۹۲ و ص ۹۹۳)

② قتل خطاء

۱ اگر مقتول مؤمن ہو اور دار الاسلام کا رہنے والا ہو۔	دیت :۔ پوری دیت جو قتل عمد کے سامنے بیان کی گئی ہے۔ کفارہ :۔ ایک مؤمن لونڈی یا غلام آزاد کرے [۱]
۲ اگر مقتول مؤمن ہو اور دار الحرب کا رہنے والا ہو یعنی دشمن قوم کا فرد ہو۔	دیت :۔ کچھ نہیں کفارہ :۔ ایک مؤمن لونڈی یا غلام آزاد کرے [۲]
۳ اگر مقتول مؤمن ہو اور اس کا تعلق ایسی کافر قوم سے ہو جس سے مسلمین کا عہد و پیمان ہو۔	دیت :۔ پوری دیت ادا کرے جو قتل عمد کے سامنے بیان کی گئی ہے۔ کفارہ :۔ ایک مؤمن غلام یا لونڈی آزاد کرے [۳]

اگر کفارہ میں غلام یا لونڈی آزاد کرنے کی مقدرت نہ ہو تو دو مہینے مسلسل روزے رکھے [۴]

---

[۱] قال اللہ تبارک و تعالیٰ: ومن قتل مؤمنا خطأً فتحریر رقبة مؤمنة ودیة مسلمة الیٰ اهله الا ان یصدقوا (النسآء-۹۲)

[۲] قال اللہ تعالیٰ: فان کان من قوم عدو لکم وهو مؤمن فتحریر رقبة مؤمنة (النسآء-۹۲)

[۳] قال اللہ تعالیٰ: وان کان من قوم بینکم وبینهم میثاق فدیة مسلمة الیٰ اهله وتحریر رقبة مؤمنة (النسآء-۹۲)

[۴] قال اللہ تعالیٰ: فمن لم یجد فصیام شهرین متتابعین (النسآء-۹۲)

④ پوری ناک کاٹنا، زبان کاٹنا، دونوں ہونٹ کاٹنا، دونوں بیضے کاٹنا، ذکر کاٹنا، پیٹھ توڑنا یا دونوں آنکھیں پھوڑنا۔	پوری دیت جو قتلِ عمد کے سامنے بیان کی گئی ہے [1]
⑤ ایک پیر کاٹنا، ایک ہاتھ کاٹنا یا ایک آنکھ پھوڑنا۔	پوری دیت کا نصف [2]
⑥ سر میں ایسا زخم لگانا جو مغزِ سر تک پہنچ جائے یا پیٹ پر زخم لگانا (یعنی پیٹ پھاڑنا)	پوری دیت کا تہائی [3]

---

[1] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الانف اذا اوعب جدعه الدية وفی اللسان الدية وفی الشفتين الدية وفی البيضتين الدية وفی الذكر الدية وفی الصلب الدية وفی العينين الدية (رواه النسائی وسنده صحيح۔ نيل الاوطار ۷/۴۸)

[2] كتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وفی الرجل الواحدة نصف الدية (رواه النسائی وسنده صحيح۔ نيل الاوطار ۷/۴۸)
وفی رواية: وفی العين خمسون وفی اليد خمسون (رواه النسائی وسنده صحيح)

[3] كتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وفی المامومة ثلث الدية وفی الجائفة ثلث الدية (رواه النسائی وسنده صحيح۔ نيل الاوطار ۷/۴۸)

⑦ ایسی چوٹ لگانا جس سے ہڈی سرک جائے۔	۱۵۔ اونٹ [1]
⑧ ہاتھ یا پیر کی انگلی کاٹنا۔	۱۰۔ اونٹ فی انگلی [2]
⑨ دانت توڑنا۔	۵۔ اونٹ فی دانت [3]
⑩ ایسا مارنا کہ گوشت کٹ جائے اور ہڈی نکل آئے یا کھل جائے	۵۔ اونٹ [4]
⑪ ایسی آنکھ کو پھوڑنا جس کی بینائی جاتی رہی ہو۔	اچھی آنکھ کی دیت کا ۱/۳ [5]

---

[1] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی المنقلۃ خمسۃ عشر من الابل (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ نیل $\frac{7}{48}$)

[2] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وفی اصبع من اصابع الید والرجل عشر من الابل (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ نیل $\frac{7}{48}$)

[3] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی السن خمس من الابل (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ نیل $\frac{7}{48}$)

[4] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الموضحۃ خمس من الابل (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ نیل $\frac{7}{48}$)

[5] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العین العوراء السادۃ لمکانہا اذا طمست بثلث دیتہا (رواہ النسائی $\frac{2}{247}$ ورواتہ ثقات۔ نیل $\frac{7}{53}$ وسندہ صحیح)

⑫ ایسا ہاتھ کاٹنا جو پہلے سے شل ہو۔	اچھے ہاتھ کی دیت کا ۱/۳ [1]
⑬ کالا دانت توڑنا۔	اچھے دانت کی دیت کا ۱/۳ [2]
⑭ حاملہ عورت کے پیٹ کے بچہ کا قتل کرنا (حاملہ عورت کو قتل کرنا جس کی وجہ سے پیٹ میں جو بچہ ہو وہ مر جائے یا حاملہ عورت کے پیٹ پر مارنا جس سے بچہ مر جائے)۔	دیت : ایک غلام یا لونڈی [3]

---

[1] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ..... وفی الید الشلاء اذا قطعت بثلث دیتها (رواہ النسائی ۲/۲۱۷ ورواته ثقات۔ نیل ۷/۵۳ وسندہ صحیح)

[2] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ..... وفی السن السوداء اذا نزعت بثلث دیتها (رواہ النسائی ۲/۲۱۷ و رواته ثقات۔ نیل ۷/۵۳ وسندہ صحیح)

[3] قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأة سقط میتا بغرة عبد او امة (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
ان امرأة ضربتها ضرتها بعمود فسطاط فقتلتها وهی حبلی فاتی فیه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقضی ..... فی الجنین غرة (صحیح مسلم کتاب القسامة ۲/۴۵)

قصاص میں جب کسی کو قتل کرے تو قتل میں زیادتی نہ کرے، قصاص لینے کے سلسلے میں مقتول کے ولی کی مدد کی جائے [1]

زخموں کا بدلہ اس وقت تک نہ لیا جائے جب تک زخم اچھا نہ ہو جائے [2]

تمام مقدمات میں کافر کی دیت مسلم کی دیت کا نصف ہوگی [3]

اگر وہ لوگ جن کے ذمہ دیت واجب الادا ہو بہت غریب ہوں تو ان پر سے دیت کو موقوف کر دیا جائے [4]

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے تو اسے قتل کیا جائے گا، اگر غلام کے اعضاء کاٹے تو اس کے اعضاء کاٹے جائیں گے۔ اگر غلام کو خصی کرے تو اسے خصی کیا جائے گا [5]

قتل کی دیت میں سونے کے مالکوں سے اونٹوں کے بجائے ایک ہزار دینار لئے جائیں [6]

اگر کوئی شخص بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکے اور صاحب خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دے تو صاحب خانہ سے نہ قصاص لیا جائے گا اور نہ دیت [7]

---

[1] قال اللہ تبارک و تعالیٰ: ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا (بنی اسرائیل۔ ۳۳)

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتص من جرح حتی یبرأ صاحبہ (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو وسندہ صحیح)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل الکافر نصف دیۃ المسلم (رواہ احمد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۷ ص ۶۴)

[4] ان غلاما لقطع اذن غلام فاتی اھلہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ انا اناس فقراء فلم یجعل علیہ شیئا (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح نیل ۷/۶۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ ومن اخصاہ اخصیناہ (رواہ النسائی ۲/۲۰۸ وسندہ حسن وروی الترمذی نحوہ وحسنہ)

[6] کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اھل الذھب الف دینار (رواہ النسائی ۲/۲۱۸ وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۷ صفحہ ۶۴)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل لو اطلع فی بیتک احد ولم تأذن لہ فخذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان علیک من جناح (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا ہاتھ منہ میں لے کر دانتوں سے دبائے، ایسی صورت میں اگر وہ شخص اس کے منہ سے اپنا ہاتھ نکالے اور ہاتھ نکالنے کی وجہ سے دبانے والے شخص کے دانت گر جائیں تو نہ قصاص واجب ہوگا اور نہ دیت [1]

قاتل کو اسی طرح قتل کیا جائے جس طرح اس نے قتل کیا تھا [2]

دیت کی ادائیگی عصبہ رشتہ داروں (مثلاً باپ، چچا وغیرہ) کو کرنی ہوگی، اگر مجرم عورت ہو تو اس کے شوہر پر دیت کی ادائیگی کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ دیت نہ اولاد سے لی جائے گی اور نہ قاتل کے ترکہ میں سے وصول کی جائے گی [3]

اگر عصبہ رشتہ دار نہ ہوں تو ماموں دیت ادا کرے [4]

اگر کسی کو ایسا زخم لگا ہو جس کی دیت مقرر نہیں تو حاکم کو چاہیئے کہ اس زخم کی دیت طالبین قصاص کے مشورے سے طے کرے [5]

---

[1] عن یعلی کان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدھما ید الآخر فانتزع المعضوض یدہ من فی العاض فاندر ثنیتہ فسقطت فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدر ثنیتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] ان یہودیاً رض رأس جاریۃ بین حجرین...... فقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الحجرین (صحیح بخاری کتاب الدیات و صحیح مسلم)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی جنین امرأۃ بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیھا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میراثھا لبنیھا و زوجھا و ان العقل علی عصبتھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخال وارث من لا وارث لہ، یعقل عنہ ویرثہ (رواہ احمد و ابوداؤد عن المقدام و سندہ صحیح نیل الاوطار $\frac{6}{53}$)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا جھم مصدقا فلاجہ رجل فی صدقتہ فضربہ ابوجھم فشجہ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا القود فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکم کذا وکذا فلم یرضوا قال فلکم کذا وکذا فرضوا .... (رواہ احمد والنسائی ورجالہ رجال الصحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ ص ۳۸ و سندہ صحیح)

حُدود و تعزیرات

زنا

کنوارا یا کنواری اگر زنا کرے تو اسے سو کوڑے مار کر ایک سال کے لئے جلاوطن کردے، اگر شادی شُدہ مرد یا عورت زنا کرے تو اسے سو کوڑے مار کر سنگسار کردے بشرطیکہ زنا کے ثبوت میں چار چشم دید گواہ گواہی دیں یا مجرم خود چار مرتبہ زنا کا اعتراف کرے [1]

اگر کنواری لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے، اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اُسے پھر کوڑے مارے اگر وہ پھر زنا کرے تو اسے پھر کوڑے مارے اور اسے بیچ دے خواہ اس کو ایک رسی کے عوض ہی کیوں نہ بیچنا پڑے [2]

اگر شادی شدہ لونڈی زنا کرے تو اس کو پچاس کوڑے مارے [3]

اگر زانی یا زانیہ ایسی حالت میں ہوں کہ کوڑے مارنے سے موت کا ڈر ہو تو کوڑے مارنے میں تاخیر کرے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثیب جلد مائة ثم رجم بالحجارة والبکر جلد مائة ثم نفی سنة (صحیح مسلم) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یأتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمٰنین جلدة (النور) فلما شهد اربع شهٰدت .... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذهبوا به فارجموه (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال اذا زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم بیعوها ولو بضفیر (صحیح بخاری)

[3] قال اللہ تعالیٰ: فاذا احصن فان اتین بفاحشة فعلیهن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب (النساء-۲۵)

[4] قال علیؓ اقیموا علی ارقائکم الحد من احصن ومن لم یحصن فان امة لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنت فامرنی ان اجلدها فاذا هی حدیث عهد بنفاس فخشیت ان انا جلدتها ان اقتلها فذکرت ذالک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت (صحیح مسلم)

اگر کوئی مریض زنا کر بیٹھے اور وہ سو کوڑوں کی تاب نہ لا سکتا ہو اور صحت کی امید بھی نہ ہو تو سو پتلی پتلی ٹہنیاں ملا کر اسے ایک دفعہ مار دے [1]

اگر زانیہ حاملہ ہو تو جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اور بچہ کا دودھ نہ چھڑا دیا جائے اسے سنگسار نہ کرے [2]

زانی اور زانیہ کو سنگسار کرتے وقت ایک گڑھے میں کھڑا کر دیا جائے جسکی گہرائی ان کے سینے تک ہو [3]

جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اس کا مال ضبط کر لیا جائے [4]

زنا کی سزا میں جس وقت زانی یا زانیہ کو کوڑے مارے جائیں تو مومنین کی ایک جماعت کو وہاں موجود ہونا چاہیئے اور کسی کو اس پر ترس نہیں آنا چاہیئے [5]

اگر زنا کا اعتراف کرنے والا سنگسار کرتے وقت بھاگے تو اسے واپس حاکم کے پاس لے آنا چاہیئے [6]

---

[1] انه اشتکیٰ رجل منهم حتی اضنی فعاد جلدة علی عظم فدخلت علیه جاریة لبعضهم فهش لها فوقع علیها..... فذکروا ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقالوا........ ما هو الا جلد عظم فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یأخذوا له مائة شمراخ فیضربوه بها ضربة واحدة (رواه ابوداؤد جزء ۲ صہ ۲۶۶ و روی احمد نحوه $\frac{16}{99}$ وسنده حسن وله طرق کثیرة مرفوعة ومرسلة یعضد بعضها بعضاً۔ بلوغ $\frac{16}{99}$)

[2] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا مرأة فاذهبی حتی تلدی فلما ولدت........ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذهبی فارضعیه حتی تفطمیه فلما فطمته........ امر الناس فرجموها (صحیح مسلم)

[3] فلما کانت الرابعة حفر له حفرة ثم امر به فرجم (صحیح مسلم) ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بها فحفر لها الی صدرها (صحیح مسلم)

[4] عن البراء قال لقیت خالی ومعه الرایة فقلت این ترید قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی رجل تزوج امرأة ابیه من بعده ان اضرب عنقه وآخذ ماله (رواه ابوداؤد والنسائی والترمذی وحسنه وللحدیث اسانید کثیرة منها ما رجاله رجال الصحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ صہ ۹۷)

[5] قال الله تعالی: ولا تأخذکم بهما رأفة فی دین الله ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الآخر ولیشهد عذابهما طائفة من المؤمنین ۝ (النور۔ ۲)

[6] انه (ای ماعز) فر حین وجد مس الحجارة ومس الموت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هلا ترکتموه (رواه احمد وابن ماجة والترمذی عن ابی هریرة۔ حسنه الترمذی ورجاله ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۷ صہ ۸۶) وفی روایة عن جابر رض فهلا ترکتموه وجئتمونی به (رواه ابوداؤد $\frac{2}{258}$ ورجاله ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۷ صہ ۸۶ وسنده صحیح)

محض شبہ میں کسی کو زنا کی سزا نہ دے [1]

زنا کی تہمت

اگر کوئی شخص کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور چار چشم دید گواہ پیش نہ کر سکے تو اس کو اسی کوڑے مارے جائیں [2]

اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور چار چشم دید گواہ نہ پیش کر سکے تو اس شخص کو تہمت کی حد نہ لگائی جائے بلکہ شوہر اور بیوی کے درمیان لعان کرایا جائے [3]

اگر کوئی شخص اپنے غلام پر تہمت لگائے تو اس کو تہمت کی حد نہ لگائی جائے [4]

خلاف وضع فطری

اگر کوئی شخص کسی جانور سے بدفعلی کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اس جانور کو بھی قتل کر دیا جائے تاکہ بعد میں یہ چرچا نہ ہو کہ یہی وہ جانور ہے جس سے بدفعلی کی گئی تھی، اس کے باقی رکھنے سے اس واقعہ کی یاد تازہ ہوتی رہے گی اور یہ نامناسب ہوگا [5]

اگر دو مرد آپس میں بدکاری کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت راجما احدا بغیر بینة لرجمتها...... امرأة كانت قد اعلنت فی الاسلام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال اللہ تعالیٰ: والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعة شهدآء فاجلدوهم ثمانین جلدة (النور-۴)

[3] قال اللہ تعالیٰ: والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهدآء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهٰدٰت باللہ انه لمن الصادقین ٥.... (النور ٦ تا ٩)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قذف مملوکا وهو بریٔ مما قال جلد یوم القیٰمة الا ان یکون کما قال (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من وقع علی بهیمة وقال اقتلوه واقتلوها لا یقال هٰذه التی فعل بها کذا وکذا (رواه البیهقی وسنده صحیح۔ نیل الاوطار جزء۷، ص۹۹)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد تموه یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به (رواه الترمذی وابن ماجة وسنده حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰة جزء۲ ص۱۰۶۳)

ارتداد

جو شخص مسلم ہونے کے بعد پھر کافر ہوجائے اسے قتل کر دیا جائے[1]

چوری

اگر کوئی شخص چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت کی کوئی چیز چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے[2]

درخت پر لگے ہوئے پھل یا خوشے میں سے اگر کوئی شخص کچھ کھالے بشرطیکہ وہ ضرورت مند ہو تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے، البتہ اگر کوئی شخص پھلوں کو دامن میں رکھ کر باغ کے باہر نکلے تو ان کی قیمت سے دوگنی قیمت بطور جرمانہ اس سے وصول کی جائے اور اسے سزا بھی دی جائے۔ اگر پھل خرمن میں پہنچ جائے پھر خرمن سے کوئی شخص پھل چرائے تو چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی قیمت کے پھل چرانے پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے[3]

خائن، لٹیرے اور اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے[4]

جنگ کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ (صحیح بخاری)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما (المائدۃ ۔۳۸) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع ید السارق فی ربع دینار فصاعدا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدًا (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قطع فی ثمر ولا کثر (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ صہ ۱۰۷) سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثمر المعلق فقال من اصاب منہ بفیہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شئ علیہ ومن خرج بشئ فعلیہ غرامۃ مثلیہ والعقوبۃ ومن سرق منہ شیئًا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع (رواہ النسائی وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ صہ ۱۰۷)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی خائن ولا منتھب ولا مختلس قطع (رواہ الترمذی وصححہ) (ان لوگوں کی سزا اگلی سرخی میں ملاحظہ فرمائیں)۔

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطع الایدی فی الغزو (رواہ الترمذی والدارمی وصححہ الالبانی فی تعلیقاتہ علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۰۶۸)

ہاتھ جوڑ پر سے کاٹا جائے [۱]

چور کا ہاتھ کاٹ کر مقامِ قطع کو آگ سے داغ دیا جائے (تاکہ خون نکلنا بند ہو جائے) [۲]

اگر کوئی شخص عاریۃً لی ہوئی چیز کا انکار کردے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے [۳]

ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کو بُلا کر توبہ کرنے کے لئے کہا جائے، جب وہ توبہ کرے تو حاکم کو چاہیئے کہ خود بھی اس کی توبہ قبول ہونے کی دعاء کرے یعنی اس طرح کہے :۔ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْكَ [۴]

ڈاکہ، بغاوت اور بدامنی پھیلانا

جو شخص بغاوت کرے، ملک میں فساد، بدامنی اور لاقانونیت پھیلائے اسے یا تو قتل کیا جائے یا پھانسی دے دی جائے یا مخالف سمت سے اس کا ایک ہاتھ اور ایک پیر کاٹ دیا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے [۵]

اگر ایسا شخص گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرے تو اسے معاف کر دیا جائے [۶]

قتل میں شرکت

قتل کے بدلہ قتل قصاص کی تعریف میں آتا ہے لہٰذا قاتل کی سزا کے سلسلے میں قصاص کا عنوان ملاحظہ فرمائیں۔

اگر کوئی شخص کسی شخص کو پکڑے اور کوئی اور آدمی اسے قتل کردے تو قاتل کو قتل کیا جائے اور

---

[۱] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع من المفصل (رواہ ابو الشیخ فی کتاب حد السرقۃ عن عدی وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۱۵ ص ۱۰۵)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا بہ (ای السارق) فاقطعوہ ثم احسموہ (رواہ الدارقطنی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۱۱۳)

[۳] کانت امرأۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا (صحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقطعوہ ثم احسموہ ثم ائتونی بہ فقطع فاتی بہ فقال تب الی اللہ قال قد تبت الی اللہ فقال تاب اللہ علیك (رواہ الدارقطنی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۱۱۳)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض (المائدۃ ۔ ۳۳)

[۶] قال اللہ تعالیٰ: الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیھم فاعلموا ان اللہ غفور رحیم (المائدۃ ۔ ۳۴)

پکڑنے والے کو قید کر دیا جائے [۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنا

اگر کوئی ذمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہے تو اسے قتل کر دیا جائے [۲]

نشے کی چیز کھانا یا پینا

نشے کی چیز پینے یا کھانے پر ۴۰ یا ۸۰ کوڑے مارے جائیں، سزا کے بعد اس سزا یافتہ کے منہ پر مٹی ڈالی جائے [۳]

پہلی مرتبہ نشہ کی چیز پینے یا کھانے پر کوڑے مارے، دوسری مرتبہ نشہ کی چیز پینے یا کھانے پر کوڑے مارے، تیسری مرتبہ نشہ کی چیز پینے یا کھانے پر کوڑے مارے، اگر چوتھی مرتبہ نشہ کی چیز پئے یا کھائے تو اسے قتل کر دے [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسک الرجل الرجل وقتلہ الآخر یقتل الذی قتل ویحبس الذی امسک (رواہ الدارقطنی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ صہ ۱۹۰)

[۲] ان یہودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقہا رجل حتی ماتت فابطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمہا (رواہ ابوداؤد عن علیؓ $\frac{۲}{۲۵۲}$ وسندہ صحیح)

[۳] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل قد شرب الخمر فجلدہ بجریدتین نحو اربعین (صحیح مسلم عن انسؓ) جلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین (صحیح مسلم عن علی) ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترابا من الارض فرمی بہ فی وجہہ (رواہ ابوداؤد وروی نحوہ الشافعی فی مسندہ بسند صحیح۔ بلوغ جزء ۶ اصہ ۱۲۰)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شربوا الخمر فاجلدوہم ثم اذا شربوا فاجلدوہم ثم ان شربوا فاجلدوہم ثم ان شربوا فاقتلوہم (رواہ ابوداؤد فی کتاب الحدود باب اذا تتابع فی شرب الخمر $\frac{۲}{۲۶۷}$ عن معاویۃ ورواہ النسائی ایضا عن معاویۃ) وفی روایۃ فان عاد فاضربوا عنقہ (رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ وروی احمد عن الشرید وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ صہ ۱۲۳)

محدود (سزا یافتہ)

سزا کے بعد سزا یافتہ کو نضیحت نہ کرے، نہ اس پر لعنت کرے، اس پر قابو پانے میں شیطان کی مدد نہ کرے بلکہ اس کے لئے دعائے رحمت کرے یعنی اس طرح کہے رَحِمَكَ اللّٰهُ یا یہ کہے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

(ترجمہ)

اے اللہ اس کو معاف کر دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔[1]

زنا کی تہمت لگانے کے سلسلے میں جو شخص سزا یافتہ ہو اس کی گواہی قبول نہ کرے سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کر کے اپنی اصلاح کرلے[2]

---

[1] قال بعض القوم (للمحدود) اخزاك الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا هكذا، لا تعينوا عليه الشيطان (صحیح بخاری) وفی روایة قال رجل من القوم اللهم العنه فقال النبی صلى الله عليه وسلم لا تلعنوه فوالله ما علمت الا انه يحب الله ورسوله (صحیح بخاری) وفی روایة ولكن قولوا رحمك الله (رواه احمد وسنده صحیح۔ رجاله رجال الصحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صـ ۱۱۸) وفی روایة قولوا اللهم اغفرله اللهم ارحمه (رواه ابوداؤد وسنده صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشكوٰة جزء ۲ صـ ۱۰۷)

[2] قال الله تعالى: والذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا واولئك هم الفسقون ٥ الا الذين تابوا من بعد ذلك واصلحوا فان الله غفور رحيم ٥ (النور۔ ۴ و ۵)

حدود کے متفرق مسائل

اگر سونے والا (نیند میں) یا نابالغ یا پاگل کوئی جرم کرے تو اس پر حد نہ جاری کی جائے ۱؎
حدود کی معافی کے لئے ہرگز سفارش نہ کرے ۲؎
حدود کے معاملات کو آپس میں درگذر کرے، حاکم تک نہ پہنچائے لیکن جب حاکم کے پاس معاملہ پہنچ جائے تو حاکم پر حدود نافذ کرنا فرض ہے، حاکم کے پاس پہنچ جانے کے بعد حد کی معافی کے لئے سفارش نہ کرے ۳؎

۱؎ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان القلم قد رفع عن ثلاثۃ: عن المجنون حتی یبرأ وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل وفی روایۃ حتی یحتلم وفی روایۃ حتی یبلغ (رواہ ابوداؤد عن علی وسندہ صحیح وروی الترمذی نحوہ وھو حدیث صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۸۰ وروی الحاکم وابوداؤد نحوہ عن عائشۃ رض وسندہ صحیح۔ المستدرک جزء ۲ ص ۵۹)

۲؎ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من حالت شفاعتہ دون حد من حدود اللّٰہ فھو مضاد اللّٰہ فی امرہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۹۰)

۳؎ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تعافوا الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۱۵ ص ۹۳) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من حالت شفاعتہ دون حد من حدود اللّٰہ فھو مضاد اللّٰہ فی امرہ (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہ صحیح۔ نیل ۷/۹۰) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاسامۃ أتشفع فی حد من حدود اللّٰہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن صفوان کنت نائما فی المسجد علی خمیصۃ لی فسرقت فاخذنا السارق فامر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بقطعہ قلت أفی خمیصۃ ثمن ثلاثین درھما انا اھبھا لہ قال فھلا کان قبل ان تأتینی بہ (رواہ مالک وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۷ ص ۱۰۸)

تعزیرات

تعزیر وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ نہ ہو۔
اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدوں کے علاوہ اگر کسی کو کوڑے مارے تو دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے [1]
چہرہ پر نہ مارے [2]
اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کسی کو سزا نہ دے مثلاً آگ میں نہ جلائے [3]
اگر کسی پر کسی جرم کی تہمت ہو تو اسے قید میں رکھے، اگر جرم ثابت نہ ہو تو چھوڑ دے [4]

قسامت

قسامت پچاس آدمیوں کے قسم کھا کر اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے یا مدعی کے دعویٰ کو باطل کرنے کو کہتے ہیں۔

قتل کے سلسلے میں اگر دو گواہ موجود نہ ہوں تو قسامت سے فیصلہ کرے۔ قسامت کی صورت یہ ہے کہ مقتول کے ورثاء میں سے ۵۰ آدمی قسم کھائیں کہ فلاں آدمی نے قتل کیا ہے، اگر وہ قسم کھالیں تو قاتل کو ان کے حوالے کر دیا جائے، اگر وہ قسم کھانے سے انکار کریں تو مبیّنہ قاتل کے قبیلہ کے ۵۰ آدمی قسم کھائیں کہ ان میں سے کسی نے قتل نہیں کیا اگر مبیّنہ قاتل کے قبیلہ والے قسم کھالیں تو وہ بری ہو جائیں گے، اگر

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد فوق عشرۃ اسواط الا فی حد من حدود اللہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ (صحیح مسلم کتاب اللباس)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ (صحیح بخاری عن ابن عباس) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بھا الا اللہ (صحیح بخاری کتاب الجہاد عن ابی ھریرۃ)

[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تھمۃ ثم خلی عنہ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۱۲۶)

مقتول کے ورثاء فریق مخالف کی قسموں کا اعتبار نہ کریں تو بیت المال سے دیت دے دی جائے لہ

زنا کا اعتراف کرنا

اگر کوئی شخص خود زنا کا اعتراف کرے تو حاکم اس سے کہے : جاؤ، استغفار کرو، توبہ کرو، یہ کہہ کر حاکم اس کی طرف سے منہ موڑ لے ۲ہ

اگر وہ پھر سامنے آکر اعتراف کرے تو حاکم پھر اس سے منہ موڑ لے، اس طرح اگر وہ چار مرتبہ اپنے اوپر زنا کی گواہی دے تو حاکم اس سے مختلف قسم کے سوال کرے مثلاً

(۱) کیا تمہیں جنون ہے ؟ پھر اس کی قوم سے بھی معلوم کرے کہ اسے جنون تو نہیں ہے،

(۲) کیا تم نے شراب پی ہے ؟

(۳) شاید تم نے پیار کیا ہوگا، شاید تم نے ہاتھ سے دبایا ہوگا، شاید تم نے اس کی طرف دیکھا ہوگا۔

لہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقر القسامۃ علی ما کانت علیہ فی الجاہلیۃ (صحیح مسلم) اصبح رجل من الانصار بخیبر مقتولا فانطلق اولیاءہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ذلک فقال لکم شاھدان یشھدان علی قتل صاحبکم فقالوا یا رسول اللہ لم یکن ثم احد من المسلمین .... قال فاختار منھم خمسین فاستحلفھم (رواہ ابوداؤد فی الدیات جزء ۲ ص ۲۷۴ و رجالہ ثقات نیل الاوطار جزء ۷ ص ۲۸ و سندہ صحیح) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لورثاء المقتول اتحلفون وتستحقون قاتلکم اوصاحبکم قالوا وکیف نحلف ولم نشھد ولم نر ؟ قال فتبرئکم یھود خمسین یمینا فقالوا کیف ناخذ ایمان قوم کفار فعقلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منھم فیدفع برمتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۲ہ قال رجل یا رسول اللہ انی زنیت فاعرض عنہ (صحیح بخاری) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ارجع فاستغفر اللہ وتب الیہ (صحیح مسلم)

(۴) کیا تم اس کے ساتھ لیٹے تھے؟ کیا تم نے اس کے بدن سے بدن ملایا تھا؟ کیا تم نے جماع کیا تھا؟ کیا تم نے اس سے صحبت کی تھی؟

(۵) کیا تمہاری شادی ہوگئی ہے؟

اگر ان تمام باتوں کا جواب زنا کے اثبات میں ہو تو اس پر حد جاری کرے [1]

اگر زنا کا اعتراف کرنے والی شادی شدہ عورت ہو اور وہ حاملہ ہو تو اس کو اس وقت تک سنگسار نہ کیا جائے جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اور بچہ کا دودھ نہ چھڑایا جائے، اس مدت میں اس عورت کے ولی کو چاہیئے کہ اس عورت کو اچھی طرح رکھے [2]

اگر اعتراف کرنے والا سنگسار کرتے وقت بھاگے تو اسے چھوڑ دینا چاہیئے اور حاکم کے پاس لے آنا چاہیئے [3]

---

[1] قال رجل یا رسول اللہ انی زنیت فاعرض عنہ حتی ردد علیہ اربع مرات فقال أبك جنون قال لا قال فهل احصنت قال نعم (صحیح بخاری) وفی روایة قال له لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا یا رسول اللہ قال أنكتها (صحیح بخاری) وفی روایة اعرض عنه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتنحی بشق وجهه الذی اعرض قبله ...... فاعرض عنه (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایة هل ضاجعتها؟ قال نعم، قال فهل باشرتها؟ قال نعم، قال هل جامعتها؟ قال نعم (رواہ ابوداؤد عن نعیم وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۲}{۱۰۶۰}$ وفی روایة أشربت خمرًا؟ (صحیح مسلم) وفی روایة فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قومه فقال اتعلمون بعقله باسًا تنكرون منه شيئًا (صحیح مسلم)

[2] جاءت الغامدیه فقالت یا رسول اللہ انی قد زنیت فطهرنی وانه ردها فلما كان الغد قالت یا رسول اللہ لم تردنی .... فواللہ انی لحبلی قال اما لا فاذهبی حتی تلدی فلما ولدت اتته بالصبی فی خرقة قالت هذا قد ولدت قال اذهبی فارضعیه حتی تفطمیه فلما فطمته اتته بالصبی فی یده كسرة خبز فقالت هٰذا قد فطمته وقد اكل الطعام .... امر الناس فرجموها (صحیح مسلم) وفی روایة فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیها فقال احسن الیها (صحیح مسلم)

[3] فلما رجم ماعز فوجد مس الحجارة فجزع فخرج لیشتد فلقیه عبد اللہ بن انیس فرماه فقتله ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذكر له ذٰلك فقال هلّا تركتموه لعله ان یتوب فیتوب اللہ علیه (رواہ ابوداؤد عن نعیم وسكت علیه الحافظ۔ فتح الباری جز ۱۵ ص ۱۳۴ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۳}{۱۰۶۰}$ و $\frac{۲}{۱۰۶۵}$) وفی روایة انه فر .... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هلّا تركتموه (رواہ احمد والترمذی وحسنه) وفی روایة عن جابر فهلّا تركتموه وجئتمونی به (رواہ ابوداؤد $\frac{۲}{۲۵۸}$ ورجاله ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص ۸۶ وسندہ صحیح)

کاروبار اور اس کے متعلقات

تجارت

خرید و فروخت، بیچنے والے اور خریدنے والے کی باہمی رضامندی سے ہونی چاہیئے [1]

بیچنے والے کو چاہیئے کہ پورا ناپ کر یا تول کر دے، ناپ تول میں کمی نہ کرے [2]

تجارت میں اتنا مشغول نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے [3]

تجارت کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے [4]

جس تجارت میں حلال و حرام کا شبہ ہو اس سے بچے، ایسی تجارت کرے جس کے متعلق یقین ہو کہ حلال ہے [5]

کتے اور بلی کی قیمت نہ لے۔ زنا حرام ہے، اس کی اجرت بھی حرام ہے۔ سینگی لگانے کی اجرت نہ لے، کہانت یعنی آئندہ کی خبریں بتانا حرام ہے، اس کی اجرت بھی حرام ہے۔ خون کی قیمت بھی حرام ہے [6]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم (النساء۔ ۲۹)

[2] قال اللہ تعالیٰ: واوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم (بنی اسرائیل۔ ۳۵)

[3] قال اللہ ذوالجلال: لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (المنافقون۔ ۹) قال اللہ ذوالاکرام: رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (النور۔ ۳۷)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون (الجمعۃ۔ ۱۰)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتقی الشبہات استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسب الحجام خبیث (صحیح مسلم) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن (صحیح بخاری وصحیح مسلم) سئل جابر عن ثمن الکلب والسنور قال زجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک (صحیح مسلم کتاب البیوع) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الدم (صحیح بخاری)

جس چیز کا کھانا حرام ہو اس کی قیمت لینا حرام ہے [1]

شراب، مردار اور اس کی چربی، سور اور بتوں کی خرید و فروخت نہ کرے [2]

حرام چیزوں کے کاروبار میں کسی قسم کا تعاون نہ کرے [3]

تجارتی و شرعی معاملات میں مدینہ منورہ کے پیمانے اور مکہ معظمہ کے وزن کا اعتبار کرے [4]

خرید و فروخت کے معاملات میں نرمی کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی کرنے والے کے لئے رحمت کی دعاء کی ہے [5]

بیچتے وقت زیادہ قسمیں نہ کھائے، قسمیں کھانے سے برکت سلب ہو جاتی ہے [6]

بیچنے کے لئے جھوٹی قسم ہرگز نہ کھائے [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اذا حرم علی قوم اکل شیٔ حرم علیھم ثمنہ (رواہ احمد عن ابن عباس وسندہ جید۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۲۸)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل أرأیت شحوم المیتۃ ..... فقال ھو حرام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المآئدۃ۔۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ واحمد وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۳۵)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المکیال اھل المدینۃ والوزن وزن اھل مکۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار ۵/۱۶۸)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی (صحیح بخاری)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وکثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق (صحیح مسلم کتاب البیوع وروی البخاری بنحوہ ۳/۷۸)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم قال ابوذر خابوا وخسروا من ھم یا رسول اللہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب (صحیح مسلم)

بیچنے والے کو چاہیئے کہ صدقہ دیتا رہے تاکہ قسموں اور لغو باتوں کا کفارہ ہو جائے [۱]

بیچنے والے اور خریدنے والے کو اپنی بیع کے کالعدم کرنے کا اختیار ہے جب تک ان دونوں میں جدائی نہ ہو، جدائی ہونے کے بعد کالعدم کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا سوائے اس صورت کے کہ ناپسندیدگی کی صورت میں واپسی کی شرط کرلی ہو [۲]

بیچنے والے اور خریدنے والے کو باہمی رضامندی سے علیحدہ ہونا چاہیئے [۳]

اگر بیع میں خریدی ہوئی چیز کی واپسی کی شرط ہو اور اگر خریدار اس کا خرچ برداشت کر رہا ہو تو وہ اس چیز سے اس وقت تک نفع حاصل کر سکتا ہے جب تک وہ چیز اس کے پاس رہے، مثلاً دودھ والے جانور کا دودھ پی سکتا ہے، سواری کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے، غلام کی مزدوری لے سکتا ہے [۴]

بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی چیز کا عیب بیان کر دیں اور سچ بولیں تاکہ برکت ہو، اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو برکت سلب ہو جائے گی [۵]

ہم جنس اشیاء کے باہمی تبادلے کی دو شرطیں ہیں:۔

(۱) دونوں اشیاء کا وزن برابر ہو (مثلاً گیہوں کی دو قسموں میں باہمی تبادلہ کرے تو دونوں اقسام کا وزن برابر ہو، خواہ ان میں سے ایک قسم بڑھیا ہو اور دوسری گھٹیا)۔

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان البیع یحضرہ اللغو والحلف فشوبوہ بالصدقۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۵/۲۱)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتبایعان کل واحد منھما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یتفرقن اثنان الا عن تراض (رواہ ابوداؤد وروی احمد نحوہ، رجالہ ثقات، سکت عنہ المنذری۔ بلوغ ۱۵/۵۸ وسندہٗ صحیح)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخراج بالضمان (رواہ الترمذی فی ابواب البیوع وصححہ)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صدقا وبینا بورک لھما فی بیعھما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعھما (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲) دونوں اشیاء کا تبادلہ دست بدست ہو، قرض پر نہ ہو۔

اگر ان دونوں شرطوں کا لحاظ نہ رکھا تو یہ لین دین سودی ہوگا [1]

اگر جنسیں مختلف ہوں (مثلاً ایک جنس گیہوں ہو اور دوسری جو ہو) تو ایسی صورت میں وزن مختلف ہو سکتے ہیں لیکن وقت مختلف نہیں ہو سکتے، دونوں جنسوں کا تبادلہ دست بدست ہونا چاہیئے، قرض پر نہیں (یعنی ہر شخص اپنی جنس کو اسی وقت دوسرے کی تحویل میں دیدے بعد میں کسی وقت کے دینے پر خرید و فروخت نہ کرے)[2]

اگر ایک جنس کے بدلہ میں اسی جنس کی دوسری قسم خریدنی ہو اور دونوں جنسوں کا ہموزن تبادلہ منظور نہ ہو تو اپنی جنس کو رقم کے عوض بیچ دے اور اس رقم سے اس جنس کی مطلوبہ مقدار خرید لے [3]

اگر کسی چیز کی مقدار یا وزن معلوم نہ ہو تو اس کو اسی جنس کی مقررہ مقدار یا وزن کے عوض نہ بیچے (کیوں کہ اس صورت میں ہم جنس کی دو قسموں کی مقدار یا وزن میں فرق ہونے کا امکان ہے اور یہ ناجائز ہے۔ ہم جنس اشیاء کے تبادلے کی صورت میں دونوں قسموں کی مقدار یا وزن برابر ہونا ضروری ہے) [4]

کسی زیور کو نہ بیچے جب تک اس کے نگینوں اور سونے (یا چاندی) کو علیحدہ علیحدہ نہ کرے (یعنی سونے یا چاندی کو نگینے نکال کر فروخت کرے) [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سوآء بسوآء یدًا بید (صحیح مسلم) وفی روایۃ فمن زاد او استزاد فقد اربی الآخذ والمعطی فیہ سوآء (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فاذا اختلف ھذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدًا بید (صحیح مسلم وروی نحوہ البخاری)

[3] قال رجل انا لنأخذ الصاع من ھذا بالصاعین والصاعین بالثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بع الجمع بالدراھم ثم ابتع بالدراھم جنیبا وقال فی المیزان مثل ذلک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الصبرۃ من التمر لا یعلم مکیلتھا بالکیل المسمی من التمر (صحیح مسلم)

[5] عن فضالۃ رض قال اشتریت قلادۃ باثنی عشر دینارا، فیھا ذھب وخرز، ففصلتھا فوجدت فیھا اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل (صحیح مسلم)

چاندی (سونے) کو کچھ نقد اور کچھ ادھار پر نہ خریدے اور نہ بیچے، صرف نقد قیمت پر بیچے اور خریدے [۱]
تر جنس کو اسی جنس کی خشک قسم کے عوض نہ بیچے، نہ خریدے (مثلاً تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض نہ بیچا جائے اور نہ خریدا جائے) [۲]
درختوں پر لگے ہوئے پھل کو اسی پھل کی خشک معین مقدار کے عوض نہ بیچے (مثلاً بیل میں لگے ہوئے انگور کو کشمش کی مقررہ مقدار کے عوض نہ بیچے) [۳]
اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اگر پھل زیادہ نکلیں تو میرے ہیں اور اگر کم نکلیں تو میرے ذمہ واجب الادا ہیں، اس صورت میں بھی مندرجہ بالا قسم کی خرید و فروخت نہ کرے [۴]
درختوں پر لگے ہوئے پھل یا غلّہ کو روپیہ کے عوض بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ پھل یا غلہ پک چکا ہو اور آفات سے محفوظ ہو چکا ہو، جب تک پھل یا غلّہ پک کر محفوظ نہ ہو جائے اس وقت تک اسے روپیہ کے عوض بھی بیچنا حرام ہے [۵]
جانور کو جانور کے بدلے ادھار پر نہ بیچے [۶]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان یدا بید فخذوہ وما کان نسیئۃ فردوہ (صحیح بخاری۔ نیل الاوطار جزء ۵ صفحہ ۲۲۴)

[۲] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شری التمر بالرطب فقال اینقص الرطب اذا یبس فقال نعم فنہاہ عن ذالک (رواہ مالک وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ صفحہ ۳۰)

[۳] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ ان یبیع ثمر حائطہ ان کان نخلا بتمر کیلا وان کان کرما ان یبیعہ بزبیب کیلا وان کان زرعا ان یبیعہ بکیل طعام نہی عن ذالک کلہا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ والمزابنۃ ان یباع ما فی رؤس النخل بتمر بکیل مسمی ان زاد فلی وان نقص فعلی (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع النخل حتی تزھو وعن السنبل حتی یبیض ویامن العاھۃ وفی روایۃ نہی البائع والمشتری (صحیح مسلم) نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع التمر حتی یطیب ولا یباع شئ منہ الا بالدینار والدرھم (صحیح بخاری ۳/۹۹)

[۶] نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ)

اگر کوئی شخص اپنے باغ کے کچھ درخت کسی مسکین کو کچھ عرصہ کے لئے فی سبیل اللہ ہبہ کردے تو وہ مسکین اپنے درختوں کے تر پھل کو خشک پھل کے عوض اندازے سے بیچ سکتا ہے بشرطیکہ پھلوں کا وزن ۵ وسق (تقریباً ۳۰ من یا ۱۱۱۹ کلو گرام) سے زیادہ نہ ہو۔[۱]

غلّہ کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک اس کا وزن نہ ہو جائے اور اس پر پوری طرح قبضہ کرکے اپنی دکان پر منتقل نہ کرے، جہاں خریدے اسی جگہ نہ بیچے، تول کر خریدے، پھر اپنی دکان پر منتقل کرکے تول کر بیچے۔[۲]

تمام اشیاء کو خریدنے کے بعد اس وقت تک نہ بیچے جب تک اسے اپنی دکان یا گودام میں منتقل نہ کرے۔[۳]

اندازے سے نہ بیچے۔[۴]

تجارتی قافلہ سے شہر کے باہر جاکر خرید و فروخت کا معاملہ طے نہ کرے، اسے شہر میں آجانے دے تاکہ وہ شہر کے بھاؤ سے واقف ہو جائے، اگر کسی شخص نے کسی قافلہ والے سے خرید و فروخت کا معاملہ طے کرلیا تو قافلہ والے کو بازار میں آنے کے بعد اس خرید و فروخت کے معاملہ کو کالعدم کرنے کا اختیار ہے۔[۵]

---

[۱] رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیع العرایا فی خمسۃ اوسق او دون خمسۃ اوسق (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ رخص فی العریۃ ان تباع بخرصها (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ رخص فی العریۃ ان تباع بخرصها (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ رخص فی بیع العریۃ بخرصها تمرا (صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ وفی روایۃ حتی یقبضہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ حتی یکتالہ (صحیح مسلم) نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نبیعہ حتی ننقلہ من مکانہ (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلوا طعامکم یبارک لکم (صحیح بخاری کتاب البیوع)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتریت فاکتل واذا بعت فکل (رواہ احمد وسندہ حسن۔ بلوغ ۱۵/۱۴۸)

[۳] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تباع السلع حیث تبتاع حتی یحوزھا التجار الی رحالھم (ابوداؤد وسندہ صحیح، فتح الباری جزء ۵ ص ۲۵۳) عن ابن عمر قال رأیت الناس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبتاعون جزافا یعنی الطعام یضربون ان یبیعوہ فی مکانھم حتی یؤووہ الی رحالھم (صحیح بخاری)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یکتالہ (صحیح مسلم عن ابن عباس)

[۵] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التلقی (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ لا تلقوا السلع حتی یھبط بھا الی السوق (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ لا تلقوا الجلب فمن تلقاہ فاشتری منہ فاذا اتی سیدہ السوق فھو بالخیار (صحیح مسلم)

اگر کوئی شخص اپنی چیز کسی کو بیچ رہا ہو تو کوئی اور شخص خریدار کو اپنی طرف راغب کر کے اپنی چیز نہ پیش کرے جب تک بیچنے والا اجازت نہ دے یا خریدار اس کی چیز لینے کا ارادہ ترک نہ کر دے یا اسے خرید نہ لے[1]

اگر کوئی خریدار کسی چیز کا سودا کر رہا ہو تو اس چیز کو خریدنے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار نہ کرے[2]

دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے قیمت نہ بڑھائے (مثلاً خریدنا مقصود نہ ہو لیکن محض قیمت بڑھانے کے لئے نیلام میں بولی لگائے)[3]

نیلام کرنا جائز ہے[4]

شہر کا رہنے والا دیہاتی کا دلال بن کر خرید و فروخت نہ کرے خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی یا باپ ہی کیوں نہ ہو[5]

دودھ کا جانور بیچنا ہو تو اس کے تھنوں میں دودھ جمع نہ کرے، اگر کسی نے ایسا جانور خریدا جس کے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا تھا تو اسے تین دن کے اندر واپس کرنے کا اختیار ہے، واپس کرتے وقت (جمع شدہ دودھ کے عوض) ایک صاع کھجور اس بیچنے والے کو دے دے[6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبع بعضکم علی بیع اخیہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) وفی روایۃ حتی یبتاع اویذر (رواہ النسائی وسکت علیہ الحافظ ابن حجر فتح الباری جزء ۵ ص ۲۵۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسم المسلم علی سوم اخیہ (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تناجشوا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یزید علی درھم من یزید علی درھم (رواہ الترمذی وحسنہ فی ابواب البیوع باب ماجاء فی بیع من یزید جزء اوّل ص ۲۷۹)

[5] عن انس قال نھینا ان یبیع حاضر لباد وان کان اخاہ اواباہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تُصَرُّ الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد فانہ بخیر النظرین بین ان یحتلبھا ان شاء امسک وان شاء ردھا وصاع تمر (صحیح بخاری) وفی روایۃ ففی حلبتھا صاع من تمر (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع شاۃ مصراۃ فھو فیھا بالخیار ثلاثۃ ایام ان شاء امسکھا وان شاء ردھا ورد معھا صاعا من تمر (صحیح مسلم)

غیر معین مجہول چیز کی خرید و فروخت نہ کرے، نہ ایسی چیز کی خرید و فروخت کرے جس کے ملنے نہ ملنے میں تردد ہو (جیسے دریا میں مچھلی) ؎۱

نر کے جفت کرانے کی اجرت نہ لے یعنی نر سے مادہ کو حاملہ کرانے کی اجرت نہ لے بلکہ اس کو ویسے ہی دیدے ؎۲

جو چیز موجود نہ ہو اس کو فروخت نہ کرے ؎۳

فاضل پانی کو نہ بیچے اور فاضل پانی کے بہاؤ میں جو گھاس اُگے اس کو اپنے لئے محفوظ کرنے کے لئے فاضل پانی سے جانوروں کو نہ روکے ؎۴

بیعانہ کے ساتھ اس شرط پر خرید و فروخت نہ کرے کہ اگر خریدار نے نہیں خریدا تو بیعانہ واپس نہیں ہوگا ؎۵

گوشت کو جانور کے بدلے فروخت نہ کرے ؎۶

؎۱ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين نهى عن الملامسة والمنابذة نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر (صحیح مسلم)

؎۲ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل (صحیح بخاری کتاب البیوع وروی مسلم نحوه عن ابن عمر فی کتاب البیوع باب تحریم فضل الماء) وفی روایة عن عسب التیس (رواه النسائی عن جابر وسکت علیه الحافظ۔ فتح الباری جزء ۵ صـ ۳۶۸)

؎۳ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبع ما ليس عندك (رواه ابوداؤد والنسائی والترمذی وسنده صحیح۔ بلوغ جزء ۱۵ صـ ۴۶)

؎۴ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلأ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يباع فضل الماء ليباع به الكلأ (صحیح بخاری وصحیح مسلم عن ابی هریرة) عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع فضل الماء (صحیح مسلم)

؎۵ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع العربان (رواه مالك عن الثقة عنده عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ولهذا رواته ثقات وسنده جید۔ بلوغ $\frac{15}{46}$)

؎۶ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع اللحم بالحيوان (رواه ابن خزيمة وسنده قوی۔ نیل الاوطار جزء ۵ صـ ۱۷۲)

غیر موجودہ چیز کی خرید و فروخت صرف اس صورت میں جائز ہے کہ پیشگی رقم دے کر اس کے عوض کسی چیز کی مقررہ مقدار کسی مقررہ وقت پر لی جائے۔ ایسی بیع کو بیع سلم کہتے ہیں [1]

کسی چیز کو اس طرح نہ بیچے اور نہ خریدے کہ نقد میں قیمت کم ہو اور قرض میں قیمت زیادہ ہو [2]

کسی شخص کو کچھ رقم قرض دے کر اپنی کوئی چیز اس کو اصلی قیمت سے زائد میں نہ بیچے اور نہ وہ چیز بیچے جو اس کے قبضہ میں نہ ہو [3]

اگر کسی شخص نے تابیر کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو پھل بیچنے والے کے ہوں گے سوائے اس صورت کے کہ خریدنے والا پھلوں کی شرط کر لے [4]

نوٹ:- تابیر، نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور کے شگوفے پر چھڑکنے کو کہتے ہیں۔

اگر کسی شخص نے اپنا غلام بیچا تو غلام کا مال بیچنے والے کا ہو گا سوائے اس صورت کے کہ خریدنے والا اس کی شرط کر لے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسلف فی شیء ففی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ (رواہ مالک و ابوداؤد والترمذی وصححہ وذا الالبانی التعلیقات علی المشکوۃ جزء ۲ ص ۸۶) وفی روایۃ نھی عن بیعتین فی صفقۃ واحدۃ (رواہ احمد وسکت عنہ الحافظ۔ بلوغ جزء ۱۵ ص ۴۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع و لا ربح ما لم یضمن ولا بیع ما لیس عندک (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع (صحیح مسلم)

غلاموں یا لونڈیوں کو اس طرح نہ بیچے کہ باپ اور اس کی اولاد، ماں اور اس کی اولاد اور بھائی بھائی میں تفریق ہو جائے لہ

غلام کو آزاد کرنے والا غلام کا وارث ہوتا ہے یہ حق وراثت (یعنی وَلاء) نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے ٢ہ

اگر بیچنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے اور کوئی گواہ یا ثبوت نہ ہو تو بیچنے والے کے قول کا اعتبار ہو گا۔ خریدنے والے کو اختیار ہو گا کہ وہ بیچنے والے کی شرط پر خریدے یا نہ خریدے ٣ہ

ضروریاتِ زندگی کو اس ارادہ سے روک کر نہ رکھے کہ جب خوب مہنگی ہو جائے تو بیچے ٤ہ

اگر ایسی زمین یا جائیداد بیچے جس میں دوسرے بھی شریک ہوں، جائیداد نہ تقسیم کی گئی ہو اور نہ ہر شریک کے راستے علیحدہ علیحدہ ہوں تو بغیر شریک کی اجازت کے نہ بیچے، کیوں کہ ایسی جائیداد کا سب سے زیادہ حق دار شریک ہے، اگر بغیر شریک کی اجازت کے بیچ بھی دے تب بھی وہ شریک ہی اس کا حقدار رہے گا ٥ہ

لہ عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع غلامین اخوین فبعتھما وفرقت بینھما .... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرکھما فارتجعھما ولا تبعھما الا جمیعا (رواہ احمد وسندہ صحیح نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۱۲۷) لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرق بین الوالد وولدہ وبین الاخ واخیہ (رواہ ابن ماجۃ واسنادہ لا بأس بہ۔ نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۱۲۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرق بین والدۃ وولدھا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ یوم القیمۃ (رواہ الترمذی وسندہ حسن وصححہ الحاکم۔ المستدرک جزء ۲ صہ ۵۵)

٢ہ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء وعن ھبتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری)

٣ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلف البیعان ولم یکن بینۃ فالقول قول البائع او یترادان البیع (رواہ ابو داؤد والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۵ صہ ۶۷)

٤ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر فھو خاطئ (صحیح مسلم)

٥ہ قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل ما لم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ (صحیح بخاری) قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل شرکۃ لم تقسم ربعۃ او حائط لا یحل لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان شاء اخذ وان شاء ترک فاذا باع ولم یؤذنہ فھو احق بھا (صحیح مسلم)

مندرجہ بالا رعایت کا پڑوسی بھی حقدار ہے بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو، اگر فروخت کرتے وقت پڑوسی موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے [۱]

اگر کوئی چیز دو آدمیوں کو بیچی جائے تو وہ چیز اس کو ملے گی جس کو پہلے بیچی گئی [۲]

کسی آدمی کو زبردستی پکڑ کر نہ بیچے، نہ اس کی قیمت کھائے [۳]

ایک دینار کو دو دینار کے عوض اور ایک درہم کو دو درہم کے عوض نہ بیچے [۴]

باغ وغیرہ کو ایک ہی وقت کئی سال کے لئے نہ بیچے اور نہ بیچی جانے والی چیز میں سے غیر معین مقدار اپنے لئے خاص کرے [۵]

اگر کسی چیز کو کسی خاص سکہ میں بیچے اور قیمت دوسرے سکہ میں لے تو اس دن کے بھاؤ کے حساب سے دوسرا سکہ لے، مزید برآں یہ معاملہ دست بدست ہو نہ کہ جدائی کے بعد [۶]

بھاؤ مقرر نہ کرے [۷]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بسقبہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بھا وان کان غائبا اذا کان طریقھما واحدا (رواہ احمد وابوداؤد ورواتہ ثقات، حسنہ الترمذی بلوغ جزء ۱۵ صـ ۱۵۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع بیعا من رجلین فھو للاول منھما (رواہ احمد عن سمرۃ وسندہ صحیح بلوغ جزء ۱۵ صـ ۴۶)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ ثلاثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ : رجل اعطی بی ثم غدر، ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ (صحیح بخاری باب فی الاجارۃ)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرھم بالدرھمین (صحیح مسلم)

[۵] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ ..... والمعاومۃ وعن الثنیا (صحیح مسلم)

[۶] عن ابن عمر قال کنت ابیع الابل بالدنانیر فآخذ مکانھا الدراھم..... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بأس ان تأخذ بسعر یومھا مالم تفترقا وبینکما شئ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۵ صـ ۱۳۳)

[۷] غلا السعر علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرازق (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ جزء ۲ صـ ۸۷۵)

جب تولے توجھکتا تولے [1]

زراعت

کھیت کو غلہ کی معین مقدار کے عوض نہ بیچے [1]
زمین کو اگر کرایہ پر دے تو روپیہ پیسہ کے عوض یا کل پیداوار کے کسی جزء کے عوض کرایہ پر دے [2،3]
زمین کو کرایہ پر دے کر اس کے عوض کھیت کے کسی خاص حصّے کی پیداوار کو کرایہ میں نہ لے [3]
غلّہ کو اس وقت تک نہ بیچے جب تک بال سفید نہ ہو جائے یعنی غلہ پک نہ جائے اور آفات سے مامون و محفوظ نہ ہو جائے [4]
اگر ضرورت سے زائد پانی ہو تو اس کے پینے پلانے سے کسی کو نہ روکے اور نہ اسے بیچے بلکہ ویسے ہی دے دے [5]
ہر شخص کو اپنے کھیت کے لئے منڈیروں یعنی ٹخنوں تک پانی روکنے کا حق ہے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وزنتم فارجحوا (ابن ماجۃ، سندہٗ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول ص۲۰۱)
[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ ...... او کان زرعا ان یبیعہ بکیل طعام نھی عن ذلک کلہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمنح احدکم خیر لہ من ان یاخذ علیہ خرجا معلوما (صحیح بخاری)
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی خیبر الیھود علی ان یعملوھا و یزرعوھا و لھم شطر ما خرج منھا (صحیح بخاری) عن رافع کنا نکری الارض علی ان لنا ھذہٖ و لھم ھذہٖ فربما اخرجت ھذہٖ و لم تخرج ھذہٖ فنھانا عن ذلک فاما الورق فلم ینھنا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) فاما شئ معلوم مضمون فلا باس بہ (صحیح مسلم)
[4] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع النخل حتی تزھو و عن السنبل حتی یبیض و یامن العاھۃ (صحیح مسلم)
[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء و فی روایۃ لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلاء (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فکان ذلک الی الکعبین (صحیح بخاری)

جو شخص کسی مُردہ غیر مملوکہ زمین کو زندہ کرے تو وہ اسی کی ہے، اس پر قبضہ کرنے والا ظالم ہے[1]

کسی زمین پر اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی نہ کرے، اگر کسی نے بغیر اجازت ایسا کیا تو کھیتی کرنے والے کو صرف اس کا خرچ دیا جائے گا[2]

کوئی چیز بوئے یا کوئی درخت لگائے تو ثواب کی امید رکھے، کوئی پرندیا جانور یا انسان اگر اس میں سے کھائے گا تو بونے والے کو ثواب ملے گا[3]

اگر پھل بیچنے کے بعد کسی آفت سے ضائع ہو جائیں تو پھر خریدار سے قیمت نہ لے[4]

صرف زراعت ہی کا ہو کر نہ رہ جائے بلکہ زراعت کے ساتھ جہاد اور جہاد کی تیاری بھی کرتا رہے[5]

اگر کوئی شخص کسی کھجور کے درخت کا مالک ہے تو جہاں تک اس درخت کی شاخیں پہنچتی ہیں اس جگہ کا وہی حقدار ہے[6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر ارضا لیست لاحد فھو احق بھا (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی ارضا میتۃ فھی لہ (رواہ احمد والترمذی وصححہ) ولیس لعرق ظالم حق (رواہ الترمذی وحسنہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وروی احمد نحوہ، حسنہ البخاری والترمذی۔ بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۱۴۸)

[3] ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ طیر او انسان او بھیمۃ .... الا کان لہ بہ صدقۃ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ منہ شیئا، بم تاخذ مال اخیک بغیر حق (صحیح مسلم)

[5] عن ابی امامۃ ورای سکۃ وشیئا من آلۃ الحرث فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل ھذا بیت قوم الا ادخلہ الذل (صحیح بخاری)

[6] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نخلۃ مبلغ جریدھا حریمھا (حاکم وسندہ صحیح جزء ۴ ص ۹۷)

اُجرت

اجرت پر کام لینا اور کام کرنا جائز ہے [۱]

میدان جنگ میں اپنی خدمت کے لئے کسی کو اجرت پر رکھ لینا جائز ہے [۲]

مزدور کو اس کی اجرت پوری دی جائے [۳]

اگر کسی مزدور کو خوش ہو کر زیادہ مزدوری دے دے تو دوسرے مزدوروں کو اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہیئے، نہ کسی مزدور کو مقررہ مزدوری سے زیادہ کا مطالبہ کرنا چاہیئے [۴]

قرآن مجید پر اجرت لی جاسکتی ہے۔ یہ اجرت بہترین اجرت ہے [۵]

قرآن مجید سنانے اور پڑھنے کی اجرت نہ لے [۶]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوٰة الدنیا ورفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت لیتخذ بعضھم بعضا سخریا (الزخرف۔۳۲) استأجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر رجلا من بنی الدیل (صحیح بخاری کتاب الاجارة)

[۲] عن یعلی قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم...... فکان لی اجیر (صحیح بخاری)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة انا خصمھم یوم القیٰمة: رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استأجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ (صحیح بخاری)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلکم والیھود والنصاری کرجل استعمل عمالا..... فعملت الیھود علی قیراط قیراط ثم عملت النصاری علی قیراط قیراط ثم انتم الذین تعملون من صلوٰة العصر الی مغارب الشمس علی قیراطین قیراطین فغضب الیھود والنصاری وقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاءً قال ھل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا فقال فذلک فضلی اوتیہ من اشاء (صحیح بخاری)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ (صحیح بخاری عن ابن عباس)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا القرآن ولا تأکلوا بہ (رواہ احمد وسندہ قوی۔ بلوغ ۱۵/۱۲۵ نیل الاوطار ۵/۲۴۲) عن عمران انہ مر برجل وھو یقرأ علی قوم فلما فرغ سأل فقال عمران انا للہ وانا الیہ راجعون انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قرأ القرآن فلیسئل اللہ تبارک وتعالی بہ فانہ سیجیئ قوم یقرءون القرآن یسئلون الناس بہ (رواہ احمد والترمذی وسندہ حسن، بلوغ الامانی جزء ۱۵ ص ۱۲۵)

پچھنے لگانے کی اجرت نہ لے [1]

شفعہ اور جائیداد

اگر ایسی جائیداد بیچے جس میں دوسرے بھی شریک ہوں، جائیداد کی تقسیم نہ ہوئی ہو اور نہ ہر شریک کے راستے علیحدہ علیحدہ ہوں تو بغیر شریکوں کی اجازت کے اپنی جائیداد کو نہ بیچے اگر بغیر اجازت بیچ دی تب بھی وہ شریک ہی اس جائیداد کے زیادہ حقدار ہیں [2]

مندرجہ بالا رعایت کا پڑوسی بھی حقدار ہے بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو، اگر پڑوسی موجود نہ ہو تو بیچنے میں جلدی نہ کرے [3]

سود

سود نہ کھائے، نہ کھلائے، نہ سود کے معاملات کو لکھے اور نہ سود کے معاملات پر گواہ بنے [4]

---

[1] نھیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کسب الحجام (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل جزء ۵ صہ ۲۴۰ وسندہٗ صحیح) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسب الحجام خبیث (صحیح مسلم کتاب البیوع باب تحریم ثمن الکلب ۱/۶۸۵

[2] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل مالم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ (صحیح بخاری) قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل شرکۃ لم تقسم ربعۃ او حائط لا یحل لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان شآء اخذ وان شآء ترک فاذا باع ولم یؤذنہ فہو احق بہا (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بسقبہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بہا وان کان غائبا اذا کان طریقہما واحدًا (رواہ احمد وابوداؤد ورواتہ ثقات وحسنہ الترمذی۔ بلوغ جزء ۱۵ صہ ۱۵۳)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واحل اللہ البیع وحرم الربٰوا (البقرۃ۔ ۲۷۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن آکل الربا وموکلہ وشاہدیہ ھم سوآء (صحیح مسلم عن جابر) وفی روایۃ عن ابی مسعود رضی وکاتبہ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ)

نہ سود مفرد (سادہ سود) کھائے، نہ سود مرکب (سود در سود) کھائے، قرض دے کر صرف زر اصل واپس لے، اس سے زیادہ کچھ نہیں [۱]

اسلامی حکومت میں جو لوگ سودی کاروبار سے باز نہ آئیں تو اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ ان سے جنگ کرے [۲]

ہم جنس اشیاء کو اس طرح نہ بیچے کہ دونوں کا وزن برابر نہ ہو اور لین دین دست بدست نہ ہو [۳]

مختلف اجناس کی باہمی فروخت اس طرح نہ کرے کہ ایک نقد ہو دوسرا ادھار [۴]

اگر کسی کو قرض دے تو مقروض کا نہ ہدیہ قبول کرے اور نہ اس کی سواری پر بیٹھے سوائے اس صورت کے کہ یہ چیزیں پہلے سے جاری ہوں [۵]

اگر کسی شخص کی سفارش کرے تو اس شخص سے اس سفارش کے صلہ میں کوئی تحفہ قبول نہ کرے ایسا تحفہ قبول کرنا سود ہے [۶]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تاکلوا الربٰوا اضعافاً مضاعفة (آل عمران - ۱۳۰) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وذروا ما بقی من الربٰوا (البقرۃ - ۲۷۸) قال اللہ تعالیٰ: وان تبتم فلکم رءوس اموالکم (البقرہ - ۲۷۹)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ (البقرہ - ۲۷۹)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب والفضة بالفضة...... مثلا بمثل یدًا بید فمن زاد او استزاد فقد اربیٰ (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہٗ)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالورق ربا الا ھاء وھاء...... (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضا فاھدی الیہ او حملہ علی الدابة فلا یرکبہ ولا یقبلھا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذالک (رواہ ابن ماجة والبیھقی فی شعب الایمان وسندہٗ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۸۶۰)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شفع لاحد شفاعة فاھدی لہ ھدیة علیھا فقبلھا فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربوا (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۱۰۹)

ہجرت اور اس کے متعلقات

ہجرت

دشمن کے ملک سے دار الہجرت کی طرف ہجرت کرنا ضروری ہے [1]

ایسے کمزور مرد، عورت اور بچے جو ہجرت کرنے کی کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ راستہ سے واقف ہوں ہجرت نہ کر سکیں تو وہ قابل معافی ہیں [2]

ہجرت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کرے [3]

ہجرت صرف اپنے ملک، شہر چھوڑنے کا ہی نام نہیں بلکہ اصلی ہجرت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام ممنوعات کو چھوڑ دے [4]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاھدوا وصبروا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم ○ (النحل - ۱۱۰) قال اللہ تعالیٰ: ان الذین توفٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا فاولٰئک ماوٰھم جھنم وساءت مصیرا ○ (النساء - ۹۷)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلۃ ولا یھتدون سبیلا ○ فاولٰئک عسی اللہ ان یعفو عنھم وکان اللہ عفوا غفورا (النساء ۹۸، ۹۹)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او الی امرأۃ ینکحھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی) وفی روایۃ فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

جو لوگ باوجود قدرت کے ہجرت نہ کریں وہ ایمان والوں کی محبت اور دوستی کے مستحق نہیں [۱]

دارالحرب سے ہجرت کرنا صرف اس وقت تک فرض ہے جب تک وہ فتح نہ ہو، جب وہ فتح ہو جائے تو ہجرت نہ کرے [۲]

ہجرت کے بعد دیہات میں نہ رہے [۳]

دارالہجرت کے باشندے

دارالہجرت کے باشندوں کو چاہیئے کہ وہ مہاجرین کو رہنے کا ٹھکانہ دیں، ان کی مدد کریں اور ان کے رفیق اور دوست بن کر رہیں [۴]

---

[۱] قال الله تعالیٰ والذین امنوا ولم یہاجروا مالکم من ولایتھم من شیٔ حتیٰ یہاجروا (الانفال ۷۲)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ھجرۃ بعد الفتح (صحیح مسلم کتاب الامارۃ جلد ۲ صہ ۱۴۱)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا الکبائر السبع: الشرک باللہ ...... والتعرب بعد الھجرۃ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن سہل بن ابی حثمۃ بسند حسن۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۹۲)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: والذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا اولٰئک ھم المؤمنون حقا لھم مغفرۃ ورزق کریم (الانفال ۷۴) وقال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان الذین آمنوا وھاجروا وجٰھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا اولٰئک بعضھم اولیاء بعض (الانفال ۷۲)

متفرق عنوانات

بڑا اور چھوٹا

بڑے کا احترام کرے، چھوٹے پر شفقت کرے [1]

اگر قرأت قرآن مجید، سنت کے علم اور ہجرت کے سلسلے میں سب برابر ہوں تو جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے، ایسی صورت میں چھوٹے کو امامت نہیں کرنی چاہیئے [2]

بڑے کی موجودگی میں چھوٹا کسی معاملے کو پیش نہ کرے، گفتگو کا آغاز بڑے کا حق ہے جب بڑا کسی معاملہ کو پیش کر دے تو چھوٹا بھی وقتاً فوقتاً کوئی ضروری بات کہہ دے تو مضائقہ نہیں [3]

نماز باجماعت میں بڑے اگلی صف میں کھڑے ہوں بچے پچھلی صف میں [4]

بڑوں کو برکت کا باعث سمجھے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من امتی من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا (رواہ احمد وسندہ حسن۔ بلوغ جزء اول صہ ۱۴۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم (رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان واسنادہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۱۳۸۸) لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویعرف شرف کبیرنا (احمد وترمذی عن عبادۃ رض۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ صہ ۹۵۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم ...... فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا (صحیح مسلم)

[3] ذھب عبدالرحمن لیتکلم قبل صاحبیہ۔ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر فصمت فتکلم صاحباہ وتکلم معھما (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی اولوا الاحلام منکم (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ مع اکابرکم (صحیح ابن حبان والحاکم۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اول صہ ۵۵۸)

زانی یا زانیہ

زانی یا زانیہ سے نکاح نہ کرے [1]

زانی اس بچے کا حقدار نہیں ہے جو زنا سے پیدا ہوا ہو، زانی کے لئے پتھر ہوں گے اور بچہ اس کو دیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہو (یعنی عورت کا شوہر یا مالک اس بچہ کا حقدار ہوگا) [2]

نوٹ: زانی اور زانیہ کے متعلق بقیہ مسائل مندرجہ ذیل عنوانات میں ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) زنا کا اعتراف صفحہ (۷۳۵)
(۲) زنا کی حد صفحہ (۷۲۶)

انتقام

برائی کے بدلے میں بھلائی کرے [3]

اگر ایسا نہ کر سکے تو صبر کرے، بدلہ نہ لے اور اگر بدلہ لے تو اتنی ہی تکلیف پہنچائے جتنی تکلیف اس نے پہنچائی ہے [4]

شعروشاعری

شعر میں جھوٹ اور مبالغہ آمیز باتیں نہ کہے، جو کہے اس پر خود بھی عمل کرے، اللہ کا ذکر کثرت سے کرے اسلام کی مدافعت کرے اگر کسی کی ہجو کرے تو اس صورت میں کہ پہلے اس کی ہجو کی جا چکی ہو [5]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین (النور۔۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولد للفراش وللعاھر الحجر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ (المؤمنون۔۹۶)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصٰبرین (النحل۔ ۱۲۶) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فلا یسرف فی القتل (بنی اسرائیل۔۳۳)

[5] قال اللہ خدا الجلال والاکرام: والشعرآء یتبعھم الغاون ٥ الم تر انھم فی کل واد یھیمون ٥ وانھم یقولون ما لا یفعلون ٥ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت وذکروا اللہ کثیرا وانتصروا من بعد ما ظلموا (الشعرآء۔۲۲۴تا۲۲۷)

شعر میں اچھائی اور حکمت کی باتیں بیان کرے [۱]
خلافِ شرع شعر نہ کہے اور نہ پڑھے [۲]

تقدیر

تقدیر پر ایمان لائے [۳]
تقدیر کے مسئلہ میں بحث اور غور و فکر نہ کرے [۴]
اس بات پر یقین رکھے کہ کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی [۵]
تقدیر کی وجہ سے عمل نہ چھوڑ بیٹھے بلکہ عمل کرتا رہے، تقدیر کو تسلی اور انکساری کا ذریعہ سمجھے یعنی جب کوئی مصیبت یا نقصان پہنچے تو اس کے غم میں نہ گھلے بلکہ یہ کہہ کر تسلی کرے کہ تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا اور جو کوئی نعمت یا عزت سے بہرہ ور ہو تو اترا نہ جائے بلکہ یہ کہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس نے میری قسمت میں پہلے سے لکھ دیا تھا [۶]

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمة (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعر بمنزلة الکلام فحسنه کحسن الکلام وقبیحه کقبیح الکلام (رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۸ ص ۱۲۲)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلیٔ جوف رجل قیحا یریه خیر من ان یمتلیٔ شعرًا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

۳؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأھا، ان ذالک علی اللہ یسیر ہ (الحدید۔ ۲۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تؤمن باللہ وملائکته وکتبه ورسله والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

۴؎ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم یختصمون فی القدر فکانما یفقأ فی وجھه حب الرمان من الغضب فقال بھذا امرتم (رواہ ابن ماجة فی باب القدر من السنة عن عبداللہ بن عمرؓ وسندہ حسن۔ مرعاۃ جلد اوّل ص ۱۸۹)

۵؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا (التوبة۔ ۵۱)

۶؎ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتٰکم (الحدید۔ ۲۳) قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق له (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تقدیر کے متعلق یہ ایمان رکھے کہ وہ آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھی گئی ہے[۱]
تقدیر کا انکار کرنے والوں کی عیادت نہ کرے، نہ ان کے جنازہ میں شرکت کرے، نہ ان کے پاس بیٹھے اور نہ ان کو سلام کرے[۲]
اگر کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہے کہ "اگر میں ایسا کرتا" (تو یہ مصیبت مجھے نہیں پہنچتی) بلکہ یہ کہے۔

قَدَّرُ اللهِ وَمَاشَآءَ فَعَلَ

ترجمہ:۔ یہ اللہ کی تقدیر ہے، اس نے جو چاہا کیا۔

"اگر" کا لفظ شیطانی کام (کا دروازہ) کھولتا ہے[۳]

خوشی اور مسرت

جب کوئی خوشی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور سجدۂ شکر کرے[۴]
خوشی کے موقع پہ اترانہ جائے بلکہ اسے اللہ کا فضل سمجھے[۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ (صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ مجوس ومجوس امتی الذین یقولون لا قدر، ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی ۱/۱۴۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم (رواہ احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱ ص ۱۴۲)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان اصابک شئ فلا تقل لو انی فعلت کذا کذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان (صحیح مسلم کتاب القدر)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا المؤمن ان اصابتہ سرآء شکر فکان خیرا لہ (صحیح مسلم) اذا جاء امر سرور خر ساجدا للہ تعالیٰ (رواہ ابوداؤد فی الجہاد والترمذی فی ابواب السیر عن ابی بکرۃ رض وسندہ صحیح وفی الباب عن البراء، اخرجہ البیہقی فی المعرفۃ باسناد صحیح مرعاۃ المفاتیح جلد ۲ صہ ۲۸۸)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تفرحوا بما آتٰکم (الحدید ۲۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ان اللہ لا یحب الفرحین: (القصص ۷۶)

جب اپنی کسی خوش کر دینے والی چیز کو دیکھے تو کہے:۔

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ:۔ جو اللہ چاہے (وہی ملتا ہے) کسی میں کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے [۱]

دوسرے کی خوشی پر اسے مبارکباد دے [۲]

مصیبت زدہ

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعاء پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس مصیبت میں اس نے تم کو مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

اس دعاء کا پڑھنے والا اس مصیبت سے محفوظ رہتا ہے [۳]

خضاب

جب بال سفید ہو جائیں تو خضاب ضرور لگائے [۴]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولولآ اذا دخلت جنتك قلت ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ .... (الکہف۔ ۳۹)

[۲] قال کعب بن مالک .... فیلقانی الناس فوجا فوجًا یھنّوئنی بالتوبة .... فدخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس .... فقام الیّ طلحة رض .... وھنّانی (صحیح بخاری)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل رأی مبتلًی فقال الحمد للہ .... لم یصبه ذٰلك البلاء کائنًا ما کان (رواہ الترمذی والبزار عن ابی ھریرۃ رض وسندھما حسن۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۵ ص ۲۷)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

سیاہ خضاب نہ لگائے[۱]

وسمہ اور مہندی سے رنگنا بہتر ہے[۲]

صرف مہندی کے مقابلہ میں مہندی اور وسمہ ملا کر دونوں کے آمیزے سے رنگنا بہتر ہے اور زرد رنگ سے رنگنا سب سے بہتر ہے[۳]

اگر چند بال بھی سفید ہوں تو انہیں رنگ لیا جائے[۴]

معاہدہ

اگر کافروں سے کسی قسم کا معاہدہ ہو تو جب تک وہ معاہدہ کی پابندی کریں مسلین بھی اس معاہدہ کی پابندی کریں[۵]

---

[۱] اتی بابی قحافۃ یوم فتح مکۃ ورأسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۱۲۶۵)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیرتم بہ ھذا الشیب الحناء والکتم (رواہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی وصححہ الترمذی)

[۳] مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن ھذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال ھذا احسن من ھذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرۃ فقال ھذا احسن من ھذا کلہ (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۲۶۶)

[۴] عن عثمان بن عبداللہ قال دخلت علی ام سلمۃ رض فاخرجت الینا شعرا من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخضوبا (صحیح بخاری) قال انس رض لو شئت ان اعد شمطات کن فی رأسہ فعلت (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۵] قال اللہ تعالیٰ: فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم (التوبۃ۔ ۷)

اگر کوئی مؤمن دارالحرب میں ہو اور وہ دین کے معاملہ میں مدد طلب کرے تو مسلمین کو چاہیئے کہ اس کی مدد کریں لیکن اس قوم کے مقابلہ میں نہیں جس سے مسلمین کا معاہدہ ہو[1]

عہد و پیمان جس کسی سے بھی کرے اسے پورا کرے[2]

صحبت

ایسے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑائیں یا ان کا انکار کریں[3]

اچھی صحبت میں بیٹھے، بری صحبت سے بچے[4]

نذر

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نذر نہ پیش کی جائے[5]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علیٰ قوم بینکم وبینہم میثاق (الانفال ۷۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ (رواہ احمد وسندہٗ قوی۔ بلوغ ۱۴/۱۱۸)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا (بنی اسرآئیل ۳۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل غادر لواء یوم القیمۃ یعرف بہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اذا سمعتم اٰیٰت اللہ یکفر بہا ویستہزأ بہا فلا تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہٖ انکم اذاً مثلہم (النسآء ۱۴۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی (رواہ ابوداؤد واحمد وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۱۹/۱۵۲)

[5] قال اللہ تعالیٰ: انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ (البقرۃ ۱۷۳)

ایسے کام کی نذر مانے جس کے کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہو، ایسے کام کی نذر نہ مانے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو، اگر غلطی سے کسی نافرمانی کے کام کی نذر مان لی ہو تو اسے پورا نہ کرے، صرف جائز کام کی نذر پوری کرے [۱]

ایسی چیز کی نذر نہ مانے جس چیز کا مالک نہ ہو، اگر مان لے تو اسے پورا نہ کرے [۲]

اگر حالتِ کفر میں کوئی نذر مانی ہو تو اسلام لانے کے بعد اسے پورا کرے [۳]

مالی نذر نہ مانی جائے [۴]

ایسی نذر نہ مانے جس سے اپنی ذات کو جسمانی اذیت دینا مقصود ہو، نہ ایسی نذر پوری کرے [۵]

نذر توڑنے کا وہی کفارہ ہے جو کفارہ قسم توڑنے کا ہے، اگر نذر کسی ایسے کام کی ہو جس کا کرنا گناہ ہے تو اس نذر کو توڑنا ضروری ہے اور اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے [۶]

نوٹ:۔ قسم توڑنے کا کفارہ "قسم کھانا" کے عنوان میں صفحہ (۶۱۲) پر ملاحظہ فرمائیں۔

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نذر ان یطع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ (صحیح بخاری)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد (صحیح مسلم)

[۳] قال عمر یا رسول اللہ انی نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام قال اوف بنذرک (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل (صحیح مسلم) وفی روایۃ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النذر وقال انہ لا یرد شیئا ولکنہ یستخرج بہ من البخیل (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[۵] رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیخا یھادی بین ابنیہ .... قالوا نذر ان یمشی قال ان اللہ تعالیٰ عن تعذیب ھذا نفسہ لغنی وامرہ ان یرکب (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارۃ النذر کفارۃ الیمین (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین (رواہ ابو داؤد والنسائی والترمذی وسندہ حسن وروی احمد نحوہ عن عائشۃ الصدیقہ وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ صہ ۱۸۷)

اگر بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی ہو تو مسجد الحرام میں نماز پڑھ لے، نذر پوری ہو جائے گی[1]
اگر کوئی شخص اپنی نذر کو اپنی زندگی میں پوری نہ کر سکا ہو تو اس کے ورثاء اس کی نذر کو پورا کریں[2]

سفارش

حدود کی معافی کے لئے ہرگز سفارش نہ کرے[3]
اگر کسی شخص کی سفارش کرے پھر اس سفارش پر وہ شخص جس کی سفارش کی تھی ہدیہ بھیجے تو اسے ہرگز قبول نہ کرے[4]
عطائے صدقات اور دوسروں کی حاجت برآری کے لئے سفارش کرے[5]

شکار

ایسے جانور جن کو شکار کرنے کی تربیت دی گئی ہو، اگر کسی جانور کا شکار کریں تو اس جانور کا کھانا حلال ہے بشرطیکہ شکاری نے جانور کو چھوڑتے وقت "بسم اللہ" کہی ہو اور جانور نے شکار کو پکڑ رکھا ہو خود اس میں

---

[1] قال رجل یا رسول اللہ انی نذرت لئن فتح اللہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم والمؤمنین مکة لاصلین فی بیت المقدس ...... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھٰھنا فصل ...... فوالذی بعث محمدا بالحق لو صلیت ھٰھنا لقضی عنک ذالک کل صلوٰۃ فی بیت المقدس (رواہ احمد وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۴ صہ ۱۹۵ وروی ابوداؤد والدارمی نحوہ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جلد ۲ صہ ۱۰۲۵)

[2] ان سعدا استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فتوفیت قبل ان یقضیہ فافتاہ ان یقضیہ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حالت شفاعتہ دون حد من حدود اللہ فھو مضاد اللہ فی امرہ (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۷ صہ ۸۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شفع لاحد شفاعتہ فاھدی لہ ھدیۃ علیھا فقبلھا فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربوا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۱۰۹)

[5] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ السائل او طلبت الیہ حاجۃ قال اشفعوا توجروا (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریض علی الصدقۃ والشفاعۃ جزء ۲ صہ ۱۴۰)

سے کچھ نہ کھایا ہو [1]

اگر شکاری جانور شکار میں سے کچھ کھالے تو پھر اس شکار کا گوشت نہ کھائے [2]

اگر شکاری جانور کسی شکار کو مار ڈالے لیکن خود نہ کھائے تو اس شکار کا گوشت حلال ہے [3]

اگر شکاری، جانور کے پکڑے ہوئے شکار کو زندہ پائے تو اسے ذبح کر کے کھائے [4]

اگر کسی کے شکاری جانور کے ساتھ دوسرا کوئی شکاری جانور شکار کرنے میں شریک ہو جائے اور وہ شکار مر چکا ہو تو اس شکار میں سے کچھ نہ کھائے [5]

اگر شکاری جانور کو سدھایا ہو اور اس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہی ہو تو اس کا شکار کھایا جا سکتا ہے نیز سدھائے ہوئے شکاری جانور کا شکار نہ کھائے [6]

حالت احرام میں برّی شکار کرنا ناجائز ہے [7]

اگر غیر سدھائے ہوئے شکاری جانور سے شکار کرے اور شکار زندہ مل جائے تو اسے ذبح کر کے کھالے [8]

اگر تیر سے شکار کرے تو بسم اللہ کہہ کر تیر چھوڑے [9]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قل احل لکم الطیبٰت وما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن مما علمکم اللہ فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ (المائدہ ۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارسلت کلبک فاذکر اسم اللہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکل فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادرکتہ قد قتل ولم یاکل منہ فکلہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امسک علیک فادرکتہ حیا فاذبحہ (صحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدت مع کلبک کلبا غیرہ وقد قتل فلا تاکل فانک لا تدری ایھما قتل (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما صدت بکلبک المعلم فذکرت اسم اللہ فکل (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[7] قال اللہ تعالیٰ حرّم علیکم صید البر ما دمتم حرما (المائدۃ - ۹۶)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما صدت بکلبک غیر معلم فادرکت ذکوتہ فکل (صحیح بخاری وروی مسلم نحوہ)

[9] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رمیت بسہمک فاذکر اسم اللہ (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہ)

اگر بے پروں کا تیر ہو اور وہ تیر شکار کو زخمی کر دے تو اس شکار کو کھالے، اگر تیر عرضاً شکار پر لگے اور اس چوٹ سے شکار مرجائے تو اسے نہ کھائے ؎۱

اگر تیر لگنے کے بعد شکار غائب ہو جائے تو جب وہ ملے اور تیر کے علاوہ اس کے جسم پر کسی اور چیز کا نشان نہ ہو تو اسے اگر کھانا چاہے تو کھالے ؎۲

اگر شکار تین دن غائب رہنے کے بعد ملے اور تیر کے علاوہ اس کے جسم پر کسی اور چیز کا نشان نہ ہو تو اگر وہ سڑا نہ ہو تو اسے کھالے ؎۳

اگر شکار پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو اسے نہ کھائے ؎۴

کنکری نہ مارے کیوں کہ کنکری سے شکار نہیں ہو سکتا ؎۵

تصویر اور مورت

گھر میں تصویر نہ رکھے ؎۶

گھر میں کسی کی صورت بھی نہ رکھے ؎۷

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما خرق وما اصاب بعرضہ فقتلہ فانہ وقیذ فلا تاکل (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۲؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غاب عنک یوما فلم تجد فیہ الا اثر سہمک فکل ان شئت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یدرک صیدہ بعد ثلاث فکلہ مالم ینتن (صحیح مسلم)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدتہ غریقاً فی الماء فلا تاکل (صحیح مسلم وروی البخاری نحوہٗ)

۵؎ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف وقال انہ لا یصاد بہ صید (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۶؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملٰئکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۷؎ عن میمونۃ رضؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبح یوما واجما وقال ان جبریل کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی، ام واللہ ما اخلفنی ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط لہ، فامر بہ فاخرج، ثم اخذ بیدہ ماءً فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبریل ...... قال ...... لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ (صحیح مسلم)

گھر میں ایسے گدے یا تکیے بھی نہ رکھے جن میں تصویر بنی ہوئی ہو[1]

تصویر کسی پردے میں بھی نہیں ہونی چاہیئے[2]

اگر دیوار وغیرہ پر تصویر بنی ہوئی ہو تو اس کا سر کاٹ دے، اگر درخت کی تصویر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے[3]

تصویر تو دراصل سر ہی ہے جب سر کاٹ دیا جائے تو تصویر نہیں رہتی[4]

ذی روح کی تصویر ہرگز نہ بنائے، ذی روح کی تصویر بنانے والے پر اس وقت تک عذاب ہوتا رہے گا جب تک وہ اس میں روح نہ پھونکے اور وہ ہرگز روح نہ پھونک سکے گا[5]

بچوں کے کھلونے اور گڑیاں گھر میں رکھنا جائز ہے لیکن ان کو طاق میں رکھے اور طاق پر پردہ ڈال دے[6]

---

[1] عن عائشة الصديقة رض انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت فی وجهه الكراهية ..... قال ما بال هذه النمرقة قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ...... ان البيت الذى فيه الصورة لا تدخله الملائكة (صحيح بخاری و صحیح مسلم)

[2] عن عائشة الصديقة رض انها كانت اتخذت على سهوة لها سترا فيها تماثيل فهتكه النبى صلى الله عليه وسلم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال جبريل لرسول الله صلى الله عليه وسلم مر برأس التمثال الذى على باب البيت فيقطع، فيصير كهيئة الشجرة ...... ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعليقات $\frac{۲}{۱۲۷۵}$)

[4] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصورة الرأس فاذا قطع الرأس فلا صورة (رواه الاسماعيلی فی معجمه عن ابن عباس۔ سندہٗ صحیح۔ صحيح الجامع الصغير للالبانی ۷۱۸ /۲)

[5] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة فان الله معذبه حتى ينفخ فيه الروح وليس بنافخ فيها ابدا (صحیح بخاری)

[6] عن عائشة رض قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوة تبوك او حنين وفی سهوتها ستر فهبت ريح فكشفت ناحية الستر عن بنات لعائشة لعب فقال ما هذا يا عائشة؟ قالت بناتی ورأى بينهن فرسا له جناحان من رقاع .... (رواه ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعليقات للالبانی على المشكٰوة جزو ۲ صد ۹۷۴)

حکومت کا فرض ہے کہ تمام مورتوں کو مسمار کرادے [۱]

صلیب

اگر گھر کی کسی چیز میں صلیب ہو تو اسے توڑ ڈالے [۲]

محبت اور بغض

سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرے، اللہ تعالیٰ کے برابر کسی سے محبت نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے برابر کسی اور سے محبت کرنا شرک ہے [۳]

جس کسی سے محبت کرے اللہ تعالیٰ کے لئے کرے [۴]

انسانوں میں سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کرے [۵]

اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرے [۶]

---

[۱] عن ابی الھیاج عن علی قال ابعثک علیٰ ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدع تمثالا الا طمستہٗ (صحیح مسلم)

[۲] عن عائشۃ الصدیقۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب الا نقضہ (صحیح بخاری)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ (البقرۃ۔ ۱۶۵)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان: من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبداً لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذہ اللہ کما یکرہ ان یلقی فی النار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین (صحیح بخاری کتاب الایمان)

[۶] قال عمر یا رسول اللہ لانت احب الی من کل شیء الا من نفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا والذی نفسی بیدہٖ حتی اکون احب الیک من نفسک فقال لہ عمر فانہ الان واللہ لانت احب الی من نفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الان یا عمر (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور)

مؤمن سے ضرور محبت کرے، اگر ایسا نہیں کرے گا تو ایماندار نہیں ہو سکتا [1]
جب اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرے تو اس کے گھر جا کر اس سے کہے مجھے آپ سے اللہ کے لئے محبت ہے [2]
اللہ تعالیٰ کے اور مسلمین کے دشمنوں سے محبت نہ کرے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی و محبت نہ کرے [3]
اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا دعویٰ ہو تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے [4]
کسی مسلم سے بغض نہ رکھے [5]
جب کسی مسلم بھائی سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے تو اس سے ملاقات کرتا رہے، اگر وہ کسی دوسرے مقام پر ہو تو اس سے ملاقات کرنے کے لئے سفر کرے، ایسے آدمی سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: والذی نفسی بیدہ لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابّوا (صحیح مسلم کتاب الایمان)

[2] قال رجل یا رسول اللہ انی لاحب ھذا الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل اعلمتہ بذلک؟ قال لا، قال قم فاعلمہ، قال فقام الیہ فقال یا ھذا واللہ انی لاحبک فی اللہ قال احبک الذی احببتنی لہ (وفی لفظ) قم فاخبرہ تثبت المودۃ بینکم (رواہ احمد وابن حبان والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ $\frac{19}{158}$) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ $\frac{3}{1396}$) اذا احب احدکم صاحبہ فلیاتہ فی منزلہ فلیخبرہ انہ یحبہ للہ (احمد۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر ۱/۱۱۳)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء (الممتحنۃ۔ ۱) قال اللہ عزوجل لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم (المجادلۃ۔ ۲۲)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی (آل عمران۔ ۳۱)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا رجل کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا (صحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ: وجبت محبتی للمتحابین فیّ والمتجالسین فیّ والمتباذلین فیّ (رواہ مالک وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ $\frac{3}{1395}$) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا قال این ترید قال اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ (صحیح مسلم)

فتنے

فتنوں کے زمانہ میں جماعت المسلمین اور اس کے امیر کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہے، اگر جماعت المسلمین اور اس کا امیر نہ ہو تو بھی کسی فرقہ میں شامل نہ ہو بلکہ تمام فرقوں سے علیحدہ رہے خواہ اسے کیسی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ [1]

فتنوں کے زمانہ میں کسی پناہ گاہ میں چھپ کر بیٹھ جائے یا اپنے اونٹوں یا بکریوں میں چلا جائے یا اپنے کھیت میں زندگی گذارے، اگر نہ اونٹ ہوں اور نہ بکریاں اور نہ زمین تو تلوار کی دھار توڑ کر حتی الوسع کسی پناہ گاہ میں جاکر پناہ لے۔ [2]

جب مسلم معاشرہ میں اختلاف رونما ہو، خانہ جنگی شروع ہو جائے تو اس وقت اگر کوئی پناہ کی جگہ نہ مل سکے تو اپنے گھر میں بیٹھا رہے، زبان کو روکے، اچھی بات کو لازم پکڑے، بری بات کو چھوڑ دے، عوام کی اصلاح سے قطع نظر کرے اور اپنی اصلاح میں لگ جائے۔ [3]

---

[1] عن حذیفۃ...... قلت فہل بعد ذلک الخیر من شر؟ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم، دعاۃ علی ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا، قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال ہم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا، قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک؟ قال تلزم جماعۃ المسلمین واما مہم، قلت فان لم تکن لہم جماعۃ ولا امام؟ قال فاعتزل تلک الفرق کلہا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک (صحیح بخاری کتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارۃ)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فتن القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی، من تشرف لہا تستشرفہ فمن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ الا فاذا وقعت فمن کان لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کان لہ غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول اللہ ارأیت من لم تکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزم بیتک واملک علیک لسانک وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بأمر خاصۃ نفسک ودع امر العامۃ (رواہ الترمذی وصححہ)

اگر کوئی شخص قتل کرنے کے ارادے سے آئے تو ابنِ آدم کی طرح بن جائے (جس نے اپنے بھائی سے کہا تھا کہ تم مجھے قتل کرتے ہو تو کر دو، میں تمہیں قتل نہیں کروں گا) [1]

نامحرم

کسی عورت کے جسم کی کیفیت اور خد و خال کسی غیر محرم سے بیان نہ کرے [2]

کوئی مرد کسی نامحرم شادی کے قابل عورت کے ساتھ رات نہ گذارے [3]

کسی غیر محرم عورت کے پاس تنہائی میں نہ جائے حتیٰ کہ دیور، جیٹھ بھی اپنی بھاوج کے پاس تنہائی میں نہ جائیں [4]

مخنث بھی کسی غیر محرم کے گھر نہ جائے [5]

کوئی عورت کسی غیر محرم کے ساتھ سفر نہ کرے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یمنع احدکم اذا جاءہ من یرید قتلہ ان یکون مثل ابن آدم القاتل فی النار والمقتول فی الجنۃ (رواہ احمد و ابو داؤد وسندہ جید بلوغ الامانی جزء ۱۶ ص ۷)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتھا لزوجھا کانہ ینظر الیھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیبب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم (صحیح مسلم کتاب السلام)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرأۃ الا ومعھا ذو محرم (صحیح مسلم کتاب الحج) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ أرأیت الحمو فقال الحمو الموت (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب السلام)

[5] عن ام سلمۃ أن مخنثا کان عندھا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت فقال لاخی ام سلمۃ یا عبد اللہ ابن ابی امیۃ ان فتح اللہ علیکم الطائف غدا فانی ادلک علی بنت غیلان فانھا تقبل باربع وتدبر بثمان فسمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یدخل ھؤلاء علیکم (صحیح مسلم کتاب السلام)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح مسلم کتاب الحج)

نامحرم کی باتیں مزا لینے کے لئے نہ سنے، نہ نامحرم کو ہاتھ لگائے، نہ نامحرم کی طرف بری نیت سے جائے، نہ بُری نیت سے بات کرے، نہ نامحرم کو دیکھے [1]

عورت کو چاہیئے کہ نامحرم مرد کے سامنے اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کرے [2]

تاوان

اگر کسی دوسرے کی چیز کو قصداً توڑ دے تو اس کے بدلہ میں ویسی ہی چیز اس کے مالک کو دیدے [3]

اگر برتن توڑنے سے کھانا ضائع ہو جائے تو کھانے کے بدلے کھانا دے [4]

اگر مویشی کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر اس کا کوئی تاوان نہیں [5]

اگر رات کے وقت مویشی کسی باغ وغیرہ کا نقصان کرے تو مویشی کا مالک اس نقصان کا ذمہ دار ہو گا [6]

اگر کوئی شخص کنویں میں گر کر مر جائے، یا کنواں کھودنے کے دوران مر جائے یا زخمی ہو جائے یا کان کھودنے کے دوران مر جائے یا زخمی ہو جائے تو کسی پر تاوان نہیں [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذنان زناھما الاستماع، والید زناھا البطش، والرجل زناھا الخطا والعینا زناھما النظر (صحیح مسلم کتاب القدر) وزنا اللسان المنطق (صحیح بخاری کتاب الاستئذان)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن ...... الخ (النور-۳۱)

[3] ...... فدفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصحفۃ الصحیحۃ الی التی کسرت صحفتھا وامسک المکسورۃ فی البیت التی کسرت (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام بطعام واناء باناء (رواہ الترمذی وصححہ)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحھا جبار (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی اھل الحوائط حفظھا فی النھار وان ما افسدت المواشی باللیل ضامن علی اھلھا (رواہ البیھقی وابوداؤد وابن ماجۃ ومالک وسندہ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد اول۔ جزء۳ ص۷۹ تا ۸۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحھا جبار والبئر جبار والمعدن جبار (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ البئر جرحھا جبار والمعدن جرحھا جبار (صحیح مسلم)

اسلام قبول کرنا

جب کوئی شخص اسلام قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ بیری کے پتے پانی میں جوش دے کر اس پانی سے نہائے [1]

اسلام قبول کرتے وقت کلمۂ شہادت پڑھے یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ [2]

پھر جس شخص کے ہاتھ پر وہ اسلام قبول کرے اسے چاہیئے کہ اس نومسلم کو نماز سکھائے اور اس سے کہے کہ مندرجہ ذیل الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

ترجمہ :- اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت پر چلا، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما [3]

اگر کوئی شخص کراہت کے ساتھ اسلام قبول کرے تو اس کے اسلام کو قبول کرلے [4]

اگر کوئی غلام دارالحرب سے بھاگ کر دارالاسلام آجائے اور اسلام قبول کرلے تو اہلِ اسلام کے نزدیک وہ آزاد سمجھا جائے گا، اسے اس کے مالکوں کے حوالے نہیں کیا جائے گا [5]

---

[1] عن قیس انه اسلم فامره النبی صلی اللہ علیه وسلم ان یغتسل بماء وسدر (رواہ ابن خزیمه وسندہ صحیح. صحیح ابن خزیمه جزء اول ص ۱۲۶)

[2] فاغتسل ثمامة ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله (صحیح بخاری کتاب المغازی باب وفد بنی حنیفه)

[3] کان الرجل اذا اسلم علمه النبی صلی اللہ علیه وسلم الصلاة ثم امره ان یدعو بهؤلاء الکلمات اللهم اغفرلی ...... الخ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل التهلیل)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لرجل اسلم قال اجدنی کارها قال اسلم وان کنت کارها (رواہ احمد وسندہ صحیح. بلوغ الامانی ۱/۹۲)

[5] خرج عبدان الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعنی یوم الحدیبیة قبل الصلح فکتب الیهم موالیهم .... الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یردهم وقال هم عتقاء اللہ عز وجل (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح. نیل الاوطار جزء ۸ ص ۹)

اگر میاں بیوی دونوں ساتھ اسلام قبول کریں تو وہ بدستور میاں بیوی رہیں گے، اگر بیوی یہ جانتے ہوئے کہ شوہر نے اسلام قبول کر لیا ہے کسی اور سے نکاح کر لے تو نکاح فسخ کر کے اُسے پہلے شوہر کے حوالہ کیا جائے[1]

اگر میاں بیوی کے اسلام قبول کرنے میں کچھ وقفہ ہو تب بھی وہ دونوں پہلے ہی نکاح پر میاں بیوی رہیں گے، دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں[2]

زمانہ

زمانہ کو بُرا نہ کہے اس لئے کہ زمانہ کا اُلٹ پھیر تو اللہ تعالیٰ کرتا ہے[3]

مخنّث

عورتوں کو چاہیئے کہ مخنث سے پردہ کریں[4]

ایسے مردوں کو جو عورتوں کی مشابہت کریں اور ایسی عورتوں کو جو مردوں کی مشابہت کریں گھر میں نہ آنے دے، اگر آجائیں تو فوراً گھر سے نکال دے[5]

---

[1] اسلمت امرأۃ فتزوجت فجاء زوجها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد اسلمت معها و علمت باسلامی فنزعها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن زوجها الآخر وردها الی زوجها الاول (رواہ ابن الجارود واحمد وابوداؤد والترمذی وحسنہ وصححہ الحاکم۔ المنتقی لابن الجارود صہ ۲۵۵ وصححہ الذھبی۔ المستدرک جزء ۲ صہ ۲۰۰)

[2] عن ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رد ابنتہ زینب علی ابی العاص ابن الربیع وکان اسلامها قبل اسلامه بست سنین علی النکاح الاول ولم یحدث شهادۃ ولا صداقا (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صہ ۲۰۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسب بنو آدم الدھر وانا الدھر بیدی اللیل والنہار (صحیح بخاری کتاب الادب و صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب)

[4] عن ام سلمۃ ان مخنثا کان عندها ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت فقال لاخی ام سلمۃ یا عبداللہ بن ابی امیۃ ان فتح اللہ علیکم الطائف غدا فانی ادلک علی بنت غیلان فانها تقبل باربع وتدبر بثمان فسمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یدخل ھؤلاء علیکم (صحیح مسلم کتاب السلام)

[5] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم فاخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلانا (صحیح بخاری)

دجال

دجال سیدھی آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، اس کو ہر مسلم پڑھ لے گا، اس کے ساتھ دو نہریں جاری ہوں گی، ایک نہر کا پانی بظاہر سفید نظر آئے گا، دوسری نہر میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی، جو شخص اسے پائے وہ بھڑکتی ہوئی آگ کی نہر میں جائے، آنکھ بند کرلے اور سر جھکا کر اس میں سے پانی پیئے اس لئے کہ وہ شیریں اور ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس نہر میں پانی نظر آئے گا وہ درحقیقت آگ ہوگی ۱؎ جو شخص دجال کو پائے اسے چاہیئے کہ اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھے، وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور چالیس دن زمین میں رہے گا، پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن ایک مہینہ کے برابر اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، ان ایام میں معمولی ایام کے اندازے کے مطابق نمازیں پڑھی جائیں ۲؎ (یعنی گھڑی سے معلوم کرلیا جائے کہ اگر ۲۴ گھنٹے کا دن ہوتا تو کس وقت ختم ہوتا، کس وقت شروع ہوتا، کس وقت ظہر کا وقت ہوتا، کس وقت عصر کا وقت ہوتا، وغیرہ وغیرہ)

دجال سے دور رہنے کی کوشش کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ فتنہ میں مبتلا ہو جائے ۳؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی وفی روایۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ کل مسلم وفی روایۃ معہ نہران یجریان احدھما رأی العین ماء ابیض والآخر رأی العین نار تأجج فاما ادرکن احد فلیأت النہر الذی یراہ نارا ولیغمض ثم لیطأطئ رأسہ فیشرب منہ فانہ ماء بارد وفی روایۃ اما الذی ترون انہ ماء نار (صحیح مسلم)

۲؎ عن النواس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکہف انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق .... قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ أتکفینا فیہ صلاۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ من قرأ ثلاث آیات من اول الکہف عصم من فتنۃ الدجال (رواہ الترمذی فی ابواب فضائل القرآن وصححہ)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال فلینأ عنہ فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مومن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات (رواہ ابوداؤد واسنادہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صفحہ ۱۵۱۵)

قیافہ شناسی

قیافہ شناسی میں کوئی مضائقہ نہیں، قیافہ شناسی سے جو معلومات ہو اس کو بطور تائید استعمال کیا جا سکتا ہے ؎۱

مذاق

کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ؎۲

اگر کسی سے بطور خوش طبعی و ظرافت مذاق کرے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن ایسے مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے ؎۳

ایسا مذاق جس میں جھوٹ شامل ہو سنے بھی نہیں ؎۴

ایسا مذاق نہ کرے جس سے دوسرے کو ملال ہو ؎۵

؎۱ عن عائشۃ رضؓ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی مسرورًا تبرق اساریر وجھہ فقال الم تری ان مجززًا نظر آنفا الی زید بن حارثۃ واسامۃ بن زید فقال ان ھٰذہ الاقدام بعضھا من بعض (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۲ قال اللہ تبارک وتعالیٰ، یٰاَیھا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرًا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن (الحجرات۔۱۱)

؎۳ قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا (رواہ الترمذی واحمد وسندہ حسن بلوغ الامانی جزء ۱۹ صـ ۲۶۹ وروی الطبرانی نحوہ فی الصغیر وسندہ حسن مجمع الزوائد جزء ۸ صـ ۸۹) ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حاملک علی ولد ناقۃ قال ما اصنع بولد الناقۃ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھل تلد الابل الا النوق (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{3}{1369}$)

؎۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للذی یحدث القوم ثم یکذب لیضحکھم ویل لہ وویل لھم (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ حسن۔ بلوغ جزء ۱۹ صـ ۲۶۸)

؎۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمار اخاک ولا تمازحہ (رواہ الترمذی وسکت علیہ الحافظ العسقلانی فتح الباری جزء ۱۳ صـ ۱۴۲)

کسی کے مال کو مذاق میں بھی نہ لے[1]

مذاق میں بھی کسی مسلم کو نہ ڈرائے[2]

وسوسہ

اگر دل میں کوئی شیطانی وسوسہ آئے تو اس کو زبان سے نہ نکالے اور نہ اس پر عمل کرے[3]

اگر دل میں یہ وسوسہ آئے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے تو اس خیال کو دفع کرے، اللہ کی پناہ طلب کرے یعنی اعوذ باللہ پڑھے اور پھر یہ پڑھے:۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ (میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا[4]

جب شیطان برائی سے ڈرائے (یعنی نیک کام کے انجام کو برا کر کے دکھلائے) اور حق کی تکذیب کا وسوسہ ڈالے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے، اگر حق کی تصدیق اور خیر کا خیال دل میں آئے تو یہ سمجھے کہ یہ

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاخذن احدکم متاع اخیہ جادًّا ولا لاعبًا (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وحسنہ۔ نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۲۶۸)

[2] عن عبد الرحمٰن قال حدثنا اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھم کانوا یسیرون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منھم فانطلق بعضھم الی حبل معہٗ فاخذہ ففزع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلمًا (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری واسنادہٗ لا باس بہ۔ نیل الاوطار جزء ۵ صہ ۲۶۸)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورھا مالم تعمل بہ او تتکلم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطٰن احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہٗ فلیستعذ باللہ ولینتہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق و صحیح مسلم کتاب الایمان) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذٰلک شیئًا فلیقل اٰمنت باللہ ورسلہٖ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

اللہ کی طرف سے ہے لہٰذا الحمد للہ پڑھے [1]

اگر کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے اور اس کا خیال دل میں آئے تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے، اس طرح شیطانی وسوسہ دور ہو جائے گا [2]

مرد

مرد عورتوں پر حکمراں ہیں [3]

مردوں کو عورت پر ایک درجہ فضیلت ہے [4]

مرد غیر محرم عورت کے پاس تنہائی میں نہ جائے [5]

اگر یکایک نامحرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نگاہ پھیر لے [6]

کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ دو مرد ایک کپڑے میں ننگے لیٹیں یا بیٹھیں [7]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمة بابن آدم وللملک لمة فاما لمة الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمة الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخریٰ فلیتعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشآء (رواہ الترمذی بحسنہ $\frac{2}{222}$)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعھا فان ذلک یرد ما فی نفسہ (صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: الرجال قوامون علی النسآء (النسآء-۳۴)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وللرجال علیھن درجۃ (البقرۃ-۲۲۸)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النسآء (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان (رواہ الترمذی وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۹۳۵)

[6] عن جریر سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجأۃ فامرنی ان اصرف بصری (صحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل...... ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد (صحیح مسلم)

مرد، عورت کی مشابہت نہ کرے [1]

مرد، عورت سے مصافحہ نہ کرے [2]

مردوں کے لئے عورت سے زیادہ بڑا فتنہ کوئی نہیں لہٰذا مرد کو چاہیئے کہ عورت سے ہوشیار رہے [3]

بیویوں کے ساتھ اچھی طرح رہے [4]

عورت

عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے [5]

عورت بغیر محرم کے حج کے لئے بھی نہ جائے [6]

عورت کو حکمران نہ بنائے [7]

عورت چھپانے کی چیز ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے غور سے دیکھتا ہے، اسے خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے، وہ مرد کے لئے شیطان بن کر آتی ہے اور شیطان بن کر جاتی ہے [8]

---

[1] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم المتشبھین من الرجال بالنسآء (صحیح بخاری)

[2] انی لا اصافح النساء (نسائی۔ سندہ صحیح۔ بلوغ ۱۷/۳۵۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضرّ علی الرجال من النسآء (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم واتقوا النسآء فان اوّل فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النسآء (صحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فاستوصوا بالنسآء خیرًا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم لا تسافر امرأۃ الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النسآء وصحیح مسلم)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحجن امرأۃ الا ومعھا ذو محرم (رواہ عبدالرزاق والدارقطنی وصححہ ابوعوانۃ۔ فتح الباری ۴/۴۴۶) قال رجل یارسول اللہ انی ارید ان اخرج فی جیش کذا وکذا وامرأتی ترید الحج فقال اخرج معھا (صحیح بخاری)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ (صحیح بخاری)

[8] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان (رواہ الترمذی واسنادہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۳۳) ان المرأۃ تقبل فی صورۃ شیطان وتدبر فی صورۃ شیطان (صحیح مسلم)

کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے اور نہ دو عورتیں ایک کپڑے میں ننگی لیٹیں یا بیٹھیں [۱]

کوئی عورت کسی دوسری عورت کے خدوخال اپنے شوہر سے اس طرح بیان نہ کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے [۲]

عورت کی گواہی کو ایک مرد کی گواہی کا نصف سمجھے [۳]

عورت کا جہاد حج ہے [۴]

عورت اگر ضرورتاً جہاد کو جائے تو زخمی مجاہدین کو پانی پلائے، ان کی مرہم پٹی کرے، بیماروں کی تیمارداری کرے مقتول اور مجروح لوگوں کو مناسب مقام پر منتقل کرے [۵]

عورت صنف نازک ہے، اس کو شیشے کے مانند نازک سمجھے، اس کی نزاکت کا ہر معاملہ میں خیال رکھے [۶]

عورت، مرد سے مصافحہ نہ کرے [۷]

عورت بھی کسی دشمن کو پناہ دے سکتی ہے، حکومت کو چاہیئے کہ اسکی پناہ کو تسلیم کرے [۸]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ..... ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد (صحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتھا لزوجھا کانہ ینظر الیھا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان (البقرۃ-۲۸۲)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہادکن الحج (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب جہاد النساء)

[۵] عن ربیع قالت کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نسقی ونداوی الجرحی ونرد القتلی الی المدینۃ وفی روایۃ نسقی القوم ونخدمھم ونرد القتلی والجرحی الی المدینۃ (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

[۶] کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشۃ .... فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشۃ، لا تکسر القواریر وفی روایۃ رویدک یا انجشۃ سوقک بالقواریر (صحیح بخاری کتاب الادب باب المعاریض)

[۷] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للمرأۃ قد بایعتک کلاما یکلمھا بہ واللہ مامست یدہ ید امرأۃ قط فی المبایعۃ (صحیح بخاری کتاب التفسیر و صحیح مسلم کتاب الامارۃ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اصافح النساء (رواہ النسائی واحمد وسندہ صحیح-بلوغ جزء ۲، ص ۳۵۰)

[۸] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام ھانی اجرنا من اجرت (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

عورت کو تعلیم و تربیت حاصل کرنی چاہیئے [1]۔ عورت، مرد کی مشابہت نہ کرے [2]۔ عورت کو چاہیئے کہ ہاتھ رنگ لے [3]۔

نابالغ بچے

نمازِ صبح سے پہلے، دوپہر اور نمازِ عشاء کے بعد، ان تین اوقات کے علاوہ نابالغ بچوں کو گھروں میں داخل ہونے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں [4]۔ نابالغ پر حد نہ جاری کی جائے [5]۔ بچے کی عمر جب سات سال کی ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دے اور جب دس سال کی عمر ہو تو اسے نماز ترک کرنے پر مارے اور نماز پڑھوائے [6]۔ بچے کو ادب سکھائے، اسے تنبیہ کرتا رہے، اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اسے ڈراتا رہے، ضرورتاً سزا بھی دے لیکن چہرہ پر نہ مارے [7]۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل کانت عندہ ولیدۃ فعلمہا فاحسن تعلیمہا، وادبہا فاحسن تادیبہا، ثم اعتقہا وتزوجہا فلہ اجران (صحیح بخاری و صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للشفاء بنت عبداللہ ارقیہ، علمیہا حفصۃ کما علمتیہا الکتابۃ (رواہ الحاکم ۴/۵۶ وسندہٗ صحیح ورواہ ایضاً احمد وابوداؤد التعلیقات للالبانی علی حقوق النساء فی الاسلام لمحمد رشید رضا ص ۱۷)

[2] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال (صحیح بخاری)

[3] ان ہند ابنۃ عتبۃ قالت یا نبی اللہ بایعنی قال لا ابایعک حتی تغیری کفیک کانہما کفا سبع (ابوداؤد کتاب الرجل ۲/۲۲۰ سکت عنہ المنذری عون المعبود ۴/۱۲۶)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یایہا الذین آمنوا لیستأذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرات، من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ ومن بعد صلوٰۃ العشاء ثلث عورات لکم لیس علیکم ولا علیہم جناح بعدہن طوافون علیکم بعضکم علی بعض کذلک یبین اللہ لکم الایات واللہ علیم حکیم ۝ واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستأذنوا (النور ۵۸-۵۹)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القلم قد رفع عن ثلاثۃ عن المجنون حتی یبرء وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل وفی روایۃ حتی یحتلم وفی روایۃ حتی یبلغ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح ورواہ البخاری فی صحیحہ موقوفاً تعلیقا وروی ابوداؤد والحاکم نحوہٗ عن عائشۃ الصدیقۃ۔ وروی الترمذی نحوہ وھو حدیث صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۸۰۔ صححہ الحاکم والذہبی۔ المستدرک ۲/۵۹)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیہا وھم ابناء عشر (رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو وسندہٗ صحیح۔ مرعاۃ ۲/۱)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترفع العصا عن اہلک واخفہم فی اللہ عزوجل (طبرانی الاوسط والصغیر ص ۲۲ وسندہٗ جید۔ نیل ۶/۱۸۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضرب فی الوجہ (صحیح مسلم)

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول

(قیامت کے قریب) عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے۔ وہ عادل حکمراں ہونگے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ساقط کر دیں گے، مال بہا بہا پھرے گا، کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا، اس زمانہ میں ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگا[1] جوان اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی، کوئی ان پر سواری نہیں کریگا، کینہ، بغض اور حسد باقی نہیں رہے گا[2] عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے وقت پر نازل ہوں گے کہ مسلمین جنگ کے لئے صفیں بنا رہے ہوں گے، اسی اثناء میں اقامت ہوگی، عیسیٰ علیہ السلام امامت کرینگے پھر آپ دجال کو قتل کریں گے[3] عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دمشق کے شرقی سفید مینار کے پاس اتریں گے، وہ دو زرد چادریں اوڑھے ہوں گے۔ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازؤوں پر رکھے ہوں گے[4] ان کے زمانے میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک انار سے ایک جماعت سیر ہو جائے گی، لوگ انار کے چھلکے کے سایہ میں بیٹھیں گے، ایک اونٹنی کا دودھ ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگا[5] ان ہی کے زمانہ میں یاجوج ماجوج نکلیں گے[6] عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے[7] ان کے زمانہ میں اسلام کے علاوہ تمام ادیان مٹ جائینگے۔ ان کے زمانہ میں ایسا امن ہوگا کہ شیر اور اونٹ، تیندوے اور بیل، بھیڑیئے اور بکریاں ساتھ کھائیں گے۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے، سانپ بچوں کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ وہ چالیس سال زندہ رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا۔ مسلمین ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے[8] جو شخص ان سے ملاقات کرے اسے چاہئے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا دے[9]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا وما فیھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)۔

[2] ولیترکن القلاص فلا یسعٰی علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد (صحیح مسلم)

[3] فبیناھم یعدون القتال یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوٰۃ فینزل عیسٰی ابن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) فامھم ..... یقتلہ اللہ بیدہ (صحیح مسلم)

[4] فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین (صحیح مسلم)

[5] فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس (صحیح مسلم) [6] ویبعث اللہ یاجوج وماجوج (صحیح مسلم)

[7] لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنینھما (صحیح مسلم کتاب الحج $\frac{1}{527}$)

[8] انہ نازل .... یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال وتقع الامنۃ علی الارض حتی ترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم ویلعب الصبیان بالحیات لا تضرھم فیمکث اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ویدفنون (رواہ احمد عن ابی ہریرۃ رضی صححہ احمد محمد شاکر $\frac{18}{48}$ و $\frac{18}{186}$) [9] من لقیہ منکم فلیقرئہ منی السلام (احمد عن ابی ہریرۃ رضی صححہ احمد شاکر $\frac{15}{122}$)

شیاطین اور جنّات

مغرب کے قریب شیطان روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں لہٰذا اس وقت بچوں کو اور مویشی کو گھر میں روک لے اور جب رات کی ایک ساعت گذر جائے تو پھر انہیں چھوڑ دے ۱؎

شیطان خون کے ساتھ گردش کرتا ہے لہٰذا اپنے متعلق کسی کو بدگمانی میں مبتلا نہ ہونے دے اور شیطان سے ہمیشہ ہوشیار رہے ۲؎

شیاطین کاہنوں کے پاس آتے ہیں، پھر وہ ان سے فرشتوں سے سنی ہوئی ایک سچی بات بیان کرتے ہیں، کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں لہٰذا کاہنوں کی بات کا قطعاً اعتبار نہ کرے ۳؎

بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا جب کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھتکارے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے ۴؎

نوٹ: خواب کے متعلق مفصل ہدایات "خواب" کے عنوان میں صفحہ (۵۲۳) پر ملاحظہ فرمائیں۔

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم فان الشیاطین تنتشر حینئذ فاذا ذھب ساعۃ من العشاء وفی روایۃ من اللیل فخلوھم (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس ۴/۱۵۵) وفی روایۃ لا ترسلوا مواشیکم (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۲/۲۰۵)

۲؎ عن صفیۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلاً .... فمر رجلان ... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انھا صفیۃ بنت حیی فقالا سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما سوءا او قال شیئا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۵۰)

۳؎ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الملائکۃ تنزل فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکھان فیکذبون معھا مائۃ کذبۃ من عند انفسھم (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ ۴/۱۳۵)

۴؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... والحلم من الشیطان فاذا حلم احدکم حلما یخافہ فلیبصق عن یسارہ و لیتعوذ باللہ من شرھا فانھا لا تضرہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

شیطان انسان کی ناک کے بانسے پر رات گذارتا ہے لہٰذا جب جاگے تو وضو کرے اور تین مرتبہ ناک صاف کرے لہ

جنات سانپ کی شکل میں آدمیوں کے گھر میں آباد ہوجاتے ہیں لہٰذا گھر کے سانپوں کو فوراً قتل نہ کرے بلکہ ان کو تین دن تک خبردار کرے، اگر وہ چلے جائیں تو فبہا ورنہ ان کو قتل کردے اس لئے کہ وہ شیطان یعنی کافر ہیں لہ

شیطان مدہوش اور حیران بھی بنا دیتا ہے، خبطی بھی بنا دیتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا علاج سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے کرے لہ

جماہی شیطان کی طرف سے واقع ہوتی ہے، جب جماہی لینے والا "ہا" کی آواز نکالتا ہے تو شیطان ہنستا ہے اور جب جماہی لینے والا منہ کھولتا ہے تو شیطان جسم کے اندر داخل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا جب جماہی آئے تو اسے

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ اراہ احدکم من منامہ فتوضأ فلیستنثر ثلاثاً فان الشیطان یبیت علی خیشومہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس $\frac{۲}{۱۵۳}$)

لہ قال عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امر بقتل الحیات قال ابولبابۃ انہ نہیٰ بعد ذلک عن ذوات البیوت (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الجن $\frac{۲}{۱۵۴}$ وروی مسلم نحوہٗ فی کتاب الحیات $\frac{۲}{۲۹۴}$) وفی روایۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہٰی عن قتل الجنان التی فی البیوت (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق $\frac{۲}{۱۵۶}$ وصحیح مسلم۔ $\frac{۲}{۲۹۴}$) دخل فتی (بیتہ) فاذا بحیۃ عظیمۃ منطویۃ علی الفراش فاھوی الیھا بالرمح ......
فما یدری ایھما کان اسرع موتاً الحیۃ ام الفتی۔..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بالمدینۃ جنا قد اسلموا فاذا رأیتم منھم شیئاً فآذنوہ ثلاثۃ ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوہ فانما ھو شیطان وفی روایۃ فانہ کافر (صحیح مسلم کتاب قتل الحیات $\frac{۲}{۲۹۶}$)

لہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: کالذی استھوتہ الشیطین فی الارض حیران (الانعام ۔ ۷۱) قال اللہ تعالیٰ الذین یاکلون الربٰوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطٰن من المس (البقرۃ ۔ ۲۷۵) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بھما وترک ماسواھما (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ $\frac{۲}{۱۲۸۶}$)

روکنے کی کوشش کرے، اگر نہ رکے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے[1]

شیطان انسانی شکل میں بھی آتا ہے، رات کے وقت اس سے بچنے کے لئے جب بستر پر لیٹے تو آیۃ الکرسی پڑھ لے[2]

شیطان سونے والے کی گدی میں تین گرہیں لگاتا ہے اور کہتا جاتا ہے رات طویل ہے، سوتا رہ لہٰذا جب جاگے تو اللہ کا ذکر کرے، اللہ کا ذکر کرنے سے ایک گرہ کھل جائے گی، پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جائے گی، پھر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھل جائے گی، جو شخص ایسا کرے تو پھر وہ خوش طبعی کے ساتھ صبح کرلیتا ہے ورنہ خبیث طبع اور کاہل ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے[3]

صبح تک سوتا نہ رہے بلکہ صبح سے پہلے اٹھ جائے ورنہ شیطان کان میں پیشاب کر دیتا ہے[4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا قال ھا ضحک الشیطان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس ۳/۱۵۲) وفی روایۃ فلیمسک بیدہٖ علیٰ فیہ فان الشیطان یدخل (صحیح مسلم کتاب الزھد باب تشمیت العاطس ۲/۵۱۵)

[2] قال ابوھریرۃ وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکاۃ رمضان فاتانی آتٍ فجعل یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...... قال اذا اویت الی فراشک فاقرأ آیۃ الکرسی لن یزال علیک من اللہ حافظ ولا یقربک شیطان حتی تصبح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقک وھو کذوب ذاک شیطان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۵/۱۴۹ وکتاب الوکالۃ۔ روی البخاری تعلیقاً ورواہ النسائی موصولاً۔ فتح الباری ۵/۳۹۴ وسندہٗ صحیح)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد الشیطان علی قافیۃ رأس احدکم اذا ھو نام ثلاث عقد یضرب کل عقدۃ مکانھا علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضأ انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ کلھا فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۳/۱۴۸)

[4] ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل نام لیلۃ حتی اصبح قال ذاک رجل بال الشیطان فی اذنیہ او فی اذنہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۴۸)

اگر صبح کے وقت سو مرتبہ مندرجہ ذیل کلمہ پڑھ لے تو شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [1]

بچے کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے جماع سے پہلے یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو بچہ تو ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ [2]

طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے اس لئے کہ اس وقت آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے [3]

شیطان دلوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے، وہ کہتا ہے "تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا" جب وہ یہ وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ طلب کرے اور اس خیال سے باز رہے اور یہ کلمہ پڑھے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ (میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا) [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الٰہ الا اللہ ...... الخ فی یوم مائۃ مرۃ ...... کانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل التھلیل ۲/۳۴۲ و صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۵۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان احدکم اذا اتی اھلہ وقال بسم اللہ ..... الخ فرزقا ولدا لم یضرہ الشیطان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فانھا تطلع بین قرنی الشیطان (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق جزء ۴ صہ ۱۴۹)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول ...... من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۴۹)

جب کوئی شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گذرے تو نمازی کو چاہیئے کہ اسے دوبار روکے، اگر وہ نہ رُکے تو اس سے لڑے اس لئے کہ وہ شیطان ہے [1]

غصہ شیطانی عمل ہے لہٰذا جب غصہ آئے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے غصہ جاتا رہے گا [2]

نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھے، یہ شیطان کی لوٹ کھسوٹ ہے [3]

رات کو سوتے وقت اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دے، شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، مشکیزوں کا منہ باندھ دے، شیطان مشکیزوں کو نہیں کھولتا، برتنوں کو ڈھانک دے، شیطان برتنوں کو نہیں کھولتا [4]

شیطان آدمی کے ساتھ کھانا کھاتا ہے، اس کو کھانے سے باز رکھنے کے لئے کھانے سے پہلے بسم اللہ کہے [5]

شیطان آدمی کے گھر میں رات گذارتا ہے، اگر آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو پھر شیطان گھر میں رات نہیں گذارتا [6]

---

[1] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر بین یدی احدکم شیٔ وھو یصلی فلیمنعہ فان ابیٰ فان ابیٰ فلیقاتلہ فانما ھو شیطان وفی روایۃ اذا صلی احدکم الی شیٔ یستر من الناس (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق وکتاب الصلوۃ)

[2] استب رجلان ...... احدھما یسب صاحبہ مغضبا .... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو قالھا لذھب عنہ مایجد لو قال اعوذ باللہ ...... الخ (صحیح بخاری کتاب الادب وصحیح مسلم)

[3] عن عائشۃ رض سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی الصلوۃ فقال ھو اختلاس یختلس الشیطان من صلاۃ احدکم (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۱۵۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واغلقوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ۴/۵۵ وصحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۲/۲۰۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطوا الاناء واوکوا السقاء ...... فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۲/۲۰۴)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام ۲/۲۰۶)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ علیہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء لکم واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اسم اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام ۲/۲۰۶)

جب آدمی گھر سے باہر نکلتا ہے تو اس وقت بھی شیطان ساتھ لگ جاتا ہے، اس سے بچنے کے لئے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے، اس دعا کے پڑھنے سے شیطان ہٹ جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ [1]

نوٹ:۔ گھر کے بقیہ آداب گھر کے عنوان میں صفحہ (۴۷۰) پر ملاحظہ فرمائیں

عورت کو چاہیئے کہ گھر میں رہے، اگر باہر نکلے تو خوب اچھی طرح سے اپنے کو کپڑوں میں چھپا کر نکلے کیوں کہ شیطان خاص طور پر اس کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اسے اچھا کر کے دکھاتا ہے [2]

کھڑے ہو کر پانی پینے والے کے ساتھ شیطان پانی پیتا ہے لہٰذا ہرگز کھڑے ہو کر پانی نہ پئے، اگر بھولے سے بھی پی لے تو قے کر دے [3]

شیطان انسان کا دشمن ہے لہٰذا اُسے دشمن سمجھے [4]

شیطان بڑی بڑی امیدیں دلاتا ہے لیکن اسکے امیدیں دلانے پر بھروسہ نہ کرے [5]

جب قرآن مجید کی تلاوت کرے تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے [6]

نوٹ:۔ قرآن مجید کی قرأت کے جملہ آداب صفحہ (۳۴۶) پر ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا خرج رجل من بیتہ فقال بسم اللّٰہ...... الخ یقال لہ حینئذٍ ھدیت وکفیت ووقیت فیتنحی الشیطان (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ وصححہ الحاکم والذھبی۔ المستدرک ۱/۵۱۹)

[2] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان (رواہ الترمذی واسنادہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ ۲/۹۳۳)

[3] رای رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رجلاً یشرب قائمًا فقال لہ قہ...... ایسرک ان یشرب معک الھر قال لا قال فانہ قد شرب معک من ھو شر منہ، الشیطان (رواہ احمد وسندہ صحیح) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائمًا فمن نسی فلیستقئ (صحیح مسلم)

[4] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ: ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوًا (فاطر۔ ۶)

[5] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ: یعدھم ویمنیھم وما یعدھم الشیطان الا غرورًا (النساء۔ ۱۲۰)

[6] قال اللّٰہ عزوجل: فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم (النحل۔ ۹۸)

شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے [1]

ہر شیطانی وسوسہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے [2]

جب شیطان نماز میں وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ طلب کرے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرَّجیم پڑھے اور تین دفعہ بائیں طرف تھتکارے [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین (الزخرف ـ ۳۶)

[2] قال اللہ عزوجل: واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ (الاعراف ـ ۲۰۰)

[3] ان عثمان بن ابی العاص اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراءتی یلبسھا علیّ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل عن یسارک ثلاثا (صحیح مسلم کتاب السلام باب التعوذ من شیطان الوسوسۃ فی صلاۃ ۲/۲۸۰)

قنوتِ نازلہ

قنوتِ نازلہ اس دُعاء کو کہتے ہیں جو پُر آشوب زمانہ میں آفات و مصائب کے دفع کرنے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔

قنوتِ نازلہ میں مؤمنین کی نجات و فلاح کے لئے دعاء کرے اور کافروں پر بددعاء کرے [1]

قنوت نازلہ فجر اور مغرب یا پانچوں نماز میں پڑھے [2]

قنوتِ نازلہ فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اُٹھانے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر بلند آواز سے پڑھے [3]

مقتدی آمین کہتے رہیں [4]

---

[1] ان النبی صلّی اللہ علیہ وسلم کان لا یقنت الا اذا دعا لقوم او دعا علی قوم (رواہ ابن خزیمۃ عن انس واسنادہٗ صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل صہ ۳۱۴)

[2] کان القنوت فی المغرب والفجر (صحیح بخاری ابواب الوتر عن انس رض) قنت النبی صلّی اللہ علیہ وسلم شہرًا متتابعًا فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء والصبح (رواہ ابن خزیمۃ عن ابن عباس واسنادہٗ حسن، صحیح ابن خزیمۃ جزء اوّل صہ ۳۱۳ وروی الحاکم نحوہٗ وصححہ الذھبی بلوغ الامانی جزء ۳ صہ ۳۰۸)

[3] اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فی الرکعۃ الاخیرۃ یدعو علی حی من بنی سلیم (رواہ ابن خزیمۃ وسندہٗ حسن۔ ابن خزیمۃ $\frac{۱}{۳۱۴}$ وروی نحوہ الحاکم وصححہ الذھبی بلوغ $\frac{۳}{۳۰۸}$) اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ اللّٰھم ربنا لک الحمد اللّٰھم انج الولید۔۔۔۔ یجھر بہ (صحیح بخاری باب تفسیر لیس لک من الامر شیٔ) کلما صلّی الغداۃ یرفع یدیہ یدعو علیھم (رواہ البیھقی وسندہٗ حسن) کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ (رواہ احمد والطبرانی وسندہٗ صحیح۔ صلاۃ النبی للالبانی صہ ۱۹۴)

[4] (کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم) یدعو علی حی من بنی سلیم۔۔۔۔۔ ویؤمن من خلفہ (رواہ ابن خزیمۃ وسندہٗ صحیح۔ ابن خزیمۃ $\frac{۱}{۳۱۴}$ وروی نحوہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی۔ بلوغ $\frac{۳}{۳۰۸}$)

قنوتِ نازلہ رکوع سے پہلے بھی پڑھی جا سکتی ہے [1]

قنوتِ نازلہ کے الفاظ یہ ہیں :۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ ، نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ الْجِدَّ ، اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ، اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْکَفَرَۃَ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَاَلْقِ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَاَنْزِلْ عَلَیْھِمْ رِجْزَکَ وَعَذَابَکَ ، اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ کَفَرَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَالْحِکْمَۃَ وَاَوْزِعْھُمْ اَنْ یَّشْکُرُوْا نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ وَاَنْ یُّوْفُوْا بِعَھْدِکَ الَّذِیْ عَاھَدْتَّھُمْ عَلَیْہِ وَتَوَفَّھُمْ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِکَ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اِلٰہَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

ترجمہ :۔ اے اللہ، ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں، تیری بہترین

---

[1] عن انس رضی اللہ عنہ انہ سئل عن القنوت فی صلوٰۃ الصبح فقال کنا نقنت قبل الرکوع وبعدہ (رواہ ابن ماجۃ وسندہ صحیح ۔ بلوغ ٣/٣٠٣) عن عاصم عن انس قال سالتہ عن القنوت قبل الرکوع او بعد الرکوع فقال قبل الرکوع (صحیح مسلم باب استحباب القنوت)

ثناء وصفت بیان کرتے ہیں، ہم تیری ناشکری نہیں کرتے بلکہ تجھ پر ایمان لاتے ہیں ہم تیری نافرمانی کرنے والوں کو علیحدہ کر دیتے ہیں اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں، تیری ہی طرف ہم کوشش کرتے ہیں اور تیری ہی اطاعت میں ہم جلدی کرتے ہیں، ہم تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا سخت عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔ اے اللہ، کافروں اور مشرکوں کو عذاب میں مبتلا کر، ان کے دلوں میں رعب ڈال دے، ان کی بات میں اختلاف پیدا کر دے اور ان پر اپنی سزا اور اپنا عذاب نازل فرما۔ اے اللہ، اہلِ کتاب کافروں کو عذاب میں مبتلا کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ اے اللہ مؤمنین اور مؤمنات، مسلمین اور مسلمات کی مغفرت فرما۔ اے اللہ، ان کے تعلقات کی اصلاح فرما، ان کے دلوں میں الفت ڈال دے، ان کے دلوں میں ایمان اور حکمت ڈال دے انہیں توفیق دے کہ تیری نعمت کا جو تو نے ان پر کی ہے شکر ادا کریں، جو عہد تو نے ان سے لیا ہے وہ اسے پورا کریں، انہیں اپنے رسول کی ملت پر موت دے، اپنے اور ان کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی مدد فرما۔ اے معبود برحق ہمیں ان میں سے کر دے [1]

---

[1] عن الحسن رح یقول القنوت فی الوتر واصبح اللھم انا نستعینک ..... الخ۔ الخ سمعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزیدون علی ھذا (مصنف عبدالرزاق ۳/۱۱۶ - سندہ صحیح)

نوٹ:۔ یہ دعاء اگرچہ حقیقتاً موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے اس لئے کہ تمام صحابۂ کرام اس دعاء کو پڑھتے تھے تمام صحابۂ کرام کا اس دعاء کو پڑھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس دعاء کا سرچشمہ واحد ہے۔

خون

بہتا ہوا خون حرام ہے [1]

خون کی قیمت لینا حرام ہے [2]

اگر حلال جانور کو ذبح کرے یا حلال جانور کا شکار کرے تو اس جانور کا خون نکل جانا ضروری ہے۔ اگر خون نہ نکلے تو اس کا کھانا حرام ہوگا [3]

امام مہدیؒ

آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو بغیر گنے مال (و دولت) تقسیم کریگا [4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت میں سے ایک شخص ہوگا جس کا نام محمد ہوگا اور جس کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ وہ روئے زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی [5]

مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا [6]

مہدی کی پیشانی کشادہ ہوگی، ناک لمبی اور پتلی ہوگی، وہ سات سال حکومت کرے گا [7]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ قل لآ اجد فی مآ اوحی الیّ محرمًا علی طاعم یطعمہٗ الآ ان یکون میتۃ او دمًا مسفوحًا (الانعام ۱۴۶)

[2] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الدم (صحیح بخاری)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انھر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکل لیس السن والظفر (صحیح مسلم کتاب الاضاحی)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہٗ (صحیح مسلم کتاب الفتن)

[5] لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطوّل اللہ ذلک الیوم حتی یبعث اللہ فیہ رجلا منی او قال من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورًا (ابوداؤد عن عبداللہ۔ سندہ حسن وروی الترمذی مختصراً وصححہ وفی الباب عن علی عند ابی داؤد وسندہٗ حسن قوی)

[6] المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ (ابوداؤد۔ سندہ حسن)۔ [7] المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین (ابوداؤد، سندہ حسن)

دُنیا اور آخرت

صرف دُنیا طلبی میں نہ لگا رہے [1]

بلکہ دنیا کے ساتھ آخرت کا بھی طلب گار رہے [2]

دنیا ناپائیدار اور غیر یقینی ہے لہٰذا دنیا کی زندگی کے سازوسامان کو دھوکہ اور فریب سمجھے اور اس میں دل نہ لگائے [3]

آخرت کے بدلے دنیا نہ خریدے [4]

دنیا کی زندگی کو کھیل، تماشہ سمجھے یعنی دُنیا کی زندگی کو بہت جلد ختم ہونے والی سمجھے [5]

دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دے بلکہ آخرت کو دُنیا پر ترجیح دے [6]

آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو بہت حقیر سمجھے [7]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فمن الناس من یقول ربنآ اٰتنا فی الدنیا وما لہ فی الآخرۃ من خلاق (البقرۃ-۲۰۰)

ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الاٰخرۃ من نصیب (الشوریٰ-۲۰)

[2] قال اللہ عزوجل: ومنہم من یقول ربنآ اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ٥ اولٰئک لہم نصیب مما کسبوا واللہ سریع الحساب (البقرۃ-۲۰۱و۲۰۲)

[3] قال اللہ عزوجل: وما الحیوٰۃ الدنیآ الا متاع الغرور (آل عمران-۱۸۵)

[4] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: اولٰئک الذین اشتروا الحیاۃ الدنیا بالاٰخرۃ فلا یخفف عنہم العذاب ولاہم ینصرون (البقرۃ-۸۶)

[5] قال اللہ تعالیٰ: وما الحیوٰۃ الدنیآ الا لعب ولہو (الانعام-۳۲)

[6] قال اللہ ذو الجلال والاکرام: ارضیتم بالحیوٰۃ الدنیا من الاٰخرۃ (التوبۃ-۳۸) بل تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا والاٰخرۃ خیر وابقیٰ (الاعلیٰ-۱۶،۱۷)

[7] قال اللہ عزوجل: فما متاع الحیوٰۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل (التوبۃ-۳۸) قال اللہ تعالیٰ: وما الحیوٰۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا متاع (الرعد-۲۶)

ایسے شخص سے روگردانی کرے جو صرف دنیا کا طلب گار ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی شریعت سے منہ موڑے [1]

دنیا کو بکری کے مردار، بے کان والے بچے سے بھی زیادہ حقیر سمجھے [2]

دنیا کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے [3]

دنیا میں اس طرح رہے جس طرح مسافر یا راہ گیر (یعنی زیادہ ساز و سامان جمع نہ کرے) [4]

دُنیا سے محبت نہ کرے، دنیا کی محبت ذلت کا سبب ہے [5]

دنیا کے شرف اور مال و متاع کی حرص نہ کرے، حرص دین کی تباہی کا سبب ہے [6]

---

[1] قال اللہ تبارك وتعالیٰ: فاعرض عن من تولّی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیٰوۃ الدنیا (النجم-۲۹)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بجدی اسك میت قال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم (صحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ لا الفقر اخشیٰ علیکم ولکن اخشیٰ علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علیٰ من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلککم کما اھلکتھم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل (صحیح بخاری)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشك الامم ان تداعیٰ علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتھا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذٍ؟ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المھابۃ منکم ولیقذفن فی قلوبکم الوھن قال قائل یا رسول اللہ! وما الوھن؟ قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت (رواہ ابوداؤد والبیہقی فی دلائل النبوۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ ص ۱۴۷۵)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لھا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ (رواہ الترمذی والدارمی وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۳/۱۴۳۱

صحت

صحت کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھے اور اس کا حق ادا کرے ورنہ قیامت کے دن نعمتوں کے سلسلے میں سب سے پہلے اس کے متعلق سوال ہوگا۔[1]

اللہ تعالیٰ صحت دے تو تقویٰ اختیار کرے۔[2]

عمر

ساٹھ سال کی عمر کو علم وعمل کے لئے کافی سمجھے، ساٹھ سال کی عمر ہو جانے کے بعد لاعلمی، کم عمری وغیرہ کا کوئی عذر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوگا۔[3]

رازداری

کسی کے راز کو ظاہر نہ کرے، اگر کوئی شخص بات کرتے وقت اِدھر اُدھر دیکھے تو سمجھے کہ وہ اس بات کو راز میں رکھنا چاہتا ہے لہٰذا اس بات کو کسی سے نہ کہے۔[4]

رنگ اور مہندی

سُرخ رنگ کا زین استعمال نہ کرے۔[5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسأل العبد یوم القیامۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونرویک من الماء البارد (رواہ الترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۴۳۵) نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصحۃ لمن اتقی خیر من الغنی (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۴۵۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعذر اللہ الی امرئ اخر اجلہ حتی بلغہ ستین سنۃ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۳ ص ۱۴۰۵)

[5] عن علیؓ قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن لبس القسی والمیثرۃ الحمراء (رواہ ابوداؤد فی کتاب اللباس ورواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی حسن صحیح)

مرد ایسی خوشبو لگائیں جس میں رنگ نہ ہو۔ ۱؎

زعفرانی رنگ کا کپڑا نہ پہنے ۲؎

حتی الامکان سفید کپڑے پہنے اور میت کو سفید کفن دے ۳؎

زعفران یا ورس میں رنگے ہوئے کپڑے کا احرام نہ باندھے ۴؎

عورتوں کو ناخن رنگ لینے چاہئیں ۵؎

جب بال سفید ہو جائیں تو انہیں رنگ لے ۶؎

اگر چند بال بھی سفید ہوں تو انہیں رنگ لینا چاہیئے ۷؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وطیب الرجال ریح لا لون لہ (رواہ احمد وابوداؤد عن عمران وسندہ حسن بلوغ ۱۷۲/۲۰۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر طیب الرجال ما ظہر ریحہ وخفی لونہ (اخرجہ الترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۶۴)

۲؎ عن عبداللہ بن عمرو رضہ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ہذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسہا (صحیح مسلم کتاب اللباس)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح مرعاۃ ۳/۴۶۵ واحکام الجنائز للالبانی صہ ۶۲)

۴؎ ان رجلا قال یا رسول اللہ ما یلبس المحرم من الثیاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... لا تلبسوا من الثیاب شیئا مسہ الزعفران او ورس (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ للبخاری)

۵؎ اومات امرأۃ من وراء الستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری اید رجل ام ید امرأۃ قالت بل امرأۃ قال لو کنت امرأۃ لغیرت اظفارك (صحیح ابی داود کتاب الترجل - ۷۸۵/۲ - سندہ حسن)

۶؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوہم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۷؎ عن عثمان بن عبداللہ قال دخلت علی ام سلمۃ فاخرجت الینا شعرا من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخضوبا (صحیح بخاری) قال انس لو شئت ان اعد شمطات کن فی راسہ فعلت (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

وسمہ اور مہندی سے رنگنا بہتر ہے اور زرد رنگ میں رنگنا سب سے زیادہ اچھا ہے [1]
بالوں کو سیاہ رنگ میں نہ رنگے [2]

خط

خط لکھنے کے آداب "لکھنا" کے عنوان میں صفحہ (۴۳۰) پر ملاحظہ فرمائیں۔

سرگوشی

جب دو آدمی سرگوشی کر رہے ہوں تو بغیر ان کی اجازت کے ان کے پاس نہ بیٹھے [3]
جب مجلس میں صرف تین آدمی ہوں تو دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیرتم بہ ھذا الشیب الحناء والکتم (رواہ الترمذی وابوداؤد و النسائی وصححہ الترمذی) مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن ھذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال ھذا احسن من ھذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرۃ فقال ھذا احسن من ھذا کلہ (رواہ ابوداؤد وسندہ جید۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ ص ۱۲۶۶)

[2] اتی بابی قحافۃ فتح مکۃ ورأسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد (صحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۶۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تناجی اثنان فلا تجلس الیھما حتی تستأذنھما (احمد عن عمرؓ، رجالہ ثقات۔ بلوغ ۱۲/۱۴۷ سندہ حسن)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبھما فانہ ذلک یحزنہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام)

شہد

شہد سے علاج کرے [1]
دستوں کی بیماری میں شہد پلائے [2]

کلونجی

ہر بیماری میں کلونجی سے علاج کرے، اس میں ہر مرض کی دوا ہے [3]

شبرم

جلاب کے لئے شبرم نہ دے [4]

سناء

جلاب کے لئے سناء استعمال کرے [5]

---

[1] قال اللہ تعالیٰ: فیہ شفاء للناس (النحل۔ ۶۹)
[2] جاء رجل فقال اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلاً۔۔۔۔۔فسقاہ فبرأ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
[4] عن اسماء بنت عمیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سألہا بما تستمشین قالت بالشبرم قال حار حار (رواہ الترمذی وحسنہ)
[5] قالت اسماء استمشیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئاً کان فیہ الشفاء من الموت لکان فی السناء (رواہ الترمذی وحسنہ)

قسط البحری (یعنی عود ہندی)

حلق کی بیماریوں کے لئے عود ہندی کو ناک میں ڈالے [1]

ذات الجنب کا علاج عود ہندی سے کرے [2]

زیتون

ذات الجنب کا علاج زیتون سے کرے [3]

زیتون کے تیل میں سالن پکائے، زیتون کا تیل سر میں ڈالے اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بہذا العود الہندی .... یسعط من العذرۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بہذا العود الہندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منہا ذات الجنب (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

[3] عن زید قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت (رواہ الترمذی وصححہ)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتدموا بالزیت وادھنوا بہ فانہ یخرج من شجرۃ مبارکۃ (رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن ابن عمر۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء اوّل ص ۶۶)

بیماری اور اس کے متعلقات

بیماری اور وبا

جب کسی بستی میں طاعون پھیل جائے تو وہاں نہ جائے اور نہ طاعون زدہ بستی کو چھوڑ کر دوسری بستی میں جائے [۱]

بخار کو بُرا نہ کہے اس لئے کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے [۲]

غم اور امراض، صدمات اور تکالیف کو گناہوں کا کفارہ سمجھے [۳]

یہ عقیدہ رکھے کہ تندرستی میں جو عمل وہ کرتا تھا اگرچہ بیماری میں وہ اس عمل کو نہیں کر سکتا لیکن ثواب اس کو وہی ملتا رہتا ہے [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام السائب لا تسبی الحمیٰ فانھا تذھب خطایا بنی آدم کما یذھب الکیر خبث الحدید (صحیح مسلم کتاب الادب)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ تعالیٰ بہ سیئاتہ کما تحط الشجرۃ ورقھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ھم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکھا الا کفر اللہ بھا من خطایاہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا (صحیح بخاری کتاب الجہاد)

یہ عقیدہ رکھے کہ کسی کی بیماری کسی کو اُڑ کر نہیں لگتی یعنی بیماری میں بذاتِ خود کسی کو بیمار کر ڈالنے کی قدرت نہیں البتہ وہ کسی کی بیماری کا سبب بن سکتی ہے مگر اسی وقت جب اللہ تعالیٰ اسے بیمار ڈالنا چاہے [1]

بیماری کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی مشیت پر پوری طرح بھروسہ رکھتے ہوئے بھی احتیاطی تدابیر سے غفلت نہ برتے، مثلاً بیمار کو تندرست کے پاس نہ لائے، جذامی سے دور رہے [2]

بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ دعا پڑھتا رہے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ

ترجمہ :۔ اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں برص سے، جنون سے، جذام سے اور تمام بُری بیماریوں سے [3]

اگر ناموافق آب وہوا کی وجہ سے بیمار ہو جائے تو شہر کے باہر کھلی ہوا میں منتقل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدویٰ ...... فقال اعرابی فما بال الابل تکون فی الرمل کانھا الظباء فیجئ البعیر الاجرب فیدخل فیھا فیجربھا کلھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اعدیٰ الاول (صحیح بخاری کتاب الطب وصحیح مسلم کتاب السلام)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا توردوا الممرض علی المصح (صحیح بخاری کتاب الطب وصحیح مسلم کتاب السلام)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر من المجذوم کما تفر من الاسد (صحیح بخاری کتاب الطب)

[3] عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم ...... (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح ۔ بلوغ الامانی جزء ۱۴ صہ ۳۰۳)

[4] ان نفرا من عکل ثمانیۃ قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعوہ علی الاسلام فاستوخموا الارض وسقمت اجسامھم فشکوا ذالك الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تخرجون مع راعینا فی ابلہ (صحیح مسلم کتاب القسامۃ)

استحاضہ

استحاضہ ایک بیماری کا نام ہے جس میں کسی رگ سے خون آتا ہے، یہ خون اذیت ماہانہ کے خون سے مختلف ہوتا ہے [۱]

اس بیماری میں نماز پڑھتے رہنا چاہیئے۔ جب اذیت ماہانہ ختم ہو جائے تو نہلائے، خون دھوئے اور نماز پڑھے [۲]

اذیتِ ماہانہ کا خون سیاہی مائل ہوتا ہے لہذا جب سیاہی مائل خون آنا بند ہو جائے تو نماز شروع کر دینی چاہیئے [۳]

اذیت ماہانہ کے ختم ہونے کا وقت اس طرح بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ جب دستور کے مطابق اذیتِ ماہانہ کے دن اور رات گذر جائیں تو سمجھ لے کہ اذیتِ ماہانہ ختم ہو چکی ہے، اس مدت کے بعد نہائے، خون روکنے کے لئے ایک کپڑا باندھ لے، پھر نماز پڑھے [۴]

---

[۱] جارت فاطمۃ بنت ابی جیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ أستحاض فلا اطھر، أفأدع الصلوۃ فقال لا، انما ذالک عرق ولیس بحیض (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلوۃ واذا أدبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذالک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الآخر فتوضئی وصلی فانما ھو عرق (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ جزءا صہ۱۷۵)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنظر عدد اللیالی والایام التی کانت تحیضھن من الشھر قبل ان یصیبھا الذی اصابھا فلتترک الصلوۃ قدر ذالک من الشھر فاذا خلفت ذالک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل (رواہ مالک وابوداؤد واسنادہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ ۱/۱۷۶)

ہر نماز کے لئے وضو کرے لہ

اگر ہر روز تین مرتبہ نہانے کی قوت ہو تو ایسا کرے کہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور عصر کی نماز کو معجل کرے اور ان دونوں نمازوں سے پہلے نہالے، پھر مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو معجل کرے اور ان دونوں نمازوں کے لئے نہالے پھر جب صبح کی نماز پڑھے تو نہا کر پڑھے ٢ہ

اس بیماری کے دوران اگر قدرت ہو تو روزہ بھی رکھے ٣ہ

اگر کوئی عورت اس بیماری کے دوران اعتکاف کرنا چاہے تو اعتکاف کر سکتی ہے، مسجد میں جا سکتی ہے، ایسی صورت میں اسے چاہیئے کہ طشت میں بیٹھی رہے تا کہ خون نہ بہے ٤ہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اغتسلی ثم توضئی لکل صلوٰۃ وصلی (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ا صـ۱۷۶)

٢ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قویت علی ان توخرین الظھر وتعجلین العصر فتغتسلین وتجمعین بین الصلوتین الظھر والعصر، وتؤخرین المغرب وتعجلین العشآء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلاتین فافعلی وتغتسلین مع الفجر فافعلی (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی جزء اول صـ ۱۷۷)

٣ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، صومی ان قدرت علی ذالک (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۱/۱۷۷)

٤ہ عن عائشۃ الصدیقۃ رض قالت اعتکفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ مستحاضۃ فکانت تری الحمرۃ والصفرۃ فربما وضعنا الطست تحتھا وھی تصلی (صحیح بخاری کتاب الصوم الباب الاعتکاف جزء ۳ صـ ۶۴)

مریض اور عیادت

مریض کی عیادت کرے[1]

جب مریض کی عیادت کرے تو اس کو ان الفاظ میں تسلی دے:۔

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ترجمہ:۔ کوئی ڈر کی بات نہیں، (یہ بیماری تو) انشاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے[2]

جب عیادت کرے تو مریض کے بدن پر سیدھا ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے:۔

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

ترجمہ:۔ اے لوگوں کے رب، اس بیماری کو دور کر دے، شفاء عطا فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، کوئی شفاء نہیں سوائے تیری شفاء کے، ایسی شفاء دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے[3]

عیادت کرتے وقت مندرجہ ذیل دعاء کو سات مرتبہ پڑھنے سے مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودوا المریض (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس تجب للمسلم علی اخیہ رد السلام..... وعیادۃ المریض (صحیح مسلم کتاب السلام)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی مریض یعودہ قال لا باس طہور انشاء اللہ (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب عیادۃ الاعراب)

[3] عن عائشۃ الصدیقۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب الباس..... الخ (صحیح بخاری وصحیح مسلم کتاب السلام) وفی روایۃ اذا عاد مریضا (صحیح مسلم)

بشرطیکہ موت نہ آئی ہو :-

اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ۔

ترجمہ:- میں عظمت والے اللہ سے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفاء دے[1]

مریض کی عیادت کرتے وقت مندرجہ ذیل دعاء پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ

ترجمہ:- اے اللہ ، اپنے بندے کو شفاء دے تاکہ وہ تیرے لئے دشمن کو تکلیف پہنچائے یا تیرے لئے کسی جنازہ کی طرف جائے[2]

کافر کی بھی عیادت کرے ، اس کو اسلام کی دعوت دے ، اگر وہ اسلام قبول کرلے تو یہ دعاء پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ

ترجمہ:- سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اسے دوزخ سے نجات دی[3]

جب کسی مریض کے پاس بیٹھے تو خیر کا کلمہ منہ سے نکالے اس لئے کہ فرشتے اس کی بات پر آمین کہتے ہیں[4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات اسأل اللہ ... الخ الاعوفی (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہٗ صحیح مرعاۃ المفاتیح جلد ۳ صہ ۴۲۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللھم اشف .... الخ (رواہ ابوداؤد فی الجنائز سندہٗ صحیح ۔ مرعاۃ جلد ۳ صہ ۴۲۳)

[3] کان غلاما یھودیا یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ فقعد عند رأسہ فقال اسلم ..... فاسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول الحمد للہ ...... الخ (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ماتقولون (صحیح مسلم)

اگر مریض کھانا نہ کھائے تو اسے تلبینہ (حریرہ) پکا کر کھلائے اس لئے کہ اس سے پیٹ کی صفائی ہو جاتی ہے [۱] (نوٹ:۔ تلبینہ دودھ، شہد اور بھوسی سے بنتا ہے)

عورت بھی عیادت کر سکتی ہے۔ عورت غیر محرم کی بھی عیادت کر سکتی ہے [۲]

مریض کو چاہیئے کہ بیماری کے دوران اللہ تعالیٰ کی آزمائش پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا رہے، ایسا کرنے سے یہ ہوگا کہ جب وہ تندرست ہو کر بستر سے اٹھے گا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگا گویا اس کی ماں نے اسے اسی دن جنا ہے [۳]

مزاج پرسی

جب کوئی شخص مزاج وغیرہ دریافت کرے تو جواب میں یہ کہے:۔

أَحْمَدُ اللهَ إِلَيْكَ يَا .... [۴]

ترجمہ:۔ اے .... میں تم سے اللہ کی تعریف کرتا ہوں

نوٹ:۔ یَا کے بعد اس شخص کا نام وغیرہ لے۔

---

[۱] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قیل لہ ان فلانا وجع لا یطعم الطعام قال علیکم بالتلبینۃ فحسوہ ایاہ فوالذی نفسی بیدہ انہا لتغسل بطن احدکم کما یغسل احدکم وجہہ بالماء من الوسخ (رواہ الحاکم والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱ صـ ۱۷۶) ان التلبینۃ تجم فؤاد المریض وتذھب ببعض الحزن (صحیح بخاری کتاب الطب)

[۲] قالت عائشۃ لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعک ابوبکر وبلال فدخلت علیہما فقلت یا ابت کیف تجدک و یا بلال کیف تجدک ..... فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ (صحیح بخاری۔ ابواب الھجرۃ باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ ۵۶۸)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ اذا انا ابتلیت عبداً من عبادی مؤمنا فحمدنی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا (رواہ احمد وسندہ مستقیم۔ مرعاۃ جزء ۳ صـ ۳۴۲)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف اصبحت یا فلان قال احمد اللہ الیک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الذی اردت منک (رواہ الطبرانی واسنادہ حسن۔ مجمع الزوائد جزء ۱۰ صـ ۱۴۰)

بیماری سے بچنے کی کوشش کرنا

اگر برتن میں مکھی گر جائے تو اسے پورا ڈبو کر پھینک دے (پھر اگر دل چاہے تو کھائے) [۱]
اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر جائے تو چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دے پھر اگر اسے کھانا چاہے تو کھالے۔ اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پورے گھی کو پھینک دے [۲]
بیمار کو تندرست کے پاس نہ لائے، جذامی سے دور رہے [۳]
بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ دعاء پڑھتا ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ
الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں برص سے، جنون سے، جذام سے اور تمام بیماریوں سے [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فلیغمسہ کلہ ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ شفاء وفی الآخر داءً (صحیح بخاری)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القوھا وما حولھا وکلوہ (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان کان مائعا فلا تقربوھا (رواہ ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۸ صـ ۱۳۲)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا توردوا الممرض علی المصح (صحیح بخاری کتاب الطب وصحیح مسلم کتاب السلام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فر من المجذوم کما تفر من الاسد (صحیح بخاری کتاب الطب)

[۴] عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم .... الخ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۴ صـ ۳۰۳)

علاج اور اس کے متعلقات

دوا

طبابت معالج کو چاہیئے کہ علم طب میں مہارت حاصل کرے ورنہ وہ نقصان کا ذمہ دار ہوگا[1]
حلق کی بیماری میں بچوں کا حلق نہ دبائے بلکہ اس کے لئے قسط بحری یعنی عود ہندی کو ناک میں ڈالے[2]

حرام اور ناپاک چیزوں سے علاج نہ کرے[3]

سل (ذات الجنب) کا علاج قسط بحری اور زیتون سے کرے[4]

بیمار کو چاہیئے کہ نقصان دہ چیزوں سے پرہیز کرے[5]

---

[1] من تطبب ولم یعرف منہ طب فھو ضامن (رواہ الحاکم وسندہ صحیح ۴/۲۱۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا صبیانکم بالغمز من العذرۃ وعلیکم بالقسط وفی روایۃ علیکن بھذا العود الھندی .... یسعط من العذرۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۲۸۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بھذا العود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ، منہا ذات الجنب....... ویلد من ذات الجنب....... (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن زید قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت (رواہ الترمذی وصححہ)

[5] عن ام المنذر قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علیؓ ولنا دوال معلقۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل وعلی معہ یاکل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی: مہ یا علی: فانک ناقہ قالت فجعلت لھم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: یا علی، من ھذا فاصب فانہ اوفق لک
(رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وسندہ حسن، التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ ص ۱۲۱۸)

شہد سے علاج کرے، اس میں شفا ہے ؎۱

دستوں کی بیماری میں شہد پلائے ؎۲

ہر بیماری میں کلونجی سے علاج کرے ؎۳

جلاب کے لئے شبرم نہ دے بلکہ سنا دے ؎۴

مینڈک کو مار کر دوا میں شامل نہ کرے ؎۵

شراب کو دوا کے طور پر بھی استعمال نہ کرے ؎۶

علاج کرائے اور یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے لیکن دوا اسی وقت فائدہ پہنچاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا اذن ہو ؎۷

؎۱ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فیہ شفاء للناس (النحل۔ ۶۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلاث ..... او شربۃ عسل (صحیح بخاری)

؎۲ جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا ..... فسقاہ فبرأ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

؎۴ عن اسماء بنت عمیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سألہا بما تستمشین قالت بالشبرم قال حار حار قالت ثم استمشیت بالسناء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئاً کان فیہ الشفاء من الموت لکان فی السناء (رواہ ابن ماجۃ والترمذی وحسنہ)

؎۵ ان طبیباً سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ بلوغ جزء ۱۶ صـ ۲۸)

؎۶ سأل طارق النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنہاہ فقال انما اصنعہا للدواء قال انہ لیس بدواء ولکنہ داء (صحیح مسلم)

؎۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ (صحیح مسلم کتاب السلام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء غیر داء واحد الہرم (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات جزء ۵ صـ ۱۲۸)

داغ لگوانا

داغ نہ لگوائے ۱؎

تبدیل آب وہوا

اگر شہر کی آب وہوا ناموافق ہو تو شہر کے باہر کھلی ہوا میں چلا جائے ۲؎

پچھنے لگانا

پچھنے لگانا بہت اچھا علاج ہے ۳؎

سر کے درد کے لئے سر کے وسط میں پچھنے لگائے ۴؎

پچھنے ان رگوں میں لگائے جو گردن کے دونوں طرف ہیں اور اس رگ میں لگائے جو دونوں کندھوں کے درمیان ہے ۵؎

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا انھیٰ امتی عن الکیّ (صحیح بخاری)

۲؎ ان ناسا...... قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تعلموا بالاسلام فقالوا یا نبی اللہ انا لنا اھل ضرع ولم یکن اھل ریف واستوخموا المدینۃ فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذود وراع وامرھم ان یخرجوا فیہ (صحیح بخاری کتاب الطب باب من خرج من الارض لاتلایمہ وروی مسلم نحوہٗ)

۳؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او......... (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلاث فی شرطۃ محجم او...... (صحیح بخاری)

۴؎ احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی راسہ وھو محرم من وجع کان بہ وفی روایۃ فی وسط راسہ (صحیح بخاری) عن سلمیٰ قالت ما کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعًا فی راسہ الا قال احتجم (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۱۲۸۲)

۵؎ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ نیل جزء ۸ صد ۱۷۳ والتعلیقات جزء ۲ صد ۱۲۸۳)

پچھنے قمری مہینے کی سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو لگائے، یہ ہر بیماری کا علاج ہے [۱]
حالتِ احرام میں پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں [۲]

پانی سے علاج

بخار کا علاج پانی سے کرے یعنی پانی سے اسے ٹھنڈا کرے [۳]

مہندی لگانا

اگر پیر میں درد ہو تو اس پر مہندی لگائے [۴]

جھاڑنا، پھونکنا، منتر پڑھنا

مریض پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونکے
یعنی ان تینوں سورتوں کو پڑھ کر پھونکے [۵]
مریض پر ہر قسم کا منتر پڑھ کر پھونکا جا سکتا ہے یا منتر سے علاج کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں
شرک نہ ہو [۶]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء
له من کل داءٍ (رواہ ابوداؤد عن ابی هریرۃ رض وسندہ حسن۔ التعلیقات جزو ۲ صہ ۱۲۸۳ وله شواهد)
[۲] احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رأسه وهو محرم (صحیح بخاری)
[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمّٰی من فیح جهنم فابردوها بالماء (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
[۴] عن سلمیٰ قالت ما کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعًا فی رأسه الا قال احتجموا
ولا وجعًا فی رجلیه الا قال اختضبهما (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزو ۲ صہ ۱۲۸۲)
[۵] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض احد من اهله نفث علیه بالمعوذات (صحیح بخاری وصحیح
مسلم)
[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بالرقی ما لم یکن فیه شرک (صحیح مسلم)

جس شخص کو غیر شرکیہ منتر آتے ہوں تو اُسے چاہیئے کہ اپنے بھائیوں کو نفع پہنچائے یعنی ان منتروں سے ان کا علاج کرے [۱]

مرض یا زخم کا علاج کرنے کے لئے انگشت شہادت پر لعاب دہن لگائے، پھر اس انگلی کو زمین پر رکھے، پھر اسے زمین سے اُٹھا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب دہن کے ساتھ، ہمارا بیمار ہمارے رب کے حکم سے اچھا ہو جائے [۲]

غیر شرکیہ منتر سیکھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں [۳]

آسیب اور نظرِ بد کے لئے تمام منتروں کو چھوڑ کر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے علاج کرے [۴]

---

[۱] قالوا یا رسول اللہ انہا کانت عندنا رقیۃ نرقی بہا من العقرب وانک نہیت عن الرقی قال فعرضوہا علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری باسا فمن استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل (صحیح مسلم)

[۲] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی الانسان الشیٔ منہ او کانت بہ قرحہ او جرحٌ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصبعہ ھکذا ووضع سفیان سبابتہ الارض ثم رفعہا باسم اللہ ..... الخ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۳] عن الشفاء قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین ھٰذہٖ رقیۃ النملۃ کما علمیتہا الکتابۃ (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صہ ۱۲۸۶)

[۴] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بہما وترک ما سواہما (رواہ الترمذی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ التعلیقات للالبانی جزء ۲ صہ ۱۲۸۶)

تمیمے، گنڈے

تمیمے (یعنی دانے، نگ، منکے وغیرہ) نہ لٹکائے [1]
تانت گلے میں نہ ڈالے [2]

صدقہ سے علاج

مریض کی صحتیابی کے لئے صدقہ دے [3]

نظر بد اور اس کا علاج

نظر لگنے کو حق سمجھے [4]
نظر بد سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل دعاء پڑھے :۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ

ترجمہ : میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے، ہر زہریلے مہلک جانور سے اور ہر اس آنکھ سے جو نظر لگانے والی ہے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم من علق تميمة فقد اشرك (رواہ احمد وسندہٗ صحیح۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۴۹۲)

[2] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم من عقد لحیۃ او تقلّد وترا .... فان محمّداً امنه بری (رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن عمرو ورواہ النسائی عن رویفع واسناد کل منھما صحیح۔ التعلیقات ۱ : ۱۱۳)

[3] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم داؤوا مرضاکم بالصدقة (رواہ ابو الشیخ فی الثواب۔ سندہٗ حسن صحیح الجامع الصغیر ۱/۴/۶۳)

[4] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم العین حق (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یعوذ الحسن والحسین ویقول ان اباکما کان یعوّذ بہا اسمٰعیل واسحٰق اعوذ بکلمات اللہ التامات .... الخ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر ابراہیم علیہ السلام)

نظرِ بد کے لئے جھاڑ پھونک سے علاج کرے [۱]
نظر کے علاج کے لئے اگر نظر لگانے والے سے غسل کرنے کے لئے کہا جائے تو اُسے غسل کر لینا چاہیئے [۲]

نوٹ:۔ مستعمل پانی کو نظر زدہ پر چھڑکا جائے جس طرح آگے آرہا ہے۔

اگر یہ معلوم ہو کہ فلاں شخص کی نظر لگی ہے تو اس سے اپنا چہرہ، اپنے دونوں ہاتھ، اپنی دونوں کہنیاں، اپنے دونوں گھٹنے، اپنے دونوں پنجے اور ایڑیاں اور اپنے ستر کو دھونے کے لئے کہا جائے، پھر اس کے تمام اعضاء کا دھوون کسی برتن میں جمع کیا جائے اور اس دھوون کو نظر زدہ شخص کے پیچھے سے اس کے سر پر اور پیٹھ پر چھڑکا جائے، پھر برتن کو اس کے پیچھے انڈیل دیا جائے [۳]

بہتر یہ ہے کہ نظرِ بد کے لئے منتر وغیرہ نہ پڑھے بلکہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے علاج کرے [۴]

---

[۱] عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يامرني ان استرقي من العين (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى في بيتها جارية في وجهها سفعة يعني صفرة، فقال استرقوا لها فان بها النظرة (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن اسماء بنت عميس قالت يا رسول الله ان ولد جعفر تسرع اليهم العين افأسترقي لهم قال نعم (رواه احمد والترمذی وابن ماجة وسنده صحیح۔ التعلیقات $\frac{2}{1285}$)

[۲] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العين حق ولو كان شئ سابق القدر لسبقته العين واذا استغسلتم فاغسلوا (صحیح مسلم)

[۳] اغتسل سهل.... فنظر اليه عامر.... فقال ما رأيت كاليوم ولا جلد مخبأة فلبط سهل فاتي رسول الله صلى الله عليه وسلم.... قال هل تتهمون فيه من احد؟ قالوا نظر اليه عامر فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عامرا فتغيظ عليه وقال علام يقتل احدكم اخاه هلا اذا رأيت ما يعجبك بركت ثم قال له اغتسل له فغسل وجهه ويديه ومرفقيه وركبتيه واطراف رجليه وداخلة ازاره في قدح ثم صب ذلك الماء عليه يصبه رجل على رأسه وظهره من خلفه ثم يكفأ القدح وراءه ففعل به ذلك فراح سهل مع الناس ليس به باس (رواه احمد ورجاله ثقات۔ نیل $\frac{8}{179}$ وسنده صحیح۔ التعلیقات $\frac{2}{1286}$)

[۴] عن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ من الجان وعين الانسان حتى نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بهما وترك ما سواهما (رواه الترمذی وابن ماجة وسنده صحیح۔ التعلیقات $\frac{2}{1286}$)

اگر کوئی چیز یا کوئی جسم اچھا معلوم ہو تو یہ دُعاء پڑھے :۔

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ:۔ جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے، کسی میں کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔

یا یہ دُعا پڑھے :۔

بَارَكَ اللّٰهُ

ترجمہ:۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے [1]

آسیب کا علاج

آسیب کا علاج قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے کرے [2]

جادو سے علاج

جادو سے علاج نہ کرے [3]

---

[1] قال اللہ تبارك وتعالیٰ: ولولآ اذ دخلت جنتك قلت ماشآء اللہ لا قوۃ الا باللہ (الکہف-۳۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعامر هلّا اذا رأيت ما يعجبك برّكت (رواہ احمد وسندہ صحیح التعلیقات ۲/۱۲۸۶)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بهما وترك ما سواهما (رواہ الترمذی وابن ماجہ وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۲/۱۲۸۶)

[3] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرة فقال هو من عمل الشیطان (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صـ ۱۲۸۴)

موت اور اس کے متعلقات

قریب المرگ

قریب المرگ کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کی تلقین کرے [۱]
قریب المرگ کی آنکھیں بند کر دے [۲] اور اس کے منہ کو قبلہ رُخ کر دے [ع]
قریب المرگ کے لئے مغفرت کی دُعا کرے [۳]

وصیت

اگر مرتے وقت مال چھوڑے تو رشتہ داروں کے لئے معروف و مناسب طریقہ پر وصیت کرے [۴]
لیکن جن رشتہ داروں کے حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دئے ہیں ان کے لئے وصیت نہ کرے [۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لآ الٰہ الا اللہ (صحیح مسلم)

[۲] دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ (صحیح مسلم) وفی روایۃ فاغمضوا البصر (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ بلوغ ۷/۶۶)

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستغفر لہ وینتظر موتہ (رواہ احمد عن ابی سعید رضؓ وسندہٗ جید۔ بلوغ ۶/۶۱)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ : کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین و الاقربین بالمعروف حقا علی المتقین (البقرۃ ۔ ۱۸۰)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وسندہٗ حسن۔ بلوغ ۱۵/۱۸۸) ولہٗ شاھد عن عمرو بن خارجۃ عند احمد والنسائی والترمذی وصححہ الترمذی۔ بلوغ ۱۵/۱۸۸)

[ع] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ سأل عن البراء بن معرور فقالوا توفی و اوصی بثلث۔ لک یارسول اللہ واوصی ان یوجہ الی القبلۃ لما احتضر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصاب الفطرۃ (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ المستدرک جلد اوّل صفحہ ۳۵۳)

تہائی مال تک کی وصیت کرے، اس سے زیادہ کی وصیت نہ کرے بلکہ تہائی مال سے بھی کم کی وصیت کرے تو بہتر ہے [۱]

وصیت کرنے والے کے مر جانے کے بعد اس کی وصیت میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کرے [۲]

اگر وصیت کرنے والے نے ناانصافی کی ہو تو ایسی صورت میں اگر کوئی شخص متعلقین کے مابین اصلاح کی غرض سے کوئی تبدیلی کر دے تو کوئی مضائقہ نہیں [۳]

اگر وصیت کرنی ضروری ہو تو دو راتیں بھی ایسی نہ گذرنی چاہئیں کہ وصیت کرنے والے کے پاس وصیت تحریر شدہ نہ ہو [۴]

اگر کافر صدقہ، خیرات وغیرہ کی وصیت کرے تو اسے پورا نہ کرے [۵]

---

[۱] قال سعد رضؓ افاوصی بثلثی مالی قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا، قال فبالشطر قال لا، قال فالثلث قال الثلث والثلث کثیر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۲] قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ: فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ (البقرۃ-۱۸۱)

[۳] قال اللّٰہ عزوجل: فمن خاف من موص جنفا او اثما فاصلح بینھم فلا اثم علیہ (البقرۃ-۱۸۲)

[۴] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما حق امریٔ مسلم لہ شیٔ یوصی فیہ فیبیت فیہ لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہٗ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۵] قال عمرو یا رسول اللّٰہ ان ابی اوصی بعتق مائۃ رقبۃ وان ھشاما اعتق عنہ خمسین رقبۃ وبقیت خمسون رقبۃ افاعتق عنہ؟ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذٰلک (رواہ ابوداؤد وسندہٗ صحیح۔ نیل الاوطار جزء۶ ص۳۷)

موت

موت کو کثرت سے یاد کرتا رہے [1]

موت کی تمنا نہ کرے اور نہ موت کے لئے دعا کرے [2]

موت ایسی حالت میں آئے کہ مرنے والا مسلم ہو (یعنی ہر وقت مسلم رہے تاکہ جس وقت بھی موت آئے وہ مسلم ہو) [3]

اگر کوئی شخص اپنی زندگی سے تنگ آگیا ہو اور موت کی خواہش کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو تو اس طرح دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ

ترجمہ:۔ اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میری زندگی میرے لئے بہتر ہو اور مجھے موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو [4]

موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھے [5]

ایامِ جاہلیت کی طرح کسی کی موت کا گلی کوچوں اور بازاروں میں ڈھنڈورا نہ پیٹے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت (رواہ احمد والترمذی والنسائی وسندہ صحیح مرعاۃ جلد ۳ صہ ۳۴۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ ولا یدع بہ (صحیح مسلم)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولا تموتن الا وانتم مسلمون (آل عمران۔ ۱۰۲)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان لا بد فاعلا فلیقل .... الخ (صحیح بخاری کتاب الدعوات وصحیح مسلم کتاب الذکر)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ (صحیح مسلم)

[6] عن حذیفۃ قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھیٰ عن النعی (رواہ احمد والترمذی وصححہ)

میت

میت کے پاس خیر کی بات کہے کیوں کہ فرشتے بات کرنے والے کی بات پر آمین کہتے ہیں [1]
جب کسی کی موت کی خبر سنے تو اس کے لئے دعائے مغفرت کرے [2]
جب میت کے گھر جائے تو اس طرح دعاء کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِ (فُلَانٍ) وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ (فلاں) کی مغفرت فرما، ہدایت والوں میں اس کا درجہ بلند فرما، اس کے بعد اس کے پسماندگان میں تو اس کا خلیفہ ہوجا، اے رب العالمین ہماری اور اس کی مغفرت فرما، اس کی قبر کو اس کے لئے کشادہ کردے اور اس میں اسکے لئے روشنی کردے [3]

نوٹ:۔ فلاں کی جگہ میت کا نام لے۔
جب کسی کا انتقال ہو تو گھر والا اس طرح دعاء کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً

ترجمہ:۔ اے اللہ میری اور اس کی مغفرت فرما اور اس کے بعد مجھے اچھا بدلہ دے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرًا فان الملائکۃ یؤمنون علی ماتقولون (صحیح مسلم)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم عن جیشکم ھذا الغازی انھم انطلقوا فلقوا العدو فاصیب زید شھیدًا فاستغفروا لہ فاستغفر لہ الناس (رواہ احمد وسندہ حسن۔ احکام الجنائز للالبانی صہ۳۳)

[3] دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ..... قال اللھم اغفر..... الخ (صحیح مسلم کتاب الجنائز)

[4] عن ام سلمۃ قالت لما مات ابو سلمۃ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان ابا سلمۃ قد مات قال قولی اللھم اغفرلی..... (صحیح مسلم، کتاب الجنائز)

مُردے کی ہڈی نہ توڑے [1]

جان نکلنے کے بعد میت کو چادر اڑھادے [2]

میت کے چہرہ پر پیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں [3]

میت کی تدفین جلدی کرے [4]

میت اگر مقروض ہو تو فوراً اس کا قرضہ ادا کرے [5]

غسل میت

میت کو ایسے پانی سے نہلائے جس میں بیری کے پتّوں کو جوش دیا گیا ہو، نہلاتے وقت میت کے داہنے اعضاء کو پہلے دھوئے، نہلانے کی ابتداء وضوء کے اعضاء سے کرے، میت کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھے تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ نہلائے لیکن طاق مرتبہ نہلائے، آخری مرتبہ پانی میں کافور ڈال لے اور اس پانی سے نہلائے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کسر عظم المیت ککسرہ حیًا (رواہ مالک، وابوداؤد وفی روایۃ احمد ان کسر عظم المؤمن میتا مثل کسرہ حیا وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۲۳۳ ومرعاۃ جزء ۳ ص ۵۰۶)

[2] عن عائشۃ رض قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی سجی ببرد حبرۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] عن عائشۃ رض قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون (رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ وفی الباب عن عامر بن ربیعۃ عند البزار وسندہ حسن۔ مرعاۃ جزء ۳ ص ۴۵۰)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان کانت صالحۃ قربتموھا الی الخیر (صحیح بخاری وصحیح مسلم واللفظ لمسلم)

[5] عن سعد بن اطول ان اخاہ مات ...... فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخاک محبوس فی دینہ فاقض عنہ (رواہ ابن ماجۃ واحمد وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۵)

[6] عن ام عطیۃ رض قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الآخرۃ کافورا او فی روایۃ اغسلنھا وترا ثلاثا او خمسا او سبعا وابدأن بمیامنھا ومواضع الوضوء منھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

میدانِ جنگ میں جو لوگ شہید ہوں انہیں غسل نہ دے [1]
شوہر بیوی کو غسل دے سکتا ہے [2]
غسل دینے والا اگر میت میں کوئی مکروہ بات دیکھے تو اسے ظاہر نہ کرے [3]
نہلانے والے کو چاہیئے کہ نہلانے کے بعد غسل کرے [4]

کفن

میت کو اچھا کفن دے، ناقص اور ناکارہ کفن نہ دے [5]
مرد کو تین سوتی کپڑوں میں کفنائے [6]
کفن سفید ہو، اگر سفید نہ ہو تو دھاری دار ہو [7]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الرجلین من قتلی احد ...... ولم یغسلوا ولم یصل علیھم (صحیح بخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ لومت قبلی لغسلتک (رواہ احمد وابن ماجۃ وابن ھشام فی السیرۃ وفیہ محمد بن اسحاق وقد صرح بالتحدیث فی روایۃ ابن ھشام فلھذا اسنادہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۵۰)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل مسلماً فکتم علیہ غفرلہ اللہ اربعین مرۃ (رواہ الحاکم والبیہقی وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۵۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فلیغتسل (رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ واخرجہ احمد من طرق وبعضھا صحیح علی شرط مسلم وقد صححہ ابن القطان وابن حزم والحافظ۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۵۳)

[5] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ (صحیح مسلم)

[6] عن عائشۃ الصدیقۃ رض قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب یمانیۃ بیض سحولیۃ من کرسف (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیض فانھا من خیر ثیابکم وکفنوا فیھا موتاکم (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ $\frac{۲}{۴۶۵}$ واحکام الجنائز للالبانی صہ ۶۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیکفن فی ثوب حبرۃ (رواہ احمد وابوداؤد عن جابر وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۶۳)

کفن سے میت کا سر اور پیر بھی ڈھانک دے ، اگر کپڑا چھوٹا ہو تو کپڑے سے سر ڈھانک دے اور پیروں پر گھاس ڈال دے [1]

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنائے ، ایک کپڑے کو مثل دوپٹہ کے اسی طرح اڑھا دے جس طرح زندہ عورت دوپٹہ اوڑھتی ہے [2]

عورت کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ کر انہیں پیچھے ڈال دے [3]

میت کو تین مرتبہ دھونی دے [4]

میت کو خوشبو لگائے لیکن جو شخص حالتِ احرام میں مرجائے اس کے خوشبو نہ لگائے اور اسے احرام کے دو کپڑوں ہی میں کفنائے [5]

جو شخص حالتِ احرام میں مرجائے اسے غسل دے کر احرام کے کپڑوں کا کفن دے لیکن اس کے سر کو اور چہرے کو نہ ڈھانکے [6]

---

[1] ان مصعب قتل یوم احد ولم یترک الا نمرۃ فکنا اذا غطینا بہا راسہ بدت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ بدا راسہ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نغطی بہا راسہ ونجعل علی رجلیہ شیئا من الاذخر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[2] عن ام عطیۃ قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ ...... فاعطانا حقوہ قال اشعرنہا ایاھا تعنی ازارہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ قالت کفناھا فی خمسۃ اثواب وخمرناھا کما نخمر الحی (رواہ الخوارزمی وقال الحافظ ھذہ الزیادۃ صحیحۃ الاسناد. نیل ۴/۳۱)

[3] عن ام عطیۃ قالت ..... وضفرنا شعرھا ثلاثۃ قرون فالقینا ما خلفھا (صحیح بخاری)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجمرتم المیت فاجمروہ ثلاثا (رواہ احمد والحاکم وابن حبان ورجالہ رجال الصحیح. نیل ۴/۳۵ وسندہ صحیح. احکام الجنائز للالبانی ص ۶۴)

[5] عن ابن عباس بینما رجل واقف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ اذ وقع عن راحلتہ فوقصتہ ...... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفنوہ فی ثوبیہ ولا تحنطوہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم وروایۃ البخاری فی باب ما ینھی من الطیب للمحرم " ولا تقربوہ طیبا ")

[6] عن ابن عباس بینما رجل واقف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ ...... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر ...... ولا تخمروا راسہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) وفی روایۃ ولا وجہہ (صحیح مسلم کتاب الحج)

اگر کوئی شخص میدانِ جنگ میں شہید ہو جائے تو اسے انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے جو وہ پہنے ہوئے ہو، البتہ اس پر ایک چادر ڈال دے ۔[۱]

اگر کوئی کافر قریبی عزیز مر جائے تو اس کو دفن کر دے لیکن دفن کرنے کے بعد کوئی اور کام نہ کرے جب تک نہا نہ لے ۔[۲]

جنازہ

مسلم کے جنازہ کے ساتھ جائے، اگر نمازِ جنازہ کے بعد لوٹ آئے تو کوئی حرج نہیں ۔[۳]

جنازہ کو تیزی کے ساتھ لے جائے ۔[۴]

---

[۱] عن جابر قال رمی رجل بسهم فی صدره فادرج فی ثیابه کما هو ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم (رواه احمد وابوداؤد والترمذی وسنده جید۔ بلوغ ۷/۱۸۶) وعن عبد اللہ بن ثعلبة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال یوم احد زملوهم فی ثیابهم (رواه ابوداؤد ورجاله رجال الصحیح۔ نیل ۴/۴۴) ان مصعب قتل یوم احد ولم یترک الا نمرة فکنا اذا غطینا بها راسه بدت رجلاه واذا غطینا رجلیه بدا راسه فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان نغطی بها راسه ونجعل علی رجلیه شیئا من الاذخر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۲] عن علی قال لما توفی ابوطالب اتیت النبی صلی اللہ علیه وسلم فقلت ان عمک الشیخ الضال قد مات قال اذهب فواریه ثم لا تحدث شیئا حتی تاتینی .... فواریته ثم اتیته قال اذهب فاغتسل (رواه احمد وابوداؤد والنسائی وسنده صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۱۳۴)

[۳] فیاتیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیصلی علیه فربما انصرف وربما مکث حتی یدفن المیت (رواه ابن حبان۔ الموارد صہ ۵۳، والحاکم ۱/۱۵۴ واحمد وسنده صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۶۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام .... واتباع الجنائز (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اسرعوا بالجنازة فان کانت صالحة قربتموها الی الخیر وان کانت غیر ذلک کان شرا تضعونه عن رقابکم (صحیح بخاری وصحیح مسلم) عن ابی بکرة قال لقد رأیتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وانا لنکاد نرمل بالجنازة (رواه النسائی واحمد وابوداؤد وسنده صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۷۲)

سوار جنازہ کے پیچھے چلے۔ پیادہ ہر طرف چل سکتا ہے، آگے بھی، پیچھے بھی، دائیں بھی، بائیں بھی لیکن جنازہ کے قریب رہے ؎۱

بغیر عذر جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر نہ جائے ؎۲

عورت جنازہ کے ساتھ نہ جائے ؎۳

جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے رونے والا کوئی نہ ہو، اگر بلند آواز سے کوئی رونے والا ساتھ ہو تو جنازہ کے ساتھ نہ جائے ؎۴

جنازہ کے ساتھ انگیٹھی وغیرہ نہ لے جائے ؎۵

جنازہ اٹھانے والے کو چاہیئے کہ وضو کرلے ؎۶

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب یسیر خلف الجنازۃ والماشی خلفها امامها وعن یمینها وعن یسارها قریبا منها (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح مرعاۃ جلد ۳ صہ ۴۸)

؎۲ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بدابۃ وھو مع جنازۃ فابی ان یرکبها فلما انصرف اتی بدابۃ فرکب فقیل لہ فقال ان الملائکۃ کانت تمشی فلم اکن لارکب وھم یمشون فلما ذھبوا رکبت (رواہ الحاکم وابوداؤد وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۷۰)

؎۳ عن ام عطیۃ قالت نهینا عن اتباع الجنائز (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

؎۴ نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتبع جنازۃ فیها رانۃ (رواہ ابن ماجۃ ورواہ احمد عن عبداللہ بن عمر ۵ / ۹۴ وسندہ جید۔ بلوغ ۲ وسندہ حسن۔ احکام الجنائز صہ ۷۰)

؎۵ اوصی ابوموسی .... قال .... ولا تتبعونی بمجمر .... قالوا سمعت فیہ شیئا قال نعم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد والبیهقی وابن ماجۃ وسندہ حسن۔ احکام الجنائز صہ ۷۰)

؎۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حملہ فلیتوضأ (رواہ ابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۷۰)

نمازِ جنازہ

نمازِ جنازہ مسجد کے باہر جنازہ گاہ میں ادا کی جائے ؎۱

میت کو اپنے اور قبلہ کے درمیان رکھے ، اگر میت مرد کی ہو تو امام اس کے سر کے مقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کی ہو تو امام اس کے وسط میں کھڑا ہو ؎۲

مقتدی صف بنا کر کھڑے ہو جائیں ؎۳

پھر امام اللہ اکبر کہے ؎۴

پھر خفیہ آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھے ؎۵

پھر اور کوئی سورت پڑھے ؎۶

؎۱ زنیا (رجل وامرأۃ) فامر بہما رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجما قریبا من موضع الجنائز عند المسجد (صحیح بخاری) عن جابر قال مات رجل منا فغسلناہ ووضعناہ لرسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث توضع الجنائز عند مقام جبریل ثم اذنا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوٰۃ علیہ فجاء معنا .... فصلی علیہ (رواہ الحاکم واحمد وسندہٗ صحیح ۔ احکام الجنائز للالبانی صد ۱۶)

؎۲ صلی انس علی جنازۃ فقام حیال رأسہ .... ثم اتی بجنازۃ امرأۃ فقام وسطہا فقال لہ العلاء ھٰکذا رأیت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ .... قال نعم (رواہ الترمذی وابوداؤد واحمد السیاق لہٗ وسندہٗ صحیح ۔ احکام الجنائز صد ۱۰۹) قام رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطہا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

؎۳ فصف بہم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

؎۴ وکبر اربع تکبیرات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

؎۵ صلی ابن عباس علی جنازۃ فقرأ فاتحۃ الکتاب فقال لتعلموا انہا سنۃ (صحیح بخاری) السنۃ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ ان یقرأ فی التکبیرۃ الاولیٰ بام القرآن مخافتۃ (رواہ النسائی عن ابی امامۃ وسندہٗ صحیح ۔ مرعاۃ جزء ۳ صد ۳۷۷ واحکام الجنائز صد ۱۲۱) ثم یقرأ .... سرًا فی نفسہ (رواہ الشافعی عن ابی امامۃ تقواہ البیہقی نیل جزء ۴ صد ۵۲)

؎۶ فقرأ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ وجہر ...... فقال سنۃ وحق (رواہ النسائی عن ابن عباس وسندہٗ صحیح ۔ نیل ۴/۵۲ واحکام الجنائز صد ۱۱۹)

پھر اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے ؎۱

پھر اللہ اکبر کہے اور بلند آواز سے یہ دعاء پڑھے ؎۲

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ

ترجمہ:۔ اے اللہ، اس کی مغفرت فرما۔ اس پر رحم فرما، اس سے درگزر فرما، اسکو عافیت دے، عزت کے ساتھ اس کی مہمانی فرما، اس کی قبر کشادہ کردے، اس کو پانی، برف اور اولے سے پاک کردے، اس کو گناہوں سے ایسا پاک وصاف کردے جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے پاک وصاف کیا جاتا ہے، اس کے گھر سے بہتر اسے گھر عطا فرما، اس کے اہل سے بہتر اسے اہل عطا فرما، اس کی بیوی سے بہتر اسے بیوی عطا فرما، اس کو جنت میں داخل کر، اس کو فتنۂ قبر اور عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر اللہ اکبر کہے ؎۳

؎۱ عن ابی امامۃ قال السنۃ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ ان یکبر ثم یقرأ بام القراٰن ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ عبدالرزاق والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۲/۳۷۴ ۔ فی روایۃ یقرأ...... سرا ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویخلص الدعاء فی التکبیرات (رواہ الشافعی وقواہ البیہقی۔ نیل ۴/۵۲ وعدی الحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صـ۱۲۲)

؎۲ قال ابوامامۃ السنۃ فی الصلوٰۃ...... ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخلص الدعاء للمیت ولا یقرأ الا فی الاولیٰ (رواہ عبدالرزاق والنسائی وسندہ صحیح۔ مرعاۃ ۲/۳۷۴) قال عوف صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ وھو یقول اللھم اغفر لہ...... الخ (صحیح مسلم)

؎۳ وجعبر اربع تکبیرات (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ہر تکبیر پر دونوں ہاتھ اُٹھائے [1]

پھر دائیں بائیں سلام پھیرے [2]

نمازِ جنازہ مسجد میں بھی جائز ہے [3]

طلوعِ آفتاب، غروبِ آفتاب اور ٹھیک زوال کے وقت نماز نہ پڑھے [4]

قبرستان میں نمازِ جنازہ نہ پڑھے [5]

اگر ایک بچے اور ایک عورت کی نمازِ جنازہ اکٹھی پڑھنی ہو تو بچے کو امام کے قریب رکھے [6]

---

[1] ان اللہ کان یرفع یدیہ فی جمیع تکبیرات الجنازۃ (رواہ الدارقطنی عن ابن عمر وقال تفرد برفعہ عمر بن شبہ عن یزید ورواہ الجماعۃ عن یزید موقوفا وھو الصواب ۔ نیل ۴/۵۴ ۔ وعمر بن شبہ صدوق ۔ تقریب ۔ واخرج البیہقی عن ابن عمر موقوفا وسعید بن منصور عن ابن عباس موقوفا وسندھما صحیح ۔ نیل جز ۴ ص ۵۳ و ۵۴)

[2] قال ابن مسعود ثلاث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلھن ترکھن الناس احداھن التسلیم علی الجنائز مثل التسلیم الصلوٰۃ (رواہ البیہقی وسندہ حسن ۔ احکام الجنائز ص ۱۲۷)

[3] صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد (صحیح مسلم)

[4] عن عقبۃ قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب (صحیح مسلم باب اوقات التی نھی عن الصلوٰۃ فیھا ۱/۲۷۶)

[5] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی علی الجنائز بین القبور (رواہ ابن الاعرابی فی معجمہ والطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن ۔ احکام الجنائز للالبانی ص ۱۰۸)

[6] عن عمار قال حضرت جنازۃ صبی وامرأۃ فقدم الصبی مما یلی القوم ووضعت المرأۃ وراءہ فصلی علیھما (وفی القوم اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم) فسألتھم عن ذٰلک فقالوا السنۃ (رواہ النسائی وابوداؤد ورجال اسنادہ ثقات وروی النسائی عن ابن عمر وسندہ صحیح ۔ احکام الجنائز ص ۱۰۳ ونیل الاوطار جز ۴ ص ۵۸)

جو بچّہ ساقط ہوجائے اس کی نماز جنازہ پڑھے اور اس کے والدین کے لئے مغفرت، عافیت اور رحمت کی دعاء کرے [1]

جو شخص رجم کیا گیا ہو اس کی نمازِ جنازہ پڑھے [2]

اگر کسی مسلم کا انتقال کسی غیر (مسلم) ملک میں ہوجائے تو جس دن اس کے انتقال کی خبر ملے اسی دن اس کی نمازِ جنازہ غائبانہ اس مقام پر ادا کرے جہاں عموماً نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہو [3]

شہید کی نمازِ جنازہ ضروری نہیں، اگر پڑھ لے تو اچھا ہے [4]

فاسق کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم السقط یصلی علیہ ویدعی لوالدیہ بالمغفرۃ والرحمۃ (رواہ احمد. بلوغ جزء ۷ صفحہ ۲۰۸ وروی الحاکم نحوہٗ ۱/۳۶۳ وصححہ ووافقہ الذھبی). حاکم میں مغفرت کے بجائے عافیت ہے۔

[2] ان امرأۃ .... اتت النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وھی حبلیٰ من الزنا .... امربھا فرجمت ثم صلی علیھا (صحیح مسلم کتاب الحدود عن عمران) ان رجلا .... جاء النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فاعترف الزنا ..... فرجم ...... فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلّم خیرًا وصلی علیہ (صحیح بخاری کتاب الحدود عن جابرؓ)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بھم الی المصلی (صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ رضؓ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم صلوا علی اخ لکم مات بغیر ارضکم (رواہ احمد بلوغ ۷/۲۲ ورواہ ابن ماجۃ وسندہٗ صحیح علی شرط الشیخین۔ احکام الجنائز للالبانی صفحہ ۹۳)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی الثوب الواحد ...... ولم یصل علیھم (صحیح بخاری) ان رجلا من الاعراب جاء الی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فاٰمن بہٖ .... ثم نھضوا فی قتال العدو فاتی بہ النبی صلّی اللہ علیہ وسلم یحمل قد اصابہ سھم ..... ثم کفنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جبتہ ثم قدمہ فصلی علیہ (رواہ النسائی وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صفحہ ۸۲)

[5] عن ابی قتادۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اذا دعی لجنازۃ سأل عنھا فان اثنی علیہ خیر قام فصلی علیھا وان اثنی علیہ غیر ذٰلک قال لاھلھا شانکم ولم یصل علیہ (رواہ احمد والحاکم ۱/۳۶۴ وسندہٗ صحیح احکام الجنائز صفحہ ۸۱)

جنازہ کی نماز گھروں میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ اگر نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے والے دو ہی مرد ہوں تو مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو، برابر کھڑا نہ ہو[1]

نمازِ جنازہ ایک سلام سے بھی ختم کی جا سکتی ہے اور سلام آہستہ آواز سے بھی کیا جا سکتا ہے[2]

نمازِ جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد اس دعاء کے بجائے جو صفحہ (۸۲۶) پر درج کی گئی ہے یہ دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے[3]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہمارے زندوں کو، ہمارے مُردوں کو، ہمارے حاضرین کو، ہمارے غائبین کو، ہمارے چھوٹوں کو، ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو بخش دے، اے اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔ اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور نہ اس کے بعد ہمیں گمراہ کر۔

---

[1] ان ابا طلحۃ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمیر بن ابی طلحۃ حین توفی فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی علیہ فی منزلھم فتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابوطلحۃ وراءہ وام سلیم وراء ابی طلحۃ ولم یکن معھم غیرھم (رواہ الحاکم ۱/۳۶۵ والبیہقی وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۹۰)

[2] عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ فکبر علیھا اربعا وسلم تسلیمۃ واحدۃ (رواہ البیہقی وسندہ حسن۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۱۲۸) عن رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... لیسلم تسلیما خفیا حین ینصرف رواہ الحاکم عن ابی امامۃ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۱۲۲ والمستدرک جزء اول صہ ۳۶۰) عن ابی امامۃ السنۃ فی الصلوۃ الجنازۃ ان ...... ثم یسلم سرا فی نفسہ (رواہ الشافعی وقواہ البیہقی نیل ۴/۵۲)

[3] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللھم..... (رواہ الترمذی والنسائی واحمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوۃ ۱/۵۲۷ وصححہ الترمذی والذہبی اللھم لا تحرمنا سے آخر تک کے الفاظ صرف ابوداؤد میں ہیں)

قبر

قبر اچھی، فراخ اور گہری بنائی جائے [1]

قبر بغلی ہو یا صندوق نما [2]

قبر کو کوہان نما بنائے [3]

قبر تقریباً ایک بالشت اونچی رکھے [4]

قبر کو اونچا نہ بنائے، اگر کسی قبر کو اونچا دیکھے تو اسے زمین کے برابر کر دے [5]

قبر پکی نہ بنائے، نہ اس پر کوئی عمارت بنائے، نہ اس پر کچھ لکھے، نہ اس پر بیٹھے، نہ اسے روندے اور نہ اس پر اس کی مٹی سے زائد مٹی ڈالے [6]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والترمذی وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۱۴۳ ومرعاۃ ۳/۵۰۱) وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسع من قبل الرأس واوسع من قبل الرجلین (رواہ احمد وابوداؤد وسندہ صحیح۔ نیل ۴/۸۴ واحکام الجنائز للالبانی صہ ۱۴۴)

[2] عن انس رضی اللہ عنہ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان رجل یلحد وآخر یضرح فقالوا نستخیر ربنا ونبعث الیہما فایہما سبق ترکناہ فارسل الیہما فسبق صاحب اللحد فلحدوا لہ (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہ حسن نیل ۴/۸۶ واحکام الجنائز للالبانی صہ ۱۴۴)

[3] عن سفیان التمار انہ رأی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما (صحیح بخاری)

[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحد لہ لحد ونصب علیہ اللبن نصبا ورفع قبرہ من الارض نحوا من شبر (رواہ ابن حبان (حدیث نمبر ۲۱۶) والبیہقی ۳/۴۱۰ وسندہ حسن۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۱۵۴)

[5] عن ابی الہیاج الاسدی عن علی قال ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ (صحیح مسلم)

[6] نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ (صحیح مسلم) نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبنی علی القبر او یزاد علیہ او یجصص او یکتب علیہ (رواہ النسائی ورواہ الحاکم نحوہ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۲۰۴) وفی روایۃ نہی ان تجصص القبور وان یکتب علیہا وان یبنی علیہا وان توطأ (رواہ الترمذی وصحیحہ)

قبر سے تکیہ لگا کر نہ بیٹھے [١]

قبر کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھے [٢]

دفن کرنا

طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور نصف النہار یعنی زوال کے وقت دفن نہ کرے [٣]

دفن کرتے وقت جنازہ کو قبر کے پائنتی رکھے، پھر میت کو قبر کے اندر اتارے [٤]

میت کو قبر میں اُتارتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

بِاسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ [٥]

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول کی ملت پر۔

قبر میں میت کو اس طرح لٹائے کہ اس کا سرہانہ قبلہ کی داہنی طرف ہو یعنی نمازی کے داہنی طرف میت کے منہ کو قبلہ کی طرف کردے [٦]

---

١ عن عمرو بن حزم قال رآنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی قبر فقال لا تؤذہ (رواہ احمد النسائی و سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۲ صہ ۵۰۹)

٢ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا (صحیح مسلم)

٣ عن عقبۃ قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیہن أو ان نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب (صحیح مسلم باب الاوقات التی نہی عن الصلوٰۃ فیہا)

٤ اوصی الحارث ان یصلی علیہ عبد اللہ بن یزید فصلی علیہ ثم ادخلہ القبر من قبل رجلی القبر وقال ہذا من السنۃ (رواہ ابوداؤد و رجالہ رجال الصحیح۔ نیل الاوطار ۴/۶۹ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز لناصر الدین الالبانی صہ ۱۵۰)

٥ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعتم موتاکم فی القبر فقولوا بسم اللہ ..... الخ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والحاکم وسندہ صحیح۔ بلوغ ۱/۸۵، احکام الجنائز صہ ۱۵۲)

٦ متواتر عمل اور مشاہدہ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلتکم احیاءً وامواتاً (حاکم۔ سندہ صحیح ۱/۵۹ و ۴/۲۵۹)

دفن کرنے کے بعد سرہانے کی طرف سے تین دفعہ قبر پر مٹی ڈالے [1]

اگر قبر بغلی ہو تو میت کو رکھنے کے بعد اینٹیں کھڑی کر کے بند کر دے [2]

جو مٹی قبر کو کھودنے میں نکلے اس سے زیادہ مٹی قبر پر نہ ڈالی جائے [3]

جب دفن سے فارغ ہو تو کچھ دیر وہاں کھڑا رہے، قبلہ کی طرف منہ کرے، دونوں ہاتھ اٹھا کر میت کے لئے دعاء کرے اور منکر نکیر کے سوالات کے وقت ثابت قدمی کی دعاء کرے [4]

اگر کسی قبر کے پاس کسی دوسرے آدمی کو دفن کرنا چاہے تو اس قبر کے سرہانے بطور علامت کے کوئی پتھر نصب کر دے [5]

ضرورتاً ایک قبر میں کئی آدمی بھی دفن کئے جا سکتے ہیں، ایسی صورت میں پہلے اسے رکھے جو قرآن مجید کا

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ ثم اتی قبر المیت فحثی علیہ من قبل رأسہ ثلاثا (رواہ ابن ماجۃ وابن ابی داؤد وصححہ، قال الحافظ رجالہ ثقات ولہ شواہد۔ نیل الاوطار جزء ۴ صہ ۷۰)

[2] عن عامر بن سعد قال قال سعد الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن نصبا کما صنع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم)

[3] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبنی علی القبر او یزاد علیہ (رواہ النسائی من طریق ابی الزبیر وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز صہ ۲۰۴)

[4] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم ثم سلوا لہ بالتثبیت فانہ الآن یسئل (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد اول صہ ۲۳۰) عن ابن مسعود قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبر عبد اللہ ذی النجادین ...... فلما فرغ من دفنہ استقبل القبلۃ رافعا یدیہ (رواہ ابو عوانۃ فی صحیحہ وسکت عنہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۱۳ صہ ۳۹)

[5] لما مات عثمان بن مظعون خرج بجنازتہ فدفن فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ان یاتی بحجر..... فوضعہا عند رأسہ وقال اعلم بہا قبر اخی ادفن الیہ من مات من اہلی ...... (رواہ ابوداؤد وسندہ حسن، نیل جزء ۴ صہ ۷۲، واحکام الجنائز صہ ۱۵۵)

سب سے زیادہ عالم ہو۔ ؎۱

شہداء کو میدان جنگ ہی میں دفن کیا جائے، شہر کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے، اگر غلطی سے قبرستان میں دفن کر دے تو انہیں پھر میدان جنگ میں منتقل کر دے۔ ؎۲

قبر میں رکھ دینے کے بعد ضرورتاً میت کو دوبارہ باہر نکالا جا سکتا ہے۔ ؎۳

اگر قبر کی تیاری کے انتظار میں قبرستان میں بیٹھنا پڑے تو قبلہ رو بیٹھے۔ ؎۴

اہلِ میت

جب کسی کے ہاں کوئی فوت ہو جائے تو اس کے ہاں کھانا پکوا کر بھیجے، اس لئے کہ میت کے گھر والوں کو رنج و صدمہ کی وجہ سے کھانا پکانے کا ہوش نہیں ہوتا۔ ؎۵

؎۱ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول ایھم اکثر اخذ اللقرآن فاذا اشیر الی احدھما قدمہ فی اللحد (صحیح بخاری) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ما احد زملو ھم فی ثیابھم وجعل یدفن فی القبر رھطا ویقول قدموا اکثرھم قرآنا (رواہ احمد وابوداؤد عن عبداللہ بن ثعلبۃ ورجالہ رجال الصحیح۔ نیل $\frac{۴}{۴۴}$ وفی الباب عن ھشام بن عامر عند الترمذی جزء ا ص ۲۳۶ وصححہ ھو والالبانی۔ احکام الجنائز ص ۱۴۳ ولفظہ ادفنوا الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد وقدموا اکثرھم قرآنا)

؎۲ قال جابر لما کان یوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنہ فی مقابرنا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا القتلی الی مضاجعھا (رواہ الترمذی فی ابواب فضائل الجہاد وصححہ ورواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی ص۱۴)

؎۳ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ ونفث علیہ من ریقہ (صحیح بخاری)

؎۴ عن البراء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ من الانصار فانتھینا الی القبر ولما یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ وجلسنا معہ (ابوداؤد والنسائی وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اول ص ۵۲۷)

؎۵ لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد اتاھم ما یشغلھم (رواہ الترمذی وابوداؤد وسندہ صحیح۔ مرعاۃ $\frac{۳}{۵۲۰}$)

میت کو دفن کر کے جب واپس ہوں تو اہلِ میت کے ہاں نہ جمع ہوں اور نہ اہل میت کے گھر میں کھانا پکانے کا اہتمام کریں [۱]

رنج و صدمہ اور نقصان

جب کوئی مرے تو اس کا ماتم نہ کرے، چلا کر نہ روئے، بال نہ منڈائے، کپڑے نہ پھاڑے، واویلا نہ کرے، منہ نہ نوچے، بال نہ بکھیرے، گریبان چاک نہ کرے اور نہ ایام جاہلیت کی طرح نوحہ کرے، نہ مرثیہ پڑھے [۲]

آغازِ صدمہ ہی سے صبر کرے (بعد میں تو رفتہ رفتہ صبر آ ہی جاتا ہے) [۳]

جب کوئی مصیبت یا صدمہ یا نقصان پہنچے تو یہ دعاء پڑھے:۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا۔

ترجمہ:۔ بے شک ہم اللہ کے ہیں اور اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ، میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس کے بعد مجھے اس سے بہتر چیز عطا فرما۔

جو کوئی اس دعاء کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر چیز عطاء فرمائے گا [۴]

---

[۱] عن جریرؓ قال کنا نعد الاجتماع الی اھل المیت وصنیعۃ الطعام بعد دفنہ من النیاحۃ (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۱۶۷۔ بلوغ الامانی جزء ۸ صہ ۹۵)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعاء بدعوی الجاھلیۃ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق (صحیح بخاری وصحیح مسلم و اللفظ لمسلم) کان فیما اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المعروف الذی اخذ علینا ان لا نعصیہ فیہ وان لا نخمش وجھا ولا ندعو ویلا ولا نشق جیبا وان لا ننشر شعرا (رواہ ابوداؤد ۲/۹۱ وسندہ صحیح احکام الجنائز للالبانی صہ ۳۰) نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی (رواہ احمد وابن ماجۃ وسندہ صحیح۔ فتح الباری جزء ۳ صہ ۱۷۴)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الصبر عند الصدمۃ الاولیٰ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، وبشر الصابرین ۝ الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ (البقرۃ۔ ۱۵۵، ۱۵۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ بہ انا للہ...... الخ الا اخلف اللہ خیرا منھا (صحیح مسلم کتاب الجنائز)

کسی نقصان یا صدمہ کے وقت دل میں غم ہو، آنکھوں سے آنسو بہیں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن زبان سے ایسی کوئی بات نہ نکالے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے [1]

تعزیت

اہل میت سے تعزیت ان الفاظ میں کرے:۔

اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی

ترجمہ:۔ بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا، اسی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔

پھر ان کو صبر کرنے اور ثواب کی امید رکھنے کی تلقین کرے [2]

تعزیت اہلِ میت کے گھر جا کر کرے [3]

تین دن کے بعد اہل میت کے ہاں جا کر انہیں مزید رونے سے باز رہنے کی تلقین کرے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حین مات ابنہ ابراھیم) ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا (صحیح بخاری کتاب الجنائز)

[2] عن اسامۃ قال ارسلت ابنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہ ان ابنا لی قبض فائتنا فارسل یقرئی السلام ویقول ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شیء عندہ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب (صحیح بخاری کتاب الجنائز وکتاب المرضیٰ وصحیح مسلم کتاب الجنائز)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالی لا اری فلانا فقالوا یا رسول اللہ بنیہ الذی رأیتہ ھلک فلقیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ عن بنیہ فاخبرہ بانہ ھلک فعزاہ علیہ ...... (رواہ النسائی والحاکم واحمد وابن حبان وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صـ ۱۶۲)

[4] امھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا ان یاتیھم ثم اتاھم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم....

(اخرجہ احمد والحاکم وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صـ ۱۶۶)

قبرستان

بار بار قبرستان جائے تاکہ موت یاد آئے اور عبرت حاصل ہو[۱]

جب قبرستان میں داخل ہو تو اس طرح سلام کرے :۔

اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔

ترجمہ اس لبستی میں جو مؤمن اور مسلم ہیں ان پر سلام ہو اور بے شک ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتا ہوں[۲]

مسلمین کے قبرستان میں قبروں کے درمیان جوتیاں پہن کر نہ چلے[۳]

اہلِ قبرستان کے لئے دعا کرے[۴]

قبرستان میں ہاتھ اُٹھا کر دعائے مغفرت کرے[۵]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوروا القبور فانہا تذکر الموت (رواہ مسلم) زوروھا فان فیہا عبرۃ (رواہ احمد والحاکم ۳۷۵/۱ وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ۱۷۹)

[۲] عن بریدۃ رضی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہم اذا خرجوا الی المقابر فکان قائلہم السلام علیٰ اھل الدیار ...... الخ (صحیح مسلم)

[۳] عن بشیر قال بینما اُماشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... اُتی علی قبور المسلمین ...... فبینما ھو یمشی اذا حانت منہ نظرۃ فاذا ھو برجل یمشی بین القبور، علیہ نعلان فقال صاحب السبتتین الق سبتتیک فنظر فلما عرف الرجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلع نعلیہ فرمی بہا (رواہ ابوداؤد والنسائی و احمد وسندہ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ۱۳۷)

[۴] عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج الی البقیع فیدعوالہم (رواہ احمد وسندہ صحیح احکام الجنائز للالبانی صہ۱۸۹)

[۵] حتی جاء (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات (صحیح مسلم کتاب الجنائز باب ما یقول عند دخول القبور جزء ۱ صہ۳۱۳)

قبروں کو مسجد نہ بنائے، وہاں نماز نہ پڑھے اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھے [1]
قبرستان میں نمازِ جنازہ بھی نہ پڑھے [2]
عورتیں بھی قبرستان جا سکتی ہیں [3]

مُردے

مُردوں کی بُرائی نہ کرے، خصوصاً ایسی حالت میں کہ اس کے سننے سے زندہ لوگوں کو صدمہ ہو [4]
مسلم مُردوں کے لئے دُعائے مغفرت کرے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد (صحیح بخاری و صحیح مسلم)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلوا الی القبور (صحیح مسلم)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی علی الجنائز بین القبور (رواہ ابن الاعرابی فی معجم والطبرانی فی الاوسط و سندہٗ حسن۔ احکام الجنائز صہ ۱۰۸)

[3] عن عائشۃ قالت کیف اقول لھم یا رسول اللہ قال قولی السلام علی اھل الدیار...... (صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقول عند دخول القبور ۲۸۸/ ۱) عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ ان عائشۃ اقبلت ذات یوم من المقابر فقلت لھا یا ام المومنین من این اقبلت؟ قالت من قبر اخی عبدالرحمٰن فقلت لھا الیس کان نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن زیارۃ القبور قالت نعم کان نھی عن زیارۃ القبور ثم امر بزیارتھا (رواہ الاثرم فی سننہ وروی نحوہ الحاکم والبیھقی وابن ماجۃ وسندہٗ صحیح۔ احکام الجنائز للالبانی صہ ۱۸۱)

[4] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فانھم قد افضوا الی ما قدموا (صحیح بخاری کتاب الادب باب سکرات الموت) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فتوذوا الاحیاء (رواہ احمد عن مغیرۃ وسندہٗ حسن) وفی روایۃ لا تسبوا موتانا فتوذوا احیانا (رواہ احمد عن ابن عباس وسندہٗ جید بلوغ الامانی جزء ۸ صہ ۴۹ و ۵۰)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، والذین جاءو من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان (الحشر۔ ۱۰)

کسی ایسے شخص کو گالی دے کر جو حالتِ کفر میں مرگیا ہو اس کے اعزہ واقارب کو جو مسلم ہو گئے ہوں تکلیف نہ پہنچائے یعنی کسی مسلم کے آباؤ واجداد اور دوسرے رشتہ داروں کو گالی نہ دے [1]

سوگ

کسی شخص کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، البتہ بیوہ کو اپنے شوہر کے مرنے پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا چاہیئے [2]

نوٹ:۔ سوگ کے بقیہ مسائل "عدت" کے عنوان میں صفحہ (۴۵۶) پر ملاحظہ فرمائیں۔

میراث

میراث کا علم جس کو علم فرائض کہتے ہیں سیکھے اور سکھلائے [3]

ترکہ تھوڑا ہو یا بہت ورثاء میں تقسیم کیا جائے [4]

پہلے مرنے والے کا قرضہ ادا کرے پھر اس کی وصیت کو پورا کرے پھر جو مال بچے وہ ورثاء میں تقسیم کیا جائے، ورثاء کے لئے وصیت نہ کی جائے [5]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤذوا مسلما بشتم کافر (رواہ الحاکم وسندہٗ صحیح۔ بلوغ جزء ۸ صہ ۵۱)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ مسلمۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد فوق ثلاثۃ ایام الا علی زوجہا اربعۃ اشھر وعشرا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموھا (رواہ احمد فی روایۃ ابنہ ورواہ النسائی والحاکم والدارمی و الدارقطنی من روایۃ عوف بن سلیمان بن جابر عنہ وفیہ انقطاع بین عوف وسلیمان ورواہ النضر بن شمیل وشریک و غیرھما متصلا (نیل الاوطار جزء ۶ ص ۴۶) والنضر بن شمیل ثقۃ ثبت (تقریب) وسندہٗ صحیح}

[4] قال اللہ تبارک وتعالٰی: للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا (النسآء۔ ۷)

[5] قال اللہ تبارک وتعالٰی: من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین (النسآء۔ ۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین قبل الوصیۃ ولیس لوارث وصیۃ (بیہقی۔ سندہ حسن۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۴۴۲/۱)

اگر ورثہ کی تقسیم کے وقت رشتہ دار، یتیم اور مسکین موجود ہوں تو اس مال میں سے ان کو بھی کچھ دیدے اور ان سے شیریں کلامی سے بات کرے [۱]

مقررہ حصے تقسیم کرنے کے بعد جو مال بچے وہ میت کے قریب ترین مرد رشتہ دار کو دے دے [۲]

مسلم کے مال میں سے کافر کو ورثہ نہ دیا جائے اور نہ کافر کے مال میں سے مسلم کو ورثہ دیا جائے [۳]

اسلام سے پہلے جو میراث تقسیم ہو چکی ہو وہ اسی حالت میں برقرار رہے گی [۴]

اگر کوئی شخص ایسے آدمی کو قتل کر دے جس کے ورثے میں وہ قاتل حصہ دار تھا تو قاتل کو اس مقتول کے ورثہ میں سے کچھ نہ دیا جائے گا [۵]

وہ غلام جو آزاد کر دیا گیا ہو تو اس کی میراث بطور عصبہ کے اس شخص کا حق ہے جس نے اسے آزاد کیا تھا، مقررہ حصے تقسیم کرنے کے بعد جو بچے گا وہ آزاد کرنے والے کو ملے گا [۶]

وہ عورت جس سے اس کے شوہر نے لعان کیا ہو اپنے بچہ کی وارث ہو گی اور بچہ اس کا وارث ہو گا [۷]

لڑکے کو لڑکی سے دوگنا حصہ دیا جائے گا [۸]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفا (النساء۔۸)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاُولیٰ رجل ذکر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کل قسم قسم فی الجاھلیۃ فھو علی ما قسم (رواہ ابوداؤد وسکت علیہ المنذری واخرجہ الضیاء فی المختارۃ۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص ۶۳)

[۵] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یرث القاتل شیئا (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو وسندہ قوی ولہ شواہد۔ نیل جزء ۶ ص ۶۴)

[۶] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الولاء لمن اعتق (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۷] قال سھل بن سعد فجرت السنۃ انہ یرثھا وترث منہ ما فرض اللہ لھا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۸] قال اللہ عزوجل: للذکر مثل حظ الانثیین (النساء۔۱۱)

اگر صرف لڑکیاں وارث ہوں اور لڑکا کوئی نہ ہو تو ان لڑکیوں کو ورثہ کا دو تہائی دیا جائے جو ان میں برابر تقسیم کر دیا جائے۔ ایک تہائی مال جو باقی رہ جائے گا وہ قریب ترین مرد رشتہ دار کو دیا جائے، مثلاً باپ، باپ نہ ہو تو بھائی، چچا وغیرہ [۱]

اگر صرف ایک لڑکی وارث ہو، لڑکا کوئی نہ ہو تو لڑکی کو ورثہ کا نصف دیا جائے، نصف مال جو باقی بچے گا وہ قریب ترین مرد رشتہ دار کو دیا جائے [۲]

اگر مرنے والا اولاد اور ماں باپ چھوڑے تو ماں اور باپ میں سے ہر ایک کو کل ترکہ کا چھٹا حصہ دیا جائے، باقی جو بچے وہ اولاد میں تقسیم کیا جائے [۳]

اگر مرنے والا اولاد نہ چھوڑے، صرف ماں اور باپ چھوڑے تو ماں کو کل ترکہ کا تہائی دیا جائے باقی باپ کو دے دیا جائے [۴]

اگر بیوی مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو، صرف شوہر ہو تو شوہر کو ترکہ کا نصف دیا جائے، باقی مال قریب ترین مرد رشتہ دار کو دیا جائے [۵]

اگر بیوی مر جائے اور اولاد اور شوہر چھوڑ جائے تو شوہر کو چوتھائی حصہ دیا جائے، باقی مال لڑکے اور لڑکیوں میں ۲ : ۱ کی نسبت سے تقسیم کر دیا جائے [۶]

اگر شوہر مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو بیوی کو چوتھا حصہ دیا جائے باقی قریب ترین مرد رشتہ دار کو دے دیا جائے [۷]۔ اگر بچہ پیدا ہوتے وقت آواز کرے پھر مر جائے تو وہ وارث قرار دیا جائے گا اور اس کے حصہ کو ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا [۸]

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ: فان کن نسآء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک (النسآء-۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولیٰ رجل ذکر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۲] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، وان کانت واحدۃ فلھا النصف (النساء-۱۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولیٰ رجل ذکر (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[۳] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولابویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک ان کان لہ ولد (النسآء-۱۱)

[۴] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان لم یکن لہ ولد وورثہ ابواہ فلامہ الثلث (النسآء-۱۱)

[۵] قال اللہ تبارک وتعالیٰ، ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم یکن لھن ولد (النسآء-۱۲)

[۶] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان کان لھن ولد فلکم الربع مما ترکن (النسآء-۱۲)

[۷] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ولھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد (النسآء-۱۲)

[۸] اذا استھل المولود ورث (ابو داؤد کتاب الفرائض۔ سندہ صحیح۔ صحیح ابی داؤد ۲/۵۶۴)

اگر مرنے والے کے اولاد نہ ہو، ماں، بہن اور بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے، باقی ۵/۶ حصہ بھائی بہنوں کو دے دیا جائے [1]

اگر کوئی مرد مر جائے اور وہ اپنے بعد بیوی اور اولاد چھوڑ جائے تو بیوی کو آٹھواں حصہ دے کر باقی اولاد میں تقسیم کر دیا جائے [2]

اگر کوئی مرد یا عورت اس حالت میں مرے کہ اس کا نہ باپ ہو، نہ بیٹا، صرف ماں جائے بھائی یا بہن ہوں تو بھائی اور بہن میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دیا جائے اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو تہائی ترکہ ان میں تقسیم کر دیا جائے (باقی قریب ترین مرد رشتہ دار کو دے دیا جائے) [3]

اگر کوئی مرد اس حال میں مرے کہ نہ اس کے اولاد ہو اور نہ ماں باپ، صرف حقیقی یا سوتیلی بہن ہو تو اس بہن کو ترکہ کا نصف دے دیا جائے [4]

اگر مندرجہ بالا صورت میں ایک سے زیادہ بہنیں ہوں تو ترکہ کا دو تہائی ان بہنوں میں تقسیم کر دیا جائے [5]

اگر کوئی عورت اس حال میں مر جائے کہ نہ اس کے اولاد ہو اور نہ ماں باپ، صرف حقیقی یا سوتیلا بھائی ہو تو اس بھائی کو پورا ترکہ دے دیا جائے [6]

اگر کوئی مرد مر جائے اور ایک بیوی اور دو بیٹیاں چھوڑ جائے تو بیوی کو آٹھواں حصہ اور بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دے دیا جائے [7]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان کان لہ اخوۃ فلامہ السدس (النساء-۱۱)

[2] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم (النساء-۱۲)

[3] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وان کان رجل یورث کلالۃ او امرأۃ ولہ اخ او اخت فلکل واحد منھما السدس فان کانوا اکثر من ذلک فھم شرکاء فی الثلث (النساء-۱۲)

[4] قال اللہ ذو الجلال والاکرام: ان امرؤا ھلک لیس لہ ولد ولہ اخت فلھا نصف ما ترک (النساء ۱۷۷)

[5] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فان کانتا اثنتین فلھما الثلثٰن مما ترک (النساء-۱۷۶)

[6] قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد (النساء-۱۷۶)

[7] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اعط ابنتی سعد الثلثین وامھما الثمن (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی شرح فتح ربانی جزء ۱۵ ص ۱۹۵)

اگر مرنے والے کے حقیقی یا سوتیلے بھائی بہن ہوں لیکن اولاد اور ماں باپ نہ ہوں تو ترکہ ان میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ بھائی کو بہن سے دوگنا ملے [1]

اگر مرنے والا ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک بہن چھوڑے تو بیٹی کو نصف دیا جائے، پوتی کو چھٹا حصہ اور باقی بہن کو دے دیا جائے [2]

اگر مرنے والا صرف ایک بہن اور ایک بیٹی چھوڑے تو ان میں سے ہر ایک کو نصف دے دیا جائے [3]

اگر مرنے والے کی ماں نہ ہو، دادی یا نانی ہو تو دادی یا نانی کو چھٹا حصہ دے کر باقی مال ورثاء میں تقسیم کر دے [4]

اگر باپ نہ ہو، دادا ہو تو دادا کو چھٹا حصہ دیا جائے [5]

اگر کسی میت کا کوئی وارث نہ ہو، تو اگر اس کا ماموں ہے تو وہ اس کا وارث ہوگا، ماموں کو ورثہ دے دیا جائے گا [6]

اپنی ہی دی ہوئی چیز اگر ورثہ میں ملے تو اُسے لے لے [7]

---

[1] قال اللہ عزوجل "وان کانوا اخوۃ رجالا ونساء فللذکر مثل حظ الانثیین" (النساء۔۱۷۶)

[2] قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للبنت النصف ولابنۃ الابن السدس تکملۃ الثلثین وما بقی فللاخت (صحیح بخاری)

[3] ان معاذ بن جبل ورث اختا وابنۃ جعل لکل واحدۃ منھما النصف وھو بالیمن ونبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ حی (رواہ ابوداؤد وروی البخاری بمعناہ)

[4] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل للجدۃ السدس اذ لم یکن دونھا ام (رواہ ابوداؤد والنسائی عن بریدۃ و سندہ صحیح۔ نیل الاوطار جزء ۶ ص۱۵۰) وفی روایۃ اعطاھا السدس (رواہ ابوداؤد والترمذی عن المغیرۃ ومحمد بن مسلمۃ وصححہ الترمذی)

[5] ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فمالی من میراثہ فقال لک السدس (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وصححہ)

[6] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخال وارث من لاوارث لہ، یعقل عنہ ویرثہ (رواہ احمد وابوداؤد عن المقدام وسندہ صحیح نیل الاوطار ۶/۵۳ وفی الباب عن عمر رواہ الترمذی وحسنہ وعن عائشۃ رواہ الترمذی والنسائی وحسنہ الترمذی۔ نیل ۶/۵۴)

[7] ان امراۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانھا ماتت قال فقال وجب اجرک وردھا علیک المیراث (صحیح مسلم کتاب الصوم باب قضاء الصیام عن المیت ۱/۳۶۴)

نیابۃ صدقہ دینا

میت کی طرف سے صدقہ وخیرات کیا جا سکتا ہے، صدقہ وخیرات کا ثواب میت کو پہنچتا ہے ۱

اگر میت نے اپنی زندگی میں کوئی نذر مانی ہو لیکن اسے پورا نہ کیا ہو تو اس کی طرف سے اس کے ورثاء اس نذر کو پورا کریں ۲

اگر مرنے والے نے اپنی زندگی میں حج کرنے کی نذر مانی ہو تو ورثاء اس کی طرف سے حج کریں، اگر روزوں کی نذر مانی ہو تو ورثاء اس کی طرف سے روزے رکھیں ۳

میت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے اور غلام آزاد کیا جا سکتا ہے ۴

---

۱ ان رجلا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی مات وترک مالا ولم یوص فھل یکفر عنہ ان اتصدق عنہ قال نعم (صحیح مسلم کتاب الوصیۃ) قال سعد بن عبادۃ یا رسول اللہ ان امی توفیت وانا غائب عنھا فقال فھل ینفعھا شیء ان تصدقت بہ عنھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فانی اشھدک ان حائطی المخراف صدقۃ علیھا (صحیح بخاری کتاب الوصایا) وفی روایۃ أنی قد تصدقت عنھا (صحیح بخاری کتاب الوصایا) ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسھا واراھا لو تکلمت تصدقت أفا تصدق عنھا قال نعم تصدق عنھا (صحیح بخاری کتاب الوصایا) امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبش ...... فاضجعہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد (صحیح مسلم کتاب الاضاحی) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ضحی اشتری کبشین ...... فاذا صلی وخطب الناس اتی باحدھما ...... فذبحہ ..... ثم یقول ھذا عن امتی جمیعا (رواہ احمد وسندہ حسن۔ نیل جزء ۵ صہ ۹۳)

۲ ان سعدا استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فتوفیت قبل ان تقضیہ فافتاہ ان یقضیہ (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور کتاب الوصایا وصحیح مسلم)

۳ اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ان اختی نذرت أن تحج وانھا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیھا دین اکنت قاضیہ؟ قال نعم قال فاقض اللہ فھو احق بالقضاء (صحیح بخاری کتاب الایمان والنذور) جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان امی ماتت وعلیھا صوم نذر افاصوم عنھا قال ارأیت لو کان علی امک دین فقضیتیہ أکان یؤدی ذلک عنھا قالت نعم قال فصومی عن امک (صحیح مسلم کتاب الصیام) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۴ قالت امرأۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا (ای امھا) لم تحج قط أفا حج عنھا قال حجی عنھا (صحیح مسلم کتاب الصیام) لو کان مسلما فاعتقتم عنہ ...... بلغہ ذلک (ابوداؤد۔ سندہ صحیح۔ نیل ۶/۱۴۲)

راحت قبر اور عذاب قبر

(۱) قبر میں میّت سے سوال کئے جاتے ہیں۔ سوال کرنے والے دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک کو منکر، دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ وہ دونوں سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں، ان کی آنکھیں نیلی ہوتی ہیں [1]

(۲) وہ سوال کرتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ مؤمن جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے [2]

(۳) وہ سوال کرتے ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ مؤمن جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں [3]

(۴) منافق اور کافر سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے: میں نہیں جانتا [4]

(۵) مؤمن کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے پھر سوال وجواب کے بعد مؤمن کی قبر کو ستر ہاتھ بلکہ (بعض حالات میں) حدِ نظر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے، پھر قبر میں روشنی کر دی جاتی ہے، اس کے لئے جنّت کا بستر بچھا دیا جاتا ہے، جنّت کا لباس اسے پہنا دیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنّت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے دولہا کی طرح سو جاؤ، پھر قیامت کے دن اسے اسی جگہ سے اٹھایا جائے گا [5]

(۶) کافر کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔ سوال وجواب کے بعد اس کے لئے دوزخ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے، اُسے دوزخ کا لباس پہنا دیا جاتا ہے اور دوزخ کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے، لوہے کے ہتھوڑوں سے اُسے مارا جاتا ہے [6]

(۷) عذاب قبر اسی قبر میں ہوتا ہے جس میں اُسے دفن کیا جاتا ہے۔ زمین اُسے بھینچتی ہے جس سے اس کی پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں، پھر اسی طرح اس پر قیامت کے دن تک عذاب ہوتا رہتا ہے، پھر اس کو قیامت کے دن اس کی اسی جگہ سے (جہاں اسے عذاب دیا جا رہا تھا) اٹھایا جائے گا [7]

---

[1] اذا قبر المیّت اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدھما المنکر وللآخر النکیر (رواہ الترمذی وسندہ حسن)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ من ربک فیقول ربی اللہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) [3] فاما المؤمن فیقول اشھد انہ عبداللہ ورسولہ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) [4] واما المنافق والکافر..... یقول لاادری (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[5] فتعاد روحہ فی جسدہ فیاتیہ ملکان (احمد، سندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۷ صفحہ ۷۴ تا ۸۲) ثم یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہ فیہ..... حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک (ترمذی، سندہ حسن) ویفتح لہ فیھا مد بصرہ (صحیح ابی داؤد ۳/۹۰۱۔ سندہ صحیح)

[6] ان الکافر..... تعاد روحہ فی جسدہ..... فافرشوہ من النار (ابو داؤد، سندہ صحیح) ویضرب بمطارق من حدید (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

[7] قال اللہ تعالیٰ: منھا خلقنکم وفیھا نعیدکم (طٰہٰ۔ ۵۵) ترجمہ: ہم نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فلولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر (صحیح مسلم) ترجمہ: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم (زمین میں) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنا دے۔ فیقال للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ فتختلف اضلاعہ فلا یزال فیھا معذبا حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذٰلک (رواہ الترمذی وسندہ حسن)

اِنتِباہ

اس کتاب میں جن کتب کا حوالہ دیا گیا ہے ان کے متعلق ضروری معلومات درج ذیل ہیں۔

① 'بلوغ' سے مراد بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ہے۔ الفتح الربانی مسند امام احمد کی تبویبی ترتیب ہے جو علامہ احمد عبدالرحمٰن البنا الساعاتی نے مرتب کی ہے۔ اس کی شرح بلوغ الامانی بھی ان ہی کی لکھی ہوئی ہے۔

② صلوٰۃ النبی سے مراد علامہ محمد ناصر الدین الالبانی کی کتاب "صفۃ صلوٰۃ النبی" صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

③ 'مرعاۃ' سے مراد مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ہے۔ یہ شرح ابوالحسن عبیداللہ مبارک پوری کی تصنیف ہے۔

④ 'نیل' سے مراد نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ہے۔

⑤ التعلیقات سے مراد التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ہے

⑥ 'فتح' سے مراد فتح الباری شرح صحیح بخاری ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تفسیر قرآنِ عزیز کا تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، یہ کلام اپنی مثال آپ ہے۔ جس طرح بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا اسی طرح بذریعہ وحی اس کی تشریح اور تفسیر بھی نازل فرمائی جو یا تو خود قرآن مجید میں ملے گی یا صاحبِ قرآن کی زبانِ مبارک سے، چونکہ قرآن مجید منزل من اللہ ہے لہٰذا اس کی تشریح اور تفسیر بھی وہی قابلِ عمل اور قابلِ قبول ہوگی جو منزل من اللہ ہو اور وہ ہے حدیثِ نبوی۔ اسی بنیاد پر یہ تفسیر مندرجہ ذیل امتیازی اوصاف کی حامل ہے۔

ایک مسلم کی نجات کے لئے چونکہ علم و عمل لازم و ملزوم ہے لہٰذا تفسیر ہذا میں علم و عمل کو یکساں اہمیت دی گئی ہے۔

قرآن مجید کی تفاسیر میں اکثر قال فلاں یعنی فلاں نے یہ کہا۔ فلاں نے یہ کہا کی بھرمار ہوتی ہے۔ ان اقوال الرجال میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم گم ہو کر رہ جاتا ہے لہٰذا اس تفسیر میں کسی کے قول کو نقل نہیں کیا گیا۔ اللہ کے احکام کی تشریح اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ وحی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اپنے اصلی رنگ میں موجود ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق عمل کیا جاسکتا ہے۔

عموماً تفاسیر میں اس بات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا کہ تفسیر میں جو حدیث نقل کی جارہی ہے وہ سنداً صحیح بھی ہے یا نہیں۔ یہ تفسیر ضعیف حدیث تو کجا حسن حدیث سے بھی معرّا ہے اس میں صرف صحیح احادیث کو نقل کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ قرآن مجید کی صحیح ترین تفسیر ہے۔

مسائل اور احکام کی پوری عملی تشریح و توضیح سے تمام تفاسیر خالی ہیں۔ اس تفسیر میں جس جگہ قرآن مجید کے جس حکم کی تشریح کی گئی ہے وہاں اس کی عملی تفسیر بھی بیان کر دی گئی ہے اگر کسی خاص وجہ سے اس جگہ بیان نہیں کی تو کسی دوسری جگہ اس کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے اور اس دوسری جگہ کا حوالہ بھی نقل کر دیا گیا ہے۔ الغرض اگر ہر جگہ نہیں تو کسی ایک جگہ مناسب مقام پر کسی خاص مسئلہ کو پوری عملی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے مثلاً طلاق کا ذکر آگیا ہے تو طلاق کے تمام مسائل بیان کر دیے ہیں۔ قرض کا مسئلہ آگیا ہے تو قرض کے تمام احکام بیان کر دیے ہیں۔ نماز کے طریقہ کا ذکر آگیا تو نماز کا پورا طریقہ بیان کر دیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح اگر کسی چیز کی اہمیت اور فضیلت کا ذکر آگیا ہے تو اسی جگہ اس کی فضیلت اور اہمیت میں جتنی احادیث ملی ہیں ان کو بیان کر دیا گیا ہے اور یہی اس تفسیر کا ایک امتیازی وصف ہے۔

اس تفسیر میں قرآن مجید کی تلمیحات پر جن کے متعلق صحیح معلومات نہیں مل سکیں کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی مثلاً ہاروت ماروت پر کوئی بحث نہیں کی گئی۔ اس بات کی بھی کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ اس فرعون کا نام معلوم کریں جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھا۔ اس بات کی وضاحت بھی نہیں کی گئی کہ وہ لوگ کون تھے جو اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکلے ان کو اللہ نے مار دیا اور پھر زندہ کر دیا۔ اوّل تو ان بحثوں سے ہمارے عمل کا کوئی تعلق نہیں۔ البتہ ان تلمیحات کا جو پہلو عبرت انگیز تھا اس کو بیان کر دیا گیا ہے اور بے فائدہ باتوں کو کلیتہً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

اس تفسیر میں کسی مسلک، مکتب فکر اور فرقہ کی تعلیمات کا پرچار نہیں کیا گیا۔ اس میں صرف اور صرف خالص اسلام کی نشاندہی کی گئی ہے۔

یہ تفسیر علماء اور عامۃ المسلمین کے لئے یکساں مفید ہے اور یہ بھی اس کا ایک اعزاز ہے۔

جماعت المسلمین — شعبۂ نشر و اشاعت

جماعت المسلمین کی مطبوعات

- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ① سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ)۔
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ② ③ سورۂ آل عمران، سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ)۔
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ④ سورۂ انعام، سورۂ اعراف، سورۂ انفال اور سورۂ توبہ)۔
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑤ سورۂ یونس، سورۂ ہود، سورۂ یوسف، سورۂ رعد، سورۂ ابراہیم، سورۂ حجر اور نحل)
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑥ سورۂ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طٰہٰ، انبیاء، حج اور سورۂ مؤمنون)
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑦ سورۂ نور تا سورۂ احزاب)
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑧ سورۂ سبا تا سورۂ احقاف)
- تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑨ • تفسیر قرآنِ عزیز (جلد ⑩
- منہاج المسلمین (مسلمین کے پیدائش سے موت تک کے مسائل قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ماخوذ)
- صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین (مختصر) (ماخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم) ضعیف احادیث سے پاک سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین اور تابعین کے حالات۔ ایک ہزار صفحات سے زائد صحیح ترین تاریخ۔
- توحید المسلمین (توحید کے وسیع موضوع پر ایک جامع اور ٹھوس کتاب)۔
- صلوٰۃ المسلمین (نماز کی مکمل کتاب مع اعتراضات وجوابات) • التحقیق فی جواب التقلید
- زکوٰۃ المسلمین (زکوٰۃ کے شرعی نصاب وشرح کے بارے میں مکمل تفصیلات)
- صوم المسلمین (روزوں کے متفرق مسائل) • حج المسلمین (حج کا صحیح طریقہ)
- دعوات المسلمین (روزمرہ پڑھنے والی مسنون دعائیں) • برہان المسلمین (حدیث بھی کتاب اللہ ہے کے بارے میں جامع دلائل) • تفہیم الاسلام (ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب "دو اسلام" کا جواب۔ صحیح احادیث پر اعتراضات کا مکمل ومدلل ازالہ)۔
- تلاشِ حق (دینِ حق کے متلاشیوں کے لئے ایک رہنما تصنیف) • ذہن پرستی (ادیانِ اعداد کا ذہن پر اثر، بدعت (شرک کی ایک قسم) • تاریخ مطوّل (جلد ①) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے زمانہ کے مسلمین کے حالات۔ • تاریخ مطوّل (جلد ②) زیر ترتیب۔
- المسلم (مذاہبِ خمسہ کے ابطال پر ایک چیلنج رسالہ)۔

لٹریچر منگوانے کا پتہ :۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین، کوثر نیازی کالونی، نارتھ ناظم آباد بلاک جی، کراچی ۳۳